سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2004

پیر 29' بدھ 31۔دسمبر 2003' جمعۃ المبارک 2' پیر 5' منگل 6' بدھ 7۔جنوری 2004
(یوم الاثنین 5' یوم الاربعاء 7' یوم الجمع 9' یوم الاثنین 12' یوم الثلثاء 13' یوم الاربعاء 14۔ذی القعدہ 1424ھ)

چودھویں اسمبلی : تیراھواں اجلاس

جلد 13 : شمارہ جات 1 تا 6

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

تیراھواں اجلاس

پیر' 29۔دسمبر 2003

جلد 13، شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ
1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	1
2۔	ایجنڈا	3
3۔	ایوان کے عہدیدار	5
4۔	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ	11
	تعزیت	
5۔	مرحومین کے لئے دعائے مغفرت	12
6۔	ممبرینوں کا پینل	13
7۔	قلیل المدت سوال	16
	سوالات (محکمہ سیاحت و تحفظ ماحولیات)	
8۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	24
9۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	46
	پوائنٹ آف آرڈر	
10۔	پنجاب میں ہوگر ملوں کی بندش	59

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ
	توجہ دلاؤ نوٹس	
11۔	ڈونگہ بونگہ، بہاولنگر ڈکیتی کے دوران قتل پر عوامی ردعمل اور پولیس فائرنگ سے ہلاکتوں پر حکومتی کارروائی کی تفصیل	65
	قواعد کی معطلی کی تحریک	
12۔	سرکاری قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک	73
	قرارداد	
13۔	صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف پر قاتلانہ حملے کی مذمت	74
	تحاریک استحقاق	
14۔	پنجاب ڈویلپمنٹ آف سٹیز ایکٹ 1976 کے سیکشن 35 کے مطابق اتھارٹی کی رپورٹ پیش کرنے میں تاخیر	86
15۔	رکن اسمبلی کو جیل کا معائنہ کروانے سے انکار	93
16۔	تحریک التوائے کار نمبر 571 کا غلط جواب	98
	پوائنٹ آف آرڈر	
17۔	کورم کا سوال	105

بدھ، 31۔ دسمبر 2003

جلد 13، شمارہ 2

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ
18۔	ایجنڈا	107
19۔	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ	109
20۔	قلیل المدت سوال (محکمہ صحت)	110
	سوالات (محکمہ مال و کالونیز)	
21۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	119
22۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	144

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ

23۔ غیر نشان زدہ سوال اور اُس کا جواب ---------- 170

24۔ قاعدہ 240 کے تحت اسمبلی چیمبرز کو صدر پاکستان کے اعتماد کے ووٹ کی کارروائی کے لئے استعمال کرنے کی اجازت کے لئے تحریک ---------- 171

تحاریک استحقاق

25۔ پنجاب سپرویژن اینڈ کنٹرول آف چلڈرن ہوم ایکٹ 1976 کے تحت ممبران کی نامزدگی میں تاخیر ---------- 177

26۔ رکن اسمبلی کو جیل کا معائنہ کروانے سے انکار۔۔۔ (بحث جاری) ---------- 181

رپورٹیں

27۔ مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹوں کا پیش کیا جانا ---------- 184

تحاریک التوائے کار

28۔ ای۔ڈی او ایجوکیشن جھنگ کا سکول کے ہوسٹل پر ناجائز قبضہ (۔۔۔بحث جاری) ---------- 190

29۔ تحصیل لیاقت پور میں سکارپ VI کے سرکاری ٹیوب ویلوں کی بندش ---------- 191

30۔ شوگر ملوں کی بندش سے گنے کی فصل کا نقصان ---------- 194

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

مسودہ قانون (جو واپس لے لیا گیا)

31۔ مسودہ قانون (ترمیم) (کنٹرول) اشیائے خورد و نوش پنجاب مصدرہ 2003 ---------- 211

پوائنٹ آف آرڈر

32۔ پانچ مرلے تک ٹیکس سے مستثنیٰ جائیداد پر پاس قرارداد پر عملدرآمد ---------- 213

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ
	قراردادیں (مفاد عامہ سے متعلق)	
33۔	نیشنل ہائی وے کی سڑکوں پر ایم۔پی۔ایز کو ٹول ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دینا	218
34۔	محکمہ زکوٰۃ و عشر سے گزارہ الاؤنس حاصل کرنے والے مستحق افراد کی تعداد میں اضافہ	226

جمعۃ المبارک، 2۔ جنوری 2004

جلد 13، شمارہ 3

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ
35۔	ایجنڈا	231
36۔	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ	233
	پوائنٹ آف آرڈر	
37۔	کورم کا سوال	234
	سوالات (محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)	
38۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	235
39۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	273
40۔	غیر نشان زدہ سوال اور اُس کا جواب	304
	تحاریک التوائے کار	
41۔	سٹیج ڈراموں کے معیار پر غور و خوض	307
42۔	پولیس چوکی بھابڑہ میں مسافر لڑکی سے زیادتی	309
43۔	بہاولپور کے مقام پر دریائے ستلج میں پانی کی نایابی	311
44۔	حلقہ پی پی۔212 (کبیر والا) میں آب رسانی کی سکیمیں بند ہونے سے کروڑوں روپے کا زیاں	314

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ

سرکاری کارروائی

مسودات قانون (جو متعارف کرائے گئے)

45۔ مسودہ قانون، دی پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن مصدرہ 2003 ---------- 317

46۔ مسودہ قانون (ترمیم) فنی تعلیم و پیشہ ورانہ ٹریننگ اتھارٹی پنجاب مصدرہ 2003 ---------- 317

پیر، 5۔ جنوری 2004

جلد 13، شمارہ 4

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ

47۔ ایجنڈا ---------- 319

48۔ تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ ---------- 321

پوائنٹ آف آرڈر

49۔ کورم کی نشاندہی ---------- 322

سوالات (محکمہ مواصلات و تعمیرات)

50۔ نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ---------- 323

51۔ نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ---------- 355

52۔ غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ---------- 387

توجہ دلاؤ نوٹس

53۔ گوجرانوالہ۔ ڈاکٹر سے سر راہ اور بعد ازاں گھر پر ڈکیتی کی واردات اور حکومتی کارروائی کی تفصیل ---------- 393

تحاریک التوائے کار

54۔ ہیڈ تریموں پر زمینداروں سے ٹول ٹیکس کی باقاعدہ اضافی وصولی ---------- 397

55۔ لاہور برانچ میں پانی کی بندش سے سینکڑوں کسانوں کو کروڑوں روپے کے نقصان کا خدشہ ---------- 403

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ

56۔ ٹیچنگ ہسپتالوں اور مراکز کے ایمرجنسی یونٹوں میں لگائے گئے سائرنوں کی چوری ---------- 408

57۔ جہلم شہر میں قبرستان کے لئے جگہ کی عدم دستیابی ---------- 409

58۔ جہلم پنڈ دادن خان روڈ کے مقام بناڈ نالہ پر پلی کی تعمیر اور جہلم تادارا پور سڑک کی کشادگی ---------- 411

59۔ رائے ونڈ سندر روڈ کی کشادگی کے لئے حاصل کردہ اراضی کے مالکان کو واجبات کی ادائیگی میں تاخیر ---------- 413

سرکاری کارروائی

60۔ مسودہ قانون ترقیاتی ادارہ' نیو مری مصدرہ 2003 (---بحث جاری) ---------- 422

منگل' 6۔ جنوری 2004

جلد 13، شمارہ 5

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ

61۔ ایجنڈا ---------- 499

62۔ تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ---------- 501

پوائنٹ آف آرڈر

63۔ پنجاب اسمبلی کے ملازمین کے لئے ایک ماہ کی اضافی تنخواہ ---------- 502

64۔ چرچ آف انگلینڈ کے پادری مختار برکت کے قتل پر ایک منٹ کی خاموشی ---------- 503

سوالات (محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن)

65۔ نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ---------- 504

66۔ نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ---------- 552

67۔ غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ---------- 581

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ

تحاریک التوائے کار

68۔ مزنگ چونگی سے پٹرول پمپ تک پانی کے پائپ ٹوٹنے سے عوام الناس میں ہیپاٹائٹس پھیلنے کا خطرہ 587

69۔ بہاولپور وکٹوریہ ہسپتال کے لئے فنڈز کی تخصیص 589

70۔ حلقہ پی پی۔272 بہاولپور میں ستلج پل سے فرید گیٹ تک سڑک کی تعمیر میں ناقص میٹریل کا استعمال 592

71۔ بھنڈہ غلام حسین بستی میانی پی پی۔272 بہاولپور اور اس کے گردونواح کے بچوں کی زیور تعلیم سے محرومی 594

72۔ محکمہ صحت بہاولپور کے ہیڈ کلرک فدا حسین کی طرف سے رشوت کی بھرمار 595

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

مسودہ قانون

73۔ مسودہ قانون (ترمیم) دی پنجاب ہیلتھ فاؤنڈیشن مصدرہ 2003 607

قراردادیں (مفاد عامہ سے متعلق)

74۔ کنٹونمنٹ بورڈ میں شامل سول آبادیوں کو متعلقہ تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن کے حوالے کرنا 614

75۔ جی۔ٹی روڈ سے پی سکیاں تک نئی سڑک کی تعمیر 628

76۔ عورت کی تصاویر کو اشتہاری مقاصد کے لئے استعمال پر پابندی 632

77۔ جیلوں میں خواتین کے ساتھ مقید بچوں کی تعلیم و رہائش کا بندوبست 638

قواعد کی معطلی

78۔ قاعدہ 234 کے تحت قواعد 32 اور 115 کی معطلی 646

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ
	قرارداد	
79۔	A.R.I.D ایگریکلچر یونیورسٹی راولپنڈی کے نام کی تبدیلی	647

بدھ 7۔جنوری 2004

جلد 13، شمارہ 6

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ
80۔	ایجنڈا	657
81۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	659
	پوائنٹ آف آرڈر	
82۔	قومی لیڈران پر الزام تراشی سے گریز	660
	سوالات (محکمہ خوراک)	
83۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	664
84۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	693
85۔	غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	716
	تحاریک التوائے کار	
86۔	بھنڈا غلام حسین بستی میانی پی پی۔272 بہاولپور اور اس کے گردونواح کے بچوں کی زیور تعلیم سے محرومی (۔۔۔بحث جاری)	726
87۔	کروڑوں روپے کے فراڈ میں ملوث ملزم فتح محمد پٹواری کی گرفتاری	728
88۔	موٹر رجسٹریشن برانچ کے عملے کی رجسٹریشن فیس کی من مانی وصولی	729
89۔	خانیوال ٹاؤن کے سکولوں کو مضر صحت پانی کی بہم رسانی	730
90۔	محکمہ تعلقات عامہ شدید مالی بحران کا شکار	731

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ

91۔ محکمہ بہبود آبادی کی جانب سے احکام خداوندی کی نافرمانی ---------- 734

92۔ مجلس استفتاءات کی رپورٹوں کا پیش کیا جانا ---------- 735

سرکاری کارروائی

مسودات قانون (جو زیر غور لائے گئے)

93۔ مسودہ قانون ترقیاتی ادارہ' نیو مری مصدرہ 2003 ---------- 736

94۔ مسودہ قانون (ترمیم) گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور مصدرہ 2003 ---------- 765

95۔ مسودہ قانون (ترمیم) لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی لاہور مصدرہ 2003 ---------- 777

96۔ مسودہ قانون (ترمیم) دی یونیورسٹی آف ایجوکیشن لاہور مصدرہ 2003 ---------- 783

97۔ مسودہ قانون (ترمیم) دی گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد مصدرہ 2003 ---------- 789

98۔ انڈکس

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

27۔دسمبر 2003

No. PAP-Legis-1(72)/2003/559. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:-

> "In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Lt. Gen. (Retd) Khalid Maqbool**, Governor of the Punjab, hereby summon the Provincial Assembly of the Punjab to meet on 29th December, 2003 at 11.00 a.m. in the Assembly Chambers, Lahore."

Dated Lahore, the
27th December, 2003

LT. GEN. (RETD) KHALID MAQBOOL.
Governor of the Punjab

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 29 ۔دسمبر 2003

1۔ سوالات (محکمہ جات سیاحت و تحفظ ماحولیات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

2۔ توجہ دلاؤ نوٹس

3۔ سرکاری کارروائی

(i) مسودہ قانون پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن مصدرہ 2003

(مسودہ قانون نمبر 42 بابت 2003)

(ii) مسودہ قانون ترقیاتی ادارہ' نیو مری مصدرہ 2003

(مسودہ قانون نمبر 33 بابت 2003)

صوبائی اسمبلی پنجاب

1 - ایوان کے عہدیدار

(1)	جناب سپیکر	،	چودھری محمد افضل ساہی
(2)	جناب ڈپٹی سپیکر	،	سردار شوکت حسین مزاری
(3)	قائد ایوان	،	چودھری پرویز الٰہی
(4)	قائد حزب اختلاف	،	جناب قاسم ضیاء

2 - چیئرمینوں کا پینل

(1)	جناب محمد عظیم گھمن	،	پی پی-131
(2)	رائے رب نواز	،	پی پی-56
(3)	رائے اعجاز احمد	،	پی پی-171
(4)	رانا آفتاب احمد خان	،	پی پی-63

3 - کابینہ

(1)	گروپ کیپٹن (ر) مشتاق احمد کیانی	وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
(2)	کرنل (ر) شجاع خانزادہ	وزیر سی ایم آئی ٹی عملدرآمد اور رابطہ
(3)	کرنل (ر) ملک محمد انور	وزیر امداد باہمی
(4)	جناب مناظر حسین رانجھا	وزیر کالونیز
(5)	چودھری عامر سلطان چیمہ	وزیر آبپاشی
(6)	جناب گل حمید خان روکھڑی	وزیر مال، ریبیف و اشتمال
(7)	جناب محمد سبطین خان	وزیر کانیں و معدنیات
(8)	جناب سعید اکبر خان	وزیر جیل خانہ جات
(9)	سردار نعیم اللہ خان شاہانی	وزیر کھیل
(10)	ڈاکٹر محمد شفیق چودھری	وزیر آبکاری و محصولات
(11)	چودھری ظہیر الدین خان	وزیر مواصلات و تعمیرات/ انفارمیشن ٹیکنالوجی
(12)	سیدہ صغریٰ امام	وزیر سماجی بہبود
(13)	ڈاکٹر اشفاق الرحمٰن	وزیر جنگلات
(14)	محترمہ آشفہ ریاض فتیانہ	وزیر بہبود خواتین و انسانی حقوق
(15)	رانا شمشاد احمد خان	وزیر ٹرانسپورٹ
(16)	چودھری محمد اقبال	وزیر خوراک/ ایس اینڈ جی اے ڈی*
(17)	چودھری شوکت علی بھٹی	وزیر ثقافت و امور نوجوانان
(18)	جناب محمد بشارت راجہ	وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی

اضافی چارج قانون و پارلیمانی امور/ داخلہ/ جنگلی حیات*

---

* بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر CAB-II/2-3/2002، مورخہ 29۔ دسمبر 2003، وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات برائے اجلاس (29۔ دسمبر تا 8۔ جنوری 2004) تفویض کئے گئے۔

(19)	میاں عمران مسعود	وزیر تعلیم
(20)	جناب محمد اجمل چیمہ	وزیر صنعت
(21)	سید اختر حسین رضوی	وزیر محنت و افرادی قوت
(22)	جناب ارمغان سبحانی	وزیر قوت
(23)	سید سعید الحسن	وزیر اوقاف و مذہبی امور
(24)	ڈاکٹر طاہر علی جاوید	وزیر صحت
(25)	جناب عبدالعلیم خان	وزیر انفارمیشن ٹیکنالوجی
(26)	میاں محمد اسلم اقبال	وزیر سیاحت
(27)	سردار حسن اختر موکل	وزیر مینجمنٹ و پیشہ ورانہ ترقی
(28)	سید رضا علی گیلانی	وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی
(29)	رانا محمد قاسم نون	وزیر زرعی مارکیٹنگ
(30)	جناب حسین جہانیاں گردیزی	وزیر خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم
(31)	جناب محمد ارشد خان لودھی	وزیر زراعت منصوبہ بندی و ترقیات
(32)	جناب غلام محی الدین چشتی	وزیر ایمپلائز ویلفیئر
(33)	سردار حسنین بہادر دریشک	وزیر خزانہ
(34)	سید ہارون احمد سلطان بخاری	وزیر لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ
(35)	میاں غلام حسین وٹو المعروف محمد اختر غلام	وزیر زکوٰۃ و عشر
(36)	جام محمد ہاشم گیجہ	وزیر ماہی پروری
(37)	جناب محمد اعجاز شفیع	وزیر بیت المال
(38)	مخدوم اشفاق احمد	وزیر تحفظ ماحولیات

* بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر CAB-II/2-3/2002، مورخہ 29۔ دسمبر 2003، وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات برائے اجلاس (29۔دسمبر تا 8۔ جنوری 2004) تفویض کئے گئے۔

(39) محترمہ نسیم لودھی	،	وزیر بہبود آبادی
(40) محترمہ قدسیہ لودھی	،	وزیر خصوصی تعلیم
(41) مسز جوئس روفین جولیس	،	وزیر اقلیتی امور

4 - پارلیمانی سیکرٹریز

(1) چودھری محمد کامران علی خان	،	مال
(2) راجہ راشد حفیظ	،	مقامی حکومت و دیہی ترقی
(3) جناب اعجاز حسین فرحت	،	ہاؤسنگ اربن ڈویلپمنٹ
(4) جناب تنویر اسلم ملک	،	خدمات و انتظام عمومی
(5) کرنل (ر) سلطان سرفراز اعوان*		
(6) چودھری نذر حسین گوندل	،	تعلیم
(7) ملک شعیب اعوان	،	اطلاعات
(8) ملک محمد آصف بھا		بیت المال
(9) جناب محمد وارث کلو	،	کالونیز
(10) ملک رضا شاہد وسیر	،	انفارمیشن ٹیکنالوجی
(11) چودھری خالد محمود	،	لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ
(12) حاجی مدثر قیوم نہرا	،	ماہی پروری
(13) چودھری خالد اصغر گھرال	،	سپورٹس
(14) چودھری عبداللہ یوسف وڑائچ	،	قانون
(15) مس حمیدہ وحید الدین	،	خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم

* بذریعہ نوٹیفکیشن نمبر Legis 4-62/2003/2722 مورخہ 7۔ اگست 2003 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

(16)	لیفٹیننٹ کرنل (ر) محمد عباس	مواصلات و تعمیرات
(17)	جناب اعجاز احمد سیسول	آبکاری و محصولات
(18)	جناب جاوید منظور گل	کانیں و معدنیات
(19)	آغا علی حیدر	ثقافت و امورِ نوجوانان
(20)	ملک احمد سعید خان (ایڈووکیٹ)	اشتمال
(21)	ملک محمد احمد خان (ایڈووکیٹ)	پارلیمانی امور
(22)	دیوان اخلاق احمد	آبپاشی و قوت برقی
(23)	جناب محمد عامر اقبال شاہ	محنت و افرادی قوت
(24)	جناب طاہر حسین خان میزنی	خصوصی تعلیم
(25)	جناب [illegible] خان ڈاہا	خزانہ
(26)	جناب [illegible] کھگہ	زراعت
(27)	جناب آفتاب احمد خان	زرعی مارکیٹنگ
(28)	چودھری وحید اصغر ڈوگر	پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
(29)	جناب جاوید اقبال خان کھچی	جنگلات
(30)	سردار میر بادشاہ خان قیصرانی	صنعتیں، تجارت و سرمایہ کاری
(31)	جناب طارق احمد گورمانی	جنگی حیات
(32)	میاں امتیاز علیم قریشی	زکوٰۃ و عشر
(33)	ملک احمد کریم قنسور لنگڑیال	سی ایم آئی ٹی، آئی اینڈ سی
(34)	سید محمد قائم علی شاہ	مذہبی امور و اوقاف
(35)	ملک اللہ بخش سمتیہ	ٹرانسپورٹ
(36)	مہر فضل حسین سمرا	جیل خانہ جات
(37)	جناب محمود احمد	خوراک

* بذریعہ نوٹیفکیشن نمبر Legis: 4-62/2003/2722، مورخہ 7۔ اگست 2003 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

(38)	سردار محمد دریا خان فیاض	:	امداد باہمی
(39)	بیگم زینت خان	:	ترقی خواتین
(40)	ڈاکٹر فرزانہ نذیر	:	صحت
(41)	محترمہ لبنیٰ طارق	:	سیاحت
(42)	سیدہ بشریٰ نواز گردیزی	:	امور داخلہ
(43)	محترمہ شہلا راٹھور	:	سماجی بہبود
(44)	محترمہ سعدیہ ہمایوں	:	تحفظ ماحولیات
(45)	محترمہ ظلِ ہما عثمان	:	منصوبہ بندی و ترقیات
(46)	محترمہ زاہدہ سرفراز	:	بہبود آبادی
(47)	مس نگہت سلیم خان	:	اعلیٰ تعلیم
(48)	مس شگفتہ انور	:	انسداد رشوت ستانی
(49)	جناب پیٹرک جیکب گل	:	اخلاقی امور

5 - ایڈووکیٹ جنرل

سید شبر رضا رضوی

6 - ایوان کے افسران

(1)	سیکرٹری	:	ڈاکٹر سید ابوالحسن نجمی
(2)	ایڈیشنل سیکرٹری - I	:	جناب سعید احمد
(3)	ایڈیشنل سیکرٹری - II	:	جناب قدیر حسین قیصر
(4)	ڈپٹی سیکرٹری (قانون سازی)	:	ملک مقصود احمد

صوبائی اسمبلی پنجاب

(چودھویں اسمبلی کا تیرھواں اجلاس)

پیر، 29۔دسمبر 2003

(یوم الاثنین، 5۔ ذی القعدہ 1424ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس، اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 35 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر چودھری محمد افضل ساہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ قاری نور محمد نے پیش کیا۔

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا
وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا
تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ
اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا
مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۟ وَاغْفِرْ لَنَا ۟ وَارْحَمْنَا ۟
اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۸۶﴾

سورۃ البقرہ آیت، 286

خدا کسی شخص کو اُس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا اچھے کام کریگا تو اُس کو اُن کا فائدہ ملے گا بُرے کام کریگا تو اُسے اُن کا نقصان پہنچے گا۔ اے پروردگار اگر ہم سے بھول یا چُوک ہو گئی ہو تو ہم سے مواخذہ نہ کیجیو۔ اے پروردگار ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالیو جیسا تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔ اے پروردگار جتنا بوجھ اُٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں اُتنا ہمارے سر پر نہ رکھیو۔ اور (اے پروردگار) ہمارے گناہوں سے درگزر کر اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما تو ہی ہمارا مالک ہے۔ اور ہم کو کافروں پر غالب کر۔

وما علینا الا البلاغ ۔

تعزیت

مرحومین کے لئے دعائے مغفرت

جناب ارشد محمود بگو، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! ملک کی ایک مذہبی اور سیاسی شخصیت مولانا شاہ احمد نورانی وفات پا گئے ہیں۔ میں آپ کی وساطت سے ایوان سے درخواست کرتا ہوں کہ ان کے لئے دعائے مغفرت فرمائی جائے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! ایران میں زلزلہ سے ہلاک ہونے والوں کے ایصال ثواب کے لئے بھی دعائے مغفرت کی جائے۔

راجہ ریاض احمد: جناب والا! جنرل صاحب کے ساتھ دہشت گردی میں جو فوت ہوئے ہیں ان کے لئے بھی دعائے مغفرت کی جائے۔

سید مجاہد علی شاہ: جناب سپیکر! ہمارے ممبر صوبائی اسمبلی نفیس احمد انصاری صاحب کے والد ضیاء الدین انصاری صاحب جو سابق ایجوکیشن ایڈمنسٹریٹر رہے ہیں ان کی وفات ہوئی ہے۔ ان کے لئے بھی دعائے مغفرت کی جائے۔

جناب سپیکر: تمام مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر ایوان میں دعائے مغفرت کی گئی)

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، عباسی صاحب!

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اسلام آباد میں قومی اسمبلی کا اجلاس جاری ہے۔ سترہویں ترمیم کا بل پیش کر دیا گیا ہے اور اس کی ترامیم پر بحث جاری ہے۔ میں اس حوالے سے اسمبلی کے سامنے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارا نقطہ نظر یہ ہے کہ ہم نے پہلے دن سے یہ کہا تھا کہ وہ تمام ترامیم جو 1973 کے مقدس آئین میں فرد واحد نے کی ہیں، جن پر ایل۔ایف۔او کے حوالے

سے پوری قوم احتجاج کرتی رہی ہے۔ اس پورے کے پورے ایل۔ایف۔او کی تمام کلاز کو پارلیمنٹ کے سامنے پیش کیا جائے۔ ہمارا احتجاج یہ ہے کہ پورا ایل۔ایف۔او پیش نہیں کیا گیا بلکہ سات یا آٹھ کلاز میں ترامیم کی گئیں۔ گویا وہ معاملہ ادھر کا ادھر ہی ہے۔ اپوزیشن کا جو موقف تھا' ایم۔ایم۔اے کے دوستوں کا بھی وہی موقف تھا کہ یہ دستاویزات جو ایل۔ایف۔او کی شکل میں آئین میں ترامیم کی گئی ہیں جب تک پاکستان کی پارلیمنٹ اس کو rectify نہیں کر دیتی اس وقت تک ہم اس کو نہیں مانتے لیکن ابھی تک جو بل پیش کیا گیا ہے اس میں صرف سات کلاز پیش کی گئی ہیں۔ اس لئے bone of contention یہ ہے کہ پاکستان کی اپوزیشن جماعتیں' ہم لوگ جنرل پرویز مشرف صاحب کو صدر نہیں مانتے' اس لئے کہ وہ ایک ریفرنڈم کے ذریعے صدر منتخب ہوئے ہیں۔ 1973 کے پاکستان کے حقیقی آئین کے تحت ریفرنڈم کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ اس کے علاوہ جو schedule -6 ہے جس میں پنجاب اسمبلی کا معاملہ آیا ہے----

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ پوائنٹ آف آرڈر پر آپ تقریر تو نہیں کر سکتے۔ آپ تشریف رکھیں۔ اب میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت سپیکر صاحب نے اسمبلی کے اس اجلاس کے لئے چار معزز اراکین پر مشتمل بحسب ترتیب و تقدیم درج ذیل صدر نشینوں کی جماعت تشکیل فرمائی ہے:۔

-1	جناب محمد عظیم گھمن	پی پی 131
-2	رائے رب نواز	پی پی 56
-3	رائے اعجاز احمد	پی پی 171
-4	رانا آفتاب احمد خان	پی پی 63

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈا پر محکمہ سیاحت اور تحفظ ماحولیات سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے لیکن ان سے پہلے چودھری محمد شوکت صاحب کا ایک قلیل المہلت سوال لیا جائے گا۔

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی رانا صاحب!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آپ کی توجہ ایک بہت ہی اہم آئینی معاملے پر دلانا چاہتا ہوں کہ ہمیشہ پارلیمنٹ sovereign ہوتی ہے۔ sanctity of the Parliament and sovereignty of Parliament کو کسی بھی جمہوری نظام میں چیلنج نہیں کیا جاتا۔

جناب سپیکر! یہ جو آئین میں ترامیم ہو رہی ہیں یہ ٹھیک ہے کہ دو تہائی اکثریت سے ہو رہی ہیں لیکن اگر آپ غور کریں کہ اس میں ایک ایسی قباحت آ گئی ہے کہ اگر آپ کے پاس دو تہائی اکثریت ہو بھی تو without prior sanction of the President آپ اس کو alter, repeal and amend نہیں کر سکتے۔ آپ کی پارلیمنٹ کے جو اختیارات تھے That has gone to the President now۔ آپ پنجاب لوکل گورنمنٹ لاء میں ترمیم نہیں کر سکتے، آپ پولیس آرڈر 2002 میں ترمیم نہیں کر سکتے، جو اسمبلی قانون میں ترمیم نہیں کر سکتی، بنا نہیں سکتی، repeal نہیں کر سکتی۔

Do you think that this system will survive? I say on the floor of the House کہ یہ جنرل کا لوکل گورنمنٹ سسٹم چلے گا۔ You will be packed up in very near future.

جناب سپیکر، رانا صاحب! آپ کی نمائندگی قومی اسمبلی میں ہے۔ ماشاء اللہ بڑے قانون دان دوست ادھر بیٹھے ہوئے ہیں تو وہاں بات ہو سکتی ہے۔ اس کا ادھر پنجاب اسمبلی سے تو کوئی تعلق نہیں ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب! لوکل گورنمنٹ کا معاملہ صوبائی ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں صرف دو باتوں کی وضاحت کرنا چاہوں گا۔ ایک تو میرے بھائی شفقت عباسی صاحب نے جس حوالے سے بات کی ہے تو میں ان کی خدمت میں یہ عرض

کرنا چاہتا ہوں کہ انھوں نے یہ کہا ہے کہ ہمارا موقف یہ ہے، ہمیں ان کے موقف سے کوئی اعتراض نہیں ہے وہ اپنے موقف پر قائم رہیں لیکن قوم کو اور ملک کو وہ موقف دیکھنا ہے جو ہماری پارلیمنٹ نے موقف اپنایا ہے۔ انھوں نے فرمایا ہے کہ جنرل پرویز مشرف صاحب bone of contention ہیں۔ میں ان کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں چونکہ اب پارلیمنٹ میں ایک معاملہ طے ہو چکا ہے اور جو متنازعہ امور تھے ان پر ایک فیصلہ ہو چکا ہے تو اب ہمیں ایک ایسے فورم پر جو ان سب سے متعلقہ نہیں ہے، ہمیں اپنا وقت ضائع نہیں کرنا چاہئے۔ جہاں تک رانا آفتاب صاحب کا تعلق ہے، وہ میرے محترم بھائی ہیں، انھوں نے یہ فرمایا ہے کہ پارلیمنٹ sovereign ہے۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ پارلیمنٹ نے ہی فیصلہ کیا ہے۔ اگر ستر ہویں ترمیم آ رہی ہے تو پارلیمنٹ میں آ رہی ہے اور بجا طور پر آپ نے فرمایا ہے کہ ان کی قیادت وہاں پر موجود ہے۔ ان کی قیادت نے کھل کر اپنے مافی الضمیر اور اپنے موقف کا وہاں پر اظہار کیا ہے۔ اس کے بعد اگر دو تہائی اکثریت اس بات کو تسلیم کر لیتی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اخلاقی طور پر ایک تہائی لوگوں کا یہ فرض بنتا ہے کہ وہ اس سب کچھ کو تسلیم کرے لیکن اگر صرف میں نہیں مانتا، میں نہیں مانتا کی رٹ لگائے رکھیں گے تو پھر کبھی بھی متنازعہ امور کا فیصلہ نہیں ہو سکتا۔ جب ہم پارلیمنٹ کی بات کرتے ہیں، جمہوریت کی بات کرتے ہیں، آئین کی بات کرتے ہیں تو پھر ہمیں دو تہائی اکثریت کے فیصلے کو تسلیم کرنا پڑے گا۔ شکریہ

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! میں sovereignty of Parliament کی بات کر رہا ہوں۔ آپ دیکھیں کہ جو اسمبلی اپنے قانون میں ترمیم نہیں کر سکتی تو بے شک آپ کے پاس دو تہائی اکثریت بھی ہو تو schedule-6 میں آپ کا اختیار کیا رہ جاتا ہے؟ آپ schedule-6 پڑھ لیں۔ آپ ان کو چیلنج نہیں کر سکتے، بے شک آپ کے پاس دو تہائی اکثریت ہو۔ ہمیشہ تعداد پر نہ جائیں، کوالٹی پر جائیں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ چودھری محمد شوکت صاحب کا قلیل المہلت سوال ہے۔

قلیل المہلت سوال

لاہور شہر میں پینے کے پانی میں آلودگی اور حکومتی اقدامات کی تفصیل

8۔چودھری محمد شوکت: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) موقر اخبار روزنامہ جنگ 4۔اکتوبر 2003 میں شائع شدہ ایک رپورٹ کے مطابق یونیسف نے لاہور کے مختلف علاقوں میں پانی میں آلودگی چیک کرنے کے لئے سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو Testing Kits فراہم کی تھیں جن کی ابتدائی رپورٹ کے مطابق لاہور کے بیشتر علاقے بالخصوص شمالی لاہور میں بین الاقوامی معیار کے مطابق پانی میں آلودگی پائی گئی ہے؟

(ب) کیا لاہور کے شہریوں کو پینے کے لئے صاف پانی مہیا کرنے کے لئے کوئی اقدامات کئے گئے ہیں؟

(ج) مستقبل میں اس کے لئے حکومت کیا منصوبہ بندی پیش نظر رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی:

(الف) معزز رکن اسمبلی چودھری شوکت کے قلیل المیعاد نوٹس جو کہ روزنامہ "جنگ" کی شائع ہونے والی 4۔اکتوبر کی خبر جس کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے، میں پانی کی کوالٹی کا ذکر کیا گیا ہے جس میں بالخصوص شمالی لاہور کے بارے میں ذکر کیا گیا ہے۔

اس خبر کے حقائق کچھ یوں ہیں کہ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے متعلقہ سٹاف سے اس امر کی تصدیق کی ہے جس کے مطابق سٹی گورنمنٹ نے یونیسف سے مل کر کوئی sampling نہیں کی البتہ ڈبلیو۔ڈبلیو۔ایف گورنمنٹ آف پنجاب کے شعبہ ای۔ڈی۔پی کے عملہ سے مل کر لاہور کے کچھ علاقوں سے پانی کے نمونہ جات حاصل کر کے اس کا لیبارٹری ٹیسٹ کروایا اور یہ نمونہ جات زیادہ تر لوگوں کے گھر کے نلکوں سے حاصل کئے گئے تھے جن کی تعداد دس تھی اور ان نمونہ جات کی کاپی بھی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جو سب کے سب درست تھے۔ علاوہ ازیں تین نمونہ جات بیکٹریالوجیکل unfit تھے۔ جن کے بارے میں واسا نے

ایک ہنگامی حکمت عملی تیار کر کے ان تمام لائنوں کی صفائی کروا کر ان کا دوبارہ کیمیائی تجزیہ کیا جو کہ W.H.O کی گائیڈ لائن کے عین مطابق تھی۔ یہ ایک لوکل شکایت تھی اس کا واسا سورس سے کوئی تعلق نہ تھا۔ واسا کاہے بگاہے اپنے صارفین کو ہدایت کرتا رہتا ہے کہ وہ اپنے گھریلو پرانے' خستہ اور بوسیدہ حال پائپ لائنوں کو تبدیل کروائے۔(یہ وہ لائنیں ہوتی ہیں جو واسا کی مین سپلائی سے گھروں کے اندر تک جاتی ہیں۔ اس کی تبدیلی صارف کی اپنی ذمہ داری ہوتی ہے) بوسیدہ پائپوں کی کاپی بھی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) واسا اپنے صارفین کو W.H.O کی گائیڈ لائن کے مطابق پانی کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے مندرجہ ذیل اقدام کرتا ہے۔

1۔ واسا اپنے صارفین کو صاف پانی کی فراہمی کے لئے W.H.O کی گائیڈ لائن کے مطابق یقینی بنانے کے لئے روزانہ اکیس سب ڈویژن سے شیڈول کے مطابق دس سے پندرہ نمونہ جات حاصل کر کے ان کا لیبارٹری ٹیسٹ کرتا ہے۔

2۔ جہاں تک واسا کی پرانی لائنوں کا تعلق ہے' واسا اپنے محدود وسائل کے پیش نظر ترجیح بنیادوں پر سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے فنڈز کی دستیابی پر لائنوں کو مرحلہ وار تبدیل کرتا رہتا ہے۔

3۔ واسا کو جب کبھی اس قسم کی شکایت موصول ہو وہ ہنگامی بنیادوں پر لائنوں کی صفائی کروا کر شکایت کا فوری ازالہ کر دیتا ہے۔

(ج) واسا اپنی حدود میں 90 فیصد سے زائد آبادی کو پانی فراہم کرتا ہے۔ جہاں تک بقیہ علاقوں میں واٹر سپلائی کا تعلق ہے اس کے لئے واسا نے ایک جامع منصوبہ تیار کیا ہوا ہے جس کی لاگت تقریباً بارہ ارب ہے۔ اس سلسلے میں واسا نے ممکنہ ورلڈ بینک کی فنڈنگ کے لئے بھی ایک پروپوزل بھیجی ہے۔ جونہی اور جیسے ہی فنڈز کی دستیابی ممکن ہو سکی ان علاقوں میں بھی واٹر سپلائی مہیا کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر، کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری محمد شوکت: جناب سپیکر! یہ سوال میں نے اسمبلی میں اس لئے اٹھایا تھا کہ اس کے ذریعے میں آپ کی وساطت سے اور اسمبلی کی وساطت سے لاہور اور خصوصاً شمالی لاہور کے ایک انتہائی اہم مسئلے کی طرف توجہ دلا سکوں۔ اس کے ذریعے سے مجھے یہ مقصود تھا کہ جناب وزیر موصوف ایوان کو یقین دہانی کرائیں گے کہ اس مسئلے کو حل کیا جائے گا کہ جو شمالی لاہور کا مسئلہ نمبر ا ہے۔ اس وقت اس علاقے کے مکین آلودہ پانی پینے پر مجبور ہیں۔ اس پانی کے بارے میں مختلف رپورٹیں جو آئی ہیں وہ یہ ہیں کہ یہ پانی انسانوں کے پینے کے قابل نہیں ہے لیکن مجھے انتہائی دکھ پہنچا کہ اس کا جو جواب وزیر موصوف کی جانب سے ایوان میں پیش کیا گیا ہے اور یقیناً یہ نیچے سے کسی افسر نے ان کو لکھ کر دیا ہے اور انہوں نے اس کو من وعن پیش کر دیا ہے جس کے ذریعے ان کے نزدیک یہ مسئلہ سرے سے ہی نہیں ہے۔ انہوں نے مختلف نمونے حاصل کئے ہیں اور ان کے بقول پانی اس معیار کے مطابق ہے۔ اگر کہیں یہ پانی پینے کے قابل نہیں ہے تو انہوں نے اس کا تمام تر ذمہ دار لوگوں کو ذاتی طور پر ٹھہرایا ہے۔

جناب سپیکر: آپ کا سوال کیا ہوا؟

چودھری محمد شوکت: جناب سپیکر! سوال میں تو سرے سے گنجائش ہی نہیں رہتی۔ میں عرض کرتا ہوں کہ اس میں پانی بدبو دار ہے۔ پینے کے پانی میں سیوریج کا پانی ملا ہوا ہے جس کی طرف میں نشاندہی کرنا چاہتا ہوں۔ میں وزیر موصوف سے یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ وہ اس ایوان میں اس بات کا وعدہ کریں اور اس کا اعتراف کریں کہ یہ مسئلہ ہے اور اس کے بعد یہ بھی یقین دہانی کرائیں کہ اس مسئلے کو واقعی وہ مسئلہ سمجھتے ہیں اور یہ انسانوں کے پینے کے لئے پانی نہیں ہے۔ اگر ان کے نزدیک مستقبل میں کوئی ماسٹر پلان ہے تو وہ اس کی نشاندہی کریں اور یہ یقین دہانی کرائیں کہ اس مسئلے کو حل کیا جائے گا تو میں اپنے سوال کو press نہیں کروں گا۔

جناب سپیکر: جی' وزیر ہاؤسنگ!

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرے فاضل دوست نے جو بات کہی ہے کہ میرے محکمے نے جو رپورٹ مجھے بھجوائی ہے اور اس رپورٹ میں میرے محکمے نے بالکل لاتعلقی ظاہر کی

ہے۔ میں اس بات میں تھوڑی سی تردید کرنا چاہتا ہوں۔ یہ بات بالکل صحیح ہے کہ وہاں کا پانی جو آج کل ہم پی رہے ہیں اس میں ایسی شکایات ضرور موصول ہوئی ہیں اور پانی آلودہ ہے۔ میں اس بات کو agree کرتا ہوں۔ گزارش صرف اتنی ہے کہ اس میں کچھ ٹیکنیکل وجوہات ہیں جس وجہ سے ہماری عوام کو مسئلہ درپیش ہے۔ پانی کے دو طریقے ہیں' ایک پانی جو کہ ہم زمین سے نکالتے ہیں اور اس کی purification وہیں پر کلورین کے ذریعے اس کو pure کر کے آگے صارفین کے لئے سپلائی کرتے ہیں۔ میں یہاں پر دو چیزیں وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔ ایک تو یہ کہ ہمارا پانی exhate کرنے کا اور پانی provision کا process ہے۔ وہاں کی شکایت تو controlable ہے لیکن ہمیں جو شکایات موصول ہوتی ہیں وہ جہاں پر صارفین کے اپنے کنکشن ہیں اور کنکشن کی وضاحت ہم نے اپنے بلوں کے پچھلے صفحے پر بھی کی ہوئی ہے کیونکہ بیس' تیس' چالیس سال پرانے پائپ لوگوں کے گھروں میں گے ہوئے ہیں اور لوگ اس پر توجہ ہی نہیں دیتے۔ ایک تو وجہ یہ ہے کہ صارفین کو خود اس کے اخراجات اٹھانے پڑتے ہیں یعنی وہ اس چیز سے اس لئے قناعت پسندی کرتے ہیں کہ ہمیں شاید پیسے دینے پڑیں گے اور ہم وہ تبدیل نہیں کرتے۔ وہ محکمے کو ذمہ دار ٹھہراتے ہیں۔

جناب سپیکر! گزارش صرف اتنی ہے کہ ایک تو میں اپنے سارے ایم۔پی۔اے صاحبان سے اپیل کرنا چاہوں گا جو لاہور کے متعلقہ ہیں کہ آپ کو ڈویلپمنٹ فنڈز کی پروویژن ہے جو بھی پیسے آپ نے واٹر سپلائی کے لئے دینے ہیں وہ براہ مہربانی واسا کو دے کر اپنے مسائل کا حل کروائیں کیونکہ واسا کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔ دوسرا محدود وسائل کی وجہ سے ابھی ہمارے پاس جو پراجیکٹ ہیں وہ 12۔ارب روپے کی لاگت سے ہم نے ایک بہت بڑا پروگرام بنایا ہے جس کو ہم نے A.D.P کے سامنے put up کیا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ نہ صرف واسا کے پانی کے جتنے پائپ ہیں ان کو بدلنے کے بلکہ سیوریج اور نالیوں کا ایک پراجیکٹ ہے وہ انشاء اللہ ہمیں امید ہے کہ ہم اگلے سال تک take up کریں گے اور ہمیں اس کی منظوری مل جائے گی مگر جہاں تک پانی کے sampling کی بات ہے ایک کیمیکلز اور دوسرا بیکٹریالوجیکل ٹیسٹ ہے۔ اب جن حضرات نے یہاں پر ہمیں شکایات دیں وہ 10 صارفین تھے۔ ہم نے ان کے کیمیکل ٹیسٹ کئے' کیمیکل ٹیسٹ سے وہ پانی بالکل صحیح تھا لیکن اس میں تین ایسی جگہیں ہیں جہاں پر بیکٹریالوجیکل ٹیسٹ کرنے سے وہ unfit تھے۔ محکمے کو ہدایات جاری کی گئیں۔ وہ

تینوں جگہوں کا sample تھا۔ وہ علاقہ شاد باغ کا تھا۔ آج ہم نے ان کا کلورین ٹیسٹ کیا' ہم نے اس کی flushing کرائی' اس کی پائپنگ کی repair کی۔ آج وہاں پر یہ problem exist نہیں کرتی۔ اسی لئے پھر میں گزارش کروں گا جس طرح پچھلی دفعہ ہمارے بھائی احسان اللہ وقاص صاحب نے سوال کیا تھا اور میں نے یہاں پر وضاحت کی تھی اور ہم نے اس کو take up بھی کیا' ہم نے اس کا حل بھی ڈھونڈا اور آج وہاں پر وہ مسئلہ نہیں ہے۔ اگر میرے کسی فاضل ممبر کو کوئی شکایت ہے تو وہ اس کو میرے علم میں لے کر آئیں ہم انشاء اللہ محدود وسائل ہونے کے باوجود بھی اس مسئلے کا حل فوری طور پر کریں گے۔ شکریہ

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی' ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! میرا اس میں ضمنی سوال یہ ہے کہ منسٹر صاحب نے بڑی تفصیل کے ساتھ اس کا جواب دیا ہے۔ انہوں نے جز (ب) میں کہا ہے کہ واسا نے پرانی لائنیں تبدیل بھی کی ہیں۔ کیا یہ بتا سکتے ہیں کہ کن کن علاقوں میں یہ پرانی اور زنگ آلود شدہ لائنیں تبدیل کی ہیں؟

جناب سپیکر: جی' منسٹر ہاؤسنگ!

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی: جناب سپیکر! ان کا یہ سوال بالکل درست ہے کہ ہم نے کہاں پر پرانی پائپ لائنیں تبدیل کی ہیں۔ چونکہ واسا کا دائرہ 350 square feet ہے جبکہ پورے لاہور کا دائرہ سرکل 1750 کلومیٹر ہے۔ اب 350 کا مقابلہ 1750 سے نہیں کر سکتے۔ میں یہاں پر دو چیزیں کی وضاحت کرتا ہوں کہ واسا تو 350 پر exist کرتا ہے اور اس کے بعد جو آتے ہیں وہ semi urban and local rural areas میں آ جاتے ہیں۔ اب اس میں واسا exist نہیں کرتا۔ ہمیں جہاں پر واسا کی شکایات موصول ہوتی ہیں وہاں پر جتنے بھی وسائل ہوتے ہیں ہم اس کو تبدیل کر سکتے ہیں۔ اگر یہ لسٹ کی بات کرتے ہیں تو It would be quite a long list for me کہ اس وقت تو شاید میں provide نہ کر سکوں لیکن ہمارے جتنے areas ہیں وہ مخصوص ہیں اور اس میں ہم نے تبدیل کئے ہیں۔ پھر وہی شکایت آتی ہے۔ صارفین اپنے اس مسئلے کو تو دور نہیں کرنا چاہتے جو ان کے گھروں میں زنگ آلود پائپ لگے ہوئے ہیں۔ اب آج کے GI پائپ جو galvanised treated pipes ہیں میری درخواست یہ

ہے کہ آپ kindly اس کو ایک دفعہ تبدیل کر دیں ان کی جو existence اور ان کی جو durability ہے That will persist on 40 years of time.

جناب سپیکر، رانا مشہود احمد خان!

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے جو جواب دیا ہے اس میں وہ کہہ رہے ہیں کہ "جہاں پر"۔ اب وہ جہاں کہاں پر ہے؟ ابھی تک یہ بات clear نہیں ہو رہی ہے کہ پورے لاہور میں جہاں پر مسئلہ ہے وہ ہم نے کر دیا ہے۔ وہ جہاں کہاں پر ہے؟ دوسری بات یہ ہے کہ میرا حلقہ پی پی 149 ہے ہم واسا کے ایم ڈی صاحب تک یعنی جہاں جہاں تک ہم پہنچ سکتے ہیں ہم پہنچے ہیں۔ یہ تو کہتے ہیں کہ ہم نے خود ٹیسٹ کروائے۔ ہم نے پی۔سی۔ایس۔آئی۔آر سے ٹیسٹ کروا کر رپورٹیں ان کو بھجوائی ہیں وہاں پر پینے کا جو پانی ہے اس کے اندر چونکہ وہاں پر سیوریج کا کوئی نظام نہیں ہے۔ لوگوں نے اپنی ٹینکیاں بنائی ہوئی ہیں اور اس میں سے پانی رِس رِس کے پینے کے پانی میں جا رہا ہے جس کی وجہ سے 70 فیصد تک تو human waste ہے وہ پینے کے پانی کے اندر آ رہا ہے اور اس کو پی۔سی۔ایس۔آئی آر نے پینے کے لئے بالکل مضر قرار دیا ہے اور ہیپاٹائیٹس (بی) کی سب سے زیادہ شکایت وہاں پر آ رہی ہے۔ ہم نے یہ in writing واسا کو اور ہر جگہ پر پہنچایا ہے لیکن آج تک اس پر عمل نہیں ہوا۔ اس کا جواب یہ آیا کہ ہم نے وہاں پر چار ٹیوب ویل لگائے ہیں۔ بند پار کا جو علاقہ بنتا ہے وہاں پر چار ٹیوب ویل لگے ہیں لیکن وہاں پر already جو دو ٹیوب ویل کام کر رہے تھے ان میں سے بھی ایک بند کر دیا گیا ہے۔ ground realities یہ ہیں کہ وہاں پر کچھ مہیا نہیں کیا جا رہا۔ آپ دیکھیں کہ پانی کے بلوں میں کس تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے اور اس کی کوئی proportion ہی نہیں ہے۔ میں یہ کہوں گا کہ اس کے اندر concrete steps لیں۔ یہ بہت بڑا مسئلہ ہے اور لوگوں کی صحت اور زندگیاں داؤ پر لگی ہوئی ہیں۔ اگر وہاں پر average نکالیں تو جو اموات ہوتی ہیں ان میں سے زیادہ سبب بیماریاں ہیں اور بیماریاں پینے کے پانی سے آ رہی ہیں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر، جی وزیر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی: جناب سپیکر! میرے فاضل رکن نے ایک سوال کیا ہے کہ کن کن

جگہوں پر ہم نے وہ پائپ تبدیل کئے؟ میری ان سے گزارش ہے کہ اگر وہ اس سلسلے میں نیا سوال دے دیں تو میں اس کی تفصیلات بتا دوں گا مگر جو مجھے پتا ہے کہ شاد باغ اور مصری شاہ میں ہم نے یہ پائپ تبدیل کئے ہیں۔ جہاں تک ان کے حلقے کا تعلق ہے وہ واسا کی jurisdiction سے ہٹ کر ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ لوکل گورنمنٹ جو پائپ ڈالتی ہے اس میں سب سے بڑی مشکل یہ ہے کہ یہ منصوبہ بندی کے تحت نہیں ہے' جو پائپ لگائے جاتے ہیں ان میں اس بات کا خیال نہیں رکھا جاتا ہے کہ واسا کے پائپ اور سیوریج کا پانی آپس میں mix نہ ہو۔ میں نے پہلے ہی اپیل کر دی ہے کہ براہ مہربانی اگر آپ چاہتے ہیں کہ کل کو واسا کو blame دیا جائے اور یہ بھی چاہتے ہیں کہ واسا ہی اس کا جواب دے تو میری آپ سے گزارش یہ ہے کہ اگر آپ نے سیوریج اور واٹر سپلائی کا کوئی کام کہنا ہے اور وہ ڈویلپمنٹ فنڈ سے کروانا ہے تو براہ مہربانی اس بات کو یقینی بنائیں کہ واسا کی ٹیکنیکل سپورٹ آپ کو تب ہی مل سکتی ہے اگر آپ یہ فنڈز ان کو منتقل کر دیں اور وہ جگہ بتائیں تاکہ وہ methodologically کام کرے جس پر آپ کو شکایت نہ ہو۔

جناب سپیکر! تیسری بات یہ کہ جو انہوں نے پینے کے پانی کی بات کی ہے there is a E.P.D یہ محکمہ ماحولیات کا شعبہ ہے۔ اگر ہم بھی کوئی sampling کرتے ہیں تو وہ ہم ان کو دیتے ہیں اور اگر انہوں نے بھی دی ہے تو یہ بھی ای پی ڈی کو ہی دی ہے۔ اس محکمے نے ہمیں اپنی رپورٹ بھجوانی ہوتی ہے کہ یہ جگہ unfit ہے اور یہ fit ہے۔ اس میں ہم واسا کو الزام نہیں دے سکتے کیونکہ یہ سب ای۔پی۔ڈی کی رپورٹ پر منحصر ہوتی ہے اور وہ جو رپورٹ دیں گے اس پر عمل ہم کریں گے۔ میں نے پہلے بھی گزارش کی ہے کہ انہوں نے تین ایسی جگہیں بتائیں جن کو انہوں نے unfit قرار دیا تھا۔ آج وہاں پر یہ problem exist نہیں کرتی۔ میں اپنے فاضل دوست سے گزارش کروں گا کہ اگر کوئی ایسی جگہ ہے تو براہ مہربانی مجھے لکھ کر دیں تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں اس مسئلے کو حل کرنے کی کوشش کروں گا۔ شکریہ

سردار امجد حمید خان دستی، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی فرمائیں!

سردار امجد حمید خان دستی، جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے ایک بڑے اہم مسئلے کی طرف اس

ایوان کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ یہ توجہ دلاؤ سمجھ لیں یا پوائنٹ آف آرڈر سمجھ لیں۔ میرے عزیز ضیاء صاحب ہیں، مجھے ان کا بڑا لحاظ بھی ہے۔ میں قاسم ضیاء صاحب کی بات کر رہا ہوں نہ کہ جنرل ضیاء (مرحوم) کی بات کر رہا ہوں۔ (قہقہے)

قاسم ضیاء صاحب کا ہمارا بڑا دیرینہ تعلق ہے۔ شاہی محلے کے قریب حویلی جو تھی وہاں کے رہنے والے ان کے بزرگ تھے۔ میری رہائش ساتھ ہی موتی بازار محلہ کندی گراں کے محلہ میں تھی۔ اب بھی کینٹ میں یہ ہمارے ہمسائے ہیں اور بھتیجے بھی ہیں۔ کسی نے کہا ہے کہ بزرگی بعقل است نہ بافول۔ چھیاسی سال کی وجہ سے عقل کا پیمانہ نہیں ہے بلکہ عقل سے بزرگی ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ عقل میں بہت بڑے ہیں۔ میں آپ کی وساطت سے ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اخبار میں آیا تھا کہ ممبران کسی اجنبی کو ووٹ دینے جا رہے ہیں۔ اجنبی سے ان کی کیا مراد ہے؟

قائد حزب اختلاف، جناب سپیکر! پہلے تو میں اپنے بزرگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے مجھے اس قابل سمجھا اور میری عقل کی داد دی۔ میری ناقص عقل میں ہمارا ایک آئین ہے۔ اس کی ترمیم شاید کل ہوئی اور آگے آنے والے دنوں میں یہ سارے اس کو خود بند کریں گے لیکن جب میں نے بیان دیا تھا اس وقت وہ واقعی اجنبی تھے اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ آج بھی اجنبی ہیں۔ ہاں! آئین کی رو سے آپ دو تہائی اکثریت دے کر انہیں جو مرضی بنا دیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ جس دن میں نے بیان دیا تھا اس دن آئین میں کوئی ایسی شق موجود نہیں تھی اور نہ ہی آج ہے کہ کسی سرکاری ملازم کو صدر تسلیم کر لیا جائے۔ اس لئے وہ آج بھی اجنبی ہیں۔

جناب سپیکر، سید احسان اللہ وقاص صاحب!

سردار امجد حمید خان دستی، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، دستی صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ کافی بات ہو گئی ہے۔

سردار امجد حمید خان دستی، اس میں اس ملک کا فائدہ ہے۔ اس میں اس ایوان کا فائدہ ہے۔ آپ مجھے اس کی وضاحت کرنے دیں۔ انہوں نے صدر صاحب کی طرف اشارہ کیا ہے تو ان کی جماعت کے صدر کا دادا Bombay Presidency کی کسی ریاست سے آیا تھا۔ ان کی اولاد بھی اجنبی ہے۔

جناب سپیکر، دستی صاحب! براہ مہربانی آپ تشریف رکھیں۔ جی، سید احسان اللہ وقاص صاحب!

راجہ ریاض احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، فرمائیں!

راجہ ریاض احمد، شکریہ۔ جناب سپیکر! پچھلے دنوں ہماری صوبائی کابینہ میں اضافہ ہوا ہے اور جنہوں نے حلف اٹھایا ہے میں ان کو مبارک باد بھی دیتا ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ بہت ساری خواتین اور مرد حضرات جو وزیر نہیں بن سکے اور جو بڑی تیاری میں تھے ان سے میں اظہار ہمدردی کرتا ہوں۔ ہمارے یہ باباجی بھی آج اسی لئے غصے میں ہیں کہ ان کو وزیر نہیں بنایا گیا۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم پرویز الٰہی صاحب کو کہیں گے کہ اگلی دفعہ ان کو بھی وزیر بنایا جائے۔

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

(محکمہ سیاحت و تحفظ ماحولیات)

جناب سپیکر، جی، سید احسان اللہ وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، سوال نمبر 563۔

جلو پارک میں صفائی اور غیر قانونی سرگرمیوں کے مسائل

*563، سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جلو پارک نورسٹ ریزارٹ میں صفائی کا کوئی انتظام نہیں ہے اور جگہ جگہ گندگی کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں۔ اگر یہ درست ہے تو کوڑا کرکٹ کی صفائی کے لئے کیا انتظامات کئے جا رہے ہیں اور اس کام کے لئے کتنے ملازم رکھے گئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس جگہ پر مختلف لوگ جوا کھیلتے ہیں اور خصوصاً دنیا کی معروف کرکٹ ٹیموں کے میچوں کے دوران یہاں جوا کے بکی بااثر افراد کے ایماء پر سرعام نظر آتے ہیں؟ اگر یہ درست ہے تو اس کے لئے پولیس اور دیگر حساس اداروں کی امداد سے ان کے خلاف قانونی سرگرمیوں کو روکنے کے لئے کیا انتظامات کئے گئے ہیں؟

وزیر سیاحت،

(الف) یہ درست نہیں ہے۔ محکمہ نے ٹھیکیدار کو صفائی کے بارے میں ہدایات دے رکھی ہیں اور باقاعدگی سے ریزارٹ کی انسپکشن ہوتی ہے۔ T.D.C.P نے اس سلسلے میں ایک پرفارما بھی بنایا ہے تاکہ ریزارٹ کو لائسنسی کی مدد سے بہتر طریقے سے چلایا جا سکے۔ لائسنسی نے اپنے خرچے پر چار عا کروب ریزارٹ پر تعینات کئے ہوئے ہیں جس کے تمام اخراجات لائسنسی معاہدے کے مطابق خود ادا کرتا ہے۔

(ب) محکمہ کی اطلاع کے مطابق یہ اطلاع درست نہیں ہے۔

جناب سپیکر، اس پر کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید احسان اللہ وقاص: جی، میرا ضمنی سوال ہے۔

سردار امجد حمید خان دستی، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، دستی صاحب اجلاس کو چلنے دیں۔ اب وقفہ سوالات چل رہا ہے۔

سردار امجد حمید خان دستی، میں وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر، جی، فرمائیں!

سردار امجد حمید خان دستی، جناب سپیکر! میرے بھائی نے کہا ہے کہ مجھے وزیر نہیں بنایا گیا، ایڈوائزر نہیں بنایا گیا اور سیاسی مشیر نہیں بنایا گیا۔ میں ان کو بتاتا ہوں کہ مجھ سے ایک بہت بڑے بیوروکریٹ نے جس کا قرب ہمارے چیف منسٹر صاحب کے ساتھ ہے اس نے مجھ سے پوچھا کہ دستی صاحب آپ کے مزاج کیسے ہیں؟ آپ کی طبیعت کیسی ہے؟ ان کا خیال تھا کہ یہ کہیں گے یار میرے ساتھ بڑی زیادتی ہوئی، جیسا کہ میرے بھائی کہہ رہے ہیں۔ میں نے انہیں جواب دیا کہ میرے ہاتھ پاؤں

سلامت ہیں' مجھ پر اللہ کی رحمت ہے۔ وزارتیں' مشاورت' یہ سیاسی مددگار' یہ بیج ہیں۔ اگر تم وزراء میں سے کسی کو خدانخواستہ فالج ہو جائے۔ (قہقہے)

تو تمہاری وزارت کہاں جائے گی؟ میں نے اسے مزید واضح کرتے ہوئے بتایا کہ اس دولت اور اقتدار کا کیا فائدہ؟ میں نے حق کی بات کی ہے۔ مجھ پر الزام مت لگاؤ کہ میں خوشامدی ہوں۔ تم خوشامدی ہو گے اور تمہارا بابا خوشامدی ہو گا۔ This is for the benefit of the whole House میں یہ گزارش کرتا ہوں آپ کی وساطت سے کہ اتنا مال و دولت محترمہ بے نظیر اور ان کے شوہر نامدار Mr ten percent نے کمایا۔ اگر یہ لوگ ناراض ہو جائیں تو میں خوشامد کرتا ہوں تو آپ کی بڑی پارٹیاں ہیں تو کیا میں آپ کی پارٹی میں گھسوں گا؟ آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں آپ کی پارٹی میں نہیں گھسوں گا۔ نواز شریف اور بے نظیر بھٹو برسر اقتدار اور دولت مند ہونے کے باوجود وطن میں آنے کے لئے ترس رہے ہیں لیکن میں تو نہیں ترس رہا کیونکہ دستی یہیں پیدا ہوا ہے' یہیں مرے گا اور یہیں دفن ہو گا۔

قائد حزب اختلاف، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی' قاسم ضیاء صاحب!

قائد حزب اختلاف: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں دستی صاحب کے ان remarks پر بات کرنا چاہوں گا کہ ان کو شاید یہ بات نہیں بھولنا چاہئے کہ آج سات سال سے پوری حکومتیں اس کوشش میں ہیں کہ کسی طرح آصف علی زرداری اور محترمہ بے نظیر بھٹو کے خلاف کوئی چیز ثابت کر سکیں۔ جب ثابت ہو جائے گا تب بات کیجئے گا' جب تک نہیں ہوتا تب تک شرم کریں۔ میں انہیں یہ بات کہنا چاہوں گا کہ اسی حکومت نے جس کا آپ بھی حصہ ہیں۔ کیا ایسے وزراء کی اکثریت نہیں ہے جنہیں N.A.B نے پکڑ کر اندر کیا تھا؟ انہیں تھانوں میں بند کیا گیا تھا۔ (شیم' شیم)

کیا وہ لوگ کرپٹ نہیں ہیں؟ کیا وہ جعلی ڈگریوں والے نہیں ہیں جن کی ڈگریاں ہائیکورٹ سے آپ vet نہیں ہونے دیتے اور وہاں پر تاریخ پڑنے نہیں دیتے اور جن کو آپ ڈرا دھمکا کر اپنے ساتھ ملا لیتے ہیں کہ آپ کی ڈگریاں جعلی ہیں۔ دستی صاحب! آپ اس وقت بات کیجئے گا جب کوئی چیز ثابت ہو جائے۔ جب تک کوئی چیز ثابت نہیں ہوتی تو اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ "ملزم کہنے سے مجرم نہیں بن جاتا"۔ تو میری آپ سے گزارش ہے کہ کم از کم کو آپریٹو کے متاثرہ لوگوں کی طرف دیکھئے جو آج تک

ان لوگوں کو کوستے ہیں جنہوں نے پنجاب میں کوآپریٹو کے ڈاکے ڈالے تھے۔(شیم شیم)
میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح کے الزامات لگانا غلط ہے۔ ہم آپ کی بزرگی کا لحاظ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ آپ کو اس بزرگی میں اتنی ہدایت دے کہ آپ اچھے اور برے کی تمیز کر سکیں اور کم از کم اصولوں پر کھڑے ہو سکیں۔

ڈاکٹر اسد معظم، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر اسد معظم، جناب سپیکر! تقریباً تین روز پہلے اخبار میں ایک تصویر شائع ہوئی جس میں مقبوضہ جموں وکشمیر کے چیف جسٹس کو آپ نے ظہرانے پر دعوت دی تھی۔ میرا آپ سے سوال یہ ہے کہ آیا آپ نے یا آپ کی حکومت نے مقبوضہ جموں وکشمیر کی موجودہ پوزیشن کو تسلیم کر لیا ہے یا نہیں اور اگر نہیں کیا تو اس کے چیف جسٹس کا یہاں آنا کیا معنی رکھتا تھا اور آپ کو اس کا invite کرنا کیا معنی رکھتا تھا؟

جناب سپیکر، آپ کا پوائنٹ آف آرڈر valid نہیں ہے کیونکہ سپیکر پر اس قسم کا direct سوال نہیں کیا کرتے۔ جناب سید احسان اللہ وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! چوتھی دفعہ آپ نے مجھے floor دیا ہے لیکن مجھے بولنے کا موقع نہیں مل سکا اس لئے آپ مجھے یقین دہانی کروائیں کہ floor میرے پاس رہے گا۔

جناب سپیکر، جی' آپ فرمائیں!

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے کہ جلو پارک کی صفائی کے حوالے سے میں نے سوال کیا تھا جس کے جواب میں یہ کہا گیا ہے کہ چار خاکروب وہاں پر رکھے گئے ہیں۔ مجھے اس کا صحیح اندازہ نہیں ہے کہ تقریباً 1300 ایکڑ کے قریب رقبہ پر یہ پارک ہے جس میں شرمناک حد تک غلاظت کے ڈھیر لگے ہوتے ہیں تو چار خاکروب 1300 ایکڑ کے پارک کی صفائی کیسے کر سکتے ہیں؟ اس کا طریقہ مجھے وزیر موصوف بیان فرمائیں۔

جناب سپیکر، جی' وزیر سیاحت!

وزیر سیاحت، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! میں سید احسان اللہ وقاص صاحب کے اس point کو clear کرنا چاہتا ہوں کہ تمام جگہ محکمہ جنگلات کی ہے اور اس میں سے کچھ حصہ TDCP کے پاس ہے اور ریزارٹس کے لئے جو 110 کنال زمین ہمیں دی گئی ہے اس کے لئے چار آدمی رکھے گئے ہیں۔ پورے جلو پارک کے لئے نہیں۔ شکریہ

جناب سپیکر، سمیع اللہ خان صاحب!

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! اس سوال کے جز(ب) میں ہے کہ کیا یہ بھی درست ہے کہ "اس جگہ پر مختلف لوگ جوا کھیلتے ہیں اور خصوصاً دنیا کی معروف کرکٹ ٹیموں کے میچوں کے دوران یہاں جوا کے کئی با اثر افراد کے ایما پر سر عام نظر آتے ہیں"؟ اس کا جواب ہے کہ "محکمہ کی اطلاع کے مطابق یہ درست نہیں ہے"۔ میں سمجھتا ہوں کہ وزیر موصوف اگر اس معاملے میں اپنی ذاتی اطلاع جو کہ کافی authentic ہو سکتی ہے' اس کے مطابق اگر یہ جز(ب) کی وضاحت کر دیں تو زیادہ بہتر ہو گا۔

جناب سپیکر، جی' وزیر سیاحت!

وزیر سیاحت، جناب سپیکر! جب یہ سوال ہمیں put کیا گیا اور اس کے بعد میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ وہاں پر ایک پولیس چوکی بھی ہے' وہاں پر فاریسٹ کے گارڈ بھی ہیں' ہمارے اپنے گارڈ بھی تعینات ہیں اور وائلڈ لائف کے گارڈ بھی وہاں پر ہیں تو وہاں کوئی اس قسم کی activity نہیں پائی گئی اور یہ بات میں پورے وثوق کے ساتھ اس floor پر کر رہا ہوں۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! اگر وہاں اس قسم کے کچھ افراد پکڑ کر ہم وزیر موصوف کے حوالے کر دیں تو ان کے خلاف کیا کارروائی ہو گی؟

جناب سپیکر، جی' وزیر سیاحت!

وزیر سیاحت، جناب سپیکر! قانون کے مطابق جو بھی کارروائی بنتی ہے وہ ان کے خلاف کی جائے گی۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ اگلا سوال جناب محمد آجاسم شریف کا ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے۔

شیخ اعجاز احمد، سوال نمبر 932' (معزز رکن نے جناب محمد آجاسم شریف کے ایما پر دریافت کیا)

محکمہ سیاحت کے زیر انتظام تفریح مراکز
کے ترقیاتی منصوبوں کی تفصیل

*932۔جناب محمد آجاسم شریف، کیا وزیر سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) صوبہ میں کتنے ایسے تفریحی مراکز ہیں جو کہ محکمہ کے کنٹرول میں ہیں۔ ان مراکز میں 1999 سے دسمبر 2002 تک کتنے ترقیاتی منصوبے مکمل کئے گئے۔ ان کے نام، مالیت اور کن فرموں سے مکمل کروائے گئے ان کی تفصیل فراہم کی جائے۔

(ب) ان مراکز میں اس عرصہ میں کتنے منصوبے ابھی تک مکمل نہیں ہوئے۔ یہ منصوبے مکمل نہ کرنے والے محکمہ کے افسران اور فرموں کے خلاف محکمہ نے کوئی کارروائی کی تو تفصیل فراہم کی جائے۔ اگر نہیں کی تو وجہ بتائی جائے؟

وزیر سیاحت،

(الف) T.D.C.P کے کنٹرول میں فروغ سیاحت کے لئے صوبہ پنجاب میں جو ریزارٹس اور سڑک کنارے سہولیات بنائی گئی ہیں پرچم (الف) پر ہیں۔ مذکورہ سہولیات میں سے کوئی بھی منصوبہ 1999 سے دسمبر 2002 تک مکمل نہ کیا گیا ہے۔ کیونکہ کوئی منصوبہ بھی مذکورہ عرصہ میں مکمل نہیں کیا گیا لہذا مزید تفصیل کی ضرورت نہ ہے۔

پرچم(الف)

	جگہ کا نام	تفصیل سہولت	روزانہ کرایہ	موجودہ حیثیت
1۔	پتریانہ چیئر لفٹ	چیئر لفٹ، کیبل کار، ریسٹورنٹ	-/150 روپے فی کس	ٹھیکے پر ہے۔
2۔	چھتر باغ	آبشار	-	ٹھیکے پر ہے۔
	ساگراں	تفریحی جھولے		
	گھوڑا گلی	ریسٹورنٹ		
	چھرہ پانی	سنیک بار		

3۔	کلر کہار	12 کمرے، ریسٹورنٹ، کشتی رانی	-/900روپے فی کمرہ	ٹھیکے پر ہے۔
4۔	کھاریاں	ریسٹورنٹ دو عدد ڈائننگ ہال، غسل خانے	ـ	حال ہی میں ٹھیکے پر دیا ہے۔
5۔	چھانگا مانگا	5 بیڈ روم، باورچی خانہ، ڈائننگ، ہال وغیرہ	-/682روپے فی کمرہ	T.D.C.P کے زیر انتظام ہے۔
6۔	چنیوٹ	ریسٹورنٹ مع غسل خانہ باورچی خانہ اور سٹور وغیرہ	ـ	ٹھیکے پر ہے۔
7۔	ہرن مینار	کشتی رانی	ـ	T.D.C.P کے زیر انتظام ہے۔
8۔	لال سوہانرہ	6 کمرے مع غسل خانہ کچن، سٹور، تیراکی کا تالاب، سرونٹ کوارٹر	سنگل کمرہ -/600 ڈبل کمرہ -/1000	T.D.C.P کے زیر انتظام ہے۔
9۔	فورٹ منرو	5 کمرے مع غسل خانے ڈائننگ ہال، سرونٹ کوارٹر کچن وغیرہ	-/600	TDCP کے زیر انتظام ہے۔
10۔	جلو پارک	16 کمرے مع غسل خانے، ریستوران، تیراکی کا تالاب ڈائننگ ہال، کچن وغیرہ	ـ	حال ہی میں ٹھیکے پر دیا ہے۔

(ب) T.D.C.P کے زیر انتظام مراکز میں 1999 سے دسمبر 2002 تک کوئی منصوبہ موجود نہ تھا لہذا بقیہ سوال غیر متعلقہ ہے۔

شیخ اعجاز احمد، جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ صوبے میں کتنے ایسے تفریحی مراکز ہیں جو محکمے کے کنٹرول میں ہیں اور ان مراکز میں 1999 سے دسمبر 2002 تک

کتنے ترقیاتی منصوبے مکمل کئے گئے ہیں؛ ان کے نام، مالیت اور کن فرموں سے مکمل کروائے گئے ہیں ان کی تفصیل بتا دیں۔

جناب سپیکر، جی، وزیر سیاحت!

وزیر سیاحت، جناب سپیکر! اس کے ساتھ ایک پیپر لگا ہوا ہے جسے میرے معزز رکن پڑھ لیں۔ اگر یہ چاہتے ہیں کہ پڑھوں تو میں اس کا جواب پڑھ دیتا ہوں۔

جناب سپیکر، شیخ صاحب! پیپر اس کے ساتھ لگا ہوا ہے جس میں پوری تفصیل ہے۔ اگر آپ کا کوئی ضمنی سوال ہے تو پوچھ سکتے ہیں۔

رائے اعجاز احمد، جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر، رائے صاحب!

رائے اعجاز احمد، جناب سپیکر! وہاں 15 آدمی تعینات ہیں اور 20 روپے لٹر پٹرول بک رہا ہے یہ اس کو ٹھیکے پر کیوں نہیں دے دیتے؟ انہوں نے محکمہ پر کیوں بوجھ رکھا ہوا ہے؟ ان کی کیا خوشی ہے کہ جو بندے رکھے ہوئے ہیں پٹرول بک رہا ہے اس سے عوام کو کوئی سہولت نہیں ہے۔

جناب سپیکر، اگلا سوال جناب محمد آجاسم شریف کا ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے۔

جناب سمیع اللہ خان، سوال نمبر 933 (معزز رکن نے جناب محمد آجاسم شریف کے ایماء پر دریافت کیا)

محکمہ سیاحت کے ٹرانسپورٹ ونگ کی تفصیلات

*933. جناب محمد آجاسم شریف، کیا وزیر سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ کا ایک ٹرانسپورٹ ونگ 4/A لارنس روڈ لاہور پر واقع ہے جہاں سے مختلف شہروں کو بسیں چلائی جاتی ہیں۔ کتنی بسیں ائیر کنڈیشنر ہیں اور ان کے ماڈل کون سے ہیں۔ 1997 سے دسمبر 2002 تک کتنی آمدنی ہوئی اور کتنے اخراجات ہوئے؟

(ب) اس ونگ میں 1997 سے دسمبر 2002 تک کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں۔ نام، عہدہ، گریڈ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) لاہور سے کن روٹوں پر بسیں چلائی جا رہی ہیں۔ ہر روٹ کی آمدن اور خرچ کی تفصیل کے علاوہ ہر بس اپنے روٹ پر روزانہ کتنی بار آتی جاتی ہے۔ مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر سیاحت:

(الف) یہ درست ہے کہ محکمہ کا ٹرانسپورٹ ونگ 4/A لارنس روڈ لاہور پر واقع ہے جہاں سے مختلف شہروں کو بسیں چلائی جاتی تھیں۔ اس وقت یہاں سے کوئی بس نہیں چلائی جا رہی۔ 1997 تا دسمبر 2002 کی آمدن -/1,69,36,605 روپے اور اخراجات -/72,23,491 روپے ہے۔

(ب) ٹرانسپورٹ ونگ میں ملازمین کی تعداد 1997 تا دسمبر 2002 مع نام، عہدہ کی تفصیل پرچہ "ب" ایوان کی پیش کر دی گئی ہے۔

(ج) جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے اس وقت لاہور سے کسی روٹ پر کوئی بس نہیں چلائی جا رہی کیونکہ T.D.C.P کا ایک غیر ملکی فرم میسرز مونو لائیٹ انٹرنیشنل کے ساتھ معاہدہ ہو چکا ہے جس کے تحت وہ کارپوریشن کو جدید بسیں فراہم کرے گی۔ اس دوران کارپوریشن کسی اور کمپنی سے معاہدہ نہیں کر سکتی۔

جناب سپیکر، کوئی ضمنی سوال۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے جیسا کہ اس میں 1997 تا 2002 تک آمدن اور اخراجات لکھے ہیں جو اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ جو بسیں چلائی جا رہی تھیں اس سے محکمہ کو تقریباً ایک کروڑ روپے کا منافع ہوا ہے۔ پھر انہوں نے لکھا کہ وہ بند کر دی گئی ہیں۔ تو کیا وزیر موصوف وضاحت فرمائیں گے کہ ایسا محکمہ جو منافع میں تھا اس کے ونگ کو کیوں بند کر دیا گیا؟

جناب سپیکر، جی، وزیر سیاحت!

وزیر سیاحت: جناب سپیکر! T D C P کے پاس 1997 کے بعد جتنی بھی بسیں ہمارے محکمے سے چلائی جاتی رہی ہیں وہ ہم پرائیویٹ سیکٹر سے لے کر چلاتے رہے ہیں۔ بعد میں جب ہمارا معاہدہ کسی

پرائیویٹ کمپنی کے ساتھ ہوا جو کہ مونولائیٹ کے نام سے ہے' اس شق میں شامل تھا کہ وہ آئندہ چھ سات ماہ تک پاکستان کے اندر اپنی بسیں لے کر آجائیں گے۔ اس حوالے سے ہم نے ان بسوں کو بند کر دیا تھا۔ لیکن جو انہوں نے نقطہ اٹھایا کہ محکمے کو ایک کروڑ روپے کا منافع ہوتا رہا ہے۔ 1997 سے پہلے محکمے کے پاس تقریباً 32 بسیں تھیں جن کو سابق سیاسی حکومت نے step by step فروخت کر دیا تھا۔

رانا مشہود احمد خان، کیا یہ حکومت سیاسی حکومت نہیں ہے؟

وزیر سیاحت، رانا صاحب! یہ کارنامہ آپ لوگوں کو ہی جاتا ہے کہ آپ نے عوام کے اثاثے کوڑیوں کے بھاؤ فروخت کر دیئے۔ میں اس وقت کوئی اور بات نہیں کرنا چاہتا میں صرف سوال کا جواب ہی دینا چاہتا ہوں۔

رانا مشہود احمد خان، جناب سپیکر! میں نے ان سے صرف یہ پوچھا ہے کہ کیا یہ سیاسی حکومت نہیں ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ پہلی "سیاسی حکومت" نے بسیں فروخت کی ہیں۔ یہ اسی بات پر اتنے غصے میں آ گئے۔ انہیں غصے میں آنے کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب سپیکر، جی' آپ تشریف رکھیں' شکریہ۔ جی وزیر موصوف صاحب!

وزیر سیاحت، جناب سپیکر! اب ہمارا دوبارہ نئے سرے سے مونو لائیٹ کے ساتھ معاہدہ ہوا ہے لیکن جب ہم گہرائی میں گئے ہیں تو ہمیں اس لحاظ سے تھوڑی مایوسی ہوئی کہ جو investor تھا وہ پاکستان نہیں آنا چاہ رہا تھا۔ لیکن ہم نے نئے سرے سے دوبارہ step لیا' کورٹ نے اس کو relief دیا' ہم اس کے ساتھ دوبارہ بیٹھے ہیں اور وہ انشاء اللہ تعالیٰ پاکستان کے اندر دو ماہ تک بسیں لے کر آ رہا ہے۔ جو بس سٹینڈ لارنس روڈ پر ہے یہاں سے دو تین ماہ تک ہم انشاء اللہ تعالیٰ بسیں چلانی شروع کر دیں گے۔

رانا مشہود احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' رانا مشہود صاحب!

رانا مشہود احمد خان، جناب سپیکر! جواب میں یہ خود اس بات کو acknowledge کرتے ہیں کہ ایک ایسا اڈا جس سے کروڑوں روپے کا منافع ہو رہا ہو اس کو صرف اس لئے بند کر دیا گیا اور وہ منافع تب ہوا بقول ان کے کہ جب ایک سیاسی حکومت یہاں پر موجود تھی اس کے دورِ حکومت میں

کروڑوں روپے کا منافع ہو رہا تھا چاہے وہ بسیں لوگوں سے لے کر چلائی گئی تھی لیکن TDCP کو فنڈ اکٹھا ہوتا تھا لیکن اس آمدنی پر' ایک چلتے کاروبار پر' صرف اس لئے لات مار دی گئی کہ ایک صاحب جو پاکستان سے باہر بیٹھے ہیں' ان سے معاہدہ کیا گیا ہے۔ میں ان سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ وہ کیا وجوہات تھیں جن کی بنیاد پر ایک ایسی پارٹی سے معاہدہ کیا گیا جو بقول ان کے کہ وہ پارٹی پاکستان آنے کو تیار نہیں ہے اور اس معاہدے کی بنیاد پر کروڑوں کا نقصان TDCP کو اٹھانا پڑا۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی' وزیر موصوف!

وزیر سیاحت: جناب سپیکر! میں اپنے معزز رکن کو بتانا چاہوں گا کہ شہر کے اندر جو بسیں چلتی تھیں سٹی گورنمنٹ نے ان کو شہر کی حدود سے باہر چلانے کے احکامات جاری کئے۔ اس کے تحت ہمارا لارنس روڈ کا اڈا بھی شہر کے اندر آتا تھا لہذا اس کو بھی شہر سے باہر شفٹ کرنے کے احکامات جاری کئے گئے لیکن چونکہ ہمارے پاس کوئی اور متبادل جگہ نہیں ہے جس کی بناء پر اب سٹی گورنمنٹ کے ساتھ یہ settle ہوا ہے کہ ہم یہاں سے ہی بسیں چلائیں گے اور جیسے ہی ہمارے پاس کوئی متبادل جگہ آ گئی انشاء اللہ تعالیٰ ہم وہاں پر اپنا اڈا shift کر لیں گے۔

جناب سپیکر: رانا آفتاب صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! وزیر صاحب سے میرا ایک سادہ سا سوال ہے' T.D.C.P کا under the Companies Act سالانہ بورڈ آف ڈائریکٹر کی میٹنگ ہونا لازمی ہے۔ کیا یہ بتانا پسند فرمائیں گے کہ تین سال سے ان کی میٹنگ کیوں نہیں ہوئی؟

جناب سپیکر: جی' وزیر سیاحت!

وزیر سیاحت: یہ fresh question بنتا ہے لیکن میں پھر بھی اس کا جواب دوں گا۔ جناب سپیکر! جب سے میں وزیر بنا ہوں شادمان میں T D C P کے دفتر بورڈ آف ڈائریکٹر کی دو دفعہ میٹنگ ہو چکی ہے۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! یہ on the record ہے کہ جو mandatory provision تھی انہوں نے اسے کیسے rectify کیا' جو پچھلے تین سالوں میں میٹنگ نہیں ہوئی تھی اس میں انہوں نے کیسے condone کیا ہے؟

جناب سپیکر، جی' وزیر سیاحت!

وزیر سیاحت، جناب سپیکر! رانا صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ پچھلے تین سال سے کوئی میٹنگ نہیں ہوئی اور میں نے آپ سے گزارش یہ کی ہے کہ وزیر بننے کے بعد دو دفعہ بورڈ آف ڈائریکٹر کی میٹنگ شادمان کے دفتر میں ہو چکی ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! میں پھر وضاحت کرنا چاہوں گا کہ under the law Companies Act کے تحت اس کی سالانہ میٹنگ ہونا لازمی ہے لیکن یہ ریکارڈ میں ہے کہ تین سال سے میٹنگ نہیں ہوئی تھی۔ یہ کیسے rectify کر سکتے ہیں؟ کیونکہ پچھلے تین سالوں کے بھی آپ ذمہ دار ہیں صرف یہ بتا دیں کہ جو میٹنگ نہیں ہوئی تھی اس کو آپ نے کیسے recognise کیا تھا؟

جناب سپیکر، جی' وزیر سیاحت!

وزیر سیاحت: جناب سپیکر! یہ fresh question بنتا ہے۔ میں اس کے بارے میں محکمے سے پتا کر کے ان کو بتا دیتا ہوں۔

راجہ ریاض احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، راجہ صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتے ہیں۔

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! یہ آپ ریکارڈ چیک کر سکتے ہیں کہ وزیر صاحب نے کہا تھا کہ اگر یہ fresh question بھی ہے تو تب بھی میں اس کا جواب دوں گا اور اب انہوں نے یہ کہہ دیا ہے کہ یہ fresh question بنتا ہے۔

جناب سپیکر، جی' شکریہ۔ آپ تشریف رکھیں۔ رانا تجمل حسین صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

رانا تجمل حسین، جناب سپیکر! میں وزیر موصوف کی توجہ اس بات پر مبذول کرانا چاہتا ہوں جیسا کہ ابھی وزیر صاحب بتا رہے تھے کہ T.D.C.P کا معاہدہ ایک فرم مونولائیٹ سے کیا گیا ہے' ان کے investor نے پاکستان آنے میں دیر کر دی اور بسیں نہیں پہنچائیں جس وجہ سے وہ معاملہ لٹک گیا۔ میں وزیر صاحب کی اس بات سے اختلاف کرتا ہوں کیونکہ میں مونولائیٹ کے ڈائریکٹر کو اچھی طرح

سے جانتا ہوں۔ وہ میرے دوست ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ T.D.C P کے اڈے پر بسیں آ کر کھڑی رہیں' ان کا بیوروکریسی اور حکومت کے ذمہ داران سے رابطہ نہ ہو سکا اور انہوں نے مسلسل تین ماہ بسیں کھڑی رکھیں۔ بعد میں محکمے نے ہائیکورٹ جا کر اس کے خلاف stay حاصل کر لیا اور اس procedure کو لمبا کرتے رہے۔ اب اس کے ساتھ کوئی deal مکمل ہوئی ہوگی تو تب انہوں نے نئے سرے سے اجازت لی ہے۔

وزیر سیاحت، جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں وضاحت کرنا چاہوں گا کہ جو ہمارا ان کے ساتھ بسوں کا معاہدہ ہوا تھا وہ اور تھا۔ میں ان کی معلومات کے لئے یہاں بیان کرتا چلوں کہ وہ سٹی گورنمنٹ کی بسیں تھیں جو اندرون شہر چلنی تھیں۔ اگر in city گورنمنٹ کی بسوں کو کوئی بندہ لا کر کھڑی کر دے اور یہ کہے کہ یہ T.D.C.P کے لئے میں یہ بسیں لے کر آیا ہوں تو وہ ہماری requirement پر پوری نہیں اترتیں۔ وہ سٹی گورنمنٹ کی بسیں تھیں جو وہاں لا کر کھڑی کی گئی تھیں۔

جناب سپیکر، جی' شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ شاہینہ اسد صاحبہ کا ہے۔

رانا مشہود احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! کافی سوال ہو چکے ہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔

رانا مشہود احمد خان، جناب سپیکر! اصل بات یہ ہے کہ یہاں ہم بات کرتے ہیں accountability کی۔ جناب وزیر صاحب سے جو رانا آفتاب صاحب نے سوال پوچھا ہے کہ جہاں پر کارپوریشن ہو retrospective effect ہوتا ہے۔ انہوں نے جو ایک چلتے کاروبار کو بند کیا ہے اس کا آخر logic کیا تھا؟ جس نئے کاروبار کے لئے انہوں نے بسیں مہیا کرنے کے لئے جو کچھ بھی کیا تھا اس کے اوپر یہ خاموش ہیں۔ یہ خود اس بات کو مان رہے ہیں کہ اس کام سے انہیں کروڑوں روپے کا منافع ہو رہا تھا۔ یہ وہ وجوہات کیوں نہیں بتا رہے جس کی بنا پر اسے بند کیا گیا اور جس کو دیا گیا اس کے ساتھ آگے کیوں نہیں چل سکا؟ ابھی میرے ایک فاضل دوست نے point out کیا ہے کہ وہاں پر کچھ لینے دینے کا مسئلہ تھا جس کی بنیاد پر یہ کام رکا ہوا ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو کروڑوں روپے کا حکومتی خزانے کو نقصان پہنچا ہے اس کا ذمہ دار کون ہے اور اس کے متعلق کیا کارروائی کی جائے گی؟

جناب سپیکر، جی میاں صاحب!

وزیر سیاحت، جناب سپیکر! جس طرح میں نے پہلے آپ سے گزارش کی ہے کہ سٹی گورنمنٹ نے جس طرح بسوں کے اڈے شہر سے باہر shift کئے ہیں اس کی وجہ سے ہمیں بھی بسیں چلانے کی اجازت نہیں مل رہی تھی۔ اگر ہمیں اجازت ملتی ہے تو پرانے بسوں کے اڈوں والے پھر سٹیشن اور دوسری جگہوں پر آجائیں گے۔ اسی وجہ سے ہمیں بھی اجازت نہیں ملی تھی۔ اب ہم نے خصوصی طور پر وزیر اعلیٰ صاحب کے ذریعے ان سے یہ درخواست کی ہے کہ ہمیں کوئی متبادل جگہ دے دی جائے تاکہ ہم وہاں سے اپنا کام شروع کر سکیں۔ میرے فاضل رکن نے مونو لائٹ کی بات پوچھا ہے۔ میں آپ کو بتا دوں کہ مونو لائٹ کے ایم۔ڈی پچھلے تقریباً دو سال سے وعدہ کر رہے تھے، وہ کبھی دو ماہ اور کبھی چار ماہ کا وعدہ کرتا رہا لیکن وہ بسیں نہیں لا سکا۔ جب ہم اس معاملے کو عدالت میں لے کر گئے تو عدالت نے ہمارے حق میں فیصلہ دیا۔ عدالت ہی کی طرف سے ہمیں ایک دوسرا حکم یہ موصول ہوا کہ آپ دونوں فریقین باہمی طور پر بیٹھ کر آپس میں کوئی سمجھوتہ کر لیں۔ اگر یہ بندہ بسیں لے آیا ہے تو اسے یہاں پر بسیں چلانے کی اجازت دی جائے۔ یہ آدمی T D C P کے لئے بسیں لے کر نہیں آیا بلکہ وہ سٹی گورنمنٹ کے لئے بسیں لے کر آیا تھا جو کہ Tourism کے معیار کے مطابق نہیں تھیں۔ اب بھی اگر یہ آدمی T.D.C.P کے معیار کے مطابق بسیں لے کر آجائے تو ہم اس کی بسیں لینے کے پابند ہیں۔ وہ آدمی اگر بسیں لے کر آئے گا تو اس سے لوگوں کو روزگار ملے گا اور محکمے کو بھی اس کا فائدہ پہنچے گا۔ ہم تو چاہتے ہیں کہ کوئی آئے، ہم تو بار بار اخبارات میں اشتہارات دیتے ہیں کہ کوئی آئے اور ہمارے ساتھ invest کرے۔ ہم اس کا خیر مقدم کریں گے۔

علاوہ ازیں میں معزز رکن کی خدمت میں یہ گزارش کروں گا کہ میں انھیں ایک ماہ کا وقت دیتا ہوں۔ اگر ایک ماہ کے اندر T.D.C.P کی requirements کے مطابق یہ بسیں لے آئیں تو میں گارنٹی دیتا ہوں کہ T D C P اسے accept کرے گا اور ہم بسیں اسی اڈے سے چلائیں گے۔ میں انھیں ایک ماہ کا وقت دیتا ہوں کہ یہ آدمی پاکستان کے اندر ایک ماہ کے اندر اندر وہ بسیں لے آئے جس کا اس نے وعدہ کیا ہوا ہے تو ہم کسی دوسری کمپنی کے ساتھ کوئی دوسرا معاہدہ نہیں کریں گے بلکہ اسی کی بسیں چلائیں گے۔

جناب سپیکر : شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ شاہینہ اسد صاحبہ کا ہے۔

چودھری جاوید احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر : جی فرمائیں!

چودھری جاوید احمد، جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ یہاں پر پہلے ایک محکمہ کے حوالے سے گیلانی صاحب جواب دے رہے تھے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ محکمہ صرف لاہور کے لئے ہے یا پورے پنجاب کے لئے ہے؟ اگر پورے پنجاب کا محکمہ ہے تو ہمارے شہر پاکپتن میں بھی آلودہ پانی مل رہا ہے۔ کیا وزیر موصوف اس کے تدارک کے لئے کچھ کریں گے؟ میری دوسری گزارش یہ ہے کہ ہم یہاں پر پورے پنجاب کے مسائل discuss کرنے کے لئے بیٹھے ہیں۔ ہمارا تعلق خواہ اپوزیشن سے ہو یا حزب اقتدار سے ہم دونوں کو مل کر اپنے غریب عوام کی فلاح و بہبود کے منصوبے بنانے چاہئیں۔

راجہ ریاض احمد پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر : جی راجہ صاحب!

راجہ ریاض احمد جناب سپیکر! میں خصوصی طور پر آپ کی توجہ چاہتا ہوں۔ "جنگ" اخبار میں خبر آئی ہے کہ "فیصل آباد میں برن یونٹ کے لئے 15 کروڑ روپے کی گرانٹ لاہور منتقل، وزیراعظم کے مشیر کے کہنے پر فیصل آباد کی گرانٹ کو لاہور منتقل کر دیا گیا ہے۔" آپ کا تعلق بھی فیصل آباد سے ہے اس حوالے سے میری یہ گزارش ہو گی کہ فیصل آباد کے لئے 15 کروڑ روپے بیت المال سے برن یونٹ کے لئے sanction کئے گئے تھے۔ فیصل آباد میں برن یونٹ پر کام شروع ہو گیا تھا لیکن وزیراعظم کے مشیر جو کہ ایک خاتون ہیں کے کہنے پر یہ 15 کروڑ روپے کی گرانٹ لاہور منتقل کی جا رہی ہے۔ میری آپ سے خصوصی طور پر یہ گزارش ہے کہ آپ اس ایوان کی ایک کمیٹی بنائیں یا راجہ بشارت صاحب کے ذمے یہ کام لگائیں۔ آپ جانتے ہیں کہ پچھلے دنوں سلیم جہانگیر چٹھہ صاحب کی بیٹی سلنڈر پھٹنے سے وفات پا گئی۔ ہمارے شہر میں برن یونٹ نہیں ہے، اس کی فیصل آباد میں اشد ضرورت ہے۔ میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ اس 15- کروڑ روپے کو لاہور منتقل نہ کیا جائے بلکہ اسے فیصل آباد میں ہی برن یونٹ بنانے کے لئے لگایا جائے۔ اس معاملے کو سنجیدگی سے لیں۔ یہ اس شہر سے متعلق

ہے جس نے آپ کو اور مجھے عزت دی ہے۔

رانا آفتاب احمد خان ، جناب سپیکر ! راجہ صاحب نے جو issue اٹھایا ہے یہ صرف فیصل آباد کا ہی نہیں بلکہ پورے پنجاب کا معاملہ ہے۔ ایک پراجیکٹ الائیڈ ہسپتال کے لئے sanction ہوا ہے' is one of the biggest hospitals لاہور میں پہلے ہی میو ہسپتال میں برن یونٹ ہے۔ لہذا یہ 15 کروڑ روپے فیصل آباد میں برن یونٹ بنانے پر خرچ ہونے چاہئیں۔

جناب سپیکر : رانا صاحب ! یہ تو اخباری خبر ہے' جواب آنے دیں۔ جی' چودھری عمیر الدین صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات ، جناب سپیکر ! پہلی بات یہ ہے کہ فیصل آباد کے لئے 15 کروڑ روپے as such allocate نہیں ہوئے تھے۔ ایک این۔جی۔او " تعمیر " نامی ہے جس کا میں بھی ڈائریکٹر ہوں۔ اس این۔جی۔او نے الائیڈ ہسپتال میں ایک برن یونٹ کو تین سال سے manage کیا۔ costmetic surgery اور de-burn کے بارے میں وہاں پر ایک یونٹ properly کام کر رہا ہے۔ ہم نے بیت المال کے ساتھ رابطہ کیا کہ برن یونٹ بنانے کے لئے ہمیں بیت المال سے کچھ پیسے دیئے جائیں۔ چیئرمین بیت المال کے ساتھ میری بات چیت ہوئی۔۔۔

راجہ ریاض احمد : پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر : راجہ صاحب ! چودھری صاحب کو اپنی بات تو مکمل کرنے دیں۔

راجہ ریاض احمد : جناب سپیکر ! میں یہ گزارش کروں گا کہ یا تو وزیر صحت اس کا جواب دیں یا پھر راجہ بشارت صاحب اس کا جواب دیں۔ چودھری عمیر الدین کے اختیار میں کچھ نہیں ہے' نہ ہی یہ اس برن یونٹ کو روکنے کے لئے کچھ کر سکتے ہیں۔ یہ صرف لفظی جمع بندی ہے۔ مجھے اس پر کوئی یقین نہیں ہے۔ ہم راجہ بشارت صاحب کے جواب کو مؤثر سمجھتے ہیں۔

جناب سپیکر ۔ راجہ صاحب ! آپ جواب سنیں۔ کوئی بھی وزیر حکومت کے behalf پر جواب دے سکتا ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات ، جناب سپیکر ! میرے معزز دوست راجہ صاحب نے جو باتیں کہی ہیں ان میں کچھ حقائق نہیں ہیں۔ جس وقت یہ فیصلہ ہوا اس وقت راجہ بشارت صاحب بھی وہاں پر موجود تھے

اس بات راجہ صاحب بھی آگاہ فرما دیں گے۔ معزز ممبر کے علم میں یہ بات نہیں ہے کہ یہ 15 کروڑ روپے منظور کروانے والی ایک این۔جی۔او " تعبیر " ہے۔ فیصل آباد کے محکمہ صحت یا کسی دوسرے محکمے کا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ این۔جی۔او " تعبیر " جس کے صدر سعید احمد ہیں اور میں اس کا ڈائریکٹر ہوں، ہم نے اپنے تئیں کوشش کر کے ایک چھوٹا سا پائلٹ پراجیکٹ وہاں پر بنایا جو کہ راجہ ریاض صاحب کے بالکل پڑوس اور حلقہ نیابت میں ہے۔ حکومت پنجاب کا وہاں پر ایک پیسا بھی نہیں لگا۔ بیت المال کے چیئرمین نے ہم سے یہ وعدہ کیا کہ میں 15 کروڑ روپے برن سنٹر کے لئے دیتا ہوں لیکن پہلے priorities fix کر لیں کہ first priority کس علاقے کی ہے؟ میری بھی یہی خواہش ہے کہ فیصل آباد میں برن یونٹ پہلے بنے لیکن priority میں فیصل لاہور کے لئے ہوا ہے۔ وزیر اعلیٰ صاحب نے یہ حکم فرمایا ہے کہ دوسری اور تیسری priority میں فیصل آباد اور بہاولپور میں برن یونٹ بنے گا۔ یہ وفاقی حکومت کے پیسے ہیں اور وفاقی حکومت نے ابھی تک مکمل طور پر پیسے allocate نہیں کئے۔ ایک این۔جی۔او اور اس میں کام کرنے والے لوگ اس کے لئے کام کر رہے ہیں اور انھوں نے الائیڈ ہسپتال میں برن یونٹ کے طور پر کام شروع کیا ہے۔ یہ ہسپتال میرے فاضل دوست مہربان اور محسن کے حلقہ نیابت میں ہے چونکہ انھیں تمام تفصیل کا علم نہیں تھا اس لئے میں نے گزارش کر دی ہے۔ میں نے جو بیان کیا ہے اگر حقائق اس سے ذرا بھی ادھر ادھر ہوئے تو ہم اس کے لئے سزاوار ہیں۔ راجہ صاحب بھی فرما دیں گے کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے کیا فرمایا ہے؟

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! وزیر موصوف نے بجا فرمایا ہے کہ این۔جی۔او نے کیا لیکن issue یہ ہے کہ priorities fix کرتے وقت یہ دیکھنا چاہئے کہ already لاہور میں برن یونٹ ہے اور آپ فیصل آباد کے area کی آبادی دیکھ لیں اس کی facilities دیکھ لیں۔ یہ گورنمنٹ کی demand ہوتی ہے لیکن آپ اس پر اپنے اختیارات استعمال کر سکتے ہیں کہ جہاں پر already ایک چیز exist کر رہی ہے تو وہ facility دوسری جگہ دے دیں۔ بہاولپور دے دیں یا جہاں مرضی دے دیں مگر ایک ہی جگہ سارا کچھ لگانے سے دوسرے علاقے کے لوگوں کو travel کرنا پڑتا ہے۔ ہماری صرف اتنی درخواست ہے کہ اگر priorties fix کرتے ہوئے فیصل آباد کو رکھا گیا تھا تو اب یہ برن یونٹ وہیں بننا چاہئے۔ چونکہ یہ سہولت وہاں پر نہیں ہے اس لئے اس چیز کو مد نظر رکھا گیا تھا۔ آپ دیکھیں کہ فیصل آباد کی

آبادی چالیس لاکھ ہے لیکن وہاں برن یونٹ کی سہولت نہیں ہے۔ لاہور کے میو ہسپتال میں دو تین units ہیں تو why not have at Faisalabad first of all آپ اس میں اپنے اختیارات استعمال کریں۔ آپ حکومت میں ہیں۔ آپ جا سکتے ہیں کہ یہاں پر برن یونٹ کی urgent requirement ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر! ہم ضرور کریں گے۔ میں جناب کی وساطت سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ وزیراعلیٰ صاحب نے وعدہ فرمایا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم دوبارہ بھی وزیر اعلیٰ صاحب سے درخواست کریں گے اور اپنی درخواست پر اپنے علاقے کے لوگوں کے مسائل بتاتے ہوئے اس کو priority میں بھی لے آئیں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ وہاں پر برن یونٹ ضرور بنے گا۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ راجہ صاحب! انھوں نے یقین دہانی کرا دی ہے۔

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! انھوں نے بات کی ہے۔ اب مجھے بھی بات کرنے کا موقع دیں۔

جناب سپیکر، جی فرمائیں!

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! جیسے وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ میرا حلقہ ہے۔ یہ میرے حلقے کی بات نہیں ہو رہی بلکہ پورے ضلع فیصل آباد کا مسئلہ ہے۔ مجھے علم ہے اور یہ خبر میں بھی لکھا ہوا ہے کہ یہ این۔جی۔او نے کیا۔ یہ میں نہیں کہہ رہا بلکہ جہاں یہ برن یونٹ بننا تھا وہاں کا ڈاکٹر غلام قادر "جنگ" اخبار میں کہہ رہا ہے کہ این۔جی۔او نے یہ پیسے فیصل آباد کے لئے منظور کئے تھے۔ میں نے پہلے کہا تھا کہ یہاں پر وزیر موصوف نے کوئی صحیح بات نہیں کرنی---

جناب سپیکر، انھوں نے فرمایا ہے کہ ابھی release نہیں ہوئے۔

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! میری عرض سن لیں کہ انھوں نے یہاں پر ہی آ کر فرق ڈالا ہے۔ میں چیلنج کے ساتھ کہتا ہوں کہ این۔جی۔او نے یہ پیسے فیصل آباد کے لئے منظور کر دیئے تھے لیکن بعد میں وزیراعظم کی کسی خاتون مشیر کے کہنے پر فیصل آباد کے لئے منظور شدہ پیسے لاہور منتقل کر دیئے گئے ہیں۔ already لاہور میں برن یونٹ ہیں لیکن فیصل آباد میں کوئی نہیں ہے اور آپ ایک ایسے آدمی سے جواب لے رہے ہیں جن کے اختیار میں کچھ بھی نہیں ہے۔ اگر آپ فیصل آباد کے لئے

یہ کارنامہ سر انجام دینا چاہتے ہیں تو کمیٹی بنا دیں، راجہ بشارت صاحب کو کہیں یا وزیر صحت صاحب یہاں پر یقین دہانی کرائیں کہ انشاء اللہ یہ برن یونٹ فیصل آباد میں بنے گا۔ یہ میرے یا رانا آفتاب اکیلے کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ پوری فیصل آباد ڈویژن کا مسئلہ ہے۔

جناب سپیکر، جی شکریہ۔ آپ راجہ بشارت صاحب کو ان کے چیمبر میں مل لیں۔ راجہ بشارت صاحب! آپ یہ مسئلہ solve کرا دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جی درست ہے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ شاہینہ اسد صاحبہ کا ہے۔ تشریف نہیں رکھتیں۔ سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال راجہ محمد شفقت خان عباسی صاحب کا ہے۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر، جی اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پتریاٹہ چیئر لفٹ مری کی آمدن کی تفصیل

*1120۔ راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ T D C P پنجاب کو پتریاٹہ چیئر لفٹ واقع مری ضلع راولپنڈی و دیگر مقامات سے گزشتہ دس سال سے ہونے والی آمدن کی تفصیل بتائی جائے؟

(ب) کیا اس چیئر لفٹ سے حاصل ہونے والی آمدن کا کچھ حصہ وہاں مقامی طور پر تحصیل مری و کوٹلی ستیاں کو دیا جاتا ہے؟

(ج) اگر نہیں تو کیا حکومت علاقہ کی پسماندگی اور سیر و سیاحت کے فروغ کے لئے خصوصی پیکج دینے کا ارادہ رکھتی ہے۔ نیز پتریاٹہ چیئر لفٹ اور اس علاقہ کے سیاحت کے دیگر مقامات سے حاصل ہونے والی آمدن صرف اسی علاقہ میں ترقیاتی کاموں پر خرچ کرنے کا ارادہ رکھتی

ہے۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سیاحت،

(الف) محکمہ T.D.C.P پنجاب کو پتریاٹہ چیئر لفٹ واقع مری ضلع راولپنڈی و دیگر مقامات سے گزشتہ دس سال سے ہونے والی آمدن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

DETAIL OF INCOME T.D.C.P PATRIATA CHAIRLIFT

YEAR	AMOUNT RS.
1992-93	4,50,0000/-
1993-94	4,50,0000/-
1994-95	4,50,0000/-
1995-96	79,16,129/-
1996-97	2,20,00000/-
1997-98	1,59,45,200/-
1998-99	2,22,83,327/-
1999-2000	2,99,06,309/-
2000-2001	3,02,39,252/-
2001-2002	3,55,61,045/-

(ب) اس چیئر لفٹ سے حاصل ہونے والی آمدن کا کچھ حصہ وہاں مقامی طور پر تحصیل مری و کوٹلی ستیاں کو نہیں دیا جاتا۔ کیونکہ پتریاٹہ چیئر لفٹ T.D.C.P جو کہ ایک خود مختار ادارہ ہے جس کی ایک منفرد قانونی حیثیت ہے کے زیر انتظام ہے اور T.D.C.P نے اس منصوبے کو مکمل کیا تھا۔ لہذا اس میں کسی کو حصہ دار بنانا قانونی لحاظ سے مناسب نہ ہے۔

(ج) حکومت پنجاب علاقہ کی پسماندگی اور سیر و سیاحت کے فروغ کے لئے کچھ منصوبہ جات بنانے کا ارادہ رکھتی ہے جس میں کوٹلی ستیاں میں مندرجہ ذیل مقامات پر ریزارٹس اور سڑک کنارے سہولیات شامل ہیں۔

ریزارٹس	سڑک کنارے سہولیات
1۔ فائیر واچ ٹاور	1۔ سٹاپ اوور بمقام لنتراڑ
2۔ برج	2۔ سٹاپ اوور بمقام ملوٹ ستیاں
3۔ چیوڑہ	3۔ سٹاپ اوور بمقام دریائے جہلم (کلیاری)

جس طرح جز (ب) کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ پتریاٹہ چیئر لفٹ کی آمدن کا کچھ حصہ مقامی طور پر خرچ کرنے کا کوئی ارادہ نہ ہے۔ تاہم دیگر منصوبہ جات میں سے ہونے والی آمدن کارپوریشن اپنے اخراجات پورا کرنے کے بعد علاقے میں ترقیاتی کاموں پر خرچ کر سکتی ہے۔ یہاں اس بات کا ذکر کرنا ضروری ہے کہ پتریاٹہ چیئر لفٹ کے مکمل ہونے کی وجہ سے علاقے میں معاشرتی ترقی ہوئی ہے۔ مزید برآں مذکورہ منصوبہ کی وجہ سے پرائیویٹ سیکٹر نے بھی اس علاقے میں بہت ساری سرمایہ کاری کی ہے جس سے علاقے میں روزگار کے مواقع اور معاشی و سماجی ترقی حاصل ہوئی ہے؛

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب والا! انھوں نے کہا ہے کہ وہاں ہر سال چار کروڑ روپے سے زیادہ آمدن ہوتی ہے تو میرا سوال یہ تھا کہ نیا شہر بھی میرے حلقے میں بن رہا ہے اور پتریاٹہ چیئر لفٹ کی آمدن سے پورا T D C P چل رہا ہے۔ اگر اس آمدن میں سے وہاں مری اور کوٹلی ستیاں کی عوام کو کوئی ریلیف دیا جائے تو اس میں کیا امر مانع ہے؟ جس کے جواب میں انھوں نے یہ کہا ہے کہ اس چیئر لفٹ سے حاصل ہونے والی آمدن سے مقامی آبادی مری اور کوٹلی ستیاں کو کوئی حصہ نہیں دیا جاتا کیونکہ پتریاٹہ چیئر لفٹ T D C P خود مختار ادارہ ہے جس کی ایک منفرد قانونی حیثیت ہے تو میں یہ سوال کر رہا ہوں کہ کیا وجہ ہے کہ حکومت پنجاب اس میں main share holder ہے اور وزیر اعلیٰ اس کے چیئرمین ہیں۔ راجہ بشارت صاحب کو بھی اس میں دلچسپی لینی چاہئے۔

جناب والا! جہاں بجلی یا گیس پیدا ہوتی ہے تو اس کا دو یا پانچ فیصد اس علاقے پر خرچ کیا جاتا ہے۔ انھوں نے کہا کہ کوٹلی ستیاں میں تین جگہ resorts اور سڑک کے کنارے stop over بنائے جائیں گے۔ تین سال پہلے بھی یہی جواب آیا تھا پچھلے سال بھی یہی جواب آیا اور آج بھی یہی جواب آیا ہے۔ میں وزیر صاحب سے یقین دہانی چاہوں گا کہ کتنے عرصے میں یہ resorts اور

stop over بنا دیئے جائیں گے؟

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔ وزیر سیاحت!

وزیر سیاحت، جناب والا! انھوں نے دو ضمنی سوال کئے ہیں۔ ایک سوال یہ ہے کہ T.D.C.P کی چیئر لفٹ سے ہمیں جو آمدن حاصل ہوتی ہے ان کا مطالبہ یہ ہے کہ اس کا کچھ حصہ وہاں پر لگایا جائے۔ جس طرح سوال کے اندر بھی جواب دیا گیا ہے کیونکہ T D C P ایک خود مختار ادارہ ہے اور اس کی جتنی بھی آمدنی آتی ہے وہ پورے پنجاب پر اور محکمے کے ملازمین کی تنخواہیں اور اس محکمے کو چلانے پر لگائی جاتی ہے۔ میں یہاں پر یہ بھی گزارش کروں گا کہ میں نے اپنے فاضل رکن کے ساتھ تحصیل مری کا visit کیا تھا اور انھوں نے وہاں پر دیکھا ہو گا کہ اگر وہاں پر چیئر لفٹ بنی ہے تو وہاں پر لوگوں کو روزگار بھی ملا ہے۔ وہاں پر سڑکیں بھی بنی ہیں۔ اگر وہاں پر یہ چیئر لفٹ نہ ہوتی تو نہ ادھر infrastructure بنتا اور نہ ہی لوگوں کو روزگار ملتا۔ اگر ادھر T D C P کی چیئر لفٹ بنی ہے تو وہاں روزانہ تیس سے، چالیس آدمی کام کرتے ہیں۔ وہ لوگ صوبے کے کسی دوسرے حصے سے آ کر وہاں کام نہیں کر رہے

جناب والا! انھوں نے دوسرے سوال میں یہ فرمایا کہ یہ کب تک مکمل ہو جائے گا؟ میں اس ضمن میں یہ گزارش کروں گا کہ ہم نے اس کی proposal تیار کر لی ہے۔ concept paper بھی بن گیا ہے لیکن اس میں باقی کام ہونا باقی ہے۔ انشاء اللہ ہم کوشش کریں گے کہ آنے والے سال میں اس میں سے دو پراجیکٹ فوری طور پر شروع کر دیئے جائیں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب والا! میں ایک بہت ہی relevant سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! اب تو وقت ہی ختم ہو گیا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب والا! وزیر موصوف صرف اتنا بتا دیں۔ سوال کے جواب میں ہے کہ ٹورازم کارپوریشن پنجاب نے سیر و سیاحت کے فروغ کے لئے کوئی پالیسی نہ بنائی ہے۔ ان کے جواب میں ہے کہ "پالیسی نہ بنائی ہے۔" یہ صرف اتنا بتا دیں کہ جو ڈیپارٹمنٹ اپنی پالیسی نہیں بناتا وہ run

کیسے کر سکتا ہے؟

جناب سپیکر، جی وزیر سیاحت!

وزیر سیاحت، جناب سپیکر! میں اپنے فاضل رکن کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہم نے پہلی دفعہ Holiday Inn میں دو دن کے لئے ایک workshop conduct کروائی ہے۔ اس workshop کا topic formulation of Tourism policy تھا۔ یہ پنجاب کی تاریخ میں پہلی مرتبہ ایسا ہوا ہے۔ جب سے یہ کارپوریشن بنی ہے ہم پہلی دفعہ یہ announce کرنے جا رہے ہیں کہ آئندہ آنے والے وقت میں ہماری Tourism policy کیا ہو گی؟ ہمارے targets کیا ہوں گے؟ ہم کہاں پر کھڑے ہیں اور اپنے ڈیپارٹمنٹ کو آگے کس طرح سے لے کر جانا ہے؟ انشاء اللہ نئے سال کے پہلے ماہ کے آخر تک ہم Tourism policy announce کر دیں گے۔

جناب سپیکر، جی شکریہ۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر سیاحت، میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

وزیر تحفظ ماحولیات، میں بھی بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

پاکستانیوں کے لئے سیاحتی منصوبہ جات کی تفصیل

*1043، محترمہ شاہینہ اسد، کیا وزیر سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ سیاحت کے شوقین غیر ملکی حضرات کے لئے منصوبے بناتا ہے مگر پاکستانی سیاحت کے شوقین حضرات کے لئے کوئی منصوبہ تشکیل نہیں دیتا؟ کیا محکمہ عام پاکستانیوں کے لئے بھی کوئی منصوبہ بنا رہا ہے؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ب) کیا محکمہ نے 2000 سے آج تک غیر ملکی حضرات کے لئے سیاحت میں دلچسپی کے لئے صوبے میں کتنے منصوبے تشکیل دیئے ان پر لاگت مقام اور نام کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر سیاحت،

(الف) یہ درست نہ ہے کہ محکمہ سیاحت صرف غیر ملکی شوقین حضرات کے لئے منصوبے بناتا ہے۔ محکمہ سیاحت کے تمام سیاحتی منصوبہ جات مقامی سیاحوں کی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے بنائے جاتے ہیں۔ محکمہ سیاحت کے سب سے بڑے منصوبے پتریاٹہ چیئر لفٹ میں تقریباً 95 فیصد ملکی سیاح ہوتے ہیں۔ T.D.C.P عام شہریوں کے لئے سیاحتی میلے لگاتا ہے جس کی مثال حال ہی میں لگایا گیا سیاحت میلہ نشتر پارک لاہور ہے۔

(ب) محکمہ سیاحت میں منصوبہ جات ملکی اور غیر ملکی دونوں قسم کے سیاحوں کو مدنظر رکھ کر بنائے جاتے ہیں۔ محکمہ سیاحت نے سال 2000ء سے لے کر اب تک جتنے منصوبہ جات بنائے ہیں وہ اجتماعی ہیں۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سالانہ ترقیاتی پروگرام 2003 تا 2004

ٹورازم ڈویلپمنٹ کارپوریشن آف پنجاب لمیٹڈ

نمبر شمار	نام منصوبہ	ضلع	تخمینہ لاگت (ملین میں)	حیثیت	مدت تکمیل
	جاری منصوبے				
1۔	قیام گاہ، مقام چھانگا مانگا	قصور	33.838	جاری ہیں۔	2 سال
2۔	جھیل کوہسار کی خوبصورتی اور ترقی کا منصوبہ	چکوال	27.50	ایضاً۔	2 سال
	نئے منصوبے				
3۔	تعمیر بس ٹرمینل، مقام بند روڈ لاہور	لاہور	45.87	منظوری تکمیل کے مراحل میں	2 سال
4۔	تعمیر برائے سیاحتی گاؤں، مقام دراوڑ فورٹ	بہاولپور	11.00	ایضاً۔	2 سال

5-	اضافی تعمیر 12 کمرے بمقام فورٹ منرو	ڈیرہ غازیخان	2.50	۔ایضاً۔	2 سال
6-	سڑک کنارے سہولیات بمقام چناب پارک نزد پل دریائے چناب	مظفر گڑھ	6 00	۔ایضاً۔	2 سال
7-	سڑک کنارے سہولیات بمقام پل غازی گھاٹ نزد دریائے سندھ	ڈیرہ غازیخان	6 00	۔ایضاً۔	2 سال
8-	سڑک کنارے سہولیات بمقام تخی سرور (ڈیرہ غازی خان' کوٹ رود)	۔ایضاً۔	6 00	۔ایضاً۔	2 سال
9-	تعمیر قیام گاہ مع دیگر سہولیات بمقام واہگہ بارڈر لاہور	لاہور	15 00	۔ایضاً۔	2 سال

ضلع اوکاڑہ میں محکمہ سیاحت کے اقدامات اور اغراض و مقاصد کی تفصیل

*1191. محترمہ انجم سلطانہ، کیا وزیر سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع اوکاڑہ میں محکمہ سیاحت عوام کی بھلائی اور سہولت کے لئے کیا کیا اقدامات کر رہا ہے اور اس کے اغراض و مقاصد کیا ہیں؟

(ب) ضلع سے صوبائی سطح تک محکمہ کا انتظامی ڈھانچہ کیا ہے۔ آفیسرز کے نام اور ایڈریس بیان کئے جائیں؟

وزیر سیاحت:

(الف) ضلع اوکاڑہ میں دیپال پور کے نزدیک بہت پرانے مندر موجود ہیں اور رینالہ خورد کے نزدیک سرمیکم ہیلی کا افتتاح کردہ ایک خوبصورت پاور ہاؤس لوئر باری دوآب کینال پر موجود ہے۔ محکمہ سیاحوں کی دلچسپی کے لئے ان کی بحالی اور نور پروگراموں میں ان کی شمولیت کا ارادہ رکھتا ہے۔

(ب) ضلع سے صوبائی سطح تک کے آفیسرز کے نام و پتا اور محکمہ کا انتظامی ڈھانچہ کی تفصیل پرچہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

اوکاڑہ میں محکمہ تحفظ ماحولیات کے اقدامات اور اغراض و مقاصد

*1198، محترمہ انجم سلطانہ، کیا وزیر تحفظ ماحولیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع اوکاڑہ میں محکمہ تحفظ ماحولیات عوام کی بھلائی اور سہولت کے لئے کیا کیا اقدامات کر رہا ہے اور اس کے اغراض و مقاصد کیا ہیں؟

(ب) ضلع اوکاڑہ سے صوبائی سطح تک محکمہ کا انتظامی ڈھانچہ کیا ہے۔ آفیسرز کے نام اور ایڈریس بیان کئے جائیں؟

وزیر تحفظ ماحولیات،

(الف) ضلعی نظام متعارف ہونے کے بعد ضلعی آفیسر ماحولیات ساہیوال اب براہ راست ضلعی حکومت ساہیوال کے ماتحت چلا گیا ہے۔ اس لئے اب ضلع اوکاڑہ کے متعلق شکایات کا ازالہ ماحولیات کے صوبائی دفتر لاہور سے کیا جاتا ہے۔

(ب) اس وقت ضلع اوکاڑہ میں محکمہ ہذا کی کوئی نمائندگی نہ ہے۔ یہاں یہ ذکر کرنا ضروری ہے کہ اس وقت محکمہ ہذا کی نمائندگی 34۔ اضلاع میں سے صرف 14۔ اضلاع میں ہے۔ محکمہ نے باقی ماندہ اضلاع میں دفاتر کھولنے کی حکومت پنجاب کو سفارش کی ہے۔ منظوری ہونے پر ان اضلاع میں دفاتر کھولے جائیں گے اور عوام کی بھلائی اور سہولت کے لئے مقامی طور پر کام شروع ہو جائے گا۔ بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) ریاض بشیر صاحب محکمہ تحفظ ماحول پنجاب میں بطور سیکرٹری فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ ان کا دفتر 4۔ لٹن روڈ لاہور میں واقع ہے۔

محکمہ سیاحت کے زیر انتظام مراکز، دستیاب سہولیات اور پالیسی کی تفصیل

*1368، رانا آفتاب احمد خان، کیا وزیر سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) محکمہ ہذا کے پاس زیر انتظام کتنے سیاحت کے مراکز ہیں وہ کہاں کہاں واقع ہیں' ان کا رقبہ کتنا ہے' ان میں رہائشی و دیگر سہولتوں کی تفصیلات ایوان کی میز پر رکھی جائیں؟

(ب) محکمہ ہذا نے سیر و سیاحت کے فروغ کے لئے کیا کبھی کوئی پالیسی مرتب کی اگر کی تو کب؟ اس کے ہدف کیا تھے' وہ کس حد تک حاصل کئے گئے۔ مزید براں اس وقت محکمہ ہذا کے پاس سیر و سیاحت کے لئے کتنی گاڑیاں ہیں' وہ کب خریدی گئیں تھیں' ان پر کتنی لاگت آئی تھی اور خرید سے لے کر اب تک ان کی مرمت وغیرہ پر کتنی لاگت آئی۔ مالی سال 1999-2000 سے لے کر رواں مالی سال تک الگ الگ مالی سال کے حساب سے کتنی رقومات سیر و سیاحت کے لئے خرچ کی گئیں اور ان سے کتنی کتنی آمدن حاصل ہوئی؟

وزیر سیاحت:

(الف) تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	جگہ کا نام	مقام	رقبہ	تفصیل سہولیات
1۔	پتریاں چیئر لفٹ	کھڑہ کلی تحصیل مری	170 ایکڑ	چیئر لفٹ' کیبل کار' ریسٹورنٹ
2۔	مچھتر باغ	مچھتر باغ مری روڈ	100 کنال	آبشار' تفریحی جھولے ریسٹورنٹ
3۔	ساگراں	مری روڈ	ایک کنال	سنیک بار
4۔	گھوڑا گلی	ایضاً۔	2 11 ایکڑ	سنیک بار
5۔	پھرہ پانی	ایضاً۔	2 11 ایکڑ	سنیک بار
6۔	جلو پارک	لاہور	12۔1 ایکڑ	16 کمرے مع غسل خانے' ریسٹورنٹ تیراکی کا تالاب' ڈائننگ ہال کچن وغیرہ
7۔	کھاریاں	پنج کسانہ جی ٹی روڈ	8۔1 ایکڑ	ریسٹورنٹ دو عدد ڈائننگ ہال' غسل خانے
8۔	چنیوٹ	دریائے چناب	2۔1 ایکڑ	ریسٹورنٹ مع غسل خانہ' باورچی خانہ اور سٹور
9۔	لال سوہانرا پارک	بہاول پور	10۔1 ایکڑ	چھ کمرے مع غسل خانے کچن' سٹور' تیراکی کا تالاب' سرونٹ کوارٹر وغیرہ
10۔	چھانگا مانگا	چھانگا مانگا فارسٹ	6 19 ایکڑ	5 کمرے' باورچی خانہ' ڈائننگ ہال وغیرہ
11۔	ایمن آباد (پرانی بیعاتزیشن بورڈ کے پاس ہے)	اوماوہ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ	9۔1 ایکڑ	ریسٹورنٹ' دو کمرے' اسٹاف' کچن' سرونٹ کوارٹر وغیرہ

12۔	سیاحتی معلوماتی دفتر مری	مال روڈ مری	ایک مرلہ	ایک کمرہ مع غسل خانہ برائے دفتر
13۔	کلر کہار	ضلع چکوال	10۔ کنال	12۔ کمرے' ریسٹورنٹ' کشتی رانی
14۔	فورٹ منرو	ضلع ڈیرہ غازی خان	16 کنال	5 کمرے مع غسل خانے' ڈائننگ ہال سرونٹ کوارٹر کچن وغیرہ
15۔	شاہی حمام	لاہور (اندرون دلی دروازہ)		سیاحتی معلوماتی دفتر

(ب) ٹورازم کارپوریشن پنجاب نے سیر و سیاحت کے فروغ کے لئے کوئی پالیسی مرتب نہ کی ہے کیونکہ پالیسی سازی مرکزی وزارت سیاحت کا کام ہے اور یہ امور فیڈرل گورنمنٹ ہی کی نگرانی میں انجام پاتے ہیں۔ تاہم محکمہ سیاحت فروغ سیاحت کے لئے ریزارٹس' سڑک کنارے سہولیات' انسٹیٹیوٹ' پیکج ٹورز باقاعدہ منصوبہ بندی کر کے چلا رہی ہے جس کی تقلید میں پرائیویٹ سیکٹر بھی رواں دواں ہے۔ اس وقت سیر و سیاحت کے لئے ادارے کے پاس دو وین موجود ہیں جن میں سے ایک مرسڈیز اور دوسری مٹسوبشی وین ہے۔ مرسڈیز وین اکتوبر 2002 میں -/17.80.000 روپے کے عوض اور مٹسوبشی وین مئی 1988 میں -/4.56.500 روپے میں خریدی گئیں۔ مذکورہ گاڑیوں کی مرمت وغیرہ پر تقریباً -/4,61.815 روپے خرچ ہوئے۔ 1999-2000 سے لے کر رواں مالی سال تک سیر و سیاحت کی مد میں آمدن اور اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

مالی سال	آمدن	اخراجات	منافع
1999-2000	6,22,858-00	2,01,053-00	4,21,805-00
2000-2001	8.25,578-00	2,68.661-00	5,56,917-00
2001-2002	2,83,335-00	78,608-00	2,04727-00
2002-Feb 2003	2,31,720-00	93,187-00	1.38,533-00

19,63,491-00 روپے 6,41.509-00 روپے 13.21.982-00 روپے

ضلع بہاولپور، بہاولنگر اور رحیم یار خان میں سیاحت کے ہوٹل و موٹل کی تفصیل

*1683۔ ملک محمد اقبال چنڑ: کیا وزیر سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع بہاولپور، بہاولنگر اور رحیم یار خان میں محکمہ کے کتنے ہوٹل و موٹل کس کس جگہ ہیں، ان کے نام اور یہ کب بنائے گئے تھے۔ ان میں تعینات سرکاری ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ اور تاریخ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ب) ان ہوٹل و موٹل میں کتنے working condition میں ہیں اور کتنے کب سے working condition میں نہ ہیں۔ حکومت ان کی بحالی کے لئے کیا اقدامات کر رہی ہے؟

وزیر سیاحت:

(الف) ضلع بہاولپور میں لال سوہانرہ کے مقام پر پنجاب ٹورازم کا ایک موٹل ہے جس میں مندرجہ ذیل سہولیات موجود ہیں:۔

6 بیڈ روم مع ملحقہ غسل خانے سرونٹ کوارٹر

ریسٹورنٹ سوئمنگ پول

لال سوہانرہ موٹل 1988 میں بنایا گیا اور وہاں پر تعینات ملازمین کے نام مندرجہ ذیل ہیں:۔

نمبر شمار	نام	عہدہ	تاریخ تعیناتی
1۔	شیخ شعیب احمد	ٹورازم آفیسر BS-16	22.10.2002 تبادلہ از بہاولپور
2۔	محمد امین	باورچی	02.12.2002 ڈیلی ویجز @ Rs 80/- Daily
3۔	محمد بخش	مالی / بیلچہ	03.12.2002 ڈیلی ویجز @ Rs 80/- Daily

باقی دونوں اضلاع میں محکمہ کا کوئی ہوٹل و موٹل نہ ہے۔

(ب) متذکرہ بالا لال سوہانرہ موٹل ضلع بہاولپور working condition میں ہے اور سیاحوں کی سہولت کے لئے بتدریج مزید بہتر بنانے کا پروگرام زیر غور ہے۔ مستقبل قریب میں کشتی رانی، کیمپنگ و دیگر سہولیات کا اضافہ کیا جائیگا۔ ضرورت پڑنے پر پیکج ٹورز کا انتظام کیا جاتا ہے جس کو مزید بہتر بنایا جانا مقصود ہے۔

واہگہ لاہور میں T D C.P کے ہوٹل / موٹل کے قیام کی تفصیلات

*2624: سید احسان اللہ وقاص: کیا وزیر سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب ٹورازم کارپوریشن واہگہ میں ٹورسٹ کے لئے ہوٹل/موٹل شروع کرنا چاہتی ہے؟

(ب) کیا حکومت نے اس بات کا جائزہ لیا ہے کہ واہگہ میں وفاقی ٹورازم کارپوریشن کی طرف سے بھی ایک ہوٹل قائم ہے جو گزشتہ پندرہ سال سے مسلسل خسارہ میں ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پنجاب ٹورازم کارپوریشن یہاں پر ایک لاکھ ساٹھ ہزار روپے فی کنال کے حساب سے زمین خریدنا چاہتی ہے جبکہ اس علاقہ میں اوسط بیع اس سے کم از کم دس گنا کم ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ٹورازم ڈویلپمنٹ کارپوریشن کے جنرل منیجر (ایڈمن) کارپوریشن کے لئے مارکیٹ ریٹ سے کئی گنا زیادہ ریٹ پر ہوٹل کے لئے جگہ خریدنے کے لئے زمین کا سودا طے کر رہے ہیں؟

وزیر سیاحت:

(الف) یہ درست ہے کہ پنجاب ٹورازم کارپوریشن واہگہ میں سیاحوں کے لئے موٹل شروع کرنا چاہتی ہے۔

(ب) پنجاب ٹورازم کارپوریشن کے بورڈ آف ڈائریکٹرز نے اس بات کا جائزہ لیا تھا کہ واہگہ میں وفاقی ٹورازم کارپوریشن کا ایک ہوٹل قائم ہے جو خسارہ میں چل رہا ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ پنجاب ٹورازم کارپوریشن نے یہاں پر ایک لاکھ ساٹھ ہزار روپے فی کنال کے حساب سے چھ کنال زمین خریدی ہے اور اس علاقہ میں زمین کی قیمت اس سے کم نہ ہے بلکہ یہ زمین کوشش کر کے مارکیٹ ریٹ سے کم قیمت پر خریدی گئی ہے۔

(د) یہ درست نہ ہے کہ جنرل منیجر (ایڈمن) پنجاب ٹورازم مارکیٹ ریٹ سے کئی گنا زیادہ ریٹ پر جگہ خریدنے کا سودا کر رہے ہیں۔ دراصل ڈائریکٹر جنرل رینجرز نے ایک میٹنگ کے دوران جس میں ایم۔ڈی، ٹی۔ڈی۔سی۔پی اور ضلعی ناظم لاہور بھی موجود تھے، نے اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ ٹی۔ڈی۔سی۔پی ملکی اور غیر ملکی سیاحوں کے لئے واہگہ چیک پوسٹ کے نزدیک بین الاقوامی معیار کا ایک ٹورسٹ ریزارٹ بنائے جس میں 12 کمرے بین الاقوامی معیار کا ایک

ہوٹل، سوونیئر شاپ اور ٹورسٹ انفارمیشن سینٹر شامل ہوں۔ کافی چھان بین کے بعد چھ کنال کا ایک قطعہ اراضی ڈھونڈا گیا اور رینجرز کے توسط سے ان سے قیمت طے کی گئی جس کے متعلق ایک سمری گورنر پنجاب کو بھیجی گئی جس میں چھ کنال زمین ایک لاکھ ساٹھ ہزار روپے فی کنال یعنی کل نو لاکھ ساٹھ ہزار روپے پر خریدنے کی منظوری مانگی گئی۔

گورنر کے پرنسپل سیکرٹری نے یہ سمری سیکرٹری خزانہ کو تبصرہ کے لئے بھیجی، جنہوں نے یہ معاملہ ٹی۔ڈی۔سی۔پی بورڈ آف ڈائریکٹرز کے سامنے رکھنے کی ہدایت کی۔ اس کے متعلق ایک ورکنگ پیپر (working paper) تیار کیا گیا جو کہ بورڈ آف ڈائریکٹرز کے سامنے میٹنگ میں جو کہ مورخہ 30-01-03 منعقد ہونی رکھا گیا۔ بورڈ آف ڈائریکٹرز نے اس زمین کو بحساب ایک لاکھ ساٹھ ہزار روپے فی کنال خریدنے کی منظوری دی جس کے بعد بورڈ آف ڈائریکٹرز کے حکم کے مطابق چھ کنال زمین خرید لی گئی اور جلد ہی اس کو بی۔او۔ٹی بنیاد پر تعمیر کرنے کے لئے ایک ٹینڈر اخبار میں دیا جا رہا ہے۔

ماحول کو آلودگی سے بچاؤ کے حکومتی اقدامات اور گوجرانوالہ میں ماحولیاتی آلودگی کے مسائل

*3273. چودھری زاہد پرویز اور لالہ شکیل الرحمان (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر تحفظ ماحولیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) حکومت ماحول کی آلودگی (فضائی، زمینی، پانی وغیرہ) سے بچاؤ کے لئے کیا اقدامات کر رہی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ شہر کی بڑی رہائشی آبادیوں جیسے دھلے، گرجاکھ، نمانیہ روڈ، محلہ محمد پورہ، محلہ بختے والا، فرید ٹاؤن، چک جگنہ، گلزار کالونی، حافظ آباد روڈ، باغبانپورہ وغیرہ میں ہیوی مشینریاں کام کر رہی ہیں۔ جس کی وجہ سے مکینوں میں شدید اضطراب اور بے چینی پائی جا رہی ہے۔ کیونکہ ناگوار آوازیں، زہریلا دھواں، بدبودار اور ترش پانی کی وجہ سے موذی بیماریاں پھیل رہی ہیں اور کافی قیمتی جانوں کا ضیاع ہو چکا ہے؟

(ج) ضلع گوجرانوالہ میں عموماً اور تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن سٹی گوجرانوالہ میں خصوصاً کتنی شکایات بابت پھیلانے آلودگی وغیرہ و دیگر دادرسی کے لئے موصول ہوئی اور ان میں کتنی درخواستوں پر کیا ایکشن لیا گیا ہے۔ نیز کس قدر صنعتی یونٹس شہری آبادی سے مطابق قانون باہر نکالے گئے یا ان کو سیل کیا گیا ہے اور Municipal Offence ہونے کی وجہ سے کتنے چالان مرتب کئے گئے اور بلحاظ انسانی اقدار کیا مثبت و عملی کارروائی عمل میں لائی گئی؟

وزیر تحفظ ماحولیات،

(الف) محکمہ ماحولیات آلودگی پر قابو پانے کے لئے فیکٹریوں کو پابند کر رہا ہے کہ وہ خارج ہونے والے فاضل مادوں کو treat کرنے کے بعد خارج کریں۔

(ب) درست ہے کہ گوجرانوالہ شہر میں فیکٹریوں کی ایک بڑی تعداد ہے۔ یہ شہر ملک میں گھریلو صنعتوں کی وجہ سے مشہور ہے۔

(ج) صوبائی اور ضلعی ماحولیاتی دفاتر میں 90 شکایات بابت آلودگی موصول ہوئیں۔ 65 فیکٹریوں کو نوٹس اور حکم نامہ جات وغیرہ جاری کئے گئے۔ 35 فیکٹریوں نے دھوئیں پر قابو پانے اور کم کرنے کے لئے چمنیاں تبدیل اینڈ سن اور کئی دوسرے انتظامات کر لئے ہیں۔ پانی کی آلودگی پر قابو پانے کے لئے ضلعی محکمہ ماحولیات نے ستمبر 2002 میں ایک منصوبہ بنا کر ضلعی حکومت کو دے رکھا ہے جس کے تحت چمڑے اور کپڑا سازی کے صنعتی اداروں کا گندا پانی treat کرنے کا پروگرام ہے۔

پیکیجز فیکٹری لاہور۔ گندے پانی کے نکاس کا مسئلہ

*3345، سید حسن مرتضیٰ، کیا وزیر تحفظ ماحولیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پیکیجز فیکٹری لاہور سے نکلنے والا گندا پانی فیکٹری کے باہر بنے نالے میں ہر وقت کھڑا رہتا ہے جس میں مچھر وغیرہ پرورش پا رہے ہیں اور تعفن کی وجہ سے اہلیان علاقہ شدید پریشان ہیں؟

(ب) کیا حکومت متعلقہ فیکٹری کے خلاف کارروائی کرنے اور اس گندے پانی کے نکاس کے لئے مناسب بندوبست کروانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ہاں تو کب تک؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تحفظ ماحولیات،

(الف) یہ فیکٹری 1956 سے چل رہی ہے۔ اس وقت یہ آبادی سے کافی باہر تھی۔ ماسٹر پلان کے مطابق جگہ انڈسٹریل ہے۔ محکمہ ماحولیات نے مل انتظامیہ کو ماحولیاتی آلودگی پر قابو پانے کے سلسلے میں حکم نامہ مورخہ 24 ستمبر 1999 جاری کیا تھا۔ مل انتظامیہ نے آلودگی پر قابو پانے کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کئے ہیں:۔

(i) waste water 12.5 کیوسک سے کم کر کے 10 کیوسک کر دیا ہے۔

(ii) batch process کو ختم کر کے continuous process میں تبدیل کر کے chemical recovery plant لگایا گیا اور waste water میں سے black liquor جو کہ زیادہ آلودگی کا باعث ہے کو علیحدہ کر کے دوبارہ استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ سوڈیم سلفائیٹ بھی recover کیا جا رہا ہے۔

(iii) ضائع شدہ پانی سے pulp کو recover کرنے کے لئے دو عدد بہت بڑے settling tank، equalization tank جائے گئے ہیں۔

(iv) ضائع شدہ پانی کے اوپر تیرنے والے مواد (Floating matter) کو فیکٹری سے باہر جانے سے روکنے کے لئے جالیاں (grits) لگائی گئی ہیں۔

ان تمام انتظامات کے باوجود فیکٹری کا ضائع پانی N.E.Q.S کے مطابق نہیں ہے۔ فیکٹری کی حدود سے نکلنے والا ضائع شدہ پانی 1.5 کلومیٹر لمبے کھلے ڈرین میں شاہراہ ایوان اقبال کے ساتھ ساتھ بہتا ہے۔ اس کے بعد 4 کلومیٹر کا حصہ جو کہ D.H.A سے گزرتا ہے۔ مکمل طور پر کنکریٹ کی چھت سے ڈھانپ دیا گیا ہے اور Phase-IV کے پاس charrar drain میں گرتا ہے۔ channel کا وہ حصہ جو کہ فیکٹری کے قریب کھلا (open) ہے کے کنارے گھاس پھوس اگی ہوئی ہے۔ فیکٹری انتظامیہ channel کے اس کھلے حصے کی وقتاً فوقتاً

صفائی کر کے گار وغیرہ اس کے کنارے پر پھینک دیتی ہے جس کی وجہ سے مچھر وغیرہ پرورش پا سکتے ہیں۔ چونکہ فیکٹری کے ضائع شدہ پانی کو صحیح طور پر آلودگی سے پاک نہیں کیا جا رہا اس لئے اس سے کچھ بدبو خارج ہوتی ہے۔ channel کسی بھی حصہ سے over flow نہیں ہوتا اور نہ ہی اس میں پانی کھڑا ہوتا ہے۔

(ب) محکمہ اس معاملہ پر پوری طرح قابو پانے کے لئے Pakistan Environmental Protection Act 1997 کے تحت کارروائی کرنے والا ہے۔

تحصیل ٹیکسلا میں فضائی آلودگی کی شرح اور حکومتی اقدامات

*3360۔ جناب محمد وقاص: کیا وزیر تحفظ ماحولیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تحصیل ٹیکسلا میں فضائی آلودگی کی عمومی شرح پیمائش کیا ہے؟

(ب) ٹیکسلا کے فیصل شہید روڈ نیز ملحقہ دیہات گرجی افغاناں، بیر، ٹھٹھہ خلیل، جللہ نواب آباد وغیرہ میں آلودگی روز بروز کیوں بڑھ رہی ہے؟

(ج) حکومت کا اس سلسلے میں کیا پروگرام ہے؟

وزیر تحفظ ماحولیات:

(الف) ٹیکسلا قصبہ میں کوئی انڈسٹری زیادہ آلودگی پھیلانے والی نہ ہے۔ البتہ کوڑا کرکٹ کو اٹھانے اور ٹھکانے لگانے کا مناسب بندوبست نہ ہے اس لئے کوڑے کو عموماً سینٹری ورکر اور عام لوگ آگ لگا کر تلف کرتے ہیں جس سے فضائی آلودگی پیدا ہوتی ہے۔

(ب) ٹیکسلا شہر سے ملحقہ دیہاتوں میں کچھ گھریلو صنعتیں قائم ہیں اور ان میں روزبروز اضافہ بھی ہو رہا ہے۔ مزید ان دیہاتوں میں کوڑے کرکٹ اور گندے پانی کو ٹھکانے لگانے کا بندوبست نہ ہے اس لئے آبادی کے بڑھنے سے آلودگی میں اضافہ بھی ہو رہا ہے۔

(ج) ٹیکسلا اور اس سے ملحقہ علاقوں کا محکمہ سروے کر رہا ہے۔ آلودگی کا موجب بننے والوں کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ ڈسٹرکٹ اور تحصیل گورنمنٹ کو آلودگی قابو کرنے کے لئے ضروری اقدامات بابت کوڑا کرکٹ اور گندے پانی (sewerage) کو ٹھکانے لگانے کے بارے میں ہدایات جاری کی جا رہی ہیں۔

شیخوپورہ میں ماحولیاتی آلودگی کا مسئلہ اور حکومتی اقدامات

*3390۔میاں خالد محمود: کیا وزیر تحفظ ماحولیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع شیخوپورہ میں آلودگی اور بالخصوص فضائی آلودگی ختم کرنے کے لئے محکمہ نے اب تک کیا اقدامات کئے ہیں؟

(ب) شیخوپورہ شہر کے ارد گرد کئی ایسی فیکٹریاں ہیں جو چاول کا بھس استعمال کرتی ہیں جس سے فضاء آلودہ ہو جاتی ہے اور علاقہ کے عوام میں بیماریاں جنم لینے کا شدید خطرہ ہے؟

(ج) حکومت فضائی آلودگی کو ختم کرنے کے سلسلے میں کیا اقدامات کر رہی ہے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر تحفظ ماحولیات:

(الف) محکمہ تحفظ ماحول شیخوپورہ نے آلودگی پیدا کرنے والے تمام صنعتی اداروں کو P.L.G.O کے سیکشن 145 کے تحت نوٹس جاری کئے تھے جن کی حتمی تاریخ 30-11-2003 تھی۔ ان اداروں کے چالان تیار کئے جا رہے ہیں جو کہ اس ماہ کے آخر تک مجسٹریٹ کی عدالت میں دائر کر دیئے جائیں گے۔

(ب) ضلع بھر میں 120 ایسے صنعتی ادارے ہیں جو چاول کے چھلکا کو بطور ایندھن استعمال کرتے ہیں جو کہ آلودگی کا باعث بن رہے ہیں۔ ان اداروں کے خلاف بھی پیرا الف میں دی گئی کارروائی جاری ہے۔

(ج) جواب پیرا (الف) میں پہلے ہی دے دیا گیا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

پنجاب میں شوگر ملوں کی بندش

راجہ ریاض احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی راجہ صاحب!

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! میں لاء منسٹر صاحب کی توجہ چاہوں گا کیونکہ وزیر خوراک یہاں پر تشریف نہیں رکھتے۔ میں نے 15۔نومبر سے پہلے ہونے والے اجلاس میں بار بار یہ بات کی تھی کہ صوبے میں شوگر ملیں نہیں چل رہیں جس سے غریب کاشتکاروں کا نقصان ہو رہا ہے۔ اس سے اگلے دن سندھ کے سینئر وزیر نے یہ بیان دیا تھا کہ 15۔تاریخ کی شام تک جس نے شوگر مل نہ چلائی سندھ حکومت اس کے خلاف قانونی کارروائی کرے گی۔ تو 15۔تاریخ کی شام کو تمام مالکان نے شوگر ملیں چلا دیں لیکن صوبہ پنجاب میں حکومت کی طرف سے اس قسم کا کوئی سخت سٹیٹمنٹ شوگر ملز والوں کے لئے نہ آیا بہت ساری شوگر ملیں تو یکم دسمبر تک چل گئیں لیکن بدقسمتی کے ساتھ فیصل آباد کی کریسنٹ شوگر مل ابھی تک نہیں چلی۔ میں آپ کے توسط سے صرف اور صرف یہ گزارش کروں گا کہ اگر سندھ کا سینئر وزیر یہ کہہ سکتا ہے کہ جس نے 15 تاریخ کو شام تک شوگر مل نہ چلائی تو اس کے خلاف کارروائی ہوگی۔ اگر سندھ کے سینئر وزیر یا وزیراعلیٰ یہ قدم اٹھا سکتے ہیں تو پھر پنجاب میں کیا مجبوری ہے کہ یہاں پر پوری شوگر ملیں نہیں چل رہیں اور فیصل آباد کی کریسنٹ شوگر مل ابھی تک بند پڑی ہے۔ یہ بھی انتظامیہ کو کہیں کہ اگر آپ نے مل نہ چلائی تو ہم آپ کے خلاف کارروائی کریں گے۔ یہ آج انہیں کہیں اور کل تک موقع دیں----

جناب سپیکر، تشریف رکھیں۔ اب ہم Call Attention Notice take up کرتے ہیں۔

چودھری اصغر علی گجر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: فرمائیں۔

چودھری اصغر علی گجر: جناب سپیکر! شوگر ملوں کی بات چل رہی تھی تو میں نے ایوان کے اندر یہ سوال اٹھایا تھا کہ شوگر ملوں کو بروقت چلنا چاہئے۔ کسانوں کو بلیک میل کرنے کے لئے اور ان کی ادائیگی صحیح طرح نہ کرنے کے لئے وہ اپنے سیزن کو سکیڑ رہی ہیں اور late چل رہی ہیں۔ وزیر موصوف نے یہاں پر فرمایا تھا کہ ہم بہت جلد شوگر ملوں کو سٹارٹ کرائیں گے اور کسانوں کو کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں ہو گی لیکن آج آپ دیکھ لیں کہ اس وقت تک ایک تو proper rate کسانوں کو نہیں مل رہا' مڈل مین کم قیمت پر گنا خرید کر مل والوں کو دے رہا ہے۔ اس وقت تک مل والوں نے جتنا گنا purchase کیا ہے اس کی کوئی payment کسانوں کو اب تک نہیں ہوئی۔ آٹھ آٹھ کروڑ روپے مل والوں کے ذمے پچھلے سال کا ابھی تک بقایا ہے۔ اس کی بھی ابھی تک کوئی ادائیگی نہیں ہوئی۔ میں یہ کہتا ہوں کہ ابھی تک اتنے بڑے معاملات موجود ہیں تو پھر کیا گورنمنٹ کی یہ ڈیوٹی ہے کہ وہ کسانوں کے لئے کچھ نہ کرے؟ کسان بے زبان ہیں' چونکہ وہ بول نہیں سکتے' ان کا اتحاد نہیں ہے حالانکہ ان کے تمام نمائندے یہاں پر بھی بیٹھے ہیں۔ یہ ہماری ڈیوٹی ہے کہ ان کی آواز کو یہاں پر بلند کریں اور آپ تک ان کی بات پہنچائیں۔ میں حکومت سے یہ بھی کہتا ہوں کہ فوری طور پر ان کے لئے کوئی نہ کوئی بندوبست کیا جائے۔ حکومت اس ایوان کے اندر یہ ensure کرائے کہ کن کن شوگر ملوں کے ذمے پچھلے سال کے بقایاجات ہیں اور اس وقت تک ان کی ادائیگی کیوں نہیں کی گئی؟ کن کن شوگر ملوں نے پچیس دن سے گنا purchase کیا ہوا ہے اور اس کی بھی ابھی تک ادائیگی نہیں کی؟ اس وقت ہمارے وزیر خوراک چونکہ تشریف نہیں رکھتے۔

جناب سپیکر: وزیر خوراک تشریف نہیں رکھتے۔

چودھری اصغر علی گجر: وزیر قانون اس بات کی یقین دہانی کروائیں۔ اس کے علاوہ وزیر زراعت بھی یہاں پر موجود ہیں۔ میں نے اس ایوان کے اندر یہ بات بھی کہی تھی کہ ڈی۔اے۔پی کھاد کسانوں کو مہنگی مل رہی ہے' -/950 روپے کے حساب سے مارکیٹ میں مل رہی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ کتنی بے دردی سے حکومت کسانوں کی بات کو ٹال دیتی ہے۔ وزیر موصوف نے تو یہ فرمایا تھا کہ ہم اس کے

لئے اقدامات کر رہے ہیں اور ڈی۔اے۔پی کھاد کسانوں کو کنٹرول ریٹ پر ملے گی لیکن میں یہ بھی کہتا ہوں کہ یہ جھوٹ نہ بولیں یہ ہمیں دھوکا دینے کی کوشش نہ کریں۔ یہ عوام کو دھوکا دینے کی کوشش نہ کریں۔ پورا سیزن ڈی۔اے۔پی -/960 روپے تک بکتی رہی ہے اور آج بھی جب کہ سیزن ختم ہونے والا ہے 900 روپے میں ڈی اے پی کھاد بک رہی ہے۔ وزیر موصوف اس کا جواب دیں کیونکہ وزیر موصوف نے اس کا وعدہ کیا تھا۔

جناب سپیکر، جی' وزیر زراعت صاحب جواب دینا چاہ رہے ہیں۔

چودھری اصغر علی گجر، وزیر قانون نے جواب دینا تھا۔

وزیر زراعت، اگر آپ نے صرف چہرے دیکھنے ہیں تو وہ بھی موجود ہیں۔ اگر جواب لینا ہے تو میں موجود ہوں۔

جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ میں چودھری صاحب کا ممنون ہوں کہ انہوں نے ایک بڑا اہم point یہاں پر اٹھایا ہے اور یہ شروع سے بات چل رہی ہے۔ اس میں کوئی چھپانے والی بات نہیں ہے۔ متعلقہ وزیر چودھری اقبال صاحب ہیں۔ کین کمشنر جو اس تمام process کو کنٹرول کرتا ہے وہ ان کے تحت چل رہا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ اس سے میرا concern نہیں ہے۔ جو فصل produce ہے وہ میرے متعلقہ ہے۔ میں بھی اتنا ہی concerned ہوں جتنا وہ ہیں کیونکہ لوگ پریشان ہو رہے ہیں' مل اونرز کی اپنی demands ہیں۔ اس سلسلے میں سنٹر میں بھی ایک میٹنگ ہوئی' پنجاب میں بھی میٹنگ ہوئی' چودھری صاحب بھی ان میٹنگوں میں گئے' میں نے بھی ان میٹنگوں میں شرکت کی۔ ان کا اپنا موقف تھا کہ ہمارے جو سٹورز ہیں وہ چینی سے بھرے ہوئے ہیں اور آپ نے جو ریٹ مقرر کئے ہیں وہ بھی ہمیں منظور نہیں ہیں۔ اس کے بعد آپ کو جیسا کہ معلوم ہے کہ سنٹرل گورنمنٹ نے step لیا اور چینی کو خریدنے کی بات ہوئی اور اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ملیں چلنا شروع ہو گئیں۔ اب اس وقت تقریباً ملیں چل رہی ہیں لیکن انہوں نے اب جو بات point out کی ہے' گیٹ پر' کنڈے پر اور ہر جگہ پر کاشتکاروں کے ساتھ یہ ہو رہا ہے۔ کل ہی چودھری صاحب سے میں نے کہا ہے کہ آپ کوئی میٹنگ بلائیں اور ہمیں اس معاملے کو sort out کرنا چاہئے کیونکہ ہم سب عوام کی بہتری کے لئے

یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ اگر کاشتکاروں کو کوئی تکلیف ہے تو ہمیں قانونی step لینا چاہئے۔ میں وزیر خوراک کی غیرموجودگی میں چودھری صاحب کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ جو point انہوں نے یہاں اٹھائے ہیں وہ صحیح ہیں اور میں ان کو تسلیم کرتا ہوں۔ ہم اس سلسلے میں ایک میٹنگ بھی بلا رہے ہیں اور اس معاملے کو resolve کریں گے۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب والا! میرا خیال ہے کہ وزیر موصوف نے جہانگیر ترین صاحب سے بیان دینے کی اجازت نہیں لی تھی۔ اصل بات یہ ہے کہ پچھلے سال بھی میٹنگ ہوئی تھی۔ اس میں، میں بھی شامل تھا اور ملک احمد خان بھی شامل تھے۔ اس میں شوگر ملز والوں کا رویہ ایسا تھا کہ وہ ہماری بات سننے کے لئے بھی تیار نہیں تھے۔ وزیر صاحب کہتے ہیں کہ مجھے counting کا پتا ہے۔ ان کو یہ پتا ہے کہ کماد کی فصل اگر نہیں جائے گی تو آپ کی گندم کتنی کم ہو جائے گی؟ گندم کا ریٹ کدھر جا رہا ہے؟ یہ بہت بڑا issue ہے اور یہ زمیندار کا issue ہے، پانی کا issue ہے، کماد کا issue ہے۔ اب جبکہ فصل آ گئی ہے تو یہ فصل نہیں لے رہے ہیں اور اگر لے رہے ہیں تو اس کا پیسا نہیں مل رہا۔ اگر سندھ کے وزیراعلیٰ اپنی ملیں چلوا سکتے ہیں تو ہماری ملیں کیوں نہیں چل سکتیں؟ فیصل آباد کی مل کیوں نہیں چل رہی؟ لہٰذا وزیر موصوف کو اختیار نہیں ہے وزیر قانون سے میں کہوں گا کہ وہ اس پر statement دیں اور آپ اس پر رولنگ دیں اور ہماری تین بندوں کی کمیٹی بنائیں اور میں آپ کو ensure کرواتا ہوں کہ ایک ہفتے کے اندر اگر اس پر عمل نہ ہو تو آپ ہمیں پکڑ لیں۔ writ of the Government تو آپ establish کریں۔ آپ وزیر صاحب سے جواب لے رہے ہیں ان کو تو یہ بھی نہیں پتا کہ گندم کی فصل کی اس وقت بجائی ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر: آپ اس سلسلے میں وزیر قانون کو چیمبر میں مل لیں۔ وزیر قانون صاحب یہ مسئلہ resolve کر دیں گے۔

راجہ ریاض احمد: جناب والا! ایوان میں announce کریں۔

جناب سپیکر: آپ وزیر قانون صاحب کے پاس تشریف لے جائیں۔

راجہ ریاض احمد: جناب والا! اگر آپ ایوان میں یہ کمیٹی بنا دیں گے تو کوئی آسمان تو نہیں گر پڑتا؟

جناب سپیکر، میں کہہ رہا ہوں کہ ادھر بھی کمیٹی بن سکتی ہے۔ چیمبر میں بیٹھ کر وزیر قانون صاحب سے بات کر لیں۔

راجہ ریاض احمد، جناب والا! اس کمیٹی کی تب حیثیت ہو گی جب آپ اس ایوان میں بنائیں گے۔

جناب سپیکر، پھر وزیر خوراک کو آنے دیں ان کی موجودگی میں کمیٹی بنائیں گے۔ تشریف رکھیں۔ شکریہ مہربانی۔

وزیر زراعت، جناب والا! یہ تو بہتر ہے کہ متعلقہ وزیر آئیں گے اور اس پر کمیٹی بنے گی لیکن یہ بات قابل اعتراض ہے۔ رانا صاحب ہمارے پرانے پارلیمنٹرین ہیں اور ان کی عادت کا بھی مجھے پتا ہے۔ اجازت لینا نہ لینا ان کا کام ہے کیونکہ یہ پہلے بھی اجازت لے کر بات کرتے تھے۔ اب آج بھی یہاں بیٹھ کر بھی یہ اجازت لے کر بات کرتے ہیں۔ ہم ایسے منسٹر نہیں ہیں جو کسی سے اجازت لیں۔ ہم صرف وزیر اعلیٰ کو جوابدہ ہیں۔ اس کے علاوہ کسی کو جوابدہ نہیں ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب والا! میں یہ عرض کروں گا کہ۔۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! شکریہ۔ Call Attention Notice کا وقت شروع ہو چکا ہے۔ تقریباً پانچ منٹ ہو گئے ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب والا! میں پھر کہتا ہوں کہ وزراء کا اختیار نہیں ہے۔ جہانگیر ترین ایم۔ این۔ اے ہو کر Adviser to the Government on Agriculture ہے۔ وہ اس کو deal کرتے ہیں۔ ان کو تو وہ ریکارڈ تک نہیں دیتے ہیں۔ ایک دفعہ انہوں نے information مانگی تو وہ اس پر بھی ناراض ہو گئے تھے۔

جناب سپیکر، نہیں، وزیر خوراک ماشاء اللہ بڑے با اختیار ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، محترمہ ثمینہ نوید صاحبہ کا Call Attention Notice ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، ڈاکٹر صاحب! یہ بڑا اہم نوعیت کا سوال ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! میری صرف گزارش یہ ہے کہ ابھی یہاں پر گنے کی بات ہو رہی تھی۔ صورتحال یہ ہے کہ اس وقت سورج مکھی کی بوائی کا سیزن ہے۔ سرکاری ریٹ -/350 روپے فی من مقرر ہوا ہے اور اس وقت مارکیٹ کے اندر -/800 روپے فی من بیج مل رہا ہے۔ اس طرح سے کسانوں کا استحصال ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر، ڈاکٹر صاحب! جب ایگریکلچر کی turn آئے گی تو اس وقت یہ بات کر لینا۔

جناب پرویز رفیق، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' فرمائیں! کیا پوائنٹ آف آرڈر ہے؟

جناب پرویز رفیق، جناب سپیکر! میں آپ کا بہت شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے کافی دیر کے بعد ٹائم دیا۔ میرے ساتھی کہہ رہے تھے کہ سپیکر صاحب سے پوچھیں کہ وہ آپ کو ٹائم کیوں نہیں دیتے تو میں نے کہا یہ تو وہی بتا سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں ایک نہایت ہی اہم مسئلے کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ ہمارے لئے یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ وزیراعلیٰ پنجاب نے ایک اقلیتی منسٹر لیا ہے۔ میں اقلیتی منسٹر کو بھی مبارک باد دینا چاہتا ہوں لیکن میں آپ کی وساطت سے اپنے سارے معزز ایوان کو یہ بتاتا چلوں کہ اکتوبر میں Saint Joseph School میں وزیراعلیٰ پرویز الٰہی صاحب نے Christian Community کے لئے 25 لاکھ روپیہ Christmas gift کیا تھا۔ میں خود اور اپوزیشن سے تعلق رکھنے والے میرے ساتھی ذاتی طور پر راجہ صاحب سے ملے اور ہم نے اقلیتی منسٹر سے بھی بات کی۔ اس کے علاوہ ہم نے وزیراعلیٰ ہاؤس میں fax کی لیکن ہوا یہ ہے کہ وزیراعلیٰ پنجاب نے Christian Community کو Christmas کے حوالے سے حکومت پنجاب کے خزانہ سے gift دیا تھا' نہ کہ وہ (ق) لیگ کے خزانہ سے دیا تھا۔ انہوں نے وہ gift حکومتی بنچز پر بیٹھے ہوئے پانچ ممبران کو دیا ہے اور انہوں نے اپنے 100/100 لوگوں کو 5000/5000 روپے کے چیک دیئے ہیں۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ حکومت ایک طرف تو یہ دعویٰ کرتی ہے کہ وہ تمام لوگوں سے یکساں سلوک کرے گی تو یہ اس ایوان کی honour and

dignity کی بات ہے۔۔۔

جناب سپیکر، شکریہ۔

جناب پرویز رفیق، جناب سپیکر! میں اس پر آپ کی رولنگ چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر، رولنگ میری یہ ہے کہ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر valid نہیں ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔

جناب پرویز رفیق، جناب سپیکر! یہ پوائنٹ آف آرڈر valid نہیں ہے لیکن اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ آپ اس طرح سے ہماری وفاداری تبدیل کر سکتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر، آپ تشریف رکھیں۔ پلیز۔ تشریف رکھیں۔

جناب پرویز رفیق، جناب سپیکر! ہماری گزارش یہ ہے کہ Christian Community کے جو ممبران رہ گئے ہیں انہیں بھی 5/5 لاکھ روپیہ دیا جائے اور ساتھ ہی اس کی وضاحت کریں۔

جناب سپیکر، میں نے وضاحت کر دی ہے کہ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر valid نہیں ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔ جی محترمہ!

محترمہ ثمینہ نوید، توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 86۔

توجہ دلاؤ نوٹس

ڈونگہ بونگہ، بہاول نگر ڈکیتی کے دوران قتل پر عوامی ردعمل اور پولیس فائرنگ سے ہلاکتوں پر حکومتی کارروائی کی تفصیل

86- محترمہ ثمینہ نوید، کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 12۔نومبر 2003 کی رات کو ڈونگہ بونگہ، بہاول نگر میں ڈکیتی پر مزاحمت کی صورت میں ڈاکوؤں نے ایک شخص کو گولی مار کر شدید زخمی کر دیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ زخمی کو جب ہسپتال لیجایا گیا تو ہسپتال میں بروقت طبی امداد مہیا نہ ہونے کی وجہ سے زخمی ہسپتال میں ہی دم توڑ گیا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ علاقے کے لوگ جب متوفی کی لاش متعلقہ تھانے لے کر گئے تو تھانے دار نے تھانے کا دروازہ بند کروا دیا جس پر مظاہرین بپھر گئے اور تھانے کے دروازے کو آگ لگا دی اور اندر داخل ہو گئے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ جونہی مظاہرین تھانے میں داخل ہوئے تو تھانے دار نے فائرنگ کروا دی۔ اندھا دھند فائرنگ کے نتیجے میں تین افراد موقع پر جاں بحق اور 10 افراد شدید زخمی ہو گئے۔ زخمیوں میں سے بھی دو افراد زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے جاں بحق ہو گئے؟

(ہ) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت نے ذمہ داران کے خلاف کوئی کارروائی کی۔ کیا ایف آئی آر درج ہوئی اور ایف آئی آر میں مندرج ملزمان کے نام کیا ہیں۔ نیز کیا حکومت ملزمان کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ ہاں تو کب تک' نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

جناب سپیکر: جی' لاء منسٹر!

وزیر قانون و پارلیمانی امور:

(الف) یہ درست نہ ہے بلکہ کوچوان ڈاکوؤں کی فائرنگ سے موقع پر ہی ہلاک ہو گیا تھا۔ اس ضمن میں اسی روز مقدمہ متوفی کے بھائی کے بیان پر درج کیا گیا تھا۔

(ب) یہ بات درست نہ ہے۔

(ج) یہ بات بھی درست نہ ہے۔ مظاہرین نے تھانے پر حملہ کرتے ہوئے پتھراؤ اور فائرنگ کی تھی۔ تھانے کے عملے نے بڑی مشکل سے اپنی جانیں بچائیں۔ مظاہرین نے تھانے کو آگ لگا دی اور سب کچھ جلا دیا۔

(د) یہ بات درست نہ ہے۔ مظاہرین نے ایس ایچ او' ڈاکٹر اور دیگر سرکاری عملے کو ہسپتال کے کمرے میں بند کر کے آگ لگا دی تھی اور انہیں زندہ جلانے کی کوشش کی تھی۔ مظاہرین نے وہاں اندھا دھند فائرنگ بھی کی۔ آخر کار پولیس کو مندرجہ بالا سرکاری ملازمین کی قیمتی جانیں بچانے' مظاہرین کو منتشر کرنے اور حفاظت خود اختیار کے تحت ہوائی فائرنگ بھی کرنا پڑی۔ اس ہنگامہ کے نتیجے میں دو افراد ہلاک اور 8 زخمی ہو گئے تھے جبکہ تقریباً 19

پولیس ملازمین بشمول دو ڈی۔ایس۔پی صاحبان اور عملہ فائر بریگیڈ مظاہرین کے شدید پتھراؤ سے زخمی ہوئے اور بڑی مشکل سے اپنی جانیں بچائیں۔ مشتعل مظاہرین نے تھانے کی عمارت' ریکارڈ' ملازمین کے سامان' مال مقدمات اور وائرلیس روم کو بھی آگ لگا کر تباہ کر دیا۔ اس کے علاوہ فائر بریگیڈ کی گاڑی کو بھی نذر آتش کر دیا گیا اور ہسپتال کے ایکسرے پلانٹ لیبارٹری کو تباہ کر دیا۔ مزید برآں ڈاکٹر کے گھر اور گاڑی کو نذر آتش کرتے ہوئے قیمتی اشیاء لوٹ لیں اور اس کی فیملی کو بھی جان سے مارنے کی بھی کوشش کی گئی۔

(ہ) ہلاک شدگان میں سے ایک شخص کے لواحقین کی جانب سے مقدمہ قتل درج ہو چکا ہے۔ ایف۔آئی۔آر میں درج نامزد ملزمان کے نام انسپکٹر محمد یوسف' سابقہ ایس۔ایچ۔او تھانہ ڈونگہ بونگہ اور ڈاکٹر طاہر حسین' جبکہ دیگر نامعلوم پولیس ملازمین کو بھی ایف۔آئی۔آر میں شامل کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔

محترمہ ثمینہ نوید: جناب سپیکر! وزیر موصوف سے میرا یہ سوال ہے کہ ایف آئی آر میں درج کتنے لوگوں کو گرفتار کیا گیا ہے؟ پلیز ان کے نام بتائے جائیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! اس وقت تک کسی ملزم کو گرفتار نہ کیا گیا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اس وقوعہ کی جوڈیشل انکوائری ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج مظفر گڑھ مسٹر محمود اقبال باجوہ کر رہے ہیں۔ جیسے ہی جوڈیشل انکوائری کی رپورٹ آئے گی اور اس جوڈیشل انکوائری کی recommendations کو بنیاد بنا کر بھی ملزمان یا جو بھی لوگ' خواہ وہ پولیس اہلکاران یا جو بھی لوگ اس واقعے کے ذمہ دار ہوئے انشاء اللہ تعالیٰ ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

محترمہ ثمینہ نوید: جناب سپیکر! جو ایف۔آئی۔آر درج کروائی گئی ہے اس میں کسی بھی شخص کو اس وقت تک گرفتار نہیں کیا گیا۔ نہ ایس۔ایچ۔او کو' نہ ہی ڈاکٹر کو اور نہ ہی کسی دوسرے نامزد شخص کو گرفتار کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ جو جج حضرات اس واقعہ کی انکوائری کر رہے ہیں تو واقعہ ڈونگہ بونگہ میں ہوا ہے اور انکوائری بہاول نگر میں ہو رہی ہے۔ یہ کہاں کا انصاف ہے؟ جہاں پر واقعہ ہوا ہے

انکوائری بھی وہاں پر ہی ہونی چاہئے۔ گواہان کے بیانات موقع پر لینے چاہئیں۔ لوگوں کو وہاں پر مجبور کیا جا رہا ہے کہ آپ پولیس کی favour میں بیان دیں اور لوگوں کی ایک مخصوص لسٹ بنائی گئی ہے کہ آپ لوگوں نے بیان دینے ہیں اور پولیس کے حق میں دینے ہیں۔

جناب سپیکر، محترمہ! لاء منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ جوڈیشل انکوائری ہو رہی ہے۔

محترمہ ثمینہ نوید، جناب سپیکر! میں یہی کہہ رہی ہوں کہ انکوائری ڈونگہ بونگہ میں ہونی چاہئے جہاں پر متاثرین بیٹھے ہوئے ہیں۔ انکوائری بہاولنگر میں کیوں ہو رہی ہے؟

جناب سپیکر، جی' لاء منسٹر!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں دو چیزوں کے متعلق تھوڑی سی تشریح کرنا چاہوں گا۔ پہلی بات یہ ہے کہ ہم انکوائری افسر ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج کو مجبور نہیں کر سکتے کہ وہ موقع پر انکوائری کریں۔ یہ بات یقینی ہے کہ انہوں نے ایک غیر جانبدار انکوائری کرنی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ وہ کر رہے ہیں لیکن جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ وہ ڈونگہ بونگہ میں کیوں نہیں کر رہے تو اس کی administrative grounds بھی ہو سکتی ہیں۔ سیشن جج صاحب با اختیار ہیں وہ جہاں چاہیں انکوائری کریں' اس میں حکومت انہیں کوئی direction نہیں دے سکتی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ یہ واقعہ بہاول نگر کی سب ڈویژن ڈونگہ بونگہ سے متعلق ہے۔ میرا تعلق بہاول پور سے ہے۔ میں نے بھی ذاتی طور پر سارے واقعہ کی انکوائری کی ہے۔ راجہ بشارت صاحب نے یہاں پر پولیس کا یا ایڈمنسٹریشن کا view point پیش کیا ہے۔ اس میں انہوں نے یہ بات کی ہے کہ وہاں عوام کی طرف سے بھی ہوائی فائرنگ ہوئی حالانکہ میری ذاتی معلومات ہیں کہ وہاں پر عوام کی طرف سے کوئی ایک بھی گولی نہیں چلائی گئی اور اگر ان کے پاس اس حوالے سے کوئی ثبوت موجود ہے تو یہ بتا سکیں گے کہ عوام کی طرف سے کوئی اسلحہ برآمد ہوا یا اس قسم کا کوئی اور معاملہ اس حوالے سے آیا ہو۔ حقیقت میں یہ سارا واقعہ پولیس کی بدترین دہشت گردی کا واقعہ ہے۔

اس میں جس طرح عوام کے ساتھ ظلم کیا گیا ہے وہ ایک مثال ہے اور یہ بات دیکھنے والی ہے کہ اگر عوام کی طرف سے جو reaction ہوا ہے اس کی بنیاد کیا ہے؟ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ پنجاب کے سو فیصد تھانے انصاف کی قتل گاہیں ہیں اور پولیس کا کام صرف یہ رہ گیا ہے کہ مدعی تھانے میں داخل ہوتا ہے یا ملزم داخل ہوتا ہے تو پولیس کی نظر صرف اور صرف اس کی جیب پر ہوتی ہے کہ اس میں سے کتنا نکالا جا سکتا ہے؟

(اس مرحلے پر ایوان میں اذان ظہر سنائی دی)

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! پنجاب کے سو فیصد تھانے چٹی دلالی کے اڈے ہیں۔ تھانے کے اندر جو لوگ آ جاتے ہیں چاہے وہ ملزم ہوں یا مدعی مظلوم ہوں پولیس کا کام ان کی جیبوں سے پیسے نکالنا ہے۔ اگر کوئی ظالم زیادہ پیسے دے دے گا تو انصاف کا قلم پولیس ظالم کے حق میں چلا دے گی اور مظلوم کو ظالم بنا دے گی اور ظالم کو مظلوم بنا دے گی۔ یہی کچھ ہمارے تھانوں میں ہو رہا ہے۔ اس سلسلے میں راجہ صاحب نے کہا ہے کہ پولیس کی ایک کمیٹی بنی ہوئی ہے۔ پولیس کی کمیٹی کی جو رپورٹ ہو گی وہ تو ہمیں معلوم ہے۔ جیسا کہ سیالکوٹ جیل کے حوالے سے رپورٹ پتا نہیں کب تک آئے گی اسی طرح یہ واقعہ بھی دبا دیا جائے گا۔ سیشن جج صاحب بہاولنگر میں بیٹھ کر ایک انکوائری کر رہے ہیں جس کا ذکر ہماری بہن نے بھی کیا ہے۔ جج صاحب کا اپنا ایک decorum ہوتا ہے اور ضروری نہیں ہے کہ ہر آدمی بالکل کھلے دل کے ساتھ بےخوف و خطر وہاں گواہی ریکارڈ کروا سکے۔ واقعہ بہت سنگین ہے اور اس میں میری یہ تجویز ہے کہ ایوان کی ایک تین رکنی کمیٹی بنائی جائے جو جا کر سارے معاملے کو دیکھے اور انکوائری کرے اور اس حوالے سے ایک بھرپور رپورٹ ایوان میں پیش کی جائے۔

جناب سپیکر: جی، راؤ اعجاز علی خان صاحب!

راؤ اعجاز علی خان، جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ 12-11-2003 کو یہ واقعہ اس طرح ہوا کہ ڈونگہ بونگہ تھانے سے صرف آدھ کلومیٹر کے فاصلے پر ایک ڈاکے کی واردات شام چھ بجے ہوئی۔ ڈاکوؤں نے ایک کوچوان کو مزاحمت کرنے پر زخمی کر دیا۔ گاؤں کے بالکل نزدیک ہی یہ واقعہ ظہور پذیر ہوا'

گاؤں کے لوگ اس زخمی شخص کو ہسپتال ڈونگہ بونگہ میں ڈاکٹر کے پاس لے کر گئے تاکہ اس کا علاج کیا جائے کیونکہ اس وقت تک وہ زندہ تھا لیکن ہسپتال کے ڈاکٹر نے اس کو بالکل نہیں دیکھا اور کوئی توجہ نہ دی۔ اس بے چارے کے لواحقین، عزیز و اقارب جن میں خواتین اور بچے بھی شامل تھے وہ ساری رات ہسپتال سے باہر پلاٹ میں اس انتظار میں رہے کہ ان کے مریض کا علاج کیا جائے اور اسے کوئی attend کرے لیکن ان کے احتجاج اور کوشش کے باوجود کسی نے کوئی توجہ نہ دی۔ ڈونگہ بونگہ ایک ایسا قصبہ ہے کہ جس کے گردونواح میں گنجان آبادی ہے، وہاں منڈی ہے، تھانہ ہے ایک ٹاؤن کمیٹی ہے وہاں پر ہزاروں کی تعداد میں لوگ روزانہ آتے ہیں۔ جب لوگوں نے وہاں پر یہ واقعہ دیکھا اور ان کے پاس گئے تو ڈاکٹر نے نہ صرف یہ کہ اس کا علاج نہیں کیا بلکہ اس کے فوت ہونے کے بعد اس کے پوسٹمارٹم کی استدعا کو بھی منظور نہ کیا۔ اس پر لوگ مشتعل ہوئے اور لوگوں نے احتجاج کیا اور ہزاروں کی تعداد میں لوگوں نے اکٹھے ہو کر تھانے پر جا کر احتجاج کیا اور پولیس نے ان پر تشدد کیا جس کے خلاف لوگوں نے احتجاج کرتے ہوئے تھانے کو آگ لگائی اور اس کے بعد لوگ ہسپتال میں گئے اور وہاں پر بھی اس ڈاکٹر کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے انھوں نے توڑ پھوڑ کی۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم وہاں موقع پر موجود تھے۔ میرے ساتھی محمد یار ممونکا صاحب جن کے حلقے میں تھانہ ڈونگہ بونگہ کا کافی علاقہ ہے، فورٹ عباس سے ہمارے ساتھی شاہد انجم صاحب اور چودھری طاہر محمود صاحب اس بات کے گواہ ہیں کہ ہم وہاں موقع پر گئے۔ لوگوں نے وہاں پر سڑک بلاک کی ہوئی تھی۔ وہاں پر ایک آدمی ڈاکو کی فائرنگ سے ہلاک ہوا اور دوسرے دو آدمی پولیس کی فائرنگ سے ہلاک ہوئے۔ وہاں پر سڑک بلاک کی گئی تھی اور وہاں پر تین دن کوئی سرکاری اہلکار بشمول پولیس کے وہاں سے دوڑ گئے۔ وہاں حکومت کی کوئی گرفت نہیں تھی۔ ہم وہاں پر گئے اور ہم نے ڈسٹرکٹ ناظم سے تعاون کیا، آپ ان سے تصدیق کریں۔ ہمارے ساتھی طاہر محمود صاحب جو برسراقتدار جماعت سے تعلق رکھتے ہیں اور اس بات کے گواہ ہیں کہ ہم نے موقع پر جا کر ان سے negotiate کیا اور ہلاک ہونے والوں کے عزیز و اقارب کو دلاسا دیا اور منت سماجت کے بعد انھیں اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ وہاں سے میتیں اٹھائیں۔ ان کا پوسٹمارٹم ہم نے اپنی موجودگی میں کروایا۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ درست ہے کہ ہماری ڈیمانڈ تھی کہ ہائیکورٹ کے جج صاحب سے اس واقعہ کی انکوائری ہونی چاہئے۔ چلیں! ہائیکورٹ کے جج صاحب سے انکوائری نہیں ہوئی سیشن جج صاحب کے ذریعے سے انکوائری ہو رہی ہے۔ حکومت پنجاب کی طرف سے یہ اعلان کیا گیا تھا کہ وہاں پر جو تین افراد ایک ڈاکو کی فائرنگ سے اور دو پولیس کی فائرنگ سے ہلاک ہوئے تھے ان کو compensate کیا جائے گا اور دو دو لاکھ روپے دینے کا اعلان کیا گیا تھا۔ اس واقعہ کے دس آدمی مضروب ہیں جو پولیس کی فائرنگ سے زخمی ہوئے ہیں ایک مضروب لاہور کے میو ہسپتال میں زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا ہے۔ میں وزیر قانون سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کی حکومت نے جو اعلان کیا ہے اور آج تک ان بے چاروں کو کوئی compensation نہیں ملی اور جو زخمی ہیں وہ بے حد غریب لوگ ہیں وہ بے چارے علاج کے اخراجات برداشت نہیں کر سکتے۔

جناب سپیکر! حکومت پنجاب کی طرف سے کسی نے جا کر ان کی اشک شوئی نہیں کی۔ میں سب دوستوں سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں' یہ میرا ذاتی مسئلہ نہیں ہے۔ وہاں پر لوگوں کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے اور ہر جگہ یہی صورتحال ہے کیونکہ جب سے پولیس آرڈر نافذ ہوا ہے پولیس وہاں پر دندناتی پھرتی ہے' جب سے مجسٹریسی نظام کا خاتمہ ہوا ہے تو پولیس ہی لوگوں پر فائر کرنے والی ہے اور پولیس ہی وہاں پر deal کرنے والی ہے۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ خدا کے لئے آپ نے خود جو اعلان کیا ہے۔ ان غریب لوگوں کو compensation دیں۔ لوگوں نے جس ڈاکٹر اور ایس۔ایچ۔او کے خلاف احتجاج کیا تھا وہ وہاں پر دندناتے پھرتے ہیں۔ ان کو اتنی بھی توفیق نہیں ہوئی کہ ان کے خلاف کوئی کارروائی کرتے۔ میں آپ سے اور حکومتی بنچوں پر تشریف فرما بھائیوں سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ خدا کے لئے پنجاب میں پولیس گردی سے لوگوں کو تحفظ دیں۔ برائے مہربانی وہاں پر لوگوں سے جو زیادتی اور ظلم ہوا ہے اس کی تلافی کریں۔ بڑی مہربانی۔ شکریہ

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی' وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا اس سے پہلے ڈاکٹر وسیم صاحب نے بھی ایک نکتہ اٹھایا تھا اور اب جس طرح میرے محترم بھائی نے تفصیل کے ساتھ بات کی ہے۔ وقوعہ کچھ اسی قسم کا ہے کہ جس طرح ہمارے محترم اس حلقے سے جو ایم پی اے ہیں جس طرح

انہوں نے فرمایا۔ یہ در اصل احتجاج پولیس کے خلاف نہیں تھا بلکہ یہ حقیقت ہے کہ کوچوان موقع پر ہلاک ہو گیا تھا اور اس کے بعد اس کی میت کو ہسپتال لایا گیا' اس کے لواحقین کا مطالبہ یہ تھا کہ اس کا پوسٹ مارٹم رات کو ہی ہونا چاہئے لیکن ڈاکٹر نے وہ پوسٹ مارٹم نہیں کیا۔ اس کے بعد رات کو اس بات کی اجازت مانگی گئی کہ میت کو ہسپتال میں رکھنے کی اجازت دی جائے۔ ڈاکٹر نے وہ اجازت نہیں دی۔ رات کو پوسٹ مارٹم نہیں کیا اور صبح جب زیادہ لوگ اکٹھے ہو گئے تو انہوں نے ڈاکٹر کے رویے کے خلاف احتجاج کیا اور احتجاج کرتے ہوئے تھانے میں گئے اور پھر یہ ساری صورتحال وہاں سے پیدا ہوئی۔ بہر حال میں اس بات سے اتفاق کرتا ہوں لیکن یہاں میں اس قسم کی کوئی statement اس لئے نہیں دینا چاہتا تھا کہ خدانخواستہ میرے اس بیان کو بنیاد بنا کر جوڈیشل انکوائری میں کہیں استعمال نہ کیا جا سکے لیکن جس طرح میرے معزز بھائی نے دو تین چیزوں کے متعلق فرمایا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ حکومت پنجاب کی طرف سے جو لوگ وہاں پر اس واقعہ میں جاں بحق ہوئے ہیں ان کے لئے کسی compensation کا اعلان کیا گیا تھا تو میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ میں چیک کر لیتا ہوں۔ اگر اس قسم کا اعلان کیا گیا تھا تو That should be honoured انشاء اللہ تعالیٰ ان کو compensation دی جائے گی۔ جہاں تک انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ یہاں پر لاہور میں ایک زخمی موجود ہے اور کسی ہسپتال میں ان کا علاج ہو رہا ہے۔ میں ان سے درخواست کروں گا کہ اگر ان کے متعلق مجھے یہ تفصیل دے دیں تو میں انہیں یہ یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ حکومتی خرچ پر ان کا علاج کروایا جائے گا۔ تیسری بات میں ان کی خدمت میں یہ عرض کرتا ہوں کہ انہوں نے کہا کہ باقی جو زخمی ہیں وہ انتہائی کسمپرسی کے عالم میں اس وقت اپنا علاج کروا رہے ہیں۔ میں ان کی بھی تفصیل چاہوں گا اور انشاء اللہ تعالیٰ ان کے علاج معالجے کے لئے بھی بندوبست کیا جائے گا۔ آخری بات جو میں آپ کے توسط سے اس معزز ایوان میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم قطعی طور پر یہ نہیں چاہتے کہ کہیں پولیس کی high-handedness ہو یا اس قسم کا کوئی اور واقعہ ہو لیکن at the same time میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کی یہ ذمہ داری بھی ہے کہ writ of the government بھی establish ہو۔ یہ قطعی طور پر کسی وقت بھی برداشت نہیں کیا جا سکتا کہ کسی واقعے سے مشتعل ہو کر لوگ تھانے پر حملہ کر دیں اور تھانے کی عمارت کو جلا دیں' تھانے کے ریکارڈ کو جلا دیں' وائرلیس سیٹس جلا دیں' کنٹرول روم کو

جلا دیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہاں گورنمنٹ کی writ کا بھی سوال ہے لیکن اس کے باوجود میری آپ سے استدعا ہے کہ جوڈیشل انکوائری انتہائی آزادانہ طور پر ہو رہی ہے اور ہائیکورٹ کی ہدایات پر ہو رہی ہے۔ جب اس انکوائری کی رپورٹ آجائے گی تو وہ بھی ایوان میں پیش کی جائے گی اور انشاء اللہ تعالیٰ اسی انکوائری کی جو findings ہوں گی ان کی روشنی میں جو بھی لوگ ذمہ دار قرار دیئے جائیں گے ان کے خلاف کارروائی بھی کی جائے گی۔ شکریہ

جناب سپیکر، اب توجہ دلاؤ نوٹس کا وقت ختم ہوتا ہے۔ ایوان نماز ظہر کے لئے 20 منٹ کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(نماز ظہر کے وقفے کے بعد 2.12 پر جناب سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

قواعد کی معطلی کی تحریک

سرکاری قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک

جناب سپیکر، بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 32 اور 115 کو معطل کر کے صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف پر قاتلانہ حملہ کی بابت قرارداد مذمت پیش کرنے کی اجازت طلب کی گئی ہے۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ،

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب مصدرہ 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 32 اور 115 کو معطل کر کے صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف پر قاتلانہ حملہ کی بابت قرارداد مذمت پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ،

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب مصدرہ 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 32 اور 115 کو معطل کر کے صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف پر قاتلانہ حملہ کی بابت قرارداد مذمت پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ،

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب مصدرہ 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 32 اور قاعدہ 115 کو معطل کر کے صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف پر قاتلانہ حملہ کی بابت قرارداد مذمت پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

(مرحبا ہائے تحسین)

قرارداد

صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف پر قاتلانہ حملے کی مذمت

جناب سپیکر، وزیر قانون اپنی قرارداد پیش کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، شکریہ جناب سپیکر! میں قرارداد پیش کرتا ہوں کہ۔

"پنجاب اسمبلی کا یہ اجلاس صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف پر ہونے والے قاتلانہ حملے کی پُرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔ یہ اجلاس سمجھتا ہے کہ یہ حملہ پاکستان اور اسلام کے خلاف وطن عزیز کے دشمنوں کی سازش کا شاخسانہ ہے۔ آج کا یہ اجلاس صدر مملکت کی ذات کو کوئی نقصان نہ پہنچنے پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ صدر محترم کی ذات کو ہمیشہ اپنے حفظ و امان میں رکھے۔ یہ اجلاس پنجاب کے عوام اور ان کے نمائندوں کی طرف سے صدر پاکستان کی ملکی اور بین الاقوامی سطح پر دہشت گردی کے خلاف پالیسیوں کے ساتھ مکمل یکجہتی کا اظہار کرتا ہے۔ پنجاب اسمبلی کا یہ اجلاس اس واقعہ میں جاں بحق ہونے والے معصوم شہریوں اور فرض شناس اہلکاروں کے اہل خانہ کے غم میں برابر کا شریک اور خدا تعالیٰ سے مرحومین کی بلندی درجات کے لئے دعا گو ہے۔"

جناب سپیکر، یہ قرار داد پیش کی گئی ہے کہ،

"پنجاب اسمبلی کا یہ اجلاس صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف پر ہونے والے قاتلانہ حملے کی پرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔ یہ اجلاس سمجھتا ہے کہ یہ حملہ پاکستان اور اسلام کے خلاف وطن عزیز کے دشمنوں کی سازش کا شاخسانہ ہے۔ آج کا یہ اجلاس صدر مملکت کی ذات کو کوئی نقصان نہ پہنچنے پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ صدر محترم کی ذات کو ہمیشہ اپنے حفظ و امان میں رکھے۔ یہ اجلاس پنجاب کے عوام اور ان کے نمائندوں کی طرف سے صدر پاکستان کی ملکی اور بین الاقوامی سطح پر دہشت گردی کے خلاف پالیسیوں کے ساتھ مکمل یکجہتی کا اظہار کرتا ہے۔ پنجاب اسمبلی کا یہ اجلاس اس واقعہ میں جاں بحق ہونے والے معصوم شہریوں اور فرض شناس اہلکاروں کے اہل خانہ کے غم میں برابر کا شریک اور خدا تعالیٰ سے مرحومین کی بلندی درجات کے لئے دعا گو ہے۔"

اس قرار داد کو oppose تو نہیں کیا گیا لیکن میں قاسم ضیاء صاحب کو دعوت خطاب دیتا ہوں۔

قائد حزب اختلاف: شکریہ جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ دہشت گردی کے خلاف قرار داد کسی قسم کی دہشت گردی ہو، عالمی دہشت گردی ہو یا ریاستی دہشت گردی ہو۔ ہم تو ہمیشہ سے اس کی مذمت کرتے رہے ہیں اور کرتے رہیں گے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ میری ذمہ داری ہے کہ میں اپنی وساطت سے اس صوبے کے عوام کے جذبات بیان کروں۔ میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ جو قرارداد دہشت گردی کی حد تک ہے ہم اس کے ساتھ ہیں۔ ہم اس کی مذمت کرتے ہیں کہ ملک میں کسی بھی سطح پر دہشت گردی نہیں ہونی چاہئے لیکن اصل حقیقت یہ ہے کہ آج جو آپ ایوان سے یہ قرارداد پاس کروانا چاہتے ہیں یہ در اصل کس کی مذمت ہے؟ اس دہشت گردی کو روکنے کے ذمہ دار کون ہیں؟ میں سمجھتا ہوں کہ اس کی ذمہ داری اس حکومت پر ہے جو اس وقت پنجاب میں بیٹھی ہے کیونکہ دہشت گردی کے دونوں واقعات جن میں جنرل صاحب پر attack ہوئے ہیں دونوں کے دونوں پنجاب میں ہوئے ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کیا یہ قرار داد حکومت پنجاب پر عدم اعتماد ہے؟ کیا یہ قرار داد سکیورٹی ایجنسیز پر عدم اعتماد ہے؟ کیا یہ قرار داد وزیر اعظم پر عدم اعتماد ہے کہ جن کے تابع پورے پاکستان

کی لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال ہے؟ ہم دہشت گردی کی بالکل مذمت کرتے ہیں اور ہم اس کے خلاف ہیں لیکن جس ملک میں ادارے آئین کے مطابق اپنے اپنے کام نہیں کرتے وہاں پر ایسی دہشت گردی ہوا کرتی ہے۔ جب آپ اپنا کام نہیں کر سکتے تو دہشت گردی ہوتی ہے۔ کیا صرف قرار دادیں پاس کرنے سے دہشت گردی رکے گی؟ ہم پہلے بھی کئی دفعہ اسی ایوان میں لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال پر بحث کر چکے ہیں۔ اس پنجاب میں لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال کا ذمہ دار کون ہے؟ کیا ہم اس قرار داد میں کسی کو اس کا ذمہ دار ٹھہرائیں گے؟ کیا ہم ان ذمہ داروں سے مطالبہ کریں گے کہ وہ اس ضمن میں کیا کر رہے ہیں؟ اس ضمن میں دہشت گردی کا یہ عالم ہے کہ پہلے تو ممبران اسمبلی دہشت گردی کا شکار بنے آج جنرل صاحب جو چیف آف آرمی سٹاف بھی ہیں ان پر دہشت گردی ہو رہی ہے' ان پر حملہ کیا جا رہا ہے ہم اس حملے کی مذمت کرتے ہیں ہم دہشت گردی کی بھی مذمت کرتے ہیں لیکن جو لوگ اس امن عامہ کی صورتحال کے ذمہ دار ہیں آپ کی حکومت ہی اس کی ذمہ دار ہے۔ کیا اس کی کوئی ذمہ داری ہے؟ آپ ایک طرف تو اس جنرل کے ... ہمارے اراکین اسمبلی کو ٹیلی فون کرتے ہیں کہ جناب چلیں اسلام آباد ان سے چل کر ملیں۔ میں اس بات کی بھی مذمت کرتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ جب آپ جانا چاہتے ہیں اس "طوطے" کے پاس جس میں آپ کی حکومت کی جان ہے تو ہم تو اس میں شامل نہیں ہونا چاہتے۔ ایک بات اور میں Floor of the House پر یہ کہنا چاہوں گا کہ ہمارے وہ ساتھی جن کو آج ساتھی کہنے پر مجھے دکھ محسوس ہوتا ہے جو شاید غیرت کے نام پر کوئی داغ ہیں یا شاید وہ ساتھی جو [***] کر کے پہلے جا چکے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ اب ان وفادار ساتھیوں میں سے کوئی بھی ادھر نہیں جائے گا۔

جناب سپیکر: [***] کے الفاظ میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر! بات آپ دہشت گردی کی کرتے ہیں تو میں کس کو مورد الزام ٹھہراؤں اس حکومت کو؟ تو کیوں نہ آج یہ قرار داد بھی پاس کریں کہ جو اس کے ذمہ داران ہیں وہ استعفیٰ دیں؟ اس صوبے میں لاقانونیت کے جو بادل چھائے ہوئے ہیں اسے ختم کرنے کے لئے کیا

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

اقدام اٹھائے گئے ہیں۔ ڈونگہ بونگہ کا واقعہ ہو تب کچھ نہیں کر سکتے۔ ڈاکے، چوری اور راہزنی قتل و غارت عام ہے۔ میں کئی دفعہ انہیں آئینہ دکھا چکا ہوں کئی دفعہ انہی کے دیئے ہوئے اعداد و شمار اور انہوں نے کرائمز کے جو چارٹ بنائے ہیں جو cases رجسٹرڈ ہوئے ہیں وہ بھی انہیں بتائے ہیں کہ وہ پہلے سے کئی گنا زیادہ بڑھ چکے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج وزیر اعلیٰ صاحب بھی موجود ہیں اور آج بڑے عرصے کے بعد وہ ایوان میں آئے ہیں۔ ان کو میں کہنا چاہوں گا کہ لاہور جہاں یہ بیٹھے ہیں لاہور ڈویژن ڈاکے چوری اور دہشت گردی کا سب سے زیادہ گڑھ بنا ہوا ہے۔ اس کے بعد ان کا اپنا ڈویژن جہاں کے یہ رہائشی ہیں اور جہاں کا mandate لے کر اس ہاؤس میں پہنچے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ نمبر 2 پر وہ ہے۔ تو ہم کس کے خلاف قرارداد پاس کرنے لگے ہیں؟ کیا اس حکومت کے خلاف آپ قرارداد پاس کرنے لگے ہیں؟ آئیے! پھر قرار داد پاس کرتے ہیں کہ جو لوگ اس چیز کے ذمہ داران ہیں جن کی یہ ذمہ داری ہے کہ اس صوبے میں امن و امان قائم رہے دہشت گردی نہ ہو ان کے خلاف آئیے! پھر قرارداد پاس کرتے ہیں۔ جہاں تک دہشت گردی کی بات ہے ہم اس کی مذمت کرتے ہیں ہم تو اس زمانے میں بھی مذمت کرتے تھے جب جنرل ضیاء یہاں پر براجمان تھا اور آپ کے ساتھ بیٹھے ہوئے اکثر لوگ اور موجودہ وزیراعلیٰ بھی اس کے حامی تھے۔ اس وقت بھی ریاستی دہشت گردی ہوتی تھی۔ ہم تو اس وقت بھی اس کے خلاف لڑتے تھے آپ بھی دہشت گردی کے خلاف لڑتے ہیں لیکن ہم دہشت گردی کرنے والوں کے حق میں نہیں ہیں چاہے وہ کسی غریب آدمی کے ساتھ ہو۔

دوسری بات میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کیا ہماری پوری حکومت کو سوائے ایک شخص کی پرستش کرنے کے کیا ہم نے ان 17 لوگوں کے گھر جا کر ان کی دعائے مغفرت کی ہے۔ حالانکہ یہ بھی آپ کی ذمہ داری ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ آپ میں سے کوئی ایسا۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر، آرڈر پلیز۔

قائد حزب اختلاف، جناب سپیکر! ہم یہاں پر مخالفت برائے مخالفت نہیں کرنا چاہتے۔ لیکن ہم یہ بھی چاہتے ہیں کہ اس ملک کے جو آج حالات ہیں، اس صوبے کے جو حالات ہیں ان کو عوام کے سامنے ان واقعات کے جو ذمہ داران ہیں ان کو کم از کم کھڑے ہو کر ہمت سے، حوصلے سے یہ تسلیم کرنا چاہئے کہ آج وہ فیل ہو چکے ہیں۔ اس نے اسی صوبہ پنجاب میں پہلے دہشت گردی کی جاتی ہے تو ممبران اسمبلی

سے کی جاتی ہے۔ انہیں اسمبلی کے باہر سے اٹھا لیا جاتا ہے اور مجھے آج اس واقعہ کے بعد پہلی دفعہ وزیراعلیٰ صاحب کے سامنے بات کرنے کا موقع ملا ہے کہ ان کا اپنا بیان کہ "مجھے پتا نہیں، کسی نے پکڑا نہیں۔" آپ کا اپنا بیان ہے کہ "کسی نے پکڑا نہیں۔" اس طرح راجہ بشارت صاحب کا بیان آیا ہے تو پھر یہ آج بتائیں مجھے کہ اس صوبے میں حکومت کون کر رہا ہے؟ کون اس صوبے کی حکومت کو چلا رہا ہے؟ جب آپ کے اپنے معزز اراکین کو اٹھایا جاتا ہے اور اس کے بعد کوئی پرسان حال نہیں۔ چار چار گھنٹے، پانچ پانچ گھنٹے حبس بے جا میں تھانوں میں بند کیا جاتا ہے اور آپ کہتے ہیں کہ ہمیں پتا نہیں۔ اخبارات سرخیاں لگاتے ہیں باہر سے گاڑی بند کر دی جاتی ہے۔ اپنے ایوان میں آنے تک کی اجازت نہیں دی جاتی اور آپ پھر بھی کہتے ہیں کہ ہمیں پتا نہیں۔ تو پھر جب آپ کو نہیں پتا اور پھر جب آپ واقعی Police Act کو مان لیں گے، جب آپ واقعی Police Act میں پولیس کو اتنے اختیارات دے دیں گے یا آپ ان سے پوچھ گچھ نہ کر سکے تو پھر دہشت گردی کون روکے گا؟ آج میں یہ سمجھتا ہوں کہ ساری کی ساری ذمہ داری اس حکومت پنجاب پر ہے جو دہشت گردی ملک میں اور خاص طور پر ہمارے صوبے میں ہو رہی ہے۔ ہم قرار داد کے بھی خلاف نہیں ہیں ہم دہشت گردی کے خلاف قرار داد کے حق میں ہیں۔ یہ پاس ہونی چاہئے کہ جس نے دہشت گردی کی ہے اس کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے لیکن جو اس کے ذمہ داران ہیں ان کو بھی اس کے ساتھ سزا دی جائے۔ ان کو بھی عوام کے کٹہرے میں کھڑا کیا جائے تاکہ دنیا کو پتا چلے کہ جس ملک میں ہم امن و امان کی بات کرتے ہیں دہشت گردی کے خلاف کام کرنے کی بہت باتیں کرتے ہیں لیکن عملاً ہم نے اس کے لئے کیا کیا ہے؟ میں سمجھتا ہوں کہ میں آپ کے اس شکریے کے ساتھ کہ آپ نے مجھے اس پر بات کرنے کا موقع دیا۔ ہم آج یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ حکومت پنجاب مستعفی ہو جائے کہ یہ law and order situation سنبھالنے میں ناکام ہوئی ہے اور ہم اپنی اسی بات کے تحت اس ایوان سے بھی اپنے اس مطالبے کے ساتھ کہ جناب آج تک عملی طور پر کوئی ایسی چیز نہیں ہوئی ہے کہ جس سے اس ملک میں دہشت گردی روکی جا سکے۔ ہو بھی کیسے سکتی ہے؟ جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے کہ جب ترمیم ہی خود آپ اپنے ہاتھ باندھ کر آپ خود اس ایوان سے قرار دادیں وردی کے حق میں پاس کروا چکے ہیں اور اس کے ذریعے ایل۔ایف۔او کے تحت Schedule 6 میں تمام اختیارات وفاق کو دے کر پنجاب کے پہلے ہی

تمام اختیارات آپ سلب کروا چکے ہیں۔ کس بات پر کہیں گے کہ ہم law and order situation کو کنٹرول کریں گے؟

جناب سپیکر! اس بات پر ہم سمجھتے ہیں کہ یہ دہشت گردی حکومت پنجاب کی نااہلی ہے ہم اس معزز ایوان سے واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران متحدہ مجلس عمل کے علاوہ باقی تمام معزز ممبران حزب اختلاف ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

چودھری اصغر علی گجر، جناب والا! ہمیں بھی بولنے کا موقع دیا جائے۔

جناب سپیکر، اب میں قائد ایوان چودھری پرویز الٰہی صاحب کو دعوت خطاب دیتا ہوں۔

(نعرہ ہائے تحسین)

چودھری اصغر علی گجر، جناب والا! ہمیں موقع نہیں دیا گیا۔

جناب سپیکر، یہ بات پہلے میرے چیمبر میں طے ہوئی تھی کہ اپوزیشن لیڈر بات کریں گے اور ان کے بعد قائد ایوان بات کریں گے۔ وزیر قانون صاحب کی موجودگی میں اور ایڈوانٹری کمیٹی کی موجودگی میں یہ بات طے شدہ تھی۔ حالانکہ اپوزیشن لیڈر کو بھی علم نہیں ملنا چاہئے تھا کیونکہ کسی نے اس قرارداد کو oppose ہی نہیں کیا لیکن میں نے اس فیصلے کی روشنی میں ان کو علم دیا کیونکہ جب oppose ہی نہیں کیا تو پھر بات کرنے کا موقع بھی نہیں ملنا چاہئے۔

چودھری اصغر علی گجر، جناب والا! اسی فیصلے کی روشنی میں، میں بھی کچھ عرض کروں گا کہ کیا وہ روشنی اب مدہم تو نہیں ہو گئی؟

قائد ایوان، جناب سپیکر! دو منٹ دے دیں۔

جناب سپیکر، چلو! ٹھیک ہے۔ مختصر آ فرمائیں۔

چودھری اصغر علی گجر، شکریہ۔ جناب سپیکر! میں سب سے پہلے پاکستان کے صدر جنرل مشرف پر ہونے والے حملے کو condemn کرتا ہوں اور اس کی بھرپور مذمت کرتا ہوں اور جو لوگ اس سلسلے

میں شہید ہوئے ہیں ان کے دکھ درد میں' ان کے اہل خانہ کے دکھ درد میں برابر کا شریک ہوں۔ مجھے ہر قسم کی دہشت گردی سے اختلاف ہے اور اس میں کوئی شک نہیں لیکن جہاں تک 9/11 ستمبر کے واقعے کے بعد اس دنیا میں جو حالات پیدا ہوئے ہیں اور 11 ستمبر کے بعد دنیا کے اندر جس نام کو دہشت گردی کا نام دیا گیا اس نام سے مجھے اختلاف ہے۔ دنیا کے اندر چاہے دنیا ہو' چاہے ملک ہو' چاہے گاؤں ہو' قصبات ہوں' جس جگہ عدل ناپید ہو جائے گا' جس جگہ انصاف اٹھ جائے گا وہاں پر لوگ قانون اپنے ہاتھ میں لے لیں گے تو دنیا کے اندر اس وقت پوری کی پوری طاقت امریکہ کے ہاتھ میں ہے۔ امریکہ نے پوری دنیا کے اندر دہشت گردی کو جنم دیا ہوا ہے' چاہے وہ افغانستان کا معاملہ ہو' عراق کا معاملہ ہو' کشمیر کا معاملہ ہو' چیچنیا کا معاملہ ہو' ہر جگہ سٹیٹ کی دہشت گردی ہے۔ فلسطین کے اندر کیا ہو رہا ہے خودکش حملے کیوں ہو رہے ہیں؟ اس لئے ہو رہے ہیں کہ امریکہ نے وہاں فلسطینیوں کا جینا حرام کر دیا ہے۔ آخر یہ مظلوم لوگ کہاں جائیں گے؟ مجھے صرف اتنی بات کرنی ہے کہ پالیسی کے اعتبار سے ہمیں کسی صورت بھی اس دنیا کے سب سے بڑے دہشت گرد امریکہ کو اپنے کندھے پر سوار نہیں کرنا چاہئے۔ ہم اس حد تک اس پالیسی سے اختلاف کرتے ہیں۔ جہاں تک ملک کے اندر دہشت گردی ہو رہی ہے ہم نہیں چاہتے کہ پاکستان کا کوئی صدر' پاکستان کا کوئی جرنیل' پاکستان کا کوئی وزیراعظم' پاکستان کا وزیراعلیٰ کوئی بھی شخص اس طرح سے موت سے ہمکنار ہو۔ ہم اس کو اپنی رسوائی سمجھتے ہیں' اسے بے عزتی کا باعث سمجھتے ہیں اور ہم اس کی بھرپور مذمت کرتے ہیں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ اب میں دعوت خطاب دیتا ہوں قائد ایوان چودھری پرویز الٰہی صاحب کو۔۔

(نعرہ ہائے تحسین)

قائد ایوان، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اچھا ہوتا کہ میرے بھائی اپوزیشن لیڈر اپنی بات کرنے کے بعد یہاں بیٹھتے اور جن نکات کا انہوں نے ذکر کیا ہے ان کا کم از کم انہیں جواب سنتے اور سمجھنے کی ہمت ہوتی۔ بہرحال یہ ان کی اپنی صوابدید کے اوپر ہے کہ یہاں دہشت گردی کے حوالے سے ایک قرارداد مذمت پیش ہوئی اور اسے oppose نہیں کیا گیا۔ اسمبلی rules کے مطابق آپ کی بات بالکل درست ہے کہ جس قرارداد کو oppose نہ کیا جائے وہ

automatically تسلیم کی جاتی ہے اور وہ قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوتی ہے لیکن بحیثیت سپیکر آپ کے پاس اختیارات ہیں۔ آپ نے پھر بھی انہیں بولنے کا موقع دیا۔ یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے کہ ایک طرف تو قرارداد کو oppose نہیں کرتے اور دوسری طرف حقائق کو تسلیم نہیں کرتے اور واک آؤٹ کرتے ہیں۔ بہرحال یہ ان کی اپنی صوابدید ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ یہ قرارداد متفقہ طور پر آج پاکستان کے سب سے بڑے ایوان پنجاب اسمبلی نے اس قرارداد مذمت کو متفقہ طور پر منظور کیا ہے۔ میں تمام ممبران پنجاب اسمبلی کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

یقین جانئے پاکستان کے اندر جب سے دہشت گردی شروع ہوئی اس کے اثرات ہمارے ملک پر نہ صرف معیشت کے حوالے سے' نہ صرف پاکستان کی ساکھ کے حوالے سے پڑے ہیں بلکہ over all as a Nation بھی اس کے اثرات دور تک گئے ہیں اور آج جنرل پرویز مشرف صاحب کی پالیسیوں کی وجہ سے پاکستان کو معاشی طور پر جو استحکام ملا' آپ کو اچھی طرح یاد ہو گا کہ آج سے چار سال پہلے پاکستان معاشی طور پر مفلوج ہو کر رہ گیا تھا اور یہ کہا جا رہا تھا کہ ہم خدانخواستہ bankruptcy کی طرف جا رہے ہیں۔ پرویز مشرف صاحب کی پالیسیوں کی وجہ سے' اکنامک ریفارمز کی وجہ سے آہستہ آہستہ آج اللہ کے فضل و نوازش سے پاکستان مضبوط ہے اور 12 ارب ڈالر سے زیادہ پاکستان کے زرمبادلہ کے ذخائر ہیں جو بالکل ختم ہو کر رہ گئے تھے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ پاکستان کو بجا طور پر اسلام کا قلعہ کہا جاتا ہے۔ مسلمانوں کا مسئلہ چاہے فلسطین میں ہو' عراق میں ہو' چیچنیا میں ہو' چاہے کہیں بھی ہو سب سے زیادہ support پاکستان سے دی جاتی ہے تو اگر خدانخواستہ پاکستان کے خلاف ہی' پاکستان کے اندر ہی اسے کمزور کرنے کے لئے ملک کے دشمن اس طرح کی حرکات کریں کہ جس سے پاکستان کی ساکھ کو نقصان پہنچے' جس سے پاکستان کی معیشت کو نقصان پہنچے' جس سے پاکستان کا Image خراب ہو تو میں سمجھتا ہوں کہ ہر محب وطن پاکستانی مسلمان بھائی اور اقلیتی بھائیوں کا بھی فرض بنتا ہے کہ وہ صرف مذمت نہیں بلکہ پرزور مذمت کریں۔ مذمت کرنے کا دراصل مقصد یہ ہوتا ہے کہ ہماری توجہ اس طرف ہے۔ اس حقیقت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ راولپنڈی میں پہلا واقعہ ہوا ہے' اس کے بعد یہ جو دوسرا واقعہ

ہوا ہے' ان واقعات میں سکیورٹی کے lapses ضرور ہوتے ہیں لیکن جب اس طرح کے حملے ہوتے ہیں تو اس واقعہ میں آپ نے بھی دیکھا کہ lapses کے باوجود پنجاب پولیس کا کردار مثالی تھا' میں پنجاب پولیس کی نمائندگی کوئی اس حوالے سے نہیں کر رہا کہ وہ سارے کام اچھے کر رہے ہیں' بڑی اصلاح کی گنجائش ہے' بڑے کام کرنے کی ضرورت ہے لیکن وہاں پر پولیس کے جو 4 نوجوان شہید ہوئے وہ ہمارے لئے قابل تحسین ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آپ کو یاد ہوگا کہ صدر صاحب نے واقعے کے فوری بعد ٹیلی ویژن پر آ کر اس سپاہی کی تعریف کی اور دیگر پولیس والوں کے لئے انعامات کا بھی اعلان کیا اور پنجاب کی حکومت نے highest medal دینے کا بھی اعلان کیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ پچھلے 15/20 سال کی جو shortfall ہے' پولیس کو equip کرنے کے لئے اور نفری کے حوالے سے' ہم نے انشاء اللہ صحیح سمت پر کام شروع کر دیا ہے اور 1.5 بلین کا پیکج ہے جس میں نئی پٹرولنگ پوسٹ سے لے کر 10 ہزار کے قریب ہم نے بھرتی کرنی ہے۔ آپ حیران ہوں گے کہ پولیس کی نفری سے لے کر equipment تک اگر ہم تمام صوبوں کا موازنہ کرتے ہیں تو پنجاب تین گنا پیچھے ہے۔ اس طرف کسی نے توجہ ہی نہیں دی تو اب آپ انشاء اللہ دیکھیں گے کہ آہستہ آہستہ اس میں بہتری آئے گی۔ میں نے خود پولیس کو کہا ہے کہ لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے رپورٹ درج کرنے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہونی چاہئے۔ ہر شہری کو حق پہنچتا ہے کہ اگر کسی کی چوری یا ڈکیتی ہوئی ہے تو فوری طور پر پرچہ درج ہونا چاہئے اور اگر آپ نے کسی کا پرچہ نہ لیا تو آپ کو معاف نہیں کیا جائے گا۔ ہم نے آپ کی پراگرس' انویسٹی گیشن اور ریکوری کے اوپر دیکھنی ہے کہ کتنی جلدی ہوتی ہے اور آپ لوگوں کا لوٹا ہوا مال کتنی جلدی واپس کرتے ہیں؟ انشاء اللہ تعالیٰ آپ دیکھیں گے کہ اس میں بہتری آئے گی۔ انہوں نے جس دہشت گردی کا ذکر کیا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر وہ اپنی پارٹی کے گریبان میں جھانک کر دیکھیں گے تو انہیں الذوالفقار ضرور نظر آئے گی جس نے 7 سال تک دہشت گردی جاری رکھی بلکہ پاکستان کے اندر اگر کسی نے دہشت گردی کو introduce کیا ہے تو وہ پیپلز پارٹی اور ان کی ذیلی تنظیم الذوالفقار ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آج میں سمجھتا ہوں کہ اللہ کے فضل و نوازش سے جمہوریت کے حوالے سے تاریخی دن ہے' ایل۔ایف۔او کے مسئلہ پر جمہوریت کو اور زیادہ مضبوط بنانے کے لئے ایم۔ایم۔اے اور ان کے لیڈران نے متفقہ طور پر ہمارے ساتھ بیٹھ کر تمام شقوں پر کوئی جلدی میں نہیں بلکہ پورا ایک سال discussion کی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

تو یہ ہے جمہوریت کو مضبوط بنانے کا عملی طریقہ' جس کا اظہار متفقہ طور پر ایم۔ایم۔اے نے وہاں کیا اور آج جو طے شدہ معاہدہ تھا اس کے مطابق اللہ تعالیٰ کے فضل و نوازش سے ترامیم آئین میں ہو رہی ہیں۔ ان کو سمجھ تو ہے لیکن سمجھ سے باہر کچھ چیزیں ہیں کہ کیا ان ترامیم سے جمہوریت میں مضبوطی آئے گی یا نہیں؟ کیا یہ سمجھتے ہیں کہ ایم۔ایم۔اے یہ بھی نہیں سمجھ سکتی کہ وہ جو معاہدہ کر رہے ہیں یہ جمہوریت کو مضبوط بنانے کے لئے کر رہے ہیں یا اس کو کمزور بنانے کے لئے کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر! اس میں کوئی ایسی شق باقی نہیں رہی جس سے خدانخواستہ جمہوریت کو کوئی نقصان پہنچتا ہو بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ اس کے اندر جو ایک شق ہے جس میں صدر صاحب کو اعتماد کا ووٹ لینے کا پابند کیا گیا ہے' میں سمجھتا ہوں کہ وہ پاکستان کی تمام اسمبلیوں اور سینٹ سے اعتماد کا ووٹ لے رہے ہیں جو الیکشن کا حصہ بنے گا اور انشاء اللہ وہ منتخب صدر ہوں گے۔ جب وہ آپ کے ووٹ سے منتخب صدر ہوں گے تو کیا جمہوریت مضبوط ہو گی یا کمزور ہو گی؟ انھوں نے ایک دفعہ نہیں بلکہ جب وہ لاہور میں گورنر ہاؤس تشریف لائے تو اس وقت انھوں نے سب سے پہلے پنجاب اسمبلی کے ممبران کو خطاب کرتے ہوئے کہا تھا کہ میں چاہتا ہوں کہ یہ اسمبلیاں اللہ کے فضل و نوازش سے پانچ سال پورا کریں گی۔ چار دن پہلے انھوں نے یہاں کابینہ کو خطاب کیا اور کہا کہ میں ایمانداری سے کہتا ہوں کہ یہاں جمہوریت کو ہم صحیح معنوں میں مضبوط کریں گے اور اسمبلیاں انشاء اللہ پانچ سال پورا کریں گی۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ بھی اپنی جگہ حقیقت ہے کہ اس سے پہلے بھی انھوں نے جو بھی وعدہ کیا ہے کہ فلاں تاریخ تک میں الیکشن کراؤں گا۔ اس تاریخ سے دو دن پہلے الیکشن ہوئے۔ اب انھوں نے کہا کہ وردی کی تاریخ میں خود دوں گا اور آپ نے دیکھا کہ اس معاہدے کے تحت اس پر بھی آج ووٹنگ ہو رہی ہے۔ انھوں نے جو commitment کی ہے وہ پوری کی ہے۔ اس سے

پاکستان کو، جمہوریت کو اور اداروں کو فائدہ ہوا ہے اور ادارے اللہ کے فضل و نوازش سے پہلے سے زیادہ مضبوط ہوئے ہیں۔ اس میں جو دوسرے issues تھے جن میں بجوں کا issue تھا۔ وہ بھی طے کیا گیا' اس پر بھی آج ووٹنگ ہو رہی ہے تو ان تمام شقوں پر آج ووٹنگ ہو رہی ہے۔ یہ پاکستان کے اندر جمہوریت کو پہلے سے زیادہ' اداروں کو پہلے سے زیادہ مستحکم اور مضبوط کرنے کے لئے جناب پرویز مشرف صاحب نے خود معاہدے میں ہمارا ساتھ دیا اور ان کی وجہ سے ایم۔ایم۔اے کی وجہ سے اور اتحادی جماعتیں قائداعظم مسلم لیگ کی وجہ سے آج اللہ کے فضل و نوازش سے ایک تاریخ جمہوریت کو مضبوط بنانے کے حوالے سے لکھی جا رہی ہے جس میں یہ لوگ شامل نہیں ہیں۔ یہ لوگ باہر ہیں اور یہ لوگ ذہنی طور پر مفلوج ہیں اور ان کی سمجھ سے یہ باہر ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

میں یہ سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ آج ایک تاریخی دن ہے اور یہ بات بھی اپنی جگہ درست ہے کہ پاکستان کے دشمنوں کی کمی نہیں ہے اور پاکستان کے دشمن پاکستان کو دہشت گرد state declare کرنے کے حوالے سے کوئی موقع ضائع نہیں کرتے۔ اس میں میں نام نہیں لینا چاہتا۔ آپ سب جانتے ہیں کہ ایک ایسا موقع آیا کہ بالکل یہ ہونے کو تھا۔ اس کے بعد سب کو پتا ہے کہ پاکستان کا کیا حشر ہونا تھا لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ پرویز مشرف صاحب کی دانشمندانہ پالیسیوں کی وجہ سے یقین کریں کہ اللہ کے فضل و نوازش سے پاکستان اس نازک موڑ سے خیر خیریت سے گزر گیا اور آج پاکستان اللہ کے فضل و نوازش سے پہلے سے مضبوط ہے۔ اس معاہدے کے بعد اس سے زیادہ مضبوط ہے اور انشاء اللہ آج کی ترمیم کے بعد جمہوریت پہلے سے زیادہ مضبوط ہو گی۔ (نعرہ ہائے تحسین) انہی الفاظ کے ساتھ میں تہہ دل سے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور ایوان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ یہ قرارداد ایوان نے متفقہ طور پر منظور کی ہے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: شکریہ۔ مہربانی۔ یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ۔

"پنجاب اسمبلی کا یہ اجلاس صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف پر ہونے والے قاتلانہ حملے کی پرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے اور یہ اجلاس سمجھتا ہے کہ یہ حملہ پاکستان اور اسلام کے خلاف وطن عزیز کے دشمنوں کی سازش کا شاخسانہ ہے آج کا یہ اجلاس صدر مملکت کی ذات کو کوئی نقصان نہ پہنچنے پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے

اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ صدر محترم کی ذات کو ہمیشہ اپنے حفظ و امان میں رکھے یہ اجلاس پنجاب کے عوام اور ان کے نمائندوں کی طرف سے صدر پاکستان کی ملکی اور بین الاقوامی سطح پر دہشت گردی کے خلاف پالیسیوں کے ساتھ مکمل یکجہتی کا اظہار کرتا ہے۔ پنجاب اسمبلی کا یہ اجلاس اس واقعہ میں جاں بحق ہونے والے معصوم شہریوں اور فرض شناس اہلکاروں کے اہل خانہ کے غم میں برابر کا شریک ہے اور خدا تعالیٰ سے مرحومین کی بلندی درجات کے لئے دعا گو ہے۔

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

(نعرہ ہائے تحسین)

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر، اب ہم تحاریک استحقاق کو لیتے ہیں۔ تحریک استحقاق نمبر 100 رانا ثناء اللہ خان صاحب کی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، یہ کافی عرصے سے pending چلی آ رہی ہے۔ رانا صاحب سے بات بھی ہو گئی تھی۔ لودھی صاحب کی خدمت میں بھی عرض کیا تھا۔ اس کو dispose of کر دیں۔

جناب سپیکر، محرک تشریف نہیں رکھتے، تحریک dispose of ہوئی۔ تحریک استحقاق نمبر 112 جناب محمد آجاسم شریف صاحب، جناب مجتبیٰ شجاع الرحمان صاحب اور جناب کامران مائیکل صاحب کی طرف سے ہے، تشریف نہیں رکھتے تحریک dispose of ہوئی۔ تحریک استحقاق نمبر 115 جناب جاوید علاؤ الدین ساجد صاحب کی طرف سے ہے، تشریف نہیں رکھتے تحریک dispose of ہوئی۔ تحریک استحقاق نمبر 119 میاں محمد لطیف بخوار راجپوت صاحب کی طرف سے ہے، تشریف نہیں رکھتے تحریک dispose of ہوئی۔ تحریک استحقاق نمبر ؛ سید احسان اللہ وقاص صاحب کی ہے۔

پنجاب ڈویلپمنٹ آف سٹیز ایکٹ 1976 کے سیکشن 35 کے مطابق اتھارٹی کی رپورٹ پیش کرنے میں تاخیر

سید احسان اللہ وقاص: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ Punjab Development of Cities Act,1976 کے تحت سیکشن 35 کے مطابق حکومت پر لازم ہے کہ وہ متذکرہ قانون کے تابع قائم کی گئی اتھارٹی کی رپورٹ پیش کرے۔ حکومت نے ابھی تک متذکرہ رپورٹ پیش نہیں کی ہے جس سے نہ صرف میرا بلکہ اس معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: short statement دینا چاہیں گے؟

سید احسان اللہ وقاص: جی' جناب سپیکر! اس کا جو سیکشن 35 ہے وہ میں پڑھ کر سنانا چاہتا ہوں کہ Punjab Development of Cities Act کے تحت

1 The authority shall prepare for every year a report of its activities during that year and submit the report to the government in such form and on or before such date as may be prescribed

2 The report referred to in sub section 1 shall be laid before the Provincial Assembly of the Punjab within six months of its reciept by the government

جناب والا! گزارش یہ ہے کہ یہ بڑا اہم ایکٹ ہے اور اس کے تحت پورے پنجاب کے اندر شہروں کی ڈویلپمنٹ کے کاموں کے بارے میں ایک رپورٹ اسمبلی کے سامنے آنی چاہئے۔ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ اتنا اہم معاملہ ہے اور یہاں پر یہ رپورٹ کیوں نہیں پیش کی گئی ہے؟ جب یہ رپورٹ پیش کی

جاتی تو صوبے بھر کے اہم شہروں کے اندر جتنا بھی ڈویلپمنٹ کا کام ہے' ایکٹ میں پوری تفصیل دی گئی ہے کہ سیوریج' واٹر سپلائی اور ڈویلپمنٹ کا جتنا بھی کام ہے وہ اس ایکٹ کے تحت cover ہوتا ہے اور اس کی جو رپورٹ آتی ہے اس سے ہمیں پوری حکومتی کارکردگی کا بھی اندازہ ہوتا ہے۔ ہمیں یہ بھی اندازہ ہوتا ہے کہ ہم لوگ جو شہروں میں رہتے ہیں وہاں پر شہروں کی کیا صورتحال ہے اور دیگر ممبران اسمبلی اپنے اپنے شہروں کی صورتحال کو بھی یہاں بیان کر سکتے ہیں۔ اس لئے میں نے اس بارے میں تحریک استحقاق پیش کی ہے۔ مہربانی کر کے اس کو منظور کر کے استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے تاکہ یہ پتا چل سکے کہ جن افسران نے یہ کوتاہی کی ہے ان کا موقف بھی سنا جائے اور استحقاق کمیٹی اس پر تفصیلاً بات کر کے اپنی رپورٹ اسمبلی کے اندر پیش کرے۔ بہت بہت شکریہ

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ جی' لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ سید احسان اللہ وقاص صاحب نے جو تحریک استحقاق پیش کی ہے اور جس مسئلے کی طرف انہوں نے ایوان کی توجہ مبذول کروائی ہے وہ بالکل درست بات ہے کہ متعلقہ قانون کے تحت Section 35 Development of Cities Act کے تحت رپورٹ ایوان میں پیش کی جانی ضروری ہے لیکن میں معزز رکن کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس کے ساتھ ہی ایک یہ بات بھی ہے کہ حکومت اس کے متعلق ایک تاریخ مقرر کرتی ہے اور جب سے ہماری حکومت برسراقتدار آئی ہے اس کے بعد ہم نے 20۔نومبر 2003بابت مالی سال 03-2002 کی تاریخ----

چودھری اصغر علی گجر: جناب سپیکر! اپوزیشن کو بلا لیا جائے۔

جناب سپیکر: پلیز لاء منسٹر صاحب کو بات کر لینے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ حکومت ایک وقت مقرر کرتی ہے کہ اس وقت کی رپورٹ دی جائے۔03-2002 کی رپورٹ کے متعلق حکومت نے 20۔ نومبر کی تاریخ مقرر کی تھی۔ میں معزز رکن کی خدمت میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ رپورٹ حکومت کو موصول ہو چکی ہے۔ اس کا ترجمہ ہو رہا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ میں سمجھتا ہوں کہ چھ مہینے کی رپورٹ

ہمارے پاس آئی ہے کیونکہ چھ مہینے کی ہی آئی تھی تو انشاء اللہ ہماری کوشش یہ ہوگی کہ اسی رواں اجلاس میں پیش کر دیں۔ اگر نہیں تو انشاء اللہ تعالیٰ ایک مہینے کے اندر اندر یہ رپورٹ پیش کر دی جائے گی۔ شکریہ

جناب سپیکر، وقاص صاحب! کیا آپ اس کو press تو نہیں کرتے؟ کیونکہ منسٹر صاحب نے یقین دہانی کروادی ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، اگر وہ یقین دہانی کروا رہے ہیں تو میں press نہیں کرتا لیکن گزارش یہ ہے کہ اگر استحقاق کمیٹی میں یہ چلی جائے اور وہاں پر ذرا تفصیل سے بات ہوگی کہ جو رپورٹ اسمبلی میں پیش کرنے کے لئے ہوتی ہے یہ افسران بروقت کیوں نہیں تیار کرتے؟

جناب سپیکر، جب انہوں نے فرمادیا ہے کہ اسی سیشن یا اگلے سیشن میں پیش کر دی جائے گی۔

سید احسان اللہ وقاص، تاخیر کی ذمہ داری کا بھی تو تعین ہونا چاہئے۔ اگر کوئی ذمہ دار ہے تو ان سے بھی کوئی پوچھ گچھ ہونی چاہئے' کوئی چیک ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔

جناب ارشد محمود بگو، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' فرمائیں!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! گجر صاحب نے بھی درخواست کی ہے اور میں بھی یہ درخواست کرتا ہوں کہ کسی کو بھیجا جائے اور اپوزیشن کو لے کر آئیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ مجھے اس بات پر کوئی اعتراض نہیں ہے اور ہمیشہ حکومت جا کر اپوزیشن کو منا کر لاتی رہی ہے میں سمجھتا ہوں کہ بعض اوقات قومی ذمہ داری سے بلاامتیاز عہدہ برآ ہونا چاہئے لیکن مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اپوزیشن نے ہمیشہ قومی ذمہ داریوں سے انحراف کیا ہے اور آج صبح بھی ایک بار نہیں' تین بار آپ کے چیمبر میں یہ بات طے ہوئی تھی کہ اپوزیشن نے اس معاملے پر واک آؤٹ نہیں کرنا بلکہ انہوں نے اپنی رائے کا اظہار نہیں کرنا وہ خاموشی کے ساتھ بیٹھیں گے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی طریقہ کار نہیں ہے کہ اپنی بات کر کے واک آؤٹ کر جائیں۔ قائد ایوان کی بات نہ سنیں' ایوان کے دوسرے ارکین

کی بات نہ سنیں اور پھر اس کے بعد ہم ان کو منانے کے لئے چلے جائیں۔ انہوں نے واک آؤٹ اپنی صوابدید پر کیا ہے' اپنے صوابدیدی اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے کیا ہے۔ وہ اس وقت سن رہے ہوں گے میری ان سے گزارش ہوگی کہ وہ اسی صوابدیدی اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے ایوان میں واپس تشریف لے آئیں۔

چودھری اصغر علی گجر، جناب سپیکر! میں ایک گزارش کرتا چلوں کہ میں راجہ صاحب کی اس بات کی تصحیح کرنا چاہتا ہوں کہ نہ بائیکاٹ کرنے سے متعلق بات ہوئی ہے اور نہ ہی بائیکاٹ نہ کرنے سے متعلق بات ہوئی ہے۔ اس میٹنگ میں بائیکاٹ سے متعلق کوئی بات نہیں ہوئی۔ بہرحال اگر وہ گئے ہیں تو کم از کم ایوان والوں کو اخلاق کا مظاہرہ کرنا چاہئے اور انہیں تنگ دلی کا قطعاً مظاہرہ نہیں کرنا چاہئے۔ انہیں اپنے ذمہ دار لوگوں کو بھیجنا چاہئے کہ وہ واپس بلا کر لائیں۔

جناب صبغت اللہ چودھری (ایڈووکیٹ)، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی چودھری صاحب!

جناب صبغت اللہ چودھری (ایڈووکیٹ)، شکریہ۔ جناب سپیکر! اس میں ہر بات میں درست پہلو نظر نہیں آ رہا۔ انہیں بار بار منانے سے میں تو یہ کہوں گا کہ وہ اور ہی خراب ہو رہے ہیں۔ میں یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ کچھ لوگ روٹھے ہوئے اچھے لگتے ہیں۔ اب اپوزیشن کو کچھ وقت کے لئے روٹھا رہنا چاہئے۔ جہاں تک ایم۔ایم۔اے کے جذباتی ہونے کا تعلق ہے چونکہ ان سے پچھلے سال سے کافی واسطہ رہا ہے اور تازہ تازہ ہی اپوزیشن ان کی متعلقہ ہیں اس وجہ سے ان پر بھی گھبراہٹ طاری ہو رہی ہے کہ انہیں منا کر لایا جائے۔ اپوزیشن کا رویہ اس ایوان میں قومی مفادات کے ہمیشہ منافی رہا ہے اور جیسا کہ چودھری صاحب نے ابھی نشاندہی فرمائی ہے کہ اپوزیشن نے الذوالفقار تنظیم تیار کی تھی اور ایف۔ایس۔ایف کا بھی معاملہ دیکھ لیجئے تو میں یہ کہوں گا کہ ان کو تو میں یہ دعوت دیتا ہوں کہ۔

ندامت ہوئی جن گناہوں کے بدلے
وہ بچپن کی چند ایک نادانیاں تھیں

ان کو منانے کا تو بالکل کوئی جواز ہی نہیں ہے۔ ہمیں قطعی طور پر نہ جانا چاہئے نہ انہیں منانا چاہئے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی، بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! میری اس میں گزارش یہ ہے کہ میرے فاضل دوست یہ فرما رہے ہیں کہ ہم پر گھبراہٹ طاری ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم اپوزیشن کا حصہ ہیں اور اپوزیشن کا حصہ رہیں گے۔ میں یہ اس ایوان میں کہہ رہا ہوں اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم نے یہ سوچا ہے کہ اپوزیشن، ہم issue پر بات کریں گے، کسی کی ذات کے حوالے سے، کسی کی ذاتی کردارکشی کے حوالے سے ہم کوئی بات نہیں کریں گے۔ یہ روایات ہیں، ہماری یا ان کی روایات نہیں ہیں بلکہ اس ایوان کی روایات ہیں۔ قائد حزب اختلاف نے تو مذمت کی ہے اور یہ ان کا حق ہے کہ وہ اس پر اختلاف کرتے ہیں۔ یہ کہنا کہ ہم ان کو منا کر نہیں لائیں گے تو یہ کوئی اچھی روایت نہیں ہے۔ میں proceedings پڑھ رہا تھا کہ جب سے یہ ایوان معرض وجود میں آیا ہے کبھی بھی ایسا نہیں ہوا بلکہ جب بھی اپوزیشن چاہے وہ ایک ممبر پر مشتمل ہوتی ہے جب بھی وہ واک آؤٹ کرتی ہے تو حکومت کی طرف سے لوگ جاتے ہیں اور وہ ان کو لے کر آتے ہیں۔ اس لئے کہ اپوزیشن اس ایوان کا زیور ہے، اس ایوان کا حسن ہے۔ لہذا میں آپ سے درخواست کروں گا کہ آپ اس ایوان کے کسٹوڈین ہیں، آپ اگر اس پر کوئی آرڈر مرحمت فرمائیں تو ان کو ہم لے آتے ہیں۔ اگر ان کو کوئی شرم اور جھجک آتی ہے تو ہم چلے جاتے ہیں اور ان کو request کر کے لے آتے ہیں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ بگو صاحب! تشریف رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں چودھری صاحب سے معذرت کے ساتھ یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس میں شرم یا جھجک والی بات نہیں ہے لیکن دیکھنا یہ ہے کہ جب اپوزیشن ایک positive role ادا کر رہی ہو تو حکومتی بنچوں کو ان کو facilitate کرنا چاہئے کہ وہ اپنا positive role ادا کریں لیکن جب اپوزیشن negative role پر آجائے تو میں سمجھتا ہوں کہ حکومتی بنچوں کو negative role کے لئے انہیں facilitate نہیں کرنا چاہئے۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت بھی کوئی issue نہیں تھا۔ کوئی issue ہوتا ہے، کوئی اصولی مؤقف ہوتا ہے اگر اس پر اپوزیشن واک آؤٹ کرے تو سر آنکھوں پر۔ اس سے پہلے بھی ہم اپوزیشن کو منا کر لاتے رہے ہیں۔

اب بھی جو آپ کا حکم ہوگا سر آنکھوں پر اس کی تعمیل کی جائے گی لیکن اس کے ساتھ ہی میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اپوزیشن کو بھی اپنے رویے میں تبدیلی لانی چاہئے اور ایک positive رویہ اپنانا چاہئے۔ پورے پاکستان کی قومی اسمبلی میں یہ قرارداد پیش ہوئی وہاں پر کسی نے واک آؤٹ نہیں کیا۔ باقی تینوں صوبوں میں بھی یہ قرارداد پیش ہوئی۔ وہاں پر کسی نے بھی واک آؤٹ نہیں کیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہاں پنجاب کی اپوزیشن نے اس قرارداد پر واک آؤٹ کر کے اس بات کو ثابت کیا ہے کہ دوسرے لفظوں میں وہ دہشت گردی کی حوصلہ افزائی کرنا چاہتے ہیں۔ میرے بھائی ارشد بگو صاحب نے ابھی یہ فرمایا ہے کہ شاید ہمیں شرم آتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ شرم تو اس وقت اپوزیشن کو آ رہی تھی کہ وہ ایک دہشت گرد کو دہشت گرد کہنے کے لئے تیار نہیں تھی۔ دہشت گردی کسی کے ساتھ بھی ہو میں سمجھتا ہوں کہ وہ قابل مذمت ہے۔ کیا آپ اس حقیقت سے انکار کر سکتے ہیں کہ یہ قرارداد جو آج ہم نے پیش کی ہے یہ اس کو اپوزیشن کی consensus کے ساتھ تیار کیا تھا اور اپوزیشن نے اس بات پر اتفاق کیا تھا کہ وہ اس پر silent رہیں گے نہ "ہاں" کہیں گے نہ "ناں" کہیں گے بلکہ وہ silent رہیں گے۔ یہ بات طے شدہ تھی اور اگر اپوزیشن اپنے طے شدہ معاملات سے بھاگتی ہے، انحراف کرتی ہے یا راہ فرار اختیار کرتی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کو condemn کرنا ضروری ہے۔ باقی جو آپ کا حکم ہو گا انشاء اللہ تعالیٰ اس کی تعمیل کی جائے گی۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی فرمائیں!

وزیر مواصلات و تعمیرات، شکریہ جناب سپیکر! ابھی ارشد بگو صاحب نے فرمایا ہے کہ ہمیں اچھی روایات کی پاسداری کرنی چاہئے اور انہیں منانے کے لئے جانا چاہئے۔ میں اس بات سے اتفاق کرتا ہوں لیکن اچھی روایات کا لفظ انہوں نے استعمال کیا ہے جو بری روایات ہیں ان کی پاسداری کرنا نہ تو ٹریژری بنچز کا فرض ہے اور نہ ہی آپ کا۔ جیسا کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ یہ بھی اپوزیشن کا حصہ ہیں جس طریقے سے یہ اپوزیشن کو مثبت انداز میں نبھا رہے ہیں اگر یہ روٹھیں گے تو ہم ان کو منانے جائیں گے۔ اب بھی اور اس وقت بھی پیپلز پارٹی کا ایک رکن جو کہ ان کے منفی رویے کا حقدار نہیں ہے انہوں

نے واک آؤٹ نہیں کیا۔ وہ یہاں پر تشریف رکھتے ہیں اور میں ان کے اس مثبت انداز کو سراہتا ہوں اور جس وقت انہوں نے واک آؤٹ کرنا ہوتا ہے اور کر کے پھر واپس آنا ہوتا ہے۔ اس لئے میری گزارش یہ ہے کہ وہ خود ہی گئے ہیں اور خود ہی واپس تشریف لے آئیں۔

جناب جہانزیب امتیاز گل، جناب سپیکر! Point of personal explaination

جناب سپیکر، جی فرمائیں!

جناب جہانزیب امتیاز گل، جناب سپیکر! میری ایک تحریک استحقاق ہے اور میں اپوزیشن لیڈر کی consent کے ساتھ یہاں پر آیا ہوں اور میں اس تحریک استحقاق کے ذریعے آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ آپ کی حکومت کتنی نااہل ہے اس لئے میں اپنے فرائض کی انجام دہی کے لئے یہاں بیٹھا ہوں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ میری چودھری اصغر علی گجر صاحب سے اور ارشد محمود بگو صاحب سے گزارش ہے کہ آج صبح ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ میں جو طے پایا تھا وزیر قانون صاحب نے اس پر روشنی ڈال دی ہے۔ میں صرف یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ وزیر قانون صاحب نے جب rules relax کرنے کے لئے ایوان کے سامنے استدعا کی تو اس وقت بھی کسی نے oppose نہیں کیا۔ ایوان نے متفقہ طور پر rules relax کرنے کی اجازت دے دی۔ جب قرار داد پیش کی گئی اس وقت بھی کسی معزز رکن نے قرارداد کو oppose نہیں کیا۔ جیسا کہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ rules کے مطابق اگر کوئی معزز رکن قرارداد کو oppose نہیں کرتا تو پھر اس پر debate نہیں ہو سکتی۔ چونکہ یہ ایک معاہدہ کا حصہ تھا کہ جو بات ادھر ایڈوائزری کمیٹی میں یا اپوزیشن لیڈر اور وزیر قانون کی موجودگی میں طے پائی کہ اپوزیشن لیڈر بات کریں گے اس کے بعد قائد ایوان بات کریں گے لیکن انہوں نے اپنی بات کر لی، پورے ایوان نے ان کی بات سنی جب قائد ایوان نے بات شروع کی تو وہ واک آؤٹ کر گئے۔ حالانکہ بالکل واضح طور پر میری موجودگی میں انہوں نے کہا تھا کہ کوئی واک آؤٹ نہیں ہو گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ جب انہوں نے ذہن ہی بنایا ہوا ہے کہ ہرصورت واک آؤٹ کرنا ہے تو پھر کل دیکھیں گے لیکن آج کا ایجنڈا واک آؤٹ میں پورا ہو گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

چودھری اصغر علی گجر، جناب سپیکر! ایوان کی اس سختی پر ہم احتجاجاً واک آؤٹ کرتے ہیں اور نوکن کے طور پر باہر جا رہے ہیں۔

(اس مرحلہ پر متحدہ مجلس عمل کے تمام معزز ممبران
ایوان سے نو کن واک آؤٹ کر گئے)

جناب سپیکر، ہم دو منٹ کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ آپ کو منا لائیں گے۔ چونکہ سید احسان اللہ وقاص صاحب اس تحریک کو press نہیں کرتے تو یہ dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 2 جناب سید احسان اللہ وقاص صاحب کی ہے۔ اس کو pend کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 3 جناب جاوید علاؤالدین ساجد صاحب کی ہے جو پہلے ہی سے dispose of ہو چکی ہے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 4 راجہ ارشد محمود صاحب کی ہے وہ تشریف نہیں رکھتے، تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 5 جناب جہانزیب امتیاز گل صاحب کی ہے۔

جناب جہانزیب امتیاز گل: جناب سپیکر! اگر آپ اسے pend کرنا چاہیں تو کر لیں یا پھر اگر حکم فرمائیں تو میں پڑھ دیتا ہوں۔

جناب سپیکر، آپ اپنی تحریک پڑھیں۔ میں گل حمید خان روکھڑی اور اختر حسین رضوی صاحب سے گزارش کروں گا کہ تمام اپوزیشن کے اراکین جو لابی میں بیٹھے ہوئے ہیں براہ مہربانی ان کو واپس لے آئیں۔

رکن اسمبلی کو جیل کا معائنہ کروانے سے انکار

جناب جہانزیب امتیاز گل: میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد جس میں قیدی رکھنے کی گنجائش صرف سات سو ہے مگر وہاں پر بائیس سو افراد کو بند جوڈیشل حوالات رکھا جاتا ہے جس سے جیل مذکور کے اندر ملزمان کو رکھنے کی حالت(condition) انتہائی ابتر ہے جبکہ حکومت کی طرف سے مہیا کردہ فنڈز اور

غیر سرکاری تنظیموں (N.G.Os) کی طرف سے فراہم کردہ امداد کے خورد برد ہونے کی شکایات زبان زدعام ہیں جس سے عوام الناس میں تشویش کے رجحانات پائے جاتے ہیں۔ قانون استحقاقات اراکین صوبائی اسمبلی پنجاب مصدرہ 1972 کے سیکشن 18 میں دیئے جانے والے استحقاق بابت inspection of Jails کا مقصد ایسے حالات کا موقع پر جائزہ لینا اور پھر متعلقہ انچارج وزیر کو رپورٹ ارسال کر کے اصلاح و احوال کرنا تمام معزز اراکین اسمبلی کا فرض منصبی اور استحقاق ہے۔

میں نے بحیثیت رکن اسمبلی مورخہ 19۔نومبر 2003 کو بذریعہ چٹھی سپرنٹنڈنٹ جیل فیصل آباد ایم مبشر احمد خان کو آگاہ کیا کہ میں Punjab Privileges Act 1972 کے سیکشن 18 کے تحت آپ کی جیل کا visit کرنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ میں اپنی چٹھی میں درج تاریخ اور وقت کے مطابق ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد کو visit کرنے کے لئے پہنچا تو متذکرہ جیل کے سپرنٹنڈنٹ نے میری پیشگی اطلاع کے باوجود مجھے جیل visit کروانے سے انکار کر دیا اور کہا کہ انسپکٹر جنرل جیل خانہ جات نے کسی بھی رکن اسمبلی کو جیل visit کرنے کی ممانعت کی ہوئی ہے البتہ آپ کی طرف سے موصول ہونے والا intimation letter میں آئی۔جی جیل خانہ جات کو بذریعہ چٹھی نمبر 9393 کے تحت refer کر رہا ہوں ان کی جانب سے جواب موصول ہونے پر آپ کو گھر مطلع کر دیا جائے گا۔

سپرنٹنڈنٹ جیل نے مجھے یہ بھی کہا کہ میں نے آئی۔جی جیل خانہ جات سے بذریعہ ٹیلی فون بات کر لی ہے ان کی طرف سے حکم ملا ہے کہ کسی بھی رکن صوبائی اسمبلی کو jail visit نہ کروائی جائے ہم ان کے استحقاق کو نہیں جانتے۔ میں نے ایک دفعہ پھر سپرنٹنڈنٹ جیل مذکور کی توجہ Punjab Privileges Act 1972 کے قاعدہ 18 کی طرف مبذول کرواتے ہوئے کہا کہ آپ مجھے جیل visit نہ کروا کر ایک غیر قانونی عمل کر رہے ہیں جس کا نتیجہ breach of privileges ہے لیکن انہوں نے اس کا کوئی مثبت جواب مجھے نہ دیا۔

قانون استحقاقات اراکین صوبائی اسمبلی پنجاب مصدرہ 1972 کے تحت حاصل استحقاق کو تسلیم نہ کر کے مبشر احمد خاں سپرنٹنڈنٹ ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد، انسپکٹر جنرل جیل خانہ جات (پنجاب) و دیگر متعلقہ افسران و authorities نے نہ صرف میرا بلکہ اس پورے ایوان کا استحقاق مجروح کیا ہے۔ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار

دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

(اس مرحلہ پر اپوزیشن کے معزز اراکین واک آؤٹ ختم کر کے ایوان میں واپس تشریف لے آئے)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر، گل صاحب! آپ اپنی short statement دینا چاہیں گے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! چونکہ معزز رکن تحریک پیش کر چکے ہیں۔ اس وقت معزز وزیر جیل خانہ جات موجود نہیں ہیں۔ میری استدعا ہے کہ یہ pend کر لیں۔ ان کی موجودگی میں یہ short statement دیں۔

جناب سپیکر، کب تک کے لئے pend کر لیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور، اسے پرسوں تک کے لئے pend کر لیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! اس کے لئے short statement کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ جس کسی قانون میں آپ کو under the Act cover ہے۔ آپ سیکشن 18 پڑھ لیں he is authorised to inspect the jail یہ visit نہیں ہے بلکہ inspection ہے۔ اس پر ان کی statement کی ضرورت نہیں ہے۔ وزیر قانون اس کو admit کر لیں کہ اس کا privilege breach ہوا کہ نہیں۔ It is very simple Section 18 پڑھ لیں جو کہ very clear ہے کہ Every member of the Provincial Assembly is authorised to inspect.

جناب سپیکر، رانا صاحب! بات آپ کی ٹھیک ہے لیکن متعلقہ وزیر نہیں ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! وزیر قانون پڑھ لیں اور اس کا جواب دے دیں کیونکہ یہ پہلے بھی جواب دیتے رہے ہیں۔ وزیر قانون صاحب یہ بتا دیں کہ He is authorised or not if he is authorised he is not asked to مگر روکا گیا ہے تو یہ admit ہو جاتی ہے اس میں تو آگے

جانے کی ضرورت ہی نہیں بلکہ یہ تو proper breach of privilege under the Act ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں اس کو بالکل بھی oppose نہیں کر رہا بلکہ میں تو صرف اتنی گزارش کر رہا ہوں کہ چونکہ متعلقہ وزیر نہیں ہیں اور دوسرا محکمے کی طرف سے جواب بھی نہیں آیا اور میں اس بات سے 100 فیصد اتفاق کرتا ہوں کہ ایم۔پی۔اے کو قانون کے تحت اس بات کا اختیار ہے اور اگر اس قانون پر کہیں عمل درآمد نہیں کیا گیا تو ہمارے معزز رکن کا privilege breach ہوا ہے اس میں کوئی دوسری رائے نہیں ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! محکمے والا letter بھی آپ کو دے دیا گیا ہے اور انہوں نے short statement بھی دے دی ہے۔ آپ وہ کاغذ پڑھ لیں۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! اگر جواب آ جائے تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟ محرک نے پیش کرنے سے پہلے خود یہ کہا تھا کہ اسے pend کر لیں۔

جناب جہانزیب امتیاز گل، جناب سپیکر! میں نے اس کے ساتھ تمام چٹھیاں لگائی ہیں اس لئے جواب کی ضرورت نہیں ہے why to waste the time مجھے وزیر قانون بتائیں کہ کس جواب کا انتظار کرنا ہے؟ جواب کی تو ضرورت ہی نہیں ہے اس لئے ایوان کا وقت کیوں ضائع کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر، آپ نے خود ہی فرمایا تھا کہ اسے pend نہ کر لیا جائے۔

جناب جہانزیب امتیاز گل، جناب سپیکر! وہ تو ہم نے خود بائیکاٹ کیا ہوا تھا Not for this reason That is the different reason. وزیر قانون صاحب بتائیں کہ give me a reason

جناب سپیکر، Motion next sitting کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 6 مہر اشتیاق احمد صاحب کی ہے۔

راجہ ارشد محمود، جناب سپیکر! میری تحریک استحقاق بھی تھی۔

جناب سپیکر، اس کا نمبر کیا ہے اور کب جمع کروائی اس کا نمبر پکاریں۔

راجہ ارشد محمود، جناب سپیکر! میری تحریک استحقاق کا نمبر 4 ہے۔

جناب سپیکر، ابھی جمع کروانا چاہتے ہیں۔

راجہ ارشد محمود، جناب سپیکر! ابھی کر لیں۔

رانا مشہود احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' رانا صاحب!

رانا مشہود احمد خان، جناب سپیکر! واک آؤٹ کے دوران عدم موجودگی میں آپ نے پہلے دو پر مہربانی فرماتے ہوئے انہیں pend کر دیا تھا لہذا ہماری درخواست ہے کہ---

جناب سپیکر، عدم موجودگی میں کوئی pending نہیں ہوئی۔

رانا مشہود احمد خان، جناب سپیکر! ہوئی ہے۔

جناب سپیکر، آپ بتائیں کون سی motion کسی کی عدم موجودگی میں pend ہوئی ہے۔

رانا مشہود احمد خان، سر! ہم باہر بیٹھے ہوئے تھے۔ احسان اللہ وقاص صاحب کی تحریک کو بھی pend کیا تھا۔

جناب سپیکر، احسان اللہ وقاص صاحب اس وقت تشریف فرما تھے۔

رانا مشہود احمد خان، جناب سپیکر! اس وقت وہ واک آؤٹ کئے ہوئے تھے۔

جناب سپیکر، واک آؤٹ کر چکے تھے لیکن ایوان کے اندر موجود تھے۔

رانا مشہود احمد خان، جناب سپیکر! یہ breach of privilege ہے تو آپ custodian of the House ہیں۔ آپ سے اتنی درخواست ہے کہ اسے pend کر دیں۔

جناب سپیکر، احسان اللہ وقاص صاحب نے خود فرمایا تھا کہ میری motion pend کر دیں۔ وہ ایوان کے اندر موجود تھے تو انہوں نے یہ کہا تھا۔ پلیز تشریف رکھیں۔ جی' مہر اشتیاق احمد صاحب!

تحریک التوائے کار نمبر 571 کا غلط جواب

مہر اشتیاق احمد، میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میری تحریک التوائے کار نمبر 571 کے جواب میں وزیر آبکاری و محصولات نے فرمایا کہ پراپرٹی ٹیکس کے قانون کے تحت بیوہ، معذور شخص یا نابالغ کا ملکیتی مکان جس کی سالانہ تشخیص -/48600 روپے ہو پراپرٹی ٹیکس سے مستثنیٰ ہے۔ میں وزیر موصوف کے مذکورہ جواب کی روشنی میں E.T.O سمن آباد سے ملا اور کہا کہ آپ متعلقہ زونوں یعنی کہ سمن آباد زون نمبر 8 اور باغبانپورہ زون نمبر 2 میں بھی سالانہ تشخیص -/48600 کے مطابق کریں۔ اس پر آفیسر موصوف نے مجھے Punjab Urban Local Councils ((Immovable Property Tax) Rules, 1999 کے rules کا حوالہ دیا۔ رول ملاحظہ فرمائیں:۔

(g) (i) Buildings and lands the annual value of which does not exceed rupees ten thousand and eight hundred belonging to a widow, a disabled person or a minor orphan

اب مذکورہ rule سے واضح ہو گیا ہے کہ سالانہ تشخیص -/10,800 روپے ہے۔ لہذا وزیر موصوف نے محکمے کے ایما پر ایوان میں غلط جواب دیا ہے جس سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر، شکریہ، جی۔ short statement دینا چاہیں گے۔

مہر اشتیاق احمد، جی، بالکل۔ گزارش یہ ہے کہ میں تھوڑا سا پس منظر بیان کرنا چاہوں گا کہ 1998 کے اندر اس وقت تجرباتی طور پر دو زونوں کا ٹیکس کا نظام کارپوریشن کو دیا گیا تھا۔ پورے پنجاب کے اندر -/48,600 تک مستثنیٰ ہے لیکن ان دو زونوں میں صرف -/10,800 تک مستثنیٰ ہے۔ میں نے مسئلے

سیکرٹریٹ میں ان کے پاس جا کر گزارش کی جس کا وزیر موصوف پر کوئی اثر نہ ہوا۔ پھر اس کے بعد تحریک التوائے کار پیش کی۔ اس کے جواب میں انہوں نے کہا کہ -/48,600 ہے لیکن آج تک بھی میرے یہ دونوں زون جن میں تقریباً 20 لاکھ کی آبادی ہے وہاں پر صرف -/10,800 مستثنیٰ ہے۔ اس دن بھی انہوں نے غلط جواب دیا ہے اور آج تک ویسے ہی prevail کیا جا رہا ہے اور widow' نابالغ اور معذور کا یہ حق چھین رہے ہیں۔ پتا نہیں یہ کیسی حکومت ہے ایک سال ان کو آئے ہوئے ہو گیا ہے لیکن ایک صحیح بات بھی یہ ماننے کو تیار نہیں' کتنی بد قسمتی کی بات ہے۔ یہ بات جو میں نے کی ہے یہ قانون کی بات ہے اور وہاں پر یہ ہے۔ ایک سال سے انہوں نے چٹھی لکھی ہوئی ہے لیکن انہوں نے کوئی صدر آمد ہی نہیں کیا۔ شاید حکومت کچھ کرنا ہی نہیں چاہتی۔

جناب سپیکر، شکریہ جی۔ وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن!

وزیر آبکاری و محصولات، جناب سپیکر! فاضل ممبر نے جو تحریک پیش کی ہے وہ ٹیکنیکل بنیادوں پر بھی اور حقائق کی بنیادوں پر بھی دونوں طرح سے نہیں بنتی کیونکہ حکومت پنجاب نے جو قانون بنایا ہے اس کے تحت -/48,600 کی سالانہ تشخیص پر پراپرٹی ٹیکس معاف ہے۔ بیوہ' معذور اور دوسری جو بھی کیٹیگری اس کے اندر آتی ہیں۔ اب انہوں نے خود یہ کہا کہ دو زون کارپوریشن کے پاس ہیں اور میں پہلے بھی floor پر کہہ چکا ہوں کہ پراپرٹی ٹیکس مقامی ٹیکس ہے اور متعلقہ کارپوریشن' کمیٹی اس میں کمی یا زیادتی کر سکتی ہے' حلقے کو بڑھا سکتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اگر کوئی شخص انفرادی طور پر یا آفیسر کسی قانون پر عمل درآمد نہیں کرتا تو یہ اس کا انفرادی عمل ہے اور اس سلسلے میں' میں یہ کہنا چاہوں گا کہ جہاں تک حکومت پنجاب کا موقف ہے اور وہ قانونی موقف ہے اور rules' قاعدے اور قانون کے مطابق ہے کہ -/48,600 تک وہ مکان جو بیوہ' معذور یا نابالغ کا ملکیتی ہو گا اس پر پراپرٹی ٹیکس نہیں لگے گا اور جہاں تک اگر کوئی خلاف ورزی کر رہا ہے تو آپ کے توسط سے ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ متعلقہ افسر کے خلاف ہم کارروائی کریں گے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی' مہر صاحب!

مہر اشتیاق احمد، جناب سپیکر! وزیر صاحب پھر الفاظ کا ہیر پھیر کر رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا ہے کہ میں نے وہاں پر E T O صاحب سے بات کی تو انہوں نے مجھے وہ rule نکال کر دکھائے کہ 1999 کے تحت عملدرآمد کر رہے ہیں۔ لاہور کے اندر ہی یہ دو زون ہیں جبکہ باقی جگہ پر -/48,600 پر دی جا رہی ہے اور میرے حلقے کے دو زونوں میں -/10,800 ہیں۔ اسی بات پر آپ کمیٹی بنا دیں تاکہ پتا چل جائے کہ میں غلط کہہ رہا ہوں یا صحیح۔ یا میں resign کر دوں گا یا یہ وزارت سے resign کر دیں۔

جناب سپیکر، جی، وزیر ایکسائیز اینڈ ٹیکسیشن!

وزیر آبکاری و محصولات، جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ قانون قانون ہے۔ قانون کسی کو اجازت نہیں دیتا کہ سرخ بتی کا اشارہ توڑا جائے۔ اگر کوئی شخص اشارہ توڑ رہا ہے تو وہ مرتکب ہو رہا ہے اسے سزا ملنی چاہئے۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ جو افسران پنجاب حکومت کے بنائے ہوئے قوانین پر عمل نہیں کر رہے ہیں ہم ان کے خلاف action لینے کے لئے تیار ہیں۔ میں آپ کو اسمبلی کے floor پر یقین دہانی کرا رہا ہوں کہ اگر کسی نے زیادتی کی تو action ہو گا۔ جیسا کہ میں نے floor پر اڑتالیس ہزار چھ سو کی بات کی ہے میں اس موقف پر ابھی تک قائم ہوں اور قانون یہی کہتا ہے۔ اگر کسی آفیسر نے قانون کی خلاف ورزی کی ہے اور کوئی آفیسر اس پر عمل نہیں کر رہا ہے تو ہم اس کے خلاف action لیں گے۔

مہر اشتیاق احمد، جناب سپیکر! یہ خود مان رہے ہیں کہ وہاں پر اڑتالیس ہزار چھ سو کے حساب سے معافی دی جا رہی ہے میں یہی عرض کر رہا ہوں کہ یہ فرق کیوں ہے؟ لاہور کے اندر چھ زون ہیں آپ کے کہنے کے مطابق دو زونوں کے اندر دس ہزار آٹھ سو کی exemption دی جا رہی ہے اور باقی چار کو اڑتالیس ہزار چھ سو کی exemption دی جا رہی ہے۔ یہ آپ کون سے قانون کی بات کر رہے ہیں؟ کیا صرف آپ قانون پڑھ کر سنا رہے ہیں؟

وزیر آبکاری و محصولات، جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ ہے کہ مقامی حکومت مکمل طور پر بااختیار ہے اور لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے تحت اس میں کمی بیشی کر سکتی ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ جو حکومت پنجاب نے قانون بنایا اور چھوٹ دی ہے وہ اڑتالیس ہزار

چھ سو تک کی ہے۔

تیسری بات یہ ہے کہ اگر کسی افسر نے انفرادی طور پر غلطی کی یا زیادتی کی ہے اس کے خلاف ہم action لینے کے لئے تیار ہیں۔ جن بیوہ اور معذور کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے اور ان سے زیادہ ٹیکس لیا گیا ہے وہ ہم ان کو refund کرنے کے لئے تیار ہیں۔

مہر اشتیاق احمد، جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' مہر اشتیاق احمد صاحب!

مہر اشتیاق احمد، جناب سپیکر! پتا نہیں ان کو میری بات کیوں سمجھ نہیں آ رہی۔ میں اپنے لئے تو کچھ مانگ نہیں رہا ہوں میں تو بیوہ اور معذوروں کی بات کر رہا ہوں۔ کتنی افسوس کن بات ہے کہ ایک ہی ضلع لاہور کے اندر دو زونوں میں قانون اور چار زونوں میں کوئی اور قانون ہو۔ وہ مجھے پڑھ کر سنا رہے ہیں کہ میں قانون کی بات کر رہا ہوں حالانکہ میں صرف یہ عرض کر رہا ہوں کہ یہ تفریق کیوں ہے؟ ان کو میری بات کیوں سمجھ نہیں آتی؟ یہ چھوٹی سی تو بات ہے اور یہ مجھے بار بار قانون پڑھ کر سنا رہے ہیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ اس کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر، ڈاکٹر صاحب! مہر اشتیاق صاحب یہ پوچھنا چاہ رہے ہیں کہ ایک زون میں قانون اور ہے اور دوسرے میں اور ہے ایسا کیوں ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات، جناب سپیکر! اس قانون میں ترمیم ہوئی ہے اگر E.T.O اس ترمیم کا اطلاق نہیں کر رہا تو اس کے خلاف یہ action ہو سکتا ہے۔ اب ان کا مسئلہ یہ ہے کہ قائد حزب اختلاف ہمارے قائد ایوان سے استعفیٰ مانگ رہے تھے اور یہ موصوف میرا استعفیٰ مانگ رہے ہیں۔ میں یہ کہوں گا کہ حضور والا! اس طرح تو سارے ہی مر جائیں۔ لیکن اصل رولا تو یہ ہے کہ نہ قائد حزب اختلاف وزیر اعلیٰ بن سکتے ہیں اور نہ ہی یہ وزیر بن سکتے ہیں۔ اب اس کا میرے پاس اور کوئی علاج نہیں ہے۔

مہر اشتیاق احمد، جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ ضرور جھنڈا اور ڈنڈا لگائیں لیکن جو میں کہنا چاہ رہا ہوں وہ یہ کیوں نہیں سمجھ رہے ہیں؟ میں ان سے بار بار ایک ہی بات کر رہا ہوں۔ میں اس سلسلے میں ان کے آفس گیا' اس کے بعد تحریک التوائے کار دی اور آج پھر تحریک استحقاق پیش

کی ہے۔ جب میں نے پچھلے session میں تحریک دی تھی تو اس کا جواب آپ نے تین دن میں مانگا تھا لیکن ابھی تک جواب نہیں آسکا۔ لہذا میری تحریک کو استحقاقات کمیٹی کے سپرد کیا جائے وہاں سارا معاملہ اچھی طرح سے clear ہو جائے گا۔ میری رائے یہ ہے کہ آپ ایک تین رکنی کمیٹی مقرر کر دیں اس میں بے شک انہی کے ممبرز تعین کر دیں جب وہ دونوں زونوں کا ریکارڈ چیک کرلیں گے تو معاملہ حل ہو جائے گا۔ میں صرف اپنی بات نہیں کر رہا بلکہ بیس لاکھ آبادی کی بات کر رہا ہوں اور یہ مجھے بار بار قانون پڑھ کر سنا رہے ہیں۔ ہمیں یہ بتایا جائے کہ جب ہمیں relief ہی نہیں مل سکتا تو پھر ہمارا یہاں بیٹھنے کا کیا فائدہ ہے؟

جناب سپیکر، ٹھیک ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔

سید احسان اللہ وقاص، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' احسان اللہ وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ لاہور شہر کا مسئلہ ہے اور یہ بہت اہم مسئلہ میرے فاضل ممبر بھائی پیش کر رہے ہیں اور میں درخواست کرتا ہوں کہ اس کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کریں ان کا محکمہ بہت بگڑا ہوا محکمہ ہے۔ آپ اس کے اوپر کسی کی اتھارٹی قائم ہونے دیں تاکہ اس محکمے کی کچھ اصلاح ہو اور وہ لوگوں کی داد فریاد سنیں۔ اس لئے میری گزارش ہے کہ اس کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔ جب وزیر موصوف خود یہ فرما رہے ہیں کہ میں اس کے خلاف کارروائی کروں گا جب اسمبلی کی اتھارٹی کے ساتھ ان کو کارروائی کرنے کا اختیار حاصل ہوگا تو وہ زیادہ بہتر ہو گا تاکہ محکمے کی اصلاح ہو سکے۔

جناب سپیکر، شکریہ' آپ تشریف رکھیں۔ وزیر صاحب نے جو فرمایا ہے میرا خیال ہے کہ وہ آپ نے غور سے سنا نہیں ہے۔ وہ فرما رہے ہیں کہ قانون ایک ہی ہے اگر اس کے مطابق کسی اہلکار یا آفیسر نے عمل نہیں کیا تو اس کے خلاف میں ایکشن لوں گا۔ اگر کسی سے زائد رقم وصول کر لی گئی ہے تو وہ بھی ہم refund کر دیں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اتنی یقین دہانی کے بعد مزید کسی کارروائی کی ضرورت نہیں رہ جاتی۔

مہر اشتیاق احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' اشتیاق صاحب!

مہر اشتیاق احمد، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ وزیر موصوف وہ جواب نہیں پڑھ رہے جو محکمے نے ان کو دیا ہے۔ انہوں نے جواب غلط دیا ہے اور یہ جان بوجھ کر نہیں پڑھ رہے ہیں۔ اسی لئے میں بار بار گزارش کر رہا ہوں کہ آپ کمیٹی تشکیل دیں جو جا کر ریکارڈ چیک کرے۔ میں بیس لاکھ افراد کی بات کر رہا ہوں' میں دو زونوں کی بات کر رہا ہوں۔ ان سے پوچھیں کہ ایک سال پہلے کیا محکمے کو نہیں لکھا گیا کہ یہاں پر ظلم ہو رہا ہے لیکن پھر بھی کوئی ایکشن نہیں لیا گیا۔ وزیر موصوف کو تو سوائے نمبروں کے اور کوئی بات نہیں آتی۔ انہوں نے اپنی ڈگی میں نمبر رکھے ہوئے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ آپ نے کون سا نمبر لینا ہے کیا یہ وزیر نمبرات ہیں؟

جناب سپیکر، مہر صاحب! آپ کمیٹی کیوں تشکیل دینا چاہتے ہیں۔

مہر اشتیاق احمد، جناب سپیکر! اس لئے کہ وہ کمیٹی سارا ریکارڈ چیک کرے اگر دو زونوں میں بیوہ' معذور اور نابالغ کو دس ہزار آٹھ سو تک کی چھوٹ دی جا رہی ہے تو لامحالہ پھر یہی prevail کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر، مہر صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ میں اس motion کو out of order قرار دیتا ہوں لہذا تحریک dispose of کی جاتی ہے۔ اب تحاریک التوائے کار کو take up کرتے ہیں۔ مہر صاحب! آپ تشریف رکھیں آپ وزیر موصوف سے ان کے چیمبر میں جا کر مل لیں۔

مہر اشتیاق احمد، جناب سپیکر! وہاں یہ میری بات نہیں سنیں گے۔

جناب سپیکر، سنیں گے ضرور سنیں گے اگر آپ کی داد رسی نہیں ہو گی تو پھر آپ دوبارہ اس مسئلے کو take up کر لینا۔

مہر اشتیاق احمد، جناب سپیکر! میں تو پہلے ہی چھ ماہ سے یہ process کر رہا ہوں۔

رانا مشہود احمد خان، جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، رانا مشہود احمد خان پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

رانا مشہود احمد خان، جناب سپیکر! جیسا کہ آپ نے رولنگ دے دی ہے اور اس کو dispose of کر دیا ہے اس کے بعد اس پر بات کرنا مناسب تو نہیں لگتا لیکن میں صرف اتنی گزارش کروں گا کہ جیسا کہ میرے دوست فرما رہے ہیں کہ پچھلے چھ ماہ سے ایک انتہائی اہم نوعیت کے مسئلے کو لے کر چل رہے ہیں اور یہ مسئلہ ان کی اپنی ذات کا نہیں بلکہ یہ بیواؤں اور معذوروں کا مسئلہ ہے۔ اس پر تو آپ فرما رہے ہیں کہ وزیر موصوف سے ملاقات کر لیں اور میرے بھائی on the floor of the House کہہ رہے ہیں کہ میں وزیر صاحب کے پاس بھی گیا ہوں اور ان سے بات بھی کی ہے اس کے بعد تحریک التوائے کار بھی پیش کی ہے۔ اگر یہاں پر بھی شنوائی نہیں ہو گی تو پھر یہ بہت دکھ کی بات ہے۔ میری جناب سے صرف اتنی گزارش ہے کہ آپ اپنی رولنگ میں صرف اتنی ترمیم فرما لیں اس کو rules کے مطابق قرار دے کر اس کو استحقاق کمیٹی کے سپرد فرما دیں۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! ابھی وزیر موصوف نے on the floor of the House یہ commit کیا ہے کہ اگر کسی نے قانون سے ہٹ کر کوئی کام کیا ہے تو اس کے خلاف میں action لوں گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اتنی یقین دہانی کرانے کے بعد کوئی ضرورت نہیں رہ جاتی کہ اس کو استحقاق کمیٹی کے ہی سپرد کیا جائے۔ اگلی تحریک جناب فیصل حیات جبوآنہ کی ہے۔

(اس مرحلہ پر ایوان میں اذان عصر سنائی دی)

فیصل حیات جبوآنہ کی تحریک التوائے کار پیش ہو چکی ہے۔ اس کا جواب آنا تھا۔ وزیر قانون صاحب! کیا اس کا جواب آ گیا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! چونکہ اس کا جواب وزیر تعلیم نے دینا ہے' وہ آج تشریف نہیں لائے لہذا میں درخواست کروں گا کہ اسے pend فرما لیں۔

جناب سپیکر: فیصل حیات جبوآنہ صاحب! چونکہ وزیر تعلیم تشریف نہیں لائے اس لئے آپ کی تحریک کو Monday تک کے لئے pend کیا جاتا ہے۔

جناب فیصل حیات جبوآنہ: جی بہتر ہے۔

جناب سپیکر : اگلی تحریک جناب محمد اقبال رئیس صاحب کی ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

کورم کا سوال

لالہ شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر : جی فرمائیں!

لالہ شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ایوان میں کورم نہیں ہے۔

جناب سپیکر : کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہذا گنتی کی جائے۔ (گنتی کی گئی)

ایوان میں کورم نہیں ہے۔ پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

معزز اراکین سے درخواست ہے کہ اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں تاکہ گنتی آسانی سے ہو سکے۔ دوبارہ گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر دوبارہ گنتی کی گئی)

کورم نہیں ہے۔ ایوان مزید 15 منٹ کے لئے adjourn کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر اجلاس 15 منٹ کے لئے ملتوی کر دیا گیا)

(کورم پورا نہ ہونے کی وجہ سے 15 منٹ کے وقفے کے بعد

جناب سپیکر 4 بجے سہ پہر کرسی صدارت پر دوبارہ متمکن ہوئے)

جناب سپیکر، گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر دوبارہ گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے۔ اب اجلاس بروز بدھ 31 دسمبر 3 بجے بعد دوپہر تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 31۔دسمبر 2003

1۔ **سوالات** (محکمہ مال و کالونیز)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

غیر نشان زدہ سوال اور اُس کا جواب

2۔ **غیر سرکاری ارکان کی کارروائی**

حصہ اول

(i) مسودہ قانون (ترمیم)(کنٹرول) اشیائے خورد و نوش پنجاب مصدرہ 2003 (مسودہ قانون نمبر 30 بابت 2003)

(ii) مسودہ قانون (ترمیم) ہیلتھ فاؤنڈیشن پنجاب مصدرہ 2003 (مسودہ قانون نمبر 18 بابت 2003)

حصہ دوم

قراردادیں (مفاد عامہ سے متعلق)

صوبائی اسمبلی پنجاب

(چودھویں اسمبلی کا تیرھواں اجلاس)

بدھ' 31۔دسمبر 2003

(یوم الاربعاء' 7۔ ذی القعدہ 1424ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس' اسمبلی چیمبرز' لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 40 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر چودھری محمد افضل ساہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ قاری عبدالماجد نے پیش کیا۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَ
الْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ
وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى
وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي
الرِّقَابِ ۚ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ
اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ
الْبَاْسِ ۗ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ۗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۱۷۷﴾

سورۃ البقرہ آیت، 177

نیکی یہ نہیں ہے کہ تم نے اپنے چہرے مشرق کی طرف کر لئے یا مغرب کی طرف بلکہ نیکی یہ ہے کہ آدمی اللہ کو اور یوم آخر اور ملائکہ کو اور اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب اور اس کے پیغمبروں کو دل سے مانے اور اللہ کی محبت میں اپنا دل پسند مال رشتے داروں اور یتیموں پر' مسکینوں اور مسافروں پر' مدد کے لئے ہاتھ پھیلانے والوں پر اور غلاموں کی رہائی پر خرچ کرے' نماز قائم کرے اور زکوٰۃ دے اور نیک وہ لوگ ہیں کہ جب عہد کریں تو اسے وفا کریں اور تنگی و مصیبت کے وقت میں اور حق و باطل کی جنگ میں صبر کرنے والے یہی لوگ ہیں جو سچے ہیں اور یہی لوگ تو متقی ہیں○

وما علینا الاالبلاغ ○

قلیل المہلت سوال (محکمہ صحت)

جناب سپیکر، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ آج کے ایجنڈے پر سب سے پہلے سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ایک قلیل المہلت سوال ہے۔ وہ ہم take up کرتے ہیں۔ سید احسان اللہ وقاص صاحب؛

گورنمنٹ نواز شریف ہسپتال یکی گیٹ لاہور میں ڈاکٹروں کے مسائل اور حکومتی اقدامات

9: سید احسان اللہ وقاص: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ نواز شریف ہسپتال یکی گیٹ انتظامیہ کی عدم دلچسپی و نااہلی اور حکومت کی ناقص پالیسیوں کے نتیجہ میں بند ہونے کو ہے؛

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہسپتال ہذا میں 96 ڈاکٹروں اور دیگر سٹاف کی کنٹریکٹ کی بنیاد پر تقرریاں ہوئی تھیں اور یہ کنٹریکٹ 28۔اکتوبر تک کے لئے تھا مگر ان ملازمین کے کنٹریکٹ میں اضافہ کے لئے ابھی تک کوئی سمری بھیجی گئی ہے اور نہ ہی ان کو مستقل کرنے کی کوئی سنجیدہ کوشش کی گئی ہے؛

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت کی طرف سے نئی بھرتی پالیسی کا اعلان بھی کر دیا گیا ہے جس میں ان ڈاکٹروں کے بارے میں کوئی پالیسی موجود نہیں ہے جس کے باعث ہسپتال کو چلانا انتہائی مشکل بلکہ ناممکن ہو جائے گا اور عوام علاج معالجہ کی سہولتوں سے محروم ہو جائیں گے کیونکہ پہلے ہی ہسپتالوں کی کمی کے باعث ایک طرح کی بحرانی کیفیت چل رہی ہے؛

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت متذکرہ ہسپتال کو چالو رکھنے کے بارے میں کیا خصوصی انتظامات کر رہی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں۔ کیا حکومت ہسپتال کی اس بگڑتی ہوئی صورتحال کی اعلیٰ سطحی انکوائری کروا کر رپورٹ اسمبلی میں پیش کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؛

وزیر صحت:

(الف) گورنمنٹ محمد نواز شریف ہسپتال یکی گیٹ لاہور پانچ منزلہ عمارت پر مشتمل ہے۔ اس ہسپتال نے فروری 1997 میں عوام کو طبی سہولتیں فراہم کرنی شروع کیں۔ اس کی کارکردگی کا ایک طائرانہ جائزہ مندرجہ ذیل ہے۔

نمبر شمار	سال	ایمرجنسی	آؤٹ ڈور	ان ڈور	آپریشن	لیب ٹیسٹ	ریڈیالوجی	ای-سی-جی ڈیپارٹمنٹ
1.	1997	2,781	36,566	-	-	1,394	360	362
2.	1998	9,372	93,135	733	470	5,399	2,124	775
3.	1999	20,316	136,137	2,242	1,726	15,778	5,127	2,085
4.	2000	22,889	135,303	2,570	2,369	22,503	5,763	1,886
5.	2001	19,551	135,722	1,666	1,640	13,593	6,229	1,486
6.	2002	21,317	144,704	1,163	637	13,173	5,274	1,569

گورنمنٹ نواز شریف ہسپتال یکی گیٹ لاہور اب بھی عوام کو صحت کی سہولیات فراہم کر رہا ہے۔ اس ہسپتال میں ڈاکٹرز روزانہ تقریباً 600 سے 750 مریضوں کا آؤٹ ڈور میں معائنہ کرتے ہیں اور بیشتر مریضان آؤٹ ڈور ڈسپنسری سے ادویات حاصل کرتے ہیں۔ یہاں ایکسرے مشین، لیبارٹری اور بلڈ بنک کی سہولیات موجود ہیں اور جن سے روزانہ عوام استفادہ حاصل کرتی ہے۔ گزشتہ سال جولائی 2002 میں محکمہ صحت نے جناب عزت مآب گورنر پنجاب کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اس کی پانچ منزلوں میں سے بالائی تین منزلیں انسٹیٹیوٹ آف ڈینٹل سائنسز پنجاب کو عطا فرما دیں۔

ہسپتال کی انتظامیہ کا نصب العین عوام کو صحت کی سہولتوں کی فراہمی ہے۔ جگہ کم ہونے سے ہسپتال کی کارکردگی متاثر ہوئی ہے۔

تاہم یکم جنوری 2003 تک آؤٹ ڈور میں 1,02,892 اور ایمرجنسی میں 20,326 مریضوں کا معائنہ اور علاج معالجہ کیا گیا اور میجر۔ 203 اور مائنر۔ 308 آپریشن ہو چکے ہیں۔

(ب) ہسپتال ہذا نے کوئی ڈاکٹر کنٹریکٹ پر بھرتی نہیں کیا۔ 29-اپریل 1997 میں محکمہ صحت نے ہسپتال کے نظام کو چلانے کے لئے بورڈ آف گورنرز بنایا تھا۔ محکمہ صحت کی تشکیل کردہ ڈیپارٹمنٹ ریکروٹمنٹ کمیٹی نے 1997 میں تقریباً 100 ملازمین دو سالہ کنٹریکٹ پر بھرتی کئے جن میں ٹیکنیکل اور نان ٹیکنکل سٹاف شامل ہے۔ اس بھرتی میں چیئرمین بورڈ آف گورنر ایک coopted ممبر تھے۔ یہ بھرتی پنجاب میں مروجہ پالیسی برائے بھرتی ملازمین کو مدنظر رکھ کر کی گئی تھی۔

23۔ ستمبر 1999 میں بورڈ آف گورنر نے ان ملازمین کے کنٹریکٹ میں دو سال کی توسیع کر دی۔ پھر 2001 میں اس وقت کے میڈیکل سپرنٹنڈنٹ، محکمہ صحت اور ڈی۔جی ہیلتھ کی مشاورت سے ایک سال کے لئے توسیع کر دی اور آخر میں 20۔ ستمبر 2002 عزت مآب گورنر پنجاب کے حکم کی تعمیل میں محکمہ صحت نے ان ملازمین کے کنٹریکٹ میں ایک سال کی توسیع کر دی۔ آخری توسیع کا عرصہ کچھ ملازمین کا ختم ہو چکا ہے اور کچھ ملازمین کا ابھی باقی ہے۔

محکمہ صحت نے بذریعہ چٹھی نمبر SOG III-1-3/03 مورخہ 25۔ اکتوبر 2003 ایک کمیٹی تشکیل دی جو ان ملازمین کی تحقیق کرے گی کہ آیا یہ ملازمین میرٹ پر بھرتی ہوئے تھے یا نہیں اور کیا یہ کمیٹی دو ماہ میں یہ کام مکمل کر کے محکمہ صحت کو رپورٹ دے گی؛ کمیٹی کی رپورٹ کی روشنی میں ملازمین کے کنٹریکٹ میں توسیع کے بارے میں فیصلہ کیا جائے گا۔ دریں اثناء محکمہ ہذا نے ملازمین کے کنٹریکٹ میں چھ ماہ کی توسیع عزت مآب جناب وزیراعلیٰ صاحب کی منظوری سے کر دی ہے۔

(ج) ہسپتال ہذا میں تمام ڈاکٹرز مستقل بنیاد پر کام کر رہے ہیں اور کوئی ڈاکٹر کنٹریکٹ پر کام نہیں کر رہا ہے۔

(د) یہ ادارہ لاہور کے اندرون شہر اور لاہور کے پس ماندہ شمالی علاقے کے لاکھوں غریب مکینوں اور بیماروں کو سالانہ اور سینکڑوں کو روزانہ طبی سہولتیں فراہم کرنے والا واحد گورنمنٹ کا طبی مرکز ہے۔ لہذا اسے بند کرنے کا جواز پیدا نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال؟

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! جز (ب) میں جواب دیا گیا ہے کہ ایک سال کے کنٹریکٹ ملازمین کو

توسیع دی گئی' پھر ایک سال کی توسیع کی گئی' پھر چھ ماہ کی توسیع کی گئی اور اب اس کے بعد ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جو ملازمین کو مستقل کرنے یا ان کی بھرتی کرنے کے بارے میں چیک کر کے دو ماہ میں رپورٹ دے گی۔ اس کمیٹی نے کیا رپورٹ دی ہے' اس کا کیا بنا ہے اور ان ملازمین کے بارے میں کیا فیصلہ کیا گیا ہے؟

جناب سپیکر، جی' وزیر صحت!

وزیر صحت، شکریہ' آج میں نے محکمے سے اس رپورٹ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ دو ہفتوں میں آفیشل رپورٹ ہمارے پاس آجائے گی۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس ہسپتال کے 5 فلور تھے۔ ان میں سے 3 فلور Dental Hospital کو دے دیئے گئے ہیں اور بقیہ 2 فلور میں سے ایک پر ایڈمنسٹریشن کے آفیسز ہیں اور صرف ایک ہی فلور پر آؤٹ ڈور' اِن ڈور' ایمرجنسی اور آپریشنز وغیرہ ہو رہے ہیں۔ یہ ہسپتال بڑی اہم جگہ پر واقع ہے تو اس ہسپتال کی بلڈنگ کا ایک بڑا حصہ ایک دوسرے محکمے میں لے آئے ہیں۔ جس کے نتیجے میں مریضوں کو بہت پریشانیاں ہو رہی ہیں تو کوئی ایسی صورت ہے کہ ڈینٹل ہسپتال کو دیئے گئے۔ 3 فلور واپس اس ہسپتال کو دیئے جائیں کیونکہ یہ ہسپتال پوری پلاننگ کے تحت بنا تھا۔ اگر وہ فلور واپس ملیں گے تو یہ تب ہی ایک مکمل ہسپتال کے طور پر چل سکے گا۔ ان فلورز کو واپس لینے کے لئے ان کے زیر غور کوئی تجویز ہے؟

جناب سپیکر، جی' وزیر صحت!

وزیر صحت، جناب سپیکر! یہ 3 فلور گورنر صاحب کے حکم پر ڈینٹل انسٹیٹیوٹ کو دیئے گئے تھے۔ حکومت پنجاب کا منصوبہ ہے کہ ڈینٹل انسٹیٹیوٹ اور ڈینٹل ہسپتال کو جوبلی ٹاؤن میں shift کر دیا جائے گا۔ جونہی ہمارا پنجاب ڈینٹل انسٹیٹیوٹ جوبلی ٹاؤن میں shift ہو جاتا ہے تو یہ باقی تین فلور خالی کر کے یکی گیٹ ہسپتال کو واپس کر دیئے جائیں گے۔

جناب سپیکر، میری معزز اراکین سے گزارش ہے کہ اپنے موبائل فون بند رکھیں۔ اگر کسی نے سننا ہے تو باہر لابی میں جا کر سن سکتے ہیں۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! وزیر صاحب نے کیا وعدہ کیا ہے؟

جناب سپیکر، انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ خالی کر دیئے جائیں گے۔ جی' ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر اسد اشرف، جناب سپیکر! جیسے انہوں نے بتایا ہے گورنمنٹ نواز شریف ہسپتال یکی گیٹ 1997 میں یکی گیٹ تھانے کی جگہ سے 8 کنال زمین لے کر بنایا گیا تھا۔ اس میں 5 فلور تھے۔ اس کا پہلا چیئرمین بورڈ آف گورنرز اتفاق سے میں ہی تھا۔ انہوں نے اس ہسپتال کے بارے میں سوال کر دیا تو یہ میں اس لئے عرض کر رہا ہوں۔ اس میں مکمل طور پر 13 یونٹ کام کرتے تھے۔ جس میں سی۔سی۔یو' آئی۔سی۔یو' ای۔این۔ٹی' گائنی' میڈیسن' سرجری اور فیملی پلاننگ' پیتھالوجی وغیرہ۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ یہاں پر جو figures دیئے گئے ہیں ان سے آپ اندازہ کر لیں کہ 2000 اور 2002 تک جب یہاں پر یہ ڈینٹل یونٹ نہیں بنایا گیا تھا اس وقت یہاں پر ایک لاکھ 35 ہزار آؤٹ ڈور مریض تھے۔ پہلے ہی سال میں جب یہ ہسپتال فنکشنل ہوا تھا تو کنٹریکٹ پر ملازمین رکھے گئے تھے اور آج 7 سال بعد انہیں میرٹ یاد آ رہا ہے۔ وہ کوئی ڈاکٹر' نرسز یا سپیشلسٹ نہیں تھے' وہ لوگ پیرامیڈکس' گیٹ کیپر' لفٹ آپریٹرز اور آیا وغیرہ تھیں۔ ان کے میرٹ کا آپ اس سے ہی اندازہ کر لیں کہ اس ہسپتال کے فنکشنل ہونے کے پہلے اور دوسرے ہی سال ان ڈور اور آؤٹ ڈور مریضوں کی تعداد میں اتنا زیادہ اضافہ ہو گیا تھا۔ آج میرے خیال میں ہسپتال کا یہ حال ہے کہ جب سے یہ ڈینٹل کو ٹرانسفر ہوا ہے تو اس وقت سے اس کے تین فلورز پر تالے لگے ہوئے ہیں۔ اس وقت بھی اگر وزیر صحت میرے ساتھ جائیں تو تین فلورز پر تالے لگے ہوئے ہیں۔

میرا سوال یہ ہے کہ اس ہسپتال میں 2003 میں indoor اور outdoor کتنے مریض دیکھے ہیں جو بند پڑا ہوا ہے؟ اس ہسپتال میں نواز شریف گورنمنٹ ہسپتال نام کا کوئی بورڈ نہیں لگا ہوا' انہوں نے وہاں سے اتروا دیا ہوا ہے۔ یہاں کی تین ایمبولینسیں shift ہو گئی ہیں' یہاں کے بستر shift ہو گئے ہیں' یہاں پر ایک respirator تھا جو ایمرجنسی میں آئی۔سی۔یو میں استعمال ہوتا تھا وہ آج جناح ہسپتال میں پڑا ہوا ہے یعنی وہاں پر مکمل تالا بندی ہے۔ ایسا صرف اور صرف ایک شخص کو accommodate کرنے کے لئے کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ وزیر صحت!

وزیر صحت، جناب سپیکر! مجھے خوشی ہے کہ ایم۔پی۔اے صاحب کا اس میں تجربہ ہے اور وہ بورڈ میں بھی شامل رہے ہیں۔ یہ اس ہسپتال کی صورتحال سے بخوبی آشنا ہوں گے۔ ہمارے پاس جو اعداد و شمار ہیں وہ ہم نے 2002 کے اس لئے دیئے ہیں کہ آج 2003 کی آخری تاریخ ہے' انشاء اللہ آج کے بعد اعداد و شمار ready ہوں گے۔ اگر آپ 2002 تک اعداد و شمار دیکھیں تو indoor مریضوں میں واقعی کمی ہوئی ہے لیکن outdoor مریضوں میں اضافہ ہوا ہے۔ 2003 کے اعداد و شمار میرے پاس نہیں ہیں' اگر یہ اس کے لئے نیا سوال دیں تو میں اس کا جواب دے دوں گا۔

جناب سپیکر، جو تالے لگے ہوئے ہیں کیا وہ تالے کھلوانے کا آپ کا کوئی پروگرام ہے؟

وزیر صحت، جناب سپیکر! ہم چاہتے ہیں کہ ہسپتال مکمل طور پر functional ہو اور جو تین فلورز ڈینٹل ہسپتال کو دیئے گئے ہیں واقعی وہ ہسپتال کی functioning پر اثر انداز ہوتے ہیں لیکن ڈینٹل انسٹیٹیوٹ بھی ہمارا ایک اہم ادارہ ہے بلکہ پورے پنجاب میں سب سے بڑا ڈینٹل سنٹر ہے۔ جونہی ڈینٹل انسٹیٹیوٹ جوبلی ٹاؤن میں شفٹ ہو جائے گا تو یہ تین فلورز انشاء اللہ خالی کر دیئے جائیں گے۔

جناب سپیکر، ان کا سوال تو یہ ہے کہ جن کمروں کو تالے لگے ہوئے ہیں۔ وہ تو ڈینٹل ہسپتال کے استعمال میں نہیں ہیں۔ کیا ایسے کمرے ہیں جن کو تالے لگے ہوئے ہیں اور اگر لگے ہوئے ہیں تو کیا آپ انہیں کھلوا دیں گے؟

وزیر صحت، جناب سپیکر! یہ تالے کھول دیئے جائیں گے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔

راجہ ریاض احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' راجہ ریاض احمد صاحب!

راجہ ریاض احمد، شکریہ۔ جناب سپیکر! میں نے پرسوں بھی عرض کیا تھا لیکن وزیر صحت اس وقت یہاں پر موجود نہیں تھے۔ میری گزارش ہے کہ فیصل آباد کا برن یونٹ فیصل آباد سے لاہور منتقل کیا جا رہا ہے۔ وہ برن یونٹ فیصل آباد کے لئے منظور ہوا تھا۔ اس کے لئے بیت المال نے پندرہ کروڑ روپے فیصل آباد کو

دیئے ہیں۔ آج وزیر موصوف یہاں پر تشریف فرما ہیں' ان کی سربراہی میں دو meetings بھی ہوئی ہیں جو انھوں نے attend بھی کی ہیں کہ یہ فیصل آباد میں بنایا جائے گا۔ میری گزارش صرف اتنی ہے کہ اس کو فیصل آباد میں بنانے کے لئے یہ کیا اقدام کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر، جی' وزیر صحت!

وزیر صحت، جناب سپیکر! میں خود فیصل آباد دو دفعہ اس مسئلے کے لئے گیا تھا۔ میں نے اس کو بڑا سپورٹ کیا ہے۔ وہاں پر برن یونٹ پہلے ہی functional ہے اور سرجن بڑا competent اور interested ہے۔ ہمارا ارادہ یہی تھا کہ فیصل آباد میں برن سنٹر بنایا جائے۔ بیت المال نے voluntary طور پر اس کے لئے funds کا وعدہ کیا تھا۔ جگہ ہم نے فراہم کرنی تھی۔ اس وقت بیت المال کو ہم convince کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ آپ نے برن سنٹر لاہور والا بنانا ہے تو بنائیں اور فیصل آباد والا بھی بنائیں تو انشاء اللہ تعالیٰ جب یہ کام شروع ہو گا تو ہمیں امید ہے کہ دونوں برن سنٹر شروع کر دیئے جائیں گے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! وزیر موصوف نے تسلیم کیا ہے کہ انھوں نے دو meetings بھی attend کی ہیں اور فیصل آباد میں برن یونٹ کی ضرورت بھی ہے۔ ماشاء اللہ آپ کا تعلق بھی فیصل آباد سے ہے' میری گزارش یہ ہے کہ آپ پوری فائل دیکھ لیں کہ یہ وہاں کے لئے approve ہوا۔ اگر وزیر صاحب وہاں نہیں چاہتے یا ان کی اپنے محکمے پر گرفت نہیں ہے تو آپ اپنی سربراہی میں ایک کمیٹی بنالیں کیونکہ اس کی فیصل آباد میں اشد ضرورت ہے۔ لاہور میں آپ کے پاس پہلے ہی برن یونٹ ہیں۔ براہ مہربانی آپ ان کو ہدایت کریں کہ یہ meetings سیروسیاحت کے لئے نہ کریں اور جو وہاں پر فیصلہ کر کے آئے ہیں اس پر عملدرآمد کروائیں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ رانا صاحب! وزیر صاحب فرما رہے ہیں کہ میں کوشش کروں گا کہ یہ پندرہ کروڑ روپیہ جن فنڈز کا آپ نے ذکر کیا ہے کہ وہ فیصل آباد کے لئے release ہو جائیں۔ اگر خدانخواستہ اس میں کوئی قانونی پیچ یا کوئی رکاوٹ آتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ نمبر 2 پر پنجاب کے اندر فیصل آباد پہلے ہی ہم نے propose کیا ہوا ہے کہ ادھر برن یونٹ بنے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! وہاں کا سیکنڈ یہاں پر لے آئیں جہاں پر پہلے ہی ایک سہولت exist کر رہی ہے اور first وہاں پر لے جائیں جہاں پر سہولت نہیں ہے۔

جناب سپیکر، وہ تو فرما رہے ہیں کہ کوشش کریں گے لیکن اگر خدانخواستہ کوئی ایسی قانونی پیچ ہوئی کیونکہ on the floor of the House وہ کہہ رہے ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! اس وقت تک یہ نہ رہے تو ہم کس سے پوچھیں گے؟

جناب سپیکر، انشاء اللہ رہیں گے۔ ڈاکٹر اسد اشرف صاحب!

ڈاکٹر اسد اشرف، جناب سپیکر! وزیر صاحب نے یہ تسلیم کیا ہے کہ اس ہسپتال میں آپریشن تھیٹر' 13 وارڈز جو کام کر رہے تھے وہ سب بند ہیں اور سامان دوسرے ہسپتالوں میں shift ہو گیا ہے اور تقریباً یہ ہسپتال بند ہی ہے۔ میں ان سے یہ التجا کروں گا کہ یہ بہت اہم جگہ اندرون شہر ہے اور یہ 1999 سے اپنی کارکردگی کی بناء پر گورنمنٹ میاں منشی ہسپتال کے level سے ایک سال کے اندر بڑھ گیا تھا۔ میں ان سے یہ کہوں گا کہ اس کو بند نہ کریں' اگر ڈینٹل انسٹیٹیوٹ بنانا اتنا ہی ضروری ہے تو ایک اور چار کنال کا پلاٹ اس کے بالکل ساتھ ہی ہے۔ یہ بارہ کنال کا پلاٹ تھا جو پولیس کی تحویل میں تھا جس میں سے آٹھ کنال ہم نے لیا تھا اور چار کنال کی سمری پہلے ہی آئی جی صاحب کے پاس پڑی ہوئی ہے جو محکمہ صحت کو دے کر اسے بنا لیں۔ اس fully functional اور صحت کی سہولت فراہم کرنے والے ہسپتال کو بند نہ کیا جائے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جناب جاوید صدیقی صاحب!

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب سپیکر! اس سوال میں جز (ج) میں لکھا ہوا ہے کہ حکومت کی طرف سے نئی بھرتی پالیسی کا اعلان کر دیا گیا ہے جس میں ان ڈاکٹروں کے بارے میں کوئی پالیسی موجود نہیں ہے۔ میری اس سلسلے میں جناب وزیر صحت سے یہ گزارش ہے کہ صحت جو کہ کسی صوبے اور ملک کے لئے ایک اہم ادارہ ہوتا ہے۔ اگر اس ملک کے ڈاکٹروں کو جو باہر سے ایف۔ آر۔ سی۔ ایس کر کے یا اور سپیشلائزیشن کر کے یہاں آ کر عوام کی خدمت کرنا چاہتے ہیں اگر ان لوگوں کو یا جن لوگوں نے یہاں سے سپیشلائزیشن کر کے بیس بائیس سال پڑھا ہے اس کے بعد اگر ان کو یہ پتا ہو کہ ہماری نوکری چھ مہینے یا ایک سال کے

کنٹریکٹ پر ہے اور اس کے بعد اگر ہمارا ایم۔این۔اے یا ایم۔پی۔اے وہ اپوزیشن کا نہیں، حکومتی ہمارا تعلق دار ہو گا، ہمیں سیکرٹری صحت کے پاس لے جائے گا تو ہمارا کنٹریکٹ بڑھ جائے گا۔

جناب سپیکر: آپ سوال کریں، تقریر نہ کریں۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی: میں یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ کیا وزیر صحت اس سلسلے میں کوئی ایسی پالیسی بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں کہ ڈاکٹروں کی کمیونٹی کو بھی اور اداروں کی جیسے فوج کی نوکری مستقل ہے، ججوں کی نوکری مستقل ہے، کیا ڈاکٹروں کو بھی مستقل نوکری دی جا سکتی ہے کہ کوئی پبلک سروس کمیشن کے ذریعے سے ان کی بھی سلیکشن ہو سکے؟ کیا ڈاکٹروں کو مستقل نوکری دینے کا ارادہ ہے؟

جناب سپیکر: شکریہ۔ وزیر صحت!

وزیر صحت: جناب سپیکر! اس وقت کنٹریکٹ کی بنیاد پر جو محکمہ صحت میں پلان ہے۔ اس طرح صرف محکمہ صحت میں ہی نہیں ہے باقی محکموں میں بھی یہ trend ہے، اگر ہمارے معزز رکن نے یہ point اٹھایا ہے اور اس میں valid argument بھی ہے، اس پر debate کی جا سکتی ہے کہ آئندہ حکومت، پنجاب یا پاکستان کی سطح پر کنٹریکٹ کی بنیاد پر بھرتیاں چاہتی ہے یا پرانے طریقہ کار کے مطابق چاہتی ہے، میرے خیال میں یہ ایک جامع مسئلہ ہے، یہ صرف صحت سے متعلق نہیں ہے باقی محکموں سے بھی متعلق ہے۔ محکمہ صحت وہی پالیسی اختیار کرتا ہے جو پنجاب حکومت کی overall پالیسی ہے لیکن میرے خیال میں اس پر debate کی جا سکتی ہے اور as a global debate کہ اس مسئلے کو ہم نے کس طرف لے جانا ہے؟ ابھی ہماری پالیسی contract base پر ہے کیونکہ کچھ 'recommendations' کچھ 'analysis' کچھ statistics evidence سے ثابت ہوتا ہے کہ contractual base employment میں efficiency بہتر ہوتی ہے۔ لوگوں کو opportunity مل جاتی ہے کہ اگر وہ پرائیویٹ سیکٹر میں بھی جانا چاہیں تو جا سکتے ہیں لیکن اس پر اگر debate کرنا چاہیں تو میں اس کے لئے حاضر ہوں۔

سوالات (محکمہ مال و کالونیز)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر، شکریہ۔ آج محکمہ مال و کالونیز کے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور اُن کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال رانا آفتاب احمد خان صاحب کا ہے۔

شیخ اعجاز احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، شیخ صاحب! کافی سوال ہو گئے ہیں۔ ضمنی سوال ایک دو ہی ہوتے ہیں۔ اس پر debate تو نہیں ہو سکتی۔

شیخ اعجاز احمد، چنیوٹ بازار میں قتل ہوا ہے۔

جناب سپیکر، چنیوٹ بازار میں کیا ہوا ہے؟

شیخ اعجاز احمد، جناب سپیکر! چنیوٹ بازار میں اب سے ایک گھنٹہ پہلے دن دہاڑے ایک قتل ہوا ہے۔ وہاں پر انجمن تاجران نے strike کر دی ہوئی ہے' چونکہ وہ فیصل آباد شہر کے علاوہ میرا حلقہ بھی ہے' اگر ہم نے یہاں پر حلقہ کی بات نہیں کرنی اور لاء اینڈ آرڈر پر بات نہیں کرنی تو پھر ہم کیا بات کریں گے؟

جناب سپیکر، لاء اینڈ آرڈر پر بحث تو نہیں ہو رہی۔ یہ question hour ہے۔ question hour میں آپ صرف ضمنی سوال ہی کر سکتے ہیں۔ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر valid نہیں ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔ جی' رانا آفتاب احمد خان صاحب!

رانا آفتاب احمد خان، سوال نمبر 2۔

صوبے میں کن کن اضلاع میں کتنی کتنی اراضی کے مالکانہ حقوق دیئے گئے

*2۔ رانا آفتاب احمد خان، کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) یکم جنوری 1999 سے نومبر 2002 تک صوبے کے کن کن اضلاع میں کن افراد کو کتنی کتنی اراضی کے مالکانہ حقوق دیئے گئے۔ کتنی اراضی الاٹ اور پٹہ پر دی گئی نیز دیگر کن مقاصد کے تحت اراضی و پلاٹ الاٹ کئے گئے؟

(ب) متذکرہ عرصے کے دوران جن افراد / اداروں کو اراضی / پلاٹ الاٹ کئے گئے یا پٹہ پر دیئے گئے، وہ کن شرائط کے تحت دیئے گئے اور کس مجاز اتھارٹی کے حکم اور کن تاریخوں میں احکامات جاری ہوئے؟

وزیر کالونیز:

(الف) صوبے کے 25 کالونی اضلاع میں 12235 افراد کو 88379 ایکڑ اراضی کے مالکانہ حقوق دیئے گئے۔ 1691 افراد کو 17238 ایکڑ اراضی وزیراعظم سکیم کے تحت الاٹ کی گئی۔ 1332 افراد کو 13190 ایکڑ اراضی پٹے پر دی گئی۔ 3384 افراد کو 1424 ایکڑ اراضی جناح آبادی کے تحت پلاٹ کی شکل میں دی گئی۔ 6 مختلف کمپنیوں اور G H Q کو 836 ایکڑ اراضی دی گئی۔ تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ مال کی چٹھی نمبری 1975-97/4247-CL1 مورخہ 9۔اکتوبر 1999 کو اراضی پٹے پر دیئے جانے پر پابندی عائد کر دی تھی جو ابھی تک برقرار ہے۔ تاہم جن اداروں اور افراد کو قواعد میں نرمی کر کے زمین پٹہ پر دی گئی اس کی تفصیل جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ میں نے یہ سوال آج سے ایک سال دو ماہ پہلے جمع کروایا تھا اور پچھلے سیشن میں جب اس محکمہ کی باری تھی تو آپ نے ایک رولنگ دی تھی کہ اس سوال کی تفصیلات اور معلومات فراہم کی جائیں۔ کیونکہ اس میں کافی پردہ نشینوں کے نام تھے مگر بدقسمتی کی بات یہ ہے کہ آج بھی اس سوال کے جواب کی تفصیل نہیں دی گئی۔ میں اسے کہوں گا کہ This is not my personal breach یہ آپ کے حکم کی تعمیل نہیں کی گئی۔ اس پر آج آپ کوئی رولنگ دے دیں تو بہتر ہو گا۔

جناب سپیکر، یہ لکھا ہوا ہے۔۔۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! ان کے پاس نہیں ہے۔ میں نے پوچھا ہے' جواب نہیں آیا۔ یہ تو اس سے بھی بڑی breach ہے۔

جناب سپیکر، جی' منسٹر کالونیز!

وزیر کالونیز، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیں تو میں اس سوال کا جواب پڑھ دوں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! انہوں نے اس وقت تفصیل دینی تھی کہ 13 ہزار آدمیوں کے نام کہ کن کن لوگوں کو اراضی الاٹ ہوئی ہے۔ یہ ایسے تو پڑھ دیں گے کہ 13 ہزار آدمیوں کو ہم نے جناح آبادی میں حقوق دیئے ہیں۔ ناموں کی ضرورت ہے تاکہ ان کو بتایا جاسکے کہ یہ کیسے ہوا ہے؟

جناب سپیکر، جواب سن لیں۔

وزیر کالونیز، جناب سپیکر! ان کے سوال کے تقریباً تمام اجزاء کا جواب آچکا ہے۔ انہوں نے تفصیل مانگی تھی۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں جواب کے جز (الف) سے شروع کرتا ہوں۔

جناب سپیکر، جی' پڑھیں۔ آرڈر پلیز۔

وزیر کالونیز،

(الف) صوبے کے 25 کالونی اضلاع میں 12235 افراد کو 88379 ایکڑ اراضی کے مالکانہ حقوق دیئے گئے۔ 1691 افراد کو 17238 ایکڑ اراضی وزیر اعظم سکیم کے تحت الاٹ کی گئی۔ 1332 افراد کو 13190 ایکڑ اراضی پٹے پر دی گئی۔ 3384 افراد کو 1424 ایکڑ اراضی جناح آبادی کے تحت پلاٹوں کی شکل میں دی گئی۔ 6 مختلف کمپنیوں اور G.H.Q کو 836 ایکڑ اراضی دی گئی۔ تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اس کی تفصیل جھنڈی (الف) کے ساتھ ہے اور اس میں مکمل تفصیل موجود ہے۔ رانا صاحب ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

(ب) محکمہ مال کی چٹھی نمبری 1975-97/4247-CL1 مورخہ 9-1 اکتوبر 1999 کو اراضی پٹے پر دیئے جانے پر پابندی عائد کر دی تھی جو ابھی تک برقرار ہے۔ تاہم جن اداروں اور افراد کو قواعد میں نرمی کر کے اراضی پٹے پر دی گئی اس کی تفصیل جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جھنڈی (ب) میں اس کی تفصیل موجود ہے۔ رانا صاحب ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ جس بات کا وہ ذکر کر رہے ہیں اس میں 12235 افراد ' 1691 افراد ' 1332 افراد اور 3384 افراد بنتے ہیں جن کو پنجاب کے 25 اضلاع میں مختلف جگہوں پر اراضی الاٹ کی گئی ہے کچھ اضلاع کی تفصیل ہمیں موصول ہو گئی ہے وہ ہم ایوان کی میز پر رکھ دیتے ہیں بقیہ جب بھی آئے گی ہم انشاء اللہ تعالیٰ پیش کر دیں گے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! اس میں دیکھیں کہ کافی نام ایسے ہیں جن کا ابھی ایوان میں جواب آ رہا ہے۔ آپ اس کو اگلے سیشن تک کے لئے pend کر دیں۔ یہ تفصیل سے جواب دیں گے اور تفصیل دیکھ کر ہی ہم ضمنی سوال کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی' منسٹر صاحب!

وزیر کالونیز: رانا صاحب کو غلط فہمی ہے۔ اس میں کوئی ایسا نام نہیں ہے جو چھپا ہوا ہو اور جس کو حکومت چھپانا چاہتی ہو۔ یہ غریب لوگوں کے نام ہیں۔ ان کی تفصیل جس وقت بھی آ جائے گی' انشاء اللہ تعالیٰ ایوان کی میز پر رکھ دی جائے گی۔ اس کی تفصیل جو آ چکی ہے وہ ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

جناب سپیکر: تو اسے pend کر لیتے ہیں۔

وزیر کالونیز: اس کے ایک حصے کو بے شک pend کر دیں لیکن بقیہ حصے کا جواب تو آ چکا ہے اس میں یہ ضمنی سوال کر سکتے ہیں؟ یہ چار categories ہیں جن کی یہ تفصیل چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر: رانا صاحب جس کی تفصیل چاہ رہے ہیں اس کو pend کر لیتے ہیں باقی رہنے دیتے ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان: ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ یہ خود ڈپٹی سپیکر رہے ہیں اور یہ پریشان ہیں۔ اس میں سارے ممبرز بھی تفصیل دیکھنا چاہیں گے۔ اسے pend کر لیں۔

جناب سپیکر: اگلے سیشن تک کے لئے یہ سوال pend کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بیگم ریحانہ جمیل صاحبہ کا ہے--- تشریف نہیں رکھتیں' سوال dispose of ہوا۔ اس سے اگلا سوال بھی بیگم ریحانہ جمیل صاحبہ کا ہے--- تشریف نہیں رکھتیں' یہ سوال بھی dispose of ہوا۔ اگلا سوال رانا آفتاب احمد خان صاحب!

رانا آفتاب احمد خان، سوال نمبر 259۔ اس سوال کا جواب پڑھ دیں۔ میں ایوان کی توجہ چاہوں گا کہ اس سوال کا جواب ذرا غور سے سن لیں۔

لیز کی زمین پر پولیس کی عمارات

*259۔رانا آفتاب احمد خان، کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ ہذا نے مجاز اتھارٹی / صوبائی حکومت کے احکامات کے تحت صوبے بھر کے تمام اضلاع میں پولیس لائنز' تھانہ جات' انتظامی دفاتروں(سول) کے لئے رقبہ جات پٹہ (معمولی لیز) پر دے رکھے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ قواعد و ضوابط کی رو سے پٹہ/لیز پر دی جانے والی اراضی جن مقاصد کے لئے دی گئی ہے کا استعمال شرائط کے تحت دیگر مقاصد کے لئے نہیں کیا جاسکتا؟

(ج) اگر جزو ہائے (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو محکمہ ہذا نے ضلعی پولیس فیصل آباد کی جانب سے رہائش گاہ سٹیشن ہاؤس آفیسر کوتوالی' تھانہ سول لائن / سرگودھا روڈ کی مختص جگہ پر پٹرول پمپ نصب کرنے اور اسی طرح پولیس لائن میں پٹرول پمپ نصب کرنے' پولیس سکول بنانے' ڈی۔آئی۔جی کے دفاتر بنانے کی بناء پر کیوں تادیبی کارروائی نہ کی کیونکہ اراضی کے استعمال کی شرائط کی خلاف ورزی ہوئی ہے؟

(د) متذکرہ بالا جزو ہائے کے پیش نظر کیا حکومت اس سلسلے میں کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے' اگر ہاں تو کب تک؟ اگر نہیں تو کیوں؟ مزید برآں صوبے بھر کی تمام پولیس لائنوں اور تھانہ جات کو پٹے پر دی جانے والی اراضی پر اس وقت موقع پر جو عمارتیں' دفاتر قائم ہیں' ان کی تفصیلات ضلع وار ایوان کی میز پر رکھی جائیں؟

وزیر کالونیز،

(الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ محکمہ نوآبادیات نے محکمہ پولیس کو پنجاب بھر میں بلا معاوضہ رقبہ جات برائے استعمال تھانہ جات پولیس لائنز وغیرہ ٹرانسفر کر رکھے ہیں۔

(ب) یہ درست ہے کہ جس محکمے کو جس مقصد کے لئے رقبہ دیا جاتا ہے وہ اسے اس مقصد کے لئے ہی استعمال کر سکتا ہے۔

(ج) محکمہ نو آبادیات نے مراسلہ نمبری 1662-96/1222-CL11 مورخہ 22.05.1996 کو رقبہ تعدادی تین کنال دو مرلہ واقع چک نمبر 212-R.B ضلع فیصل آباد کو بارہ سالہ پٹہ پر ایک ہزار فی مرلہ فی سال کرایہ برائے پٹرول پمپ دیا اور اسی طرح 1984 میں محکمہ پولیس نے پولیس لائن کے اندر بغیر کسی منظوری کے پٹرول پمپ تعمیر کر لیا۔ جب یہ بات محکمہ کے علم میں آئی تو بورڈ آف ریونیو نے ڈپٹی کمشنر فیصل آباد کو ہدایات جاری کیں کہ 1984 سے لے کر اب تک کا کمرشل کرایہ محکمہ پولیس سے وصول کیا جائے اور اس کی اطلاع بورڈ آف ریونیو کو دی جائے اور اسی طرح بغیر کسی منظوری کے سرگودھا روڈ فیصل آباد میں بھی محکمہ پولیس نے تیسرا پٹرول پمپ قائم کر دیا اور اس کی منظوری نہ ضلعی انتظامیہ اور نہ ہی بورڈ آف ریونیو سے حاصل کی جب یہ بات بورڈ آف ریونیو کے علم میں آئی تو محکمہ نے D O(R) فیصل آباد کو ہدایات جاری کیں کہ ان رقبہ جات کے کرایہ کا تعین کرے اور موقع کی پوزیشن واضح کرے۔ اس سلسلے میں D O(R) فیصل آباد نے اطلاع دی ہے کہ کرایہ کی وصولی کے لئے محکمہ پولیس کو نوٹس جاری کر دیئے گئے ہیں اور D.D O(R) فیصل آباد کو ہدایات جاری کی گئی ہیں کہ موقع کی رپورٹ کرے اور قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائے۔

(د) اس ضمن میں پہلے ہی جز (ج) میں بیان کیا جا چکا ہے کہ جن اضلاع میں یہ اراضی کسی دوسرے مقصد کے لئے استعمال کی جا رہی ہے وہاں پر محکمہ مکمل کوائف حاصل کر کے ضروری کارروائی کرے گا۔ تمام اضلاع سے اسی اراضی کے متعلق رپورٹ منگوائی گئی ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی، رانا صاحب!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! سارے ایوان نے اس کا جواب سن لیا ہے کہ بورڈ آف ریونیو کی یہ اراضی جو پولیس آرڈر 2002 کے بعد آپ کی یہ پولیس منتر بے مہار ہو جائے گی۔ یہ بالکل مادر پدر آزاد ہو گئی ہے۔ یہ دیکھیں کہ جس مقصد کے لئے یہ اراضی حاصل کی گئی ہو، وزیر موصوف نے کہا ہے، آپ اس کو

تبدیل نہیں کر سکتے ہیں؟ بغیر کسی منظوری اور اتھارٹی کے انہوں نے وہاں پٹرول پمپ لگا دیئے ہیں۔ اب مجھے وزیر موصوف صرف یہ بتا دیں کہ کیا حکومت پنجاب جو پٹرول پمپ غیر قانونی طور پر نصب ہیں ان کو بند نہیں کر سکتی؟ دوسرا جو انہوں نے اس کی price fixation کا کہا ہے یہ تو بعد کی بات ہے جو پہلا illegal act ہوا ہے اس پر کیا حکومت پٹرول پمپ کو سیل کر کے بند کرے گی؟

جناب سپیکر، جی، وزیر کالونیز!

وزیر کالونیز، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ جب یہ بات محکمے کے علم میں آئی تو محکمے نے فوری طور پر اس بات پر نوٹس لیا اور محکمہ پولیس کو اس بات کا پابند کیا گیا کہ وہ قانون کے مطابق وہ اراضی جو اس نے کمرشل مقاصد کے لئے استعمال کی ہے جبکہ اس اراضی کا حاصل کسی اور مقصد کے لئے کیا گیا تھا' اس میں قانونی خلاف ورزی کی گئی ہے۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ قانون اور ضابطے کے مطابق اس پر عمل کریں گے اور قانون کے مطابق پولیس سے اس کی تمام recoveries کریں گے اور اس مسئلے کو حل کروائیں گے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! میرا یہ سوال نہیں ہے۔ انہوں نے خود یہ تسلیم کیا ہے کہ سرکاری اراضی جس مقصد کے لئے حاصل کی جائے اس کی nature تبدیل نہیں کی جا سکتی۔ محکمہ پولیس نے خود بخود اس اراضی پر پٹرول پمپ لگا لئے ہیں۔ وزیر صاحب یہ مانتے ہیں کہ یہ غیر قانونی ہیں اور بورڈ آف ریونیو کی اجازت کے بغیر ہیں۔ وزیر صاحب آج یہ یقین دہانی کرائیں کہ یہ پٹرول پمپ آج سیل کر دیئے جائیں گے کیونکہ یہ غیر قانونی ہیں اور حکومت کی اجازت کے بغیر ہیں۔ وزیر صاحب جو بات کر رہے ہیں وہ تو بعد کی بات ہے کیونکہ یہ پٹرول پمپ تو 1984 سے لگے ہوئے ہیں اور اس سوال کو بھی ایک سال ہو چکا ہے۔ اگر آپ سترہ سال سے اس پر کارروائی نہیں کر سکے تو اب کیا کریں گے؟

جناب سپیکر، جی، وزیر کالونیز!

وزیر کالونیز، رانا صاحب! یہ آپ کے ضلع کا مسئلہ ہے اللہ کے فضل و کرم سے آپ بھی اقتدار میں رہے تھے اور یہ مسئلہ آج کا تو نہیں ہے۔ یہ پرانا مسئلہ چلا آ رہا ہے اس میں کافی حکومتیں آتی جاتی رہیں۔ اس وقت آپ کی نظر بھی اس مسئلہ پر نہیں پڑ سکی لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ موجودہ حکومت کی یہ پالیسی ہے کہ حکومت کی جو بھی زمین ہو گی ایک ایک انچ زمین ناجائز قابضین سے واگزار کروائی

جائے گی اور قانون کے مطابق ان لوگوں کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! انہوں نے بڑا categorically کہا ہے۔ اس پر سادہ سا سوال ہے کہ یہ بات ان کے علم میں آئی ہے۔ وزیر صاحب براہ مہربانی ڈی۔ڈی۔او۔آر کی رپورٹ بتائیں کہ اس کے متعلق کیا رپورٹ دی ہے؟

جناب سپیکر، جی' وزیر کالونیز صاحب! آپ بتائیں کہ ڈی۔ڈی۔او۔آر کی کیا رپورٹ ہے؟

وزیر کالونیز، جناب سپیکر! میں یہی گزارش کر رہا تھا کہ انہوں نے یہی کہا ہے کہ یہ پمپ پولیس ویلفیئر کے نام پر نصب کیا ہوا ہے۔ ہماری حکومت نے ایک نئی پالیسی بنائی ہے اور پچھلے دنوں کابینہ نے اس کی منظوری بھی دی تھی کہ جہاں پر ناجائز قابضین بیٹھے ہوئے ہیں اور وہاں قیمتی زمین ہے۔ وہاں مارکیٹ پرائس کے مطابق وہ زمین ان ناجائز قابضین کو دیں گے۔ ان کے ساتھ کوئی رو رعایت نہیں ہو گی۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ حکومت کی ایک ایک انچ زمین واگزار کروائی جائے گی اور وہ لوگ خواہ کتنے ہی بااثر ہوں ہم انشاء اللہ تعالیٰ واگزار کروائیں گے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔

راجہ ریاض احمد، میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر، جی' فرمائیں!

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! رانا صاحب نے کہا ہے کہ وہ پٹرول پمپ سیل کر دیں۔ میں ضمنی سوال کرنے سے پہلے ایک وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر، آپ ضمنی سوال ہی کریں۔

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! بڑی ضروری وضاحت ہے۔ اوکاڑہ میں وزیراعلیٰ صاحب نے پولیس کی جگہ پر تختی لگائی تو وہاں کے ایس۔پی نے آدھے گھنٹے کے بعد وہ تختی وہاں سے ہٹا دی تھی۔

جناب سپیکر، راجہ صاحب! سوال فیصل آباد کا ہے اور آپ اوکاڑہ لے گئے ہیں۔ آپ اپنا ضمنی سوال کریں۔

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! فیصل آباد میں یہ جو تین پٹرول پمپ لگائے گئے' ڈی۔او۔آر فیصل آباد نے

ان کے خلاف نوٹس جاری کئے کہ وہ پیسے جمع کروائیں۔ وہ نوٹس کتنی رقم کے جاری کئے گئے اور اس نوٹس پر کوئی رقم جمع ہوئی یا نہیں؟

جناب سپیکر، جی، وزیر کالونیز!

وزیر کالونیز، راجہ صاحب! آپ اپنا سوال دہرا دیں۔

راجہ ریاض احمد، فیصل آباد شہر میں پولیس نے تین پٹرول پمپ لگائے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ان پٹرول پمپس کو ڈی۔ای۔او۔آر فیصل آباد نے نوٹس جاری کئے کہ آپ اتنی اتنی رقم جمع کروائیں۔ وہ رقم بتادیں کہ کتنی رقم کے نوٹس جاری ہوئے؟

وزیر کالونیز، ڈی۔ای۔او۔آر نے جو نوٹس جاری کیا ہے کہ آپ نے غیر قانونی اقدام کیا ہے اور آپ نے حکومت کی اجازت کے بغیر اس زمین کا استعمال تجارتی مقاصد کے لئے کیا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جو بھی رقم بنتی ہے اس کا حساب کر کے پولیس سے ایک ایک پائی وصول کی جائے گی۔

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! میری ایک اور درخواست ہے کہ اگر وزیر صاحب رقم نہیں بتا سکتے تو یہ بتا دیں کہ ان تین پٹرول پمپس کی کتنی کتنی جگہ ہے؟

جناب سپیکر، راجہ صاحب! میرے خیال میں کافی سوالات ہو گئے ہیں۔ اگلا سوال نمبر 1017 جناب علی عباس صاحب کا ہے۔

جناب علی عباس، سوال نمبر 1017۔

شیخوپورہ میں جناح آبادیوں کے لئے زمین کی خریداری کی تفصیل

*1017۔جناب علی عباس، کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) حکومت نے 1985 سے لے کر آج تک ضلع شیخوپورہ میں جناح آبادیوں کے لئے کہاں کہاں اور کتنی کتنی رقم سے جگہ خریدی تھی؟

(ب) کیا وہاں آبادیاں قائم ہو چکی ہیں؟

وزیر کالونیز:

(الف) ضلع شیخوپورہ میں نجی رقبہ خرید کر جناح آبادیاں تعمیر نہ ہوئی ہیں۔

(ب) ۔ایضاً۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب علی عباس: میں وزیر صاحب کے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 1018 جناب علی عباس صاحب کا ہے۔

ضلع شیخوپورہ میں زرعی ٹیکس کی آمدن

*1018: جناب علی عباس: کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

زرعی ٹیکس کے نفاذ سے اب تک ضلع شیخوپورہ سے ہر سال کتنا زرعی ٹیکس اکٹھا کیا گیا؟

وزیر مال:

زرعی انکم ٹیکس کے نفاذ سے اب تک ضلع شیخوپورہ سے مبلغ -/17,34,64,404 روپے اکٹھے کئے گئے ہیں۔ اس مد میں جمع شدہ رقم کی سال وار تفصیل درج ذیل ہے۔

RECOVERY POSITION OF AGRICULTURAL INCOME TAX PERTAINING DISTRICT SHEIKHUPURA.

Year wise recovery position in respect of district is as under:-

Sr. No.	YEAR	COLLECTION
1.	1996-97	Rs. 3,07,01,425.00
2.	1997-98	Rs. 3,33,07,300.00
3.	1998-99	Rs. 2,78,43,632.00
4.	1999-2000	Rs. 2,04,65,460.00
5.	2000-2001	Rs. 2,27,39,815.00
6.	2001-2002	Rs. 2,39,13,057.00
7.	2002 to February, 2003	Rs. 1,44,93,715.00
	TOTAL	Rs. 17,34,64,404.00

جناب علی عباس، جناب سپیکر! اس پر بھی میرا کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

جناب سپیکر، اگلا سوال نمبر 1159 جناب اشتیاق احمد مرزا کا ہے۔

RAJA MUHAMMAD SHAFQAT KHAN ABBASI (Advocate) : Mr Speaker! I am on his behalf Question No. 1159

جناب سپیکر، جی فرمائیں!

پنجاب میں 1998 اور بعد میں قائم ہونے والی جناح کالونیوں کی تفصیل

*1159: جناب اشتیاق احمد مرزا: کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) پنجاب میں 1998 سے آج تک جناح آبادیوں کے لئے کہاں کہاں جگہ خریدی گئی؟

(ب) ان جناح آبادیوں کی موجودہ پوزیشن کیا ہے، کیا وہاں آبادیاں قائم ہو گئی ہیں؟

(ج) کیا ان جناح آبادیوں میں بنیادی سہولتیں موجود ہیں۔ تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر کالونیز:

(الف) پنجاب میں 1998 سے لے کر آج تک جناح آبادی کے لئے کسی جگہ بھی زمین نہ خریدی گئی ہے۔

(ب) چونکہ جناح آبادیوں کے لئے کوئی جگہ نہ خریدی گئی ہے اس لئے آبادیاں قائم ہونے کا جواز ہی نہ ہے۔

(ج) جناح آبادیوں کے لئے کوئی جگہ نہ خریدی گئی تھی اس لئے بنیادی سہولتیں فراہم کرنے کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا ہے۔ تاہم پنجاب کے 18 اضلاع میں سرکاری رقبہ پر پہلے سے موجود جناح آبادیوں میں بقایا موجود 98741 پلاٹوں کی الاٹمنٹ کا کام سال 2002 میں شروع کیا گیا تھا جو جزوی الاٹمنٹ کی گئی تاہم ماہ جنوری میں پلاٹوں کی الاٹمنٹ پر پابندی لگا دی گئی۔ اب دوبارہ جناح آبادیوں میں پلاٹوں کی تقسیم کی پالیسی بنائی جا رہی ہے اور وہاں پر ضلعی حکومتوں کو

ہدایات جاری کی گئی ہیں کہ ان آبادیوں میں بنیادی سہولتوں کی فراہمی یقینی بنائی جائے۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، میرا ان سے ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے کہا ہے کہ اٹھارہ اضلاع کو اس میں شامل کیا گیا ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ یہ اضلاع کون سے ہیں اور باقی اضلاع کو اس میں کیوں شامل نہیں کیا گیا؟

وزیر کالونیز، عباسی صاحب! براہ مہربانی اس کا ضمنی سوال دہرا دیں۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، میں یہ کہہ رہا ہوں کہ وہ اٹھارہ اضلاع کون سے ہیں؟

وزیر کالونیز، یہ وہ اضلاع ہیں جن میں محکمہ کالونیز حکومت پنجاب کا رقبہ شامل ہے۔ اس میں شیخوپورہ سرگودھا، ساہیوال، ملتان، بہاولپور، رحیم یار خان، ڈیرہ غازی خان، بہاولنگر وغیرہ شامل ہیں۔ اس میں راولپنڈی شامل نہیں ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! سٹیٹ بنک کی رپورٹ کے مطابق پاکستان کی 33 فیصد آبادی غربت کی انتہائی سطح سے بھی نیچے زندگی بسر کر رہی ہے۔ خوراک کے ساتھ ساتھ انہیں رہائشی مسائل بھی ہیں۔ کیا حکومت ان غرباء کے لئے نئی جناح آبادیاں بنانے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سپیکر، جی، وزیر کالونیز!

وزیر کالونیز، جناب سپیکر! آپ سب کے علم میں ہے کہ وزیراعلیٰ پنجاب جنہوں نے وزیراعلیٰ بنتے ہی یہ اعلان کیا تھا کہ پنجاب میں بسنے والے لوگوں کے لئے اور خاص طور پر ان لوگوں کے لئے جن کے پاس اپنے گھر نہیں ہیں اور سر چھپانے کے لئے جگہ نہیں ہے انشاء اللہ تعالیٰ حکومت پنجاب کی طرف سے ان کو مفت گھر بنانے کے لئے پلاٹ دیئے جائیں گے۔ اس سلسلے میں انہوں نے تقریباً ایک لاکھ بارہ ہزار پلاٹ پنجاب کے مختلف اضلاع میں تقسیم کرنے ہیں۔ اس کی تقسیم 31۔ جنوری 2004 تک مکمل ہو جائے گی۔ اس کے ساتھ ساتھ ہماری یہ کوشش ہو گی کہ پنجاب میں بسنے والا کوئی ایسا غریب آدمی باقی نہ رہے جس کے پاس سر چھپانے کی اپنی جگہ نہ ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم نہ صرف پلاٹ دیں گے بلکہ گھر بنانے کے لئے اخراجات بھی دیں گے، اس کو وسائل بھی دیں گے اور اس علاقے کو ترقیاتی سکیموں میں شامل کریں گے۔

جناب سپیکر، اگلا سوال نمبر 1160 جناب اشتیاق احمد مرزا کا ہے۔

RAJA MUHAMMAD SHAFQAT KHAN ABBASI (Advocate) : Mr Speaker! I am on his behalf Question No 1160

راولپنڈی میں رجسٹری فیس کی آمدن کی تفصیل

*1160:**جناب اشتیاق احمد مرزا**، کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

مالی سال 98-1997 سے 03-2002 تک ہر سال ضلع راولپنڈی میں رجسٹری فیس کی مد میں حکومت کو کتنی آمدنی ہوئی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر مال،

ضلع راولپنڈی میں رجسٹری فیس کی مد میں سالانہ مندرجہ ذیل آمدنی ہوئی ہے۔

مالی سال	آمدنی
1997-98	1,77,46,799/- کروڑ
1998-99	1,75,82,054/- کروڑ
1999-2000	2,33,09,751/- کروڑ
2000-2001	2,31,77,165/- کروڑ
2001-2002	2,31,04,554/- کروڑ
2002-2003	2,30,42,921/- کروڑ
فروری 2003 تک	

جناب سپیکر، کوئی ضمنی سوال ہے؟

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ راولپنڈی میں رجسٹری فیس کی وصولی کے لئے ایک ایک سیٹ پر دو دو آدمی کام کر رہے ہیں۔ ایک صاحب دو دن کام کرتے ہیں اور اگلے دو دن دوسرا آدمی کام کرتا ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا وہاں پر کام زیادہ ہے یا دو مختلف افراد کو accommodate کیا جا رہا ہے؟

جناب سپیکر، جی، وزیر مال!

وزیر مال، عباسی صاحب! اس سوال کا جواب سال وار دے دیا گیا ہے۔ جہاں تک آپ کے سوال کا تعلق ہے کہ وہاں ایک کی جگہ دو آدمی کام کر رہے ہیں تو رجسٹریشن محرر ایک ہی ہوتا ہے۔ اب وہ کسی آدمی کو اپنی مدد کے لئے بٹھا دے تو مجھے نہیں پتا اور نہ ہی میرے علم میں ہے۔ آپ کوئی تازہ سوال دیں کہ راولپنڈی یا مری میں ایک کی بجائے دو آدمی بیٹھے ہیں تو اس کا جواب میں آپ کے سامنے پیش کر سکتا ہوں۔ اب جو آپ نے پوچھا ہوا ہے اس کا جواب دے دیا ہے۔ اس کے متعلق کوئی ضمنی سوال ہو تو میں حاضر ہوں۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! وہاں ایک سیٹ پر تین دن ایک صاحب کام کرتے ہیں اور تین دن دوسرے صاحب کام کرتے ہیں۔ ایک ہی سیٹ پر جو دو آدمی کام کر رہے ہیں میں ان کا نام نہیں لینا چاہتا۔

جناب سپیکر، راجہ صاحب! منسٹر صاحب فرما رہے ہیں کہ میرے علم میں نہیں ہے اس لئے آپ تازہ سوال کر دیں تو اس کا جواب ایوان میں آ جائے گا۔ اگلا سوال محترمہ انجم سلطانہ صاحبہ کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں، سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، سوال نمبر 1253۔

جناب سپیکر، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

سید احسان اللہ وقاص، جی جواب پڑھا ہوا تصور کر لیں۔

گزشتہ پانچ سال کے دوران برطرف اور دوبارہ بحال ہونے والے پٹواریوں کی تفصیل

*1253، سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گزشتہ پانچ سال کے دوران برطرف کئے گئے پٹواریوں میں سے کچھ افراد کو مختلف افسران کی سفارشوں کی بنیاد پر دوبارہ بحال کر دیا گیا ہے؟

(ب) گزشتہ پانچ سال کے دوران برطرف کئے گئے پٹواریوں کے ناموں سے مطلع فرمایا جائے اور ان میں سے جن کو بحال کر دیا گیا' ان کے ناموں سے بھی مطلع فرمایا جائے؟

(ج) جن برطرف شدہ پٹواریوں کو بحال کیا گیا ہے' ان کی بحالی کی کیا وجوہات ہیں۔ کیا انہیں بحال کرنے کے بعد مختلف جگہ متعین (post) بھی کر دیا گیا ہے؟

وزیر مال،

(الف) گزشتہ پانچ سال کے دوران برطرف شدہ پٹواریوں کو مختلف انکوائری افسران کی سفارشات کی بنیاد پر دوبارہ بحال نہ کیا گیا ہے۔ البتہ اپیلٹ کورٹس سے اپیل ہائے منظور ہونے پر بحال ہوئے ہیں۔

(ب) گزشتہ پانچ سال کے دوران برطرف اور بحال شدہ پٹواریوں کے ناموں کی فہرست بھنڈی(الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) گزشتہ پانچ سال کے دوران 228 پٹواریوں کو برطرف کیا گیا۔ ان میں سے 119 پٹواری مختلف عدالتوں سے اپیل ہائے منظور ہونے اور جرم ثابت نہ ہونے کی بناء پر بحال ہو چکے ہیں اور انہیں مختلف جگہ پر متعین (post) بھی کر دیا گیا ہے جبکہ 7 پٹواریوں کی اپیل ہائے زیر کارروائی ہیں۔ مختلف عدالتوں سے بحال ہونے والے پٹواریوں کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

اپیلٹ کورٹس	بحال ہونے	زیر سماعت
عدالت پنجاب سروس ٹریبونل	27	1
عدالت سینئر ممبر بورڈ آف ریونیو پنجاب	09	_
عدالت E D O(R)/اتھارٹی	65	6
عدالت کمشنرز	17	_
عدالت عظمیٰ	01	_
	119	7

جناب سپیکر، آپ کا کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید احسان اللہ وقاص، میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ مختلف علاقوں میں زمین کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کیا جا رہا ہے تو اس کے بعد ہمارے پٹواریوں کا مستقبل کیا ہو گا؟ اس بارے میں وزیر موصوف بتائیں۔

جناب سپیکر، جی' وزیر مال!

وزیر مال، سوال دہرائیں۔

جناب سپیکر، وہ فرما رہے ہیں کہ آپ ریونیو کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کر رہے ہیں اور جب یہ سارا سسٹم کمپیوٹرائزڈ ہو جائے گا تو پٹواری صاحبان کیا کریں گے؟

وزیر مال، پٹواری صاحبان کو کسی اور ڈیوٹی کے لئے پول میں لایا جائے گا اور ہمارا یہ خیال ہے کہ جو زیادہ پڑھے ہوں گے انہیں کمپیوٹر کی ٹریننگ دے کر اس کے ساتھ منسلک کر دیا جائے گا۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ "ایہہ تے پٹواریاں نوں پکھ مارن دا منصوبہ اے ایہناں دا۔" میرا ایک ضمنی سوال ہے کہ محمد صفدر نامی پٹواری کو E D O(R) منڈی بہاؤالدین نے عارضی طور پر بحال کیا ہے جسے انہوں نے فوری طور پر تعینات کر دیا ہے۔ ابھی اس کے خلاف انکوائری مکمل نہیں ہوئی کیونکہ اسے عارضی طور پر بحال کیا ہے۔ انہیں اتنی کیا جلدی تھی کہ اس کی تعیناتی بھی کر دی گئی ہے؟

جناب سپیکر، ایک طرف آپ کہتے ہیں کہ پٹواری بھوکے نہ مریں اور دوسری طرف آپ کہتے ہیں کہ ان کی تعیناتی نہیں ہونی چاہئے۔ جی' وزیر مال!

وزیر مال، جو آدمی معطل ہوتا ہے اس کی posting نہیں ہوتی اور جو آدمی بحال ہو جائے چاہے وہ عارضی طور پر ہی ہو تو کیوں نہ اس سے کھما بٹھانے کی بجائے ڈیوٹی لی جائے لہذا جب انکوائری مکمل ہو گی' فیصلہ ہو گا' dismiss ہو گا' بحال ہو گا یا جو بھی ہو گا تو افسر مجاز نے اسے عارضی طور پر بحال کیا ہے اور عارضی طور پر بحال ہونے والے کی posting ہو سکتی ہے تاکہ وہ فارغ بیٹھ کر تنخواہ نہ لے بلکہ تنخواہ کے بدلے سرکاری کام کرے۔

جناب سپیکر، شکریہ جی۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر، جی' عباسی صاحب!

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، شکریہ۔ جناب سپیکر! وزیر موصوف نے فرمایا کہ 228 پٹواریوں کو برطرف کیا گیا تو 119 میں سے 118 کو دوبارہ بحال کر دیا گیا اور صرف ایک صاحب ہیں جو سپریم کورٹ سے بحال ہوئے' باقی 118 لوگوں سے کوئی پنجاب اپیلٹ کورٹ سے باقی جو کہ لوئر اتھارٹی ہے سینئر ممبر بورڈ آف ریونیو' E.D.O(R) اور کمشنر صاحب نے بحال کئے۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا امر مانع تھا کہ 118 لوگوں کے خلاف انکوائری کی گئی تو ان کے معاملات کے بارے میں superior court میں اپیل کیوں نہیں کی؟ صرف ایک کیس عدالت عظمیٰ میں دائر کیا جو وہاں سے بحال ہوا باقی لوگوں کو کمشنر صاحب نے بحال کر دیا' E D O(R) نے بحال کر دیا یا کچھ پنجاب اپیلٹ کورٹ سے بحال ہو گئے۔ اگر یہ لوگ واقعی misconduct کے معاملات میں ملوث تھے تو ان کے خلاف اعلیٰ عدالتوں میں اپیل کیوں نہیں کی گئی۔

جناب سپیکر، جی' وزیر مال!

وزیر مال، جناب سپیکر! عباسی صاحب شاید اتنے فارغ ہوں کہ ہر پٹواری کے خلاف سپریم کورٹ میں جائیں کیونکہ یہاں پر تو ہزاروں لاکھوں پٹواری ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ پھر تو ہم سپریم کورٹ میں اپیلوں کے لئے ہی آتے جاتے رہیں اور کوئی کام نہ کریں۔ سرکاری ملازمین کے خلاف سروسز ٹریبونل میں اپیل ہوتی ہے۔ پٹواری سے متعلقہ جو آفیسر ہیں D D O(R) اس کی Appointing Authority ہے جو کہ انکوائری کے بعد فیصلہ کرتا ہے۔ پھر اس کے بعد D O R جو سابقہ ڈپٹی کمشنر کے برابر ہے وہ اپیل سنتا ہے' پھر کمشنر کے برابر E.D.O(R) ہے وہ اپیل سنتا ہے تو تین چار اپیلوں کے بعد جب پٹواری بحال ہو جاتا ہے تو اس کو یہ سمجھا جاتا ہے کہ یہ بے قصور تھا۔ لہذا یہ پوزیشن نہیں ہے کہ ہر پٹواری کے خلاف سپریم کورٹ یا ہائیکورٹ میں جائیں۔ بعض اوقات سہواً کوئی غلطی ہو جاتی ہے۔ اس کی وجہ سے اس کی انکوائری ہو جاتی ہے جس کے بعد اس کی درستی بھی ہو جاتی ہے۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): یہ ٹھیک ہے کہ پٹواری کے خلاف سپریم کورٹ میں بالکل نہیں جانا چاہئے بلکہ کسی عدالت میں بھی نہیں جانا چاہئے اس لئے کہ باری تعالیٰ کے بعد پٹواری تعالیٰ بہت مضبوط لوگ ہوا کرتے ہیں۔ اسی لئے یہ فرما رہے ہیں کہ پنجاب سروسز ٹریبونل میں 27 کیس گئے باقی تمام انٹر departmental authority نے انہیں معاف کر دیا' manipulate کر لیا یا regulate کر دیا۔ میرا سوال یہ ہے کہ اگر یہ لوگ اتنے innocent تھے تو ان کے معاملات پنجاب سروسز ٹریبونل سے آگے سپریم کورٹ میں کیوں نہیں گئے اور 228 میں صرف 27 کیس پنجاب سروسز ٹریبونل کے پاس گئے باقی تمام معاملات ڈیپارٹمنٹ میں ہی بھگت کے ساتھ طے ہو گئے اس لئے کہ پٹواری تگڑے ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: چودھری اصغر علی گجر!

چودھری اصغر علی گجر: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے یہ گزارش کروں گا کہ ہمارے ضلع یہ کے اندر پٹواری کم اور پٹواریوں کے حلقے زیادہ ہیں جس کی وجہ سے ضلعی ناظم ایک پٹواری کو زیادہ حلقوں کا چارج دینے کے لئے ایک بڑی رقم کا مطالبہ کرتا ہے چنانچہ وہاں پر ایک مقابلہ کی فضا ہے۔ ایک پٹواری کہتا ہے کہ میں 50 ہزار دیتا ہوں مجھے تین حلقے دیئے جائیں اور دوسرا کہتا ہے کہ میں ایک لاکھ روپیہ دیتا ہوں تو مجھے چار حلقے دیئے جائیں۔ وزیر موصوف بتائیں کہ وہاں حلقوں کے مطابق پٹواری کب رکھے جائیں گے تاکہ رشوت کا بازار بند ہو؟

جناب سپیکر: وزیر مال!

وزیر مال: میرے بھائی کے سوال کے دو جز ہیں۔ پہلا یہ کہ پٹواری شاید ضلعی ناظم کو پیسے دیتا ہے تو میں نہیں مانتا کہ کوئی elected آدمی بھی پیسے لیتا ہے' وہ ان کا الزام ہے چونکہ ضلع ناظم کو سزا دینے کے لئے ان کے پاس ووٹنگ پاور ہوتی ہے۔ جہاں تک پٹواری کی appointment یا اس کی jurisdiction ہے تو پٹواری' گرداور اور نائب تحصیل دار ضلعی نظام کے تحت ضلع ناظم کے under آتے ہیں لہذا ہمارے پاس اگر کوئی specific example ہو کہ اس پٹواری نے پیسے لئے یا یہ خرابی کی ہے تو یہ بتائیں تو میں انکوائری کروا کر اس کی رپورٹ یا ایکشن ایوان میں پیش کر دوں گا۔

جناب سپیکر: اگلا سوال جناب محمد نواز ملک کا ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے۔

شیخ اعجاز احمد، جناب سپیکر! میں ان کے behalf پر ہوں۔ سوال نمبر 1259 (معزز ممبر نے جناب محمد نواز ملک ایم۔پی۔اے کے ایماء پر دریافت کیا)

رضا آباد فیصل آباد میں سرکاری اراضی پر ناجائز قبضہ

*1259۔جناب محمد نواز ملک، کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) رضا آباد، گلزار کالونی، فیصل آباد کے وسط میں سرکاری رقبہ میں بیس لائن پر گورنمنٹ گرلز مڈل سکول اور گرلز کالج سیکنڈ شفٹ کے گیٹ، اردگرد اور دیگر جگہ پر کن لوگوں نے قبضہ جما رکھا ہے۔ کون لوگ غنڈہ گردی سے یہ تعلیمی ادارے بند کرانے کے درپے ہیں؟

(ب) انتظامیہ اور محکمہ مال نے کیونکر آنکھیں بند کر رکھی ہیں۔ کن کے ایماء پر یہ قبضہ ہوا ہے؟

(ج) مین بازار رضا آباد، بازار نمبر 3 سے لے کر نواز پارک تک گورنمنٹ کے سرکاری رقبہ بیس لائن پر قبضہ گروپ قابض ہے۔ ان کے خلاف تاحال کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ہے اور کب تک یہ قیمتی سرکاری رقبہ واگزار کروایا جائے گا؟

وزیر مال،

(الف) رضا آباد اور گلزار کالونی فیصل آباد کے وسط میں بیس لائن پر بنے ہوئے گورنمنٹ گرلز مڈل سکول اور گرلز کالج پر گیٹ کے بارے میں فیصل آباد سے آمدہ رپورٹ کے مطابق مندرجہ ذیل صورتحال ہے۔ 43 افراد، 4 کنال 15 مرلے پر ناجائز قابض تھے جن سے رقبہ تعداد 01 کنال واگزار کروا لیا گیا ہے۔ 01 کنال 10 مرلے کو ملحقہ مالکان نے 2 یا 2/1/2 فٹ قطعات پر قبضہ کر کے اپنے تعمیر شدہ رقبہ / احاطہ جات میں شامل کر لیا ہے۔ جس کے لئے ناجائز قابضین کی پالیسی مورخہ 8-7-98 کے تحت کیس مقامی عدالتوں میں زیر سماعت ہیں اور باقی ماندہ دو کنال 5 مرلے کے مقدمات چل رہے ہیں اور ناجائز قابضین نے سول کورٹ سے حکم امتناعی حاصل کیا ہوا ہے۔ یہ رقبہ حکم امتناعی کے ختم ہونے پر خالی کروا لیا جائے گا۔

جہاں تک غنڈہ عناصر کی کوشش برائے بند کرانے تعلیمی ادارہ جات کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں محکمہ بالکل باخبر ہے اور غنڈہ گردی کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کا پابند ہے اور معزز ممبر کو یقین دہانی کرائی جاتی ہے ۔ کوئی بھی غنڈہ خواہ کتنا بھی طاقت ور ہو وہ سرکاری زمین پر قابض نہیں ہو گا۔ اگر ایسا کرے گا تو اس کے خلاف قانون کے آہنی ہاتھوں سے نمٹا جائے گا۔

(ب) مفصل جواب ضمن(الف) میں درج کر دیا گیا ہے۔

(ج) جن قابضین نے سرکاری رقبہ بیس لائن پر قبضہ کیا ہے۔ ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جارہی ہے اور یہ رقبہ واگزار کروایا جارہا ہے۔

جناب سپیکر، آپ کا کوئی ضمنی سوال ہے؟

شیخ اعجاز احمد ، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ج (الف) کے جواب میں محکمہ نے رپورٹ دی ہے کہ 43 افراد چار کنال 15 مرلے پر ناجائز قابض تھے جن سے رقبہ تعدادی ایک کنال واگزار کروا لیا گیا ہے۔ یہ جواب محکمے نے بالکل غلط دیا ہے۔ یہ ایک کنال وہاں پر خوش قسمتی سے رہ گئی تھی جو ان کے ہاتھ سے بچی تھی۔ یہ انہوں نے لکھ کر بھیج دیا ہے۔ اس میں انہوں نے یہ لکھا ہے کہ مقامی عدالتوں میں مقدمات زیر سماعت ہیں اور باقی ماندہ 2 کنال 5 مرلے کے مقدمات چل رہے ہیں۔ ناجائز قابضین نے سول کورٹ سے حکم امتناعی حاصل کیا ہوا ہے۔ یہ رقبہ حکم امتناعی کے ختم ہونے پر خالی کروا لیا جائے گا۔ میرا ان سے ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ کون سی عدالت میں زیر سماعت ہے' اس کا کیا status ہے اور اسے کب تک خالی کروا لیا جائے گا؟

جناب سپیکر، جی' وزیر کالونیز!

وزیر کالونیز ، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ جب یہ سوال آیا تو ہم نے محکمے سے رپورٹ حاصل کرنے کے لئے move کیا۔ محکمے سے جو رپورٹ آئی ہے وہ آپ کی وساطت سے معزز ممبر کی خدمت میں پیش کر دی گئی ہے۔ اگر یہ عدالت کا نام اور اس کے بارے میں مزید تفصیل پوچھنا چاہتے ہیں تو میں بہت جلد ان کی خدمت میں جواب پیش کر دوں گا۔ جہاں تک اس کے status اور مقدمات کی سماعت کا تعلق ہے تو اس بابت محکمے سے پوری معلومات لے کر ان کی خدمت میں عرض کر دی جائیں گی۔

جناب سپیکر، شیخ صاحب! آپ وزیر صاحب کے چیمبر میں تشریف لے جانا۔ وہ اس کی تفصیل بتا دیں گے۔ اس کی دو ہی صورتیں ہیں یا تو fresh question کیا جائے یا ان کے چیمبر میں جا کر discuss کر لیا جائے۔

شیخ اعجاز احمد، جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بہت اہم اور سنگین معاملہ ہے۔ اس سلسلہ میں محکمہ بالکل باخبر ہے۔ اوپر والے portion میں یہ مانتے ہیں کہ وہاں پر اتنے ناجائز قابضین ہیں اور نیچے یہ کہا جا رہا ہے کہ کوئی بھی غنڈہ خواہ وہ کتنا ہی طاقتور ہو وہ سرکاری اراضی پر قابض نہیں ہوگا۔ اگر ایسا کرے گا تو اس کے خلاف قانون کے آہنی ہاتھوں سے نمٹا جائے گا۔ میرا سوال یہی ہے کہ آہنی ہاتھوں سے اب تک کیا نمٹا گیا ہے؟ وہاں ساری سرکاری اراضی ہے۔ وہ نہ میری اراضی ہے اور نہ کسی ممبر کی ہے۔ ہم حلقوں کے اندر بیٹھے ہوئے ہیں ملکی مفادات، صوبے کے مفادات اور اراضی کا تحفظ کرنا ہماری آئینی ذمہ داری ہے۔

(شور و غل)

جناب سپیکر، میری تمام معزز اراکین سے گزارش ہے کہ خاموشی اختیار کریں۔ جی شیخ صاحب!

شیخ اعجاز احمد، جناب سپیکر! وہاں پر قابضین ناجائز قبضہ کر چکے ہیں اور یہ آہنی ہاتھوں سے نمٹنے کے دعوے کر رہے ہیں دوسرا ملاحظہ فرمائیں کہ جن قابضین نے سرکاری رقبہ بیس لاکھ پر قبضہ کیا ہے ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جا رہی ہے اور یہ رقبہ واگزار کروایا جا رہا ہے۔ یہ بڑا مبہم سا جواب ہے کہ کارروائی کی جا رہی ہے اور واگزار کروایا جا رہا ہے۔ میری وزیر موصوف سے گزارش ہے کہ یہ کروڑوں روپے کی اراضی ہے۔ ان کے خلاف اب تک black & white میں کیا کارروائی ہوئی ہے اور یہ کیا واگزار کروانے کے لئے کر رہے ہیں؟ اس کی ذرا وضاحت فرما دیں۔

جناب سپیکر، وزیر کالونیز!

وزیر کالونیز، جناب سپیکر! جس طرح میں نے پہلے عرض کیا تھا کہ یہ قبضہ تو آج کی حکومت سے نہیں ہوا بلکہ یہ دیرینہ عرصے سے چلا آ رہا ہے۔ جس وقت ہمارے نوٹس میں یہ بات آئی تو اسی وقت موجودہ حکومت نے اس پر ایکشن لیا ہے اور ناجائز قابضین کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں آ چکی ہے۔ میں اپنے معزز بھائی کو یقین دلاتا ہوں اور میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ موجودہ حکومت کی یہ پالیسی ہے کہ حکومت کی جو

قیمتی اراضی ناجائز قابضین کے پاس ہے انشاء اللہ تعالیٰ وہ ہم ضرور واگزار کروائیں گے۔ میں اس کو ذاتی طور پر take up کروں گا۔ میں آپ اور رانا صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے یہ سوال کیا اور یہ مسئلہ محکمے کے علم میں لائے۔ میں آپ کا شکر گزار ہوں اور میں ایک بار پھر آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ پولیس کے معاملے میں بھی اور اس معاملے میں بھی آپ کی عزت و آبرو بڑھائی جائے گی اور محکمے کی بھی عزت و آبرو بڑھائی جائے گی۔

راجہ ریاض احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' راجہ ریاض احمد پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

راجہ ریاض احمد، شکریہ۔ جناب سپیکر! میرا وزیر موصوف سے ضمنی سوال یہ ہے کہ گرلز کالج اور مڈل سکول کے گیٹ کے بالکل سامنے ناجائز قابضین بیٹھے ہیں۔ جب بچیاں سکول اور کالج جاتی ہیں تو راستہ بند ہوجانے کی وجہ سے انہیں بہت تکلیف ہوتی ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ راستہ کھلوانے کے لئے ناجائز جگہ کو کتنی دیر تک ختم کروادیا جائے گا۔

جناب سپیکر، جی' وزیر کالونیز!

وزیر کالونیز، جناب سپیکر! میں انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد دو تین روز تک E.D O(R) فیصل آباد کو یہاں طلب کروں گا اور بہت جلد اس مسئلے کو فوری طور پر حل کردیا جائے گا۔

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' رانا آفتاب احمد صاحب!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ جب بھی کسی سرکاری زمین پر ناجائز قبضہ ہوتا ہے تو پھر اس پر عام طور پر لوگ stay لے لیتے ہیں۔ وزیر موصوف کو چاہئے کہ یہ اپنے محکمے کو ہدایات دیں کہ جہاں پر stay ہو جاتا ہے اس کی vacation کے لئے اس سے آگے کورٹ میں stay vacation کے لئے جائیں۔ یہ ہمیں اس بات کی یقین دہانی کروائیں کہ کیا یہ ارادہ رکھتے ہیں کہ جہاں پر stay ہے اس کی vacation کے لئے superior court میں جائیں گے؟

جناب سپیکر، جی' وزیر کالونیز!

وزیر کالونیز ، جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی یہی گزارش کی ہے کہ میں ان دوستوں کو بھی بلاؤں گا اور E.D.O(R) فیصل آباد کو بھی بلاؤں گا اور اس مقدمہ کے بارے میں جو موجودہ صورتحال ہے اس کو بھی دیکھیں گے' انشاء اللہ تعالیٰ میں یقین دلاتا ہوں کہ قانون کے مطابق ناجائز قابضین کے خلاف کارروائی عمل میں لائیں گے۔

محترمہ عابدہ جاوید، شکریہ' جناب سپیکر! میں ٹاؤن شپ کی رہائشی ہوں۔ ٹاؤن شپ مسائلستان ہے۔ وہاں پر بنیادی سہولتوں کا فقدان ہے۔

جناب سپیکر، محترمہ! آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

محترمہ عابدہ جاوید ، جناب سپیکر! میں ناجائز قابضین کی بات کرنے لگی ہوں۔ بات یہ ہے کہ ٹاؤن شپ کرپشن کا گڑھ ہے۔ کسی کی اتنی جرات نہیں' کسی کی اتنی ہمت نہیں کہ وہ کرپشن دیکھتے تو ہیں مگر اس پر کنٹرول نہیں کیا جاتا۔ یہ قانون کی بات کرتے ہیں مگر قانون کی گرفت نہیں ہے۔ اس طرح سے امن عامہ کس طرح قائم ہوگا؟ میں اس قبرستان کی بات کر رہی ہوں جو 32 کنال اراضی پر مشتمل ہے اور قابضین نے اس پر قبضہ کیا ہوا ہے۔ عدالت عالیہ نے ہمارے حق میں فیصلہ دیا لیکن اس کے باوجود قبضہ گروپس وہاں پر راتوں رات سڑک بنا لیتے ہیں' کبھی وہاں پر گیٹ لگانے کی کوشش کرتے ہیں' کبھی وہاں پر دکانیں بنانے کی کوشش ہوتی ہے۔ میں پوچھتی ہوں کہ قانون کا احترام کہاں ہے؟ ٹاؤن شپ کے لوگ اپنے مردے دفن کرنے کے لئے کہاں جائیں؟ 72-72 مردے ایک ایک قبر میں دفن ہو چکے ہیں۔ سب جانتے ہیں' سب کے علم میں ہے کہ یہ زمین ہمارے علاقے ٹاؤن شپ کے قبرستان کے لئے ہے۔ اس کے باوجود یہ زمین قبضہ گروپ سے واگزار نہیں کروائی جاتی۔ میری گزارش ہے کہ اس 32 کنال زمین کو واگزار کروایا جائے۔ ہم سب نے مرنا ہے' اُس وقت ہمارے لئے صرف دو گز زمین ہوگی' صرف کفن ہوگا۔ یہاں حق سچ کی آواز بلند کرنے والوں کو دبایا جاتا ہے۔

جناب سپیکر : محترمہ! تشریف رکھیں۔ وزیر صاحب کا جواب بھی سنیں۔ جی' وزیر کالونیز !

وزیر کالونیز : جناب سپیکر ! آپ اور معزز بہن کا حکم سر آنکھوں پر' چونکہ ایجنڈے پر یہ بات نہیں ہے۔ فیصل آباد کے حوالے سے ایک سوال پر بات ہو رہی تھی' اگر میری بہن کا کوئی مسئلہ ہے تو وہ میرے نوٹس

میں لائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ محکمہ کالونیز ان کے ساتھ ہو گا اور ہم ان لوگوں کے خلاف قانونی کارروائی کریں گے۔

جناب سپیکر: محترمہ نے ٹاؤن شپ کے قبرستان کے حوالے سے بات کی ہے اور انھوں نے پوچھا ہے کہ ناجائز قابضین کے بارے میں حکومت کی کیا پالیسی ہے؟

وزیر کالونیز: جناب سپیکر! حکومت کی پالیسی ہے کہ ناجائز قابضین سے زمین واگزار کروائی جائے۔ میں ذمہ داری سے کہتا ہوں کہ محترمہ کا حکم سر آنکھوں پر' یہ میرے پاس تشریف لائیں ہم ناجائز قابضین کے خلاف کارروائی کریں گے۔

جناب سپیکر: ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! اسی حوالے سے میرا ضمنی سوال ہے۔ وزیر موصوف رانجھا صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ جنھوں نے زمینوں اور سکولوں پر قبضہ کیا ہے وہ پچھلے دور کے قابضین ہیں۔ سیالکوٹ میں ایک سکول پر بھی اسی طرح قبضہ ہوا ہے۔ Comprehensive School جو کہ حکومت نے بنایا تھا وہاں ضلعی ناظم، تحصیل ناظم نے پولیس اور ڈی۔پی۔او کے ساتھ مل کر اس سکول کی پانچ کنال front کی زمین پر قبضہ کر لیا ہے۔ وزیر موصوف اس کی اپنے طور پر تحقیق کر لیں یہ ان کے دور کا واقعہ ہے۔ میں نے اس سلسلے میں ایک سوال بھی دیا ہے۔ دوسرا وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ عدالتوں میں مقدمات pending ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ مقدمات کتنی دیر سے عدالتوں میں pending ہیں اور کب تک متوقع ہے کہ عدالتیں ان کا فیصلہ فرما دیں گی؟

وزیر کالونیز: جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں پہلے ہی کافی وضاحت کر چکا ہوں۔ میں نے اُن معزز ممبران جن کا تعلق ضلع فیصل آباد سے ہے درخواست کی ہے کہ میں ای۔ڈی۔او (آر) کو یہاں بلوا لوں گا' اس میں میرے معزز بھائی بھی تشریف لے آئیں۔ ہم سب مل بیٹھ کر سیاق و سباق کے حوالے سے اس کا جائزہ لیں گے اور قانون کے مطابق انشاء اللہ اس بابت کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ شیخ اعجاز احمد!

شیخ اعجاز احمد : جناب سپیکر! میری گزارش بھی اسی ضمن میں ہے۔ چونکہ دونوں متعلقہ محکمہ جات کے وزراء صاحبان ایوان میں تشریف فرما ہیں۔ ایک بڑا اہم مسئلہ ہے اور اس پر حکومت پنجاب کو بڑا زبردست نقصان بھی ہو رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کی strength اربوں روپے میں جا چکی ہے۔ فیصل آباد اور خاص طور پر میرے حلقے میں تین چار آبادیاں ایسی ہیں جن کی ابھی تک رجسٹری نہیں ہو رہی۔ وہاں پر لوگ کروڑوں روپے کی جائیدادیں خرید کر بیٹھے ہیں' کسی نے محنت کر کے دس لاکھ کا مکان خریدا ہے' کسی نے پانچ لاکھ کا خریدا ہے' کسی نے بیس لاکھ کا مکان خریدا ہے لیکن ان علاقہ جات میں متعلقہ پراپرٹی ابھی تک transfer نہیں ہو رہی۔ یہ مفاد عامہ کا مسئلہ ہے لہذا میں آپ کی وساطت سے یہ کہوں گا کہ اگر وزیر صاحب کہیں تو میں اس مسئلے کے حل کے لئے انھیں ان کے چیمبر میں مل لوں۔ میں ان کے چیمبر میں حاضر ہونے کے لئے تیار ہوں تا کہ وہاں پر میں انھیں سارا کیس پڑھا دوں اور اس پر اگر کوئی عملدر آمد ہو جائے تو ہزاروں لوگوں کا فائدہ ہو جائے گا۔

جناب سپیکر : آپ وزیر صاحب کے چیمبر میں تشریف لے جائیں اور وزیر صاحب آپ کے مسئلے کو انشاء اللہ solve کرنے کی کوشش کریں گے۔ شیخ امجد عزیز صاحب!

شیخ امجد عزیز : جناب سپیکر! کافی دیر سے بحث سن رہا ہوں۔ شاید لوگوں کا یہی خیال ہے کہ اپوزیشن ہمیشہ حکومت کی برائیوں کی طرف لگی رہتی ہے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اسی حکومت کی کوششوں سے ڈی۔ڈی۔او (آر) کینٹ نے پانچ سے چھ ہزار کنال جگہ ناجائز قابضین سے خالی کروائی ہے۔ اس پر میں روکھڑی صاحب کو مبارک باد دیتا ہوں۔ تقریباً پانچ چھ ہزار کنال جگہ خالی ہوئی ہے۔ راجہ بشارت صاحب نے ہم سے ایوان کے floor پر وعدہ کیا تھا کہ جہاں پر بھی جگہ available ہو گی ہم قبرستان کے لئے جگہ دیں گے۔ میری گزارش ہے کہ اس جگہ سے 100 کنال جگہ سکول' کالج اور قبرستان کے لئے مختص کر دی جائے۔ بڑی مہربانی ہو گی۔

جناب سپیکر: شیخ امجد عزیز صاحب! آپ اس حوالے سے وزیر صاحب کو ان کے چیمبر میں مل لیں۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر کالونیز : جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

وزیر مال : جناب سپیکر! میں بھی محکمہ مال سے متعلق بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر : بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

پی پی۔ 145 کے پٹوار خانے اور پٹواریوں کی تعیناتی

*131، بیگم ریحانہ جمیل، کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

صوبائی حلقہ پی پی۔ 145 لاہور میں پٹوار خانوں کی تعداد بیان فرمائیں۔ یہ بھی بیان فرمائیں کہ سال 1990 تا اکتوبر 2002 تک کون کون سے پٹواری متعلقہ حلقہ میں تعینات رہے اور کون کون سے پٹواری تین سال سے زائد عرصہ تک تعینات رہے اور تین سال کے بعد بھی ٹرانسفر نہ ہونے کی وجہ بیان فرمائیں؟

وزیر مال،

صوبائی حلقہ پی پی۔ 145 لاہور میں پٹوار خانوں کی تعداد چھ ہے اور کام بندوبست کے لئے اس وقت 10 ہے۔ متعلقہ حلقہ میں سال 1990 تا اکتوبر 2002 تک 107 پٹواری تعینات رہے۔ فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ صرف دو پٹواری "اصغر علی سرکل محمود بوٹی" میں عرصہ 1993 04 16 تا 1997 03 06 اور "رشید احمد پٹواری سرکل گنج میں عرصہ 1993 08 25 تا 1997 03 06 تعینات رہے۔ مفاد عامہ کے پیش نظر مندرج بالا پٹواریوں کو ٹرانسفر نہ کیا گیا تھا۔

پی پی۔ 145 میں تعینات پٹواری

*132، بیگم ریحانہ جمیل، کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

موجودہ صوبائی حلقہ پی پی۔ 145 اور سابقہ حلقہ پی پی۔ 118 لاہور میں سال 1990 تا اکتوبر 2002 تک کون کون سے پٹواری تعینات رہے۔ کس کس پٹواری کے خلاف انٹی کرپشن میں

درخواستیں اور سول کورٹس اور ہائی کورٹس میں کیس ہوئے۔ ان کے نام، موجودہ تعیناتی، محکمہ مال نے متعلقہ اہلکاروں کے خلاف جو کارروائی کی اس کی تفصیل، نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

وزیر مال،

موجودہ صوبائی حلقہ پی پی۔ 145 اور سابقہ حلقہ پی پی۔ 118 لاہور میں سال 1990 تا 1 اکتوبر 2002، 107 پٹواری تعینات رہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

12 پٹواریوں کے خلاف محکمہ انٹی کرپشن میں درخواستیں موصول ہوئیں۔ ایک پٹواری کے خلاف کیس عدالت عالیہ ہائی کورٹ میں بغرض رٹ پٹشن نمبر 11897/97 محمد افضل بنام اے۔ڈی۔سی۔جی کینٹ زیر سماعت ہے جس کی بناء پر انکوائری زیر التواء ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

دیپالپور میں مختلف محکمہ جات کا رقبہ اور محکمہ مال کے انتظامی ڈھانچہ کی تفصیل

*1203، محترمہ انجم سلطانہ، کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع اوکاڑہ اور صوبائی سطح تک محکمہ کا انتظامی ڈھانچہ کیا ہے۔ آفیسرز کے نام اور ایڈریس بیان کئے جائیں؟

(ب) تحصیل دیپالپور میں مختلف محکمہ جات کا سرکاری رقبہ کس کس جگہ اور کتنا کتنا موجود ہے۔

(ج) رقبہ ٹھیکہ پر دیا گیا ہے تو کتنے عرصے کے لئے اور ٹھیکیدار حضرات کے نام بیان کئے جائیں؟

(د) تحصیل دیپالپور سے زمیندار حضرات سے مختلف مدوں میں (زرعی ٹیکس وغیرہ) کتنا ریونیو اکٹھا ہوتا ہے۔ تفصیل بیان کی جائے؟

وزیر کالونیز،

(الف) مطلوبہ تفصیل ضمیمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تحصیل دیپالپور میں محکمہ جات اور رقبہ کی تفصیل جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) 111- افراد کو 1604-ایکڑ 14 مرلے رقبہ ٹھیکہ پر دیا گیا ہے جس کی تفصیل جھنڈی (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مارچ 2003 تک 3 کروڑ 87 لاکھ 59 ہزار 8 سو روپے ریونیو اکٹھا کیا گیا جس کی تفصیل جھنڈی (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

چولستان میں شاہی مزارعین کی مد میں الاٹ کردہ اراضی کی تفصیل

*1684۔ملک محمد اقبال چٹہ، کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

کیا یہ درست ہے کہ سال 51-1950 میں شاہی مزارعین کے نام چند لوگوں کو چولستان میں اراضی الاٹ کی گئی تھی' اگر ایسا ہے تو ان میں سے کتنے افراد کو مالکانہ حقوق اس اراضی کے دے دیئے گئے ہیں اور کتنے افراد کو ابھی تک مالکانہ حقوق نہ دیئے گئے ہیں اور ان کو کب تک مالکانہ حقوق منتقل کر دیئے جائیں گے؟

وزیر کالونیز:

یہ درست ہے کہ 51-1950 میں 836 افراد کو بطور شاہی مزارعین چولستان میں اراضی الاٹ کی گئی تھی۔ ان میں سے 53 افراد کو مالکانہ حقوق دیئے جا چکے ہیں۔ لیکن بمطابق حکم عدالت سپریم کورٹ آف پاکستان ممبر بورڈ آف ریونیو کی عدالت میں 783 کیس برائے استحقاق زیر سماعت ہیں۔ اس بارے میں سکروٹنی کمیٹی نے اپنی رپورٹ مکمل کر لی ہے اور 836 افراد کی حتمی فہرست چولستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی کی طرف سے تیار کر لی گئی ہے۔

چولستان 71-1970، 79-1978 اور 84-1983 سرکاری اراضی کی الاٹمنٹ کی تفصیل

*1686۔ملک محمد اقبال چٹہ، کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) سال 71-1970' 79-1978 اور سال 84-1983 میں چولستان میں کس کس سکیم کے تحت کتنی سرکاری اراضی کی الاٹمنٹ کی گئی؟

(ب) ان میں سے کتنے الاٹیان کو حقوق ملکیت دے دیئے گئے ہیں اور باقی کتنے الاٹیان کو حقوق ملکیت کب تک منتقل کر دیئے جائیں گے؟ حقوق ملکیت کے لئے کیا طریق کار اختیار کیا جا رہا ہے؟

وزیر کالونیز:

(الف) سال 71-1970 میں بیس سالہ عارضی کاشت سکیم کے تحت 25475 ایکڑ رقبہ 79-1978 اور 84-1983 پندرہ سالہ سکیم کے تحت چولستان میں 142888 ایکڑ سرکاری اراضی کی الاٹمنٹ کی گئی۔

(ب) بیس سالہ عارضی کاشت سکیم کے کسی الاٹی کو مالکانہ حقوق نہیں دیئے گئے۔ پندرہ سالہ عارضی کاشت کے 247 الاٹیوں کو حقوق ملکیت منظور کر دیئے گئے ہیں۔ بقایا 18886 الاٹیوں کو حقوق ملکیت دینے کا معاملہ زیر غور ہے۔ حقوق ملکیت کے لئے الاٹی کو مقررہ وقت کے اندر درخواست دینا ضروری ہے۔ اس کے لئے نوٹیفکیشن مورخہ 19-3-1995 کے تحت دیئے گئے طریق کار پر عمل کیا جاتا ہے۔ اس کے مطابق الاٹی کو 20 فیصد رقبہ از خریف 1993 زیر کاشت لانا ضروری ہے۔ جن الاٹیوں نے شرائط کی تکمیل کر لی ہے ان کو مالکانہ حقوق عطا کئے جا سکتے ہیں۔

مختلف مدوں میں الاٹ شدہ اراضی کے لئے مالکانہ حقوق کی سہولت

*1739۔ سید احسان اللہ وقاص: کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پروٹین و سبزیات کی کمی کو پورا کرنے کے لئے 1970 میں پولٹری/سبزیات کے لئے مختلف قطع جات تقسیم کئے گئے تھے اور زائد از تیس سال گزر جانے کے باوجود تاحال حقوق ملکیت کاشتکاران / الاٹیان کو نہیں دیئے گئے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ نظام الاوقات آباد کاری کے مجوزہ قواعد کے مطابق متواتر تین سال جائز الاٹی حقوق ملکیت حاصل کرنے کا مستحق قرار پاتا ہے اور اب جبکہ شہروں کی قیمتی زمین محض ووٹوں کے حصول کے لئے ناجائز قابضین کو الاٹ کر دی گئی ہے' ایک مدت سے مختلف قطع جات کے الاٹی کیوں حقوق ملکیت سے محروم ہیں؟

(ج) کیا نظام نمبرداری کے تحت رقبہ نمبرداری کو دائمی بر بنائے مال گزاری الاٹ کیا جاتا ہے؟ کیا اب بھی ایسے دیہات میں ایسے نمبردار بڑی تعداد میں موجود ہیں جنہیں یہ رقبہ تاحال الاٹ نہ ہوا ہے؟

وزیر کالونیز،

(الف) حکومت پنجاب نے 1972 میں پولٹری فارم و سبزیات اگانے کے لئے پالیسی جاری کی اور پٹہ جات تین سال کے لئے جاری کئے کیونکہ یہ سکیم عارضی نوعیت کی تھی اور اس سکیم میں کسی قسم کے مالکانہ حقوق دینے کا وعدہ نہ کیا گیا تھا۔ گورنمنٹ کی موجودہ پالیسی کے مطابق ان پٹہ جات میں صرف توسیع کی جا سکتی ہے اور مالکانہ حقوق نہیں دیئے جا سکتے۔

(ب) اس ضمن میں عرض ہے کہ آباد کاری سکیم میں جو رقبہ جات دیئے گئے تھے صرف ان الاٹیوں کو حقوق ملکیت جاری کئے گئے۔ جن کی زمین شہری حدود سے باہر تھیں اور کسی بھی ناجائز قابضین کو حقوق ملکیت نہ دیئے گئے ہیں اور نہ ہی شہروں کے اندر کی زمین کے حقوق ملکیت جاری کئے گئے ہیں۔

(ج) یہ بات اس حد تک درست ہے کہ وہ چکوک جو کالونی ایکٹ 1912 کے تحت آباد ہونے وہاں سرکاری رقبہ موجود ہونے کی وجہ سے نمبرداران کو مختلف شرائط پر ایک ایک لاٹ نمبرداری عطیہ/ پٹہ کے طور پر دی گئی۔ یہ لاٹ کسی نمبردار کے ساتھ مخصوص نہ تھی بلکہ نمبردار کے فوت ہو جانے ' برطرف ہو جانے یا مستعفی ہو جانے کی صورت میں جدید نمبردار کو منتقل ہو جاتی رہی ہے۔

یہ بات بھی درست ہے کہ اب بھی کئی نمبردار ایسے ہیں جنہیں نمبرداری رقبہ نہ ملا ہے۔ قدیم آبادیوں میں بہرحال سرکاری رقبے دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے لاٹ نمبرداری مہیا نہ کی جا سکتی ہے۔

جھنگ میں سیلاب سے متاثرہ کاشتکاروں کے لئے ریلیف

*1966۔جناب فیصل حیات جبوآنہ، کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حالیہ طوفانی سیلاب میں ضلع جھنگ کا بہت سارا علاقہ متاثر ہوا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس علاقے میں گندم کی فصل بالکل تیار کھڑی تھی اور وہ ساری کی ساری تباہ ہو گئی ہے؟

(ج) اگر مندرجہ بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت نے اب تک اس علاقے کے لوگوں کو ریلیف دیا ہے؟ اگر ابھی تک کوئی ریلیف نہیں دیا تو کیا حکومت ان متاثرہ لوگوں کو بیج، کھاد میں سبسڈی دینے اور زرعی قرضے معاف کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر مال،

(الف) ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) جھنگ کی رپورٹ کے مطابق ماہ فروری میں دریائے چناب میں سے طغیانی سیلابی ریلا گزرا ہے۔ جس میں معمولی دریائی علاقہ زیر آب آیا ہے۔ اس طرح اس علاقہ میں صرف 10 فیصد فصل گندم کو نقصان ہوا ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔ ضلع ہذا کے دریائی علاقہ میں فصل گندم جزوی تباہ ہوئی جس کا جواب پیرا (الف) میں دیا گیا ہے۔

(ج) ضلع ہذا میں اس وقت تک ریلیف کی بابت کسی نے کوئی کلیم نہ کیا ہے۔

ورکنگ باؤنڈری پر فائرنگ اور مائنز کی وجہ سے نقصانات کی تلافی

*2000۔جناب ارشد محمود بگو، کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) پچھلے ایک سال کے دوران سیالکوٹ ورکنگ باؤنڈری پر انڈیا کی شیلنگ اور گولیوں سے کتنے افراد شہید ہوئے۔ ان کے نام، پتاجات، ولدیت کیا ہیں؟

(ب) ان میں سے کتنے افراد کے خاندانوں کی کتنی مالی امداد کی گئی؟

(ج) اس عرصہ کے دوران کتنے کاشتکاروں کی زمین' مائن وغیرہ بچھانے کی وجہ سے متاثر ہوئی اور ان زمین کے مالکان کو صوبائی حکومت نے کیا ریلیف دیا؟ جن کو ریلیف ملا ان کے نام' پتاجات اور ریلیف کی رقم کی تفصیل فراہم کی جائے۔

(د) اس عرصہ کے دوران کن کن کاشتکاروں کو جز(ج) میں متذکرہ ریلیف نہیں دیا گیا' اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) متذکرہ عرصہ کے دوران کتنے زخمی افراد کا علاج معالجہ حکومت کے خرچ پر ہوا؟

وزیر مال،

(الف'ب'ج) چیف ایگزیکٹو سیکرٹریٹ کی ہدایت مورخہ 10-05-2002 کے مطابق ورکنگ باؤنڈری پر انڈیا کی شیلنگ فائر اور بارودی سرنگوں سے شہید یا زخمی ہونے والے لوگوں کو معاوضہ کی ادائیگی جی۔ایچ۔کیو نے کرنا تھی تاہم مندرجہ بالا ہدایات آنے سے پہلے محکمہ ریلیف نے ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر سیالکوٹ اور لاہور کو مبلغ 12 لاکھ تیس ہزار روپے اور پچاس ہزار روپے حسب ترتیب ان کی ضرورت کے مطابق دیئے جس کی انہوں نے متعلقہ افراد کو ادائیگی کر دی تاہم جی۔ایچ۔کیو نے ابھی تک کوئی رقم فراہم نہیں کی۔ انڈیا کی شیلنگ فائرنگ اور بارودی سرنگوں سے متاثرہ افراد کی فہرستیں ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر صاحبان کے دفاتر میں موجود ہیں۔ بارڈر ایریا میں جن لوگوں کی زمینیں فوج کی تعیناتی اور دوسرے دفاعی امور کی وجہ سے متاثر ہوئی ہیں ان کی پریشانی کو مدنظر رکھتے ہوئے محکمہ ریلیف نے 468 دیہات کو آفت زدہ علاقہ قرار دیا جس سے حکومت کے واجبات مثلاً زرعی انکم ٹیکس آبیانہ ترقیاتی ٹیکس اور لوکل ریٹ مکمل طور پر معاف کر دیئے گئے ہیں۔ تاہم متاثرین کو معاوضہ کی ادائیگی کے لئے 75 کروڑ کی رقم درکار ہے۔

(د'ہ) چیف ایگزیکٹو سیکرٹریٹ کی ہدایات مورخہ 22-10-2002 کے مطابق وزارت خزانہ حکومت پاکستان نے متعلقہ صوبائی محکمہ ریلیف کو فراہم کرنا ہے۔ مسئلہ کی سنگین صورت حال کو مدنظر رکھتے ہوئے وزیراعلیٰ پنجاب نے مرکزی وزیر خزانہ کو بذریعہ ڈی۔او لیٹر مورخہ 01-03-2003 کہا ہے کہ 75 کروڑ روپیہ فراہم کیا جائے تاکہ متاثرہ لوگوں کو معاوضہ کی ادائیگی ہو سکے۔ وزارت خزانہ نے مورخہ 21-03-2003 کو وزارت دفاع سے کہا ہے کہ مطلوبہ رقم فوراً فراہم کی جائے

تاہم مرکزی حکومت میں ہر سطح پر سرتوڑ کوشش کی جا رہی ہے تاکہ مطلوبہ رقم حاصل کر کے متاثرین کو معاوضہ کی جلد از جلد ادائیگی ہو جائے تاہم چیف ایگزیکٹو سیکرٹریٹ کی مندرجہ بالا ہدایات سے پہلے محکمہ ریلیف نے ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر قصور کو 39 لاکھ ساٹھ ہزار روپے جاری کئے جس کی ادائیگی متاثرین میں کر دی گئی۔

تحصیل مری اور کوٹلی ستیاں راولپنڈی میں اشتمال اراضی کی تفصیلات

*2023۔راجہ محمد شفقت خان عباسی(ایڈووکیٹ)، کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل مری اور کوٹلی ستیاں ضلع راولپنڈی میں واقع مواضعات میں اشتمال اراضی کا عمل جاری ہے۔ کس وقت سے یہ عمل جاری ہے اور کب تک مکمل کیا جائے گا؟

(ب) جن مواضعات میں ابھی تک اشتمال اراضی شروع نہیں ہوئی، وہاں کب تک یہ عمل مکمل کرایا جائے گا؟

(ج) نیز مذکورہ بالا تحصیلوں میں جو افراد اپنے حصوں سے زائد حصہ کی شاملات دیہہ پر قابض ہیں، ان سے یہ اراضی واگزار کرنے کے لئے کیا اقدامات کئے جائیں گے؟ تاکہ مالکان اراضی کو ان کے جائز حقوق شاملات مل سکیں؟

وزیر کالونیز:

(الف) یہ درست ہے کہ صرف تحصیل مری کے موضع چاربان میں کارروائی اشتمال جاری ہے۔ یہ موضع بغرض کارروائی اشتمال سال 1994 میں لیا گیا اور مطابق شیڈول سال 2005 میں کارروائی اشتمال مکمل ہونی ہے۔ دیہہ ہذا میں کارروائی اشتمال جاری ہے اور مطابق شیڈول مکمل کی جائے گی۔ مزید برآں تحصیل کوٹلی ستیاں کا کوئی موضع زیر اشتمال نہ ہے۔ موضع چاربان بڑا محال ہے اور 10986 ایکڑ پر مشتمل ہے۔

(ب) بوجہ نوٹیفکیشن بورڈ آف ریونیو پنجاب لاہور نمبری 151-2002/83-CH(G)IV مورخہ 30-03-2002 فی الحال تمام مواضعات برائے اشتمال اراضی حاصل کرنے پر پابندی ہے۔ نیز کسی موضع میں کارروائی اشتمال اس وقت تک شروع نہیں کی جا سکتی جب تک اس موضع کے 51فیصد مالکان اشتمال کرانے پر رضامند نہ ہوں۔

(ج) مذکورہ تحصیلوں میں وہ افراد/ مالکان جو زائد از حصہ شاملات پر قابض ہیں۔ اگر موضع زیر اشتمال ہو تو محکمہ اشتمال دوران کارروائی اشتمال بوقت تقسیم کسی ناجائز قابض کو زائد از حصہ شاملات سے بے دخل کر کے دیگر حقداران کو مطابق استحقاق رقبہ دے سکتا ہے۔ علاوہ ازیں محکمہ مال حاصل اختیارات کے تحت ناجائز قابض کے خلاف کارروائی کرنے کا مجاز ہے۔

ای۔ڈی۔او(آر) پاکپتن میں درستی گرداوری اور مالکانہ حقوق کی تفصیل

*2050. چودھری جاوید احمد، کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) 1999 سے اب تک محکمہ مال پاکپتن کے ای۔ڈی۔او (آر) کے پاس درستی گرداوری کی کتنی اور کس کس کی درخواستیں موصول ہوئیں اور ان پر کیا کیا کارروائی ہوئی؟ منظور شدہ درستی گرداوری کی درخواستوں کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) مسلم اوقاف ضلع پاکپتن کا رقبہ جن جن کاشتکاران کے پاس 75-1974 میں تھا ان کی تفصیل نام و پتا جات سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟ ان میں سے کتنے مالکان کی درستی گرداوری کر کے ان کو حقوق ملکیتی منتقل کئے گئے؟ ان کے نام و پتا جات اور کب کب درستی گرداوری ہوئی آگاہ فرمائیں؟

(ج) ان درست شدہ گرداوریوں کی بناء پر بننے والے مالکان کی اب عمریں مصدقہ طور پر کیا ہیں؟

وزیر مال،

(الف) ای۔ڈی۔او (آر) یا کمیشن کی عدالت میں درستی گرداوری کی کوئی درخواست براہ راست دائر نہیں ہوئی۔ بلکہ درستی ریکارڈ گرداوری کے لئے درخواستیں قواعد و ضوابط کے مطابق متعلقہ تحصیلدار، ڈی۔ڈی۔او (آر) اور ڈسٹرکٹ آفیسر ریونیو کی عدالت ہائے میں دائر کی جاتی ہیں۔ گرداوری کی درستی یا اخراج درخواست کا اختیار صرف ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) کو ہے۔ تاہم اس کے فیصلہ کے خلاف متاثرہ فریق عدالت ای۔ڈی۔او (آر) میں اپیل دائر کرنے کا مجاز ہوتا ہے۔ البتہ چٹھی آمدہ پنجاب لینڈ کمیشن بذریعہ نمبری 868-2001/56 مورخہ 01-06-04 اور چٹھی آمدہ بورڈ آف ریونیو پنجاب نمبری 583-85/768-LR-11 مورخہ 07-05-85 کے ذریعے ہدایات جاری کی گئی تھیں کہ دریہ اندراجات ریکارڈ/ گرداوری کی درستی کی اجازت دی جائے اور متعلقین کو ایسی درستی کے لئے سول کورٹ سے رجوع کرنے کے لئے نہ کہا جائے۔

اس عرصہ کے دوران درستی کی کل 40 درخواستیں موصول ہوئیں۔ جن میں 31 درخواستیں منظور کی گئیں اور ان میں 19 کو الاٹمنٹ ہو چکی ہے۔ جو فہرست مشمولہ کے نمبر شمار 157 تا 166، 309، 310، 311، 351 تا 356 پر ہیں۔

(ب) زرعی اصلاحات کے تحت الاٹمنٹ کے لئے ربیع 76-1975ء میں خریف 1976 گرداوری بطور تابع مرضی درکار ہے۔ مسلم اوقاف کا ضبط شدہ رقبہ 388 کاشتکاران (مزارعہ تابع مرضی) کو تقسیم ہو چکا ہے جس کی تفصیل شامل کر دی گئی ہے، جن میں سے 19 کو بعد درستی گرداوری رقبہ تقسیم ہوا۔ جن کے نام و تفصیل و عمریں درج کر دی گئی ہیں اور جن میں آفیسر کے حکم سے درستی گرداوری ہوئی ہے اس کا حوالہ مع تاریخ حکم بھی نمبر شمار 157 تا 166، 309، 310، 311، 351 تا 356 پر درج ہیں۔ زرعی اصلاحات قوانین کے تحت ای۔ڈی۔او (آر) کو اراضی کی الاٹمنٹ کے کوئی اختیارات حاصل نہ ہیں۔ تاہم ای۔ڈی۔او (آر) الاٹمنٹ آرڈر کے خلاف اپیل سماعت کر سکتے ہیں۔

(ج) جن اصحاب کو رقبہ الاٹ ہو چکا ہے ان کی عمروں کی تفصیل عملہ فیلڈ کی رپورٹ کے مطابق ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

روشن پور تحصیل بھلوال سرگودھا میں رقبہ قبرستان کی تفصیل اور مسائل

*2094۔ شیخ امجد عزیز، کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) موضع روشن پور، تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا میں قبرستان کے لئے کتنا رقبہ مختص ہے اس رقبہ کا کھیوٹ نمبر اور دیگر تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) قبرستان کے لئے یہ رقبہ سرکار کی طرف سے فراہم کیا گیا یا اس گاؤں کے لوگوں نے مختص کیا تھا؟

(ج) اس وقت موقع پر قبرستان کا کتنا رقبہ ہے؟

(د) کتنے رقبہ پر قبریں بن چکی ہیں اور کتنا رقبہ خالی پڑا ہوا ہے؟

(ہ) قبرستان کے لئے مختص رقبہ پر کتنے اور کن کن لوگوں نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے۔ ان کے نام، ولدیت کیا ہیں؛ نیز حکومت ان ناجائز قابضین سے قبضہ واگزار کروانے کو تیار ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(و) کیا یہ درست ہے کہ اس قبرستان کی چار دیواری نہیں ہے جس کی وجہ سے اس گاؤں کے لوگوں کے جانور سارا دن قبرستان میں پھرتے رہتے ہیں۔ کیا حکومت اس قبرستان کی چار دیواری تعمیر کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر کالونیز،

(الف) موضع روشن پور تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا میں قبرستان کے لئے رقبہ تعدادی 37 کنال 10 مرلے مختص شدہ ہے اور کھیوٹ نمبر 59 خسرہ نمبر 22 ہے۔

(ب) قبرستان کے لئے یہ رقبہ سرکار کی طرف سے فراہم نہ کیا گیا ہے بلکہ روشن پور کے مالکان نے فراہم کیا تھا۔

(ج) اس وقت موقع پر کل رقبہ 37 کنال 10 مرلے ہے۔

(د) اس وقت موقع پر رقبہ بقدر 11 کنال پانچ مرلے میں قبریں بن چکی ہیں اور 26 کنال 5 مرلے رقبہ موقع پر خالی پڑا ہوا ہے۔

(ہ) رقبہ شدہ برائے قبرستان میں محمد ریاض ولد غلام محمد ذات غازی نے ایک کمرہ مع برآمدہ تعمیر کر کے دس (10) مرلے پر ناجائز قبضہ کر رکھا تھا جو کہ اب رقبہ واگزار ہو چکا ہے۔ اب قبرستان کے کسی رقبہ پر کسی کا قبضہ نہ ہے۔

(و) اس قبرستان کی چار دیواری نہ ہے۔ مواضعات رچکوک میں کسی قبرستان میں کوئی چار دیواری نہ ہے۔ اگر حکومت اس چار دیواری کے لئے فنڈز مہیا کر دے تو چار دیواری تعمیر ہوسکتی ہے۔ البتہ یہ تجویز بھی پیش کی جاتی ہے کہ جو گرانٹ TMA/MNA/MPA کو ترقیاتی کاموں کے لئے دی جاتی ہے۔ اس میں سے اس خیراتی کام کے لئے فنڈ خرچ کر کے اپنے اپنے حلقہ میں قبرستان کے لئے چار دیواری بنوانے کی اجازت دی جانی مناسب ہے۔ اس طرح عوام کا یہ مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔

چک نمبر 120 گ۔ب فیصل آباد قبرستان پر محکمہ کی ملی بھگت سے قبضہ کا مسئلہ

*2230۔میاں غلام حیدر باری، کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک نمبر 120 گ۔ب فیصل آباد میں مربع نمبر 44 کیلہ نمبر 5 میں پاکستان بننے سے پہلے مسلمانوں کا قبرستان تھا جو کہ 1999 تک موجود تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ شیخ جاوید احمد ولد عبداطیف نے مذکورہ قبرستان کو مسمار کر کے تین سال پہلے اس پر فصل وغیرہ لگانی شروع کر دی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا غیر اخلاقی حرکت پر شیخ جاوید احمد کے مزارع پر A.C جڑانوالہ کے حکم پر مقدمہ درج کروایا گیا؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ شیخ جاوید احمد ولد عبداللطیف نے مورخہ 03-01-27 کو مسمار کیا ہوا قبرستان کا رقبہ محکمہ کے ساتھ ملی بھگت کر کے اپنے نام رجسٹری ملکیت کروالی؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ شیخ جاوید احمد ولد عبداللطیف نے مربع نمبر 44 کیلہ نمبر 1 میں موجود مسیحی قبرستان کو بلڈوزر سے مسمار کر کے وہاں پر بھی کاشت شروع کر رکھی ہے؟

(و) کیا یہ بھی درست ہے کہ مسیحی قبرستان کو مسمار کرتے وقت علاقے کے عیسائی لوگ موقع پر پہنچ گئے اور مرنے مارنے پر اتر آئے تھے، جس کی وجہ سے شیخ جاوید احمد کو مجبوراً ایک قبر صحیح حالت میں چھوڑنا پڑی جسے موقع پر اب بھی ملاحظہ کیا جاسکتا ہے؟

(ز) اگر درج بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت اس سلسلہ میں کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر کالونیز:

(الف) اس حد تک درست ہے کہ چک نمبر 120 گ۔ب تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد میں مطابق ریکارڈ مربع نمبر 44 کیلہ نمبر 5 ملکیتی صوبائی حکومت بقایا سرکاری مقبوضہ اہل اسلام کا اندراج سال 42-1941 تاربیع 1997 موجود ہے۔ خریف 1997 میں غلام رسول ولد غلام نبی ارائیں اندراج ناجائز قابض پایا جاتا ہے۔ یعنی خریف 1997 سے رقبہ کاشت ہونا شروع ہوا اس سے پہلے مقبوضہ اہل اسلام کا اندراج ہے۔

(ب) رقبہ مذکورہ بالا پر غلام رسول فصل خریف 1997 تا ربیع 2002 بطور ناجائز قابض پایا گیا۔ مابعد شیخ جاوید احمد نے مربع نمبر 44 کیلہ نمبر 5 بطور پرائیویٹ ٹریٹی بورڈ آف ریونیو پنجاب لاہور سے بالعوض مبلغ Rs=3,50,0 00/- حاصل کر لیا۔ جس پر عملدرآمد بذریعہ انتقال نمبر 505 مورخہ 10-02-2003 ریکارڈ مال میں ہوا اور فصل ربیع 03 جاوید احمد مالک کاشت غلام رسول چکوتہ دار کا اندراج پایا جاتا ہے۔

(ج) اس حد تک درست ہے کہ تھانہ جڑانوالہ میں مقدمہ نمبر 107 مورخہ 4-2-2002 بجرم 297/188 تھانہ جڑانوالہ برخلاف غلام رسول ولد غلام نبی بردرخواست مہر نوید احمد ولد معراج دین درج ہوا۔

(د) مربع نمبر 44 کیلہ نمبر 5 میں کوئی قبرستان نہ ہے۔ البتہ مطابق ریکارڈ مذکور کیلہ میں سال 42-1941 تاریخ 1997 غیر ممکن قبرستان کا اندراج پایا جاتا ہے۔ موقع پر کوئی قبر موجود نہ ہے۔

(ہ) مطابق ریکارڈ مربع 44 کیلہ نمبر 1 ممکن مرگھٹ مقبوضہ اہل ہندو کا اندراج ہے۔ جو ربیع 1997 تک بدستور ہے۔ خریف 1997 میں محکمہ اوقاف (غیر مسلم) نے رقبہ مربع نمبر 44 کیلہ نمبر 1 بروئے رپٹ نمبر 573 روزنامچہ واقعاتی مورخہ 97-8-28 غلام رسول ولد غلام نبی اراضی ٹینڈر دھندہ خریف 1997 تا 2003 خود کاشت پایا جاتا ہے اور اب تک یہی اندراج چلا آ رہا ہے۔ اس بارے میں محکمہ اوقاف (غیر مسلم) ہی وضاحت کر سکتا ہے۔

(و) درست نہ ہے۔ رقبہ مذکورہ بالا مربع نمبر 44 کیلہ نمبر 1 محکمہ اوقاف (غیر مسلم) نے پٹے پر دیا ہے۔ جس کے بارے کسی مسیح یا کسی دیگر فرد نے اس پٹہ کے خلاف کوئی اپیل یا درخواست حسب ضابطہ نہ دی ہے۔ یہ درست ہے کہ موقع پر ایک قبر مربع نمبر 44 کیلہ نمبر 1 میں موجود ہے۔

(ز) مربع نمبر 44 کیلہ نمبر 1 کا تعلق محکمہ اوقاف (غیر مسلم) سے ہے۔ لہذا وہ ہی اس پر نظرثانی کر سکتے ہیں۔ جہاں تک مربع نمبر 44 کیلہ نمبر 5 کا تعلق ہے۔ شیخ جاوید احمد نے اپنا ذاتی رقبہ قبرستان کے لئے مخصوص کیا ہے اور یہ رقبہ قیمتاً خرید کیا ہے اور اس رقبہ میں کوئی قبرستان نہ ہے۔

رجسٹری برانچ دیپالپور کے عملہ کا طرز عمل

*2389، محترمہ انجم سلطانہ، کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دیپالپور رجسٹری برانچ میں تعیناتی کے لئے بھاری رشوت ایڈوانس کے طور پر دینا پڑتی ہے اور تعیناتی کے لئے باقاعدہ بولی لگتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کام کے لئے اس دفعہ بطور رجسٹری محرر منشاء نامی ملازم کا قرعہ نکلا ہے اور وہ اچھے طریقے، پوری محنت اور لگن سے اپنا کام سرانجام دے رہا ہے اور ریکارڈ میں ہیرا پھیری کرنے کا ماہر ہے؟

(ج) مسٹر منشاء کب سے یہاں تعینات کیا گیا ہے۔ تعیناتی سے قبل اس کے اثاثہ جات کتنے تھے۔ اب ان میں کتنا اضافہ ہوا ہے۔ خاص طور پر زرعی اراضی کی تفصیل بیان کی جائے۔ تاریخ تقرری سے لے کر اب تک موصوف کے خلاف کتنی انکوائریاں ہوئیں۔ تفصیل فراہم کی جائے۔ کیا یہ بھی درست ہے کہ موصوف راشی، بدعنوان اور کرپشن میں شہرت رکھتا ہے، کیا ایسے شخص کی تعیناتی اس برانچ میں ضروری تھی، کیا حکومت اس کو تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر مال:

(الف) درست نہ ہے۔ رجسٹری محرر کی تعیناتی قواعد و ضوابط کے تحت کی جاتی ہے۔

(ب) یہ اس حد تک درست ہے کہ محمد منشاء، جونیئر کلرک رجسٹری برانچ دیپالپور میں ایڈیشنل رجسٹری محرر تعینات رہا ہے اور اس دوران اپنے فرائض منصبی احسن طریقے سے سرانجام دیتا رہا ہے۔ ریکارڈ رجسٹریشن برانچ میں کسی قسم کی ہیرا پھیری نہ ہوئی ہے۔ کیونکہ ہر چھ ماہ بعد ریکارڈ کا آڈٹ سٹیمپ انسپکٹر اور افسران بالا کرتے رہتے ہیں۔ مذکورہ کلرک مورخہ 19-06-03 سے تبدیل کر دیا گیا ہے۔

(ج) محمد منشاء، جونیئر کلرک مورخہ 15-12-2001 تا 19-06-2003 رجسٹری برانچ میں تعینات رہا ہے۔ مطابق رپورٹ پٹواری اور ریکارڈ مال اہل کار مذکور کی کوئی زرعی زمین نہ ہے۔ صرف چھ مرلہ چار سرساہی کا ایک احاطہ موضع شیریں معافی تحصیل دیپالپور میں موجود ہے۔ جو اس نے سال 1994 میں مبلغ دس ہزار روپے میں خریدا تھا۔ اس کے علاوہ تحصیل دیپالپور، اوکاڑہ، رینالہ خورد میں کوئی منقولہ و غیر منقولہ جائیداد نہ ہے۔ اس کا ریکارڈ تسلی بخش ہے اور اس کے خلاف کوئی محکمانہ انکوائری نہ ہے۔ اہلکار کو رجسٹریشن برانچ دیپالپور سے تبدیل کر دیا گیا ہے۔

موضع میانی مقبول تحصیل فیروز والہ میں تعینات پٹواری کے کوائف اور سروس ریکارڈ کی تفصیل

*2401۔رانا تجمل حسین، کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) مسٹر غلام حسین شاہ، پٹواری موضع میانی مقبول تحصیل فیروز والا (شیخوپورہ) کب کس حیثیت سے محکمہ میں بھرتی ہوا۔ اس کی تعلیمی قابلیت، عہدہ، گریڈ، تنخواہ، مستقل پتا، موجودہ پتا اور ذومیسائل کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ب) اہلکار موصوف نے کس کس سکول/ کالج سے تعلیم حاصل کی۔ کیا بھرتی کے بعد اہلکار موصوف کی تعلیمی قابلیت کی تصدیق متعلقہ اداروں سے کروائی گئی تھی تو ان کی نقل فراہم کی جائے۔ اگر اس کی تصدیق نہیں کروائی گئی تو اس کے ذمہ داران کے نام، عہدہ، گریڈ اور موجودہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ج) کیا اہلکار موصوف میرٹ پر بھرتی ہوا۔ تو میرٹ لسٹ نیز میرٹ بنانے والے افراد کے نام، عہدہ گریڈ اور موجودہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(د) کیا اہلکار موصوف جب بھرتی ہوا تو اخبار میں اشتہار دیا گیا تھا تو اخبار کی نقل فراہم کی جائے۔ نیز تاریخ اور ان اخباروں کے نام بھی بتائے جائیں؛

(ہ) بھرتی کے وقت کتنے امیدواروں نے بھرتی کے لئے درخواستیں دیں۔ ان افراد کے نام، ولدیت، پتاجات، ذومی سائل، تعلیمی قابلیت اور دیگر تفصیل فراہم کی جائے؛

(و) بھرتی کے وقت کوئی کمیٹی تشکیل دی گئی تھی تو اس کمیٹی میں شامل افسران کے نام، عہدہ، گریڈ، ذومی سائل، ولدیت اور موجودہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ز) بھرتی سے آج تک اہلکار موصوف نے اپنے، اپنی بیوی بچوں اور دیگر فیملی کے نام، کتنی جائیداد خرید کی، ان کی تفصیل جائیداد واٹز مع رقم فراہم کی جائے؛ کیا یہ جائیداد خرید کرنے سے قبل اہلکار موصوف نے محکمہ سے اجازت نامہ حاصل کیا تو اس کی نقل فراہم کی جائے؛

(ح) بھرتی سے آج تک اہل کار موصوف نے اپنے جائیداد کے جو گوشوارے سالانہ جمع کروائے ان کی نقل فراہم کی جائے؛ نیز ان گوشواروں کے مطابق ان کی جائیداد میں کتنا اضافہ ہوا ہے؟

(ط) آج تک اہلکار موصوف کے خلاف کتنی محکمانہ انکوائریاں کس کس سلسلہ میں ہوئی ہیں اور کتنی انکوائریوں میں اس کو مجرم ہونے پر کیا کیا سزا دی گئی ہے؟

(ی) اہلکار موصوف کے زیر تصرف کتنی گاڑیاں ہیں۔ ان کی مالیت کیا ہے اور اس نے آج تک کتنی تنخواہ اور دیگر الاؤنسز حکومت سے حاصل کئے ہیں؟

وزیر مال:

(الف) غلام حسین شاہ' پٹواری موضع میانی تحصیل فیروز والا ضلع شیخوپورہ مورخہ 18-11-1984 کو پٹواری کی حیثیت سے بھرتی ہوا۔ اس کی تعلیمی قابلیت میٹرک عہدہ پٹواری' گریڈ نمبر 5 اور موجودہ تنخواہ 4209 روپے ماہوار ہے۔ اس کا مستقل پتا موضع میانی اور موجودہ پتا نارنگ منڈی تحصیل فیروز والا ضلع شیخوپورہ ہے اور ڈومیسائل بھی اس تحصیل و ضلع کا ہے۔

(ب) پٹواری مذکورہ نے گورنمنٹ ہائی سکول شرقپور شریف سے 1975 میں میٹرک پاس کیا اور امتحان پٹوار کورس 1978 میں چکوال سے پاس کیا۔ میٹرک سرٹیفکیٹ اور پٹوار پاس سرٹیفکیٹ کی تصدیق شکایت نہ ہونے اور شک نہ ہونے کی بناء پر نہ کروائی گئی تھی۔

(ج) ہاں اہلکار موصوف میرٹ پر بھرتی ہوا۔ لیکن 1988 میں شدید سیلاب میں ریکارڈ ضائع ہونے کی وجہ سے میرٹ لسٹ بنانے والے افراد کے نام و گریڈ وغیرہ معلوم نہیں ہو سکے۔

(د) پٹوار پاس امیدواران کو مرتب شدہ رجسٹر میں درج ناموں کے مطابق بالترتیب بھرتی کیا جاتا تھا۔ لہذا اخبار میں اشتہار نہیں دیا جاتا تھا۔

(ہ) بھرتی پٹواریاں مرتب شدہ رجسٹر میں درج ناموں کے مطابق کی جاتی تھی اور علیحدہ درخواستیں طلب نہ کی جاتی تھیں۔

(و) 1984 میں بھرتی کے لئے قواعد و روائز کے تحت مندرجہ ذیل کمیٹی تشکیل دی جاتی تھی۔

1۔ اسسٹنٹ کمشنر — چیئرمین
2۔ ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر — ممبر
3۔ تحصیل دار (متعلقہ) — ممبر

بھرتی کمیٹی میں شامل افسران کے نام، گریڈ وغیرہ 1988 میں شدید سیلاب میں ریکارڈ ضائع ہونے کی وجہ سے معلوم نہیں ہو سکے۔

(ز) مذکورہ پٹواری کی جائیداد سات کنال چار مرلے موضع میانی تحصیل فیروز والا ضلع شیخوپورہ جو اسے بذریعہ وراثت منتقل ہوئی ہے۔ موضع میانی میں ہی چار ایکڑ زمین اہلکار کی بیوی کے نام ہے جو اسے والد کی طرف سے ملی ہے اس کے علاوہ اہلکار نے کوئی جائیداد خرید نہ کی ہے۔

(ح) اہلکار موصوف کی طرف سے کوئی سالانہ گوشوارہ جائیداد جمع نہ کروائے ہیں۔

(ط) اہلکار موصوف کے خلاف کوئی محکمانہ انکوائری نہ ہوئی اور نہ ہی کوئی سزا دی گئی ہے۔

(ی) اہلکار موصوف کی ملکیت کوئی گاڑی نہ ہے۔ اس نے جنوری 1989 سے اگست 2003 بنیادی تنخواہ تین لاکھ، پچاس ہزار سات سو چونتیس روپے اور دیگر الاؤنسز ایک لاکھ پچیس ہزار دو سو نوے (میزان 476024) روپے حاصل کئے ہیں۔ جبکہ مورخہ 18-11-1984 سے دسمبر 1988 کا ریکارڈ بوجہ سیلاب دستیاب نہ ہوا ہے۔ لہذا بوجہ عدم دستیابی ریکارڈ تنخواہ اور دیگر الاؤنسز کا تخمینہ تیار نہ ہو سکا ہے۔

پٹوار حلقہ پوران اور گڑھ اسد اللہ دیپالپور میں اشتمال اراضی کا مسئلہ

*2465. جناب ارشد محمود بگو، کیا وزیر مال و اشتمال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع اوکاڑہ تحصیل دیپالپور میں پٹوار حلقہ پوران اور گڑھ اسد اللہ خان میں واقع مواضعات کا اشتمال اراضی کب ہوا تھا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ مواضعات میں اس کے بعد اشتمال اراضی نہ ہونے اور تقسیم در تقسیم ہونے کی وجہ سے مختلف حصہ داران کی اراضی چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں پر مشتمل اور بکھری ہوئی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس بناء پر مذکورہ مالکان اپنی زمین فروخت کر کے یا ٹھیکہ پر دے کر جان چھڑاتے ہیں۔ اس طرح زمین کا بہتر استعمال نہیں ہو پاتا؟

(د) کیا حکومت مذکورہ بالا صورتحال کے تدارک کے لئے اشتمال اراضی یا دیگر ذرائع سے اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے تیار ہے؟ اگر ہاں تو کس طریقے سے اور کب تک؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مال،

(الف) موضع پوران کی سکیم اشتمال ماہ جولائی 1968 اور گڑھ اسد اللہ خان کی سکیم اشتمال 1987 میں کنفرم ہوئی ہیں۔ اب بعد از اشتمال ریکارڈ محکمہ مال کی تحویل میں ہے۔

(ب) درست ہے موضع پوران کی سکیم اشتمال 1968 اور گڑھ اسد اللہ خان کی سکیم اشتمال 1987 میں کنفرم ہوئی ہیں۔ دوران اشتمال سکیم مالکان اراضی دیہہ کا رقبہ یکجا کیا گیا تھا۔ سکیم اشتمال دیرینہ ہے۔ بعد ازاں مالکان دیہہ کی اراضی بذریعہ وراثت بیع ہبہ وغیرہ سے مختلف حصوں میں تقسیم ہو چکی ہے۔

(ج) درست ہے۔ جب ایک مالک اراضی دیہہ کی اراضی ایک ہی موضع میں مختلف حصوں میں ٹکڑوں کی شکل پر مشتمل ہو جاتی ہے اور مالک دیہہ کے لئے وسائل کاشت ناممکن ہوتے ہیں تو مالک دیہہ اپنی اراضی کو ٹھیکہ یا فروخت کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

(د) اراضی مالکان دیہہ مختلف ٹکڑوں پر مشتمل بکھری ہونے کی صورت میں دوبارہ اشتمال سے یکجا کی جانی مناسب ہے۔ جہاں تک میعاد کا تعلق ہے موضع کے کل رقبہ کو مدنظر رکھتے ہوئے قائم کی جانی مناسب ہے۔ لیکن بوجہ پابندی دوبارہ اشتمال فی الوقت ایسا ممکن نہ ہے۔ البتہ قوانین اشتمال میں مناسب تبدیلی کے لئے (تاکہ یہ عمل شفاف بنایا جا سکے) جناب وزیر اعلیٰ پنجاب نے ایک کمیٹی مقرر کی ہے جو اس سلسلہ میں کام کر رہی ہے اور جلد ہی اس کی سفارشات حکام بالا اور پنجاب اسمبلی کے روبرو پیش کی جائیں گی۔

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں زرعی ٹیکس وصولی کی تفصیلات

*2484۔چودھری بلال اصغر وڑائچ، کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

سال 2000 سے آج تک ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کتنا زرعی ٹیکس وصول کیا گیا؟ تفصیل ایوان کی میز پر رکھی جائے۔

وزیر مال،

جنوری 2000 سے لے کر مئی 2003 تک ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں زرعی انکم ٹیکس کی مد میں کل مبلغ -/3,44,55,917 روپے وصول کئے جا چکے ہیں جس کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

RECOVERY POSITION OF AGRICULTURAL INCOME TAX PERTAINING DISTRICT MULTAN FOR THE PERIOD JANUARY, 2000 TO JUNE, 2003

Year wise recovery position in respect of district is as under:-

Sr. No.	YEAR	COLLECTION
1.	January, 2000 to December, 2000	Rs. 4,98,34,468/-
2.	January, 2001 to December, 2001	Rs. 3,74,85,609/-
3.	January, 2002 to December, 2002	Rs. 3,82,89,020/-
4.	January, 2003 to June, 2003	Rs. 2,73,50,966/-
	TOTAL	Rs. 15,27,60,063/-

جڑانوالہ /فیصل آباد مترو کہ ریلوے لائن کی اراضی کا مسئلہ

*2504۔ڈاکٹر تسنیم رشید، کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جڑانوالہ سے فیصل آباد جانے والی متروکہ ریلوے لائن کی اراضی پنجاب حکومت کی ملکیت ہے۔ اس رقبہ کی مکمل تفصیل چک / موضع وار بتائی جائے؟

(ب) اگر جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت پنجاب اس جائیداد کی خود حفاظت کرنے میں کیوں ناکام چلی آ رہی ہے۔ کیا اس کوتاہی کی اصل وجہ درستی، گرداوری بموقع منجانب محکمہ مال کا نہ ہونا ہے؟

(ج) کیا حکومت اپنی اس جائیداد کی خود لیز/نیلامی کرایہ پٹہ یا منتقل فروختگی ان مالک زمینداروں کو نہیں کرنا چاہتی جن کی زمین دونوں اطراف لگتی ہے؟

(د) اگر جز (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت پنجاب نے کیا عملی اقدامات کئے ہیں تا کہ مذکورہ اراضی سے یقینی مالی فوائد حاصل ہو سکیں؟

وزیر کالونیز:

(الف) یہ درست ہے۔ جڑانوالہ سے فیصل آباد متروک شدہ ریلوے ٹریک کی اراضی جو کہ ریونیو حدود تحصیل جڑانوالہ اور تحصیل صدر میں واقع ہے۔ ملکیتی صوبائی حکومت ہے اور تحصیل سٹی کی ریونیو حدود میں واقع رقبہ 88K-5M صوبائی حکومت اور 194K-4M وفاقی حکومت کے نام درج ہے۔ رقبہ کی چک وار تفصیل بر "Annexure"A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ رقبہ ماضی میں حکومت پنجاب نے وفاقی حکومت (محکمہ ریلوے) کو ریلوے لائن کے استعمال کے لئے دیا تھا۔ اس لئے محکمہ مال کے ریکارڈ خانہ کاشت میں محکمہ ریلوے کا اندراج چلا آ رہا ہے۔ موقع پر ریلوے لائن متروک ہو چکی ہے۔ ضلعی ریونیو حکام نے محکمہ ریلوے کو رقبہ واگزار کا نوٹس دے رکھا ہے۔ رقبہ واگزار ہونے کے بعد محکمہ مال میں قانون کے مطابق اندراج کر دیا جائے گا۔

(ج) محکمہ ریلوے سے رقبہ واپس لینے کے بعد محکمہ مال اپنی پالیسی کے مطابق اور عوام کے بہترین مفاد میں اس کو زیر تصرف لایا جائے گا۔

(د) اس کا جواب بیرا(ج) ہی ہے۔

محکمہ مال کے نمبردار کا تقرر، معیار، طریق کار اور مراعات کی تفصیل

*2646۔رانا سرفراز احمد خان، کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) محکمہ مال کے نمبردار مقرر کرنے کا معیار اور طریق کار کیا ہے؟

(ب) کیا کسی دیہات/ گاؤں میں ایک وقت میں ایک سے زائد نمبرداران مقرر کئے جاسکتے ہیں۔ اگر ہاں تو کتنی تعداد تک اور کس کے حکم سے ایسا ہو سکتا ہے؟

(ج) حکومت ان نمبرداران کو کیا سہولتیں اور مراعات دیتی ہے۔ کیا حکومت ان سہولتوں اور مراعات میں اضافہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر نہیں تو وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر مال،

(الف) محکمہ مال کے نمبردار کا تقرر معیار پر ہوتا ہے۔ تقرری تحصیلدار کی رپورٹ پر ڈسٹرکٹ کلکٹر کے حکم سے ہوتی ہے۔ (قانون کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(ب) ہاں! ایک وقت میں بڑے چکوک/ گاؤں میں طرف پتی کی بنیاد پر ایک سے زائد نمبرداران مقرر کئے جا سکتے ہیں۔ جہاں تک تعداد کا تعلق ہے وہ چکوک/ گاؤں کی آبادی اور رقبہ پر منحصر ہے اور تقرری کا اختیار ڈسٹرکٹ کلکٹر کو ہے۔

(ج) جہاں تک سہولتوں کا تعلق ہے۔ کئی کالونیز چکوک میں نمبرداران کو ساڑھے بارہ (12/1/2) ایکڑ رقبہ بطور نمبرداری گرانٹ الاٹ کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں آبیانہ کی وصولی پر 6 فیصد پنجوترہ دیا جاتا ہے جو کہ پہلے 3 فیصد تھا اور آئندہ حکومت مزید مراعات دینے کا کوئی ارادہ نہ رکھتی ہے۔

صوبہ میں آبیانہ اور مالیہ کے بقایا جات کی تفصیل اور حکومتی اقدامات

*2647، رانا سرفراز احمد خان، کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) پنجاب میں اس وقت کس قدر رقوم آبیانہ اور مالیہ کی قابل وصولی بقایا ہے اور باقیداران کی تعداد کیا ہے؟

(ب) حکومت نے آج تک ان باقیداران کے خلاف کیا اقدامات کئے ہیں؟ تفصیل سے معزز ایوان کو مطلع کیا جائے؟

وزیر مال،

(الف) پنجاب میں اس وقت آبیانہ کے مبلغ -/24267,01606 روپے قابل وصول ہیں اور باقی داران کی تعداد 37570 ہے اور مالیہ کے مبلغ -/11894635 روپے بقایا ہیں اور باقیداران کی تعداد 203 ہے۔

(ب) باقیداران کے خلاف ضابطہ کے تحت کارروائی عمل میں لائی جارہی ہے۔ لینڈ ریونیو ایکٹ کے تحت وصولی کے لئے ضروری نوٹس بابت قرقی ضلعات ایستادہ جاری کئے جاچکے ہیں اور گرفتاریاں بھی شروع ہیں۔

پی-پی 8 راولپنڈی میں تعینات پٹواریوں کی تعداد اور دیگر تفصیلات

*2682، جناب محمد وقاص، کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) حلقہ پی-پی 8 راولپنڈی کی حدود میں اس وقت کتنے پٹواری تعینات ہیں۔ ان کے نام کیا ہیں اور علاقے میں کتنے کتنے عرصہ سے تعینات ہیں؛

(ب) اگر ان میں سے کچھ کو عرصہ تین سال سے زیادہ ہو گیا ہے تو انہیں ابھی تک اس علاقے سے تبدیل نہ کرنے کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر مال،

(الف) حلقہ پی پی - 8 راولپنڈی کی حدود میں اس وقت پانچ پٹواری تعینات ہیں ان کے نام اور عرصہ تعیناتی درج ذیل ہے۔

	نام پٹواری	تاریخ تعیناتی
1۔	فرحت عباس حلقہ لوسر شرقو	08-01-02
2۔	نصرت محمود حلقہ گڑھی افغاناں	07-03-03
3۔	زاہد ارشاد حلقہ ٹھٹھہ خلیل	15-08-03
4۔	ناصر محمود حلقہ اب ٹھٹھو	04--01-03
5۔	محمد انور حلقہ واہ	07-04-02

(ب) اس وقت کوئی بھی پٹواری اپنے حلقہ میں عرصہ زائد از تین سال تعینات نہ ہے اس لئے کسی بھی پٹواری کو تبدیل نہ کیا گیا ہے۔

ضلع خوشاب ستمبر 2002 میں سیلاب سے جانی و مالی نقصان اور معاوضہ کی تفصیلات

*2722۔ملک محمد جاوید اقبال اعوان: کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) مورخہ 29-9-2002 کو طوفانی بارشوں سے آنے والے سیلاب کی وجہ سے ضلع خوشاب میں سوڈھی جے وال، کلیال، کھوڑا اور احمد آباد میں کتنا جانی اور مالی نقصان ہوا؟

(ب) جز (الف) میں مذکور ہونے والے جانی اور مالی نقصان کا حکومت نے کتنا معاوضہ ادا کیا ہے اور کن کن افراد کو کتنی کتنی رقم ادا کی گئی ہے۔ نیز اگر معاوضہ ادا نہیں کیا گیا تو کیا حکومت معاوضہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے یا نہیں، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مال:

(الف) ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) خوشاب کی سروے رپورٹ کے مطابق ضلع خوشاب کے مواضعات سوڈھی وال، کلیال، کھوڑا اور احمد آباد میں شدید بارش اور ژالہ باری سے فصلوں کو نقصان پہنچا۔ دو بچے فوت ہوئے۔

(ب) مذکورہ علاقے میں چونکہ نقصان 50 فیصد سے زیادہ نہ تھا اس لئے علاقہ کو آفت زدہ قرار نہ دیا اور نہ ہی کسی کو کوئی معاوضہ ادا کیا گیا۔ تاہم فوت ہو گئے دو بچوں کے لواحقین کی مالی امداد کے لئے ڈی۔سی۔او خوشاب نے ایک لاکھ تیس ہزار روپے مختص کر دیئے تھے اور فوت ہونے بچوں کے لواحقین کو معاوضے کی ادائیگی کر دی گئی ہے۔

ملتان میں جناح آبادیوں کے لئے خرید کی گئی اراضی کے کوائف اور موجودہ صورتحال

*2744، محترمہ زیب النساء قریشی، کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومت نے سال 1997 سے 2003 تک ضلع ملتان میں جناح آبادیوں کی سکیم کے لئے کہاں کہاں اور کتنی رقم سے اراضی خریدی؟

(ب) اب تک ان جناح آبادیوں کی پوزیشن کیا ہے' کیا وہاں آبادیاں قائم ہو چکی ہیں' تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ج) کیا ان جناح آبادیوں میں بنیادی ضروری سہولتیں مہیا کی گئی ہیں؟

وزیر کالونیز،

(الف) ضلع ملتان 1997 سے 2003 تک جناح آبادی سکیم کے لئے کوئی رقبہ نہ خریدا گیا۔

(ب) ۔ایضاً۔

(ج) ۔ایضاً۔

ملتان میں 2000 سے 2003 تک زرعی ٹیکس وصولی کی تفصیلات

*2745، محترمہ زیب النساء قریشی، کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

سال 2000' 2001' 2002 اور 2003 کے دوران ضلع ملتان میں کتنا زرعی انکم ٹیکس وصول ہوا نیز یہ کہاں پر خرچ ہوا۔ تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر مال،

جنوری 2000 سے لے کر جون 2003 تک ضلع ملتان میں زرعی انکم ٹیکس کی مد میں مبلغ -/15,27,60,063 روپے وصول کئے گئے جو گورنمنٹ کے خزانہ میں جمع کرائے گئے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:-

RECOVERY POSITION OF AGRICULTURAL INCOME TAX PERTAINING DISTRICT TOBA TEK SINGH FOR THE PERIOD JANUARY, 2000 TO MAY, 2003

Year wise recovery position in respect of district is as under:-

Sr. No.	YEAR	COLLECTION
1.	January, 2000 to December, 2000	Rs. 1,50,32,857/-
2.	January, 2001 to December, 2001	Rs. 95,27,832/-
3.	January, 2002 to December, 2002	Rs. 71,26,751/-
4.	January, 2003 to May, 2003	Rs. 27,68,477/-
	TOTAL	Rs. 3,44,55,917/-

1999 سے 2002 تک نائب تحصیل دار / تحصیل دار کی بھرتی کی تفصیل

*2789، محترمہ صغیرہ اسلام، کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) نومبر 1999 سے اکتوبر 2002 تک صوبہ میں کتنے نائب تحصیل دار اور تحصیل دار بھرتی کئے گئے۔ ان کے نام، پتاجات اور جائے تعیناتی بھی بتائی جائے؟

(ب) کیا مذکورہ بھرتی کے لئے کوئی اشتہار دیا گیا تھا؟

(ج) کیا مذکورہ بھرتی محکمانہ طور پر یا پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے کی گئی تھی، وضاحت کی جائے؟

وزیر مال،

(الف) نومبر 1999 سے اکتوبر 2002 تک صوبے میں کوئی تحصیلدار و نائب تحصیلدار بھرتی نہ کیا گیا ہے۔

(ب) جبکہ اس عرصہ میں کوئی بھرتی ہی نہ کی گئی ہے اس لئے اشتہار اخبار کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا ہے۔

(ج) اس عرصہ میں کوئی بھرتی نہیں کی گئی۔

غیر نشان زدہ سوال اور اُس کا جواب

حجرہ شاہ مقیم تحصیل دیپالپور میں 97-1996 میں رجسٹری ،انتقال فیس کی تفصیلات

42۔ محترمہ انجم سلطانہ: کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

حجرہ شاہ مقیم (ضلع اوکاڑہ) ٹاؤن کمیٹی اربن ایریا کے متعلقہ 97-1996 میں کتنے رجسٹری ،انتقال درج کئے گئے۔ متعلقہ لوگوں کے نام، جن کے انتقال درج کئے گئے، رقبہ کی تفصیل اور کتنی فیس گورنمنٹ کے خزانہ میں جمع کرائی گئی۔ تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر مال:

حجرہ شاہ مقیم اربن ایریا سال 97-1996 میں کل رجسٹری شدہ انتقالات 318 درج ہو کر فیصلہ ہوئے جن میں سال 96-1995 کے دسمبر کی رجسٹری ہائے بھی شامل ہیں جن کی تعداد [illegible] ہے درج ہو کر فیصلہ ہونے تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ تاہم سال 97-1996 کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

کل وثیقہ جات (1996-97)	241
کل رقبہ متعلقہ	923K-7M-4-3/4-5
شمام ڈیوٹی	Rs 6,18,037/-
رجسٹریشن فیس	Rs 51,170/-
انتقال فیس	Rs 6,187/-

قاعدہ 240 کے تحت اسمبلی چیمبرز کو صدر پاکستان کے اعتماد کے ووٹ کی کارروائی کے لئے استعمال کرنے کی اجازت کے لئے تحریک

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب سپیکر! اگر آپ اجازت فرمائیں تو میں ایک تحریک پیش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی پیش کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ نمبر 240 کے تحت اسمبلی چیمبرز کو مورخہ یکم جنوری 2004 کو صدر پاکستان کے اعتماد کے ووٹ کی کارروائی کے لئے استعمال کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ نمبر 240 کے تحت اسمبلی چیمبرز کو مورخہ یکم جنوری 2004 کو صدر پاکستان کے اعتماد کے ووٹ کی کارروائی کے لئے استعمال کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

راجہ ریاض احمد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی فرمائیں!

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر! اس سے پہلے بھی میں اس Floor پر کئی دفعہ گزارش کر چکا ہوں اور آج ایک دفعہ پھر عرض کرتا ہوں۔ پہلے میری بات پر کسی نے توجہ نہیں دی نہ تو آپ نے اور نہ ہی راجہ بشارت صاحب نے میری بات پر توجہ دی۔ آپ کا تعلق فیصل آباد سے ہے جبکہ راجہ بشارت صاحب کا تعلق فیصل آباد سے نہیں ہے۔ آپ یقین جانیں کہ فیصل آباد ضلع اور شہر میں ضلعی حکومت اور M.C.A - فیصل آباد نے جس طرح سے ذلیل شروع کی ہوئی ہے پورے پنجاب اور پاکستان میں اس کی مثال نہیں ملتی۔

جناب سپیکر : شکریہ، مہربانی۔ راجہ صاحب! تشریف رکھیں۔

راجہ ریاض احمد : جناب سپیکر! آپ میری پوری بات تو سن لیں۔ فیصل آباد میں ضلعی حکومت نے لوٹ مار کا بازار گرم کیا ہوا ہے۔ راجہ بشارت صاحب کو میں بار بار کہہ چکا ہوں کہ خدا کے واسطے وہاں پر آڈٹ کروائیں۔ وہاں پر کوئی ٹیم بھیج دیں جسے ہم ایسے ثبوت فراہم کریں گے جن سے ان کی کرپشن واضح ہو جائے گی۔ میں نے آپ سے متعدد بار گزارش کی ہے کہ T.M.A فیصل آباد نے ان لوگوں کی دیواریں گرانے کے لئے بلڈوزر بھیجا جن لوگوں نے اپنی پرائیویٹ کالونیاں بنائی ہوئی ہیں۔ انھوں نے پورے فیصل آباد کی دیواریں گرانے کے لئے نوٹس جاری کئے اور اب پچاس پچاس لاکھ، ایک ایک کروڑ روپے فی کالونی لے کر انھیں این۔او۔سی جاری کر رہے ہیں۔ یہ آپ کا شہر ہے، آپ کا ضلع ہے۔ آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ ضلعی حکومت کا ناظم زاہد نذیر اور T M A کا ناظم ممتاز چیمہ کس طرح کرپشن کر رہے ہیں، وہ کس طرح لوٹ مار کر رہے ہیں، آپ خاموشی سے بیٹھے ہیں، آپ کی آنکھیں بند ہیں، اس وقت آپ اقتدار میں ہیں۔ آپ کا یہ فرض بنتا ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر، پلیز تشریف رکھیں۔

راجہ ریاض احمد، آپ کے اقتدار کے دور میں جو لوگ لوٹ مار کر رہے ہیں، جو لوگ کرپشن کر رہے ہیں جنھوں نے اندھیر نگری مچا رکھی ہے ان کے خلاف قانونی کارروائی کریں اور اگر آپ نے کارروائی نہ کی تو انشاء اللہ قیامت والے دن آپ کو اس کا جواب دینا پڑے گا۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ پلیز آپ بیٹھیں۔ جی، وزیر قانون!

چودھری اعجاز احمد سماں، جناب والا! اس کرپشن کے معاملے میں تحصیل وزیر آباد کو بھی شامل کر لیں۔

جناب سپیکر، آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب والا! میں ایک نہایت ہی اہم نکتے کی طرف گورنمنٹ کی توجہ دلانا چاہوں گا۔

جناب سپیکر، جی، فرمائیے!

رانا آفتاب احمد خان، جناب والا! میں ایک بہت ہی اہم نکتے کی طرف وزیر بلدیات کی توجہ دلانا چاہتا ہوں---

جناب سپیکر: پلیز۔ خاموشی اختیار کریں۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب والا! جیسے ابھی راجہ صاحب نے لوکل گورنمنٹ کا issue اٹھایا ہے کہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کا آڈٹ کروایا جائے۔

> Section 115 of the Punjab Local Government Ordinance deals with the audit of the District Governments in Punjab. According to this Section, the audit of the District Government Departments and autonomous bodies working under the District set up has been entrusted to the Auditor General of Pakistan which is a statutory body

مگر اس کے ساتھ سیکشن 115(a) کا major chunk has gone to the Tehsils and Union Councils and you cannot conduct their audit آپ دیکھیں کہ اگر 100 روپے دیتے ہیں تو -/80 روپے نیچے چلے جاتے ہیں۔ جو بجٹ آپ پاس کرتے ہیں اب آپ اس کا آڈٹ نہیں کر سکتے۔ راجہ ریاض صاحب غلط فرما رہے ہیں' راجہ بشارت صاحب کے اختیار میں ہی نہیں ہے۔ because the major chunk has gone to the internal local audit آپ audit within the district کر سکتے ہیں۔ ڈسٹرکٹ کے نیچے پیسا چلا گیا ہے۔ اس پر وضاحت فرمائیں کہ ہمارے پاس جو ڈرافٹ پیرے یا آڈٹ پیرے آتے تھے اب وہ کون کرے گا؟

جناب سپیکر: جی' وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ راجہ ریاض صاحب نے فرمایا کہ وہاں پر کرپشن ہو رہی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ سارے معاملات ایسے ہیں جن میں تحقیق کی ضرورت ہے۔ بغیر کسی انکوائری کے' بغیر کسی تحقیق کے' میں off hand یہ نہیں

کہہ سکتا کہ یہ بات درست ہے لیکن جہاں تک بلدیاتی اداروں کے آڈٹ کا تعلق ہے رانا آفتاب صاحب نے درست فرمایا کہ آڈٹ کے لئے ایک طریقہ کار وضع کر دیا گیا ہے لیکن میں اس کے ساتھ ہی یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ حکومت پنجاب نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ چونکہ اب بلدیاتی اداروں کو قائم ہونے کافی عرصہ گزر چکا ہے اس دوران کہیں سے اچھی کارکردگی کی رپورٹیں بھی آئی ہیں اور کہیں سے شکایات بھی موصول ہوئی ہیں۔ اس لئے ہم نے اس بات کے لئے لوکل گورنمنٹ کمیشن کو کہا تھا کیونکہ بطور چیئرمین لوکل گورنمنٹ کمیشن ہم نے اپنے اجلاس میں یہ فیصلہ کیا تھا کہ تمام بلدیاتی اداروں کی مرحلہ وار انسپکشن شروع کی جائے تو اب انسپکشن کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے۔ ہم نے مختلف ٹیمیں بنا دی ہیں جو پہلے ڈویژن کی سطح پر کام کر رہی ہیں۔ ہم نے انسپکشن کے لئے باقاعدہ ایک roster بنا دیا ہے۔ میں آپ کو اور معزز رکن کو بھی یقین دلاتا ہوں کہ میں فیصل آباد کے لئے انھیں تاریخ دے دوں گا کہ فیصل آباد میں لوکل گورنمنٹ کمیشن کی انسپکشن ٹیم کون سی تاریخ کو جا رہی ہے اور میں راجہ صاحب سے درخواست کروں گا کہ اگر ان کے کوئی اعتراضات ہوں، اگر ان کے پاس کوئی ثبوت ہوں تو وہ لوکل گورنمنٹ کمیشن کے ممبران کو دیں تو انشاء اللہ اس سلسلے میں کارروائی کی جائے گی۔

جناب سپیکر، بہت مہربانی، شکریہ۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب والا! انھوں نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا۔ میرا سوال یہ ہے کہ آپ نے جو A D P بنایا ہے اس میں پیسا جانے کے بعد تحصیل اور یونین کونسل کا آڈٹ آپ کے کنٹرول میں نہیں رہا۔ The statutory body is the Auditor General of Pakistan آپ اس پیسے کو چیک نہیں کر سکتے۔ دوسرا راجہ صاحب جو پنجاب لوکل گورنمنٹ کمیشن کا کہہ رہے ہیں وہ باڈی تو بن گئی ہے لیکن اس میں penal clause نہیں ہے جس میں penal clause نہ ہو وہ effective نہیں ہے، وہ انسپکشن تو کر سکتے ہیں لیکن They cannot take any penal action. چونکہ اس میں کلاز ہی نہیں ہے۔ جس کلاز میں penal clause ہی نہیں ہے وہ ineffective ہے۔ آپ دیکھیں کہ اس میں کیسی قباحتیں ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ جو اسمبلی بجٹ پاس کرتی ہے جو پیسا بھیجتی ہے وہ اس کا آڈٹ ہی نہیں کر سکتی۔ وہ اس کے کنٹرول سے باہر ہو گیا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر آپ اس میں ترمیم کرنا چاہیں تو وہ بھی نہیں کر سکتے۔

جناب سپیکر، جی، منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور ، جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں کہ رانا صاحب نے بات کو confuse کر دیا ہے۔ اس سے پہلے انھوں نے یہ فرمایا تھا کہ چونکہ آڈٹ، آڈیٹر جنرل آف پاکستان کے purview میں چلا گیا ہے---

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! میں نے کہا تھا کہ سیکشن 115 اور 115(a) پڑھ لیں۔ 115(a) میں تحصیلوں اور یونین کونسلوں کا آڈٹ، لوکل آڈٹ سسٹم نے کرنا ہے۔ وہ تو آپ کے purview میں بھی نہیں آتے۔ وہ تو internal audit system ہے، It should be mandatory and that should be with the Auditor General of Pakistan جدھر سے آپ آڈٹ کی اتھارٹی derive کرتے ہیں۔ آپ اس کے لئے ترمیم move کریں۔

جناب سپیکر جی، شکریہ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، چودھری ظہیر الدین صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ایوان چلانے کے لئے کوئی ضابطہ کار ہے۔ کوئی تحریک التوائے کار آ جائے، کوئی سوال آ جائے تو اس کے لئے کوئی ضابطہ کار ہوتا ہے لیکن اب اس وقت جو گفتگو ہو رہی ہے یہ کس ضابطے کے تحت ہو رہی ہے؟ میں اس پر جناب کا فیصلہ لینا چاہتا ہوں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب والا! وزیر موصوف کو یہ علم نہیں ہے کہ ہم تو بتا رہے ہیں کہ آپ کے قانون میں کیا کیا flaws ہیں۔ وزیر صاحب! ہم بتا رہے ہیں کہ آپ کا اختیار نہیں ہے---

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔ رانا صاحب! تشریف رکھیں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور ، جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہ رہا تھا کہ رانا صاحب کے ذہن میں یہ سوال ہے کہ اب آڈٹ کا سسٹم صوبائی حکومت کے purview میں نہیں رہا اس لئے اب صوبائی حکومت کا

ان پر اختیار کم ہو گیا ہے۔ اس سلسلے میں میری گزارش ہے کہ اس وقت آڈٹ کے لئے جو طریقہ کار وضع کیا گیا ہے میں خود چیئرمین ضلع کونسل رہا ہوں پہلے بھی بلدیاتی اداروں میں قطعی طور پر یہ نہیں ہوتا تھا کہ حکومت آڈٹ پیروں کو دیکھا کرتی تھی۔ جب آڈٹ ایک پیرا create کر دیتا ہے تو اس بلدیاتی ادارے کا سربراہ خود اس آڈٹ پیرے کو ختم کروانے کے لئے کوشش کرتا ہے اور ان lacunas کو remove کرواتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اب بھی ہر بلدیاتی ادارے کے سربراہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ قواعد و ضوابط کے مطابق اپنے ادارے کو چلائے۔ اگر کہیں آڈٹ پیرا create ہو گا تو اس ادارے کا سربراہ اس بات کا پابند ہو گا کہ وہ اس آڈٹ پیرے کو ختم کروائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ accountability کا ان کا ایک internal system ہے جس کو strengthen کرنے کی ضرورت ہے اور وہ strengthen اسی طرح ہو گا کہ جب آپ ان کو کام کرنے کا موقع دیں گے۔ شکریہ۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! اس پر کافی بات ہو گئی ہے۔ آپ بعد میں چیمبر میں بیٹھ کر بات کر لیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! یہ 115 اور 115(a) پڑھ لیں کہ کیا اب یونین کونسل اور تحصیل کونسل آڈٹ کے معاملے میں ان کے purview میں آتی ہیں؟

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔ اب ہم تحاریک استحقاق کو لیتے ہیں تحریک استحقاق نمبر 2 سید احسان اللہ وقاص صاحب کی ہے یہ پیش ہو چکی ہے۔ اب اس کا جواب آنا تھا۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! میرے دو سوال رہ گئے ہیں ان کے بارے میں میری تجویز ہے کہ چونکہ یہ بڑے اہم سوال ہیں اس لئے انہیں pending فرما دیا جائے۔

جناب سپیکر، وقفہ سوالات ختم ہو چکا ہے اور جو باقی سوال رہ گئے تھے وہ dispose of ہو چکے ہیں۔

جناب ارشد محمود بگو، میری یہ submission ہے کہ یہ بڑے اہم سوالات تھے اس لئے ان کو pending فرما دیا جائے۔

جناب سپیکر، ابھی pending نہیں ہو سکتے کیونکہ ان کا ٹائم گزر گیا ہے۔

جناب ارشد محمود بگو، جی درست ہے۔

جناب سپیکر، سید احسان اللہ وقاص صاحب! آپ یہ تحریک پیش کر چکے ہیں اب اس کا جواب آنا تھا۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب والا میں نے یہ تحریک پڑھی نہیں تھی۔

راجہ ریاض احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، راجہ صاحب! پلیز سنیں۔ جی سید احسان اللہ وقاص صاحب!

راجہ ریاض احمد، جناب والا یہ حکومت میں ہیں اس لئے ان کو تھوڑا سا خیال رکھنا چاہئے۔

سید احسان اللہ وقاص، ایہہ آندے آندے رہ گئے نیں تاں ایہناں نوں دکھ لگا اے۔

جناب سپیکر، سید احسان اللہ وقاص صاحب! آپ اپنی تحریک استحقاق پڑھیں۔

پنجاب سپرویژن اینڈ کنٹرول آف چلڈرن ہوم ایکٹ 1976 کے تحت ممبران کی نامزدگی میں تاخیر

سید احسان اللہ وقاص، میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ The Punjab Supervision and Control of Children Home Act,1976 کے تحت سیکشن 4(g) کے مطابق حکومت پر لازم ہے کہ وہ The Punjab Supervision and Control of Children Home Act 1976 کے تحت 8 ممبران اسمبلی کی نامزدگی کرے۔ حکومت نے ممبران اسمبلی نامزد نہ کر کے ایکٹ ہذا کی خلاف ورزی کی ہے۔ اس سے نہ صرف میرا بلکہ اس معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے

ہونے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

MR SPEAKER: Minister for Social Welfare!

MINISTER FOR SOCIAL WELFARE: Mr Speaker Sir, I would submit to the House that this motion is not in order Reason being that the nomination of members under the Punjab Supervision and Control of Children Homes Act, 1976 specifies that 8 members of the Provincial Assembly should be included in the Board However, the delay in the nomination of these members has occurred as a result of the fact that an Honourable member Shaheena Asad Sahiba moved an amendment to this Ordinance in which she submitted and tabled the legislation stating that out of the 8 members, 4 should be women members That amendment was admitted and sent to Committee The notification of the Board was approved in November In December we have moved a summary to the Government suggesting that these members be nominated Because the summary was moved in December, it will surely be approved in the coming days

جناب سپیکر، شکریہ۔ شاہ صاحب! میرے خیال میں آپ مطمئن ہو چکے ہوں گے؟

راجہ ریاض احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، فرمائیں۔

راجہ ریاض احمد، جناب والا! میں آپ کی رولنگ چاہتا ہوں کہ جب بھی کسی معزز رکن نے اردو کے علاوہ کسی زبان میں بات کرنا ہوتی ہے تو اس کی اجازت جناب سپیکر سے لینا ضروری ہے۔ کیا انہوں نے جناب سے انگریزی میں بات کرنے کی اجازت لی ہے؟

جناب سپیکر، کوئی بات نہیں۔

راجہ ریاض احمد ،جناب! رولنگ دے دیں۔

جناب سپیکر،میں اب اجازت دے دیتا ہوں۔آپ تشریف رکھیں۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب والا! وزیر موصوف اس کا جواب اردو میں دیں پھر میں اس پر بات کروں گا۔(قطع کلامیاں)

یہ اردو میں جواب دیں مجھے اس کی کوئی سمجھ نہیں آئی کہ انہوں نے کیا کہا ہے؟انہوں نے انگریزی بھی انگلینڈ والی بولی ہے۔اگر یہ دیسی انگریزی بھی بولتیں تو ہمیں کوئی سمجھ آجاتی۔(قہقہے)

جناب سپیکر، تشریف رکھیں۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب والا! مجھے کچھ پتا نہیں چلا کہ انہوں نے کیا کہا ہے؟

جناب سپیکر، محترمہ! محرک کہہ رہے ہیں کہ آپ اردو میں جواب دے دیں۔

چودھری اصغر علی گجر ،جناب سپیکر! اگر تہانوں سمجھ آندی پئی اے تے تسی دس دیو۔

جناب سپیکر، آپ تشریف رکھیں۔

وزیر سماجی بہبود، میں اس کی دوبارہ وضاحت کر دیتی ہوں' شاید اراکین کو سمجھ نہیں آئی۔ گزارش یہ ہے کہ۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر، آرڈر پلیز۔

وزیر سماجی بہبود، آپ بات سن لیں تو شاید سمجھ آجائے گی۔ بات یہ ہے کہ اس بورڈ میں آٹھ اراکین صوبائی اسمبلی نے شامل ہونا ہے۔ ہوا یہ تھا کہ شاہینہ اسد صاحبہ ہماری ساتھی ہیں انہوں نے اگست میں ایک ترمیم پیش کی تھی اور یہ بل پیش ہوا تھا کہ ان آٹھ اراکین میں سے چار خواتین ہونی چاہئیں۔ وہ بل کمیٹی کو refer ہوگیا اور پھر اس کے بعد نومبر میں بل منظور ہوگیا۔ دسمبر میں ہم نے اس کی سمری تیار کرکے گورنر صاحب کو بھجوادی ہے۔امید ہے کہ چند دن کے اندر اندر اس بورڈ کا نوٹیفکیشن بھی ہو جائے گا۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب والا! اب تک انہوں نے کسی کو اس بورڈ کا ممبر نہیں بنایا۔ معزز رکن نے جو ترمیم پیش کی ہے وہ تو دو تین مہینے پہلے کی بات ہے۔ پورا ایک سال انہوں نے آٹھ ارکان کو ممبر نہیں بنایا اس کا جواب دیں۔ میں تو اس کا جواب مانگ رہا ہوں۔ ایک سال پورا انہوں نے کسی کو ممبر نہیں بنایا۔ ہمارے معزز اراکین کا اس سے استحقاق مجروح ہوا ہے۔ اس کا کون ذمہ دار ہے؟ اس ذمہ داری کا تعین کیا جانا چاہئے۔

جناب سپیکر، جی، محترمہ فرمائیں!

وزیر سماجی بہبود، جناب سپیکر! میں یہی گزارش کر رہی ہوں کہ ابھی سال نہیں ہوا کیونکہ یہ بل move ہوا تھا گرمی کے موسم میں چند ماہ ہی ہوئے تھے۔ اس وقت یہ سمری جا چکی تھی تو انہوں نے اس کی legislation کی وجہ سے فیصلہ pend کر دیا تھا۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 5 جہانزیب امتیاز گل صاحب کی ہے۔ اس کا جواب آنا تھا۔

محترمہ شاہینہ اسد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، فرمائیں۔

محترمہ شاہینہ اسد، شکریہ سپیکر صاحب! کیونکہ یہ بل میں نے ہی پیش کیا تھا تو میں چاہ رہی تھی کہ تھوڑا سا خود بھی support کروں اور وقاص صاحب کو بتا سکوں کہ یہ بل ہم نے اگست میں پیش کیا ہے اور اس کی قانونی حیثیت 5۔نومبر کو اسمبلی میں بل پاس ہونے سے ہوئی ہے۔ اس لئے اس کو ایک سال ابھی نہیں ہوا اور اب یہ بل گورنر صاحب کی منظوری کے لئے گیا ہوا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ جلد ہی منظور ہو جائے گا۔

جناب سپیکر، شکریہ مہربانی۔ جناب جہانزیب امتیاز گل کی تحریک کا جواب جناب نوائی صاحب دیں گے۔

رکن اسمبلی کو جیل کا معائنہ کروانے سے انکار

(۔۔۔بحث جاری)

وزیر جیل خانہ جات، بسم اللہ الرحمان الرحیم o جناب والا! میں اس دن ایوان میں موجود نہیں تھا تو میرے بھائی نے یہ تحریک استحقاق پیش کی۔ میں نے یہ تحریک استحقاق پڑھی ہے اور جو میرے محکمے کا جواب ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس میں تھوڑا سا confusion ہوا ہے کہ جو ہمارے prisons rules میں اس میں ہے کہ جو بھی ایم۔پی۔اے کے حلقے میں جیل ہو گی اسی میں وہ visit کر سکتا ہے لیکن اب میں نے اس کو study کیا ہے تو شاید Privileges Act میں یہ ہے کہ وہ اپنے ڈسٹرکٹ کی جیل کو visit کر سکتے ہیں۔ یہ صرف اور صرف ایک confusion ہوا ہے۔ سپرنٹنڈنٹ جیل کو صرف prisons rules کا پتا تھا۔ انہوں نے یہی گزارش کی کہ چونکہ یہ آپ کے حلقے میں نہیں ہے تو ہم اس کے پابند نہیں کہ آپ کو visit کرائیں۔ میں اس سلسلے میں اپنے بھائی سے یہ گزارش کروں گا کہ ہمیں اس سلسلے میں ایک دو دن کا موقع دیں۔ میں ان کو اپنے ساتھ بٹھا کر اور اپنے ڈیپارٹمنٹ کو ساتھ بٹھا کر thrash out کر لیتے ہیں کہ اصل حقیقت کیا ہے اور میں اس کے بھی حق میں ہوں کہ ان اداروں کو جتنا بھی competent authorities visit کریں گی تو اس سے حقیقت میں کوئی نہ کوئی بہتری ہی آئے گی۔ اس لئے میری آپ کے توسط سے گزارش ہے کہ اس کو آپ موخر کرلیں، میں اپنے معزز بھائی سے بات کر لوں گا اور اگر پھر بھی ان کی تسلی نہ ہوئی اور ان کے grievances کو resolve نہ کر سکا تو ان کے حکم کے مطابق اس پر عمل کریں گے۔ میری صرف ایک دو دن کے لئے submission ہے کہ مجھے بات کرنے کا موقع دیا جائے۔ میں اس پر قطعاً ضد نہیں کرتا۔ میرے معزز رکن کا جو right ہے اور ان کا استحقاق ہے مجھے اس کا احترام ہے اور ان کا یہ استحقاق سب سے زیادہ میرے ڈیپارٹمنٹ میں ہو گا اور اس کا سب سے بڑا محافظ میں خود ہوں گا۔ میں اس کا پابند ہوں اور کر کے دکھاؤں گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر، رانا آفتاب احمد خان!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! وزیر موصوف نے یہ فرمایا ہے کہ There is some ambiguity یا یہ غلط کہہ رہے ہیں یا ان کے محکمے نے ان کو غلط گائیڈ کیا ہے۔ I had a different impression

about Mr Saeed Ahmad Khan بات یہ ہے کہ جتنے بھی رولز ہیں Those are covered by the Act ایکٹ میں یہ ہے اور آپ کے privileges میں یہ آتا ہے

Every member shall be authorised to inspect a Jail falling within the district of his constituency.

جناب سپیکر، وہ تو انہوں نے تسلیم کر لیا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، نہیں' جناب! انہوں نے تسلیم نہیں کیا۔ ان کو محکمے نے غلط گائیڈ کیا ہے۔ This was a malafide اور انہوں نے یہاں پر اس کا غلط جواب دیا ہے۔ inspection and visit دو الگ چیزیں ہیں۔ انسپکشن کسی وقت سرکاری وقت میں کی جا سکتی ہے اور اس کے لئے کسی اطلاع کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ یہ استحقاق مجروح ہوا ہے۔

جناب سپیکر، گل صاحب! آپ اس سلسلے میں ٹائم دینا چاہیں گے؟

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! اس میں ٹائم والی بات نہیں۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

جناب جہانزیب امتیاز گل، جناب والا! میں اس سلسلے میں بالکل بھی ٹائم نہیں دوں گا۔ invalid قسم کا excuse کر رہے ہیں۔

وزیر جیل خانہ جات، جناب سپیکر! میں معذرت کے ساتھ عرض کروں گا کہ میں اس سلسلے میں پوری بریفنگ نہیں لے سکا۔ میں یہاں پر موجود نہیں تھا۔ میں ابھی آیا ہوں اور میں نے ایک منٹ میں بات کی ہے۔ مجھے اس پر قطعاً کوئی اعتراض نہیں ہے۔ صرف میں تو یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ میں اپنے ڈیپارٹمنٹ سے clarification لینا چاہتا ہوں کہ آیا انہوں نے جان بوجھ کر تو اس میں زیادتی نہیں کی۔ میں نے یہ بھی گزارش کی ہے کہ میں اس کی مخالفت نہیں کرنا چاہتا۔ میں صرف اس بات کو معزز ممبر کے ساتھ بیٹھ کر clear کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے ان کے استحقاق کا بھی احترام ہے اور میں نے on the floor of the House یہ کہا ہے کہ میں اس کو صرف clear کرنا چاہتا ہوں کیونکہ میں یہاں پر نہیں تھا۔ اس لئے مجھے اس سلسلے میں ٹائم نہیں مل سکا اور اپنے محکمے سے clearance

نہیں لے سکا۔ ورنہ مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں۔

جناب سپیکر، میں اس تحریک کو in order قرار دیتا ہوں اور استحقاق کمیٹی کے سپرد کرتا ہوں۔ جی رانا صاحب! فرمائیں۔

رانا مشہود احمد خان، جناب سپیکر! میں اس ایوان کی توجہ اس مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ ہم جس اسمبلی میں بیٹھے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ یہ پنجاب کا سب سے اہم اور مقدس ادارہ ہے اور آج جب ہم یہاں پر آئے ہیں تو یہاں پر آ کر مجھے ایک shock لگا ہے۔ اگر آپ ملاحظہ فرمائیں تو ہر ممبر کو اس اسمبلی کے floor پر ایک دعوت نامہ دیا گیا۔ وہ میں آپ کو پڑھ کر سنا دیتا ہوں۔ یہ ایک پارلیمانی سیکرٹری صاحب کی طرف سے ہے۔

I request the pleasure of your company at a Tea Party in honour of the members of Provincial Assembly of the Punjab and Journalists to pay tribute to General Pervaiz Musharaf, President of the Islamic Republic of Pakistan on having the vote of confidence

جناب والا! ہم اس اسمبلی کے floor پر اس بات پر agitate کرتے رہے ہیں کہ جمہوریت کو مذاق نہ بنایا جائے۔ کل اگر آپ نے ووٹ دینا ہے تو ضرور دیں لیکن اس طرح آپ اس اسمبلی کے تقدس کو پامال نہ کریں کہ ابھی vote of confidence ہوا نہیں ہے اور آپ on having the vote of confidence پر tribute دینے کے لئے تیار بیٹھے ہیں۔ میں اس کے اوپر باقاعدہ جناب کی رولنگ چاہوں گا۔

بریگیڈیئر (ر) جاوید اکرم (ستارہ امتیاز)، جناب سپیکر! اپوزیشن والے پچھلے چند ماہ سے ایل۔ایف۔او اور پریذیڈنٹ پر کافی تنقید کرتے رہے ہیں۔ انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ ایل۔ایف۔او اب آئین کا حصہ بن گیا ہے اور ان کی کاوشیں ختم ہو گئی ہیں۔ شاید انہوں نے اخبار نہیں پڑھا یا انہیں current affairs کا علم نہیں ہے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔

(اذان مغرب)

رپورٹیں

مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹوں کا پیش کیا جانا

جناب سپیکر، چوہدری محمد ارشد مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں میں ان سے گزارش کروں گا کہ وہ ایوان میں رپورٹیں پیش کریں۔

CHAUDHARY MUHAMMAD ARSHAD: Sir, I submit the following reports of the Standing Committee on Education.

1. The University of Gujrat Bill 2003 (Bill No 34 of 2003).
2. The Government College University Lahore (Amendment) Bill 2003 (Bill No 35 of 2003)
3. The Lahore College for Women University, Lahore (Amendment) Bill 2003 (Bill No 36 of 2003).
4. The University of Education, Lahore (Amendment) Bill 2003 (Bill No 37 of 2003)
5. The Government College University Faisalabad (Amendment) Bill 2003 (Bill No. 38 of 2003)
6. The University of Sargodha (Amendment) Bill 2003 (Bill No 39 of 2003)
7. The University of Engineering and Technology, Texila (Amendment) Bill 2003 (Bill No 40 of 2003).
8. The Fatima Jinnah Women University, Rawalpindi (Amendment) Bill 2003 (Bill No 41 of 2003).

جناب سپیکر، رپورٹیں پیش ہوئیں۔

رانا مشہود احمد خان، جناب سپیکر! اگر اس دعوت نامے کو اس floor پر بانٹا گیا ہے تو

It is an illegal act. It is against democracy It is against the basic principles of democracy

جناب سپیکر، جی، آپ تشریف رکھیں۔ رانا ثناء اللہ صاحب!

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! آپ نے یہ فرمایا ہے کہ یہ پوائنٹ آف آرڈر valid نہیں ہے تو اس سے مراد یہ لیا جائے کہ ایوان نے اگلے روز یا اس سے اگلے روز جو business کرنا ہو تو اس کے متعلق کوئی آدمی اپنے طور پر مفروضہ قائم کر لے اور اسے اس بات کی اجازت ہوگی۔ vote of confidence کے لئے ایوان میں کل motion move ہوئی ہے۔ اس کا کیا رزلٹ ہونا ہے اس کے متعلق کوئی decision نہ آپ دے سکتے ہیں، نہ میں دے سکتا ہوں۔

جناب سپیکر، اس میں تو چاہنے کے لئے کہا گیا ہے نا۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! اس میں words ہیں on having vote of confidence۔ یہ آپ دیکھیں یہ clear cut ہے کہ on having the vote of confidence

جناب سپیکر، vote of confidence لینے کے بعد۔ وہ لیتے ہیں یا نہیں لیتے؟

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! آپ کے خیال میں کل vote of confidence ہو چکا ہے؟

جناب سپیکر، نہیں، نہیں۔ ابھی ہونا ہے۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! کوئی آدمی اسمبلی کے فیصلے کو پہلے سے announce کر سکتا ہے؟

جناب سپیکر، یہی کہا ہے کہ vote of confidence کے بعد چاہتے ہوں گی۔ انہوں نے یہی کہا ہے۔ ہوتا ہے یا نہیں ہوتا؟

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! on having the vote of confidence کے الفاظ ہیں۔ اس کے meanings otherwise ہیں۔ on having the vote of confidence، اس سے مراد یہ ہے کہ اسمبلی نے جو بزنس کل take up کرنا ہے اس کا جو بھی رزلٹ ہوگا اس کے متعلق پہلے سے کوئی آدمی

کوئی decision یا کوئی prediction نہیں کر سکتا لیکن اس آدمی نے یہ کیا ہے اور اس کو انہوں نے in House distribute کیا ہے اور میں اس بات کی بھی نشاندہی کروں گا کہ آپ نے اس سے پہلے بھی rules کو violate کرتے ہوئے جو تحریک پیش کی تھی کہ اسمبلی چیمبرز vote of confidence کے لئے استعمال کئے جا سکتے ہیں۔ آپ نے اس موشن کو put کرنے اور ووٹ کے لئے put کرنے کو آپ نے علیحدہ علیحدہ کرنے کی بجائے آپ نے ایک ہی دفعہ کر دیا۔

جناب سپیکر: نہیں، میں نے علیحدہ علیحدہ ووٹنگ کروائی ہے۔

رانا ثناء اللہ خان: آپ ریکارڈ نکال کر دیکھ لیں۔

جناب سپیکر: علیحدہ علیحدہ کروائی ہے۔ آپ دیکھ لیں۔

رانا ثناء اللہ خان: نہیں! آپ نے نہیں کروائی۔

جناب سپیکر: آپ ادھر نہیں تھے۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! میں اس بات کو چیلنج کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ ادھر ایوان میں نہیں تھے۔

رانا ثناء اللہ خان: میں ایوان میں نہیں تھا لیکن میں اپنے آفس میں بیٹھا ٹی وی پر دیکھ رہا تھا کہ آپ نے علیحدہ علیحدہ put نہیں کیا۔ [***

جناب سپیکر: رانا ثناء اللہ صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ میں آپ کی معلومات کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں اور میں نے اپنے طور پر ریکارڈ چیک کیا ہے' آپ نے اس motion کو put کرتے ہوئے متعلقہ rules کو observe نہیں کیا۔ آپ نے rules کی requirement کے مطابق اس motion کو دو مرتبہ put نہیں کیا بلکہ put کرتے ہی آپ نے اس کی ووٹنگ کروادی۔

جناب سپیکر: آپ کس rules کی بات کر رہے ہیں؟

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! آپ نے پہلے motion کو move کرنا تھا' جب اس کو کوئی oppose نہ کرتا تو پھر آپ نے اس کو ووٹنگ کے لئے put کرنا تھا لیکن آپ نے اس طریقے سے put نہیں کیا۔ آپ نے پہلی مرتبہ ہی اسے ووٹنگ کے لئے put کر دیا۔

جناب سپیکر: آپ نے کس rules کا حوالہ دیا جس میں یہ طریقہ کار لکھا ہوا ہے جو آپ بتا رہے ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! میں پچھلے دس سال سے۔

جناب سپیکر: دس یا پندرہ سال کی بات نہیں ہو رہی ہے بلکہ بات rules کی ہو رہی ہے۔ آپ نے چونکہ rules کا حوالہ دیا ہے تو وہ کس rules میں یہ طریقہ کار لکھا ہوا ہے؟

رانا ثناء اللہ خان: آپ متعلقہ rules دیکھ لیں۔ میں نے عرض کیا ہے کہ کیا ایسے نہیں ہے؟

جناب سپیکر: نہیں' آپ فرمائیں کہ وہ rules کون سے ہیں کیونکہ rules کی بات تو آپ کر رہے ہیں؛ میں تو صرف وہ rules پوچھنا چاہ رہا ہوں۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! آپ صرف یہ فرما دیں کہ کیا ایسے نہیں ہے؟

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ نے rules کی بات کی ہے۔

رانا ثناء اللہ خان: اگر یہ بات درست ہے کہ آپ نے اسے straightaway ووٹنگ کے لئے put کیا ہے تو میں آپ سے عرض کرتا ہوں کہ آپ بتائیں کہ آپ نے کس rules کے تحت کیا ہے؟

جناب سپیکر: رانا صاحب! rules کا تو آپ حوالہ دے رہے ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان، rules کا حوالہ تو میں دے رہا ہوں۔ آپ نے کہا ہے کہ میں نے دو مرتبہ move کیا ہے اور میں عرض کر رہا ہوں کہ آپ نے ایک مرتبہ move کیا ہے۔

جناب سپیکر! دوسرا میں نے یہ point raise کیا تھا کہ یہ ایک معزز ادارہ ہے اس کے متعلق یہ مفروضہ قائم کرنا کہ یہ ادارہ کل کو یہ decision کرے گا، میں سمجھتا ہوں کہ اس سے بڑی breach of privilege اس ادارے کی اور کوئی نہیں ہو سکتی۔ یہ دعوت نامہ اس ایوان کی breach of privilege ہے۔ اسے اس طرح تقسیم نہیں کیا جانا چاہئے تھا۔ اگر کل پروگرام ان کا چلنے کا ہے تو وہ یہ چلنے کا پروگرام رکھیں لیکن ان الفاظ کے ساتھ وہ اسے circulate نہیں کر سکتے اور پھر وہ in House نہیں کر سکتے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ کو اس کا نوٹس لینا چاہئے۔ یہ الفاظ میں آپ کو پڑھ کر سناتا ہوں۔

The President of the Islamic Republic of Pakistan on having the vote of confidence on Thursday 01 January 2004 after the Assembly Session at Punjab Assembly Cafeteria

اس میں طے ہو گیا کہ وہ کل vote of confidence حاصل کر لیں گے۔ اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ کل جو اجلاس آپ بلا رہے ہیں، جسے آپ preside کر رہے ہیں، جس میں ہم حصہ لے رہے ہیں، وہ صرف ایک formality ہی رہ گئی ہے کیونکہ وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ انہوں نے ووٹ لے لیا ہے۔

جناب سپیکر، جی، وزیر قانون صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ نہ تو یہ گورنمنٹ کی طرف سے آیا ہے اور نہ ہی آپ کی طرف سے آیا ہے۔ یہ صرف ایک ممبر کی طرف سے آیا اور اگر کوئی ممبر کسی کو چائے دینا چاہے تو یہ ان کی اپنی صوابدید ہے۔ انہیں پابند نہیں کیا جا سکتا۔ دوسری بات یہ ہے کہ انہوں نے واضح طور پر لکھا ہے کہ وہ اس وقت دیں گے جب جمعرات کو Assembly session کے بعد vote of confidence لے چکے ہوں گے۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ یہ مفروضہ ہے تو یہ مفروضہ نہیں ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ کل اسی پنجاب اسمبلی کے 250 اراکین، پاکستان مسلم لیگ (قائد اعظم) اور اس کی اتحادی جماعتوں کے اراکین نے وزیر اعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الٰہی صاحب کی موجودگی میں صدر

پاکستان کو اعتماد دیا ہے کہ ہم انشاء اللہ تعالیٰ آپ کے حق میں اعتماد کا ووٹ دیں گے۔ اب ان کے کہنے پر راتوں رات پتا نہیں کون سی صورتحال تبدیل ہوجائے گی کہ یہ 250 کی تعداد کم ہو جائے گی۔ میں سمجھتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ کل 250 سے زیادہ لوگ ان کو اعتماد کا ووٹ دیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

رانا ثناء اللہ خان : جناب سپیکر ! اگر 250 لوگ وہاں پر جا کر سجدہ ریز ہو کر آتے ہیں تو پھر کل کے اجلاس کی کیا ضرورت ہے؟ اس ادارے کا اس سے زیادہ کیا مذاق اڑایا جاسکتا ہے؟ میں وزیر قانون سے یہ پوچھوں گا کہ "on having" کا یہی مطلب بنتا ہے جو وہ بتا رہے ہیں؟

جناب سپیکر : رانا صاحب ! آپ اسے پورا پڑھیں۔ اس میں آگے "after the Assembly Session" بھی لکھا ہوا ہے۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! اگر انھوں نے [*******] اس انتہا تک جانا ہے تو کم از کم ان اداروں کے وقار کو تو ملحوظ خاطر رکھیں۔

رانا مشہود احمد خان : جناب والا ! آپ آئین کے اندر دیکھیں کہ صدر کا عہدہ ایک انتہائی محترم عہدہ ہے۔ بدقسمتی سے یہ ہو رہا ہے کہ [********] اس عہدے کو بھی داغدار کر رہے ہیں۔ آج ایوان میں جو یہ دعوت نامہ آیا ہے، بنیادی طور پر اگر آپ قانون اور آئین کو دیکھیں، اگر آپ jurisprudential value of preconceived Constitutional issue کو دیکھیں تو یہ اس کے ambit میں آتا ہے۔ وہ اس طرح کہ ابھی ایک کام ہوا نہیں اور اس پر یہ کہہ رہے ہیں کہ "on having the vote of confidence" جس طرح راجہ صاحب نے point out کیا ہے کہ یکم جنوری کو چائے دی جا رہی ہے after Assembly Session جب اعتماد کا ووٹ دے دیا جائے گا، اگر آپ jurisprudential value of preconceived Constitutional issue کو دیکھیں تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ کل کا جو اجلاس آپ نے بلانا ہے اس کی تو پھر کوئی ضرورت ہی نہیں ہے۔ آپ لوگ تو ایک چیز کو decide کر بیٹھے ہیں۔ آپ ایک ایسے عہدے کے متعلق جس کا آئین کے اندر باقاعدہ الیکشن ہے۔ آپ نے اس الیکشن کو بھی مذاق بنا دیا ہے۔

---

* بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر 190 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر : رانا صاحب! شکریہ' تشریف رکھیں۔ جی' گل حمید رو کھڑی صاحب!

وزیر مال : جناب سپیکر ! میرے عزیز نے یہ جو چھوٹی سی تقریر کی ہے اس میں انھوں نے [******] کا لفظ گالی کے طور استعمال کیا ہے۔ اسے کارروائی سے حذف کیا جائے۔

جناب سپیکر : میں اس لفظ کو کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

راجہ ریاض احمد : جناب سپیکر ! میں بھی ایک عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر : راجہ صاحب ! کافی بات ہو چکی ہے۔ اب اس پر debate تو نہیں ہو سکتی۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر : اب ہم تحاریک التوائے کار take up کرتے ہیں۔ فیصل حیات جبوآنہ صاحب کی طرف سے تحریک التوائے کار نمبر 885 ہے۔

راجہ ریاض احمد : پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! آپ میرا پوائنٹ آف آرڈر سن تو لیں بعد میں فیصلہ کرنا۔

جناب سپیکر : آپ تشریف رکھیں۔ پچھلے ایک سال کے دوران آپ کا کوئی بھی پوائنٹ آف آرڈر valid نہیں ہوا۔ فیصل حیات جبوآنہ صاحب کی تحریک پیش ہو چکی ہے اس کا جواب آنا تھا۔

ای-ڈی-او-ایجوکیشن جھنگ کا سکول کے ہوسٹل پر ناجائز قبضہ (۔۔۔بحث جاری)

وزیر تعلیم : جناب سپیکر ! تحریک التوائے کار نمبر 885 جو کہ فیصل حیات جبوآنہ صاحب نے پیش کی ہے اس بارے میں ہم نے ان سے مودبانہ گزارش کی' انھوں نے اپنی تحریک withdraw کر لی ہے اور اس بابت اسمبلی سیکرٹریٹ کو بھی مطلع کر دیا ہے۔ لہذا اسے dispose of سمجھا جائے۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر : فیصل حیات جوآنہ صاحب ! کیا آپ اسے press نہیں کرتے؟

جناب فیصل حیات جوآنہ : جناب سپیکر !میں اپنی تحریک کو press نہیں کرتا۔

جناب سپیکر : چونکہ محرک press نہیں کرتے اس لئے تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 899' جناب محمد اقبال رئیس صاحب کی طرف سے ہے۔ یہ بھی پیش ہو چکی ہے۔ اس کا جواب آنا تھا۔

تحصیل لیاقت پور میں سکارپ VI کے سرکاری ٹیوب ویلوں کی بندش

وزیر آبپاشی : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر ! اس تحریک کے حوالے سے عرض کرتا ہوں کہ سکارپ ٹیوب ویلز سکیم سیم اور تھور کے علاقے کے حوالے سے بنائی گئی تھی۔ جن علاقوں میں یہ ٹیوب ویلز لگائے گئے تھے وہاں پر سیم اور تھور پر اب قابو پا لیا گیا ہے۔ اس لئے اب ان سکارپ ٹیوب ویلز کی ضرورت نہیں ہے۔ اس پر محکمے کو تقریباً سالانہ 15 ہزار ملین روپے کے اخراجات برداشت کرنے پڑ رہے تھے جبکہ آبیانہ کی مد میں صرف 460 ملین روپے حاصل ہوتے تھے۔ اس لئے محکمہ نے یہ فیصلہ کیا کہ ان سکارپ ٹیوب ویلز کو ختم کر دیا جائے کیونکہ یہ قومی خزانہ پر ایک بوجھ تھے تو حکومت کی اس پالیسی کے تحت تمام سکارپ ٹیوب ویلز خاص طور پر رحیم یار خان کے علاقے کے سکارپ ٹیوب ویلز کو dis-invest کیا جا رہا ہے۔ یہ ٹیوب ویلز مرحلہ وار dis-invest ہو رہے ہیں۔ کُل آٹھ ہزار ٹیوب ویلز تھے جن میں سے 6175 ٹیوب ویلز dis-invest ہو چکے ہیں جبکہ باقی ٹیوب ویلز کو بھی مرحلہ وار dis-invest کیا جا رہا ہے۔ مزید برآں میں اپنے معزز بھائی کو یہ بھی بتا دوں کہ اب یہ ٹیوب ویلز ہم کاشت کاروں کو دے رہے ہیں تاکہ کاشتکار خود ان ٹیوب ویلز کو چلا سکیں۔ کمیونٹی ٹیوب ویلز کے نام سے ایک سکیم لائی جا رہی ہے۔ اب کاشتکار اپنے ٹیوب ویلز کی دیکھ بھال خود کر سکیں گے۔ آبیانہ کا جو موجودہ فلیٹ ریٹ کا نظام آیا ہے اس میں ششماہی نہروں پر فصل ربیع کے لئے آبیانہ ختم کر دیا گیا ہے جو کہ کاشتکاروں کے لئے حکومت پنجاب کا ایک احسن اقدام ہے۔

جناب سپیکر : شکریہ۔ محمد اقبال رئیس صاحب!

جناب محمد اقبال رئیس : جناب سپیکر! وزیر موصوف کی یہ بات بالکل غلط ہے کہ سیم و تھور پر قابو پا لیا گیا ہے۔ جو سیم نالہ بنا ہے اس پر کروڑوں روپے خرچ ہوئے ہیں۔ یہ سیم و تھور پر قابو پانے میں کافی سود مند ثابت ہوا ہے۔ اگر یہ ٹیوب ویلز ختم کر دیئے گئے تو سیم و تھور دوبارہ ہو جائے گی بلکہ پہلے سے بھی زیادہ ہو جائے گی۔ دوسری بات یہ ہے کہ سکارپ ٹیوب ویلز سے پہلے اس علاقے میں گندم بالکل نہیں ہوا کرتی تھی۔ خصوصاً تحصیل لیاقت پور کی بات کرتا ہوں کہ اس علاقے میں کبھی بھی کوئی ہدف پورا نہیں ہوا لیکن اب ان ٹیوب ویلز کی وجہ سے ہمارے ہاں کافی گندم پیدا ہوتی ہے۔ اس دفعہ ہم نے تقریباً دس لاکھ بوری کا ہدف پورا کیا ہے۔ اگر یہ ٹیوب ویلز ختم کر دیئے گئے تو کاشتکاروں کے پاس چونکہ کوئی اور ذریعہ آبپاشی نہیں ہے لہذا وہ گندم سے محروم ہو جائیں گے۔ سیم نالہ اور سکارپ ٹیوب ویلز کو آرمی اس لئے handle کر رہی ہے کہ اس پانی کو آگے جا کر defence point of view کے حوالے سے استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ بات قطعاً غلط ہے کہ وہاں سیم و تھور ختم ہو گیا۔ کاشتکار اس قدر غریب ہیں کہ وہ ان ٹیوب ویلز کو بالکل نہیں چلا سکتے۔ کاشتکار اگر ان ٹیوب ویلز سے اپنی فصل کی آبیاری کرتا ہے تو وہ اس کا آبیانہ بھی دیتا ہے۔ کئی ایسے منصوبے حکومت پنجاب نے جاری رکھے ہوئے ہیں جن سے حکومت کو کوئی output نہیں ہوتی۔ ہم تو آبیانہ بھی دیتے ہیں' پاکستان اور پنجاب کے لئے گندم بھی فراہم کرتے ہیں تو پھر میرے خیال میں ان ٹیوب ویلز کو بند کرنے کا کوئی جواز نہیں بنتا۔

وزیر آبپاشی : جناب سپیکر ! انہوں نے خود ہی ایک چیز واضح کی ہے کہ اس علاقے میں گندم زیادہ پیدا ہوتی ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہاں پر اب سیم و تھور نہیں رہی۔ یہ ٹیوب ویلز چونکہ سیم و تھور ختم کرنے کے لئے لگائے گئے تھے اور حکومت پر ان ٹیوب ویلز کا اچھا خاصا بوجھ تھا۔ تقریباً 15 ہزار ملین روپے سالانہ ان پر خرچ آ رہا تھا۔ ان کے بجلی کے بلز' ان کی مرمت اور ملازمین کی تنخواہوں پر بھاری اخراجات ہو رہے تھے جبکہ آبیانہ کی صورت میں ہمیں صرف 460 ملین روپے حاصل ہو رہے تھے۔ یعنی یہ ایک کتنا بڑا difference ہے۔ یہ قومی خزانے پر ایک بہت بڑا بوجھ تھا۔ اسی وجہ سے ان کو ختم کیا گیا ہے لیکن میں نے یہ واضح کیا ہے کہ ہم ان کو کمیونٹی کے حوالے کر رہے ہیں اور اس پر سبسڈی دیں گے۔ اب کاشتکار ان

ٹیوب ویلز کو خود چلائیں گے۔ حکومت پنجاب ان کو سبسڈی دے گی تاکہ یہ dis-invest نہ ہو سکیں اور کمیونٹی خود ان کی look after کر سکے۔

جناب سپیکر، یہ سکیم کب ختم کی گئی تھی؟

وزیر آبپاشی، جناب والا! پچھلی حکومت میں اس سکیم کو ختم کر دیا گیا تھا۔ اب یہ مرحلہ وار dis-invest ہو رہے ہیں۔ میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ تقریباً 8 ہزار سکارپ ٹیوب ویلز ہیں جن میں سے dis-invest 6175 ہو چکے ہیں۔ بقایا مرحلہ وار dis-invest ہو رہے ہیں۔

جناب سپیکر، جی شکریہ۔ میں وزیر آبپاشی سے گزارش کروں گا کہ رئیس اقبال صاحب نے جو سوال put کیا ہے۔ ان کا سوال یہ ہے کہ جو یہ ٹیوب ویلز لگائے گئے تھے یہ صرف اور صرف سیم ختم کرنے کے لئے نہیں تھے بلکہ اس لئے لگائے گئے تھے کہ اس سے ایک تو underground پانی کا لیول نیچے جائے گا اور دوسرا جیسے انھوں نے فرمایا ہے کہ جو ٹیوب ویلز install کئے گئے تھے اور ان کا پانی زمیندار استعمال کرتے تھے وہ اس پر آبیانہ بھی ادا کرتے تھے۔ مقصد یہ ہے کہ وہ پانی فصل کاشت کرنے کے قابل تھا اور زمیندار اس پانی کو استعمال کرتے تھے چونکہ ابھی نہری پانی کی کافی قلت ہے۔ میرا بھی زمیندار پیشے سے تعلق ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس قلت کو پورا کرنے کے لئے رئیس اقبال صاحب کی proposal ٹھیک ہے لیکن چونکہ سابقہ ادوار میں، سابقہ دور حکومت میں ٹیوب ویلز کی یہ سکیم ختم کی گئی تھی۔ تو وزیر آبپاشی سے میری گزارش ہے کہ آپ اس پر مزید سوچ بچار کر لیں چونکہ یہ بہت اچھی سکیم ہے اگر اسے دوبارہ بحال کر دیا جائے تو یہ زمینداروں کے لئے ایک بہت بڑا incentive ہو گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جہاں حکومت اتنے incentive دے رہی ہے فصلوں کی قیمتیں بڑھا رہی اور ساتھ نئے ڈیمز بھی بنانے کی کوشش کر رہی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ اچھی سکیم ہے اس لئے آپ اس پر دوبارہ نظر ثانی کر لیں۔

وزیر آبپاشی، جناب سپیکر! آپ نے بجا فرمایا ہے۔ میرے خیال میں بہتر یہ ہو گا کہ رئیس صاحب اور میں مل بیٹھ کر اس مسئلے پر بات چیت کر لیں تو انشاء اللہ اس مسئلے کو احسن طریقے سے حل کر لیں گے۔

جناب سپیکر، جی، بالکل ٹھیک ہے۔ بہت مہربانی۔ رئیس اقبال صاحب! میرے خیال میں آپ اس کو مزید تو press نہیں کریں گے؟

جناب محمد اقبال رئیس، جی' میں اسے press نہیں کرتا۔

جناب سپیکر، چونکہ محرک اسے press نہیں کرتے اس لئے یہ تحریک التوائے کار dispose of ہوئی۔

جناب محمد اقبال رئیس، جناب والا! اگر یہ سابقہ حکومتوں کی بات کرتے ہیں تو سابقہ حکومتوں کے کئی فیصلے تبدیل بھی ہوئے ہیں۔ جیسے انھوں نے زرعی ٹیکس معاف کیا ہے۔ اسی طرح یہ بھی لوگوں کے مفاد میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔

جناب سپیکر، جی' شکریہ۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 900 راجہ ریاض احمد صاحب کی ہے۔ یہ پیش ہو چکی ہے لیکن اس کا جواب آنا تھا۔ جی' وزیر خوراک!

وزیر خوراک ، جناب والا! جب یہ پیش ہوئی تھی تو اس وقت میں ایوان میں موجود نہیں تھا اس لئے میری گزارش ہے کہ ذرا راجہ صاحب دوبارہ پیش کر دیں تاکہ میں سن لوں کہ اس کا موضوع کیا ہے؟

جناب سپیکر، راجہ صاحب! ذرا اسے دوبارہ پڑھ دیں تاکہ وزیر صاحب کو پتا چل جائے کہ اس میں کیا ہے' چونکہ جب پہلے پیش ہوئی تھی اس وقت متعلقہ وزیر صاحب تشریف نہیں رکھتے تھے۔

شوگر ملوں کی بندش سے گنے کی فصل کا نقصان

راجہ ریاض احمد، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ صوبہ پنجاب میں شوگر ملز کو یکم اکتوبر 2003 سے چلائے جانے کا اعلان کیا گیا تھا مگر ابھی تک صوبہ کی تمام شوگر ملز بند پڑی ہیں جس سے گنے کی تیار فصل کو شدید نقصان پہنچ رہا ہے اور اس وجہ سے صوبہ بھر کے غریب ---

(شور وغل) جناب سپیکر! ایناں نوں تے چپ کراؤ۔

جناب سپیکر، آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔

راجہ ریاض احمد، جناب والا! کل ان کو پرویز مشرف صاحب نے کیا کھلایا ہے؟

جناب سپیکر، یہ انھوں نے آپ سے سبق سیکھا ہے۔

راجہ ریاض احمد: اس وجہ سے صوبہ بھر کے غریب کاشتکاروں میں شدید پریشانی--- جناب والا! ان کے ضمیر پر بوجھ ہے۔

جناب سپیکر: آپ اپنی تحریک پیش کریں۔

راجہ ریاض احمد: بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ جی' وزیر خوراک!

وزیر خوراک: جناب سپیکر! میرے محترم بھائی راجہ ریاض صاحب معاملات کے بارے میں update نہیں ہوتے۔ یہ پچھلی باتیں کرتے رہتے ہیں۔ جب یہ معاملہ وزیراعلیٰ پنجاب کے نوٹس میں آیا تو انھوں نے اس بارے میں وفاقی حکومت کو پوری طرح سے آگاہ کیا کہ آپ اس میں ترمیم کریں اور چینی کے مسئلے کو حل کروائیں---

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔

وزیر خوراک: جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی اس معزز ایوان میں گزارشات پیش کی تھیں کہ شوگر ملز والوں کے بھی کچھ مسئلے جائز تھے۔ وہ کہہ رہے تھے کہ ہماری چینی ایکسپورٹ نہیں ہو رہی اور نہ ہی اسے گورنمنٹ خرید رہی ہے اس لئے ہمارے پاس پیسے نہیں ہیں تو ہم کس طرح سے آگے ملیں چلائیں۔ اس سلسلے میں وفاقی وزیر خزانہ شوکت عزیز صاحب نے بڑی دلچسپی لی۔ وفاقی وزیر تجارت' وفاقی وزیر زراعت بھی وہاں تھے اور چاروں صوبوں کے وزراء کو بھی انھوں نے وہاں بلایا۔ میں بھی اس میٹنگ میں موجود تھا۔ اسی وقت حکومت پاکستان نے بڑی فراخدلی سے ایک لاکھ میٹرک ٹن چینی خریدنے کا فیصلہ کیا اور یہ کہا کہ ہم خود خرید لیتے ہیں' آگے ہم بیچیں یا نہ بیچیں لیکن ہم آپ کو payment کر دیتے ہیں اور آپ اپنی ملیں چلائیں۔ اس فیصلے کی روشنی میں یہ ملیں چلیں۔ اس مسئلے پر حکومت پنجاب اور وزیر اعلیٰ پنجاب نے بڑی دلچسپی لی' تب جا کر یہ مسئلہ حل ہوا۔ اب تو ان کے سارے کے سارے خدشات دور ہو چکے ہیں' ساری ملیں چل رہی ہیں۔ ایک آدھ مل ٹیکنیکل مسئلے کی وجہ سے نہیں چل سکی' باقی ساری ملیں چل رہی ہیں' crushing ہو رہی ہے اور لوگوں کو گنے کے پیسے بھی مل رہے ہیں۔

جناب سپیکر! صوبہ پنجاب میں 39 شوگر ملیں ہیں جن میں سے فیکٹو' شاہ تاج' یہ' بابا فرید اور کریسنٹ کے علاوہ اس وقت باقی تمام ملیں چل رہی ہیں۔ سیزن کا شیڈول یکم اکتوبر سے لے کر 30۔ نومبر تک ہے۔ 30۔ نومبر تک یہ سارا مکمل ہو گیا ہے اور ملیں چل رہی ہیں ماسوائے ان دو تین ملوں کے جن کا میں نے نام لیا ہے۔ اگر میرے بھائی کو اس کے علاوہ کوئی شکایت ہے تو وہ فرمادیں۔ میں جواب دیتا ہوں۔

جناب سپیکر، جی' راجہ ریاض احمد صاحب!

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! میرے بھائی نے کہا ہے کہ update کریں۔ آپ میری تحریک دیکھ لیں۔ میں نے یہ تحریک 28۔ اکتوبر کو جمع کرائی تھی لیکن pending آ رہی تھی۔ میں نے یہ آج جمع نہیں کرائی۔ ایک شوگر مل نہ چلنے سے پورے ضلع کے زمیندار پریشان ہوتے ہیں۔ ایک مل نہ چلنے سے لاکھوں من گندم کا فرق پڑ جاتا ہے چونکہ اگر جگہ خالی نہیں ہو گی تو گندم کاشت نہیں ہو گی۔ وزیر موصوف نے خود اعتراف کیا ہے کہ ابھی تک فیصل آباد میں کریسنٹ شوگر مل نہیں چلی۔ میں نے پرسوں گزارش کی تھی اور آج بھی کر رہا ہوں کہ۔۔۔

وزیر خوراک، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' فرمائیے!

وزیر خوراک، جناب والا! وہ تھوڑا سا misquote کر رہے ہیں۔ میں نے یہ کہا ہے کہ ٹیکنیکل وجوہات کی بنا پر وہ مل لیٹ چلی ہے۔ انھوں نے دوبارہ مشینری revise کی ہے اور اسے دوبارہ چلنے کے قابل بنایا ہے۔ وہ لیٹ چلی ہے لیکن چل گئی ہے۔

جناب سپیکر، لیٹ چلی ہے۔ چلی تھی۔ پھر خرابی آئی۔ اب پھر چل گئی ہے۔

وزیر خوراک، جناب والا! اب وہ چل رہی ہے اور میرے پاس پورا ریکارڈ موجود ہے۔

راجہ ریاض احمد، جناب والا! میں اس پر تھوڑی سی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ وزیر موصوف ٹھیک کہہ رہے ہیں کہ اب ملیں تقریباً چل پڑی ہیں اور جو بند ہیں یہ ان کو چلانے کے لئے کوشش کریں۔ میں اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے عرض کرنا چاہتا ہوں' اگر آپ فرمائیں تو میں بات نہیں کرتا۔

جناب سپیکر: آپ بات کریں۔

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر! اب ملیں چل گئی ہیں۔ فوڈ منسٹر صاحب ایک مہربانی کریں کہ اب تک جنھوں نے نہیں چلائیں' وہ چلوا دیں۔ اس وقت زمیندار کے لئے سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ گنا تولنے والے کنڈے 99 فیصد خراب ہیں۔ میں وزیر خوراک کو چیلنج کے ساتھ کہہ رہا ہوں کہ مز والوں نے کنڈے خراب کئے ہوئے ہیں اور middleman پیسا کما رہا ہے۔ پیسے کے معاملے میں مز والوں نے کہا ہے کہ ابھی پیسے مانگنے کی جرات نہ کریں۔ آپ یہ بھی شکر کریں کہ ہم گنوا رہے ہیں۔ میں نے پرسوں بھی درخواست کی تھی اور اب بھی کر رہا ہوں کہ جس دن 30۔اکتوبر کو میں نے تحریک دی تھی اگر یہ اسی دن کہہ دیتے کہ اگر کوئی شوگر مل 15۔نومبر تک نہیں چلے گی تو ہم اس کے خلاف کارروائی کریں گے جیسے کہ سندھ والوں نے کہا تھا۔ سندھ والوں نے کہا تھا کہ کل شام تک جو مالک شوگر مل نہیں چلائے گا ہم اس کے خلاف قانونی کارروائی کریں گے اور سندھ میں تمام ملیں چل گئیں۔ میری صرف یہ گزارش ہے کہ اگر وزیر خوراک صاحب تھوڑی سی توجہ دے دیں تو پنجاب کے تمام کاشتکار جو پہلے ہی بڑی مشکل سے زندگی گزار رہے ہیں انھیں ریلیف ملے گا۔ اگر ان کی توجہ سے کنڈے ٹھیک ہو جائیں اور middleman کا کردار ختم ہو جائے تو کسانوں کے لئے یہ عظیم کارنامہ ہو گا۔ اگر گنے کا ٹرالا بھیجیں تو وہ پانچ دن بعد واپس آتا ہے۔ فیصل آباد کی کریسنٹ شوگر مل بند ہونے کی وجہ سے ہم چنیوٹ سے آگے سانگلہ یا جھمرے کے پاس ایک نئی مل چلی ہے وہاں جاتے ہیں اس کے علاوہ ہمارے پاس کوئی جگہ نہیں ہے۔ جتنی دیر سے یہ گنا کٹے گا اتنی گندم کی فصل لیٹ ہو گی اور گندم کی فصل پر اثر پڑے گا جس کا اس صوبے کو نقصان ہو گا یہی میری گزارش ہے۔ اگر یہ کاشتکاروں سے ہمدردی کریں تو مہربانی ہو گی۔

چودھری اصغر علی گجر: جناب والا! مجھے بھی موقع دیا جائے۔

جناب سپیکر: چلیں! آپ بھی بات کر لیں۔ اکٹھا ہی اس کا جواب آ جائے گا۔

چودھری اصغر علی گجر: راجہ صاحب نے بھی جو شکایتیں کی ہیں وہ اپنے طور پر بجا ہیں۔ ان کی بات میں' میں یہ add کرنا چاہتا ہوں کہ وزیر موصوف نے یہ تو بتا دیا کہ ملیں چل رہی ہیں لیکن میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ملیں کن کے خرچے پر چل رہی ہیں۔ کیا Mill owners اپنے خرچے پر ملیں چلا رہے ہیں؟

اس وقت تک انہوں نے کسی کسان کو کوئی payment نہیں کی۔ ایک تو یہ بات ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ پچھلا سال جو گزر چکا ہے کئی ملوں کے ذمے آٹھ آٹھ کروڑ روپے واجب الادا ہے۔ ہم کہاں تک صبر کریں گے؟ کیا یہ ایوان کسانوں سے متعلق نہیں ہے؟ کیا وہ آٹھ کروڑ روپے کا سود ادا کرتے ہیں؟ کیا کوئی سرمایہ دار چار پیسے کسی کو منافع کے بغیر دیتا ہے؟ یہ کسان جو بے زبان ہیں جنہوں نے اپنے نمائندوں کو اس ایوان کے اندر بھیجا ہے' انہوں نے یہ زبانیں یہاں پر بھیجی ہیں۔ یہ بالکل خاموشی سے بیٹھ کر ایک ہی جواب دیتے ہیں اور ان کی کوئی وکالت نہیں کرتے اور میں یہ کہتا ہوں کہ یہ غیرت کا مسئلہ ہے کہ کسانوں کو زبان دیں۔ اس وقت تک جن Mill owners نے کسانوں کے پیسے نہیں دیئے ان کی ملوں کو نیلام کر کے ان کے پیسے دلوائے جائیں۔ ان کو یہ بھی کہیں کہ ہر پندرہ دن کے بعد ان کو payment کی جائے۔

جناب سپیکر، جناب مختار علی شاہ صاحب!

جناب مختار علی شاہ، جناب سپیکر! جہاں تک ملوں کے لیٹ چلنے کا تعلق ہے وہ تو ایک الگ معاملہ ہے۔ جو چل رہی ہیں ان کا بھی سن لیں۔ کسی کی ٹرالی اگر پانچ سو من کی آتی ہے تو باہر پرائیویٹ کنڈے پر' computerised کنڈے پر وزن کرواتے ہیں تو 500 من ہوتا ہے۔ اگر وہی مل میں جاتا ہے تو 400 من ہو جاتا ہے۔ میری اپنی ٹرالی میرے پاس اس کا ریکارڈ موجود ہے جو گنا لے کر گئی وہ سوا پانچ سو من تھا' جب مل میں پہنچی تو ان کے ریکارڈ میں چار سو من آیا۔ اگر ان سے بات کی تو انہوں نے کہا کہ شاہ صاحب! ہم آپ کا ٹھیک کر دیتے ہیں لیکن میں عرض کرتا ہوں کہ وہ کاشتکار یا وہ کسان جو دو ایکڑ گنا کاشت کرتا ہے' آٹھ ایکڑ کا مالک ہے' ایک ایکڑ پر گنا کاشت کرتا ہے' اس کا گنا ملوں کے باہر آٹھ روز' دس دس روز نہیں لیا جاتا جب تک کہ وہ طے نہیں کر لیتا کہ اتنی کٹوتی قبول کر لو تب آپ کا گنا اندر جائے گا۔ اس کی payment کا بھی آپ دیکھ لیں کہ -/40 روپے ریٹ چل رہا ہے' اس کو -/25 روپے کے حساب سے ملیں payment کر رہی ہیں۔ کاشتکار ہم سے سوال کرتے ہیں کہ کاشتکاروں کے نمائندے اسمبلیوں میں جاتے ہیں لیکن کاشتکاروں کے لئے کچھ نہیں کرتے۔ ہمارے حلقہ خانیوال میں جتنی بھی ملیں ہیں ایک تو تمام Mill owners اللہ کے فضل سے حکومت میں ہیں بلکہ ہر دور میں حکومت میں رہے ہیں۔ اب کاشتکاروں کا کیا بنے گا کہ ایک ٹرالی جاتی ہے' ایک گڈا جاتا ہے تو گڈے پر 50 من سے بھی کم گنا

ہوتا ہے۔ اس پر پندرہ من کٹوتی لگا لیتے ہیں۔ پھر اس وزن کو نوٹ بھی کہیں نہیں کرتے۔ مثلاً آپ چار سو من گنا لے گئے ہیں وہ سی۔ پی۔ آر تین سو من کی بنائیں گے اور یہ کہیں نوٹ بھی نہیں ہو گا کہ ہم نے سو من کی کٹوتی کی ہے۔ پھر پیسوں کے لئے وہ بیچارے لائنوں میں لگے ہوتے ہیں۔ دن کو اندر پڑے ہوتے ہیں اور رات کو ان کو باہر نکال دیتے ہیں اور کاشت کار بیچارے پیسوں کے لئے مل کے باہر پڑے رہتے ہیں۔ راجہ صاحب فرما رہے تھے کہ گندم کی بوائی کا سیزن ختم ہو جائے گا۔ گندم کا سیزن تو almost ختم ہو چکا ہے۔ آپ بھی کاشتکار ہیں' آپ بھی زمیندار ہیں۔ گندم کا سیزن تو جب ملیں چل ہیں تو اس وقت بھی almost ختم ہو چکا تھا۔ اب جس نے گنا کاٹ کر بھیجنا ہے وہ کوئی ایک رات میں تو گنا نہیں کٹ جائے گا۔ گندم کا سیزن تو off ہوا لیکن کم از کم ان کا وزن تو صحیح ہو جائے تو میں یہ عرض کروں گا کہ حکومت اپنی طرف سے ہر مل کے باہر کنڈوں کا انتظام تو کرے' weighing کا انتظام کرے۔ جس طرح موٹر وے پر weighing machines لگی ہوئی ہیں اسی طرح ملوں کے باہر یا پیچھے ہٹ کر ایک دو کلو میٹر اس طرف اور ایک دو کلو میٹر اس طرف کوئی کنڈا ہونا چاہئے تاکہ عام کسان کو کوئی فائدہ ہو سکے۔ کچھ کسان تو کاٹن فیکٹریوں سے جننگ فیکٹریوں میں چلے گئے اور وہاں جا کر weighing کروالی لیکن عام کسان کا کوئی پرسان حال نہیں۔ دوسرا اسے payment اپنی مرضی سے کرتے ہیں۔

جناب والا! میں ایک اور عرض بھی کروں۔ یہ مل کی بات کر رہا ہوں کہ مل کا ایک ملازم دوسرے ملازم کو بتا رہا ہے کہ ہم نے جو گنا خریدا ہے وہ اس وقت تک چار ہزار بوری خرید چکے ہیں تو اس نے کہا میاں! بوریاں ہماری چھ ہزار ہیں۔ یعنی گنا کسانوں سے خریدا ہے چار ہزار بوری کا اور جو ریکارڈ میں بوریاں ہوئی ہیں وہ چھ ہزار ہوئی ہیں تو پھر وہ دو ہزار بوریاں کہاں سے آئیں؟ وہ انہوں نے کاشتکار کو مارا ہے۔ اس کا وہ رزلٹ نکالتے ہیں کہ اتنے فیصد recovery ہوئی۔ اتنے فیصد ہم نے recovery لی اور انتہائی زیادتی ہے کہ انہوں نے کاشت کار کو چار ہزار بوری گنے کی payment کی لیکن ریکارڈ میں چھ ہزار بوریاں بن گئیں۔ دو ہزار بوریوں کا گنا انہوں نے کہاں سے کاٹا؟ کسان کا' کاشتکار کا گنا انہوں نے کاٹا۔ یہ آپ دیکھ لیں کہ وہ لوگ یہ کر رہے ہیں اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ اس پر کوئی چیک لگایا جائے تاکہ یہ مسئلہ حل ہو سکے۔

جناب سپیکر، مہربانی۔ وزیر خوراک!

وزیر خوراک، جناب والا! جہاں تک چودھری اصغر صاحب کا تعلق ہے وہ گیدڑی کو سنا کر باہر جا رہے ہیں۔ اب وہ ہمارا جواب سننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ یہاں پر دو issue raise ہوئے ہیں۔ ایک تو یہ کہ ملیں لیٹ چلی ہیں۔ اس کا بڑی وضاحت کے ساتھ میں نے جواب دے دیا ہے۔ اب دوسرا معاملہ recovery کا ہے کہ زمینداروں کو پیسے نہیں مل رہے ہیں۔ سندھ کی بھی یہاں پر تعریف کی گئی۔ میں آپ کے سامنے تھوڑا سا موازنہ پیش کرنا چاہتا ہوں۔ پچھلے سال 2002-03 میں جو خریداری ہوئی ہے اس میں 47 99 فیصد recovery زمینداروں کو ملی ہے۔ بقایا جات کے متعلق آپ اندازہ کر لیں کہ 99 فیصد recovery مل گئی ہے۔ زمینداروں کا اب بقایا کیا رہ گیا ہے؟ اس کے مقابلے میں اگر آپ سندھ کا معاملہ دیکھیں تو وہاں پر 142 ملین روپے میں سے 13 ملین ابھی تک بقایا ہیں۔ 9 فیصد کے قریب recovery آج تک زمینداروں کو نہیں ملی۔ سندھ کی تعریف ہو رہی ہے اور پنجاب کے متعلق باتیں ہو رہی ہیں جہاں پر 99 فیصد recovery ہوئی ہے۔ مخدوم صاحب نے اب جو بات کی ہے وہ بڑی valid بات ہے اور میں اس پر concede کرتا ہوں۔ میں تو زمینداروں کا نمائندہ ہوں۔ میں کوئی شوگر مل والوں کا نمائندہ نہیں ہوں۔

(نعرہ ہائے تحسین)

وہ جو بات کر رہے ہیں۔ وہ صحیح کر رہے ہیں کہ کنڈے میں ہیر پھیر ہے۔ اس سلسلے میں، میں نے اپنے بڑے بھائی جناب ارشد خان لودھی صاحب سے بھی گزارش کی ہے کہ مارکیٹ کمیٹی کو پنجاب حکومت اتنی فیس دیتی ہے۔

ایک آواز، وزیر مارکیٹنگ۔

وزیر خوراک، وزیر زراعت یا وزیر مارکیٹنگ دونوں ہی اس میں شامل ہیں۔ اس سلسلے میں محکمہ خوراک اور لگنے والے ان کو اتنی فیس دیتے ہیں (قطع کلامیاں)

جناب والا! میری بات بڑی اہم ہے بڑے غور سے سنی جائے اور پورا ایوان سنے۔ اس میں جو کنڈے کی بات ہے تو اس میں واقعی خرابیاں ہیں۔ کمشنر پنجاب ان ساری باتوں کا نوٹس لیتا ہے اور ان کو اس سلسلے میں نوٹس بھی جاری کرتا ہے وہ سارا کچھ کر رہا ہے اس کے باوجود میں concede کرتا ہوں کہ اس میں خرابی ہے۔ دونوں وزراء جو اس کو deal کر رہے ہیں میں نے ان سے بات کی ہے کہ 50

فیصد investment محکمہ خوراک کرے گا' 50 فیصد یہ کریں گے اور ان کے سارے کنڈے computerised کروا دیں گے کیونکہ جو فیس ہم وصول کرتے ہیں اس میں سے پنجاب حکومت بھی کوئی خرچہ کر دے۔ اس کے بعد یہ کنڈے computerised ہو جائیں گے تو اس میں ہیرا پھیری نہیں ہو سکے گی۔ یہ معاملہ ٹھیک ہونے والا ہے۔ اس کو ہم کروانے کی بھرپور کوشش کر رہے ہیں۔ اس سلسلے میں حکومت پنجاب اپنی بھرپور کاوشیں بروئے کار لاتے ہوئے کنڈے کا سسٹم ٹھیک کروا دے گی اور میں اس سلسلے میں on the floor of the House اس بات کی یقین دہانی کرواتا ہوں۔

چودھری اعجاز احمد سماں، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، چودھری صاحب! اس پر کافی بات ہو چکی ہے۔ محرک چونکہ اس کو مزید press نہیں کرنا چاہتے۔لہٰذا یہ motion dispose of ہوئی۔ جی' آپ اب فرمائیں۔

چودھری اعجاز احمد سماں، جناب والا! وزیر موصوف جیسا کہ فرما رہے ہیں کہ گنے کی ادائیگی تقریباً ساری ہو چکی ہے۔ ہمارے حلقہ میں راہوالی شوگر مل' پسرور شوگر مل ہے۔ انہوں نے کاشت کاروں کو آج تک گنے کا ایک پیسا بھی نہیں دیا۔ وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ پنجاب میں 99 فیصد گنے کی ادائیگی ہو چکی ہے حالانکہ راہوالی شوگر مل demolish بھی ہو چکی ہے' پسرور والے بھی بھاگ گئے' یہ شوگر مافیا اور زمیندار کی کوئی رسائی نہیں۔ لوگوں کے پاس ان کے چیک ہیں جو نہ تو کیش ہو سکتے ہیں اور نہ ہی وہ لوگ دستیاب ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس شوگر مافیا کا ایک ہی حل ہے کہ مشرقی پنجاب میں آج تک نہ تو گنے کی وجہ سے سڑکیں بند ہوئیں نہ زمینداروں نے اس کا مطالبہ کیا ہے کہ ہماری ادائیگیاں نہیں ہوئی۔ وہاں منی شوگر ملز ہیں۔ یہ جو بڑی ملیں ہیں ان کو روکنا چاہئے۔ اس ایوان میں ایک کمیٹی بنائی جائے جو مشرقی پنجاب کی طرز پر منی شوگر ملوں کا مطالعہ کرے تاکہ زمیندار کا اس سلسلے میں کوئی مستقل حل نکل سکے۔

جناب سپیکر، اب تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔۔۔

جناب امتیاز احمد لالی، جناب سپیکر! چودھری صاحب نے فرمایا ہے کہ 99 فیصد لوگوں کی recovery ہو گئی ہے۔ میرے حلقے میں بھی پاپڑیانوالی شوگر مل ہے۔ اس وقت میری گاڑی میں پچھلے سال کے مختلف لوگوں کے 5 لاکھ روپے کے سی۔پی۔آر پڑے ہیں' وہ اس سال کے نہیں بلکہ پچھلے سال کے ہیں۔ ہزاروں

لوگ ایسے ہیں جن کی recovery نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر: شکریہ، جی۔ لالی صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ اب ہم غیرسرکاری ارکان کی کارروائی شروع کرتے ہیں۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں آپ کے حوالے سے حکومت پنجاب اور لا منسٹر کی توجہ چاہوں گا۔ 27۔دسمبر کو راولپنڈی گنج منڈی تھانے کی حدود میں ایک بم بلاست ہوا جس میں 8 لوگ مارے گئے، 10 سے زیادہ زخمی ہوئے، اس گودام میں کروڑوں روپے کا نقصان ہوا۔ جس ٹرک سے سامان unload کیا جا رہا تھا اس ٹرک کے پرخچے اڑ گئے لیکن راولپنڈی کی انتظامیہ نے اس واقعہ کو یہ رنگ دیا کہ اس ٹرک میں پٹاخے اور بارودی مواد تھا وہ ٹرک بجلی کے کھمبے سے ٹکرا گیا اس لئے یہ دھماکا ہوا۔ چونکہ راولپنڈی میں پہلے بھی بہت سارے دہشت گردی کے واقعات ہوئے ہیں تو انہوں نے اپنے آپ کو بچانے کے لئے اس واقعے کو اس طرح کا رنگ دیا۔ میں چاہوں گا کہ اس واقعے کی اعلیٰ سطح پر تحقیقات کرائی جائے کہ کیا یہ واقعی بم بلاست تھا جس میں 8 لوگ مرے اور کئی لوگ زخمی ہوئے؟ کیا حکومت پنجاب مرنے والے اور زخمی لوگوں کو کوئی معاوضہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اس واقعہ کے بعد پولیس نے لوگوں کو اس بلڈنگ کے اندر نہیں جانے دیا تو کل 3 دن کے بعد میرے حلقے کے 3 لوگوں کی نعشیں نکالی گئیں۔

جناب سپیکر: وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! عباسی صاحب کا یہ فرمانا درست ہے کہ یہ واقعہ ہوا لیکن میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ حقائق تھوڑے سے مختلف ہیں۔ یہ واقعہ جس طرح کا اخبارات میں رپورٹ ہوا یہ اسی نوعیت کا تھا اور وہاں پر ٹرک سے جو explosive اتارے جا رہے تھے انہی سے یہ دھماکا ہوا اور اس میں کوئی دوسری رائے نہیں ہے۔ اس میں متعلقہ لوگوں کے خلاف مقدمات بھی درج ہوتے ہیں اور وہ گرفتار بھی ہو چکے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس واقعے میں کوئی ایسی بات نہیں کہ راولپنڈی میں پہلے ہونے والے دو واقعات سے اس واقعے کی کوئی کڑی ملتی ہو۔ یہ explosive باقاعدہ ایک ٹرک سے اتارا جا رہا تھا اور اسی میں یہ دھماکا ہوا ہے۔ ذمہ دار افراد کے خلاف پرچہ بھی درج ہو چکا ہے اور وہ گرفتار بھی ہو چکے ہیں

اور باقاعدہ کارروائی کی جا رہی ہے۔ جہاں تک عباسی صاحب کا یہ فرمانا کہ اس واقعے میں جاں بحق یا زخمی ہونے والے لوگوں کے لئے کوئی امدادی رقم کی کوئی announcement کی گئی ہے یا نہیں یا حکومت کوئی ارادہ رکھتی ہے یا نہیں؛ چونکہ راولپنڈی انتظامیہ سے مجھے اس قسم کی کوئی اطلاع نہیں اور نہ ہی میں نے ان سے اس طرح کی کوئی information لی تھی لیکن میں ان سے کوئی information لے کر آپ کو بتا سکتا ہوں کہ کیا کوئی announcement ہوئی ہے؛ کوئی معاوضہ دیا جا رہا ہے یا نہیں؛ اس کے بارے میں میں کل تک آپ کو بتا سکوں گا۔

جناب سپیکر، شکریہ جی عباسی صاحب! کافی تفصیل کے ساتھ جواب آ گیا ہے۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! یہ بالکل ٹھیک کہتے ہیں۔ وہاں کی پولیس کا version یہ ہے کہ ٹرک unload کیا جا رہا تھا' وہ ٹرک بجلی کی تاروں سے ٹکرا گیا اور یہ blast ہوا جب کہ وہاں کے لوگوں نے مجھے الگ information دی تو میں یہ چاہوں گا کہ راولپنڈی انتظامیہ سے بالاتر ہو کر اگر اس واقعے کی تحقیقات ہو جائے تو زیادہ اچھی بات ہے کیونکہ اس میں کوئی اور بات بھی ہے۔

محترمہ ثمینہ نوید، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی محترمہ!

محترمہ ثمینہ نوید، جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ 30۔دسمبر 2003 کو موضع کمبہ تھانہ ستوکتلہ یونین کونسل نمبر 120 علی رضا آباد لاہور میں ایک گرلز سکول ہے جس میں ابھی تک کوئی عملہ تعینات نہیں ہے۔ وہاں کے بااثر لوگوں نے راتوں رات سکول کی چار دیواری گرا کر سکول کی عمارت اور سکول کے رقبے پر قبضہ کر لیا ہے۔ میرا مقصد حکومت کا اس مسئلے پر فوری توجہ دلانا ہے تاکہ مذکورہ سکول کو قبضہ گروپ سے واگزار کروایا جائے اور وہاں پر عملہ تعینات کر کے بچیوں کو تعلیم دلوائی جائے۔

جناب سپیکر، متعلقہ وزیر صاحب نے سن لیا ہے۔ ویسے آپ کا پوائنٹ آف آرڈر valid نہیں ہے۔

سید مجاہد علی شاہ، جناب سپیکر! مجھے سمجھ نہیں آئی کہ ہمارے معزز اراکین نے کہا ہے کہ rates نہیں مل رہے' وزن میں کمی کی جا رہی ہے یا اور بھی بہت سے مسائل ہیں۔ جتنے بھی معزز اراکین نے یہاں پر درخواست کی ہے کہ ہمیں یہ problems ہیں تو ان کا جواب صرف یہ دے دیا گیا ہے کہ Everything

is O.K. مجھے انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اتنے معزز اراکین اسمبلی سب جھوٹ بول رہے ہیں اور واقعی وہاں پر کوئی problem نہیں ہے تو انہیں یہاں پر بات کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ کیا ہم یہاں صرف اسی لئے آتے ہیں کہ ہم صرف اپنی بات کریں اور وہ بات یہیں ختم ہو جائے اس کا کوئی حل نہ ڈھونڈا جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس کا حل تو یہ ہونا چاہئے تھا کہ جیسے معزز اراکین نے بتایا ہے کہ کسانوں کو یہ مسائل درپیش ہیں تو یہاں پر یہ کہا جاتا کہ جناب! ٹھیک ہے ہم اس کے متعلق انکوائری کرتے ہیں یا کوئی کمیٹی بناتے ہیں جو موقع پر جا کر دیکھے لیکن وہ کہتے ہیں کہ کچھ بھی نہیں ہے اور وہاں پر سب صحیح ہو رہا ہے۔ یہ کسانوں کے ساتھ انتہائی زیادتی ہے۔ یقین کریں جب ہم واپس جاتے ہیں تو ہم سے کسان پوچھتے ہیں کہ اتنی بڑی تعداد میں جب کسان اسمبلی میں بیٹھے ہیں تو وہ ہمارے حقوق کے لئے کیوں نہیں بات کرتے ہیں پچھلے اجلاس میں بھی یہ گزارش کرتا رہا ہوں کہ مہربانی فرما کر زراعت کے شعبے کو بھی نافذ دیں مگر تین چار اجلاس ہو چکے ہیں لیکن زراعت کو کبھی بھی نافذ نہیں دیا گیا۔ ہمارے ملک کی معیشت کا انحصار زراعت پر ہے اور اگر آپ اس شعبے کو نافذ نہیں دیں گے، ہمارے مسائل نہیں سنیں گے تو پھر ہم اس اسمبلی میں کس لئے آتے ہیں؟

جناب سپیکر، جی، مہربانی۔ جی، رانا صاحب!

رانا آفتاب احمد خان ، جناب سپیکر! یہاں پر sugar cane پر کافی بحث ہوئی ہے اور It is very unfortunate کہ کسی رزلٹ پر نہیں پہنچی ہے۔ پچھلے سال آپ نے بڑی مہربانی کر کے ایک کمیٹی بنائی تھی جس کا ایک اجلاس وزیر خوراک چودھری اقبال صاحب نے کیا تھا اس میں معزز ممبر اعجاز سیہول صاحب، ملک احمد خان صاحب نے اس کمیٹی کو attend کیا۔ اس وقت بھی میں نے کہا تھا کہ اس میٹنگ میں Mill owner کا attitude ایسے تھا جیسے ہم ان کے نوکروں کے غلام ہیں۔ یہ بالکل صحیح بات ہو رہی ہے۔ یہ بڑی عجیب سی بات ہے اور یہ Urban/Rural کی بات نہیں ہے۔ تمام کی تمام Rural Population زراعت پر انحصار کرتی ہے۔ آپ زمیندار کو دیکھیں اس کا پانی کا مسئلہ ہے، کھاد کا مسئلہ ہے، بیج کا مسئلہ ہے اور اگر ultimately اس کی فصل آ جاتی ہے تو اس کو لینے والا کوئی نہیں اور اس کی قیمت دینے والا کوئی نہیں۔ اس میٹنگ میں ایک Mill owner کوئی سہگل تھا، Malik Ahmad Khan

They کیا تھی attitude کہ ان کا would bear me out Ijaz Sehole would bear me out.
were so arrogant. وہ سمجھ رہے تھے کہ ہم تو آپ کے ساتھ بیٹھنا بھی نہیں چاہتے ہیں---

جناب سپیکر: وزیر خوراک!

وزیر خوراک: جناب سپیکر! ایک تو میرے اس بھائی کو ہدایت فرمائیں کہ جب یہ ایوان کو address کریں تو جیب سے ہاتھ نکال لیا کریں۔ وہ جناب والا کو address کر رہے ہیں اور اس معزز ایوان کو address کر رہے ہیں اور پینٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالا ہوا ہے تو یہ مناسب رویہ نہیں ہے۔

(اذان عشاء)

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

پہلی بات تو میں نے کر دی ہے اور انھوں نے سن لی ہے۔

جناب سپیکر! میں دوسری گزارش یہ کر رہا ہوں کہ ایک تحریک التوائے کار باضابطہ طور پر قواعد و ضوابط کے مطابق پیش ہوئی۔ میں نے اس کا جواب دیا mover نے اس کو پریس نہیں کیا اور جناب سپیکر نے اس کو dispose of کر دیا۔ ایک تحریک التوائے کار dispose of ہو چکی ہے اس پر اس کے بعد کوئی بحث نہیں ہو سکتی۔ میرا نکتہ اعتراض اتنا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان: یہ dispose of کا issue نہیں ہے۔ یہ بات زمیندار کی فصل کی ہے۔ جیسے رشید لودھی صاحب نے یہاں statement دی تھی۔ اس کو بھی چیک کر لیں۔ اس طرح آپ target کریں تو گندم بھی ہو جائے گی۔ گندم کا target achieve نہیں ہو گا۔ زمیندار کے گنے کی قیمت کی بات ہو رہی ہے۔ میں نے یہ معاملہ اٹھایا تھا کہ ملک احمد خان پارلیمانی سیکرٹری یہاں ضرور بات کریں کہ جب ان مالکان سے بات ہوئی تو ان کا رویہ کیا تھا اور کیا وزیر موصوف ان کو کچھ کہہ سکتے ہیں یا نہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ ٹھیک ہے کہ تحریک dispose of ہو چکی ہے لیکن ملک احمد خان اس پر بات کرنا چاہتے ہیں۔

وزیر خوراک: انھوں نے جو نکتہ اعتراض آج پیش کیا ہے۔ یہ اس سے پہلے ایوان میں کر چکے ہیں۔ ملک

احمد خان صاحب اس پر بات کر چکے ہیں۔ میں جواب دے چکا ہوں اور یہ کوئی چار ماہ پہلے کی بات ہے۔ یہ دوبارہ اس کو چھیڑنا چاہتے ہیں۔ یہ کوئی طریقہ کار نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ملک احمد خان!

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور ، جناب سپیکر! شکریہ ۔ وزیر موصوف جو بات فرما رہے ہیں درست ہے کہ قواعد و ضوابط کے مطابق تو نہیں ہونی چاہئے تھی لیکن sense of the House prevail کر رہی ہے۔ اس میں وزیر صاحب کی کوشش پر کوئی شک نہیں ہے۔ پچھلے سال بھی بات ہوئی تو وزیر موصوف did his level best تھے اور اس میں جو اقدامات کئے جا سکتے تھے وہ انھوں نے کئے تھے۔ اس وقت بات Sugar Mills Association کے رویے، شوگر ملوں کی working اور ان کے کسانوں کے ساتھ تعلقات پر ہو رہی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ بلاشبہ جتنی بھی شوگر ملیں ہیں وہ ایک mechanism کے تحت چل رہی ہیں وہاں پر trained لوگ بیٹھے ہیں، وہ باقاعدہ educated staff کے ساتھ وہاں بیٹھتے ہیں۔ ان کے پاس professional skills ہیں۔ In words and figures they can prevail اگر آپ ان کے ساتھ جا کر یہ بات کریں کہ یہاں پر پرمٹ تھوڑے ملتے ہیں۔ مثال کے طور پر میں جس علاقے سے تعلق رکھتا ہوں وہاں اسی ہزار ایکٹر کماد ہے۔ میرے تھانہ کھڈیاں میں 36 پرمٹ آتے ہیں۔ 36 پرمٹ کے ساتھ جو کماد وہاں لے کر جا رہے ہیں کہ اس میں ایک ایسی قسم بھی شامل ہے جو مل لے ہی نہیں رہی۔ That is not preferable kind یہ مشکلات ہیں۔ مل والے کہتے ہیں کہ ہم اس کے اندر سے کچھ نکال نہیں سکتے۔ میری اس میں درخواست یہ ہے کہ پچھلے سال جو ہوا، رانا آفتاب صاحب جو کہہ رہے ہیں کہ بات ہوئی تھی۔ وزیر صاحب نے ہماری موجودگی میں did his level best اور جو efforts اب تک ہوئی ہیں یہ محکمے کی extraordinary efforts کی وجہ سے ہوئی ہیں کہ جو تھوڑا بہت relief ملا ہے۔ نہیں تو غریب کاشتکار کا اور مل مالک کا آپس میں کوئی مقابلہ ہی نہیں ہے۔ ہماری ان سے صرف یہ درخواست ہے کہ We do take a responsibility for this ہم وزیر صاحب سے بھی درخواست کریں گے، ہم وزیر قانون سے بھی درخواست کریں گے کہ آپ ایک نیا culture فروغ دے دیں۔ اگر sense of the House یہ ہے کہ اس چیز کو ختم کرنا چاہئے اور اس کی negotiation at power ہو تو باقاعدہ پارلیمانی کمیشن کے لئے ہم درخواست کرتے ہیں کہ وزیر صاحب

وزیر قانون اور وزیراعلیٰ سے بھی بات کریں۔ یہ گورنمنٹ یا اپوزیشن کے بنچوں کا معاملہ نہیں ہے۔ یہ کسانوں کی بات ہے' یہ مشترکہ بات ہے اس لئے ہم درخواست کرتے ہیں کہ براہ مہربانی اس کو حل کریں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر، وزیر خوراک!

وزیر خوراک، جناب سپیکر! میں نے on the floor of the House assurance دی ہے کہ جو بھی مشکلات شوگر مل کے حوالے سے ہیں۔ اس پر ان کی ایسوسی ایشن سے بھی بات ہو سکتی ہے اور وزیر اعلیٰ پنجاب خود اس میں دلچسپی لے رہے ہیں' میں دلچسپی لے رہا ہوں جیسا کہ ابھی میرے عزیز نے بتایا ہے۔ اس لئے اس میں جو بھی مشکلات ہماری دسترس میں ہیں وہ پوری کروا دیں گے۔ میں نے پہلے assurance دی ہے اس لئے وہ بات dispose of ہوتی ہے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر، منسٹر ایگریکلچر مارکیٹنگ!

وزیر ایگریکلچر مارکیٹنگ، جناب سپیکر! میں فاضل ممبر کے جواب میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ پاکستان کی تاریخ میں آج تک کسی حکمران نے یا سابقہ حکومتوں میں سے کسی بھی حکومت نے کسان' کاشتکار اور زمیندار بھائی کا درد محسوس نہیں کیا۔ یہ credit بھی چودھری پرویز الٰہی کے ان انقلابی اقدامات میں سے ہے۔

ایگریکلچر مارکیٹنگ کے شعبے کا قیام ایک بہت بڑا انقلابی قدم ہے۔ جہاں تک باقی مسائل اس حکومت کو ورثے میں ملے ہیں تو ہم یہ سمجھتے ہیں کہ کسان کے مسائل بھی 55 سال سے ہیں۔ انشاء اللہ العزیز آپ جلد دیکھیں گے کہ کسان اور کاشتکار کی بہتری کے لئے اور ان کی agriculture produces کی جائز قیمت دلوانے کے لئے middleman کے rule کو shrink کرنے کے لئے کاشتکار کو protect کرنے کے لئے ہم عملی طور پر ثابت کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، سید مجاہد علی شاہ صاحب!

سید مجاہد علی شاہ: جناب سپیکر! میں انتہائی افسوس سے یہ بات کرتا ہوں کہ میں نے پہلے بھی اعتراض کیا تھا کہ زراعت سے متعلق مسائل کاشتکاروں کے مسائل ہیں۔ یہ بہتر ہو گا کہ ہم پر پارٹی بازی کا سوال پیدا نہ کریں اور ہماری زبان ایک ہو۔ اس میں یہ نہیں ہے کہ یہ کام پرویز الٰہی صاحب کا ہے یا شہباز شریف صاحب کا ہے جو کوئی کام اچھا کرے گا تو لوگ اس کو خود اچھا کہیں گے آپ کو کہنے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔ جب آپ اچھا کریں گے تو --- ابھی تک اچھا نہیں ہوا۔ جب آپ اچھا کریں گے تو پھر آپ کو یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہو گی کہ ہم نے یہ کیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر خوراک!

وزیر خوراک: جناب سپیکر! میری تجویز یہ ہے کہ اگر ان کو زراعت پر کوئی بات کرنی ہے تو ایوان چل رہا ہے۔ آپ دو گھنٹے کی debate رکھ لیں۔ وزیر زراعت ادھر بیٹھے ہوئے ہیں مارکیٹنگ والے بیٹھے ہوئے ہیں اور ہم بیٹھے ہوئے ہیں۔ ہم ان کو پورا جواب دیں گے اور مطمئن کریں گے۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہ صاحب کی بھی یہی خواہش ہے اور میرا خیال ہے کہ ہم کسی اور دن ٹائم رکھیں گے۔ اس پر کھل کر بات ہو گی اور سب کو موقع دیا جائے گا۔

سید مجاہد علی شاہ: آپ کو یاد ہے کہ پچھلا جو اجلاس تھا آپ نے وعدہ فرمایا تھا کہ اس میں ہم دن رکھیں گے---

جناب ڈپٹی سپیکر: انشاء اللہ اس اجلاس میں ہم آپ کو ٹائم دیں گے اور کھل کر دیں گے۔

سید مجاہد علی شاہ: پچھلی دفعہ بھی لودھی صاحب کو تکلیف دی گئی تھی کہ آپ بتائیں تو ٹائم رکھیں۔ مگر انہوں نے کہا کہ اب تو cotton کی فصل چل رہی ہے اس کو ختم ہو لینے دیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ جیسے cotton کی فصل ختم ہوتی ہے ویسے ہی گنے کی فصل بھی ختم ہو جائے۔ پھر بعد میں ہم بیٹھ کر کیا کریں گے۔ بات وہ ہوتی ہے جو وقت پر کی جائے۔ آج وقت ہے کہ اس کے لئے فوراً بات کی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ابھی اس وقت ٹائم نہیں ہے۔ چونکہ یہ اجلاس کافی دن چلنا ہے آج دس دن چلنا ہے۔ ہم آپ کو اس میں کافی ٹائم دیں گے۔

سید مجاہد علی شاہ، جناب! آپ رولنگ دے دیں کہ ہم واقعی اس کے لئے کوئی دن مقرر کریں گے تو پھر میں بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میں کہہ رہا ہوں اور وزیر خوراک نے بھی کہا ہے کہ ہم آپ کو ٹائم دیں گے۔

وزیر زراعت، شاہ صاحب! اس پر بڑے بے تاب ہیں' وہ ہمارے بھائی ہیں۔۔۔

چودھری اعجاز احمد سماں، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میں ابھی آپ کو ٹائم دیتا ہوں۔

چودھری اعجاز احمد سماں، جناب سپیکر! میرا نقطہ بڑا اہم ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، وہ اس سوال کا جواب دے رہے ہیں۔ پہلے وہ جواب دے لیں پھر میں آپ کو ٹائم دیتا ہوں۔ بعد میں وہ آپ کو جواب دیں گے۔

چودھری اعجاز احمد سماں، میری بڑی اہم بات ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، چلیں۔ پہلے آپ بول لیجئے۔

چودھری اعجاز احمد سماں، جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یورپی یونین نے یکم جنوری سے پاکستانی باسمتی چاول پر 350 Euro فی ٹن ڈیوٹی لگا دی ہے جو -/690 روپے فی من بنے گی۔ یہاں ہمارے زمیندار کو ساڑھے پانچ سو روپیہ من مونجی کے بجائے ساڑھے چار سو بازار سے مل رہا ہے۔ انڈیا کے زمیندار کا اسی دن سو روپیہ ریٹ زیادہ ہو گیا۔ پنجاب حکومت اس پر کیا کر رہی ہے؟ کیونکہ مستقبل میں چاول والا زمیندار بھی مارا جائے گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی فرمائیے!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ پہلے تحاریک التوائے کار پر بات چل رہی تھی وہ dispose of ہو گئی۔ پھر اسی پر بات چلتے چلتے گنے کی قیمت پر بات آئی۔ اب وہ چھوڑ کر ہم چاول پر چلے گئے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ یہ کب تک بات چلتی رہے گی؟ میری گزارش یہ ہے کہ جس طرح وزیر

خورا ک نے یہ پیشکش کی ہے اور بالکل یہی ہمارے پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے بھی کہا ہے۔ آپ rules کے مطابق کوئی بھی دن اس پر بحث کے لئے رکھ لیں انشاء اللہ تعالیٰ حکومت بھی جواب دے گی۔ تمام ممبران کی طرف سے تجاویز بھی آئیں گی لیکن For God sake اس کو اس طرح نہ لیا جائے۔ جس جس کی مرضی ہو وہ اس دن بات کرے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میں نے یہی عرض کر دیا ہے کہ اس پر ایک date fix کرتے ہیں۔

وزیر زراعت، لاء منسٹر صاحب نے صحیح کہا ہے۔ کل چودھری صاحب absent تھے۔ میں نے ان کی جگہ پر sugar cane پر جواب دیا تھا انہوں نے اب جو فرمایا ہے۔ میں نے اسی لئے کہا تھا کہ ٹی گیٹ اور کنڈے کی بات ہے ہم اس پر اپنے طور پر بات کر رہے ہیں لیکن انہوں نے جواب دے دیا بات ختم ہو گئی۔ rules and regulation کے مطابق ختم ہوا ہے۔ اب شاہ صاحب کو جب بھی موقع ملتا ہے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں کہ ایگریکلچر پر بحث ہونی چاہئے۔ میں نے ان کو کہا تھا اور اب بھی کہہ رہا ہوں۔ رانا صاحب نے بھی بات کی ہے۔ بات کریں بحث کریں' facts and figures پر بات کریں۔ میں نے اس سیزن شروع ہونے سے پہلے یہاں پر بیان دیا تھا کہ اس دفعہ انشاء اللہ ہمارا target 8 ملین کا ہے۔ 80 لاکھ گانٹھ پنجاب میں انشاء اللہ پیدا ہو گی لیکن میں admit کرتا ہوں کہ attack کے باوجود' بارشوں کے باوجود' فصل خراب ہونے کے باوجود میں اب بھی یہ کہتا ہوں کہ ہمارے ginners کی رپورٹ کے مطابق کپاس کی 60 لاکھ گانٹھ پنجاب میں ہو چکی ہے' ابھی گورنمنٹ کی رپورٹ نہیں آئی۔ اس کی آمد میں ابھی ایک ماہ بقایا ہے۔ میں اب بھی یہ کہتا ہوں کہ اگر 80 لاکھ گانٹھ پوری نہ بھی ہوئی لیکن nearer ہم ضرور جائیں گے۔ آپ گھبراتے کیوں ہیں؟ انتظار کریں۔ کوئی date fix کریں گے اس دن پھر ان کو جواب دے دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، شاہ صاحب! اب یہ بات طے ہو گئی ہے کہ ہم آپ کو ٹائم دیں گے۔ Now we are going to some other issue

سید مجاہد علی شاہ، جناب سپیکر! مجھے اس بات پر فخر ہے اور جب بھی مجھے ٹائم ملے گا میں ایگریکلچر کے متعلق بات کروں گا اور انشاء اللہ تعالیٰ ضرور کروں گا۔ جب تک کسانوں کے مسائل حل نہیں ہوں گے ہم انشاء اللہ تعالیٰ چین سے نہیں بیٹھیں گے۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

مسودہ قانون (جو واپس لے لیا گیا)

مسودہ قانون (ترمیم)(کنٹرول) اشیائے خوردونوش

پنجاب مصدرہ 2003

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ کو حق ہے ضرور بولیں۔ آپ کو نائم دیا جائے گا۔

Now, we go to the next motion i e the Punjab Foodstuffs (Control) (Amendment) Bill 2003.

MRS SHAHEENA ASAD: Thank you, Mr Speaker! Sir I move that leave be granted to introduce the Punjab Foodstuffs (Control) (Amendment) Bill 2003

جناب محمد آجاسم شریف، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! نماز کا نائم ہو چکا ہے۔ نماز کا وقفہ کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، عشاء کا نائم ہے آپ جا کر نماز پڑھ لیں کیونکہ ساری رات عشاء کی نماز ہو سکتی ہے۔ عشاء کی نماز کا نائم صبح تک ہے۔ جس نے نماز پڑھنی ہے وہ پڑھ سکتے ہیں اس میں کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔

A motion that leave be granted to introduce the Punjab Foodstuffs (Control) (Amendment) Bill 2003 from Mrs Shaheena Asad, had been moved during the last session Since the Minister for Industries was not present on the day Therefore, on the request of the Law Minister the consideration of the subject motion was kept pending

Minister for Industries!

MINISTER FOR INDUSTRIES: I oppose it, Sir.

وزیر خوراک، ہماری بہن نے جو motion move کی ہے اس میں تھوڑی سی confusion ہے۔ اصل میں انہوں نے Foodstuffs (Control) کے بارے میں پیش کیا ہے اس میں تھوڑی سی غلطی ہو گئی ہے۔ یہ Foodstuffs (Control) کے بارے میں نہیں ہے۔ یہ اصل میں Pure Food Act کے بارے میں ہے' Pure Food Ordinance کے بارے میں ہے۔ میں اس میں تھوڑا سا explain کر دیتا ہوں کہ powers to control supply and distribution جو ہے یہ Foodstuffs میں آتا ہے' ان کا معاملہ اس میں نہیں آتا۔

MR DEPUTY SPEAKER: Then you are going to move it.

وزیر خوراک، جناب سپیکر! میں اس میں تھوڑی سی وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔ Pure Food Ordinance میں آتا ہے Prohibition of sale, manufacture of sale of food which is adultrated,mis-branded are not of the nature of substance of quality demanded اس میں یہ آتا ہے۔ میں اپنی بہن سے مؤدبانہ استدعا کروں گا کہ یہ ہمارے ساتھ بیٹھیں کیونکہ اس میں وزیر صحت concerned ہیں' وزیر صحت کو بتائیں گے پھر یہ proper طریقے سے بل لائیں کیونکہ بل ان کا شاندار ہے' اس میں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ لیکن یہ proper فورم کے اوپر proper concerned محکمے کی طرف سے آیا نہیں ہے۔ یہ اس کو rectify کر کے دوبارہ اگلے منگل کو پیش کریں۔ ہم ان کو پورا support کریں گے۔ شکریہ

محترمہ شاہینہ اسد، جناب سپیکر! مجھے اس میں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اگر اس وقت پتا نہیں چل رہا کہ میرا بل کون سے department میں جانا ہے تو میں اگلے منگل کو پیش کر دوں گی۔ دوبارہ مزید اس کو venfy کر کے آؤں گی۔

MR DEPUTY SPEAKER: In the meantime you want to take it back Ok! It is taken back.

پوائنٹ آف آرڈر

پانچ مرلے تک ٹیکس سے مستثنیٰ جائیداد

پر پاس قرارداد پر عملدرآمد

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی فرمائیے!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ چاہوں گا کہ یہاں پر joint قرارداد پیش ہوئی کہ پانچ مرلہ تک جو self-occupied house ہے اس کو property tax سے exempt کر دیا جائے اور تمام ایوان نے اس کو unanimously پاس کر لیا ہے۔ اس کے بعد میں نے، سمیع اللہ صاحب اور قاسم ضیاء صاحب نے ایک بل The Punjab Urban Immovable Property Tax (Amendment)Bill 2003 move کیا تھا۔ جناب! چار ماہ ہو گئے ہیں وہ نہ تو ابھی تک business میں آ رہا ہے۔ اگر آپ ایک قرارداد پاس کرتے ہیں، unanimously پورا ایوان اسے پاس کرتا ہے۔ اگر اپنی قرارداد کو implement کرنے میں دیر ہے تو اس میں ہم آپ کی رولنگ چاہیں گے۔ ہمیں طریقہ بتائیں کہ وہ کس طریقے سے یہاں پر لایا جا سکتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبکاری و محصولات، جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ department اس سلسلے میں کافی details حاصل کر چکا ہے اور department کی ایک meeting ہو رہی ہے جس میں یہ سارا مسئلہ آ رہا ہے۔ اس کے بعد ایوان میں پیش کر دیا جائے گا اس میں تھوڑا سا ٹائم دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ٹھیک ہے جی۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! ہمیں یہ اعتراض نہیں ہے۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ بے شک گورنمنٹ یہ بل لے آئے مگر 2003 میں پورے پانچ مہینے لگ گئے ہیں۔ اگر گورنمنٹ چاہتی ہے کہ غریب کو پانچ مرلہ کا one house self-occupied ملے relief تو اس کے لئے پارلیمانی سیکرٹری صاحب یہ یقین دہانی کرا دیں

کہ یہ کر رہے ہیں تو ہمیں تو کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ وضاحت فرما رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبکاری و محصولات: جناب سپیکر! پورے پنجاب سے details لی جا رہی ہیں اور rented and non-rented کا بھی کافی لمبا چوڑا کام ہے اس پر کام ہو رہا ہے انشاء اللہ تھوڑے دنوں میں اگلے سیشن تک یہ بل آ جائے گا۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! جو محکمہ ایکسائز کا ایک سروے ہوتا ہے اور ان کے پاس پورا ایک relevant record ہے کہ پانچ مرلے میں کون سا ہے سات مرلے میں کون سا ہے۔ یہ قرارداد تھی کہ one house self occupied پانچ مرلہ تک۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم ان کی detail مرتب کر رہے ہیں اور جلد ہی پیش کر دیں گے۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! حکومت کے behalf پر وزیر صاحب assurance دے دیں کہ اگلے مہینے میں آ جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ آپ کو assurance تو دے رہے ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان: نہیں جناب وہ کہہ رہے ہیں کہ کر لیں گے۔ مگر کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبکاری و محصولات: جناب سپیکر! اس پر کام ہو رہا ہے میں یقین دہانی کراتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہی آ جائیں گے فی الحال میں وقت کے حوالے سے کوئی commitment نہیں کر سکتا۔

شیخ امجد عزیز: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی فرمائیں!

شیخ امجد عزیز: شکریہ جناب سپیکر! کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا۔ جس طرح ابھی وزیر صاحب نے فرمایا ہے اس طرح کا ایک بل جو تقریباً ایک سال سے میں نے دیا ہوا تھا جو کہ وزیر کی دعویت کی فراہمی کے

لئے تھا وہ amendment کے لئے میں نے دیا ہوا تھا۔ فنانس ڈیپارٹمنٹ نے اس کو پاس کر دیا ہے اور محکمہ قانون کے پاس بھجوایا ہوا ہے۔ وزیر قانون صاحب یہاں پر تشریف فرما ہیں براہ مہربانی آپ ان سے پوچھ کر بتا دیں کہ وہ بل کب تک اسمبلی میں پیش کر دیں گے؟ فنانس ڈیپارٹمنٹ جس نے پیسے دینے ہیں اس نے تو اس بل کو پاس کر دیا ہے اب محکمہ قانون نے اس کو روکا ہوا ہے۔ اگر وزیر صاحب یہ چاہتے ہیں کہ اپوزیشن کی طرف سے کوئی اچھا اقدام نہ ہو تو یہ بل اپنی طرف سے لے آئیں لیکن یہ ایسا اقدام ہے جو کہ ہمارے والدین کی بہتری کے لئے ہے جنہوں نے ہمیں پالا پوسا اور بڑا کیا یہ اقدام ہم ان کے لئے کر رہے ہیں۔ اس نیک کوشش کو بھی یہ روک کر بیٹھے ہوئے ہیں۔ براہ مہربانی وزیر صاحب یہ فرما دیں کہ یہ کب تک پیش کر دیں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! اس کو ہم پیک کروا لیتے ہیں۔ میرے خیال میں حکومت کو تو اس پر کوئی اعتراض تھا ہی نہیں۔ ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے ہم اس کو جلد از جلد بھجوا دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر صاحب فرما رہے ہیں کہ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے ہم جلد از جلد بھجوا دیں گے۔

سید محمد رفیع الدین بخاری: جناب سپیکر! آپ کی اجازت سے میں ایک قرارداد پیش کرنا چاہتا ہوں۔

* move

"That the requirement of rule 32 and 115 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 be dispensed with under rule 234 of the said Rules for taking up the resolution regarding the change of name of the Arid Agricultural University Rawalpindi

وزیر قانون و پارلیمانی امور ، جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ معزز ممبر صاحب rules کو suspend کروا کر جو قرارداد ایجنڈے میں نہیں ہے وہ پیش کرنا چاہ رہے ہیں۔ میری ان سے گزارش یہ ہے کہ ایجنڈے کے مطابق ہمارا جو آج کا business ہے پہلے اس کو مکمل کرلیں اور اس کے بعد اگر یہ take up کرنا چاہیں گے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی فرمائیں!

اوڈوں غربت دے صدمے نصیباں ڈِتن
اوڈوں فرقت دی ساول سزا ڈے گیا
کوئی تیکھے تاں ہا بے مہابے کنوں
بخت کیا ڈیونا ہا تے کیا ڈے گیا
ہاڑ مجبور ہا اپنی فطرت کنوں
میکوں ساون وی تتی ہوا ڈے گیا

جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا تھا کہ پچھلی مرتبہ آپ تشریف رکھتے تھے ہماری خوش قسمتی کہ مظلوم علاقوں کے ترجمان آپ یہاں تشریف فرما تھے۔ میں نے جنوبی پنجاب کی محرومی کی بات کی تھی تو جس پر آدھے سے زیادہ ایوان نے کہا تھا کہ جنوبی پنجاب کی محرومیاں ختم ہونے کو آہی نہیں رہیں۔ حالانکہ جنوبی پنجاب نے ہی موجودہ وزیراعلیٰ صاحب کو یہ شان بخشی ہے کہ انہوں نے اپنے علاقے میں بلا کر ان کو ایم۔پی۔اے بنایا اور اب وہ چیف منسٹر ہیں جنوبی پنجاب کی محرومیوں کے حوالے سے آپ نے یہ فرمایا تھا کہ یہ ایک حساس مسئلہ ہے اور اس پر ایک وقت مختص کیا جائے گا۔ آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ راجہ بشارت صاحب سے مل کر کوئی وقت طے کرلیں۔ میری استدعا یہ ہے کہ اگر آپ جنوبی پنجاب کی ان محرومیوں پر کوئی مہربانی فرمائیں۔ کسی دن کوئی وقت رکھ لیں تاکہ وہاں کے نمائندے کھڑے ہو کر بات کرسکیں کیونکہ میرے بھائی بولنے سے شرماتے ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ کم از کم ہماری محرومیوں کا ازالہ ہو سکے اور ہم حکمرانوں کے سامنے اپنے علاقوں کی محرومیاں رکھ سکیں۔ میری یہ استدعا ہے کہ

جو آپ نے وعدہ فرمایا تھا کسی طریقے سے اس وعدے کو پورا فرمادیں۔

MR DEPUTY SPEAKER: This is another Bill. The Punjab Health Foundation (Amendment) Bill, 2003. Syed Ehsan Ullah Waqas or anybody else may move it. The mover is not there.

وزیر خزانہ، جناب سپیکر! احسان اللہ وقاص صاحب جاتے ہوئے بتا کر گئے تھے کہ اس کو pend کر لیا جائے لہذا براہ مہربانی اس کو pend کر دیا جائے۔

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب ڈپٹی سپیکر، ٹھیک ہے۔ اسے pend کیا جاتا ہے۔ اب resolutions take up کئے جاتے ہیں۔ پہلی قرارداد ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کی ہے اسے pend کیا جاتا ہے۔ دوسری قرارداد محترمہ فرزانہ راجہ صاحبہ کی ہے۔

رانا ثناء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر ایک بات آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں اور اس بات کو on record لانا چاہتا ہوں کہ ایم۔ایم۔اے کے دو ممبران کا ایک بل تھا اور ایک قرارداد تھی اسے دو وزراء صاحبان نے pend کروایا ہے۔ ایم۔ایم۔اے والے بیٹھے ہمارے ساتھ ہیں اور کہہ کر ان کو گئے ہیں کہ ہمارے bill اور resolution کو pend کروا دیں۔ اس پر آنے والے دنوں میں بات ہو گی مگر اس وقت میں یہ بات on record لانا چاہتا ہوں کہ انہوں نے ایم۔ایم۔اے کو بلایا تو ہمارے ساتھ ہے لیکن ان کے bill اور resolution کو وزراء صاحبان اٹھ کر pend کروا رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں محترم رانا صاحب کی خدمت میں عرض کرنا چاہوں گا کہ پہلی بات یہ ہے کہ جب وہ یہاں سے تشریف لے کر گئے تو وہ باقاعدہ بتا کر گئے تھے کہ ہم ایک meeting میں جا رہے ہیں تو اس کو pend کر لیا جائے لیکن یہ تو میں شروع دن سے کہہ رہا ہوں کہ "بدلتا ہے آسماں

رنگ کیسے کیسے" رانا صاحب! آپ کو اس بات پر کیوں اعتراض ہے؟ اگر یہ کل آپ کے ساتھ تھے تو آج ہمارے ساتھ ہیں اس پر آپ کو کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! میں وزیر قانون صاحب کا انتہائی مشکور ہوں کیونکہ میں یہی بات on record لانا چاہتا تھا کہ جو انہوں نے کہا کہ آج وہ ہمارے ساتھ ہیں۔ بیٹھے تو وہ میرے ساتھ تھے کہنے کے لئے ان کے پاس گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرزانہ راجہ صاحبہ!

نیشنل ہائیوے کی سڑکوں پر ایم-پی-ایز کو ٹول ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دینا

محترمہ فرزانہ راجہ: جناب سپیکر! اس ایوان کی رائے ہے کہ

"صوبائی حکومت مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ صوبہ پنجاب میں این-ایچ-اے کی تحویل کی تمام سڑکوں پر سے ایم-پی-ایز کو ٹول ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔"

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر! میں اسے oppose کرتا ہوں۔

رانا ثناء اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ وزیر قانون کے on the floor of the House اس اعتراف پر کہ ایم-ایم-اے ہمارے ساتھ ہے ان کی سیٹیں آج آپ ہم سے علیحدہ کر دیں۔ اب اس سے انکار نہیں ہو سکتا لہٰذا یہ چیئر کی ذمہ داری ہے کہ ان کی سیٹیں ہم سے علیحدہ کر کے لا، منسٹر صاحب کی طرف لگوائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! اصل میں یہ ان کے اور آپ کے درمیان بات ہے آپ فیصلہ کر لیں کہ اگر وہ علیحدہ کرنا چاہتے ہیں یا آپ علیحدہ ہونا چاہتے ہیں آپ اس سلسلے میں فیصلہ کر لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ وہ وقت بھی آئے گا کہ وہ خود کہیں گے کہ ہم ان کے ساتھ بیٹھنا ہی نہیں چاہتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرار داد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبائی حکومت مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ صوبہ پنجاب میں این۔ایچ۔اے کی تحویل کی تمام سڑکوں پر سے ایم۔پی۔ایز کو ٹال ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا جائے"۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر! میں oppose کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے کوئی statement دینی ہے؟

محترمہ فرزانہ راجہ: جناب سپیکر! میں یہاں پر جو resolution لے کر آئی ہوں اس کا مقصد 5 یا 10 روپے بچانا نہیں بلکہ اس کا مقصد یہ ہے کہ کچھ ایسی بھی constituencies ہیں جس کے بالکل centre میں Toll tax ہے اور اپنی ہی constituency میں ممبر کو ایک گاؤں یا ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کے لئے بار بار جتنی دفعہ بھی وہ گزرے گا اس کو ادا کرنا پڑتا ہے۔ ایک تو inconvenience پیدا ہوتی ہے۔

دوسری جو سب سے بڑی بات ہے وہ یہ کہ discrimination کہ جب گورنمنٹ ملازم، عام سروسز کے حضرات یا نیوی اور ائر فورس کے حضرات جو کہ لاکھوں اور ہزاروں کی تعداد میں ہیں اپنا پاس دکھا کر گزر جاتے ہیں وہ اس tax سے مستثنیٰ ہیں جبکہ 371 ممبران عوام کی خدمت اور ان کے کام کے لئے اپنی ہی constituency میں ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتے ہیں تو ان کو Toll tax ادا کرنا پڑتا ہے اور انہیں یہ کہا جاتا ہے کہ یہ قوم اور ملک کے خزانے پر بوجھ ہے۔ قوم اور خزانے پر بوجھ کیا وہ لاکھوں اور ہزاروں لوگ ہیں جن کا تعلق defence سے ہے یا وہ 371 لوگ ہیں جو عوام کی خدمت کے لئے اپنی ہی constituency میں ایک جگہ سے دوسری جگہ پر جاتے ہیں اور پہلے ہی civil اور defence میں کافی فاصلے، کدورتیں اور بہت دوریاں پیدا ہو چکی ہیں تو میرا خیال ہے کہ انہیں ختم کر دینا چاہئے۔

عوام کے دلوں میں defence کے لئے مزید نفرت پیدا نہیں کرنی چاہئے۔ میری آپ کو یہ suggestion ہے کہ یا تو 371 ممبران کو بھی اس Toll tax سے مستثنیٰ قرار دیا جائے اگر تو ملک و قوم کی بہتری چاہتے ہیں تو پھر جو باقی ہزاروں اور لاکھوں لوگ جو کہ اس tax سے مستثنیٰ ہیں ان پر بھی یہ tax لاگو کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر! حکومت پنجاب کے زیر انتظام چلنے والے تمام roads اور پلوں پر صوبائی حکومت کے ایم۔پی۔ایز اور متعلقہ دوسرے حضرات کی گاڑیوں کو پہلے ہی استثنیٰ حاصل ہے لیکن میری معزز رکن نے این۔ایچ۔اے کے بارے میں فرمایا ہے تو این۔ایچ۔اے کے ساتھ پہلے ہی معاملہ اٹھایا جا چکا ہے۔ اس ضمن میں National Highway Authority نے چھٹی نمبری 672 N.H A 200851-9th April 2003 سیکرٹری اسمبلی کو انہوں نے مطلع کیا تھا کہ این۔ایچ۔اے کے Toll tax کی پالیسی کے تحت کوئی فرد، اہلکار اور رکن اسمبلی Toll tax ادا کرنے سے مستثنیٰ نہیں ہے۔ صرف وہ گاڑیاں جو حکومت کی ملکیتی ہیں اور افواج پاکستان کو National Highways پر استثنیٰ حاصل ہے۔ Motorway پر ان گاڑیوں کو بھی Toll tax ادا کرنا پڑتا ہے۔ National Highways والوں سے پہلے ہم رابطہ قائم کر چکے ہیں جس کے جواب میں انہوں نے اپنے rules کے مطابق ہمارے سیکرٹری اسمبلی کو جواب دے چکے ہیں جبکہ ہماری command میں موجود roads اور پلوں پر یہ استثنیٰ پہلے سے موجود ہے اس لئے میں نہیں سمجھتا کہ یہ قرار داد ان کو لکھ کر بھیجنا سود مند ہوگی لہذا میں اس قرار داد کو oppose کرتا ہوں کہ یہ قرار داد take up نہیں ہونی چاہئے۔

شیخ امجد عزیز، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، شیخ صاحب!

شیخ امجد عزیز، جناب سپیکر! تمام دریاؤں پر free Toll tax ہے۔ دریائے راوی پر پل پنجاب حکومت کی ملکیت تھی اور لاہور کارپوریشن اس کا ٹھیکہ وصول کیا کرتا تھا۔ اب اس کا ٹھیکہ این۔ایچ۔اے جو کہ وفاق کا ایک ادارہ ہے جب یہ ٹھیکہ لے لیتا ہے تو اس کے بعد پنجاب حکومت کے ایم۔پی۔ایز سے بھی ٹیکس لینا

شروع کر دیا ہے۔ Army کے 7 لاکھ ملازم ہیں اور defence کے ساتھ ساتھ Cantonment Board اور Ordinance Depot بھی شامل کر لیں تو یہ تقریباً 10 لاکھ لوگ بنتے ہیں۔ اتنے لوگوں کے لئے سب جگہ پر Toll tax free ہے اور 371 لوگ جو کہ اس صوبہ کے سب سے بڑے ایوان کے ارکان ہیں کے لئے Toll tax لازمی قرار دیا گیا ہے۔ آپ غور کیجئے کہ 371 لوگوں میں کتنے لوگ روز سفر کرتے ہوں گے۔ ان سڑکوں پر زیادہ سے زیادہ 100 لوگ سفر کرتے ہوں گے اور فرق ایک ہزار روپے کا اور 10 لاکھ لوگوں میں سے کم از کم پچاس ہزار لوگ سفر کرتے ہوں گے۔ کتنے لوگوں کو کس طرح فائدہ دیا جا رہا ہے اور اس ایوان کے ارکان کی کس طرح تذلیل کی جاتی ہے منسٹر صاحب کو چاہئے کہ جو بات ہم اس ایوان کے لئے جو ہمارا prerogative ہے اور جو ہماری book میں بھی لکھا ہوا ہے کہ پنجاب حکومت کی ملکیت تھی اس میں یہ کریں گے لیکن ہم سگیاں یا Motorway پل کی بات نہیں بلکہ صرف راوی پل کی بات کرتے ہیں اگر چہ ہمیشہ ٹھیکہ ضلعی حکومت یا پنجاب حکومت کی ملکیت رہی ہے اب اگر اس کا ٹھیکہ کسی وفاقی ادارے یا حکومت کے کسی بھی ڈیپارٹمنٹ نے لے لیا ہے تو وہاں سے بھی ہمارا وہ استحقاق کھینچ لیا جاتا ہے۔ تو اس سلسلے میں ان کا واپسی کا کیا پروگرام ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ Motorway پر Army کے بندے پیسے دے [illegible] میں اس بات پر حلف نامہ جمع کروانے پر تیار ہوں کہ موٹر وے پر آرمی کا کوئی افسر پیسے ادا نہیں کرتا۔ میں وہاں پر سفر کرتا ہوں میں نے ان کے ساتھ سفر کیا ہے۔ اس چیز کا میں حلف نامہ دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، وزیر مواصلات!

وزیر مواصلات و تعمیرات، ابھی میرے مہربان جو بات فرما رہے تھے کہ 10 لاکھ لوگوں کی گاڑیاں بغیر ٹیکس ادا کئے جاتی ہیں۔ 10 لاکھ لوگوں میں ہر ایک کے پاس گاڑی نہیں ہے۔ یہ مبالغہ آرائی اور گیدڑی play کی صورتحال ہے اس سے ہمیں بچنا چاہئے کیونکہ ایسی باتیں قومی معاملات میں سود مند نہیں ہوتیں۔ انہوں نے راوی پل کے بارے میں بات کی ہے تو میں نے گزارش کی ہے کہ این۔ایچ۔اے کے project میں وہ excluded ہیں لیکن وہ Motorway پر بھی دیتے ہیں۔ انہوں نے اپنے rules بنائے ہیں۔ ہم نے ان سے contact کیا ہے اسی اسمبلی سے ہو چکا ہے اور یہ بار بار ایک بات کو دہرا رہے ہیں جو کہ وقت ضائع کرنے کے مترادف ہے اس لئے میں اس کو oppose کر رہا ہوں۔ ایک فیصلہ ہو چکا ہے۔ ہمارے

ایم-پی-ایز کی نمبر پلیٹ بن رہی ہیں اس کے بعد ایک نئی صورتحال arise ہو جائے گی جب ہمیں نمبر پلیٹ issue ہو جائیں گی تو اس معاملے کو take up کیا جا سکے گا لیکن اس وقت میرے خیال میں یہ مناسب نہیں کہ اس قرار داد کو پیش کیا جا سکے۔

شیخ امجد عزیز، جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر!

جناب ڈپٹی سپیکر، شیخ صاحب! جو قرار داد محترمہ فرزانہ راجہ صاحبہ نے پیش کی ہے Let her speak first. اصل قرارداد جو پیش کرے اس کو تو آپ بولنے کا موقع نہیں دے رہے۔

شیخ امجد عزیز، اس کے بعد نہیں بولوں گا۔ آخری پوائنٹ ہے۔ راوی کا پل پنجاب حکومت کی ملکیت ہے یا نہیں؟ یہ ذرا clear کر دیں اور اگر پنجاب حکومت کی ملکیت ہے لیکن وہاں سے بھی تمام ممبران سے پیسے وصول کئے جاتے ہیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات ، جناب سپیکر! یہ راوی کے کون سے پل کا پوچھ رہے ہیں؟ کیونکہ راوی پر تو اس وقت تین پل ہیں۔

شیخ امجد عزیز: شاہدرہ کے پاس راوی کا جو پل ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر! اس پل پر تمام ایم-پی-ایز مستثنیٰ ہیں۔

شیخ امجد عزیز: جناب سپیکر! سمیع اللہ خان صاحب وہاں کے رہائشی ہیں اور میں اس بات پر حلف نامہ دینے پر تیار ہوں کہ میں نے خود وہاں پر پیسے جمع کروائے ہیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات ، شاہدرہ کا پرانا پل این-ایچ-اے کے پاس ہے اور نئیں پل پنجاب حکومت کے پاس ہے اور وہاں پر تمام ایم-پی-ایز مستثنیٰ ہیں اور وہاں پر کسی ایم-پی-اے سے کوئی ٹیکس وصول نہیں کیا جاتا۔ پہلا پل جو این-ایچ-اے کے پاس ہے تو اس پر ہمارا کوئی اثر نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اصل محرک کو آپ بولنے نہیں دے رہے اس لئے آپ انہیں بھی موقع دیں جن کی قرار داد ہے۔ پہلے ان کا حق ہے۔

محترمہ فرزانہ راجہ، جناب سپیکر! میں آپ سے یہ عرض کرنا چاہتی ہوں کہ میرے معزز ممبر ساتھی جو بات

کرنا چاہتے ہیں آپ پلیز انہیں بات کرنے دیں تاکہ وہ اپنا نقطہ نظر بیان کر دیں تو میں آخر میں conclude کر دوں گی۔(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر، آرڈر پلیز' آرڈر پلیز۔

جناب سمیع اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' سمیع اللہ خان صاحب!

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! میرے خیال میں جو resolution محترمہ فرزانہ راجہ نے پیش کیا ہے اور یہ ایک ایسے مسئلے پر ہے جس میں civilian set up موجود نہیں ہے۔ N.H.A کے چیئرمین جن کا محترم وزیر صاحب نے بار بار حوالہ دیا ہے کہ ان کا خط آیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ ایک خط نہیں تھا بلکہ وہ ایک میجر جنرل فرخ جو اس وقت حاضر سروس جنرل ہیں ان کا ایک حکم نامہ تھا جو تمام صوبائی اسمبلی کے ممبران کو بھیجا گیا تھا اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ فرزانہ راجہ کی یہ قرارداد ان وزراء کے ہوتے ہوئے کبھی بھی ایوان میں پاس نہیں ہو سکتی کیونکہ یہ قرارداد براہ راست آرمی کے حاضر سروس جنرل کے circular کے خلاف ہے۔ میجر جنرل فرخ کبھی بھی اس حکومت کو اس بات کی اجازت نہیں دیں گے کہ یہ قرارداد منظور ہو اور اگر منظور ہو بھی گئی تو کبھی بھی اس کی پاسداری نہیں کریں گے۔ اگر آپ کو شک ہے تو یہ ایوان اس قرارداد کو پاس کر کے دیکھ لے۔ میں ماضی کی بات کرتا ہوں کہ اس ایوان میں میجر جنرل فرخ کے پاس شاہدرہ کے رہائشی افراد جو لاہور میں رہتے ہیں' ان کو اپنے ہی شہر میں travel کرنے کے لئے دس روپے ٹول ٹیکس دینا پڑتا ہے۔ آج سے چھ سال پہلے اس ایوان میں یہ unanimously قرارداد پاس کی گئی کہ شاہدرہ کے رہائشیوں سے ٹال ٹیکس نہیں لیا جائے گا۔ یہ سہولت بیس سال سے تھی۔ اسمبلی سیکرٹریٹ نے وہ قرارداد میجر جنرل فرخ کے پاس بھیجی۔ میں اس سے جا کر ملا لیکن اس نے کہا کہ یہ پنجاب اسمبلی کی قرارداد کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ آج تک ہم اس قرارداد کے باوجود جو متفقہ طور پر منظور ہوئی تھی ہم شاہدرہ کے رہائشی وہاں روزانہ دس روپے Toll tax دیتے ہیں۔ ہمارے بچے سکول جائیں' سروس میں جائیں' کسی فیکٹری میں جائیں یا سیکرٹریٹ میں نوکری کے لئے جائیں ہم وہاں دس روپے دے کر آتے جاتے ہیں اس لئے اگر محترمہ فرزانہ راجہ یہ غلط فہمی کو دور کر لیں کہ جو بیس سال سے ایک سہولت تھی اس

کو اگر Army کا حاضر سروس جنرل ختم کر سکتا ہے تو یہ قرارداد بھی اب منظور نہیں ہو سکتی۔ جہاں جہاں' جس جس محکمے میں جنرل بیٹھے ہوئے ہیں وہ اس ایوان کی عزت اور توقیر کو اپنے جوتے کی نوک پر رکھتے ہیں یہ بات میں بالکل درست کہہ رہا ہوں۔ اگر یہ قرارداد منظور ہو بھی جائے تو میں نہیں سمجھتا کہ اس کا کوئی نتیجہ نکلے گا۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر، جناب وزیر مواصلات!

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر! میں اپنی کچھ گزارشات اور معروضات پیش کرنا چاہتا ہوں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ میرے بھائی اور محسن جناب سمیع اللہ صاحب جن کے بارے میں' میں اکثر یہ کہا کرتا ہوں کہ وہ جو بھی بات کر رہے ہوں لیکن ان کا کم از کم بات کرنے کا انداز اچھا' manners, اور etiquette کے ساتھ ہوتا ہے۔ آج بھی انہوں نے اچھے انداز سے اس بنچ کے لوگوں کو مخاطب کیا ہے میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں یہ اکثر کہا کرتا ہوں کہ دوسرے ساتھیوں کو ان سے سیکھنا چاہئے لیکن انہوں نے متضاد بات کی ہے۔ محترمہ فرزانہ راجہ تو صرف ایم۔پی۔ایز کے لئے exemption مانگ رہی ہیں اور میرے بھائی دوسری بات کر رہے ہیں؛ جس کی resolution ہو چکی ہو' اس کو یہاں زیر بحث نہیں لانا چاہئے۔ پہلے ہی ایک بڑا غلط تاثر ہمارے صوبے کو جا رہا ہے ہمارے صوبے کے ایم۔پی۔ایز اور وی۔آئی۔پیز پانچ پانچ روپے کے لئے exemption مانگ رہے ہیں' دو دو روپے کے لئے exemption مانگ رہے ہیں۔ یہ کتنی چھوٹی رقم ہے جس کے لئے ہم exemption مانگ رہے ہیں؛ حالانکہ اس کے لئے کوئی rules بھی اجازت نہیں دیتے۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ ہر بات جنرل کی طرف لے جاتے ہیں حاضر یا غیر حاضر سروس کی بات نہیں ہے میں rules اور ضابطوں کی بات کر رہا ہوں۔ ان کے rules اور ضابطے اجازت نہیں دیتے وہ خود بھی موٹر وے پر ٹیکس دیتے ہیں۔ اگر ہم اپنی طرف سے اس طرح کی قرارداد بنا دیں جس میں کہا جائے کہ ہمارا ایم۔پی۔اے جب بھی National Highway کے اوپر جانا چاہے تو اس کو پانچ روپے اور دو روپے چھوڑ دیں تو یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے ایسی باتوں سے بچنا چاہئے۔ آپ خود فرما رہے ہیں کہ آپ کے شہریوں کو' آپ کے ووٹرز کو جن کا status آپ سے کم ہے جب ان کو استثنیٰ نہیں ہے تو ہم پانچ روپے کے لئے اپنے لئے استثنیٰ مانگیں۔ یہ ایم۔پی۔ایز کے لئے بالکل نہیں ہونا چاہئے اس لئے میں اس کو oppose کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، شکریہ۔ جی' محترمہ فرزانہ راجہ صاحبہ!

محترمہ فرزانہ راجہ، جناب سپیکر! میں ابھی conclude نہیں کر رہی ہوں میں اس وقت صرف ان کی بات کا جواب دینا چاہتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، محترمہ! میں آپ کو موقع دے چکا ہوں آپ صرف conclude کریں۔

محترمہ فرزانہ راجہ، جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہ رہی ہوں کہ وزیر موصوف نے ایک بہت مضحکہ خیز بات کی ہے آپ یقین کریں مجھے یہ بات سن کر بہت شرمندگی ہوئی ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ اگر پانچ یا دس روپے کا مال ٹیکس معاف ہو گا تو پھر واویلا مچ جائے گا۔ لیکن نیشنل اسمبلی کی ان تنخواہوں کے بارے میں کیا کہا جائے گا جو کہ لاکھوں روپے بڑھا دی گئی ہیں' نئی گاڑیاں لی گئی ہیں اور نئے آفسز بنائے گئے ہیں تو کیا اس وقت ان کو شرم نہیں آئی' اس وقت ان کو خیال نہیں آیا۔ اب جب پانچ دس روپے کی بات آئی اور اصول کی بات آئی ہے تو ان کے سر ندامت سے جھک گئے ہیں؟

جناب سپیکر! یہ بات اصول کی ہے کہ سول اور ڈیفنس میں discrimination کیوں کیا جائے؟ ہم عوامی نمائندے ہیں جب ہم اس مال ٹیکس سے مستثنیٰ نہیں ہیں تو پھر وہ ہزاروں اور لاکھوں کی تعداد میں مستثنیٰ کیوں ہیں؟ کیا وہ آسمان سے اترے ہیں' کیا وہ فرشتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبائی حکومت مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ صوبہ پنجاب میں این۔ایچ۔اے کی تحویل کی تمام سڑکوں پر سے ایم۔پی۔ایز کو مال ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔"

(تحریک نامنظور ہوئی)

تیسری قرارداد ڈاکٹر سامیہ امجد کی ہے وہ اسے پیش کریں۔ وہ تشریف نہیں رکھتیں لہذا یہ قرارداد dispose of کی جاتی ہے۔ چوتھی قرارداد محترمہ شازیہ چاند کی ہے۔ وہ اسے پیش کریں۔

محکمہ زکوٰۃ و عشر سے گزارہ الاؤنس حاصل کرنے والے مستحق افراد کی تعداد میں اضافہ

محترمہ شازیہ چاند: شکریہ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

"یہ ایوان صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ محکمہ زکوٰۃ و عشر 15 مستحق افراد کو گزارہ الاؤنس دیتا ہے اسے بڑھا کر 30 افراد کر دیا جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی کہ:

"یہ ایوان صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ محکمہ زکوٰۃ و عشر 15 مستحق افراد کو گزارہ الاؤنس دیتا ہے اسے بڑھا کر 30 افراد کر دیا جائے۔"

MINISTER FOR ZAKAT AND USHR: I oppose it, Sir

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ شازیہ چاند: جناب سپیکر! اگر وزیر صاحب نے اس کی مخالفت کی ہے تو اس کی کچھ وجوہات ہوں گی لیکن جب میں نے یہ قرارداد پیش کی تھی تو اس وقت جب میں نے دیکھا کہ 25000 آبادی میں صرف 15 افراد یہ الاؤنس حاصل کر رہے ہیں تو میں نے کہا کہ اس کو بڑھا کر 30 کر دیا جائے۔ ہماری گورنمنٹ عوام کی بھلائی کے لئے کام کر رہی ہے اگر ہمارے محکمے زکوٰۃ و عشر کے پاس اتنا الاؤنس ہے تو اس کو consider کیا جائے اگر نہیں ہے تو اس کے پیچھے ضرور کوئی نہ کوئی وجوہات ہوں گی۔

وزیر زکوٰۃ و عشر: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے محترمہ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وزیراعلیٰ صاحب پہلے ہی اس معاملے کو take up کر چکے ہیں۔ کابینہ کی ایک ذیلی کمیٹی تشکیل دی گئی ہے اور یہ کمیٹی اس معاملے پر غور کر رہی ہے۔ کمیٹی کی رپورٹ آنے پر اس بابت فیصلہ کیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عباسی صاحب! آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ہم اس قرارداد کی حمایت کرتے ہیں۔ حکومت ہر روز اعلان کرتی ہے کہ ہم پنجاب میں زکوٰۃ کے نظام میں بہتری لا رہے ہیں، مستحقین کی تعداد

میں اضافہ کر رہے ہیں۔ محترمہ نے اسی حوالے سے قرار داد دی ہے کہ مستحق افراد کی تعداد کو 15 کی بجائے 30 کر دیا جائے تو پھر اس میں کیا امر مانع ہے؟ میرے خیال میں وزیر صاحب اس بابت دوبارہ غور فرمائیں اور اس قرار داد کو پاس ہونے دیں۔ وزیر صاحب کا تعلق تبلیغی جماعت سے ہے اس قرار داد کے پاس ہونے سے اللہ خوش ہونگے اللہ کا رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خوش ہونگے اور پنجاب کے غریب عوام خوش ہوں گے۔ لہذا اس کی مخالفت کرنا آپ کو زیب نہیں دیتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر : عباسی صاحب! وزیر صاحب نے کہا ہے کہ کابینہ کی ذیلی کمیٹی اس پر غور کر رہی ہے جب وہ اپنی رپورٹ پیش کرے گی تو پھر فیصلہ ہو گا۔

وزیر زکوٰۃ و عشر : جناب سپیکر! میں عرض کر چکا ہوں کہ وزیراعلیٰ صاحب نے ایک مراسلہ وزیراعظم صاحب کو لکھا اس پر یہ معاملہ کابینہ میں take up ہوا اور اس حوالے سے ایک ذیلی کمیٹی تشکیل دی گئی ہے۔ یہ کمیٹی اس پر غور کر رہی ہے۔ اسی طرح پنجاب زکوٰۃ کونسل نے لکھا ہے کہ بعض مدات میں اضافہ کیا جائے۔ لہذا میں یہ عرض کروں گا کہ یہ معاملہ پہلے ہی take up ہو چکا ہے لہذا اب اس کی ضرورت نہیں ہے۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر : جی محترمہ! آپ کچھ کہنا چاہتی ہیں؟

محترمہ فائزہ احمد : شکریہ۔ میں بڑی حیرت سے دیکھ رہی ہوں کہ حکومتی بنچز کی خواتین کی طرف سے جب کبھی بھی کوئی اچھا کام کرنے کی کوشش کی گئی ہے تو متعلقہ محکمے کے وزیر اس کی مخالفت کرتے ہوئے انھیں بٹھا دیتے ہیں۔ اگر ان خواتین کی تجاویز انھیں پسند نہیں آتیں تو یہ اپنی ساتھی خواتین کو پہلے ہی منع کر دیا کریں کہ وہ ایسی چیزوں کو ایوان میں نہ لائیں۔ اس طرح تو ان کی خواتین شرمندہ ہوتی ہیں اور ایوان کا وقت بھی ضائع ہوتا ہے۔ موجودہ حکومت دعوے کرتی ہے کہ ہم غریب عوام کے لئے یہ کر رہے، وہ کر رہے ہیں لیکن عملی طور پر میں نے حکومت پنجاب کا کوئی ایسا کام نہیں دیکھا جس سے غریب عوام کی کچھ بہتری ہو سکے۔ اگر زکوٰۃ و عشر کے مستحقین لوگوں کی تعداد میں کچھ اضافہ کر دیا جائے تو اس میں کیا خرابی ہے؟ بہت زیادہ لوگ ضرورت مند ہیں اگر حکومت ان کی ضرورت پوری نہیں کرے گی تو پھر کون کرے گا؟

محترمہ انبساط خان : پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر : جی فرمائیں !

محترمہ انبساط خان، جناب سپیکر : بہت مہربانی۔ سب سے پہلے تو میں یہ کہنا چاہوں گی۔

(اس مرحلے پر اپوزیشن کی خواتین ممبران نے لولی لولی کے نعرے لگائے)

جناب ڈپٹی سپیکر : آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ ابھی کچھ دیر پہلے تو آپ خواتین کے حق میں بات کر رہی تھیں اور اب آپ ان کے خلاف بول رہی ہیں۔ جی محترمہ انبساط صاحبہ !

محترمہ انبساط خان، جناب سپیکر : مجھے بڑے دکھ اور افسوس سے کہنا پڑتا ہے چونکہ غیر سیاسی عورتیں اس وقت اپوزیشن میں خواتین ایم۔ پی۔ ایز بن کر بیٹھی ہوئی ہیں۔ ان میں political acumen نہیں ہے۔ وہ جمہوریت پر یقین نہیں رکھتیں جس کی مثال وہ سارے اجلاسوں میں ہمارے سامنے پیش کرتی رہی ہیں۔ اگر ہماری کسی ساتھی رکن اسمبلی نے ایک قرار داد پیش کی ہے اور ہمارے ہی حکومتی بنچز کے وزیر نے اسے oppose کیا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ جناب چودھری پرویز الٰہی کی حکومت، پنجاب حکومت ایک جمہوری حکومت ہے۔ جمہوریت پر یقین رکھتی ہے۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ جو ڈکٹیٹر شپ پاکستان پیپلز پارٹی میں پائی جاتی ہے وہ دوسری پارٹیوں میں بھی پائی جائے۔ میں پہلے بھی کہہ چکی ہوں کہ یہ میری آواز دبا کر عورتوں کی بھلائی نہیں ہونے دیتے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو عورتوں کی بہبود کے خلاف ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں جو ملک میں جمہوریت نہیں چاہتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر : محترمہ شازیہ چاند صاحبہ ! کیا آپ اپنی قرار داد پر زور دیتی ہیں؟

محترمہ شازیہ چاند : جناب سپیکر ! معزز وزیر نے جو reasons دی ہیں وہ ہمارے لئے قابل قبول ہیں۔ میں گزارش کروں گی کہ وہ کوشش کریں کہ اس تعداد کو 15 سے بڑھا کر 30 کر دیا جائے اگر ممکن نہ ہو تو پھر یہی تعداد ٹھیک ہے۔ میں اپنی قرار داد کو press نہیں کرتی۔

محترمہ زاہدہ سرفراز : پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر : جی فرمائیں !

محترمہ زاہدہ سرفراز : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب سپیکر! سب سے پہلے میں محترمہ شازیہ چاند کو مبارک دینا چاہوں گی کہ انھوں نے ایک بہت اہم مسئلے کو اس ایوان میں اٹھایا۔ اسی حوالے سے میں اپنی اپوزیشن کی خاتون رکن کی خدمت میں کچھ عرض کرنا چاہوں گی ذرا وہ حوصلے سے سنیں۔ کہا جاتا ہے کہ جب ایک مسلمان بھائی کے لئے یا کسی بھی ایک انسان کے لئے فلاح کا کام کیا جاتا ہے تو وہ جہاد میں شامل ہوتا۔ جب اس کام کے کرنے کے لئے نیت کی جاتی ہے یا بات کی جاتی ہے تو تب بھی وہ جہاد سمجھا جاتا ہے۔ محترمہ شازیہ چاند بھی ایک جہاد کر رہی تھی اور جو ممبر شازیہ چاند کو favour کر رہی تھی تو وہ بھی جہاد میں حصہ لے رہی تھی مگر انھوں نے اپنی ساری نیکی ضائع کر دی کیونکہ انھوں نے اس بات کو نہایت طنزیہ انداز میں کیا اور نیکیوں پر بھی پانی پھیر دیا۔ اگر ہماری حکومت نے فلاح و بہبود کے لئے پہاڑ نہیں ڈھائے تو ان کی حکومتیں جو بیس بیس سال تک رہی ہیں انھوں نے کون سے پہاڑ ڈھائے تھے؟ ان کے لیڈر' ان کی حکومتوں کے غلط اقدامات کی وجہ سے ملک بدر کر دیئے گئے۔ یہ غلط اقدامات ان کے لئے بھی بے چینی کا باعث بنے ہوئے ہیں۔ ان کو بھی اب کوئی راستہ نظر نہیں آ رہا۔ ان کے لیڈر معافیاں مانگ کر اس ملک سے بھاگے ہیں اور آئندہ بھی اس ایوان میں ہم سے انشاء اللہ معافیاں مانگیں گے۔ آج ایم۔ایم۔اے کے بھائی ان کے ساتھ آئے ہیں کل کو یہ بھی معافی مانگ کر ہمارے ساتھ آئیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر : اب میں محترمہ شازیہ چاند سے معلوم کرنا چاہوں گا کہ کیا وہ اپنی قرار داد کو press کرنا چاہتی ہیں یا withdraw کرنا چاہیں گی؟

محترمہ شازیہ چاند : میں اس کو مزید press نہیں کرتی' withdraw کرتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر : محترمہ اپنی قرار داد کو press نہیں کرتی۔ اسے withdraw تصور کیا جائے۔

اب اسمبلی کا اجلاس بروز جمعہ مورخہ 2 ۔ جنوری 2004 ' صبح 9 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔ تاہم کل مورخہ یکم جنوری 2004' صبح 11 بجے اسمبلی کا خصوصی اجلاس صدر پاکستان پر اعتماد کی قرار داد کے بارے میں منعقد ہو گا۔ اس کارروائی کے بعد کل کا خصوصی اجلاس ختم ہو جائے گا۔

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 2-جنوری 2004

1- سوالات (محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

غیر نشان زدہ سوال اور اُس کا جواب۔

2- سرکاری کارروائی

(i) مسودہ قانون پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن مصدرہ 2003

(مسودہ قانون نمبر 42 بابت 2003)

(ii) مسودہ قانون (ترمیم) فنی تعلیم اور پیشہ ورانہ ٹریننگ اتھارٹی پنجاب مصدرہ 2003 (مسودہ قانون نمبر 43 بابت 2003)

(iii) مسودہ قانون ترقیاتی ادارہ نیو مری مصدرہ 2003

(مسودہ قانون نمبر 33 بابت 2003)

صوبائی اسمبلی پنجاب

(چودھویں اسمبلی کا تیرھواں اجلاس)

جمعۃ المبارک' 2۔جنوری 2004

(یوم الجمع' 9۔ ذی القعد 1424ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز' لاہور میں صبح 9 بج کر 57 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر چودھری محمد افضل ساہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ قاری سعید الرحمٰن نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا
الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ
إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ﴿٥٩﴾

سورۃ النساء آیت، 59

اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسُول کی اور اپنے میں سے اہل اختیار کی اطاعت کرو' پھر اگر تم میں باہم اختلاف ہو جائے کسی چیز میں تو اس کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف لوٹا لیا کرو اگر تم اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو' یہی بہتر ہے اور انجام کے لحاظ سے بھی خوشتر ہے۔

وما علینا الا البلاغ۔

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈا پر محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

پوائنٹ آف آرڈر

کورم کا سوال

لالہ شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی فرمائیں!

لالہ شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ): ہاؤس میں کورم نہ ہے۔

جناب سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی) ہاؤس میں کورم نہ ہے لہذا پانچ منٹ تک گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

دوبارہ گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی) ہاؤس میں کورم نہ ہے۔ اس لئے اجلاس آدھ گھنٹے کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی آدھ گھنٹے تک ملتوی کی گئی)

(کورم کی نشاندہی پر آدھ گھنٹے کے وقفہ کے بعد

جناب سپیکر 10:55 پر دوبارہ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

سوالات

(محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر : دوبارہ گنتی کی جائے۔ تمام معزز اراکین سے درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں تاکہ گنتی آسانی سے ہو سکے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی) کورم پورا ہے لہٰذا اجلاس کی کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ آج سب سے پہلا سوال سید احسان اللہ وقاص کا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص جناب سپیکر! سوال نمبر 97۔ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

اراکین پنجاب اسمبلی کے لیے رہائشی سہولیات

*97: **سید احسان اللہ وقاص**: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

کیا حکومت اس تجویز پر غور کرنے کو تیار ہے کہ لاہور میں L.D.A کے زیر اہتمام نئی بننے والی کسی سکیم میں اسمبلی ممبران کو بھی قیمتاً پلاٹ دے دیئے جائیں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی:

ایل۔ڈی۔اے کی تمام سکیموں میں عوام الناس کی خرید کے لئے پلاٹوں کا کوٹہ مختص مقرر کیا گیا ہے اور اس میں کسی قسم کی کوئی تخصیص نہ ہے۔ اگر معزز اراکین اسمبلی ایل۔ڈی۔اے کی کسی سکیم میں پلاٹ خریدنا چاہیں تو طے شدہ قوانین کے تحت وہ خریدنے کے اہل ہیں۔ تاہم ان کے لئے کوئی خصوصی مراعات نہیں ہیں۔

جناب سپیکر، کوئی ضمنی سوال؟

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! ایل۔ڈی۔اے کے تحت ایک سکیم ریونیو۔ شروع کی گئی ہے جس میں صرف سرکاری ملازمین کے لئے پلاٹ مختص کئے گئے تھے۔ ایوان میں جو جواب دیا گیا ہے اس میں کہا ہے کہ اگر معزز اراکین اسمبلی ایل۔ڈی۔اے کی کسی سکیم میں پلاٹ خریدنا چاہیں تو طے شدہ قوانین

کے تحت وہ خریدنے کے اہل ہیں۔" جبکہ اس سکیم میں سرکاری ملازمین کے علاوہ کوئی دوسرا آدمی پلاٹ خریدنے کا اہل نہیں ہے تو وزیر موصوف اس بارے میں وضاحت فرمائیں گے کہ آیا اس سکیم میں سرکاری ملازم کے علاوہ کوئی دوسرا آدمی پلاٹ خریدنے کا اہل ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر ہاؤسنگ!

رانا ثناء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب فرمائیں!

رانا ثناء اللہ خان. جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ وزیر موصوف کے پاس اس محکمے کا انتظامی کنٹرول اور Financial Management Authority نہیں ہے۔ اس لئے وہ ان سوالات کے جواب نہیں دے سکتے۔ میں اس سلسلے میں آپ کی توجہ لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001 کے Part-A of the First Schedule کی جانب مبذول کروانا چاہوں گا۔۔

14 Decentralized offices and grouping of offices - (1) On the commencement of this Ordinance, the administrative and financial authority for the management of the offices of the Government specified in Part-A of the First Schedule set up in a district shall stand decentralized to the District Government from that district.

یعنی First Schedule Part-A کے سیریل نمبر 24 کے مطابق ہاؤسنگ اربن ڈویلپمنٹ اینڈ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کا نہ تو ان کے پاس administrative control ہے اور نہ ہی ان کے پاس اس کی financial management ہے تو جس محکمے کا انتظامی کنٹرول وزیر موصوف کے پاس نہیں ہے تو اس کا وہ جواب کیسے دے سکتے ہیں؛ میں آپ کی توجہ اس جانب بھی مبذول کراؤں گا کہ اس question sheet میں انہوں نے formal سی informations اِدھر اُدھر سے لے کر درج کر دی ہیں لیکن concrete answer والی بات نہیں ہے۔ سوالات کی اسی فہرست میں ایک سوال نمبر 1476، خالد محمود وٹو صاحب کا ہے جس کے جواب کے جز (ج) میں یہ فرماتے ہیں کہ،

"مذکورہ سیوریج سکیم 96-1995 میں شروع ہوئی اور پلاننگ کے مطابق 99-1998 میں مکمل ہونا درکار تھی۔ محکمہ P.H.E.D یعنی پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ اگست 2001 سے T.M.A میں devolve ہو چکا ہے لہذا اب اس سکیم کی تکمیل T.M.A تاندلیانوالہ کے ذمے ہے۔ کام رُکنے کی وجہ سے سکیم کی آئندہ تکمیل کے بارے میں اب T.M.A تاندلیانوالہ ہی بتا سکتا ہے"

جناب سپیکر! اب اسی قسم کے ہی جواب آتے ہیں کیونکہ ان کے پاس اس کا administrative control نہیں ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ تو اس ہاؤس کا وقت ضائع کرنے والی بات ہے۔ آپ دیکھیں کہ سارے کا سارا محکمہ devolve ہو کر ضلع اور T.M.A کو جا چکا ہے جبکہ یہاں پر انھوں نے ایک کی بجائے دو وزیر بنا دیئے ہیں۔

جناب سپیکر جی، وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی!

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی، جناب سپیکر! جہاں تک رانا صاحب کی بات کا تعلق ہے کہ محکمہ devolve ہو چکا ہے تو میں یہ بات ان کے گوش گزار کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ ابھی یہ محکمہ ویسے کا ویسا ہے۔ مگر اس کے کچھ دفاتر decentralize کئے گئے ہیں۔ یہ پورا محکمہ devolve نہیں ہوا۔ اس وقت بھی اس کی سمری وزیراعلیٰ صاحب کے پاس ہے اور ابھی اس پر غور و فکر ہو رہا ہے۔ جہاں تک یہ P.L.G.O کے تحت بات کرتے ہیں تو آج اس محکمے کا status یہ ہے کہ This department still exists. اور اس کے کچھ دفاتر decentralize کئے گئے ہیں۔ انھوں نے جو بات غالباً سوال نمبر 146 کے متعلق کی ہے کہ P.H.E.D devolve کر دیا گیا ہے اور اس کا جواب بھی T.M.A سے لیا جائے۔ میں یہ بات واضح کرنا چاہتا ہوں کہ یہ سوال ہاؤسنگ سے متعلقہ ہے جس کے بارے میں انھوں نے کہا کہ یہ محکمہ devolve کر دیا گیا ہے۔ میں اس کے بارے میں یہاں پر یقین دہانی کروا رہا ہوں کہ اس کے کچھ دفاتر decentralize کئے گئے ہیں باقی محکمہ ابھی ویسے کا ویسا exist کرتا ہے۔ جہاں تک P.H.E.D کی بات ہے تو وہ محکمہ جتنی حد تک devolve ہوا ہے ان کے concerning منسٹر بھی ہیں He is actually entitled. اگر آپ سمجھتے ہیں کہ اس ایوان میں ڈسٹرکٹ اور تحصیل ناظمین نے آ کر جواب

دیتا ہے تو پھر یہاں پر سوال کیا ہی نہ کریں اور اگر سوال ہوتا ہے تو پھر سوال کا جواب وہی متعلقہ منسٹر ہی دے گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔

ملک اصغر علی قیصر، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جیسا کہ ایف۔ڈی۔اے اور واسا وغیرہ کا چیئرمین T.M.A سٹی کے ناظم کو بنا دیا گیا ہے۔ اس حساب سے یہ محکمے لوکل گورنمنٹ میں آتے ہیں ہم سوال کریں گے لیکن اس کا جواب وزیر بلدیات دیا کریں نہ کہ وزیر ہاؤسنگ۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، جناب والا! انھوں نے میرے ضمنی سوال کا تو جواب دیا ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر، جواب دیں گے۔ آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میں نے یہ ضمنی سوال کیا تھا کہ ایونیو۔ I سکیم شروع کی گئی ہے کیا اس میں بھی ممبران اسمبلی کو پلاٹ خریدنے کا حق ہے؟

جناب سپیکر، جی، وزیر ہاؤسنگ!

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی، شکریہ۔ جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ ہے کہ ایونیو -I میں ہر کسی کو حق ہے کہ وہ پلاٹ لے سکتا ہے۔ میں یہاں پر اس کا تھوڑا سا status بتانا ضروری سمجھتا ہوں۔ جہاں تک کوٹا سسٹم کی یا کوئی کوٹا رکھنے کی بات ہے تو میں یہ کہنا ضروری سمجھتا ہوں کہ یہاں پر صرف تین اور پانچ مرلے کے پلاٹس پر کوٹا ہے مگر باقی پلاٹ سات مرلے، پندرہ مرلے اور ایک کنال کے ہیں۔ اس ایل۔ڈی۔اے ایونیو میں سات مرلے، پندرہ مرلے اور ایک کنال کے پلاٹ exist کرتے ہیں جو الاٹ نہیں کئے جا سکتے اور وہ open auction یا ballotting کے تحت دیئے جاتے ہیں۔ اس میں کوئی کوٹا سسٹم نہیں ہے۔

جناب سپیکر، جی، شکریہ

سید احسان اللہ وقاص، جناب والا! انھوں نے میری بات کا تو جواب نہیں دیا۔ اخبارات میں' اشتہارات میں یہ شائع ہوتا رہا کہ "ایونیو -I میں صرف گورنمنٹ کے ملازمین پلاٹ خرید سکتے ہیں۔" میں نے یہ پوچھا ہے کہ اگر اس میں سے ممبران اسمبلی پلاٹ خریدنا چاہیں تو کیا انھیں خریدنے کا حق دیا جا رہا ہے یا نہیں؟ دوسری بات یہ ہے کہ میں نے تو کسی کوٹے کی بات نہیں کی۔ یہ کس سوال کا جواب دے رہے ہیں؟

جناب سپیکر، جی' وزیر ہاؤسنگ!

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی، جناب والا! جب میں نے کہا ہے کہ ہر کوئی لے سکتا ہے۔ اگر معزز رکن یہ سمجھتے ہیں کہ اسمبلی ممبران پاکستان کے عام شہری نہیں ہیں Then I can't say anything لیکن جب ہم عوام کی بات کرتے ہیں تو ہم سارے حق دار ہیں۔ ہم بھی وہاں گورنمنٹ کے رولز کے مطابق apply کر سکتے ہیں۔ شکریہ

جناب سپیکر، جی' شاہ صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! اس میں بڑا واضح طور پر دو ٹوک الفاظ میں لکھا گیا تھا کہ صرف گورنمنٹ ملازمین ہی پلاٹ لے سکتے ہیں۔

جناب سپیکر، نہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ عام آدمی بھی لے سکتا ہے۔ اس میں ایم۔پی۔ایز بھی آتے ہیں اور عام آدمی بھی آتے ہیں۔ اس میں ہر کسی کو اجازت ہے۔ ہر ایک پلاٹ لینے کے لئے apply کر سکتا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! یہ غلط کہہ رہے ہیں۔ یہ اپنی سٹیٹمنٹ پر قائم رہیں! اگر جواب غلط ہوا تو میں اس پر تحریک استحقاق دوں گا۔

جناب سپیکر، انھوں نے on the floor of the House commit کیا ہے۔

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی، جناب سپیکر! اگر اجازت ہو تو میں اس میں وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بات جوبلی ٹاؤن کے لئے ہے' ایونیو-I کے بارے میں نہیں ہے۔ ایونیو-I صرف سرکاری ملازمین کے لئے ہے لیکن آپ جوبلی ٹاؤن میں apply کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر، وہ تو ایونیو -I کی بات کر رہے ہیں۔

سید احسان اللہ وقاص، میں نے تو جوبلی ٹاؤن کا نام بھی نہیں لیا۔

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی، جناب والا! میں جوبلی ٹاؤن کے بارے میں بات کر رہا تھا۔

جناب سپیکر، منسٹر صاحب! آپ یہی کہنا چاہتے ہیں کہ ایونیو -I صرف سرکاری ملازمین کے لئے ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی، جی بالکل میں یہی کہنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر، جی' درست ہے۔ ایونیو -I صرف سرکاری ملازمین کے لئے ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب والا! میرے ایک فاضل ممبر نے بڑی درست توجہ دلائی ہے کہ ایل۔ڈی۔اے کے چیئرمین ضلعی ناظم لاہور ہیں۔ یہ تو زیادہ بہتر ہو گا کہ سوالوں کے جوابات وزیر بلدیات دیں کیونکہ وہ زیادہ بہتر طریقے سے بتا سکیں گے۔

جناب سپیکر، گورنمنٹ کے ایماء پر کوئی منسٹر بھی جواب دے سکتا ہے۔ اگلا سوال بیگم ریحانہ جمیل صاحبہ کا ہے۔

بیگم ریحانہ جمیل، سوال نمبر 243۔ جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر، جی' اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پی پی۔ 145 میں ڈرین نالوں کی صفائی

*243۔ بیگم ریحانہ جمیل، کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) صوبائی حلقہ پی پی۔ 145 لاہور میں ڈرین نالوں کی لمبائی بیان فرمائیں' برائے سال 1999 تا اکتوبر 2002 تک جن ڈرین نالوں کی صفائی محکمہ واسا نے کی ان کے نام' محلے کا نام' یونین کونسل کا نام' غفلت برتنے والے ملازمین کے نام' عہدہ اور موجودہ تعیناتی بیان فرمائیں؟

(ب) یہ بھی بیان فرمائیں کہ پی پی۔ 145 لاہور میں آئندہ کس تاریخ تک ڈرین نالوں کی صفائی محکمہ واسا کرے گا۔ تاریخ بیان فرمائیں' نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی:

(الف) صوبائی حلقہ پی پی۔145 میں واسا کی جی ٹی روڈ سارم واٹر ڈرین اور سلامت پورہ ڈرین واقع ہے۔ جی۔ٹی روڈ ڈرین کی لمبائی تقریباً 9700 فٹ ہے یہ ڈرین شمع پارک سے شروع ہو کر چوک داروغہ والا' آستانہ نقشبندی نشتر ٹاؤن سے ہوتی ہوئی پاکستان منٹ کے پاس سے گزر کر سکھ نہر' سارم واٹر ڈرین میں گرتی ہے اور یونین کونسل نمبر 39 اور 43 میں واقع ہے۔ اس ڈرین کی صفائی ہر سال مون سون شروع ہونے سے پہلے کر دی جاتی ہے۔ دوسری ڈرین سلامت پورہ راجباہ سے شروع ہو کر سلامت پورہ موڑ جی۔ٹی روڈ ڈرین میں گرتی ہے۔ اس کی لمبائی 2000 فٹ ہے۔ یہ ڈرین یونین کونسل نمبر 39 میں واقع ہے۔ اس کی صفائی ستمبر 2002 میں کی تھی۔ ڈرینوں کی صفائی کے سلسلہ میں واسا کے عملہ نے قطعاً کوئی کوتاہی نہیں کی۔ 12 اور 13۔اگست 2002 کی درمیانی رات 9 بج کر 12 منٹ پر بارش ہوئی۔ اس دوران شالیمار ڈرین سسٹم نے [illegible] قدر موثر کام کیا کہ بارش ختم ہونے کے 4 گھنٹے کے بعد پورے علاقے سے پانی کا اخراج [illegible] تھا۔ یہ صرف اور صرف ڈرینوں کی صفائی کی ہی وجہ سے ہوا۔

(ب) ڈرین نالوں کی صفائی کا پروگرام لف ہے۔ انشاءاللہ پروگرام کے مطابق ڈرینوں کی صفائی کر دی جائے گی۔

پروگرام کے مطابق سلامت پورہ ڈرین کی صفائی فروری میں کر دی جائے گی اور جی۔ٹی روڈ ڈرین کی صفائی فروری میں شروع کی جائے گی۔

جناب سپیکر: جی' کوئی ضمنی سوال ہے تو فرمائیں؟

بیگم ریحانہ جمیل: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے وزیر موصوف سے گزارش کروں گی کہ میں صوبائی حلقہ پی پی۔ 145 سے منتخب ممبر ہوں۔ وزیر موصوف نے حلقہ 145 سے متعلق ڈرین نالوں کا ذکر کیا ہے۔ اس میں صرف دو یونین کونسلوں کا ذکر ہے جبکہ میرے حلقے میں سات یونین کونسلیں ہیں۔ یونین کونسل نمبر 39 اور 42 چوک داروغہ والا سے شادی پورہ چوک تک بند روڈ کے دونوں اطراف دو عدد نالے بنے ہوئے ہیں جن کی لمبائی تقریباً ڈیڑھ ڈیڑھ کلومیٹر بنتی ہے لیکن محکمے نے تفصیل نہیں دی۔

یونین کونسل نمبر 40، 43 اور 46 سلامت پورہ چوک سے حمید پورہ، سکھ نہر تک نالا جاتا ہے جو 97-1996 میں واسا لاہور نے بنایا اور اس کی لمبائی ڈیڑھ کلومیٹر ہے۔۔۔

جناب سپیکر، محترمہ! آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

بیگم ریحانہ جمیل، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انھوں نے جو تفصیل بتائی ہے اس میں صرف دو یونین کونسلوں کا ذکر کیا ہے لیکن باقی پانچ یونین کونسلوں میں ڈرین نالوں کی صفائی کا ذکر نہیں ہے۔ میری گزارش ہے کہ باقی پانچ یونین کونسلوں میں جو ڈرین نالے ہیں ان کی صفائی کے بارے میں بھی مجھے یقین دلایا جائے کہ مون سون کے موسم میں جیسے دوسرے نالوں کی صفائی کی جاتی ہے محکمہ ان یونین کونسلوں کے نالوں کی بھی صفائی کرے تاکہ میرے حلقے کے عوام بھی گندگی اور اس سے پھیلنے والی بیماریوں سے محفوظ رہیں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی، وزیر ہاؤسنگ!

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی، جناب سپیکر! محترمہ کی یہ بات درست ہے کہ یہاں پر نالے کافی حد تک بند ہو جاتے ہیں۔ میں ایک اور گزارش بھی کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں پر جو problem exist کرتا ہے ہم نے کبھی اس کی طرف خیال نہیں کیا کہ یہ مسئلہ پیدا کیسے ہوتا ہے؟ میں یہ بات مکمل کرنے کے بعد فاضل رکن کو بھی جواب دیتا ہوں۔ اگر آپ باہر کا تجزیہ کریں تو foreign میں 90 فیصد سیوریج میں liquid waste ہوتی ہے اور وہ liquid waste کے ساتھ چلتے ہیں لیکن ہم یہاں پر اس میں solid waste ڈالتے ہیں جس کی وجہ سے یہ choke ہو جاتے ہیں اور mostly یہ problem ہمیشہ exist کرے گا اور ایسے ہی exist کرتا رہے گا۔ مگر جہاں تک محترمہ فرما رہی تھیں یہ نالا شالیمار گارڈن، سکھ نہر سے ہوتا ہوا پاکستان مِنٹ سے گزرتے ہوئے داروغہ والا چوک سے شمع پارک پر ختم ہوتا ہے۔ اب اس میں ایک یا دو یونین کونسلوں کی بات نہیں ہے بلکہ اس میں کافی یونین کونسلیں آئیں گی۔ میں نالوں کی صفائی کے متعلق یہ کہوں گا کہ ہم سالانہ ان نالوں کی صفائی کر سکتے ہیں کیونکہ ہمارا ایک ٹائم ٹیبل ہوتا ہے جس کے مطابق ان کی صفائی ہوتی ہے۔ آپ دیکھیں کہ اگر 12 اور 13 تاریخ کی بارش میں وہاں کوئی choke نہیں ہوا اور وہ نالا ویسے ہی چلتا رہا اور وہاں پر جتنا پانی رکا ہوا تھا وہ چار گھنٹے بعد اپنی جگہ واپس چلا

گیا تو میں سمجھتا ہوں کہ ایسی کوئی چیز دیکھنے میں نہیں آتی کہ ہم کہیں کہ محکمے یا عملے کا کوئی قصور ہے یا نالے کا کوئی مسئلہ ہے۔ یہ نالے بالکل صاف ہوتے ہیں۔ ان کا سوال دو یونین کونسلوں کے بارے میں ہے۔ وہ بات ان کی ٹھیک ہے۔ اگر اس میں پانچ یونین کونسل exist کرتی ہیں تو میں نے نیا نائم ٹیبل ایوان کی میز پر رکھ دیا ہے۔ یہ اس میں چیک کر لیں اگر پھر بھی وہ problem exist کرتا ہے اور اگر اس سے ہٹ کر کوئی اور problem ہے تو یہ نیا سوال put کر دیں، میں جواب دے دوں گا۔

جناب سپیکر، نہیں۔ محترمہ کا سوال یہ تھا کہ ان کے حلقہ انتخاب میں کتنے ڈرین نالے بہتے ہیں لیکن جو جواب آیا ہے اس کے مطابق وہ فرما رہی ہیں کہ صرف دو یونین کونسلوں میں جو ڈرین نالا بہتا ہے اس کا ذکر ہوا ہے لیکن باقی پانچ یونین کونسلوں میں جو ڈرین نالے ہیں ان کا ذکر نہیں کیا گیا۔ وہ صرف اس کی وضاحت چاہ رہی تھیں۔ کیوں محترمہ! آپ کا یہی سوال تھا؟

بیگم ریحانہ جمیل، جی۔

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی، جناب والا! جہاں تک صفائی کی بات ہے، میں نے پہلے ہی عرض کیا ہے کہ صفائی تو پورے نالے کی ہوتی ہے۔ یونین کونسل کے نالوں کی صفائی تو اسی سے related ہے۔ اب انہوں نے دو یونین کونسلوں کی بات کی ہے باقی جو پانچ ہیں وہ بھی اسی ایک نالے کے اوپر exist کرتی ہیں۔ بات تو ایک نالے کی ہی آ گئی کہ اس کی صفائی نہیں ہوتی۔ اسی صفائی کی میں بات کر رہا ہوں کہ اس کی صفائی کا نائم ٹیبل دے دیا گیا ہے۔ ابھی نومبر میں ہم نے اس کی صفائی کروائی ہے اور آج بھی میں on the floor of the House یہ کہتا ہوں کہ رات بھی میری ٹیم اس کو inspect کرنے کے لئے وہاں پر گئی ہے اور میرے پاس ان کا لیٹر بھی موجود ہے جس میں انہوں نے کہا ہے کہ وہاں پر اس وقت کوئی problem نہیں ہے اگر کوئی problem تھی تو انہوں نے clear کر دی ہے۔ اب وہ مسئلہ موجود نہیں ہے۔

جناب سپیکر، محترمہ! وزیر موصوف یقین دہانی کروا رہے ہیں کہ اگر کوئی معاملہ ہے تو نالوں کی صفائی کروا دی جائے گی۔

بیگم ریحانہ جمیل، شکریہ۔ مجھے اس کے لئے مدت بتا دی جائے کہ کتنے عرصے تک ان نالوں کی صفائی کروا دی جائے گی؟

جناب سپیکر، کب تک ان نالوں کی صفائی کروا دی جائے گی؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی، جناب والا! میں نے یہی گزارش کی ہے کہ ان نالوں کی ہم سالانہ بنیادوں پر صفائی کرواتے ہیں۔

جناب سپیکر، پھر بھی دو ماہ، تین ماہ تک؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی، جناب والا! یہ کسی مخصوص نالے کی بات کریں یا جہاں پر صفائی نہ ہوتی ہو اس نالے کی بات کریں تو میں اس کی صفائی کے لئے کوئی علیحدہ ٹیم بنا دیتا ہوں۔ اس سلسلے میں، میں ایک بات یہاں پر ضرور بتانا چاہوں گا کہ یہاں پر ہمارا ایک desilting gang ہے۔ یہ واسا کی طرف سے ٹاسک فورس کی طرح ہوتا ہے۔ ہم ان کو problem بتاتے ہیں اور اگر کوئی alarming situation create ہو تو یہ موقع پر جا کر clear کرتے ہیں۔ ورنہ یہ routine میں صفائی ہوتی ہے اور routine میں سالانہ بنیادوں پر اپنی باری پر ان کی صفائی ہوتی ہے۔ سال 2003 کا جائزہ ٹیبل جواب کے ساتھ لف ہے۔

جناب سپیکر، بہرحال کوشش کریں کہ اس کی جلدی صفائی وغیرہ کروا دی جائے۔ اگلا سوال بھی بیگم ریحانہ جمیل صاحبہ کا ہے۔

بیگم ریحانہ جمیل، جناب سپیکر! اسی جز (الف) کے حوالے سے میرا ایک اور ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر، اپنے سوال کا نمبر پکاریں۔

بیگم ریحانہ جمیل، جناب والا! ابھی میں پچھلے سوال پر ضمنی سوال کر رہی ہوں۔ سوال نمبر 243 کے جز (الف) کے متعلق ضمنی سوال ہے کہ اس میں جو دوسری drain سلامت پورہ راجباہ سے شروع ہو کر سلامت پورہ موڑ جی ٹی روڈ drain میں گرتی ہے اس کی لمبائی دو ہزار فٹ بتائی گئی ہے جبکہ موقع پر اس کی لمبائی ساڑھے گیارہ سو فٹ سے لے کر بارہ سو فٹ تک ہے۔ اگر یہ دو ہزار فٹ ہے تو پھر بقایا 800 فٹ بنوا دی جائے۔ اگر نہیں ہے تو پھر اس کا ذکر کرنے کا مطلب یہ ہے کہ یہ خورد برد کا معاملہ ہے اور سرکاری خزانے کو بھی نقصان پہنچایا گیا ہے اور غلط بیانی سے بھی کام لیا گیا ہے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ وزیر ہاؤسنگ!

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی، جناب والا سوال نمبر 243 ہے؟

جناب سپیکر، سوال نمبر 243 جو پہلے ہی چل رہا تھا۔

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی، جناب والا! یہ اپنا سوال repeat کر دیں۔ میں تو اس سوال سے اگلے سوال پر چلا گیا تھا۔

جناب سپیکر، ان کا سوال یہ تھا کہ جو drain کی length بتائی گئی ہے وہ 2000 فٹ بتائی گئی ہے اور actual جو ہے وہ 1200 فٹ ہے۔ اس کے بارے میں وضاحت کر دی جائے۔

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی، جناب والا! یہاں پر میں یہ بات کروں گا کہ جو چیز ہمیں محکمے کی طرف سے جواب میں provide کی گئی ہے اس میں نہ صرف محکمہ ذمہ دار ہوتا ہے بلکہ اگر کوئی وزیر سے غلط بیانی کرتا ہے تو وہ اس کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ اگر یہ دو ہزار لکھا گیا ہے اور ہماری فاضل رکن فرماری ہیں کہ وہ 1200 فٹ ہے تو اس کو میں چیک کر لوں گا۔ اگر ان کی غلطی ہوئی تو They stand responsible. ایسی کوئی بات نہیں کہ یہ بالاتر ہیں۔ اگر ایسا ہوا تو میں action لوں گا۔

جناب سپیکر، اگلا سوال بھی بیگم ریحانہ جمیل صاحبہ کا ہے۔ محترمہ آپ اپنے سوال کا نمبر پکاریں۔

بیگم ریحانہ جمیل، سوال نمبر 309۔

جناب سپیکر، جواب پڑھا ہوا تصور کر لیا جائے۔

بیگم ریحانہ جمیل، جی ہاں پڑھا ہوا تصور کر لیا جائے۔

L.D.A/W.A.S.A کا چیف منسٹر پیکج

*309۔ بیگم ریحانہ جمیل، کیا وزیر ہاؤسنگ و اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا LDA/WASA نے سال 1997 تا اکتوبر 1999 تک چیف منسٹر پیکج بنایا تھا۔ اگر بنایا تھا تو اس پیکج کے تحت ترقیاتی اور واٹر سپلائی کے منظور شدہ کاموں کی تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) اس پیکج کے تحت کون کون سے منصوبے مکمل ہوئے؟ کون کون سے pending یا cancel ہوئے؟ اس کی تفصیل بیان فرمائیں۔ کیا pending یا cancel منصوبے دوبارہ مکمل کئے جائیں گے؟ اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائیں۔

(ج) جن جن فرموں نے چیف منسٹر پیکج میں ٹینڈر دیئے ان کے نام اور تخمینہ لاگت بیان فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی:

(الف) واسا' ایل۔ڈی۔اے نے 1997 تا اکتوبر 1999 کے دوران ایک چیف منسٹر پیکج بنایا تھا جس کے تحت 3 کروڑ 27 لاکھ روپے مالیت کی 26 سکیمیں شامل تھیں۔ ان 26 سکیموں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس پیکج میں 26 سکیمیں شامل تھیں جن میں 25 سکیمیں مکمل ہوئیں اور ایک سکیم جو کہ علی پارک (پرانا شہر) میں یوب ویل چیمبر کی تعمیر کے متعلق تھی جو اہل علاقہ کے پرزور مطالبہ پر ختم کر دی گئی کیونکہ بچوں کے کھیلنے والے پارک کی خوبصورتی متاثر ہونے کا خدشہ تھا۔

(ج) جن فرموں کو ٹینڈر الاٹ ہوئے ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر، کوئی ضمنی سوال؟

بیگم ریحانہ جمیل، جناب والا! سکیم نمبر 23 کے حوالے سے میں بات کروں گی کہ construction of drain and sewer along with canal Dera Din to Dara Astana Ghousia پی پی - 145 میں تیرہ تین ڈاراں کے نام سے کسی قسم کا کوئی ڈرین نالا موجود نہیں ہے البتہ پی پی۔ 145 جب 118 تھا تو تب سلامت پورہ راجباہ تا جی۔ٹی روڈ کے نام سے ڈرین نالے کی منظوری ہوئی تھی لیکن site بدل دی گئی ہے اور آج بھی یہ نالا نامکمل ہے۔ اس کے مکمل کرنے کی تاریخ بتا دی جائے۔

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔ وزیر ہاؤسنگ!

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی، آپ کا سوال جز (الف) سے متعلق ہے۔

بیگم ریحانہ جمیل، میں سکیم نمبر 23 کی بات کر رہی ہوں۔ آپ نے فرمایا ہے کہ یہ مکمل ہو چکی ہیں۔

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی ،جناب والا! اس سلسلے میں' میں یہ بتانا چاہوں گا کہ یہاں پر کل 26 سکیمیں تھیں جس میں سے 25 سکیمیں مکمل ہو چکی ہیں۔ ایک سکیم اس لئے مکمل نہیں ہوسکی کہ وہاں پر علی پارک میں ایک ٹیوب ویل تھا جس کو cover کر کے اس کے اوپر بلاک بنانا تھا جس سے پارک کی خوبصورتی متاثر ہونے کا خدشہ تھا۔ علاقے کے جو رہائشی ہیں ان کی request تھی کہ یہاں پر یہ کام نہ کیا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم نے اس کام کو take up نہیں کیا۔ اس کو ہم نے cancel کر دیا اور یہ پراجیکٹ اب وہاں پر نہیں بنے گا۔ باقی پچیس سکیمیں مکمل ہو چکی ہیں۔ ملٹری انسپکشن ٹیم نے 1999 میں اس کو چیک بھی کیا ہے اور اس کی clearance بھی دی ہے کہ یہ واقعی چل رہی ہیں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔

بیگم ریحانہ جمیل، جناب والا! جز (ب) میں انہوں نے جن 26 سکیموں کا حوالہ دیا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ اس میں سے 25 سکیمیں مکمل ہو گئی ہیں۔ میں نے سکیم نمبر 23 کا ذکر کیا ہے کہ یہ نامکمل ہے۔ اس طرح حلقہ 118 کے زمانے میں تھی اسی طرح اسی حالت میں موجود ہے۔ اس میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ پی پی۔ 118 جو تھا وہ اب 145 ہے۔

جناب سپیکر، محترمہ فرما رہی ہیں کہ ٹوٹل 26 سکیمیں تھیں۔ آپ کا کہنا ہے کہ سوائے ایک سکیم کے باقی ساری مکمل ہو چکی ہیں۔ محترمہ فرما رہی ہیں کہ سکیم نمبر 23 نامکمل ہے۔

بیگم ریحانہ جمیل ، جناب والا! جن کا یہ فرما رہے ہیں کہ مکمل ہو چکی ہیں ان میں 23 نمبر بھی شامل ہے۔ جو سکیم عوام کے مطالبے پر روک دی گئی ہے وہ 26 نمبر ہے۔

جناب سپیکر، ان کے کہنے کے مطابق دو نامکمل ہو گئیں۔

بیگم ریحانہ جمیل، انہوں نے کہا ہے کہ یہ سکیم مکمل ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ یہ کیسے مکمل ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی ، جناب والا! اس سوال کے جواب میں details بھی ساتھ لگی ہوئی ہیں ان کے مطابق 26 میں سے 25 تو مکمل ہو چکی ہیں۔ میرے پاس وہ انسپکشن رپورٹ بھی موجود ہے جس میں

ایم۔ آئی۔ ٹی نے inspect کیا اور یہ قرار دیا کہ واقعی یہ سکیمیں چل رہی ہیں اور آج بھی یہ چل رہی ہیں۔ مگر محترمہ چونکہ اس حلقے میں رہائش پذیر ہیں ان کا حلقہ ہے میں ان کی بات کو رد نہیں کر سکتا کہ کوئی نہ کوئی مسئلہ اس سکیم کے بارے میں ضرور ہو گا ورنہ یہ point out نہ کرتیں۔ ان کی responsibility میں بھی یہ شامل ہے اور میری responsibility میں بھی یہ شامل ہے۔ اگر کوئی ایسی سکیم ہے جو وہاں پر نہیں چل رہی تو یہ میری ڈیوٹی ہے کہ میں اسے take up کروں اور انشاء اللہ تعالیٰ میں اپنے محکمے سے کہوں گا کہ وہ اسے take up کریں اور اس کے اوپر کام بھی جلدی کریں۔ شکریہ

جناب سپیکر، شکریہ۔

بیگم ریحانہ جمیل، اس سلسلے میں کوئی مدت بتا دی جائے کہ کتنے عرصے میں یہ سکیم مکمل ہو جائے گی؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی، اس میں میری صرف یہ گزارش ہے کہ ابھی یہ بات میرے علم میں آئی ہے۔ میں ایوان کے floor پر یہ بات کہہ رہا ہوں کہ اگر ایسا ہے اور یہ سکیم exist نہیں کرتی ہے تو میں action لوں گا اور اس کا ٹائم بھی تب ہی دے سکتا ہوں جب میں اس بارے میں پوری information لے سکوں گا۔ آج میں ایوان میں یہ کہہ دوں کہ میں ایک ہفتے میں یہ کر دوں گا اور وہاں پر یہ کام زیادہ دیر کا ہو تو میں غلط بیانی سے کام نہیں لے سکتا اس لئے میں یہ چاہوں گا کہ ہماری فاضل رکن نے مجھے یہ بتا دیا ہے میں ان سے خود اس سلسلے میں رابطہ کر لوں گا یا یہ مجھے in writing بھجوا دیں۔ میں اس پر عمل کروں گا۔

جناب سپیکر، شکریہ۔

بیگم ریحانہ جمیل، جناب والا! وزیر موصوف کب تک مجھے بتا دیں گے اور کب تک یہ معلوم کر لیں گے کہ یہ سکیم مکمل نہیں ہے؟

جناب سپیکر، محترمہ! آپ ان کے چیمبر میں جا کر ان سے رابطہ کر لیں۔ وہ کوئی تاریخ مقرر کر کے آپ کو بتا دیں گے۔

چودھری محمد شفیق انور، جناب والا! کیا وزیر موصوف اس سلسلے میں بتائیں گے کہ اگر محکمے نے ان کو غلط رپورٹ دی ہے کہ وہاں پر 25 سکیمیں مکمل ہو چکی ہیں لیکن محترمہ کے بقول وہاں پر ایک 23 نمبر سکیم

مکمل نہیں ہوئی۔ اگر محکمے نے انہیں غلط رپورٹ دی ہے تو اس سلسلے میں ان کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب سپیکر، وزیر ہاؤسنگ!

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی، جناب سپیکر! میں یہاں پر یہ بات واضح طور پر جاننا چاہتا ہوں کہ ہم یہاں پر سارے منسٹر برائے نام نہیں بیٹھے ہوئے۔ ہمیں اپنے اپنے محکمے کے بارے میں پتا ہے۔ میں یہاں پر ایک بات یقین دہانی سے کہنا چاہتا ہوں۔

We all know our jurisdiction, our powers and rules. If any concerning officer of the department would provide wrong information to us or to any other Minister, we have power to take serious action against that officer.

اور وہ اس کے جواب دہ ہوں گے۔

چودھری عبدالغفور خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی چودھری صاحب!

چودھری عبدالغفور خان، جناب سپیکر! جناب منسٹر صاحب نے ابھی فرمایا ہے کہ یہاں پر تمام منسٹر برائے نام نہیں بیٹھے ہوئے۔ میں آپ کی وساطت سے ان سے گزارش کروں گا کہ یہ برائے نام منسٹرز کی ذرا لسٹ تو فراہم کر دیں؟

جناب سپیکر، ان کا مقصد یہ ہے کہ تمام منسٹرز بااختیار ہیں۔ شکریہ۔ جی گل صاحب!

جناب جہانزیب امتیاز گل، جناب سپیکر! ابھی وزیر صاحب نے کہا ہے کہ ان کے محکمے میں اگر کوئی غلط انفارمیشن آئے یا آچکی ہے تو وہ متعلقہ آدمی کے خلاف کارروائی کریں گے تو میں ایک چیز identify کرنا چاہتا ہوں کہ فیصل آباد میں جاپان کا ایک پراجیکٹ ہے' Which is over 3.5 billion rupees میں اس کے حوالے سے انہیں اس ہاؤس میں open chailenge کرتا ہوں کہ اس کے لئے جو سوشل اکنامک سروے کروایا گیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر، گل صاحب! آپ کا یہ پوائنٹ آف آرڈر valid نہیں ہے۔ سوال سے اس کا کوئی تعلق نہیں بنتا۔ پلیز! آپ تشریف رکھیں۔

جناب جہانزیب امتیاز گل: جناب سپیکر! میری بات کا اس سوال سے تو تعلق نہیں ہے لیکن ان کے جواب سے تو تعلق ہے۔

جناب سپیکر، آپ صرف اس question سے متعلق ضمنی سوال کر سکتے ہیں۔ پلیز! آپ تشریف رکھیں۔

اب اگلا سوال سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، سوال نمبر 323۔

LDA اور WASA کے ملازمین کی کنفرمیشن

*323، سید احسان اللہ وقاص۔ کیا وزیر ہاؤسنگ و اربن ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ایل۔ڈی۔اے (L.D.A) اور واسا (W.A.S.A) میں کتنے ایسے ملازمین ہیں جن کی ملازمت کو پانچ سال سے زائد عرصہ ہو چکا ہے اور تاحال کنفرم (confirm) نہیں ہو سکے' الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے۔

(ب) انہیں کنفرم نہ کرنے کی کیا وجوہات ہیں اور کیا حکومت ان ملازمین کو کنفرم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) گزشتہ ایک سال میں ایل۔ڈی۔اے (L.D.A) اور واسا (W.A.S.A) میں کتنے نئے ملازمین بھرتی کئے گئے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی:

(الف) ایل۔ڈی۔اے میں ایسے کوئی ملازمین نہیں جو کہ ایل۔ڈی۔اے (سروس و تقرری) ریگولیشن 1978 کے تحت "ملازم" کی تعریف میں آتے ہوں اور جن کی ملازمت کو پانچ سال سے زائد کا عرصہ ہو چکا ہو اور انہیں تاحال کنفرم نہ کیا گیا ہو البتہ ایل۔ڈی۔اے کے مختلف پراجیکٹس و ترقیاتی منصوبوں کے فنڈز پر 280 ایسے افراد ورک چارج کی بنیاد پر کام کر رہے ہیں جو مندرجہ بالا

ایل۔ڈی۔اے ریگولیشن کے مطابق ملازم کی تعریف میں نہیں آتے لیکن پراجیکٹس کی (confirmation) سے ان افراد کو معاوضے کی ادائیگی ہوتی ہے۔ ان کی تعیناتی چونکہ ایل۔ڈی۔اے کے بجٹ میں شامل مستقل نوعیت کی اسامیوں پر نہیں ہوتی اس لئے ان کو مستقل کرنے (confirmation) کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا نیز ان میں سے اکثر افراد جن پراجیکٹس میں کام کرتے تھے وہ مکمل ہو چکے ہیں۔ علاوہ ازیں 948 ملازمین جو کہ ورک چارج کی بنیاد پر کام کرتے تھے' این۔آئی۔آر۔سی کے حکم کے مطابق 1996 میں کنفرم کئے گئے تھے۔ ان ملازمین کا بجٹ پر پہلے ہی بوجھ ہے اور ایل۔ڈی۔اے نے اس فیصلے کے خلاف ہائیکورٹ میں رٹس (writs) دائر کی ہوئی ہیں جن کا فیصلہ جلد متوقع ہے۔ ایل۔ڈی۔اے مزید مالی بوجھ کا متحمل نہیں ہو سکتا۔

(ب) کنفرم نہ کرنے کی وجوہات مفصل ہیں۔ محکمہ ان افراد کو کنفرم نہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اس مرحلہ پر اگر ایل۔ڈی۔اے کسی ورک چارج فرد کو کنفرم کرتا ہے تو عدالتوں میں ایل۔ڈی۔اے کا موقف کمزور اور متاثر ہو گا۔

(ج) گزشتہ ایک سال کے عرصہ کے دوران ایل۔ڈی۔اے میں کوئی عارضی یا مستقل ملازم بھرتی نہ کیا گیا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ ایل۔ڈی۔اے اور واسا میں سینکڑوں کی تعداد میں بیس بیس سال سے ملازم ہیں جنہیں انہوں نے آج تک کنفرم نہیں کیا۔ خاص طور پر صفائی کرنے والوں کی 89 دن کے لئے -/2500 روپے کی بنیاد پر عارضی تقرری کر دی جاتی ہے اور اس کے بعد اس کی extension کرتے رہتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں اس وقت صورت حال یہ ہے کہ لاہور کے اندر واسا کی بہت بُری حالت ہو چکی ہے کیونکہ صفائی کرنے والے انہیں ملتے نہیں ہیں۔ لوگوں نے واسا میں 25/25 سال ملازمت کی ہے اور اس کے بعد انہیں نکال دیا ہے۔ اب جواب میں انہوں نے یہ فرما دیا ہے کہ ایل۔ڈی۔اے میں کوئی ایسے ملازمین نہیں ہیں۔ واسا' ایل۔ڈی۔اے کا ہی ایک ادارہ ہے تو کیا اس میں بھی کوئی ایسے ملازمین نہیں ہیں؟

جناب سپیکر، آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

سید احسان اللہ وقاص: میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ واسا کے اندر اب بھی سینکڑوں کی تعداد میں ایسے ملازمین موجود ہیں جن کی یہ 89 دن کے لئے عارضی تقرری کر دیتے ہیں' کیا انہیں کنفرم کرنے کا ان کا کوئی ارادہ ہے؟

جناب سپیکر، وزیر ہاؤسنگ!

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی: جناب سپیکر! ان کے سوال میں دو باتیں ہیں۔ ایک تو انہوں نے یہ ذکر کیا کہ واسا میں ملازمین 20 سال سے کام کر رہے ہیں اور انہیں مستقل نہیں کیا گیا۔ میں یہاں پر ایک قانونی نکتہ بتانا چاہوں گا کہ

Civil servant means, a person who is a member of civil service of the province or who hold a civil post in connection with a phase of the province but does not include a person who is employed on contract or on work charge basis or who is paid from contingencies

جناب والا! آپ کو بھی اس بات کا اندازہ ہو گا کہ اس وقت حکومت کی بنائی ہوئی ریکروٹمنٹ پالیسی کے تحت ہم لوگوں کو مستقل بنیاد پر رکھ ہی نہیں رہے بلکہ کنٹریکٹ کی بنیاد پر رکھ رہے ہیں اس کی دو وجوہات ہیں۔ ایک تو یہ کہ اگر آپ اس کو analyse کریں تو 2022 میں پنشن پر جو بجٹ بنے گا وہ پنجاب بجٹ سے بڑھ جائے گا تو اس وجہ سے ہم مستقل ملازمت کو discourage کرتے ہوئے کنٹریکٹ کی بنیاد پر بھرتی کر رہے ہیں۔ دوسری بات انہوں نے کی کہ واسا میں ملازم بیس سال سے کام کر رہے ہیں اور انہیں ریگولر نہیں کیا جاتا تو کورٹ کی ایک روٹنگ ہے کہ آپ 89 دن کے لئے ورک چارج ملازمین رکھیں گے اور 89 دن ختم ہونے پر آپ دو دن کے بعد اسے دوبارہ continue کر سکتے ہیں اور اسی طرح continue کرتے رہیں گے۔ ورک چارج ملازم مستقل نہیں ہو سکتا۔ اس میں انہوں نے یہ بھی سوال کیا کہ گزشتہ ایک سال میں ایل۔ڈی۔اے اور واسا میں کتنے ملازمین نئے بھرتی ہوئے تو اسی پالیسی کو دیکھتے ہوئے واسا نے short listing کرنا شروع کر دی ہے اور اب اس کی وجہ سے یہ سوال پیدا ہی نہیں ہوتا

کہ پچھلے سال میں کوئی نئی بھرتی کی گئی ہو۔ short listing میں پہلے 1730 ملازم تھے اور اب وہ 1530 رہ گئے ہیں۔ یہاں پر کوئی ایسا قانون نہیں ہے جس سے ہم انہیں مستقل کر سکیں لہذا یہ ورک چارج پر ہی رہیں گے۔ شکریہ

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ ورک چارج پر صرف ان ملازمین کو رکھا جاتا ہے جو کسی temporary project کے لئے ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر اگر کہیں سڑک بنتی ہے تو اس کے لئے عارضی طور پر دو تین ماہ کے لئے ملازمین کو ورک چارج پر رکھ لیا گیا لیکن واسا کا کام تو permanent ہے' وہاں پر یہ کیوں ورک چارج ملازمین رکھتے ہیں؟ پھر یہ انہیں کنفرم نہیں کرتے تو اس کے نتیجے میں لوگ انہیں ملتے نہیں ہیں جس کی وجہ سے پورے لاہور شہر کے آدھے حصے کے سیوریج بند ہوتے ہیں اور لوگ ایک عذاب میں مبتلا ہو گئے ہیں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی، منسٹر ہاؤسنگ!

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی، جناب سپیکر! ان کی یہ بات کہ ہم نئے بھرتی کیوں نہیں کرتے؟ میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ ہمارے پاس نئی بھرتی کی پالیسی نہیں ہے۔ ان کی دوسری بات کہ ہم انہی کو کیوں continue کرتے ہیں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے پاس تجربہ ہے۔ وہ ایک کام کو تین مہینے کر چکے ہیں تو ہم انہی تجربہ کار لوگوں کو continue کرتے ہیں۔ جہاں تک گورنمنٹ کی پالیسی کی بات ہے تو میں نے پہلے بھی عرض کی ہے کہ ہم انہیں مستقل نہیں کر سکتے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اس ملک کے اندر 40 لاکھ سے زائد پڑھے لکھے اور ان پڑھ لوگ بے روزگاری کا شکار ہیں اور حکومت کی یہ پالیسی انتہائی ظالمانہ ہے کہ یہ اس طرح انہیں exploit کرتے ہیں۔ ایک آدمی اپنی prime age میں حکومت کی خدمت کرتا ہے اور جب وہ بوڑھا ہو جاتا ہے تو انہیں لاوارث چھوڑ دیا جاتا ہے تو اس حوالے سے یہ انتہائی ظالمانہ پالیسی ہے لہذا حکومت کو چاہئے کہ اسے تبدیل کرے اور اگر اسے اس طرح ہی continue کرنا ہے تو یہ جو لوگ پالیسی بناتے ہیں مثلاً سیکرٹری صاحبان اور آئی۔جی صاحبان وغیرہ ہیں تو کیا یہ انہیں بھی کنٹریکٹ پر تبدیل کرنے کا کوئی ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب سپیکر، شکریہ۔ منسٹر ہاؤسنگ!

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی، جناب سپیکر! انہوں نے particularly ایک بات کی ہے تو پہلی بات ہے کہ سیکرٹری صاحبان تو کنٹریکٹ پر ہیں ہی نہیں تو ہم انہیں کیا تبدیل کریں گے مگر میں یہاں پر یہ بات کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ یہاں پر ہم سارے اسی لئے بیٹھے ہیں کہ بہتری کے لئے کوئی قانون سازی کریں۔ میں نے پہلے ہی یہ گزارش کی ہے کہ اب حکومت اپنے وسائل کو دیکھتے ہوئے ایسی پالیسیاں بنائے جو کہ آنے والے vision کے مطابق ہوں کیونکہ آج سے پہلے ہم نے vision کو شاید کبھی accept نہیں کیا۔ اگر آج ہم vision کے ساتھ کام کرنے لگیں تو vision میں یہی ہے کہ 2022 میں پنجاب کے بجٹ سے پنشن کا بجٹ بڑھ جائے گا تو میں نہیں سمجھتا کہ یہاں ہم کوئی ایسے رولز پاس کریں جس سے کل کو ہمارے بجٹ کی باقی تمام چیزیں متاثر ہو جائیں۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر، جی، ضمنی سوال، راجہ محمد شفقت خان عباسی!

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! میرا سوال ان سے یہ ہے کہ 948 ملازمین N.I.R.C کے آرڈرز سے بحال ہوئے ہیں جو کہ ورک چارج پر تھے۔ وہ کیا وجوہات تھیں جو انہوں نے ان کے حق میں فیصلہ دیا۔ اس معاملے میں بہت سی لیبر کورٹس کے بلکہ سپریم کورٹ کے فیصلے یہ ہیں کہ آپ ملازمین کو اس طرح نہیں کر سکتے۔ 89 دن کے بعد پانچ پانچ سال رکھیں اور permanent status نہ دیں۔ جناب وزیر صاحب اس بات سے آگاہ ہوں گے کہ یہ معاملہ It is against the provision of principles of policy کے خلاف ہے اور آرٹیکل 3 کہتا ہے کہ state کسی ایسے معاملے میں indulge نہیں ہوگی جو کسی قسم کی exploitation میں آنے کا۔ وہ معاملات N.I.R.C میں گئے تھے اور N.I.R.C نے ملازمین کو confirm کرنے کا آرڈر دیا تھا۔ وہ کیا وجوہات تھیں؟

جناب سپیکر، وزیر ہاؤسنگ!

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی، جناب سپیکر! فاضل رکن نے جو N.I.R.C کی بات کی ہے کہ 948 ورک چارج ملازمین تھے جن کو انہوں نے بحال کرنے کا کہا ہے۔ یہ کیس کورٹ میں چلا گیا اور کورٹ نے

اس پر رولنگ یہ دی کہ ایک ایک کر کے اس کیس کو حل کیا جائے یہ عمل ابھی تک جاری ہے۔ اس میں ہم ہر کیس کو انفرادی طور پر لے رہے ہیں اور اس کے بعد ہم اس پر عملدرآمد کر رہے ہیں۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، 948 ملازمین ورک چارج تھے تو N.I.R.C نے ان کو بحال کرنے کی کیا وجوہات دی ہیں؟ ان سے جو سلوک انھوں نے کیا تھا اسی بنیاد پر آپ باقیوں کو کیوں confirm نہیں کر دیتے؟

جناب سپیکر، وہ تو کورٹ کا فیصلہ ہے۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! بے تحاشا فیصلے ہیں کہ یہ لوگ اس طرح نہیں کر سکتے کہ لوگوں کو پانچ پانچ، دس دس سال نوکریاں دیں اور ان کو مستقل نہ کریں۔ کورٹ نے repeatedly held کیا ہے اور انھیں bound نہیں کیا کہ اس کا فائدہ باقی ملازمین کو نہ دیں۔

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی، جناب سپیکر! میں نے گزارش کی ہے کہ یہ معاملہ ابھی تک عدالت میں ہے اور اس کے بارے میں انھوں نے رولنگ دی ہے کہ اس کو ایک ایک کر کے انفرادی طور پر دیکھا جائے۔ جب تک عدالت اس کا فیصلہ ہمیں پوری طرح نہیں دیتی تو ہم اس پر کوئی کام نہیں کر سکتے۔

جناب سپیکر، شکریہ! اگلا سوال شیخ امجد عزیز صاحب کا ہے، تشریف نہیں رکھتے لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی شیخ امجد عزیز صاحب کا ہے، تشریف نہیں رکھتے لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب بلال یٰسین صاحب کا ہے۔

جناب بلال یٰسین، سوال نمبر 520 جناب سپیکر! اسے پڑھا ہوا تصور کر لیا جائے۔

جناب سپیکر، جی، اسے پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

واٹر اینڈ سینی ٹیشن ایجنسی، ایل-ڈی-اے لاہور

*520. جناب بلال یٰسین، کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) یکم جنوری 2002 سے آج تک لاہور شہر میں سیوریج اور واٹر سپلائی کے کون کون سے ترقیاتی منصوبے کتنی لاگت سے کس کس جگہ مکمل ہوئے ان کے نام کیا ہیں؟

(ب) کتنے منصوبے مکمل ہوئے اور کتنے نامکمل ہیں؟

(ج) نامکمل منصوبے کب تک مکمل ہونے کی توقع ہے اور انہیں مکمل نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟ مکمل ہونے والے منصوبے محکمے کے کن کن افسران و اہلکاران کی زیر نگرانی مکمل ہوئے ہیں؟ ان کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل فراہم کی جائے۔

(د) یہ منصوبے کن کن کی سفارش پر شروع کئے گئے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی:

(الف) یکم جنوری 2002 سے آج تک او اینڈ ایم ڈویژن۔ 1 گنج بخش ٹاؤن میں سیوریج اور واٹر سپلائی کے اٹھائیس منصوبے شروع کئے گئے ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان میں سے بیس منصوبے مکمل ہو گئے ہیں اور آٹھ منصوبے تکمیل کے مراحل میں ہیں۔

(ج) زیر تکمیل منصوبے فروری 2003 کے آخر تک مکمل ہو جائیں گے مکمل ہونے والے منصوبے مندرجہ ذیل افسران کی زیر نگرانی مکمل ہوئے۔

1۔ ایکسئین او اینڈ ایم -1 گنج بخش ٹاؤن

2۔ ایس۔ڈی۔او راوی روڈ سب ڈویژن

3۔ ایس۔ڈی۔او کرشن نگر سب ڈویژن

(د) یہ منصوبے متعلقہ یونین کونسل کے ناظمین کی سفارش پر اور علاقہ کی ضرورت کے مطابق شروع کئے گئے۔

جناب سپیکر، کوئی ضمنی سوال؟

جناب بلال یٰسین، جناب سپیکر! جو جواب آیا ہے میں اس سے مطمئن نہیں ہوں۔ میں نے لاہور کے پراجیکٹس کے بارے میں معلومات مانگی تھیں۔ انھوں نے مجھے گنج بخش ٹاؤن کی معلومات دی ہیں۔ بہرحال وہ بھی ٹھیک ہیں۔ اس پر بھی بات کر لیتے ہیں۔ انھوں نے لکھا ہے کہ بیس منصوبے مکمل ہو

چکے ہیں اور آٹھ زیر تکمیل ہیں۔ میں ہاؤس کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جو سابقہ سول حکومت تھی اس میں کوئی بھی منصوبہ جو دس لاکھ روپے سے زیادہ مالیت کا ہوتا تھا اس میں وزیر صاحب خود تشریف لے جاتے تھے۔ آج خاص طور پر جس منصوبے کے بارے میں، میں بات کرنے جا رہا ہوں وہ ایک کروڑ روپے سے زیادہ لاگت کا منصوبہ ہے۔ وہ ایک ڈرین ہے جو راوی روڈ سے آگے باغ منشی لدھا تک ہے۔ اسے cover کیا جا رہا ہے۔ اس کے مکمل ہونے کا وقت ایک سال تھا۔ آٹھ مہینے اس منصوبے کا work allot ہوئے ہو گئے ہیں اور مجھے صحیح کا پتا نہیں لیکن کل رات تک وہاں پر ایک اینٹ بھی نہیں لگی۔ ان کے منصوبے کی یہ رفتار ہے۔ اس میں ابھی تک کسی higher official کی طرف سے حتیٰ کہ وزیر صاحب کی طرف سے بھی ابھی تک کوئی visit نہیں ہوا۔ مجھے یہ بتایا جائے کہ اس کی وجہ کیا ہے؟ کیا ان کی پالیسی تبدیل ہو گئی ہے یا لاہور پر ویسے ہی concentrate نہیں کرنا چاہتے؟

جناب سپیکر، شکریہ۔ وزیر ہاؤسنگ!

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی: جناب سپیکر! ان کی بات یہ ہے کہ وہاں پر سکیم چلی نہیں ہے اور ہمارے محکمے نے جو جواب دیا ہے اس سے یہ اتفاق نہیں کرتے۔ میری گزارش یہ ہے جس طرح رانا صاحب نے کہا کہ P L G O کے تحت جو چیزیں اب devolve ہوئی ہیں اس میں ایک چیز یہ ضرور devolve ہوئی ہے کہ ڈسٹرکٹ ناظمین یا ٹاؤن ناظمین کے پاس P.L.G.O کے تحت یہ سلسلہ چلا گیا ہے۔ ان کے پاس اس سلسلہ میں بجٹ ہے۔ میری طرف سے ہدایات جاری ہو چکی ہیں کہ جتنی سکیمیں ہیں وہ ابھی تک کیوں مکمل نہیں ہوئیں؟ جہاں تک انھوں نے کہا ہے کہ یہاں پر all schemes are completed اور میرے بھائی کی رپورٹ کے مطابق وہاں پر ایک سکیم جو ابھی تک مکمل نہیں ہوئی اور اینٹ بھی نہیں لگی اس معاملے پر میں نے ان سے پہلے بھی درخواست کی ہے کہ یہ آ جائیں میں انشاء اللہ ان کی پوری مدد کر کے اس کو ڈسٹرکٹ گورنمنٹ سے پاس کروا دوں گا۔

جناب سپیکر، شکریہ۔

جناب بلال یٰسین، میں نے یہ نہیں کہا کہ ساری سکیمیں مکمل ہو گئی ہیں وزیر صاحب نے غور نہیں کیا۔ میں نے تو خاص طور پر ایک سکیم کو highlight کیا ہے۔ انھوں نے دوسری بات یہ کہی ہے کہ یونین

کونسل کا جو سسٹم یہاں پر اپنایا گیا ہے تو وہ ان کی funding ہے۔ میں گزارش کرنا چاہتا ہوں اور میں جس سکیم کی بات کر رہا ہوں یہ یونین کونسل کے فنڈ کی سکیم نہیں ہے بلکہ یہ تو directly سٹی گورنمنٹ نے دی ہے۔ آپ لوکل ناظمین کی recommendation بھی کریں۔ یہاں پر ایک سوال کا جواب دیا گیا ہے اور آخر میں لکھا ہے کہ یہ منصوبے متعلقہ یونین کونسل کے ناظمین کی سفارش اور علاقائی ضرورت کے مطابق شروع کئے گئے ہیں تو میری یہ گزارش ہے کہ آیا وہ جو یونین کونسل کے ناظمین ہیں' بند سے دوسری طرف اور دریائے راوی کے درمیان والی بیلٹ بھی دو تین یونین کونسلوں پر مشتمل ہے ان پر بھی ان کی سفارشات ہیں۔ ان پر تو انھوں نے کسی قسم کی کوئی investment نہیں کی' اس کی کیا وجہ ہے؟ اگر یونین کونسلوں کے ناظمین کی recommendations پر انھوں نے یہ سکیمیں دی ہیں تو وہ کیوں نہیں کیں؟ یہ ایک ضرورت تھی۔ یہ ٹھیک ہے کہ ضرورت کے تحت انھوں نے یہ سکیمیں پیش کی ہیں' یہ بڑی اچھی بات ہے۔ میرا یہاں پر تنقید کرنے کا مقصد خدانخواستہ تنقید برائے تنقید نہیں بلکہ میرا مقصد تنقید برائے اصلاح ہے۔ یہ ایک کروڑ روپے سے زیادہ کا منصوبہ ہے۔ اس میں ابھی تک وزیر صاحب کا ایک visit نہیں ہوا۔ میں خاص طور پر صرف ایک منصوبے کا بتا رہا ہوں۔ انھوں نے 28 میں سے 20 کا تو خود کہا ہے کہ مکمل ہو گئے ہیں اور آٹھ ابھی مکمل نہیں ہوئے جس کا ٹائم 31۔دسمبر 2003 تھا۔ وزیر صاحب کو یہ چاہئے کہ یہاں پر یقین دہانی کرائیں اور وہاں پر اپنے محکمے کے ساتھ visit کریں اور پتا کریں کہ آٹھ مہینے ایک work allot ہوئے ہو گئے ہیں اور ابھی تک اس پر ایک اینٹ نہیں لگی۔ وہ منصوبہ کوئی چھوٹا نہیں بلکہ بہت بڑا منصوبہ ہے۔ اس میں ایک ستم ظریفی یہ ہے کہ یہ وہ علاقہ ہے جہاں پر ہزاروں کی تعداد میں لوگ رہتے ہیں۔ ان کے محکمے نے ایک عوامی نمائندہ ہونے کی حیثیت سے ہمیں request کی کہ وہاں پر لوگوں سے کہیں کہ اپنے سیوریج سسٹم بند کر دیں۔ ہم نے ناظمین اور کونسلروں کی ٹیم لے کر وہاں گھر گھر جا کر لوگوں کے دروازے کھٹکھٹا کر انھیں کہا کہ گورنمنٹ آپ کے لئے یہ سکیم لا رہی ہے۔ آپ سارا سیوریج سسٹم بند کر دیں۔ کیا یہ درست ہے کہ ایک بندہ اپنے گھر کا سیوریج سسٹم ان کے لئے تین چار مہینے سے بند کئے ہوئے ہے؟

جناب سپیکر: جی' وزیر ہاؤسنگ!

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی : جناب سپیکر! میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انھوں نے بڑی تفصیل سے یہ سوال مجھ سے کیا ہے۔ انھوں نے یہ تسلیم کیا ہے کہ باقی سکیمیں بہت اچھی ہیں، بہتر ہیں اور ان کو پسند بھی آئی ہیں۔ جس ایک سکیم کی یہ بات کر رہے ہیں وہ ایک نئی سکیم ہے۔ جس طرح میں نے ان سے سوال سنا ہے---

جناب سپیکر: وہ صرف یہی چاہتے ہیں کہ آپ وہاں visit کریں۔

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی : جناب سپیکر! میں visit کر لیتا ہوں لیکن میں ان کو یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ جس طرح انھوں نے ایک سوال کیا تھا کہ کس کی سفارشات پر یہ سکیمیں دی گئی ہیں تو میں اس سلسلے میں یہ بتاؤں گا کہ ضلعی ناظم صاحب اس میٹنگ کو call کرتے ہیں اور پھر سارے ناظمین آتے ہیں اور وہ اپنی اپنی سکیمیں انھیں دیتے ہیں۔ وہ سکیمیں اس طرح take up کی جاتی ہیں کہ سکیم examine ہوتی ہے، اس کی feasibility بنتی ہے اور اس کے بعد یہ سکروٹنی کمیٹی کے پاس جاتی ہے اور پھر ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ اتھارٹی عملدرآمد کر کے پایۂ تکمیل کو پہنچاتی ہے۔ اب جو طریقہ کار ہے اس کے مطابق میں جو کچھ اپنے بھائی کے لئے کر سکتا ہوں وہ یہ ہے کہ میں ان کے ساتھ visit رکھنے کا ضرور کہتا ہوں کہ یہ مجھے ٹائم دیں۔ ہم اس سکیم پر visit کر لیتے ہیں۔ اگر کوئی ایسی بات ہے تو ہم اس کو چیک کر لیں گے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ وزیر صاحب یقین دہانی کروا رہے ہیں کہ visit کریں گے۔

جناب بلال یٰسین: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ اس بارے میں تو مجھے بتایا ہی نہیں جا رہا کہ ایک پراجیکٹ کا انھوں نے work allot کیا ہے اور ایک سال کا completion time دیا ہے۔ اس پر آٹھ مہینے گزر گئے ہیں، لوگ متاثر ہو رہے ہیں اور ابھی تک وہ شروع ہی نہیں ہوا۔ اس کا completion time کیا ہوگا؟ اس کا لوگوں کو ہم کیا جواب دیں؟ اس کے لئے بھی منسٹر صاحب خود موقع پر تشریف لے جائیں۔ میرا وہاں جانا ضروری نہیں ہے، یہ خود تشریف لے جائیں، ان کا ڈیپارٹمنٹ ہے۔ یہ وہاں پر خود جواب دیں کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ اس کا ایک سال completion ٹائم تھا اور آٹھ مہینے گزر گئے ہیں اور ابھی تک شروع نہیں ہوا۔ پھر انھوں نے اس کا اگلا completion ٹائم بھی طے کرنا ہے۔ وزیر موصوف

ساری چیزوں کے بارے میں ابھی مجھے بتائیں۔

ملک اصغر علی قیصر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، ملک صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

ملک اصغر علی قیصر، جناب سپیکر! یہ پبلک ہیلتھ کے متعلق سوال ہے اور پبلک ہیلتھ کے منسٹر بیٹھے ہیں جبکہ جواب منسٹر ہاؤسنگ دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر، میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ کوئی بھی گورنمنٹ کے ایماء پر جواب دے سکتا ہے۔ منسٹر ہاؤسنگ بھی دے سکتے ہیں، منسٹر ایجوکیشن بھی دے سکتے ہیں۔ آپ پلیز تشریف رکھیں۔ یہ پوائنٹ آف آرڈر valid نہیں ہے۔ جی، منسٹر ہاؤسنگ!

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی، جناب سپیکر! میں ان کی اطلاع کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو بات ہے کہ PHED سے متعلقہ نہیں ہے۔ یہ اربن ڈویلپمنٹ کے اندر آتی ہے اور اربن ڈویلپمنٹ کا میں ہی منسٹر ہوں۔ یہ میرے متعلقہ بات ہے لہذا میں ہی اس کا جواب دوں گا۔

جناب سپیکر، جی، فرمائیں!

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی، جب ان کے سوال آئیں گے تو منسٹر صاحب بیٹھے ہیں اور وہ ان کا بالکل جواب دیں گے۔ میں اپنے فاضل رکن کو اس بات کی یقین دہانی کراتا ہوں کہ اگر آٹھ مہینے اس پراجیکٹ کو ہوئے ہیں جو میرے علم کے مطابق نہیں ہیں تو میں خود موقع پر جاؤں گا اور اس کی inspection کروں گا اور ہدایت جاری کروں گا تاکہ اس پر جلدی implement کیا جا سکے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ بلال صاحب! میرا خیال ہے کہ منسٹر صاحب نے کافی یقین دہانی کرا دی ہے۔

جناب بلال یٰسین، جناب سپیکر! میرا اس پر ضمنی سوال تو ہوا نہیں ہے۔ اگر آپ اجازت فرمائیں تو میں ضمنی سوال کروں؟

جناب سپیکر، جی، فرمائیں!

جناب بلال یٰسین، جناب سپیکر! ایک مسئلہ ہے کہ بند کے پار اور دریائے راوی کے ساتھ جو belt چلتی ہے وہاں پر ہزاروں کی تعداد میں اس وقت لوگ رہائش پذیر ہیں اور واسا وہاں سے billing کر رہی ہے۔ ایک واٹر سپلائی کا ہوتا ہے کہ ہم آپ سے واٹر سپلائی کی مد میں اتنے پیسے لے رہے ہیں اور سیوریج سسٹم کے حوالے سے اتنے پیسے لے رہے ہیں اور وہ لوگ سالہا سال سے بل بھی دے رہے ہیں۔ آپ دیکھ لیں کہ ان کے سارے dues بھی بالکل clear ہیں۔ مگر مزے کی بات یہ ہے کہ وہاں پر واسا کا سیوریج سسٹم fall ہی نہیں کرتا۔ وہ سالہا سال سے سیوریج کے بھی اور واٹر سپلائی کے بھی پیسے دے رہے ہیں۔ واسا نے اس ایریا میں واٹر سپلائی دی ہے جس کو across the bund area کہتے ہیں۔ یہ بتایا جائے کہ جہاں پر واسا کا ایک سیوریج سسٹم ہی نہیں ہے اور اس کے charges بھی لئے جا رہے ہوں تو پلیز اس کا بھی جواب دیں؟

جناب سپیکر، جی، منسٹر ہاؤسنگ!

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی، جناب سپیکر! ان کا یہ جو سوال ہے یہ بالکل نیا سوال ہے اور میں گزارش کروں گا کہ اس کو دوبارہ put کیا جائے۔

جناب سپیکر، بلال صاحب! یہ fresh question بنتا ہے۔ جی، سید احسان اللہ وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، سوال کے جز (الف) میں کہا گیا تھا کہ لاہور شہر میں سیوریج اور واٹر سپلائی کے کون کون سے ترقیاتی منصوبے کتنی لاگت سے کس کس جگہ مکمل ہوئے؟ اس کے جواب میں انہوں نے صرف داتا گنج بخش کے منصوبوں کی تفصیل دی ہے۔ میں یہ درخواست کروں گا کہ فنسٹر ٹاؤن کے منصوبوں کی تفصیل بھی اگر ان کے پاس موجود ہے تو وہ بتا دیں۔

جناب سپیکر، جی، منسٹر ہاؤسنگ!

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی، جناب سپیکر! یہی 578 سوال ہے؟

جناب سپیکر، یہی جو پہلے چل رہا ہے۔ سوال نمبر 520۔

سید احسان اللہ وقاص، سوال نمبر 520 کے جز (الف) میں ہے۔

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی، جناب سپیکر! اس پر تو آپ نے کہہ دیا تھا کہ اگلے سوال پر آ رہے ہیں لیکن وقاص صاحب! آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

سید احسان اللہ وقاص، سوال نمبر 520 کے جز (الف) میں آپ سے یہ سوال پوچھا گیا ہے کہ "یکم جنوری 2002 سے لے کر آج تک لاہور شہر میں سیوریج اور واٹر سپلائی کے کون کون سے ترقیاتی منصوبے کتنی لاگت سے کس کس جگہ مکمل ہوئے' ان کے نام کیا ہیں؟" آپ نے اس سوال کے جز (الف) کے جواب میں داتا گنج بخش ٹاؤن کی صرف تفصیل بیان فرمائی ہے۔ کیا باقی شہر راوی ٹاؤن' نشتر ٹاؤن اور علامہ اقبال ٹاؤن کی تفصیل بھی آپ کے پاس موجود ہے یا وہ مل سکتی ہے؟ کیا آپ یہاں فراہم کر سکتے ہیں؟

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی' منسٹر ہاؤسنگ!

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی، جناب سپیکر! یہ نیا سوال بھی ہے مگر اس میں مجھے جو تفصیلات ملی ہیں وہ تو میں نے ایوان کی میز پر بھی رکھ دی ہے اور ان کے پاس بھی پہنچ گئی ہیں۔ اگر ان کی درخواست ہے کہ وہ ان سکیموں کی لسٹ بھی چاہتے ہیں جو ٹاؤن انہوں نے اپنے سوال میں کہے ہیں تو وہ مہیا کرنا کون سا مشکل ہے؟ جب یہ چاہیں گے تب وہ لسٹ بھی مہیا ہو جائے گی۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! ---

جناب سپیکر، جی' سمیع اللہ خان صاحب!

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! آپ سے ایک درخواست ہے۔

جناب سپیکر، جی' فرمائیں!

جناب سمیع اللہ خان، ایک سوال نمبر 1467 اور سوال نمبر 1481 ہے۔ آج آپ خصوصی مہربانی فرمائیں اور ان کو out of turn لیں کیونکہ یہ دونوں سوال پورے ہاؤس کے لئے بہت اہم ہیں۔

جناب سپیکر، کون سا سوال نمبر ہے؟

جناب سمیع اللہ خان، صفحہ نمبر 16 پر سوال نمبر 1467 اور 1481 ہے۔ آج آپ سے خصوصی request ہے کہ ان کو out of turn لے لیں۔

جناب سپیکر، صفحہ نمبر 16 پر سوال نمبر 1467 جناب خالد محمود وٹو صاحب کا ہے۔ وہ تشریف رکھتے ہیں؟

جناب سمیع اللہ خان، اور اس سے اگلا سوال 1481 ہے۔

جناب سپیکر، یہ 1481 میجر (ریٹائرڈ) احسان الٰہی چودھری صاحب کا ہے۔ کیا وہ تشریف رکھتے ہیں؟

جناب سمیع اللہ خان، out of turn لے لیں۔

جناب سپیکر، اگر محرک براجمان ہے پھر تو ٹھیک ہے۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! ان میں جو information ہے وہ بڑی اہم ہے۔

جناب سپیکر، آپ کی بات تو ٹھیک ہے لیکن محرک ہی تشریف نہیں رکھتے۔

جناب سمیع اللہ خان، آپ لے سکتے ہیں اس لئے آپ سے request کی ہے۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! on his behalf ہو سکتا ہے۔

جناب سپیکر، on his behalf تو ہو سکتا ہے لیکن out of turn نہیں لیا جا سکتا جب تک کہ محرک تشریف فرما نہ ہوں۔

رانا ثناء اللہ خان، جب سوال on his behalf take up ہو سکتا ہے تو پھر out of turn لے لیں اگر منسٹر صاحب کو اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر، جی لاء منسٹر صاحب! آپ اس پر کچھ روشنی ڈالیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! on his behalf اس وقت ہو سکتا ہے جب ہاؤس میں question put ہو جائے۔ اگر question آئی نہیں رہا تو out of turn لینے کے لئے ان کے behalf پر request کیسے کی جا سکتی ہے؟

جناب سپیکر، ان کی حاضری ادھر ضروری ہے۔

جناب سمیع اللہ خان، یہی سوال ہے جس سے محکمہ کی بلکہ لوکل باڈیز منسٹر کی کارکردگی بھی سامنے آتی ہے۔

جناب سپیکر، آپ کی بات تو ٹھیک ہے لیکن محرک کو تو ادھر ہونا چاہئے تھا۔

چودھری عبدالغفور خان، جناب سپیکر! اسی قسم کا ایک سوال 1632 ہے اور یہ بڑا اہم ہے۔

جناب سپیکر، آپ پلیز تشریف رکھیں۔اس کی بھی turn آجائے گی۔

چودھری عبدالغفور خان، اس سے وہ آگے ہے۔ اگر نہ آئے تو out of turn مہربانی کریں۔ میں نے یہ بڑا پرانا سوال دیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر، اگلا سوال جناب بلال یٰسین صاحب کا ہے۔

جناب بلال یٰسین، میں اپنی بات کو جلدی سمیٹتا ہوں۔ یہ سوال نمبر 521 ہے۔

پی پی- 129 میں عملہ صفائی کی تفصیل

*521، جناب بلال یٰسین، کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) پی پی- 129 میں سیوریج کی صفائی کے لئے تعینات افراد کے نام اور ان کے حلقہ جات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) اس حلقہ میں سیوریج کی بہتری کے لئے 1999 سے آج تک کتنی رقم کس کس جگہ خرچ ہوئی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی،

(الف) پی پی- 129 میں سیور کی صفائی کے لئے پانچ سینٹرز ہیں جن پر مندرجہ ذیل افراد تعینات ہیں۔

کریم پارک سنٹر

1- منظور مسیح	2- بوٹا مسیح	3- عاشق مسیح
4- بھولا مسیح	5- شریف مسیح	6- امانت مسیح
7- رشید مسیح	8- جاوید مسیح	

باغ منشی لدھا سنٹر

1- شوکت مسیح (داروغہ) 2- رفیق مسیح 3- صدیق مسیح
4- لبھا مسیح 5- مشتاق مسیح 6- پو مسیح

بلال گنج سنٹر

1- جیرا مسیح (داروغہ) 2- مشتاق مسیح 3- برکت مسیح
4- حاجی مسیح 5- رفیق مسیح 6- خادم مسیح
7- شریف مسیح 8- ظہور مسیح 9- سلیم مسیح
10- آصف مسیح

نہرو پارک سنٹر

1- کالو مسیح (داروغہ) 2- شوکا مسیح 3- آصف مسیح
4- ریاض مسیح 5- رانا مسیح

مین آؤٹ فال سنٹر

1- چن مسیح (داروغہ) 2- مشتاق مسیح 3- بابر مسیح
4- طارق مسیح

(ب) سٹی گورنمنٹ بننے کے بعد اس حلقہ میں سیور کی بہتری کے لئے ساڑھے چودہ لاکھ روپے خرچ ہوئے۔

1- سیور کی بہتری کے لئے یونین کونسل نمبر 70,69,67 اور 71 کے لئے 11 لاکھ روپے خرچ ہوئے۔

2- یونین کونسل 68 میں سیور کی بہتری کے لئے ڈیڑھ لاکھ روپے خرچ ہوئے۔

3- یونین کونسل 83 میں سیور کی بہتری کے لئے ڈیڑھ لاکھ روپے خرچ ہوئے۔

مزید برآں واسا نے 1999 سے سٹی گورنمنٹ کے قیام تک مذکورہ علاقے میں سیور کی بہتری کے لئے کوئی نیا کام نہیں کروایا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

جناب بلال یٰسین: جناب سپیکر! میں اس پر comments دوں گا۔ انہوں نے 1999 سے آج تک کا جو چارٹ مجھے دیا ہے کہ اس میں اتنے employees ہیں۔ میں آپ کی توجہ چاہوں گا کہ اڑھائی پونے تین لاکھ کی آبادی پر مشتمل یہ حلقہ ہے اور اس میں 30 کے قریب sewer men یہاں پر employees ہیں۔ اس کا ریکارڈ موجود ہو گا۔ آپ 1999 سے پیچھے چلے جائیں اور اس ریکارڈ میں دیکھیں کہ یہاں پر strength کیا تھی؟ کیا یہ مناسب ہے کہ اس strength کو کم کیا جائے۔ دوسرا میں نے سوال کیا تھا کہ مجھے بتایا جائے۔۔۔

جناب سپیکر: بلال صاحب! آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟ پہلے ایک ضمنی سوال کریں۔

جناب بلال یٰسین: جناب سپیکر! میں اس پر comments دینا چاہتا ہوں۔ انہوں نے سیوریج کی betterment کے لئے بتایا ہے کہ جو انہوں نے figures دیئے ہیں لیکن جواب کے جز (ب) میں جو ذکر کیا ہے وہ ڈیڑھ لاکھ، گیارہ لاکھ ٹوٹل بارہ پندرہ لاکھ روپیہ بنتا ہے جو اس کی betterment کے لئے انہوں نے دیا ہے۔ مجھے بتایا جائے کہ واسا کی یہ جو کارکردگی ہے اس کو increase کرنے کا سوچ رہے ہیں یا نہیں؟

جناب سپیکر: شکریہ۔ منسٹر ہاؤسنگ!

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی: جناب سپیکر! پہلے تو میں بتاؤں کہ ان کے سوال کے جواب کے مطابق departmental responsibility ہے جو ڈیپارٹمنٹ نے پالیسی بنائی ہے۔ اگر یہاں پر اتنے ملازموں کی ضرورت ہے تو انہوں نے ملازم رکھنے ہیں۔ جہاں تک انہوں نے کہا کہ پہلے یہاں پر زیادہ ہوا کرتے تھے اور آج یہ کم ہیں۔ پہلے تو اور بھی بہت کچھ ہوا کرتا تھا جو آج نہیں ہوتا۔ اس میں یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ آج جو ہے وہ غلط ہے اور جو پہلے تھا وہ صحیح ہے۔ آج کے مطابق جتنے وہاں پر ملازموں کی ضرورت ہے اس کے مطابق انہوں نے اس کو nominate کیا ہے۔

جہاں تک ان کا دوسرا سوال ہے کہ یہاں پر جو figures دی گئی ہیں کہ یہاں پر ساڑھے چودہ لاکھ روپے خرچ ہوئے۔ یہ figures on record ہوتے ہیں۔ ڈیپارٹمنٹ یہاں پر اتنا بڑا مذاق یا غلط بیانی

نہیں کر سکتا کہ یہاں پر غلط figures دی جائیں۔ یہ ریکارڈ میں ہیں' اگر آپ کی information کے مطابق یہاں پر زیادہ لگے ہیں تو let us know, وہ زیادہ والے پیسے تو واپس لینے چاہئیں۔ پتا نہیں وہ کون لے گیا ہے' وہ آپ ہمیں واپس دے دیں مگر جو ہمارے ریکارڈ کے مطابق لگے ہیں وہ ساڑھے چودہ لاکھ روپے ہیں۔

جناب سپیکر: جی شکریہ۔ اگلا سوال میجر ریٹائرڈ احسان اللہ صاحب کا out of turn لیا جاتا ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) احسان الٰہی چودھری: جناب سپیکر! پہلے تو میں یہ کہوں گا کہ آپ میرے نام کی تصحیح کر لیں کیونکہ میرا نام احسان اللہ نہیں بلکہ احسان الٰہی ہے۔

جناب سپیکر: جی' آپ اپنے سوال کا نمبر پکاریں۔

میجر (ریٹائرڈ) احسان الٰہی چودھری: سوال نمبر 1481 ہے۔

لوکل گورنمنٹ کے نئے سسٹم میں اداروں کی کارکردگی

*1481. میجر (ریٹائرڈ) احسان الٰہی چودھری: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی ازراہ نوازش فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نئے لوکل گورنمنٹ سسٹم کے تحت محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن میں ضم کر دیا گیا اور عملہ پی۔ایچ۔ای۔ڈی کو بھی T.M.As کو دے دیا گیا اور اس محکمے کی ناقص کارکردگی کی بناء پر اسے ختم کیا گیا ہے۔ اس محکمے کی واٹر سپلائی سکیمیں جہاں جہاں بھی مکمل کی گئی تھیں بند پڑی ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ نے ضم ہونے کے باوجود لوکل گورنمنٹ کے مساوی اپنا نظام چلا رکھا ہے اور فنڈز جو T.M.As کو ٹرانسفر ہونا تھے وہ ابھی تک پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کے آفیسران کے اکاؤنٹ میں پڑے ہیں جس کی وجہ سے سکیمیں نامکمل پڑی ہیں اور تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن اس وجہ سے پریشانی اور مشکلات سے دوچار ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس مساوی نظام اور افسران کے رویہ کی وجہ سے لوکل گورنمنٹ سسٹم پر منفی اثرات پڑ رہے ہیں اور رکاوٹیں پیدا ہو رہی ہیں؟

(د) اگر درج بالا اجزاء درست ہیں تو کیا حکومت ان کے تدارک کے لئے کوئی اقدامات کر رہی ہے۔ اگر اس بارے میں کچھ نہ کیا جا رہا ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی:

(الف) ہاں! یہ درست ہے کہ نئے لوکل گورنمنٹ سسٹم کے تحت محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن میں devolve کر دیا ہے۔ پی۔ایچ۔ای۔ڈی (Field Formation) کا عملہ متعلقہ T.M.As کو دے دیا گیا ہے۔ نئے ضلعی حکومتوں کے نظام کے تحت اس محکمہ کو T.M.A میں devolve کیا گیا ہے نہ کہ ناقص کارکردگی کی بناء پر محکمہ کی تمام سکیمیں متعلقہ T.M.A کو ٹرانسفر کر دی گئی ہیں۔ اب maintenance کی ذمہ داری T.M.A کی ہے لہذا سکیموں کے بند ہونے کے بارے میں متعلقہ T.M.A بہتر جانتی ہے۔

(ب) ضلعی گورنمنٹ نظام کے تحت محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کا مکمل فیلڈ سٹاف T.M.A میں devolve کر لیا ہے اور اب P.H.E.D کے بجٹ میں صرف چیف انجینئر کے دفاتر اور چار Monitering & Evaluation سیل کام کر رہے ہیں تاکہ صوبہ کے تمام T.M.As کو فنی مشاورت دی جا سکے۔ اس کے علاوہ فنانس ڈیپارٹمنٹ متعلقہ T.M.As کو سکیموں کی تکمیل کے لئے فنڈز جاری کر رہا ہے۔ اس سال فنانس ڈیپارٹمنٹ نے محکمہ کو کوئی بجٹ release نہیں کیا۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ مساوی نظام کی وجہ سے اور افسران کے رویے کی وجہ سے لوکل گورنمنٹ سسٹم پر منفی اثرات پڑ رہے ہیں۔ اس کے برعکس محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سے صوبائی گورنمنٹ اور T.M.As کو فنی اور تکنیکی مشاورت مہیا کی جا رہی ہے۔

(د) چونکہ ضلعی حکومتوں کا نظام رائج ہو چکا ہے۔ اس نظام میں اگر کوئی خامی حکومت کے نوٹس میں لائی جائے تو حکومت اس کو درست کرنے کے لئے مناسب احکامات جاری کرے گی۔

میجر (ریٹائرڈ) احسان الٰہی چودھری، وزیر موصوف کے عملے نے بڑا اچھا جواب لکھا ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ on ground dual system ابھی بھی چل رہا ہے۔ T.M.A کا محکمہ بھی چل رہا ہے اور پبلک

ہیلتھ انجینئرنگ بھی چل رہا ہے جس وجہ سے ڈویلپمنٹ کے جتنے کام ہیں وہ ٹھپ پڑے ہیں۔

جناب سپیکر، آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

میجر (ریٹائرڈ) احسان الٰہی چودھری، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس جواب سے میں مطمئن نہیں ہوں۔ میں یہ کہتا ہوں کہ وزیر موصوف موقع پر چیک کروائیں کہ تحصیل میونسپل، ڈسٹرکٹ منڈی بہاؤالدین میں جتنے منصوبے ہیں وہاں پر T.M.A کا محکمہ بھی کام کر رہا ہے اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کا محکمہ بھی کام کر رہا ہے، devolution کے باوجود بھی یہ dual system چل رہا ہے جس وجہ سے وہاں پر کاموں میں رکاوٹ پیدا ہو رہی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ ابھی جو آخری سوال dispose of ہوا ہے وہ 521 تھا۔ اس کے بعد ہم 1481 پر آ گئے ہیں۔ میں آپ سے یہ جاننا چاہوں گا کہ کیا 521 کے بعد 1481 تک جتنے سوالات ہیں وہ سارے ختم ہو گئے ہیں؟

جناب سپیکر، ابھی تو وقفہ سوالات میں صرف سات منٹ باقی ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں جو عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جو سوالات ہم نے درمیان میں چھوڑ دیئے ہیں اور 1481 پر چلے گئے ہیں تو کیا یہ جو درمیان میں سوالات رہ گئے ہیں کیا یہ سوالات dispose of consider ہوں گے۔

جناب سپیکر، وہ سوالات dispose of consider ہوں گے۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! ہم نے درخواست کی تھی کہ آپ اس سوال کو out of turn لے لیں۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! آپ میری گزارش سنیں۔ ہم نے یہ سوال out of turn لے لیا باقی تمام سوالات ایوان کی میز پر ہی رکھے جاتے ہیں کیونکہ صرف سات منٹ رہتے ہیں اور جب وقت ختم ہو جائے گا تو تمام سوالات dispose of ہی تصور ہوں گے اور ایوان کی میز پر ہی رکھ دیئے جائیں گے۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال بھی میجر صاحب کے سوال سے متعلقہ ہی ہے اس لئے وزیر متعلقہ اس کا اکٹھا ہی جواب دے دیں۔ سوال کے جز (الف) کے جواب میں یہ کہا گیا ہے کہ "ہاں یہ درست ہے کہ نئے لوکل گورنمنٹ سسٹم کے تحت محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن میں devlove کر دیا گیا ہے۔" میں سمجھتا ہوں کہ وزیر ہاؤسنگ کو devolve کے معنی بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ پی۔ایچ۔ای۔ڈی (field formation) کا عملہ متعلقہ T M A کو دے دیا گیا ہے۔ وزیر صاحب یہ فرمائیں کہ in which capacity یہ اس محکمہ کا جواب دے رہے ہیں جبکہ ان کے پاس نہ اس محکمہ کا administrative control ہے ' نہ financial management ہے ' یہ محکمہ devolve ہو کر T M A کو دیا جا چکا ہے اور اس کا عملہ بھی ساتھ دیا جا چکا ہے۔

جناب سپیکر، جی' وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی!

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی، جناب سپیکر! رانا صاحب بڑے سینئر ممبر ہیں۔ میں صرف ان سے اتنی گزارش کروں گا کہ نہ تو میں نے یہ کہا ہے کہ میرا پورا ڈیپارٹمنٹ devolve ہوا ہے اور نہ مجھے یہ کہنا ہے کہ مجھے devolve کا پتا نہیں ہے۔ میں نے پہلے ہی گزارش کی ہے کہ ہاؤسنگ اور شہری ترقی میرا محکمہ ہے۔ اس کے بارے میں' میں پہلے بھی یہاں پر سٹیٹمنٹ دے چکا ہوں کہ وہ محکمہ ابھی بھی exist کرتا ہے اور میں ہی اس کی ایڈمنسٹریٹو اتھارٹی ہوں۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس میں کچھ چیزیں ہیں جو decentralize کی گئی ہیں جس میں پی۔ایچ۔ای۔ڈی کا بھی میں نے ذکر کیا ہے کہ یہ ڈیپارٹمنٹ devolve ہوا ہے اور اس کی percentage کے مطابق ابھی بھی اس کا متعلقہ وزیر یہاں پر ہے لہذا پی۔ایچ۔ای۔ڈی ڈیپارٹمنٹ مکمل طور پر devolve نہیں ہوا۔ اس کی کچھ چیزیں ہیں اور اس کا جواب متعلقہ وزیر ہی دیں گے۔ میں ہاؤسنگ اینڈ اربن ڈویلپمنٹ کا وزیر ہوں اور میرا ڈیپارٹمنٹ exist کرتا ہے لہذا وہ existence کے مطابق پی۔ایچ۔ای۔ڈی کا ڈیپارٹمنٹ ضرور ہے مگر اس کے متعلقہ وزیر بھی موجود ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' فرمائیں!

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ وزیر موصوف یا تو لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے مطابق بات کریں کیونکہ اس میں تو یہ درج ہے کہ اربن ڈویلپمنٹ، پبلک ہیلتھ انجینئرنگ اور ہاؤسنگ کے محکموں کو devolve کر دیا گیا ہے اور ان کا ایڈمنسٹریٹو کنٹرول اور financial management ضلعی حکومت میں devolve ہو گیا ہے۔ اب یہ کہہ رہے ہیں کہ کچھ ہوا ہے، کچھ نہیں ہوا۔ یا تو یہ لوکل گورنمنٹ آرڈیننس سے نکال کر اس کے مطابق ہمیں بتائیں کہ جناب اس کا یہ پورشن اس آرڈیننس کے مطابق devolve ہو گیا ہے اور باقی ہمارے پاس ہے۔ اس میں تو مکمل devolve کا لکھا گیا ہے۔ اگر انہوں نے over the Ordinance کوئی ایسے arrangements کئے ہیں کہ انہوں نے قانون سے بالاتر کچھ چیزیں اپنے پاس رکھ لی ہیں اور اس آرڈیننس کی violation ہے اور کچھ چیزیں نیچے بھیج دی ہیں اس کے متعلق یہ تفصیل سے بتائیں کہ یہ چیزیں ہمارے پاس ہیں اور یہ چیزیں ضلعی حکومت کے پاس ہیں تاکہ لوگوں کا، اس ایوان کا اور ممبران کا وقت ضائع نہ ہو، جو چیزیں ان کے پاس ہیں، جو ایڈمنسٹریٹو کنٹرول ان کے پاس ہے اس سے متعلقہ سوال کیا جانے باقی نہ کیا جائے۔ ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ جو ڈیپارٹمنٹ devolve ہو چکے ہیں ان سے متعلق یہاں پر سوالات ہی نہ کئے جائیں اور ان سے متعلق یہاں پر وزیر بھی نہ ہوں۔ دونوں چیزیں نہیں ہونی چاہئیں، جس طرح سے پنجاب میں واپڈا کا وزیر نہیں ہے اسی طرح جو محکمہ پنجاب کے پاس نہیں ہے اس کا بھی وزیر نہیں ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر، جی، وزیر ہاؤسنگ!

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی، جناب سپیکر! عرض یہ ہے کہ یہاں پر ان کو پاکستان لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کی بات کھٹکتی ہے اور یہ اسی پر بات کرتے ہیں کہ وزیر یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم اس سے بالاتر ہیں۔ پی۔ایل۔جی۔او اس حکومت کا حصہ ہے اور ہم اس سے بالاتر نہیں ہیں۔ میری کچھ گزارشات ہیں کہ جو چیزیں اب تک devolve ہو چکی ہیں اور ہماری حکومت کے آنے تک جو ہوئی ہیں وہ exist کرتی ہیں۔ اب جو ڈیپارٹمنٹ کا کام ہے That is under process to be devolved. مگر اس میں ترمیم کی ضرورت ہے اور اس میں amendment کی بات چل رہی ہے مگر جو میرے بھائی پی۔ایچ۔ای۔ڈی کی بات کر رہے ہیں تو وہ ڈیپارٹمنٹ devolve ہوا ہے۔ اس میں کچھ حصہ باقی ہے جس کا جواب متعلقہ وزیر دے

سکتے ہیں۔ میں نے جہاں تک بات کی تھی وہ ہاؤسنگ اور اربن ڈویلپمنٹ کی بات کی تھی اور اس کا ایڈمنسٹریٹو کنٹرول آج بھی میرے پاس ہے۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! انہوں نے اس سارے مسئلے کو confuse کر دیا ہے۔ یہ کہہ رہے ہیں کہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کا محکمہ devolve ہو چکا ہے لیکن ابھی کچھ باقی ہے۔ یہاں پر تو صرف وزیر صاحب ہی ہیں اور تو کچھ نہیں ہے۔ ان کے پاس یا تو جھنڈا ہے یا ڈنڈا ہے۔ جو محکمے devolve ہو چکے ہیں' ابھی وزیر صاحب نے on the floor of the House یہ فرمایا ہے کہ amendment کی بات چل رہی ہے۔ یہ جائیں کہ یہ بات کہاں پر چل رہی ہے؟ اس کے متعلق یہ وضاحت کریں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ وہ جواب دیتے ہیں' آپ تشریف رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' فرمائیں!

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور، شکریہ۔ جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ جو اس وقت contentious parts میں administrative control ایک part ضرورت ہے لیکن اسمبلی کے Rules of Procedure کی wording ہے اس میں clearly لکھا ہے کہ:

Administrative control are officially connected by any design of the Government provincial tier is the superior body.

اور اس کی رو سے یہ بات طے ہے کہ جو لوکل گورنمنٹ آرڈیننس میں چیزیں دی گئی ہیں وہ devolve کر کے third tier کے اندر دی گئی ہیں جو کہ districts اور T M As کے اندر بھی ہیں۔ اب officially connected Minister ہیں یا نہیں کہ لوکل گورنمنٹ آرڈیننس' اس کے بارے میں کچھ کہتا ہے۔ رانا صاحب اس کے بارے میں پوچھ لیں کیونکہ وزیر by all means of Constitution ہمارے پارلیمنٹ کے procedure کے تحت' صوبائی اسمبلی رولز آف پروسیجر کے تحت Minister is officially connected in his ministerial responsibilities اب اس محکمہ میں ملازمین ان کے ایڈمنسٹریٹو کنٹرول میں ہیں یا نہیں ہیں that does not make any bar upon the Minister to give an answer on the floor

of the Parliament کیا ان کے ساتھ ان کا کوئی financial control ہے یا نہیں ہے؟ وہ بھی کوئی bar اس پر نہیں لگاتا۔ Minister is officially connected with his department۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی، جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر، بقیہ سوالات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

جوبلی ٹاؤن کے الاٹیوں کے لئے گرڈ اسٹیشن چارجز

*350۔شیخ امجد عزیز، کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایل۔ڈی۔اے کے زیر انتظام جوبلی ٹاؤن لاہور میں پلاٹ وہاں پر اس وقت کے نرخوں سے کئی گنا زیادہ ریٹ پر عوام کو فروخت کئے گئے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پلاٹ کی قیمت خرید میں سڑکات، پانی، بجلی اور سوئی گیس سمیت تمام سہولیات کے لئے چارجز شامل تھے اور اسی بناء پر لوگوں نے زیادہ چارجز کو بھی بہتر سہولیات کے لئے قبول کر لیا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اب اصل چارجز کے علاوہ ایل۔ڈی۔اے گرڈ اسٹیشن چارجز کے طور پر مبلغ -/1042 روپے فی مرلہ الاٹیوں سے وصولی کر رہا ہے؟ اور اس کی ادائیگی کے بغیر نقشے پاس نہیں کئے جا رہے؟

(د) کیا مذکورہ بالا نکات کی روشنی میں الاٹیوں پر ناروا بوجھ اور اخباری پیشکش اور اس کے جواب میں درخواستوں کی شرائط اور معاہدے کی خلاف ورزی نہ ہے۔ اگر ہاں تو کیا حکومت اس کی وصولی روکنے اور الاٹیوں کو سہولت مہیا کرنے کو تیار ہے؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟ کب تک؟ اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی:

(الف) ایل۔ڈی۔اے نے جوبلی ٹاؤن کے لئے زمین مارکیٹ ریٹ پر خریدی اور اس قیمت خرید میں ترقیاتی اخراجات جمع کر کے جس قیمت کا تعین ہوا۔ اس قیمت پر عوام کو فروخت کر دی گئی۔ لہذا اس وقت کے نرخوں کے کئی گنا زیادہ قیمت وصول کرنے والی بات درست نہ ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ پلاٹ کی قیمت خرید میں تمام سہولیات مثلاً بجلی' پانی' سیوریج اور سوئی گیس کے چارجز شامل تھے اور لوگوں نے بہتر سہولیات کی خاطر ان تعین کردہ چارجز کو قبول کیا۔

(ج) یہ درست ہے کہ ایل۔ڈی۔اے گرڈ اسٹیشن چارجز کے طور پر الاٹیوں سے 1042 روپے فی مرلہ وصول کر رہا ہے اور اس کی ادائیگی کے بغیر نقشے پاس نہیں کئے جا رہے۔ گرڈ اسٹیشن سے متعلقہ مسئلے کا پس منظر کچھ یوں ہے کہ یہ مسئلہ ایل۔ڈی۔اے نے گورنر پنجاب کی خدمت میں پیش کیا تھا۔ انہوں نے یہ مسئلہ چیف سیکرٹری پنجاب کے سپرد کیا۔ تاہم واپڈا نے چیف سیکرٹری پنجاب کے ساتھ میٹنگ کی جس میں 50 فیصد شرح کتنی حصہ ادا کرنا پڑا جس کی وجہ سے اضافی اخراجات کا نوٹس جاری کرنا پڑا جو کہ قانوناً درست ہے۔

(د) جوبلی ٹاؤن سکیم میں جاری کردہ الاٹمنٹ لیٹر کے پیرا (5) میں چونکہ واضح طور پر ذکر کیا گیا ہے کہ وقت بوقت قوانین بحوالہ پلاٹ نافذ کئے گئے۔ قوانین کی پابندی لازمی ہے۔ لہذا الاٹی سے -/1042 روپے فی مرلہ وصولی بطور گرڈ اسٹیشن چارجز معاہدے کی خلاف ورزی نہ ہے۔

غازی آباد کے سیوریج اور صفائی کے مسائل

*407۔ شیخ امجد عزیز: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ غازی آباد مین بازار نمبر 2 اور محمد نبی نگر گلی نمبر 2 اس سے متعلقہ گلیاں عرصہ دراز سے ناقص سیوریج کے نظام سے بری طرح متاثر ہیں۔ آبادی میں تمام دن گھروں کا پانی کھڑا رہتا ہے اور لوگوں کو گزرنے میں شدید مشکلات کا سامنا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس آبادی میں صفائی کا نظام نہ ہونے کے برابر ہے اور تمام دن کوڑا کرکٹ گلیوں میں بکھرا رہتا ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان آبادیوں میں سیوریج اور صفائی کے نظام کو بہتر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی:

(الف) غازی آباد میں بازار نمبر 2 میں سیوریج سسٹم موجود ہے۔ جبکہ محلہ نبی نگر گلی نمبر 2 میں واسا کا لگایا ہوا سیور موجود نہ ہے۔ یہاں پر پرائیویٹ سیور لگایا تھا جو کہ صحیح کام نہیں کرتا اور کبھی کبھار بند ہو جاتا ہے اور واسا کا عملہ شکایت ملنے پر کارروائی کرتا ہے۔ جہاں تک متعلقہ گلیوں کا تعلق ہے یہ گلیاں 4 فٹ سے 5 فٹ تک چوڑی ہیں وہاں پر سیور کا لگنا تکنیکی طور پر ممکن نہیں ہے۔ البتہ وہاں پر نالیاں موجود ہیں اور واسا کے سیوریج نظام کے ساتھ منسلک ہیں اور یہ درست نہیں ہے کہ آبادی میں گلیوں کا پانی کھڑا رہتا ہے اور نہ ہی لوگوں کو گزرنے میں کوئی دشواری پیش آتی ہے۔

(ب) یہ واسا سے متعلقہ نہ ہے۔

(ج) تکنیکی طور پر تنگ گلیوں یعنی 4 فٹ سے 5 فٹ چوڑی جہاں پر پانی اور سوئی گیس کے پائپ بھی موجود ہیں وہاں فنی طور پر سیور پائپ کا لگانا تکنیکی لحاظ سے ممکن نہیں ہے۔

سبزہ زار سکیم فیز II کی ڈویلپمنٹ

*578۔مہر اشتیاق احمد، کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

فیز -II سبزہ زار سکیم لاہور کی ڈویلپمنٹ کیوں مکمل نہیں ہوئی جبکہ حکومت تمام پیسے وصول کر چکی ہے؟ فیز -II سبزہ زار سکیم کی ڈویلپمنٹ کب تک مکمل ہو گی؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی:

یہ درست ہے کہ فیز -II سبزہ زار سکیم کی ڈویلپمنٹ مکمل نہ ہو سکی ہے۔ تاہم اصل صورت حال یہ ہے کہ فیز -II سبزہ زار سکیم کی ڈویلپمنٹ کا ٹھیکہ میسرز تعمیر نو کو مورخہ 25-5-90 کو دیا گیا۔ لیکن فرم نے 66 فیصد کام مکمل کر کے ادھورا چھوڑ دیا۔ لہذا ایل۔ڈی۔اے نے فرم کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے فرم کا ٹھیکہ مورخہ 1-4-97 کو شق نمبر C/3 کے تحت منسوخ کر دیا تاکہ باقی کام فرم کے risic & cost پر کروایا جائے۔

اس منسوخی کے خلاف فرم نے عدالت سے رجوع کر لیا اور عدالت سے ایل۔ڈی۔اے کے خلاف مبلغ 124,656 ملین روپے کی ڈگری حاصل کر لی۔ ایل۔ڈی۔اے نے اس فیصلہ کے خلاف اعلیٰ عدالت میں اپیل کی جو کہ ابھی تک زیر التواء ہے اور اس پر ابھی کوئی فیصلہ نہ ہوا ہے۔ ڈویلپمنٹ مکمل نہ کرنے کی تمام تر ذمہ داری مذکورہ فرم/ٹھیکیدار کی ہے' تاہم مسئلے کے حل کے لئے باقی ماندہ ڈویلپمنٹ کا کام مکمل کرنے کے لئے تخمینہ جات تیار کر کے PC-1 کی منظوری کے لئے کیس گورننگ باڈی میں پیش کیا جا رہا ہے۔ PC-I کی منظوری کے بعد فیز -II سبزہ زار سکیم کی ڈویلپمنٹ کا کام ایک سال کے عرصہ میں مکمل کر لیا جائے گا۔

ٹاؤن شپ لاہور میں قبرستان کے لئے مختص اراضی کی تفصیل

*637، محترمہ عابدہ جاوید، کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ٹاؤن شپ لاہور میں کہاں کہاں کتنے کتنے رقبہ پر قبرستان کے لئے جگہ مختص کی گئی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ٹاؤن شپ لاہور میں واقع کسی بھی قبرستان میں مردوں کو دفن کرنے کے لئے جگہ نہیں رہی اور تمام قبرستان پُر ہو چکے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اہلیان علاقہ کے مطالبہ پر سابقہ حکومت نے اس علاقہ میں قبرستان کے لئے جگہ مختص کرنے کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی تھی۔ اگر ایسا ہے تو اس کمیٹی نے جو سفارشات حکومت کو ارسال کیں' ان کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) اہلیان علاقہ کے اس مسئلہ کے حل کے لئے حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے؟

(ہ) اس وقت کی کتنی اراضی اور پلاٹ اس سکیم میں کہاں کہاں کتنے کتنے مرلے کے خالی ہیں اور یہ کس کس مقصد کے لئے مخصوص کئے گئے ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی:

(الف) قائداعظم ٹاؤن سکیم کی منصوبہ بندی کرتے وقت اس پوری سکیم کے لئے چھ قبرستان کی جگہ مخصوص کی گئی تھی جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

	مربع فٹ	مرلہ	کنال
1۔ سیکٹر B-I بلاک نمبر 9	00	14	19
2۔ سیکٹر C-II بلاک نمبر 5	00	06	39
3۔ سیکٹر D-I بلاک نمبر 2	00	06	-
4۔ سیکٹر D-II بلاک نمبر 4	00	06	8
5۔ انڈسٹریل ایریا	00	00	190
6۔ NILI-II	00	05	26

(ب) یہ غلط ہے کہ ٹاؤن شپ کے قبرستان میں اب مزید قبریں بنانے کی جگہ نہیں ہے۔ مذکورہ بالا قبرستان قائداعظم ٹاؤن کے رہائشیوں کے لئے مردوں کی تدفین کے لئے زیر استعمال ہیں۔ ان میں سے ٹاؤن شپ سکیم کے عیسائی رہائشی بلاک نمبر 5 سیکٹر C-II اور بلاک نمبر 9 سیکٹر B-I کے دو قبرستانوں میں اپنے مردے دفن کر دیتے ہیں۔ ان دو قبرستانوں میں کافی زمین خالی پڑی ہے جبکہ باقی چار قبرستانوں میں مسلمانوں کے مردوں کی تدفین عمل میں لائی جا رہی ہے۔ ان چار قبرستانوں میں ابھی تک جگہ ختم نہیں ہوئی ہے۔ انڈسٹریل ایریا میں رقبہ کے لحاظ سے قائداعظم ٹاؤن سکیم کا بڑا قبرستان بنایا گیا تھا جس کا کل رقبہ 190 کنال تھا۔ اس قبرستان میں پچاس کنال رقبہ ابھی تک خالی پڑا ہے۔ دوسرا سیکٹر D-I بلاک نمبر 4 میں 8 کنال کے مرلے کے قبرستان میں تاحال تقریباً ڈیڑھ کنال رقبہ خالی پڑا ہے۔

(ج) حکومت کی جانب سے ایسی کسی کمیٹی کی تشکیل یا اس کی مرتب کردہ سفارشات کا ایل۔ڈی۔اے کو علم نہ ہے۔

(د) ایل۔ڈی۔اے سے متعلقہ نہ ہے۔

(ہ) 1994 میں جب ٹاؤن شپ سکیم محکمہ ہاؤسنگ سے ایل۔ڈی۔اے کو منتقل ہوئی تو اس وقت کچھ کمرشل اور یوٹیلٹی سائٹ کے پلاٹ خالی حالت میں ایل۔ڈی۔اے کو منتقل کئے گئے۔ اس کے علاوہ محکمہ ہاؤسنگ نے کوئی رہائشی پلاٹ خالی حالت میں ایل۔ڈی۔اے کو منتقل نہ کیا کیونکہ ٹاؤن شپ سکیم کے رہائشی پلاٹ محکمہ ہاؤسنگ کے دور میں یا تو الاٹ ہو چکے تھے یا ان پر ناجائز قبضے ہو چکے تھے۔ البتہ ایل۔ڈی۔اے نے حال ہی میں اپنی کوششوں سے چند پلاٹوں پر ناجائز قبضہ بھی ختم کروا دیا ہے اور جن کو Disposal of Land Development Authorities Regulations Act 1998 کے نئے قانون کے تحت نیلام کیا جاتا ہے۔

لاہور شہر کے چوکوں پر P.H.A کے ترقیاتی کاموں کی تفصیل

*1167: جناب محمد آجاسم شریف: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) P.H.A نے لاہور شہر کے کن کن چوکوں کو جنوری 2000 سے دسمبر 2002 تک اپ گریڈ کیا ہے۔ کہاں کہاں ترقیاتی کام کروائے ہر چوک پر لاگت اور منصوبہ مکمل کرنے والی فرموں کے نام اور تکمیل مدت کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) P.H.A نے جن چوکوں میں ترقیاتی کام کروائے ان کی دیکھ بھال کے لئے عملے کی تعداد عہدہ اور گریڈ وائز تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی:

(الف) تفصیل درج ذیل ہے۔

لاہور شہر کے چوکوں پر P.H.A کے ترقیاتی کاموں کی تفصیل

(جنوری 2000 تا دسمبر 2002)

نمبر شمار	نام مصوبہ	مدت	فرم	لاگت	اجراء
1۔	کمرچوک سے دلی چوک تک	15	خان کو	0.120 ملین	ڈان 27-08-2002
2۔	نیازی چوک	25	بشیر احمد چودھری	0.140 ملین	نوائے وقت 13-5-2002
3۔	عمور الٰہی چوک	30	الشیخ اظہر پرائز	0.08 ملین	نوائے وقت 20-082001
4۔	چوبرجی چوک	30	لاہور کنسٹرکشن	0.360 ملین	جنگ 17-07-2002

(ب) جن چوکوں اور علاقوں میں پی۔ایچ۔اے نے ترقیاتی کام کرائے ہیں وہاں پہلے سے موجود سٹاف (جو کہ ڈپٹی ڈائریکٹر، سپروائزر، ہیڈ مالی اور مالی پر مشتمل ہے) ان کی دیکھ بھال کر رہے ہیں اور ان کاموں کے لئے مزید کوئی عملہ تعینات نہیں کیا گیا ہے۔

P.H.A کے چیئرمین اور آفیسرز کو حاصل مراعات کی تفصیل

*1168، جناب محمد آجاسم شریف، کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا P H A کے چیئرمین اور دیگر افسران حکومت سے مستعار لئے گئے یا عام پبلک سے تعینات کئے گئے ہیں؟

(ب) کیا P.H.A میں سرکاری افسران کے علاوہ کوئی ماہرین بھی رکھے گئے ہیں ان کا میرٹ کیا ہے اور ان ماہرین کو کیا مراعات دی جا رہی ہیں؟ تفصیل فراہم کی جائے۔

(ج) P H.A کے چیئرمین اور دیگر افسران کو کیا مراعات دی جا رہی ہیں؟ عہدہ و گریڈ وائز تفصیل فراہم کی جائے

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی:

(الف) P.H.A کے چیئرمین اور دیگر افسران یا تو ادارے کے اپنے ملازم ہیں یا حکومت نے تعینات کئے ہیں عام پبلک سے نامزدگی نہیں ہوئی۔

(ب) PHA نے سرکاری افسران کے علاوہ کوئی بھی ماہر نہیں رکھا ہوا۔

(ج) PHA کے چیئرمین اور دیگر افسران کی تفصیل مع عہدہ درج ذیل ہے۔ مراعات گریڈ کے مطابق ہیں کوئی خصوصی مراعات نہیں دی جاتی ہیں۔

نمبر شمار	نام	عہدہ گریڈ
1۔	جناب کامران لاشاری	چیئرمین/ڈائریکٹر جنرل 20
2۔	رفاقت علی سہریا	ڈائریکٹر پارکس 20
3۔	محمد جمیل خان	ڈائریکٹر ایڈمنسٹریشن 19
4۔	اعجاز منصور	ڈائریکٹر فنانس 19
5۔	مصباح الحسن ڈار	ڈائریکٹر پارٹیکپیر (نارتھ) 19
6۔	رشید احمد صدیقی	ڈائریکٹر پارٹیکپیر (ساؤتھ) 19
7۔	ناہید گل بلوچ	مجسٹریٹ 18
8۔	انصار احمد خان	ڈائریکٹر انجینئرنگ 18
9۔	احمد ملک	ڈائریکٹر مارکیٹنگ 18
10۔	سہیل بھٹی	ڈپٹی ڈائریکٹر مارکیٹنگ 18
11۔	شاہد ندیم	ڈپٹی ڈائریکٹر ٹرانسپورٹ 18
12۔	آصف ظہیر	ایس۔او۔ٹو ڈی۔جی 18
13۔	جعفر علی	ڈپٹی ڈائریکٹر پارٹیکپیر 18
14۔	محمد طاہر اعجاز	ڈپٹی ڈائریکٹر پارٹیکپیر 18
15۔	علی نواز شاہ	ڈپٹی ڈائریکٹر پارٹیکپیر 18
16۔	محمد نواز رسے	ڈپٹی ڈائریکٹر پارٹیکپیر 18
17۔	اختر علی سہریا	ڈپٹی ڈائریکٹر پارٹیکپیر 18
18۔	سعید احمد	ڈپٹی ڈائریکٹر پارٹیکپیر 18

19۔	اختر محمود	ڈپٹی ڈائریکٹر ہارٹیکچر	18
20۔	محمد یعقوب	ڈپٹی ڈائریکٹر ہارٹیکچر	18
21۔	محمد تحسین	ڈپٹی ڈائریکٹر ہارٹیکچر	18
22۔	نصیر الحق	ڈپٹی ڈائریکٹر ایڈمن	17
23۔	سجاد احمد	ڈپٹی ڈائریکٹر ہارٹیکچر	17
24۔	ریاض احمد	ڈپٹی ڈائریکٹر انجینئرنگ	17
25۔	سلیم اقبال	ڈپٹی ڈائریکٹر الیکٹریکل	17
26۔	ذوالفقار علی سعدیا	اسسٹنٹ ڈائریکٹر ہارٹیکچر	17
27۔	خالد حسین	اسسٹنٹ ڈائریکٹر ہارٹیکچر	17
28۔	عامر ابراہیم	اسسٹنٹ ڈائریکٹر مارکیٹنگ	17
29۔	طارق شہزاد	اسسٹنٹ ڈائریکٹر مارکیٹنگ	17
30۔	عثمان غنی	اسسٹنٹ ڈائریکٹر مارکیٹنگ	17
31۔	حامد رانا	اسسٹنٹ ڈائریکٹر ٹرانسپورٹ	17

صادق آباد شہر میں رسانی آب
کے منصوبہ میں توسیع کی تفصیل

*1338۔چودھری محمد شفیق انور، کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) صادق آباد شہر میں زیر زمین پانی کڑوا ہے۔ 1964 میں واٹر سپلائی سکیم بنی تھی۔ اس وقت شہر کی آبادی پچیس ہزار نفوس پر مشتمل تھی جو اب بڑھ کر دو لاکھ سے تجاوز کر چکی ہے جس کی وجہ سے واٹر سپلائی سکیم ناکافی ہے۔

(ب) واٹر سپلائی سکیم کی توسیع کے لئے 1996 میں نیا توسیعی منصوبہ شروع کیا گیا تھا۔ اس پر آج تک کتنی رقم خرچ ہوئی ہے اور یہ منصوبہ کب تک مکمل ہو گا نیز آج تک مکمل نہ کرنے کی وجوہات بیان فرمائیں؟

(ج) یہ کہ صادق آباد کے شہری آج تک پینے کے صاف پانی سے محروم ہیں' اسے کس لئے آج تک مکمل نہیں کیا گیا؟

(د) یہ بھی بتایا جائے کہ نئی واٹر سپلائی سکیم پر آج تک کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی:

(الف) ہاں یہ درست ہے کہ واٹر سپلائی سکیم سسٹم ناکافی ہے۔

(ب) موجودہ ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے واٹر سپلائی سکیم فیز -II کا تخمینہ لاگت -/6,29,31,000 روپے تیار کیا گیا اور 1996 سے زیر تعمیر ہے۔ اس سکیم پر تاحال مبلغ -/3,04,10,000 روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ اب تک جو کام مکمل ہو چکے ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

صادق آباد شہر میں رسانی آب کے منصوبہ میں توسیع کی تفصیل

ٹیوب ویل ایک کیوسک ڈسچارج	8 نمبر
مشینری ٹیوب ویل	9 سیٹ
زیر زمین سٹوریج ٹینک ایک لاکھ گیلن	1 نمبر
پمپ برائے مشینری	9 عدد
فیڈنگ میں اسٹرنگ میں "18 و "20 قطر AC پائپ	33700 فٹ
ڈسٹری بیوشن سسٹم "3' "16 قطر	66420 فٹ

محکمہ اگست 2000 سے T M A میں ضم ہو چکا ہے اور اب اس سکیم کی تکمیل T.M.A صادق آباد کے ذمہ ہے۔ بقیہ رقم مہیا ہونے پر باقی کام تقریباً دو سال میں مکمل ہو سکتا ہے فنڈز کی فراہمی کے مطابق منصوبہ پر کام ہوتا رہا ہے لہذا اس کے مطابق سکیم مکمل ہوئی ہے۔

(ج) مطلوبہ فنڈز مہیا نہ ہونے کی وجہ سے سکیم کی تکمیل نہ ہو سکی بقیہ کام فنڈز مہیا ہونے پر تقریباً دو سال میں مکمل ہو سکے گا اور شہریوں کو پانی مہیا ہو سکے گا۔

(د) مورخہ 30-06-2002 تک -/3,04,10,000 روپے اس منصوبہ پر خرچ ہو چکے ہیں۔

تیزاب ملز روڈ فیصل آباد کے سیوریج کے منصوبہ کی تفصیل

*1439۔جناب فیض اللہ کموکا، کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) تیزاب ملز روڈ فیصل آباد، سیوریج پائپ ڈالنے کا کام کتنے عرصہ سے ہو رہا ہے؟

(ب) اس منصوبہ کی لاگت کیا ہے اور کام کی تکمیل کے لئے کتنا عرصہ مقرر کیا گیا ہے؟

(ج) یہ منصوبہ کب تک مکمل ہو جائے گا اور کام رکنے اور تاخیر کی وجوہات بھی بیان کریں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی:

(الف) واسا نے F.W.O کو ایک پیکج دیا تھا یہ کام اس پیکج کا حصہ ہے جو کہ 17-2-2000 کے M.O.U کے تحت دیا گیا تھا اور F.W.O نے یہ کام 3-7-2001 کو شروع کیا تھا۔

(ب) منصوبہ کی لاگت 13 991 ملین ہے اور کام کی تکمیل کے لئے M.O.U کے مطابق ڈیڑھ سال کا عرصہ مقرر کیا گیا تھا اور بعد میں کام کو مکمل کرنے کی تاریخ 31-12-2002 تک بڑھائی گئی۔

(ج) امید ہے یہ منصوبہ 30 جون 2003 تک مکمل ہو جائے گا تاخیر کی وجوہات مندرجہ ذیل ہیں:۔

I۔ اس منصوبہ کا تعلق تکنیکی وجوہات کی بنا پر سوسان روڈ سیور کے مکمل ہونے سے تھا اور اس طرح سوسان روڈ سیور کے چلنے سے پہلے اس منصوبہ پر کام نہ ہو سکتا تھا۔ اس لئے سوسان روڈ سیور چلنے کے بعد مدینہ ٹاؤن ڈسپوزل کا کنکشن اس لائن سے جوڑا گیا اس کے بعد تیزاب ملز روڈ پر کام شروع کیا گیا۔

II۔ اس منصوبہ کے تحت up stream کی طرف 1725 فٹ طویل اور down stream کی طرف 800 فٹ طویل پائپ لگایا گیا ہے۔

III۔ سڑک تنگ ہونے اور پہلے سے موجود forcemain اور پانی کی لائن ہونے کی وجہ سے کام کرنا مشکل ہے۔

IV۔ انڈسٹری ہونے کی وجہ سے یہ سڑک بند نہ کی جا سکتی ہے۔ کیونکہ انڈسٹری والوں کو راستہ دینا پڑتا ہے اور اسی وجہ سے کام کرنا مشکل ہے۔

ایف۔ڈی۔اے کے جاری کردہ
منصوبے فیصل ٹاؤن کی تکمیل

*1442: جناب فیض اللہ کموکا، کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایف۔ڈی۔اے فیصل آباد کے زیر نگرانی ستیانہ روڈ پر ایک منصوبہ فیصل ٹاؤن کے نام سے زیر تکمیل ہے؟

(ب) اس منصوبہ کو شروع ہونے کتنا عرصہ گزر چکا ہے اور تکمیل کے لئے مزید کتنا عرصہ درکار ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس منصوبہ کو کافی عرصہ پہلے مکمل ہو جانا چاہئے تھا لیکن یہ ابھی تک زیر تکمیل ہے تو کیا لہذا اس کے ذمہ داروں کے خلاف حکومت کارروائی کا کوئی ارادہ رکھتی ہے یا نہیں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی:

(الف) یہ درست ہے کہ ایف۔ڈی۔اے نے ستیانہ روڈ پر ایک منصوبہ فیصل ٹاؤن ہاؤسنگ سکیم کے نام پر شروع کیا تھا جس پر اب تک تعمیراتی کام مکمل نہ ہوا ہے۔

(ب) اس منصوبہ پر ترقیاتی کام 1996 میں شروع کیا گیا تھا محکمہ کے پاس ترقیاتی فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے اس وقت کے وائس چیئرمین F D A کی سربراہی میں مورخہ 18-9-99 کو تمام لوکل M P A's/M N A's دیگر گورننگ باڈی کے ممبران کے ساتھ ہونے والی میٹنگ میں فیصلہ ہوا کہ فیصل ٹاؤن ہاؤسنگ سکیم پر ترقیاتی کام تاحکم ثانی ختم کر دیا جائے۔ ان کے حکم کی تعمیل میں موقع پر ترقیاتی کام روک دیئے گئے۔ بعد ازاں اس منصوبے کی تفصیلات F D A کی گورننگ باڈی کے اجلاس منعقدہ مورخہ 02-2-27/2002-6-27/ 2002-9-3/02 16 کو پیش کیا گیا جس میں فیصلہ ہوا اور ڈائریکٹر انجینئرنگ اپنے اختیارات استعمال کرتے ہوئے سابقہ ٹھیکیدار کا معاملہ فائنل کریں اور اس کے بعد اس پراجیکٹ کی ازسر نو منصوبہ بندی کر کے دوبارہ کام شروع کیا جائے۔ یہ بھی فیصلہ ہوا کہ محکمہ کے پاس محدود فنڈز کی دستیابی کے پیش نظر ہاؤسنگ سکیم ہذا میں چار بلاکس میں سے صرف ایک بلاک یعنی چناب بلاک پر ازسر نو

ترقیاتی کام مکمل کیا جائے اور واٹر سپلائی، سیوریج، سوئی گیس کی فراہمی اور بجلی کی فراہمی کا کام متعلقہ محکمہ جات واسا، سوئی گیس اور واپڈا سے بطور ڈیپازٹ ورک کام کروائے جائیں اور تمام تخمینہ جات حاصل کر کے ان کے پاس رقم جمع کروا کر دوبارہ ترقیاتی کام شروع کیا جائے۔ چونکہ تخمینہ جات موصول نہ ہوئے ہیں لہذا تخمینہ جات موصول ہونے کے بعد از سر نو ٹینڈرز طلب کئے جائیں گے اور کوشش ہو گی کہ متعلقہ ورک آرڈر میں درج شیڈول کے مطابق سکیم کی تکمیل کرائی جائے۔

(ج) یہ بھی درست ہے کہ اگر کام بند نہ کیا جاتا اور مطلوبہ فنڈز دستیاب ہوتے تو یہ منصوبہ کافی عرصہ قبل مکمل ہو جانا تھا۔ کام بند کرنے کا معاملہ چونکہ وائس چیئرمین F.D.A کی سربراہی میں شہر کے تمام M.P.A's/M.N.A's اور ایف۔ڈی۔اے کی مجاز اتھارٹی کے فیصلہ کے مطابق میٹنگ میں فیصلہ ہوا تھا۔ لہذا کوئی ملازم دیر سے کام کروانے کا ذمہ دار نہ ہے۔

لاہور وسن پورہ سکیم نمبر 2
مارکیٹ کی جگہ پر قبضہ

*1461. چودھری محمد شوکت، کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وسن پورہ سکیم نمبر 2 میں مارکیٹ کے لئے مخصوص جگہ پر قبضہ گروپ نے قبضہ کر کے آگے فروخت کر دیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا جگہ پر قبضہ گروپ نے عدالت سے stay order لیا تھا جو کہ vacate ہو چکا ہے؟

(ج) اگر اس کا جواب اثبات میں ہے تو اس پر کارروائی کیوں نہ کی گی ہے؟ اور یہ کہ قبضہ کرانے میں شریک محکمہ کے اہلکاران کے خلاف کیا کارروائی کی گئی؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی:

(الف) وسن پورہ سکیم نمبر 2 میں مارکیٹ کے لئے مختص جگہ پر سابقہ مالکان اراضی کا قبضہ ہے۔ اس سلسلہ میں محکمہ نے TMA راوی ٹاؤن سے رجوع کیا ہے۔ کیونکہ لوکل گورنمنٹ آرڈیننس مجریہ 2001 کے مطابق ناجائز قابضین سے رقبہ واگزار کروانے کا اختیار مقامی حکومت کو ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ محکمہ نے محمد امجد شریف مختار عام قاضی فیملی کو 1998 میں بذریعہ نوٹس اطلاع دی کہ مذکورہ جگہ پر تعمیر دیوار بند کر دی جائے جس پر مذکورہ شخص نے عدالت سے مورخہ 30-11-1998 کو stay order حاصل کیا جو کہ 5-6-2002 کو عدم پیروی سائل عدالت نے خارج کر دیا۔

(ج) جواب جز(الف) میں دے دیا گیا ہے۔

تحصیل تاندلیانوالہ میں سیوریج سکیموں کی تفصیل

*1476، جناب خالد محمود وٹو: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل تاندلیانوالہ کی تحصیل ایڈمنسٹریشن کے تحت کن کن شہری علاقہ جات میں سیوریج کی سکیمیں شروع کی گئی ہیں؟

(ب) ان تمام سکیموں کی لاگت اور مدت برائے تکمیل کام، علیحدہ علیحدہ تفصیل سے فراہم کی جائے۔

(ج) ان سکیموں پر کام کب تک مکمل ہو جائے گا اور ان سکیموں میں کام میں رکنے کی وجوہات بیان کریں۔

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی:

(الف) تحصیل تاندلیانوالہ میں صرف شہر تاندلیانوالہ کی ایک سیوریج سکیم زیر تکمیل رہی ہے۔

(ب) سیوریج سکیم تاندلیانوالہ کی تخمینہ لاگت 11.625 ملین ہے اور اس پر اب تک TMA کی رپورٹ کے مطابق 9.688 ملین کی رقم خرچ ہو چکی ہے اور باقی رقم 2.728 ملین سکیم کی تکمیل کے لئے joint account میں موجود ہے۔

(ج) مذکورہ سیوریج سکیم 96-1995 میں شروع ہوئی اور پلاننگ کے مطابق 99-1998 میں مکمل ہونا درکار تھی۔ محکمہ P.H.E.D اگست 2001 سے T.M.A میں devolve ہو چکا ہے۔ لہذا اب سکیم کی تکمیل T.M.A تاندلیانوالہ کے ذمے ہے۔ کام رکنے کی وجہ سے سکیم کی آئندہ تکمیل کے بارے میں اب T M A تاندلیانوالہ ہی بتا سکتا ہے۔

جوہر ٹاؤن نہر کنارے تعمیر ہونے والے ریسٹورنٹ کی تفصیلات

*1632۔چودھری عبدالغفور خان، کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نہر کے کنارے محمد علی جوہر ٹاؤن لاہور پل کے ساتھ ایک ریسٹورنٹ بنایا جا رہا ہے یہ زمین کس کی ملکیت ہے اور ریسٹورنٹ کے مالکان کو کتنے میں فروخت کی گئی ہے یا لیز پر حکومت نے دی ہے؟

(ب) کیا اس ریسٹورنٹ کی تعمیر کی باقاعدہ منظوری حکومت سے حاصل کی گئی ہے تو اس کی نقل فراہم کی جائے۔ نیز اجازت دینے والی اتھارٹی کا نام، عہدہ، گریڈ اور موجودہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے۔

(ج) کیا اس ریسٹورنٹ کی تعمیر سے قبل بلڈنگ کا نقشہ منظور کروایا گیا تھا تو اس کی نقل فراہم کی جائے۔ نیز نقشہ منظور کرنے والی اتھارٹی کا نام، عہدہ، گریڈ اور موجودہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے۔

(د) کیا یہ درست ہے کہ ریسٹورنٹ کی انتظامیہ نے سامنے سے گزرنے والی سڑک پر ایل۔ڈی۔اے کے افسران کی ملی بھگت سے ناجائز قبضہ کر کے ریسٹورنٹ میں شامل کر لیا ہے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سڑک کے دونوں اطراف جو پھل دار درخت تھے ان کو کاٹ دیا گیا ہے اور یہ جگہ بھی ریسٹورنٹ کی انتظامیہ کے ناجائز قبضہ میں ہے؟

(و) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سلسلہ میں ڈی۔جی' ایڈیشنل ڈی۔جی اور ڈائریکٹر اسٹیٹ مینجمنٹ L.D.A کو کئی بار لوگوں نے میری سربراہی میں شکایت کی اور کارروائی کرنے کے لئے درخواست کی تھی' مگر ان افسران نے کوئی کارروائی نہیں کی ہے؟

(ز) کیا حکومت ان بے قاعدگیوں کی تحقیقات کروانے اور متعلقہ افسران کے خلاف کارروائی کرنے کو تیار ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی:

(الف) پلاٹ نمبر 75,76 بلاک G/3 جوہر ٹاؤن سکیم بمطابق رپورٹ ایگزامینیشن برانچ ایل۔ڈی۔اے' یہ پلاٹ لیٹر نمبر JT/NBII/3514/2 326 مورخہ 03-05-1990 بالترتیب مسماۃ سرداراں بیگم اور محمد شریف کے نام ایڈجسٹڈ پلاٹس ہیں۔

(ب) یہ پلاٹس رہائشی مقصد کے لئے بنائے گئے تھے۔ پلاٹ نمبر G/3,76 جوہر ٹاؤن جس پر یہ ریسٹورنٹ قائم ہے اتھارٹی کے فیصلے کے مطابق سالانہ کمرشل فیس کا ڈیمانڈ نوٹس برائے تین سال مدت مورخہ 23-7-2002 کو جاری کیا گیا جس پر مالکان نے 24 جولائی 2002 کو مبلغ -/37342 روپے ایل۔ڈی۔اے کے خزانہ میں جمع کروا دیئے۔ (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) مگر شکایت موصول ہونے پر ابھی تک کمرشلائیز سرٹیفکیٹ جاری نہ کیا گیا ہے۔

(ج) پلاٹ نمبر G/3-76 جوہر ٹاؤن سکیم کا رہائشی نقشہ مورخہ 23-02-1991 کو منظور ہوا (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) یہ نقشہ اس وقت کے ڈپٹی ٹاؤن پلانر ملک اعجاز احمد صاحب نے منظور کیا تھا جو کہ اب بطور ڈائریکٹر ٹاؤن پلاننگ ایل۔ڈی۔اے کام کر رہے ہیں۔

(د) یہ درست نہ ہے کہ سڑک پر ناجائز قبضہ کیا گیا ہے بلکہ گلہے بگلہے اگر ایسی کوئی شکایت ملتی ہے تو اس پر مناسب کارروائی کی جاتی ہے اور سڑک پر ناجائز تعمیر کی کسی کو بھی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ اسی سلسلے میں سینئر اسٹیٹ آفیسر' ایل۔ڈی۔اے نے شکایت ملنے پر مورخہ 17-3-03 اور 18-3-03 کو موقع پر کارروائی کرتے ہوئے تجاوزات کا خاتمہ کیا اور اس سلسلہ میں چالان بھی سپیشل مجسٹریٹ ایل۔ڈی۔اے کی عدالت میں بھجوا دیئے گئے ہیں۔ مزید برآں اس ضمن میں 18-3-03 کو ناجائز تجاوزات ہٹانے کے دوران ریسٹورنٹ انتظامیہ اور اس کے ملازمین

نے اپنے مالک کے اشارے پر ایل۔ڈی۔اے کی مشینری اور عملے پر مسلح ہو کر حملہ کیا جس سے تین ملازمین شدید زخمی ہوئے اور سرکاری گاڑی نمبر L.O E-9582 کو بھی شدید نقصان پہنچایا۔ اس واقعہ کی رپورٹ F I.R No117/003 مورخہ 18-3-2003 کو تھانہ ستو کتلہ لاہور میں درج کروا دی گئی ہے۔

(ہ) نہر کی گرین بیلٹ' ریسٹورنٹ کی انتظامیہ کے قبضہ میں نہ ہے بلکہ یہ جگہ پارکس اینڈ ہارٹیکچر اتھارٹی لاہور کے زیر انتظام و انصرام ہے۔ کچھ سڑک کے سوکھے اور بیمار درختوں کو محکمہ نے معمول کی دیکھ بھال میں نکال دیا تھا اس کے علاوہ کوئی درخت نہیں کاٹا گیا۔

(و) جواب بمطابق جز (د)

(ز) کوئی بے قاعدگی ہی نہیں ہوئی اگر ایسی کوئی شکایت موصول ہوئی تو قانون کے مطابق فوری کارروائی کی جائے گی۔

حکومتی سرپرستی میں منعقد تہواروں کے اخراجات اور دیگر تفاصیل

*1633۔چودھری عبدالغفور خان، کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اس سال جشن بہاراں' ویلنٹائن ڈے اور بسنت کے تہوار حکومت کی سرپرستی میں منائے گئے ہیں؟

(ب) ان تہواروں پر حکومت کی سرپرستی میں کس کس جگہ میوزیکل شو اور دیگر پروگرام منعقد ہوئے اور ان میں کن کن اعلیٰ افسران / عہدیداران اور فنکاروں نے شمولیت کی ہے؟

(ج) ان پر حکومت کی طرف سے کتنی رقم خرچ کی گئی ہے اور یہ رقم کہاں سے حاصل ہوئی تھی؟

(د) ان میوزیکل شو پر فنکاروں اور دیگر لوگوں کو کتنی رقم ادا کی گئی ہے' رقم حاصل کرنے والوں کے نام' ولدیت اور پتاجات فراہم کئے جائیں۔

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ ان تہواروں کی آڑ میں حکومت کے اعلیٰ افسران کے لئے مختلف جگہ موسیقی اور رقص و سُرور کی محفلیں منعقد ہوئی ہیں جس میں فحش اور لچر قسم کے گانوں پر بے ہودہ ڈانس لڑکوں اور لڑکیوں نے مل کر کیا تھا؟

(و) کیا حکومت اس کے ذمہ داران کے خلاف کارروائی کرنے کو تیار ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی:

(الف) اس سال جشن بہاراں کو منانے میں پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی لاہور نے عوام الناس کے لئے سستی تفریح مہیا کی۔ ویلنٹائن ڈے سے اس کا کوئی تعلق نہ ہے۔

(ب) پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی کے زیر اہتمام ریس کورس پارک میں جشن بہاراں 02/02/03 تا 06/02/03 منعقد ہوا جس میں چاروں صوبوں کی عکاسی کرتے ہوئے پاسٹال لگائے گئے اور بڑی کمپنیوں کی مصنوعات رکھی گئیں۔ فوڈ سٹال بھی لگائے گئے جس میں معیاری کھانے سستے داموں مہیا کئے گئے۔ بچوں کی تفریح کے لئے کھیلوں کے جھولے وغیرہ لگائے گئے اس کے علاوہ شاہی قلعہ میں کلچر شو بھی منعقد کیا گیا جس سے شہری لطف اندوز ہوئے۔

(ج) اس پر حکومت کی طرف سے کوئی رقم خرچ نہیں کی گئی۔ کوکا کولا اور پیپسی کولا کے اشتراک سے 70 لاکھ روپے کی رقم کا محکمہ کو فنڈ دیا گیا جس سے محکمہ کو بچت ہوئی اور دیگر عوامی امور پر خرچ کرنے کا موقع ملا۔

(د) پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی لاہور نے کسی فنکار کو کوئی رقم ادا نہیں کی بلکہ یہ جشن بہاراں کے منتظمین کے ذمہ تھی۔

(ہ) یہ درست نہ ہے کہ حکومت کے افسران کے لئے کسی جگہ رقص و سرور کی محفلیں منعقد ہوئیں۔

(و) چونکہ کوئی رقص و سُرور کی محفل منعقد نہیں ہوئی اس لئے کسی کے خلاف کارروائی کا کوئی جواز نہ ہے؟

پنجاب کے شہروں میں واسا کا قیام اور
واسا گوجرانوالہ کے ترقیاتی فنڈز

*1780۔چودھری محمد اشرف کمبوہ: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پنجاب کے کتنے شہروں میں محکمہ واسا خدمات سرانجام دے رہا ہے؟

(ب) رواں مالی سال میں جزو الف میں مذکورہ شہروں میں ترقیاتی کاموں کے لئے کتنے فنڈز دیئے گئے تھے ان کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ W.A.S.A کو ترقیاتی کاموں کے لئے فنڈز نہیں دیئے گئے؟

(د) اگر جز (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو گوجرانوالہ W.A.S.A کو ترقیاتی کاموں کے لئے فنڈز نہ دینے کی وجوہات کیا ہیں؟ تفصیل سے آگاہ کریں۔

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی:

(الف) پنجاب کے مندرجہ ذیل پانچ شہروں میں محکمہ واسا ان شہروں کے ترقیاتی اداروں کی ایجنسی کے طور پر خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ 1۔ لاہور، 2۔ فیصل آباد، 3۔ ملتان، 4۔ گوجرانوالہ اور 5۔ راولپنڈی۔

(ب) جہاں تک واسا راولپنڈی کا تعلق ہے رواں مالی سال کے لئے ایشین ڈویلپمنٹ بنک (A.D.B) نے قرضے کے طور پر جاری، شہری واٹر سپلائی اور نکاسی آب پراجیکٹ (U.W.S.S.P) برائے راولپنڈی فیز -1 کے لئے پنجاب گورنمنٹ کو 3 فیصد فنڈ کے حصے کے طور پر 18 ملین روپے A.D.P-2002-03 میں سے جاری کئے۔ رواں مالی سال میں واسا گوجرانوالہ، ملتان، فیصل آباد اور لاہور سٹی حکومت، ضلعی حکومت اور صوبائی حکومت کی طرف سے فنڈز فراہم نہ کئے گئے ہیں۔

(ج) یہ درست ہے کہ واسا گوجرانوالہ کو ترقیاتی کاموں کے لئے فنڈز نہیں دیئے گئے۔

(د) مورخہ 05-07-2003 کو جناب وزیر اعلیٰ پنجاب نے گوجرانوالہ آمد پر سیوریج کے لئے 25 کروڑ روپے کے پیکج کا اعلان کیا جس کا Estimate بنا کر حکومت کو منظوری کے لئے بھجوا دیا گیا۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ میں بنیادی سہولیات سے آراستہ

low cost ہاؤسنگ سکیم کا قیام

*1858، محترمہ نشاط افزاء، کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا حکومت ٹوبہ ٹیک سنگھ شہر میں عوام کو ہاؤسنگ کی سہولتیں مناسب قیمت پر مہیا کرنے کے لئے ایک سیٹلائٹ ٹاؤن یا نئی ہاؤسنگ سکیم کی منظوری کا ارادہ رکھتی ہے؛

(ب) کیا حکومت ٹوبہ ٹیک سنگھ شہر میں کم آمدنی پانے والوں کے لئے ہاؤسنگ کا ایک ماڈل پائلٹ پراجیکٹ بنانے پر غور کر رہی ہے جس میں دس دس مرلے کے پلاٹ پر تین یا چار کمروں کے خوبصورت design کے گھر مناسب قیمت پر عوام کو قسطوں پر مہیا کئے جائیں اور اس کی ہر لحاظ سے نہایت عمدہ ٹاؤن پلاننگ کی جائے؛

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی،

(الف) محکمہ ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ ٹوبہ ٹیک سنگھ شہر میں مندرجہ ذیل رہائشی سکیمیں ترتیب دے چکا ہے۔

نمبر 1۔ ایریا ڈویلپمنٹ سکیم نمبر 1 ٹوبہ ٹیک سنگھ جس میں 585 پلاٹس مہیا کئے گئے ہیں۔

نمبر 2۔ ایریا ڈویلپمنٹ سکیم نمبر 2 ٹوبہ ٹیک سنگھ جس میں 520 پلاٹس مہیا کئے گئے ہیں۔

نمبر 3۔ تین مرلہ ہاؤسنگ سکیم ٹوبہ ٹیک سنگھ جس میں 1251 پلاٹس مہیا کئے گئے ہیں۔

فی الحال کوئی نئی رہائشی سکیم سیٹلائٹ ٹاؤن پراجیکٹ محکمہ کے زیر غور نہ ہے کیونکہ یہ کام بمطابق پنجاب لوکل کونسل آرڈیننس T.M.A 2001 کے پاس جا چکا ہے اس لئے ابھی کوئی سکیم کا بنانا T.M.A ٹوبہ ٹیک سنگھ کے اختیار میں آتا ہے۔

(ب) جواب جز (الف) میں دے دیا گیا ہے۔

رحمان پورہ اور ملحقہ آبادیوں میں پینے کے پانی کا مسئلہ

*1954، محترمہ صغیرہ اسلام، کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) رحمان پورہ، کچا راواں، کمبوہ کالونی، چودھری کالونی، چاہ مغل اور چکیاں لاہور آبادی کے لحاظ سے ٹیوب ویل کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ دن میں چند گھنٹے کے لئے پانی گھروں میں آتا ہے؛ جب کہ گھروں تک پانی پہنچتا ہی نہیں؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ آبادیوں میں پینے کا پانی مہیا کرنے کے لئے مزید ٹیوب ویل لگانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی،

(الف) یہ درست نہ ہے کہ رحمان پورہ، کچا راواں، کمبوہ کالونی، چوہدری کالونی اور چاہ مغل چکیاں لاہور آبادی کے لحاظ سے ٹیوب ویل کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہے حقیقت یہ ہے کہ ان آبادیوں میں B بلاک رحمان پورہ، محبوب پارک کے علاوہ A بلاک رحمان پورہ اور مسجد کبریٰ کے پاس اور راحت پارک، ندیم شہید روڈ میں چار کیوسک کے نئے ٹیوب ویل بھی نصب کر دیئے گئے ہیں۔ مندرجہ بالا سابقہ اور نئے ٹیوب ویلوں کی تعداد رحمان پورہ، کچا راواں، کمبوہ کالونی، چودھری کالونی اور چاہ مغل چکیاں کو پانی مہیا کرنے کے لئے کافی ہیں۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ ان آبادیوں میں دن میں چند گھنٹوں کے لئے پانی گھروں میں آتا ہے جبکہ کئی گھروں تک پانی پہنچتا ہی نہیں۔ درحقیقت مندرجہ بالا آبادیوں میں سے کسی میں بھی پینے کے پانی کی کمی نہ ہے۔

(ج) مذکورہ آبادی میں حکومت مندرجہ بالا ٹیوب ویلوں کے علاوہ اور کوئی ٹیوب ویل لگانے کا ارادہ نہیں رکھتی کیونکہ مذکورہ ٹیوب ویلوں کی تنصیب کے بعد مزید ٹیوب ویلوں کی ضرورت نہیں ہے۔

رحمان پورہ اور ملحقہ آبادیوں کے سیوریج کے مسائل

*1955. محترمہ صغیرہ اسلام، کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ رحمان پورہ، محمد پورہ، شاہ کمال کالونی، مقبول پورہ اور چودھری کالونی لاہور میں سیوریج کا انتظام ناقص اور پرانا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ آئے دن گھروں کا پانی گلیوں میں بھر جاتا ہے، آنے جانے کے لئے دقت ہی نہیں ہوتی بلکہ ہیضہ، بخار اور اسہال جیسی بیماریاں پھیل رہی ہیں؟

(ج) کیا حکومت ان علاقوں میں بڑے پائپ ڈلوانے کا ارادہ رکھتی ہے تو اس کے لئے مزید کتنا وقت درکار ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی:

(الف) یہ درست ہے کہ رحمان پورہ، محمد پورہ، شاہ کمال کالونی، مقبول روڈ اور چودھری کالونی میں سیوریج کا نظام پرانا ہے لیکن یہ درست نہ ہے کہ ان آبادیوں کا سیوریج کا انتظام ناقص ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ آئے دن گھروں کا پانی گلیوں میں بھر جاتا ہے اور آنے جانے کے لئے دقت ہی نہیں ہوتی بلکہ ہیضہ اور اسہال جیسی بیماریاں پھیل رہی ہیں۔ درحقیقت مذکورہ آبادیوں میں سیوریج کے نظام میں غلط استعمال کی وجہ سے کبھی کبھی رکاوٹ ہو جاتی ہے کیونکہ لوگ کوڑا کرکٹ سیور میں ڈال دیتے ہیں جس کی وجہ سے کبھی کبھی سیور ابلنے لگتے ہیں لیکن ان رکاوٹوں کو فوری طور پر دور کر دیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ سیور کی صفائی بھی باقاعدگی کے ساتھ کی جاتی ہے۔

(ج) حکومت ان علاقوں میں فی الحال بڑے پائپ ڈلوانے کا ارادہ نہیں رکھتی کیونکہ موجودہ پائپ ضرورت کے مطابق درست ہیں البتہ عوام کو سیور کے استعمال کے متعلق آگاہ کیا جانا ضروری ہے کہ اپنے گھروں کا کوڑا کرکٹ کوڑے دان میں پھینکیں نہ کہ سیور میں ڈالیں۔

جوڈیشل کالونی لاہور میں بنیادی سہولیات کے مسائل

*1973. محترمہ فائزہ احمد، کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جوڈیشل کالونی لاہور کی تمام سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو چکی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ متذکرہ کالونی میں سیوریج کا نظام انتہائی خراب ہے جس کی وجہ سے گٹروں کا گندہ اور بدبودار پانی سڑکوں پر جگہ جگہ کھڑا ہے جس سے عوام کو آمدورفت میں از حد دشواری اور دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ جوڈیشل کالونی میں جگہ جگہ گندگی اور کوڑا کرکٹ کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں جن کو اٹھانے کے لئے محکمہ ایل۔ڈی۔اے' واسا اور S.W.M بالکل تعاون نہیں کر رہے؟

(د) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت جوڈیشل کالونی میں دیگر کالونیوں کی طرح صفائی کا عملہ تعینات کرنے' کوڑا کرکٹ اٹھانے والی گاڑیوں کی فراہمی اور سیوریج کے نظام کی بہتری کے لئے کوئی مؤثر اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے' اگر ہاں تو کب تک' اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی،

(الف) یہ درست ہے کہ جوڈیشل کالونی لاہور کی اکثر سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو چکی ہیں یہ ایک پرائیویٹ کالونی ہے اور سڑکوں کی مرمت L D A کے ذمہ نہ ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ متذکرہ کالونی میں سیوریج کا نظام انتہائی خراب ہے جس کی وجہ سے گٹروں کا گندہ پانی سڑکوں پر کھڑا ہو جاتا ہے جس سے عوام کو آمدورفت میں دشواری اور دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ درحقیقت جوڈیشل کالونی لاہور ایک پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیم ہے جس میں پانی' سیوریج اور سڑکوں وغیرہ کے ترقیاتی کام کالونی نے خود کروائے ہیں اور پرائیویٹ کالونی ہونے کی وجہ سے پانی اور سیوریج کے نظام کی دیکھ بھال جوڈیشل اسپلانز کوآپریٹو جوڈیشیں کالونی کی ذمہ داری ہے۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ جوڈیشل اسپلانز کوآپریٹو سوسائٹی فیز-II ایکسٹینشن کے 50 فیصد واجبات برائے سیوریج کنکشن واسا کو ادا کر دیئے ہیں جس کے بعد فیز-I ایکسٹینشن کے سیوریج کا نظام واسا کے مین سیور کے ساتھ حال ہی میں منسلک کر دیا گیا ہے۔ البتہ جوڈیشل اسپلانز کوآپریٹو سوسائٹی فیز -I کے سیوریج کا نظام ابھی تک کوآپریٹو سوسائٹی کی ہی ذمہ داری ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ ایل۔ڈی۔اے واسا جوڈیشل کالونی میں گندگی اور کوڑا کرکٹ کے ڈھیر نہیں اٹھا رہا کیونکہ کوڑا کرکٹ اٹھانے کی ذمہ داری نہ ایل۔ڈی۔اے اور نہ واسا کی ہے۔

(د) واسا نے جوڈیشل امپلائز کالونی فیز -II ایکسٹینشن کے سیوریج نظام کے مجوزہ واجبات کی وصولی کے بعد اسے اپنے سیوریج سسٹم کے ساتھ حال ہی میں منسلک کر دیا ہے البتہ جوڈیشل امپلائز کوآپریٹو سوسائٹی فیز-I ایکسٹینشن کے اندرونی سیور کی صفائی پرائیویٹ سکیم ہی کی ذمہ داری ہے البتہ واسا اپنے وسائل کی دستیابی پر ہر ممکن معاونت مہیا کرتا ہے۔ جہاں تک جوڈیشل کالونی فیز-I کے سیوریج کا تعلق ہے واسا کا نزدیک ترین کوئی سسٹم موجود نہیں ہے جسے فوری طور پر واسا کے سسٹم سے منسلک کرنا ممکن نہیں ہے۔

فیصل آباد میں فراہمی اور نکاسی آب کے مسائل

*1978، محترمہ خالدہ منصور: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فیصل آباد میں واٹر سپلائی اور سیوریج کا نظام انتہائی ناقص ہے جس کی وجہ سے وہاں کے عوام سیوریج واٹر سپلائی لائن کا آمیزش شدہ بدبودار پانی پینے پر مجبور ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ F.D.A/W.A S A کی غفلت اور لاپرواہی کی وجہ سے آمیزش شدہ پانی پینے سے وہاں کے عوام معدہ، جگر اور ہیپاٹائٹس A.B.C جیسی موذی امراض میں مبتلا ہو رہے ہیں؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت فیصل آباد میں واٹر سپلائی اور سیوریج کے پائپ لائن کے نظام کو بہترین بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی،

(الف) فیصل آباد پاکستان کا تیسرا بڑا شہر ہونے کے ناتے اور صنعتی شہر ہونے کی وجہ سے اپنے دامن میں کئی ایک مسائل لئے ہوئے ہے۔ ان میں ایک مسئلہ چند سال پیشتر ناقص واٹر سپلائی و سیوریج نظام کا بھی تھا۔ لیکن عظیم تر منصوبہ برائے نکاسی و فراہمی آب فیصل آباد مکمل

ہونے اور بعد ازاں کئی اور سکیمیں مکمل ہونے کے بعد نظام میں بہت زیادہ بہتری آئی ہے۔ اب صرف ان علاقوں میں نظام کو درست کرنے کی ضرورت ہے۔ جو حال ہی میں پرائیویٹ مالکان نے بغیر این۔او۔سی لئے تعمیر کر لئے ہیں۔ جہاں تک بدبودار پانی کی فراہمی و آمیزش کا سوال ہے یہ غلط ہے کہ واسا بدبودار پانی مہیا کر رہا ہے۔ دراصل واسا حفظان صحت کے اصولوں کے عین مطابق چنیوٹ کا میٹھا پانی شہر کی کثیر آبادی کو فراہم کر رہا ہے۔ البتہ کچھ غیر ذمہ دار شہریوں نے پانی کے پائپوں پر موٹریں لگا رکھی ہیں جو منفی پریشر کے ذریعے ایسے اوقات میں بھی پانی کھینچتے ہیں جب پانی کی سپلائی کے اوقات نہیں ہوتے جس وجہ سے کبھی کبھار اِکا دُکا جگہوں پر پائپ میں گندہ پانی مکس ہونے کی شکایت ہوتی ہے۔ البتہ واسا کا عملہ اس قسم کی شکایات موصول ہونے پر فوری طور پر ازالہ کر دیتا ہے۔

(ب) واسا انتہائی موثر اور جدید نظام کے ذریعے شہریوں کو آب رسانی کی سہولیات فراہم کر رہا ہے اور صارفین کے پاس پانی پہنچنے سے پہلے کلورین کی مناسب مقدار بھی پانی میں شامل کی جاتی ہے تاکہ ہر قسم کے جراثیم سے پاک پانی شہریوں کو ملے۔

(ج) حکومت پنجاب و مرکزی حکومت پہلے ہی کثیر رقم برائے منصوبہ جات فراہمی و نکاسی آب مہیا کر رہی ہے جیسے جیسے پرانے پائپ بدلے جا رہے ہیں ویسے ویسے فراہمی و نکاسی آب کے نظام میں بہتری آ رہی ہے۔

F.D.A اور W.A.S.A کی کارکردگی میں بہتری کی ضرورت

*1980۔ محترمہ خالدہ منصور، کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فیصل آباد ڈویلپمنٹ اتھارٹی اور W.A.S.A کے عملہ کی لاپرواہی اور غفلت سے شہر بھر میں جگہ جگہ گندگی اور کوڑا کرکٹ کے ڈھیر نظر آتے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گٹروں کا پانی شہر کی سڑکوں پر ہر وقت کھڑا رہتا ہے جس سے وہاں کے شہریوں کو گزرنے میں دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس سلسلہ میں اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی:

(الف) اطلاعاً عرض ہے کہ شہر سے کوڑا کرکٹ اور گندگی کے ڈھیر کو اٹھانا واسا ایف۔ڈی۔اے کی ذمہ داری نہ ہے بلکہ یہ ذمہ داری تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن (سٹی) فیصل آباد کی ہے جو کہ محکمہ لوکل گورنمنٹ کے ماتحت کام کرتی ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔ شہریوں' تجارتی اداروں اور ملوں کا استعمال شدہ پانی پوری تندہی کے ساتھ شہر سے نکال کر پہاڑ نگ ڈرین اور مدوہنہ ڈرین کے ذریعہ شہر سے باہر پھینکا جا رہا ہے۔ اس طرح اس وقت شہر کا تقریباً 400 کیوسک سے زیادہ پانی 36 ڈسپوزل سٹیشنوں کے ذریعے پمپ کیا جا رہا ہے۔ اس سلسلے میں شہر میں اس وقت واسا کے 20 شکایت سنٹر کام کر رہے ہیں۔ جو کہ شکایت موصول ہونے کے بعد متعلقہ عملہ کے ذریعے سیوریج و پانی کے بارے شکایت کا ازالہ کرتے ہیں تاہم بجلی بند ہونے کی صورت میں کبھی کبھار اکا دکا جگہوں سے پانی اوور فلو ہو جاتا ہے۔ واسا نے اس صورتحال سے نمٹنے کے لئے بھی بڑے ڈسپوزل سٹیشنوں پر متبادل پاور سپلائی کے طور پر جنریٹر سیٹ نصب کر دیئے ہیں جو کہ بجلی بند ہونے کی صورت میں استعمال کئے جاتے ہیں۔

(ج) واسا کا سیوریج کا عملہ بڑی تندہی سے شہریوں کی خدمت میں شب و روز مصروف عمل ہے۔ شہر کے کچھ علاقہ جات جہاں بوسیدہ پائپوں کی تبدیلی و کنکشن کا کام جاری ہے۔ وہاں پر نئی سیوریج لائنیں مکمل ہونے کے بعد نظام مزید بہتر ہو جائے گا نیز یہ کہ شہر میں بڑھتی ہوئی آبادی اور شہر کے اندر موجود انڈسٹری کے پیش نظر اس وقت بھی مختلف علاقہ جات کو سہولیات بہم پہنچانے کی خاطر مزید منصوبہ بندی کا عمل بھی جاری ہے۔

سبزہ زار سکیم لاہور میں بیوہ کوٹا کے پلاٹس کی تفصیل

*1987۔میر اشتیاق احمد، کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) سبزہ زار سکیم لاہور' میں بیوہ کوٹا میں کتنے پلاٹ الاٹ کئے گئے ہیں اور کتنے پلاٹوں پر تعمیر مکمل ہو چکی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اصل الاٹی مکان بیچ کر جا چکے ہیں۔ سروے کر کے بتائیں؟

(ج) کیا حکومت نئے خریدنے والوں کو regular کرنے کا ارادہ رکھتی ہے' اگر رکھتی ہے تو کب تک اور نہیں تو کیوں نہیں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی:

(الف) موجودہ دستیاب ریکارڈ کے مطابق سبزہ زار سکیم میں بیوہ اور معذور کوٹا میں 326 پلاٹ الاٹ کئے گئے ہیں ان میں سے 320 پلاٹس پر تعمیر مکمل ہو چکی ہے اور 20 مکانات کے completion certificate جاری ہو چکے ہیں۔

(ب) بیوہ / معذور کوٹا بیس سال تک ناقابل انتقال ہے اس لئے ان پلاٹس کی فروخت قانونی طور پر نہیں ہو سکتی اور نہ ہی ایسا کوئی ریکارڈ ہے۔

(ج) چونکہ الاٹمنٹ بذریعہ قرعہ اندازی مورخہ 15-10-1986 کو ہوئی تھی اس لئے بیس سالہ مدت مورخہ 15-10-2006 کو پوری ہوتی ہے جس کے بعد ہی نئے خریدنے والوں کے نام پالیسی کے مطابق پلاٹس منتقل کئے جاسکیں گے۔

پاکپتن میں وکلاء کے لئے رہائشی کالونی کا قیام

*2052۔چودھری جاوید احمد، کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

کیا حکومت ضلع پاکپتن شریف میں ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن کے لئے وکلاء صاحبان کی کالونی بنانے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی:

محکمہ ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ پنجاب کم آمدنی والے کنبوں کے لئے شہری رہائشی سکیمیں ترتیب دیتا ہے۔ پلاٹوں کی الاٹمنٹ مروجہ قانون کے مطابق بذریعہ نیلامی ہوتی ہے۔ محکمہ ہذا کسی مخصوص گروپ ایسوسی ایشن کے لئے سکیم نہیں بناتا تاہم اگر ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن یا کیپٹن و کلاء صاحبان کے لئے علیحدہ سکیم بنانا چاہے تو ایسوسی ایشن کو اس ضمن میں زمین اور اس پر اٹھنے والی تعمیراتی لاگت کا بندوبست کرنا ہوگا۔

L.D.A میں ڈیپوٹیشن پر آنے ڈپٹی ڈائریکٹر کے کوائف اور میرٹ کی تفصیل

*2095، جناب ارشد محمود بگو، کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مسٹر نوید انور ڈپٹی ڈائریکٹر (ایگزیمپشن) ایل۔ڈی۔اے، مستقل ملازم پاکستان ریلوے کا ہے اور ڈیپوٹیشن پر ایل۔ڈی۔اے میں کام کر رہا ہے؟ اگر ایسا ہے تو ریلوے میں اس کا مستقل گریڈ اور عہدہ کیا ہے۔ اور ایل۔ڈی۔اے میں اس کو کس عہدہ اور گریڈ میں تعینات کیا گیا ہے؟

(ب) کیا اس عہدہ کے لئے حکومت پنجاب میں کوئی بھی ملازم qualify نہیں کرتا تھا؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ڈائریکٹر لینڈ ڈویلپمنٹ کی سیٹ کا اضافی چارج بھی عارضی طور پر مذکورہ آفیسر کے پاس ہے؟

(د) مذکورہ افسر کے پاس کتنی سرکاری گاڑیاں ہیں؟ کیا اسے قواعد کے مطابق سرکاری گاڑی رکھنے کی اجازت ہے؟

(ہ) اہلکار موصوف کو ڈیپوٹیشن پر کب اور کن کن وجوہات کی بناء پر لیا گیا ہے؟

(و) کیا حکومت عوام کی سہولت کے لئے ڈپٹی ڈائریکٹر (ایگزیمپشن) اور ڈائریکٹر لینڈ ڈویلپمنٹ کی سیٹوں پر الگ الگ آفیسر تعینات کرنے کو تیار ہے، تو کب تک، اگر نہیں تو اس میں کیا

امر مانع ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی،

(الف) مسٹر نوید انور ڈپٹی ڈائریکٹر (ایگزیمپشن) ایل۔ڈی۔اے' پاکستان آڈٹ اینڈ اکاؤنٹس سروس کے ملازم ہیں اور 20-11-2002 سے ایل۔ڈی۔اے میں تعینات ہیں۔ نقل نوٹیفکیشن ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مسٹر نوید انور پاکستان ریلوے کے ملازم نہ ہیں۔ البتہ 2002 کے دوران میں پاکستان ریلوے میں ان کی تعیناتی بطور ڈپٹی ڈائریکٹر آڈٹ ہوئی تھی مگر وہاں انہوں نے رپورٹ نہ کی تھی ایل۔ڈی۔اے میں انہیں بطور ڈپٹی ڈائریکٹر (ایگزیمپشن) تعینات کیا گیا تھا جو کہ گریڈ 18 کی پوسٹ ہے تاہم انہیں 21-12-2002 کو D.L D-II کا اضافی چارج بھی دیا گیا۔

(ب) اس بارے میں حکومت پنجاب سے معلوم کیا جا سکتا ہے۔

(ج) جی' ہاں درست ہے۔

(د) مذکورہ آفیسر کے پاس صرف ایک کاری نمبری LEV-975 ہے جو کہ انہیں قواعد کے تحت مہیا کی گئی ہے۔

(ہ) اہلکار موصوف کو 20-11-2002 کو حکومت پنجاب نے ڈیپوٹیشن پر ایل۔ڈی۔اے میں متعین کیا تھا۔ اس سے قبل مورخہ 27-09-2002 کو ایل۔ڈی۔اے نے ان کی خدمات مستعار لینے کے لئے حکومت کو درخواست بھیجی تھی۔

(و) ڈائریکٹر لینڈ ڈویلپمنٹ کی اسامی پر ڈیپوٹیشن کی بنیاد پر حکومت پنجاب کے کسی افسر کو تعینات کرنے کا معاملہ حکومت کے زیر غور ہے۔

بلاک "اے" سبزہ زار لاہور سڑک پر ناجائز قبضہ کی تفصیلات

*2096. جناب ارشد محمود بگو، کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سبزہ زار ہاؤسنگ سکیم' لاہور' بلاک "اے" کی سڑک جو کہ پلاٹ نمبر 1016، 1015 اور 1045 کے ساتھ ہے پر قبضہ گروپوں نے ناجائز قبضہ کروا رکھا ہے اور ان کو محکمہ کے اہلکاران اور افسران کی سرپرستی حاصل ہے؟

(ب) اس سڑک کے کتنے حصہ پر کن کن لوگوں نے قبضہ کر رکھا ہے؟

(ج) کیا حکومت اس سڑک کو ناجائز قابضین سے واگزار کروانے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک' اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی'

(الف) پلاٹ نمبران 1015' 1016' 1045 بلاک "اے" سبزہ زار سکیم کے سامنے جو ناجائز تجاوزات ہیں۔ ان سے متعلقہ کیس بعدالت جناب مشتاق احمد تارڑ' ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج لاہور زیر سماعت ہے جس میں عدالت نے سول کورٹ کے فیصلہ مورخہ 02-10-2000 جو کہ ایل۔ڈی۔اے کے حق میں ہوا تھا کو اپنے حکم مورخہ 28-10-2000 کے تحت معطل کر رکھا ہے۔ مقدمہ ہذا میں آئندہ تاریخ پیشی مورخہ 04-06-2003 مقرر ہے۔ (عدالتی حکم نامہ کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(ب) سڑک کے 65 فٹ لمبائی کے حصہ پر مسمی خوشی محمد مدعی مقدمہ دیوانی نے قبضہ کیا ہوا ہے۔

(ج) عدالت کے آخری حکم تک کوئی کارروائی عمل میں نہیں لائی جا سکتی ہے۔

واسا فیصل آباد کے پانی کے ڈیٹیکشن بلوں کا مسئلہ

*2123۔ رانا ثناء اللہ خان، کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا واسا فیصل آباد کے رولز کے مطابق کسی بھی صارف کو پانی کا ڈیٹیکشن بل (detection bill) عرصہ تین ماہ سے زیادہ کا ڈالا جا سکتا ہے؟

(ب) پانی کے ڈیٹیکشن بل کی صورت میں تین ماہ سے زیادہ عرصہ کا بل ڈالنے کے قانون یا رولز میں ترمیم کرنے کا اختیار کس کو حاصل ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی:

(الف) واسا فیصل آباد کسی بھی صارف کا ڈیٹیکشن بل تین ماہ سے زائد عرصہ کا ڈال سکتا ہے اس سلسلہ میں تاریخ کنکشن سے ڈیٹیکشن بل لاگو کیا جاتا ہے علاوہ ازیں ڈپٹی ڈائریکٹر کو تفویض کردہ اختیارات کی شق نمبر 4 کے تحت یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ وقتاً فوقتاً تجویز کردہ جرمانہ کی وصولی کے بعد غیر مجاز unauthorized کنکشن کو ریگولر کر سکتا ہے۔

(ب) واسا کے رولز اور ریگولیشن میں کسی بھی ترمیم کے لئے تجاویز گورننگ باڈی کو پیش کی جاتی ہیں اور گورننگ باڈی کی منظوری کے بعد حکومت پنجاب سے رولز میں ترمیم کے بارے میں حتمی منظوری حاصل کی جاتی ہے اسی طرح ڈپٹی ڈائریکٹر کے اختیارات میں کسی بھی ترمیم کے بارے میں گورننگ باڈی اور حکومت پنجاب با اختیار ہے۔

شہروں اور قصبوں کے ماسٹر پلانز کی تفصیلات

*2192. چودھری جاوید احمد، کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ میں کن کن شہروں و قصبوں کے ماسٹر پلان (سیوریج و ہاؤسنگ) آج تک تیار ہوئے ہیں اس کی نقول فراہم کریں؛

(ب) جن شہروں اور قصبات کے ماسٹر پلان تیار نہیں کئے گئے ان کے نام اور وجوہات سے آگاہ فرمائیں؛

(ج) کیا پاکپتن اور عارف والا شہر کا ماسٹر پلان تیار کیا گیا ہے؟ اگر ہے تو اس کی نقل فراہم کریں، اگر نہیں تو وجوہات بیان کریں؛ نیز کب تک ماسٹر پلان تیار ہو جائے گا؛ اور اس کے لئے محکمہ کیا فوری اقدامات اٹھا رہا ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی:

(الف) محکمہ ہذا نے صوبہ کے 138 شہروں/ قصبوں، جن کی آبادی 20,000 یا اس سے زائد ہے کے ماسٹر پلان تیار کئے ہیں۔ (متن "الف" ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے)

(ب) محکمہ ہذا نے جن شہروں / قصبوں کے ماسٹر پلان ابھی تک نہیں بنائے۔ ان کی تفصیل تتمہ(ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ضلعی نظام کے تحت ماسٹر پلان تیار کرنے کی ذمہ داری اب متعلقہ تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن پر ہے۔

(ج) پاکپتن اور عارف والہ شہروں کے ماسٹر پلان تیار کئے جا چکے ہیں۔ (تتمہ "ج" جو کہ ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

غیر نشان زدہ سوال اور اُس کا جواب

ایل۔ڈی۔اے کا ایونیو -I ہاؤسنگ سکیم کے لئے دیگر سوسائٹیوں کی اراضی پر ناجائز قبضہ

133۔سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایل۔ڈی۔اے نے مختلف نجی کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیوں کی ملکیتی ہزاروں کنال زمین غیر قانونی طور پر اپنی سکیم "ایل۔ڈی۔اے ایونیو -I" میں شامل کر لی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایل۔ڈی۔اے کی اس بے ضابطہ کارروائی پر احتجاجی مظاہرے ہو رہے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ کوآپریٹو سوسائٹیوں کی سمری پر وزیر اعلیٰ نے جو احکامات جاری کئے تھے' ایل۔ڈی۔اے نے ان کو بھی درخور اعتنا نہیں سمجھا اور نہ ہی عملدرآمد کیا ہے؟

(د) متذکرہ بالا حقائق کی روشنی میں کیا حکومت ایل۔ڈی۔اے کی مذکورہ ناجائز کارروائی کو ختم کرانے کا ارادہ رکھتی ہے اور جن افسران و اہلکاران نے وزیراعلیٰ کے ڈائریکٹوز کو نظر انداز کیا ہے۔ ان کے خلاف بھی کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے؟ کیا حکومت اس انتہائی غیر قانونی اقدام کی جوڈیشل انکوائری کروانے کو تیار ہے؟ اگر ہاں تو کب تک' اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی:

(الف) یہ بات درست نہ ہے کہ ایل۔ڈی۔اے نے مختلف ہاؤسنگ کوآپریٹو نجی سوسائٹیوں کی ملکیتی ہزاروں کنال زمین غیر قانونی طور پر ایل۔ڈی۔اے "ایونیو۔ I" میں شامل کر لی ہے۔ محکمہ ایل۔ڈی۔اے نے ایک سکیم گورنمنٹ ملازمین کے لئے بنانے کا اعلان کیا اس کے لئے ایک جگہ کا انتخاب کیا جو کہ ٹھوکر نیاز بیگ سے چھ کلومیٹر پر واقع ہے۔ اس کا کل رقبہ 15895 کنال ہے اور اس سکیم کا نام ایل۔ڈی۔اے ایونیو-I رکھا گیا ہے۔ محکمہ ایل۔ڈی۔اے نے تمام منظور شدہ کوآپریٹو ہاؤسنگ کالونیز جو کہ "ایل۔ڈی۔اے" ایونیو -I کے اوپر باؤنڈری لائن کے اندر آتی تھیں ان تمام کو سکیم سے نکال دیا گیا ہے اور اب یہ سکیم میں شامل نہ ہیں۔

(ب) یہ بات درست ہے کہ چند ہاؤسنگ سوسائٹیز نے محکمہ ایل۔ڈی۔اے کے خلاف احتجاجی مظاہرے کئے جو کہ "ایل۔ڈی۔اے ایونیو -I کے متعلقہ ہیں۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ احتجاجی مظاہرے کرنے والی تمام ہاؤسنگ سوسائٹیز ایل۔ڈی۔اے سے منظور شدہ نہ ہیں اور یہ سوسائٹیز غیر قانونی ہاؤسنگ کالونیز بنانے کی کوشش کر رہی ہیں ان غیر قانونی سوسائٹیز کی فہرست "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یہ بات درست نہ ہے۔ اصل حقائق یہ ہیں کہ کوآپریٹو سوسائٹیز کی سمری وزیراعلیٰ پنجاب سیکرٹریٹ کی جانب سے ایل۔ڈی۔اے کو موصول ہوئی۔ اس کے اوپر محکمہ ایل۔ڈی۔اے نے اپنا موقف مع ریکارڈ متعلقہ کوآپریٹو سوسائٹیز جو کہ ایل۔ڈی۔اے ایونیو -I میں آتی ہیں' ایک سمری کی صورت میں بنا کر جناب وزیراعلیٰ پنجاب کو مورخہ 23-07-2003 کو ارسال کر دیا ہوا ہے اس کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) یہ ایل۔ڈی۔اے کے متعلقہ نہ ہے۔ جیسا کہ جواب (ج) سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ محکمہ ایل۔ڈی۔اے نے جناب وزیراعلیٰ پنجاب کے احکامات کی کوئی خلاف ورزی نہ کی ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر، اب ہم تحاریک التوائے کار کو لیتے ہیں۔ تحریک التوائے کار نمبر 914 ڈاکٹر نذیر احمد مغو ڈوگر صاحب کی ہے۔ تشریف نہیں رکھتے' motion dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک التوائے نمبر 918 جناب فیصل حیات جوآنہ صاحب کی ہے۔ ان کی request آئی ہے کہ اسے pend کر دیا جائے لہذا سوموار تک یہ pend کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار رانا ثناء اللہ خان صاحب کی ہے۔

محترمہ عابدہ جاوید، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' محترمہ فرمائیں!

محترمہ عابدہ جاوید: جناب سپیکر! تقریباً ایک سال پہلے میں نے قبرستان کے حوالے سے سوال کیا تھا جس کا جواب اب آیا ہے۔ مجھے ٹائم نہیں دیا گیا تو میں آپ کو یہ بتانا چاہتی ہوں کہ جتنے بھی جوابات آئے ہیں وہ تمام کے تمام غلط ہیں۔ 19 کنال زمین جو ظاہر کی ہے اس کے ساتھ 32 کنال زمین پر قابضین کے ساتھ جھگڑا ہے اور ہائی کورٹ نے اسے approve کیا ہے اور اس کے لئے دیوار کھڑی کرنے کے لئے کہا گیا ہے---

جناب سپیکر، محترمہ! آپ کا پوائنٹ آف آرڈر valid نہیں ہے اس لئے آپ تشریف رکھیں۔

شیخ اعجاز احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' شیخ صاحب!

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! میری آپ سے استدعا ہے کہ خواتین اس اسمبلی کا ایک اہم حصہ بن چکی ہیں وہ چاہے اس طرف کی ہوں یا اس طرف کی' تمام ہمارے لئے بڑی قابل احترام ہیں جو کہ بے چاری بڑی تگ و دو اور عرق ریزی کے ساتھ اپنے علاقوں کے مسائل کی نشاندہی کے لئے تیاری کر کے آتی ہیں۔ میں صرف آپ سے یہ کہوں گا کہ چونکہ سوالات کا وقت ختم ہو چکا ہے تو ان کی مدد کرتے ہوئے آپ متعلقہ وزیر کو فرما دیں کہ یہ انہیں ان کے چیمبر میں مل لیتی ہیں چونکہ ان کا مسئلہ مفاد عامہ کا ہے۔

جناب سپیکر، بی بی! آپ وزیر صاحب کو ان کے چیمبر میں مل لیں۔ جی' رانا ثناء اللہ خان صاحب! تحریک التوائے کار نمبر 920۔

سٹیج ڈراموں کے معیار پر غور وخوض

رانا ثناء اللہ خان، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور قومی نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ملک میں بالعموم اور صوبہ پنجاب میں بالخصوص فلمی صنعت کے زوال پذیر ہونے کی وجہ سے ڈراموں(plays) کی طرف رجحان بڑھ رہا ہے اور اکثر سینما گھر بلا اجازت فلموں کی نمائش کی بجائے ڈرامے سٹیج کرنے لگے ہیں۔ فلموں کے معیار کو قائم رکھنے کے لئے سنسر بورڈز موجود ہیں جو متعلقہ رولز کے مطابق فلموں میں غیر معیاری، غیر اخلاقی اور معاشرتی روایات کے برعکس رجحانات کو چیک کرتے ہیں لیکن ڈراموں سے متعلقہ کوئی ادارہ صورت یا تو موجود نہیں یا موثر اور فعال نہیں جس وجہ سے ڈراموں میں لچر گفتگو(جگت بازی) اور غیر ڈانسز(مجرے) کی بھرمار ہے جو معاشرہ میں بگاڑ کا باعث بن رہے ہیں۔ اگر حکومت وقت نے اس مسئلہ پر توجہ نہ دی تو اس مسئلہ کے انتہائی صورت اختیار کر جانے کا امکان ہے اس لئے اس مسئلہ کو ایوان میں زیر بحث لایا جائے تاکہ اس بحث سے ذمہ داران' حکومت گائیڈ لائن لے کر احتیاطی اور انضباطی لائحہ عمل مروج کریں۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر، شارٹ سٹیٹمنٹ دینا چاہیں گے؟

رانا ثناء اللہ خان، اس میں شارٹ سٹیٹمنٹ نہیں ہوتی۔

جناب سپیکر، ٹھیک ہے۔ اس کا جواب وزیر مواصلات و تعمیرات چودھری ظہیر الدین صاحب دیں گے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، شکریہ۔ جناب سپیکر! پنجاب آرٹس کونسل ڈراموں کے سکرپٹ' حکومت کی طرف سے معروف ڈرامہ نگاروں اور تھیٹر سے وابستہ نامور شخصیات پر مشتمل سکروٹنی کمیٹی کی منظوری کے بعد ہوم ڈیپارٹمنٹ اور ضلعی حکومت کو ارسال کرتی ہے۔ سکرپٹ کی منظوری کے بعد ہوم ڈیپارٹمنٹ' ضلعی

حکومت اور پنجاب آرٹس کونسل کے کلاس ون گزیٹڈ افسران پر مشتمل سنسر کمیٹی، پیش کئے جانے والے ہر سٹیج ڈرامہ کی فل ڈریس ریہرسل دیکھ کر اس امر کو یقینی بناتی ہے کہ ڈرامہ منظور کردہ سکرپٹ کے مطابق پیش کیا جائے اور اس میں کسی قسم کی عریانی، فحاشی اور فحش کلامی نہ ہو۔ علاوہ ازیں ملبوسات بھی مشرقی اقدار کے منافی نہ ہوں اور مخرب الاخلاق گانے اور ڈانس بھی نہ ہوں۔ بعد ازاں مذکورہ بالا محکموں کی مانیٹرنگ ٹیم کی طرف سے دوران کھیل ڈریس، ڈائیلاگ اور ڈانس کے حوالے سے کسی بھی قسم کی فحش اور غیر اخلاقی سرگرمیوں کا سدباب کیا جاتا ہے۔ اس طریقہ کار پر عملدرآمد کے نتیجہ میں لاہور میں بھی تھیٹروں میں صورت حال مکمل کنٹرول میں ہے اور دیگر شہروں میں بھی سٹیج ڈراموں میں فحاشی و عریانی کے حوالے سے حکومتی احکامات پر شرائط کی خلاف ورزی کی صورت میں ہوم ڈیپارٹمنٹ کے توسط سے فوری کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ اس کے باوجود اگر کسی سینما میں کوئی ایسی پریکٹس جاری ہو تو یہ واقعی قابل اعتراض چیز ہے جس کا انشاء اللہ تعالیٰ سدباب کریں گے۔ میں رانا صاحب کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر کسی جگہ خواہ فیصل آباد ہو یا کوئی اور ضلع ہو، نشاندہی پر قرار واقعی سزا دی جائے گی اور ان کو ban کرنے کی provision بھی اس میں ہے۔ وہاں پر ایسے سینماؤں میں دوبارہ ڈرامہ جات نہیں ہوں گے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ رانا ثناء اللہ خان!

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ جس اتھارٹی کا انہوں نے ذکر کیا ہے کہ وہ ڈسٹرکٹ سطح پر موجود ہے اور وہ فل ڈریس ریہرسل ڈراموں کی دیکھنے کے بعد اجازت دیتی ہے۔ اس کا وجود تو عملاً کسی بھی جگہ نہیں ہے۔ فیصل آباد میں شہزاد سینما میں عید کے موقع پر اس قسم کے عریاں ڈرامے دکھائے گئے۔ باقاعدہ پولیس نے ریڈ کیا اور اس کے بعد فنکاروں اور سینما کے مالک کے خلاف مقدمہ بھی درج کیا لیکن اب بھی اسی سینما میں اسی قسم کے ڈرامے چل رہے ہیں۔ کسی نے اس کو ban نہیں کیا۔ کیا انہوں نے اس اتھارٹی کی کوئی بازپرس کی ہے کہ بھئی آپ نے فل ڈریس ریہرسل دیکھنے کے بعد اس کی اجازت دی تو پھر مقدمہ درج کرنے اور گرفتاریاں کرنے کی نوبت کیوں آئی؟

جناب سپیکر، شکریہ۔ وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات، شکریہ۔ جناب سپیکر! جیسے رانا صاحب ارشاد فرما رہے ہیں۔ اسی اتھارٹی نے

ایکشن لیا اور وہاں پر گرفتاریاں ہوئیں اور سکریٹ رائٹر کے علاوہ وہاں پر کام کرنے والی فنکارائیں بھی گرفتار ہوئیں جو کہ ضمانت کے بعد رہا ہوئیں اور انشاء اللہ تعالیٰ اب وہاں ایسا نہیں ہو گا اور اس وقت بھی ڈسٹرکٹ اتھارٹی اپنے طور پر پورا کام کر رہی ہے اور اسے مزید بہتر کرنے کے لئے اگر یہ کوئی تجویز دیں گے تو اس پر عمل درآمد کیا جائے گا۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! میرا خیال ہے کہ وزیر موصوف نے یقین دہانی کروا دی ہے۔ محرک چونکہ مزید اس کو press نہیں کرنا چاہتے لہذا motion dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 925 ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کی ہے۔

پولیس چوکی بھابڑہ میں مسافر لڑکی سے زیادتی

ڈاکٹر سید وسیم اختر، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "جنگ" لاہور کی اشاعت 3-11-2003 کو صفحہ 16 پر تین کالم کی سرخی کے ساتھ خبر لگی ہے کہ سرگودھا ضلع میں جلال پور میں رات 8 بجے بس سے اترنے والی ایک لڑکی کو پولیس اہلکار کی ملی بھگت سے دو افراد نے زیادتی کا نشانہ بنایا اور بعد ازاں یہ اہلکار اس بدنصیب لڑکی کو قانونی کارروائی کا جھانسہ دے کر چوکی پولیس بھابڑہ لے آیا جہاں پر ساری رات تھانیدار اس لڑکی کے ساتھ زیادتی کرتا رہا اور صبح تھانے سے نکال باہر کیا۔ یہ ایک بہت سنگین معاملہ ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر، جی وزیر قانون!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور داخلہ، جناب سپیکر!

جناب سپیکر، اس کا جواب آپ نے دینا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور داخلہ، جی۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور داخلہ، شکریہ۔ جناب سپیکر! دراصل 15 اکتوبر 2003 کو میاں مظہر علی رانجھا ناظم یونین کونسل بھابڑہ نے ایک تحریری درخواست بخدمت جناب ڈی۔آئی۔جی صاحب سرگودھا کے پیش کی جس میں مذکورہ نے تحریر کیا کہ مورخہ 12 اکتوبر 2003 مسمات صائمہ سکنہ حافظ آباد موضع بھابڑہ تھانہ میلہ اپنے رشتہ داران کو ملنے کے لئے آئی جہاں پر ملزمان ممتاز اور محمد نواز نے اس سے ریپ کیا جس پر مقدمہ نمبر 223 مورخہ 15۔اکتوبر 2003 جرم 10 زنا حدود آرڈیننس تھانہ میلہ مسمات صائمہ بی بی دختر محمد بوٹا سکنہ حافظ آباد کے بیان پر درج رجسٹرڈ ہوا۔

درخواست گزار نے مزید تحریر کیا کہ اے۔ایس۔آئی رانا محمد اسلم نے بروقت مقدمہ رجسٹرڈ نہ کیا اور اس نے دس ہزار روپے رشوت لے کر اصل ملزمان کو چھوڑ دیا اور اس نے خود بھی مذکورہ سے زنا کیا۔ یہ تحریری شکایت اے۔ایس۔پی اصغر علی سرگودھا کو بغرض انکوائری رپورٹ حوالہ ہوئی۔ مذکورہ نے انکوائری کی اور دوران انکوائری اس نے درخواست دہندہ اور الزام علیہان کے بیانات قلمبند کئے۔ دوران انکوائری یہ پایا گیا کہ اے۔ایس۔آئی محمد اسلم نے مقدمہ زنا درج کرنے میں تین دن کی تاخیر کی۔ جب مقدمہ درج کیا گیا تو نامعلوم ملزمان کے خلاف درج کیا۔ تاہم بقیہ الزامات بابت زنا اور رشوت کی وصولی ثابت نہ ہو سکے۔ دیگر پولیس ملازمین بھی بے گناہ پائے گئے۔ اے۔ایس۔آئی محمد اسلم کے خلاف درج بالا الزامات کی پاداش میں شوکاز نوٹس نمبری R.S.O 2000 جاری کیا گیا ہے اور اسے پولیس لائن تبدیل کر دیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں ڈی۔ایس۔پی / ایس۔ڈی۔پی۔او کوٹ مومن کو ہدایت کی گئی ہے کہ مقدمہ متذکرہ بالا میں ملوث جملہ ملزمان کو فوری گرفتار کر کے چالان داخل عدالت کیا جائے۔

جناب سپیکر: شکریہ، جی ڈاکٹر سید وسیم اختر!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جیسا کہ انہوں نے کہا کہ ان کی گرفتاری کے لئے حکم جاری کر دیا گیا ہے۔ ڈیڑھ دو ماہ تو گزر گئے ہیں، یہ ذرا فرمائیں کہ اب تک گرفتاری ہوئی ہے یا نہیں؟ اگر نہیں ہوئی تو کب تک ان کی گرفتاری ہو گی؟ پولیس کے بارے یہ جو صورتحال بتا رہی ہیں اس طرح کے بے شمار واقعات اخباروں میں آتے رہتے ہیں۔ میں نے پہلے بھی گزارش کی تھی کہ ہمارے تھانے اب تھانے نہیں رہے

بلکہ یہ انصاف کی قتل گاہیں بن گئی ہیں۔ یہاں جو بھی آتا ہے پولیس کا کام صرف یہ ہوتا ہے کہ یہ دیکھا جائے کہ اس کی جیب کے اندر کیا ہے۔ وہ پوری کوشش کرتی ہے کہ اس کی جیب سے سب کچھ نکال لیا جائے۔ اب اگر کوئی اپنی دادرسی کے لئے تھانے میں جائے اور اپنی عزت بھی لٹا آئے تو پھر اس سے بڑا ظلم کیا ہو سکتا ہے؟ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایسا معاملہ ہے جسے حکومت کو سنجیدگی سے لینا چاہئے اور عوام کی دادرسی ہونی چاہئے۔ میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ اب تک انہوں نے کوئی ملزم گرفتار کروائے ہیں یا نہیں کروائے؟ پچھلے سیشن میں بھی میں نے ایک تحریک التوائے کار دی تھی کہ سفر کے دوران اسے سی کوچز میں وی۔سی۔آر لگے ہوتے ہیں جو کہ غیر قانونی ہے۔ ان کوچز میں فحش فلمیں دکھائی جاتی ہیں اور اگر کوئی مسافر یا خاتون احتجاج کرتی ہے تو اہلکار ان سے بدتمیزی کرتے ہیں اور گلی گلوچ پر اتر آتے ہیں۔ انہوں نے on the floor of the House یہ یقین دہانی کروائی تھی کہ کچھ دنوں میں یہ بند ہو جائیں گے لیکن ڈیڑھ دو ماہ گزر گئے ہیں تو آج تک اس حوالے سے ذرا بھر تبدیلی نہ آئی اور نہ کوئی کارروائی کی گئی۔ یہ تو ان کی writ of the Govt ہے۔ میں ان سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ اگر گرفتاریاں ہو گئی ہیں تو بتائیں اگر نہیں ہوئیں تو کب تک ہو جائیں گی؟

جناب سپیکر، جی پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور داخلہ، جناب سپیکر! ابھی تک گرفتاریاں تو نہیں ہو سکیں لیکن میں ان کو یقین دلاتی ہوں کہ جلد از جلد گرفتاریاں بھی ہو جائیں گی اور چالان بھی submit کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر، محرک اس کو مزید press نہیں کرنا چاہتے لہذا تحریک dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک نمبر 926 ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کی ہے۔

بہاولپور کے مقام پر دریائے ستلج میں پانی کی نایابی

ڈاکٹر سید وسیم اختر، شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ دریائے ستلج بہاولپور شہر کے ساتھ بہتا تھا جس کے نتیجہ میں زیر زمین پانی کی سطح 10' 12 فٹ تک تھی اور

پانی بھی صاف تھا اور بہاولپور کی عوام کو صاف پانی کے حصول میں دقت نہ تھی۔ اب یہ دریا بالکل بند ہو گیا ہے اور پچھلے چند سال سے اس میں کوئی پانی نہ آیا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اس میں کسی دوسرے دریا کا پانی مستقل ڈالا جائے تاکہ زیر زمین پانی کی سطح بلند ہو سکے اور اس کے لئے پہلے سے channels موجود ہیں اور پھر پنجند ہیڈ ورکس پر یہ پانی زراعت کے لئے واپس مل جائے گا۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔ جناب وزیر آبپاشی!

وزیر آبپاشی، جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ ہندوستان کے ساتھ معاہدہ سندھ طاس کے بعد دریائے ستلج خشک ہو چکا ہے اور زیر زمین پانی کی سطح بھی گر رہی ہے اور یہ بھی درست ہے کہ زیر زمین پانی کی سطح کو برقرار رکھنے کے لئے دریائے ستلج میں مناسب مقدار میں پانی چھوڑا جانا ضروری ہے لیکن موجودہ کینال کی استعداد اتنی نہیں ہے کہ ہم فی الحال اس مقصد کو پورا کر سکیں اور دریائے ستلج میں پانی نہیں دیا جا سکتا۔ ایک پارلیمانی کمیٹی تشکیل دی گئی ہے، ہم نے اس مسئلہ کو مورخہ 16 دسمبر 2003 کے اجلاس میں اٹھایا ہے تاکہ یہ فیصلہ ہو سکے اور ہندوستان کے ساتھ معاہدہ سندھ طاس کے بعد پنجاب کے ماحولیات پر منفی اثرات کا جائزہ لیا جا سکے۔ اس پر انہوں نے مناسب اقدامات تجویز کر دیئے ہیں۔ اب پنجاب والے اس پر terms of reference ترتیب دے رہے ہیں اور ہم انشاء اللہ تعالیٰ یہ معاملات پارلیمانی کمیٹی کے آگے رکھیں گے تاکہ پنجاب کو اس کے حصے کا زیادہ پانی مل سکے اور ہم ان نہروں کی استعداد بڑھا سکیں تاکہ اس معاملے کو احسن طریقے سے حل کیا جا سکے۔

جناب سپیکر، جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ میری اس مسئلے پر محکمہ آبپاشی کے سیکرٹری سے دو تین بار گفتگو ہوئی ہے جس طرح وزیر موصوف نے بات کی ہے کہ channels کمزور ہیں اور وہ اتنے پانی کا بوجھ نہیں اٹھا سکتے جو زائد پانی ستلج میں ڈالنے کے لئے ان channels میں ڈالا جائے گا۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ اس کے لئے ہم funding بھی کر رہے ہیں تاکہ ان channels کو مضبوط کیا جائے اور پانی دوسرے دریا سے لاکر اس میں ڈالا جا سکے۔ وزیر موصوف نے اس کو مکمل طور پر disagree کر دیا

ہے۔ سیکرٹری صاحب کا دوسرا version ہے اور وزیر موصوف کا کوئی دوسرا version ہے۔ میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ تو ممکن ہے کہ کسی دوسرے ہیڈ ورکس سے پانی لے کر اس میں ڈالا جائے۔ اگر یہ channels کو مضبوط کروا دیں تو اس طرح سے بہاولپور کا اہم مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔ مجھے صرف اتنی یقین دہانی مطلوب ہے کہ ان channels کو مضبوط کروایا جائے اور اس میں پانی ڈالا جائے تاکہ یہ دیرینہ مسئلہ حل ہو سکے۔

جناب سپیکر، جی، وزیر آبپاشی!

وزیر آبپاشی، جناب سپیکر! جیسا کہ انہوں نے کہا کہ میں نے disagree کر دیا ہے حالانکہ میں نے ان کے تمام معاملات کو درست کہا ہے۔ اس سلسلے میں ان channels کو مضبوط کرنے کے لئے مرکزی حکومت کے تعاون سے rehabilitation of canals کا project آ رہا ہے۔ جیسے ہی E.C N.I.C سے منظور ہوتا ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ ان کی یہ استدعا پوری ہو جائے گی۔ اس کے علاوہ بھی اگر ان کو کسی چیز کی یقین دہانی مطلوب ہے تو یہ میرے ساتھ بیٹھ جائیں ہم اکٹھے بیٹھ کر اس معاملے کو احسن طریقے سے حل کر لیں گے۔

جناب سپیکر، ڈاکٹر صاحب! اب آپ اس سلسلے میں کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! ٹھیک ہے اگر وزیر موصوف یقین دہانی کراتے ہیں تو میں تحریک press نہیں کرتا۔

جناب سپیکر، محرک اس تحریک کو press نہیں کرنا چاہتے لہذا تحریک dispose of کی جاتی ہے۔

محترمہ پروین مسعود بھٹی، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، محترمہ پروین مسعود بھٹی صاحبہ!

محترمہ پروین مسعود بھٹی، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! ابھی میرے ساتھی ڈاکٹر وسیم صاحب نے کہا کہ دریائے ستلج میں پانی نہیں آ رہا۔ بہاولپور کے لوگوں کو پہلے ہی پانی کی بہت دقت ہے اور وہاں پر پل بن رہا ہے۔ اتنا پیسا گورنمنٹ کا ضائع ہو رہا ہے۔ اگر پانی نہیں دینا تو پھر پل بنانے کا کیا فائدہ؟

پھر تو سڑک ہی بنا دی جائے۔ پچھلے پورے سال سے پانی نہیں آیا وہاں کے مکین پانی کی کمی کی وجہ سے بہت پریشان ہیں۔ اس مسئلے پر نظر ثانی کی جائے۔

جناب سپیکر، شکریہ' اگلی تحریک التوائے کار نمبر 237' مخدوم سید محمد مختار حسین صاحب کی ہے۔

حلقہ پی پی۔ 212 (کبیر والا) میں آب رسانی کی سکیمیں بند ہونے سے کروڑوں روپے کا زیاں

مخدوم سید محمد مختار حسین، شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ میرے حلقہ پی پی -212 (کبیر والا) کے کھکھہ بار اور درکانہ بار کے متعدد چکوک کا زیر زمین پانی کڑوا ہے اور یہ پانی انسانی صحت کے لئے اور جانوروں کے لئے بھی مضر ہے۔ ان چکوک کو میٹھا پانی سپلائی کرنے کے لئے حکومت نے آب رسانی کی سکیمیں مکمل کی ہیں اور ان کو میٹھا پانی سپلائی کرنے کے لئے ٹیوب ویل نصب کئے ہیں مگر یہ ٹیوب ویل جس جگہ لگائے گئے ان جگہوں کا زیر زمین پانی بھی کڑوا ہے اور مضر صحت ہے جس کی وجہ سے یہ آب رسانی کی سکیمیں بند پڑی ہیں۔ نتیجتاً ان پر حکومت کا خرچ کردہ کروڑوں روپیہ ضائع ہو رہا ہے۔ یہ سب کچھ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے افسران اور اہلکاران کی نااہلی اور ٹھیکیدار سے ملی بھگت سے ہوا ہے۔ کافی دفعہ اہلیان نے اس بارے میں اعلیٰ حکام سے اپیل کی ہے کہ ان ٹیوب ویلوں کو کسی اور جگہ منتقل کیا جائے جہاں زیر زمین پانی میٹھا ہو مگر ان کی کوئی شنوائی نہیں ہوئی ہے جس کی وجہ سے میرے حلقے کی عوام شدید پریشان اور اضطراب میں مبتلا ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی' جناب کیانی صاحب!

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، بہت بہت شکریہ۔

(وزیر موصوف کے کھڑے ہونے پر حزب اقتدار
کی طرف سے زبردست ڈیسک بجائے گئے)

جناب سمیع اللہ خان : پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! یہ کیانی صاحب کی تقریب رونمائی ہے یا وہ جواب دے رہے ہیں؟

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ : بھائی! میری رونمائی کی ضرورت نہیں' میں یہیں ہوتا ہوں۔ یہ تو میرے ساتھیوں کا پیار ہے۔

جناب سپیکر : سمیع اللہ صاحب! یہ تو ان کا حسنِ سلوک ہے' دوست ان سے پیار کرتے ہیں۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں اپنے بھائی کی تحریک کے حوالے سے عرض کروں گا کہ واٹر سپلائی کی سکیمیں ایک certain period کے لئے ہوتی ہیں' چھ یا سات سال کے لئے ہوتی ہیں جہاں پر brackish water ہو وہاں پر میٹھے پانی کی سکیم کو چھ یا سات سال کے لئے plan کیا جاتا ہے۔ جب یہ سکیم زیادہ عرصہ چلے گی تو اس کی layer میں continuous pumping out کی وجہ سے جب پانی ختم ہو جاتا ہے تو دوسرے علاقے سے brackish پانی کا level یہاں شفٹ کر جاتا ہے۔ So it is only valid for six to seven years معزز رکن نے اپنی تحریک میں کہا ہے کہ بھگت سے ایسا ہوا ہے' ایسی بات نہیں ہے وہاں تقریباً چھ سات سال تک لوگ پانی پیتے رہے ہیں اور اب اگر وہ بند ہو گئی ہے تو ہم انشاء اللہ تعالیٰ نئی جگہ تلاش کر کے ان کے لئے پانی مہیا کریں گے۔ ہم ایک نئی سکیم شروع کر رہے ہیں جس میں علاقے کی community کو involve کریں گے۔ میں اس نئی سکیم کے سلسلے میں پانچ چھ جگہوں پر visit بھی کر چکا ہوں میری درخواست ہے کہ آپ مجھے مل لیں تو ہم پروگرام بنا کر آپ کی اس سکیم کو دوبارہ شروع کر سکتے ہیں۔ انشاء اللہ آپ کو میٹھا پانی مہیا کرنا میری اولین ترجیح ہو گی۔

جناب سپیکر : شکریہ۔ مخدوم صاحب! وزیر صاحب نے کافی حد تک یقین دہانی کروا دی ہے آپ ان کے ساتھ چیمبر میں بیٹھ کر اس معاملے کو حل کرنے کے لئے کوئی لائحہ عمل طے کر لیں۔

مخدوم سید محمد مختار حسین : جناب سپیکر! مجھے ایک عرض کرنے کا موقع دیا جائے۔

جناب سپیکر : جی' فرمائیں!

مخدوم سید محمد مختار حسین : جناب سپیکر ! گزارش یہ ہے کہ کیانی صاحب نئے وزیر بن کر آج الحمدللہ یہ بیان فرما رہے ہیں لیکن انھیں میرے مسئلے کا علم ہی نہیں ہے۔ یہ میرے مسئلے کو سمجھ ہی نہیں سکے۔ انھوں نے فرمایا ہے کہ یہ سکیمیں تقریباً سات سال چلی ہیں۔ یہ 20 سکیمیں ہیں اور ان پر اوسطاً 3 کروڑ روپے خرچ ہوئے ہیں۔ ان میں سے دو سکیمیں ایک سال چلیں جبکہ 12 سکیمیں ڈیڑھ سال چلی ہیں اور اس کے بعد بند ہو گئی ہیں۔ صورتحال یہ ہے کہ کچھ سکیمیں شور کوٹ کی جانب اور کچھ پیر محل کی جانب تھیں' جو سکیمیں پیر محل کی طرف تھیں وہ دریائے راوی کے قریب ہیں اور ان کا پانی صحیح چل رہا ہے یعنی یہ تین سکیمیں ابھی تک چل رہی ہیں۔ راوی کی باقی چھ سکیموں کا اِس طرف سے کنکشن دینے کی بجائے محکمہ والوں نے دوسری طرف سے کنکشن دے دیا یعنی شور کوٹ کی طرف سے کنکشن دے دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر : شاہ صاحب ! وزیر موصوف یہ فرما رہے ہیں کہ آپ ان کے چیمبر میں تشریف لے جائیں۔ آپ کی جو demand ہے وہ اسے پورا کرنے کی کوشش کریں گے۔ وہ نہ صرف کنکشن کی بات کر رہے ہیں بلکہ وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ اگر کوئی نئی سکیم بھی دینا پڑی تو وہ دیں گے لہذا آپ ان کے ساتھ بیٹھ کر بات کر لیں وہ انشاء اللہ تعالیٰ اس مسئلے کو solve کرنے کی کوشش کریں گے۔

مخدوم سید محمد مختار حسین : جناب سپیکر ! عرض یہ ہے کہ میں ان کے پاس چلا جاتا ہوں' انشاء اللہ مجھے نئی سکیمیں ضرور ملیں گی۔ ہمارے بلدیات کے وزیر صاحب نے ایک خط بھی لکھا لیکن پھر بھی بطور ایم۔پی۔اے میرے فنڈز ابھی تک مجھے نہیں مل سکے۔ ان کے خط لکھنے اور تین بار یاد دہانی کرانے کے باوجود' میرے فنڈز آج تک مجھے نہیں ملے بلکہ ان کی یقین دہانی کے بعد وزیر اعلیٰ صاحب کی طرف سے ایک directive آ گیا اور میری سکیمیں فارورڈ بلاک کے ایم۔این۔اے کو ٹرانسفر کر دی گئی ہیں۔ بہرحال عرض یہ ہے کہ انھیں مسئلے کی حقیقت اور سنگینی کو سمجھنا چاہئے۔ میں امید کرتا ہوں کہ یہ انشاء اللہ تعالیٰ جلدی سکیمیں چلا دیں گے۔ وہاں پر لوگوں کے لئے پینے کا صحیح پانی نہیں ہے۔ لوگ بارہ' پندرہ میل دور ویگنوں پر جا کر پینے کے لئے پانی لاتے ہیں اور وہاں پر لوگ بڑی تکلیف میں ہیں۔

جناب سپیکر : شکریہ! چونکہ محرک اپنی تحریک کو پریس نہیں کرنا چاہتے لہذا یہ تحریک dispose of ہوئی۔ تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔ اب وزیر قانون bill lay کریں گے۔

سرکاری کارروائی

مسودات قانون (جو متعارف کروائے گئے)

مسودہ قانون، دی پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن مصدرہ 2003

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I introduce the Punjab Education Foundation Bill 2003

MR SPEAKER: The Punjab Education Foundation Bill 2003 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Education for report within 7 days Minister for Law'

مسودہ قانون (ترمیم) فنی تعلیم و پیشہ ورانہ ٹریننگ اتھارٹی پنجاب مصدرہ 2003

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I introduce the Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Bill 2003.

MR SPEAKER: The Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Bill 2003 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Industries, Commerce and Investment for report within 7 days

آج کے اجلاس کا وقت ختم ہوتا ہے اور اب اجلاس مورخہ 5 ۔ جنوری 2004 بروز سوموار بعد دوپہر تین بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 5 ۔جنوری 2004

1۔ سوالات (محکمہ مواصلات وتعمیرات)

(1) نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

(2) غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

2 ۔ توجہ دلاؤ نوٹس

3 ۔ سرکاری کارروائی

مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)

(1) مسودہ قانون ترقیاتی ادارہ' نیومری مصدرہ 2003

صوبائی اسمبلی پنجاب

(چودھویں اسمبلی کا تیرھواں اجلاس)

پیر' 5۔ جنوری 2004

(یوم الاثنین' 12۔ ذی القعد 1424ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس' اسمبلی چیمبرز' لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 22 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر چودھری محمد افضل ساہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ قاری سعید الرحمٰن نے پیش کیا۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

فَاَیْنَ تَذْهَبُوْنَ ﴿۲۶﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۲۷﴾
لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ یَّسْتَقِیْمَ ﴿۲۸﴾ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ
یَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۲۹﴾

سورۃ التکویر آیات 26 تا 29

سو تم لوگ کدھر جا رہے ہو؟ ۝ بس یہ تو ایک نصیحت نامہ ہے دنیا جہان والوں کے لئے ۝ (یعنی) اس کے لئے جو تم میں سے سیدھا چلنا چاہے ۝ اور تم بغیر اس کے چاہے بھی تو نہیں سکتے کہ پروردگار عالم چاہے ۝

وماعلینا الاالبلاغ ۝

پوائنٹ آف آرڈر

کورم کی نشاندھی

جناب سپیکر، اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے کے مطابق محکمہ مواصلات و تعمیرات کے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

جناب سمیع اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، سمیع اللہ خان صاحب!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! کورم پورا نہ ہے۔

جناب سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہذا گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی) کورم پورا نہ ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر ایوان میں کورم پورا نہ ہونے پر 5 منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: دوبارہ گنتی کی جائے۔ (دوبارہ گنتی کی گئی) ایوان میں کورم نہیں ہے اجلاس مزید 30 منٹ کے لئے adjourn کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر ایوان میں کورم پورا نہ ہونے پر اجلاس کی کارروائی 30 منٹ کے لئے ملتوی کی گئی)

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر چودھری محمد افضل ساہی آدھ گھنٹے کے وقفہ کے بعد 4 بج کر 5 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی) کورم پورا ہے۔ اجلاس کی کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، سمیع اللہ خان صاحب!

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! مملکت خداداد پاکستان اس وقت دو ستونوں کے سہارے کھڑی ہے۔ ان میں ایک ایٹم بم اور دوسرا آئین پاکستان یعنی 1973 کا آئین ہے۔ آج اس شخصیت کی 76 ویں سالگرہ ہے جس نے پاکستان کو یہ دونوں تحفے دیے یعنی ایٹم بم اور 1973 کا آئین۔ بلاشبہ یہ اس شخصیت کے لئے اعزاز کی بات ہے کہ آج تمام سیاسی جماعتیں نہ صرف ایٹم بم پر اس کی شکرگزار ہیں بلکہ 1973 کا آئین ایک ایسی دستاویز ہے کہ تمام سیاسی جماعتیں اس کی پاسداری اور اس کے تحفظ کی ذمہ داری اٹھاتی ہیں اور اس حوالے سے میں سمجھتا ہوں کہ پنجاب اسمبلی کے اس ایوان کو اس عظیم شخصیت ذوالفقار علی بھٹو کو ان کی سالگرہ کے موقع پر خراج تحسین پیش کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر، لاء منسٹر!

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا تھا کہ یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے لہذا اسے invalid قرار دیں اور کارروائی شروع کریں۔ اب وقفہ سوالات کا آغاز کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے میں محکمہ مواصلات و تعمیرات کے سوالات ہیں۔ پہلا سوال سید احسان اللہ وقاص کا ہے۔

جناب سپیکر، آپ کا پوائنٹ آف آرڈر valid نہیں ہے۔ شکریہ

سید احسان اللہ وقاص، سوال نمبر 159

سوالات (محکمہ مواصلات و تعمیرات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

محکمہ سی اینڈ ڈبلیو میں کرپشن اور اس کی روک تھام کے لئے اقدامات

*159. سید احسان اللہ وقاص۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) گزشتہ تین سال کے دوران محکمہ مواصلات و تعمیرات کے کتنے افراد کو نیب آرڈیننس کے تحت گرفتار کیا گیا ہے؟ ان کے نام اور عہدوں سے آگاہ فرمائیں اور نیب میں ان کے خلاف کیا کارروائی ہوئی ہے نیز محکمہ ہذا نے ان کے خلاف کیا ایکشن لیا ہے؟

(ب) محکمہ میں کرپشن اور کمیشن سسٹم پر کنٹرول اور سرکاری فنڈز کی خورد برد روکنے کے لئے کون سے اقدامات تجویز کئے گئے ہیں؟

(ج) کیا محکمہ کے اندر ایسا کوئی چیکنگ کا خود کار نظام موجود ہے کہ جس سے تمام افسران اور ملازمین کے اثاثہ جات میں تیزی سے ہونے والے اضافہ اور افسران کے رہن سہن (living standard) پر نظر رکھی جا سکے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات:

(الف) گزشتہ تین سالوں میں محکمہ مواصلات و تعمیرات کے کسی اہلکار کو نیب آرڈیننس کے تحت گرفتار نہیں کیا گیا۔

(ب) محکمہ مواصلات و تعمیرات میں کرپشن، کمیشن سسٹم اور سرکاری فنڈز کی خورد برد روکنے کے لئے درج ذیل اقدام کئے گئے ہیں۔

1۔ ٹھیکیداروں کے enlistment کے معیار کو بہتر بنا دیا گیا ہے۔ enlistment سے متعلقہ صوابدیدی اختیارات کو کم کرنے کے لئے درجہ A (ایک کروڑ سے زائد) اور درجہ B (ایک کروڑ تک) کی enlistment کے لئے وزیراعلیٰ کی منظوری سے اور درجات C (50 لاکھ تک)، D (10 لاکھ تک) اور E (5 لاکھ تک) کے لئے سیکرٹری مواصلات و تعمیرات کی منظوری کے بعد criteria کی چیکنگ کے لئے کنسلٹنٹ بھی مقرر کیا گیا ہے۔

2۔ ٹینڈر نوٹس میں ابہام کو دور کرنے کے لئے اردو اور انگریزی اخبارات میں شائع ہونے والا ٹینڈر نوٹس standardise کر دیا گیا ہے اور تمام ابہام دور کر دیئے گئے ہیں۔

3۔ ٹینڈر وصول کرنے کی آخری تاریخ سے ایک دن پہلے ٹینڈر جاری کئے جاتے تھے۔ اب ٹینڈر جاری کرنے کی تاریخ اور ٹینڈر وصول کرنے کی تاریخ سے کم از کم تین دن پہلے مقرر کی گئی ہے۔

مزید برآں XEN کے علاوہ S.E کو بھی ٹینڈر جاری کرنے کا اختیار دے دیا گیا ہے۔ اس طرح XEN کا صرف اپنے پسندیدہ ٹھیکیداروں کو ٹینڈر جاری کرنے کا اندیشہ ختم کر دیا گیا ہے۔

4۔ فیلڈ افسران کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ ٹینڈر کھلنے کی تاریخ سے 14دن کے اندر اندر ٹینڈر منظور کریں۔

5۔ بلڈنگز اور روڈ ٹیسٹنگ لیبارٹریز سے ترقیاتی کاموں کے معیار اور مقدار کی چیکنگ کروائی جاتی ہے اور قصور وار پائے جانے والے اہلکاروں کے خلاف انضباطی کارروائی کی جاتی ہے۔

6۔ غورد برد، کرپشن یا کمیشن کے متعلق جب بھی کوئی شکایت موصول ہوتی ہے تو فوری انکوائری کروائی جاتی ہے۔ شکایت درست ثابت ہونے کی صورت میں متعلقہ افسر یا اہلکار کے خلاف قانون کے مطابق فوری کارروائی کی جاتی ہے۔

7۔ پچھلے چار سالوں میں 190اہلکاران افسران کو بڑی اور 261 کو چھوٹی سزائیں دی گئی ہیں۔

8۔ R.S.O-2000 کے تحت قصور وار ملازمین کے خلاف انکوائری کا جلد فیصلہ بھی بہتری کے لئے اٹھائے گئے اقدامات میں شامل ہے۔

(ج) مجوزہ قانون کے مطابق تمام سرکاری ملازمین کو ہر سال 31۔دسمبر تک اپنے اثاثہ جات کے گوشوارے سیل کور میں محکمہ کو بھجوانے ہوتے ہیں۔ یہ سیل بند گوشوارے کسی شکایت یا انکوائری کی صورت میں مجاز افسر کی اجازت سے کھولے جاتے ہیں اور اگر کوئی بے قاعدگی پائی جائے تو قواعد کے مطابق کارروائی ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ محکمانہ کاموں میں چیکنگ

کے لئے باقاعدہ خودکار نظام موجود ہے۔ سب انجینئر اور سب ڈویژنل آفیسر اپنے کاموں کی کوالٹی کے 100 فیصد ذمہ دار ہیں جبکہ ایکسیئن 10 فیصد کاموں کی کوالٹی اور مقدار کا ذمہ دار ہے۔ اس کے علاوہ متعلقہ سپرنٹنڈنگ انجینئر اور چیف انجینئر اپنے اضلاع کی انسپکشن کے دوران ڈویلپمنٹ کے کاموں کی انسپکشن کے ذمہ دار ہیں۔ اگر کسی مرحلے پر کوئی کام غیر معیاری پایا جائے تو قانون کے مطابق کارروائی ہوتی ہے۔

جناب سپیکر، کوئی ضمنی سوال؟

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ محکمہ مواصلات و تعمیرات سے متعلق یہ زبان زد عام ہے کہ یہاں پر جتنے ٹینڈر ہوتے ہیں بعض موقع پر صرف دستخط کرا کر خالی ٹینڈر وصول کر لئے جاتے ہیں اور اس کے بعد بے پناہ کمیشن وغیرہ لے کر ٹینڈرز کی الاٹمنٹ کی جاتی ہے تو میں یہ سوال پوچھنا چاہتا ہوں کہ میرے سوال کے جواب کے جز (ب) میں جو ارشاد فرمایا گیا ہے تو وزیر صاحب بیان فرمائیں گے کہ اس کے بعد کمیشن سسٹم اور کرپشن میں کس حد تک کمی آئی ہے؟

جناب سپیکر، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات، شکریہ۔ جناب سپیکر! احسان اللہ وقاص صاحب کے ضمنی سوال کے جواب میں، میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا، یہ بجا ہے کہ عام طور پر جیسا کہ انھوں نے فرمایا ہے کہ زبان زدعام یہ بات ہے جو کرپشن ٹینڈرز میں ہے اس پر قابو پانے کے لئے اس حکومت نے آتے ہی جو تدبیریں کی ہیں وہ میں نے لکھ دی ہیں جو انھوں نے ارشاد فرمایا ہے کہ انھوں نے پڑھ لی ہیں۔ اس سے بہتری ہوئی ہے کیونکہ پہلے ٹینڈر جاری کرنے سے ایک دن کا وقفہ دیا جاتا تھا۔ اب ہم نے اس کو تین دن کر دیا ہے اور پہلے صرف ایکسیئن جاری کر سکتا تھا لیکن اب ہم نے اس کی اتھارٹی S.E کو بھی کر دی ہے۔ اس وجہ سے اس میں کافی بہتری آئی ہے اور ایک ministerial order کے ذریعے بہت کامیابی سے اس پر عملدرآمد کرایا ہے۔ ہم نے یہ شروع کیا ہے کہ جہاں بھی ٹینڈر کھلیں گے وہاں پر کسی بھی عوامی نمائندے کو یا کسی صحافی کو اگر وہ وہاں پر آنا چاہیں تو ان کی موجودگی میں ٹینڈر کھولے جائے گا۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، جناب ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! جز(ب) میں جو سوال کیا گیا تھا اس میں یہ تھا کہ محکمے میں کرپشن اور کمیشن سسٹم پر کنٹرول اور سرکاری فنڈز کی خورد برد روکنے کے لئے کون سے اقدامات تجویز کئے گئے ہیں؟ انھوں نے جز (ب) میں نمبر I پر اس کا جواب دیا ہے کہ ٹھیکیداروں کی انلسٹمنٹ کے معیار کو بہتر بنا دیا گیا ہے۔ میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ انلسٹمنٹ کا سسٹم کیا ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات: جو ٹھیکیدار کام کرنا چاہتے ہیں اور اپنے آپ کو لسٹ پر لانا چاہتے ہیں۔ اس حوالے سے پہلے طریقہ کار کو تبدیل کر کے یہ لکھ دیا گیا ہے کہ یہی بہتر طریقہ کار ہے۔ اب بہتر عہدہ جات کے لوگ اس کو کرتے ہیں، اس لئے کرپشن کا احتمال کم ہو گیا ہے۔

جناب ارشد محمود بگو: میں نے پوچھا ہے کہ یہ انلسٹمنٹ کا سسٹم کیا ہے؟

جناب سپیکر: یہ پوچھنا چاہ رہے ہیں کہ انلسٹمنٹ کا طریقہ کار کیا ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات: جو ٹھیکیدار کام کرنا چاہتا ہے وہ اپنے آپ کو پہلے انلسٹمنٹ کرے گا اور بتائے گا کہ میرے پاس "بی کلاس" میں اتنا تجربہ ہے اور میں "اے کلاس" میں جانا چاہتا ہوں۔ میرا "سی کلاس" میں اتنا تجربہ ہے اور میں "بی کلاس" میں جانا چاہتا ہوں۔ اس credentials کو verify کرنے کے لئے جو اتھارٹیاں بنائی گئی ہیں وہ ہم نے بتائی ہیں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ رانا ثناء اللہ خان صاحب!

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ سوال کے جز (الف) میں یہ تھا کہ کس محکمہ مواصلات و تعمیرات کے کتنے افراد کو نیب آرڈیننس کے تحت گرفتار کیا گیا؟ وزیر موصوف نے on the floor of the House یہ بات تسلیم کی ہے کہ یہ بات درست ہے اور زبان زد عام ہے کہ اس محکمے میں بڑی کرپشن ہے لیکن انھوں نے جواب یہ دیا ہے کہ گزشتہ تین سالوں میں محکمہ مواصلات و تعمیرات کے کسی ملازم کو نیب آرڈیننس کے تحت گرفتار نہیں کیا گیا۔ اب تک پچھلے تین چار سال

سے ایک وجہ سامنے آئی ہے کہ آدمی کرپٹ بھی ہو اور اس کو نیب گرفتار نہ کرے وہ وجہ یہ ہے کہ وہ آدمی "ق" لیگ میں شامل ہو جائے۔ کیا یہ سرکاری محکمہ "ق" لیگ میں شامل ہو گیا ہے یا کوئی اور دیگر ایسی وجہ پیدا ہو گئی ہے کہ کرپشن بھی ہے اور گرفتار بھی نہیں کیا گیا؟

جناب سپیکر، شکریہ۔ وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر! مجھے ضمنی سوال سمجھ نہیں آیا یہ سوال نہیں تھوڑی شرارت لگی ہے۔ اگر اپنا سوال واضح کر دیں تو میں اس کا جواب دیتا ہوں۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! بات تو بڑی واضح ہے کہ میں نے کہا ہے کہ کرپشن بھی ہے اور نیب نے گرفتار بھی نہیں کیا تو اس کی کیا وجہ ہے؟ عرف عام میں جو وجہ ہے وہ میں نے بتا دی ہے باقی یہ بتا دیں اس میں شرارت کا کوئی پہلو نہیں ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر! نیب کے تحت کسی اہلکار کے خلاف چونکہ کوئی مقدمہ نہیں تھا اس لئے اس کو گرفتار کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! کسی جگہ پر کرپشن ہو تو کیا نیب مقدمہ نہیں بنا سکتی؟ کیا نیب نے تمام معاملات کو سیاسی وجوہات کی بنیاد پر ہی چیک کرنا ہے؟ انھوں نے صرف سیاسی بلیک میلنگ کے لئے ہی اپنے اختیارات کو بروئے کار لانا ہے۔ وہاں پر کرپشن تو ہے اور وزیر موصوف نے تسلیم کیا ہے کہ کرپشن ہے تو پھر نیب کا قانون کیوں حرکت میں نہیں آ رہا؟

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب والا! میں گزارش یہ کر رہا ہوں کہ جن حدشات کا اظہار احسان اللہ وقاص صاحب نے کیا تھا وہ ہماری حکومت آنے سے پہلے تھے۔ میں نے گزارش کی ہے کہ آپ بجا فرما رہے ہیں کہ ہماری حکومت آنے سے پہلے تھے لیکن ہم نے اپنی حکومت آنے کے بعد یہ اقدامات کئے ہیں جن میں کرپشن کے مواقع بہت کم کر دیئے گئے ہیں اور نیب کے بارے میں رانا ثناء اللہ صاحب جتنا استفسار فرما رہے ہیں تو میرے خیال میں نیب کے بارے میں جواب دینا میرے دائرہ کار میں نہیں

ہے۔ یہ اپنے کسی ساتھی کو کہہ کر سنٹر میں سوال کروالیں تو بہتر ہو گا۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس سوال کے جز (ج) میں یہ کہا گیا ہے کہ مجوزہ قانون کے مطابق تمام سرکاری ملازمین کو ہر سال 31۔دسمبر تک اپنے اثاثہ جات کے گوشوارے سیل کور میں محکمہ کو بھجوانے ہوتے ہیں۔ یہ سیل بند گوشوارے کسی شکایت یا انکوائری کی صورت میں مجاز افسر کی اجازت سے ہی کھل سکتے ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جب عوامی نمائندوں اور دوسرے سب لوگوں کے گوشوارے اخباروں میں چھپ رہے ہیں تو اس محکمے کے گوشوارے اگر ہر سال لیتے ہیں تو ان کے ان گوشواروں تک میڈیا کو یا اراکین اسمبلی کو رسائی کیوں نہیں ہے؟ ان کو open کیوں نہیں کیا جارہا؟

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر! رانا صاحب یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ افسر کی اجازت کی ضرورت کیوں ہوتی ہے؟ ان کے گوشوارے اس لئے جاتے ہیں کہ ان کی living beyond اور ان کی پراپرٹی جو پہلے وہ بتا چکے ہیں ان میں اضافہ تو نہیں ہے۔ وہ جو دے چکے ہوتے تو وہ ان کے declaration کے ساتھ ملتے ہیں۔ اگر کوئی شکایت آتی ہے تو اس کو پہلے کھول لیا جائے تو وہ اس کی tampering کا کہہ سکتا ہے۔ شکایت آتی ہے کہ "اے" نے جو گوشوارے دیئے ہیں اس کی اتنی جائیدادیں نہیں ہیں اور بھی ہیں پھر اس کو بلایا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ یہ تمہارا بند گوشوارہ ہے۔ اس کو تمہارے سامنے کھول رہے ہیں کیونکہ تمہارے خلاف شکایت آئی ہے۔ ہم نے تصدیق کرنی ہے تاکہ بعد میں اسے کورٹ میں یہ بہانہ نہ ملے کہ میری عدم موجودگی میں کھول لیا گیا اور tamper کیا گیا۔

جناب سپیکر، ان کا سوال یہ ہے کہ جیسے ایم۔پی۔ایز، ایم۔این۔ایز اور سینیٹرز کے گوشواروں کی تشہیر اخبارات میں ہوتی ہے تو یہ سیل بند کور میں کیوں رکھے جاتے ہیں اور افسران کے گوشوارے پریس میں کیوں نہیں آتے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات، ہمارے محکمے میں یہ پریکٹس نہیں ہے۔ اگر اس بارے میں معزز ایوان چاہتا ہے تو تحریک لائی جائے تو ہم اس کو support کریں گے' کچھ rules ایسے بھی ہیں جو 1935 سے چل رہے ہیں جن کو ہم obey کر رہے ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! انھوں نے یہ فرمایا ہے کہ اگر ایوان چاہتا ہے تو ہم کر سکتے ہیں۔ میں ان کی خدمت میں یہ گزارش کروں گا کہ حکومت چاہتی ہے یا نہیں چاہتی' منسٹر موصوف چاہتے ہیں یا نہیں چاہتے۔ وہ یہ بتائیں!

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر! اس وقت جو rules ہیں ہم ان کی پابندی کرنا چاہتے ہیں۔ اس پر بھی ہم سمجھتے ہیں کہ اس میں کوئی قباحت نہیں ہے اور اس سے سرکاری ملازمین کو کوئی mileage نہیں مل رہی۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! اب rules میں ترمیم گورنمنٹ نے لانی ہے۔ وزیر موصوف یہ فرمائیں کہ کیا وہ rules میں ترمیم پیش کریں گے؟

جناب سپیکر، جی' وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات، میں گزارش کر رہا ہوں کہ ہم حکومتی سطح پر جو موجودہ قانون ہے اس کے مطابق اپنے محکمے کو بہتر طور پر سمجھتے ہیں اس لئے اس کو جاری و ساری رکھے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر، جی' چودھری اصغر علی گجر صاحب!

چودھری اصغر علی گجر، شکریہ۔ جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ ٹینڈرز کو انگریزی اور اردو اخبارات میں شائع کیا جاتا ہے تاکہ تمام ابہام ختم ہو جائیں۔ اخبارات میں دینے کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں کے اندر مشہور ہو جائے کہ یہ کام ہونے والا ہے تاکہ وہ اس میں حصہ لیں اور اس کا معیار بہتر ہو جائے۔ میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر اس شرط کو کسی ٹینڈر یا کام کے اندر پورا نہ کیا جائے اور وہ کام ہو چکا ہو تو آپ اس کے خلاف ایکشن لیں گے یا نہیں؟

جناب سپیکر، شکریہ۔ وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر! قواعد و ضوابط کی جہاں پر بھی خلاف ورزی ہو گی وہاں پر ہم ایکشن لیں گے۔

چودھری اصغر علی گجر، میں اس ابہام کو بھی ختم کر دیتا ہوں۔ میں یہ کہتا ہوں کہ ضلع لیہ کے اندر ٹینڈر دیا گیا ہے اور ٹینڈر ایک انگریزی کے اخبار میں جو ضلع کے اندر صرف چھ پیپرز آتے ہیں' صرف اسی اخبار کے اندر ٹینڈر دیا گیا باقی جو اخبار سینکڑوں اور ہزاروں کی تعداد میں آتے ہیں' کسی اخبار میں بھی ٹینڈر نہیں دیا گیا۔ کیا اس کام کے متعلق جو گنتی کے صرف چھ اخبار اس ضلع کے اندر آتے ہیں اگر اس میں ٹینڈر نہیں آئے تو اس کے خلاف آپ ایکشن لینا چاہتے ہیں یا نہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات، آپ کا سوال آگے آ رہا ہے۔ میرا خیال ہے کہ آپ ضمنی سوال اسی میں ہی کر لیں۔ اس میں ہم discuss کر لیں تو زیادہ بہتر ہے۔

چودھری اصغر علی گجر، میرا ضمنی سوال تو بڑا واضح ہے کہ یہ ایک عام سی بات ہے کہ ضلع لیہ کے اندر ایک کام کے لئے اخبارات کے اندر اشتہار دیا گیا ہے اور وہ صرف ایک پیپر میں اور وہ بھی انگریزی کے پیپر میں دیا گیا ہے جبکہ ضلع لیہ میں گنتی کے چھ پیپر آتے ہیں۔ اس کے علاوہ کسی اخبار میں نہیں دیا گیا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بدنیتی ہے تو وزیر موصوف اس کو بدنیتی سمجھتے ہوئے کیا اس کے خلاف کوئی ایکشن لینا چاہتے ہیں یا نہیں؟ اگر چاہیں تو میں پوائنٹ آؤٹ کروں؟

جناب سپیکر، جی' وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر! میں گزارش کرتا ہوں کہ ٹینڈر دینے کے لئے ہم اس کام کو ڈی۔جی۔پی۔آر کو بھیج دیتے ہیں۔ اگر وہ انگریزی اخبار میں چھپ گیا ہے تو آئندہ ہم کوئی محتاط طریقہ اختیار کریں گے۔ ہم ہدایت جاری کر دیں گے کہ جو اخبار وہاں پر زیادہ پہنچتا ہے اس اخبار میں زیادہ دیا جائے۔

چودھری اصغر علی گجر، جناب سپیکر! "راجہ صاحب ایہناں نوں نیوتن پڑھا رہے نیں۔ اوہ خود جواب دے دیں"۔ میری بات سنیں کہ ایک کام ہو چکا ہے اور اس کام کے متعلق میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ بدنیتی سے انگریزی کے ایک اخبار میں جس کی ضلع کے اندر صرف چھ کی تعداد میں distribution ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ انہوں نے تشہیر کے تقاضے پورے نہیں کئے۔ اس میں بدنیتی موجود ہے۔ اگر میں اس منصوبے کی نشاندہی کروں تو کیا وزیر موصوف یہاں پر جائیں گے کہ ہم اس کے خلاف ایکشن لیں گے؟ بس اتنی سی بات ہے۔

جناب سپیکر، چودھری صاحب! منسٹر صاحب اس کا جواب تو پہلے ہی دے چکے ہیں۔ انہوں نے فرمایا تھا کہ قانون اور ضابطے کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔ آپ کا کہنا ہے کہ تشہیر جو ہوئی ہے وہ رولز کے مطابق نہیں ہوئی تو لامحالہ پھر وہ قانون اور ضابطے کے مطابق کارروائی کریں گے۔ اس کا جواب تو دے چکے ہیں اور میرا خیال ہے کہ مزید ضرورت نہیں ہے۔

چودھری اصغر علی گجر، جناب سپیکر! میں نے ایک ہی بڑا یعنی pin point سوال کر دیا ہے کہ اگر ضلع یہ کے اندر کسی کام کے لئے تشہیر انگریزی کے ایک اخبار میں جس کی پورے ضلع کے اندر چھ اخباریں تقسیم ہوتی ہیں اس میں دی گئی ہو تو یہ بدنیتی ہے۔ اگر میں اس کام کی نشاندہی کروں تو کیا یہ اس کے خلاف نوٹس لیں گے؟

جناب سپیکر، جی، چودھری صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر! میں گزارش کرتا ہوں کہ یہ تسلیم شدہ بات ہے کہ اخبار میں آیا ہے اور انہوں نے تسلیم کیا ہے کہ ایک انگریزی اخبار میں آیا ہے، مشتہر ہونا یا تشہیر ہونا تو کوئی بات نہیں ہے۔ اب بات یہ ہے کہ اگر وہ انگلش میں آیا ہے تو وہ اسے بدنیتی سمجھتے ہیں، اگر اردو میں ہوتا تو اسے نیک نیتی سمجھتے۔ میں سمجھتا ہوں کہ language کا اشتہار علیحدہ ہونا، نیت سے اس کا تعلق نہیں ہے، مشتہر تو ہو گیا ہے۔ اب چونکہ وہ انگلش میں ہوا تھا اور وہ لوگوں تک پورا پہنچ نہیں سکا۔

جناب ارشد محمود بگو، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' ارشد محمود بگو صاحب! یہ آخری ضمنی سوال ہو گا۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ میں نے ان کو پہلے سوال کیا تھا۔ کرپشن اور کمیشن سسٹم کو کنٹرول کرنے کے لئے جو حکومت نے ایک لائحہ عمل تیار کیا ہے اس میں یہ بھی ایک شق شامل ہے کہ جو ٹینڈرز ہیں وہ اردو اخبارات اور انگریزی اخبارات میں آئیں گے اور یہ rules ہیں۔ یہ چودھری صاحب کے لئے ایک بڑا سادہ سا سوال ہے کہ یہ صرف یہ کہہ دیں کہ اگر وہاں پر rules violate ہوئے ہیں تو کیا یہ ان کے خلاف ایکشن لیں گے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر! میں گزارش کر چکا ہوں کہ اگر rules violate ہوئے تو ہم اس پر انشاء اللہ بالکل کارروائی کریں گے۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

چودھری اصغر علی گجر، جناب سپیکر! اگر لودھی صاحب اٹھ کر کہہ دیں کہ چودھری صاحب کے سوال اور اس کے جواب سے ہمارے ضمیر مطمئن ہیں تو پھر میں راضی ہوں۔ میں اپنا سوال withdraw کر لوں گا۔

جناب سپیکر، چودھری صاحب! منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ اگر rules violate ہوئے ہیں تو ضرور کارروائی ہوگی۔ آپ یہی چاہ رہے ہیں کہ ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی اور انہوں نے اس کی یقین دہانی کروا دی ہے۔ جی' سمیع اللہ خان صاحب!

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (ب) میں ایک اندرونی طریقہ کار جو کرپشن کے حوالے سے بتایا گیا ہے اور اگر محکمہ سمجھے کہ کوئی کیس ایسا ہے جو کرپشن کو internal کنٹرول کرنے کا آپ کا ایک سسٹم ہے تو اس سے ہٹ کر اگر کوئی کیس ہے تو کیا محکمہ اس کیس کو نیب کے حوالے کر سکتا ہے؟

جناب سپیکر، جی، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر! ہمارا اپنا ایک طریقہ کار ہے۔ ہم سزائیں دے سکتے ہیں۔ اگر جو ہمارے بس میں نہ ہو تو اسی کو ہی ہم نیب کے حوالے کریں گے ورنہ ہم نہیں کرتے اور خود ہی اس کیس کو چلاتے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان، یعنی محکمہ نیب کے حوالے مقدمہ refer کر سکتا ہے۔ دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ تین چار سال ہو گئے ہیں کیا آپ نے کوئی کیس نیب کے حوالے کیا ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات، میں ریکارڈ چیک کر کے بتا سکتا ہوں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ اگلا سوال لیتے ہیں۔ ایک سوال پر ہی آدھا گھنٹہ ہو گیا ہے۔ آگے بھی چلنا ہے۔ اگلا سوال سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! پچھلے سوال کے حوالے سے ایک چھوٹا سا سوال ہے۔

جناب سپیکر، یہ بھی آپ کا سوال ہی ہے۔ آپ نمبر پکاریں۔

سید احسان اللہ وقاص، اب اس میں یہ نہیں پوچھا جا سکتا؟

جناب سپیکر، پلیز! اگلے سوال کا نمبر پکاریں۔

سید احسان اللہ وقاص، سوال نمبر 551۔

گوجرانوالہ، سیالکوٹ روڈ کو دو رویہ کرنے کا منصوبہ

*551، سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) گوجرانوالہ سیالکوٹ روڈ کو ڈبل ویز روڈ بنانے کا کوئی منصوبہ زیر غور ہے؟ اگر کوئی منصوبہ زیر غور ہے تو اس کا کیا تخمینہ لگایا گیا ہے اور اگر کوئی منصوبہ زیر غور نہیں ہے تو اس کی کیا وجہ ہے؟

(ب) موجودہ سیالکوٹ گوجرانوالہ روڈ کب مکمل ہوئی؟ اس کی تعمیر میں کتنا سرمایہ صرف ہوا اور اس کا ٹھیکیدار کون تھا؟

(ج) کیا اس سڑک پر ایکسیس لوڈ (excess load) کی چیکنگ کا کوئی انتظام ہے؟ اور اگر نہیں تو اس کی کیا وجہ ہے؟ صوبہ پنجاب کی دیگر کون کون سی سڑکات پر ایکسیس لوڈ (excess load) کی چیکنگ کا انتظام کیا گیا ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات:

(الف) گوجرانوالہ سیالکوٹ روڈ کے گوجرانوالہ سے ڈسکہ تک کے حصے کو دو رویہ کرنے اور بقیہ حصہ کو بہتر بنانے کا منصوبہ (bot regime) کے تحت زیر غور ہے جس کا تخمینہ 80 1ارب روپے لگایا گیا ہے۔

(ب) موجودہ سڑک کی تعمیر کا منصوبہ 1992-93 میں مکمل ہوا تھا۔ اس کی تعمیر پر مبلغ 122 124 ملین روپے خرچ ہوئے اور اس منصوبے کے ٹھیکیدار این-ایل-سی تھے۔

(ج) اس سڑک پر اوور لوڈنگ کی چیکنگ کے لئے کوئی انتظام نہ ہے۔ اب لوڈ چیکنگ کے لئے نیشنل ہائی ویز اتھارٹی اہم اور بین الصوبائی سڑکوں پر weigh stations لگا رہی ہے۔ ان weigh stations کے چالو ہونے کے بعد اوور لوڈ ٹرکوں اور ٹرالوں کو بھاری جرمانے کئے جائیں گے یا ان کی نقل و حرکت سڑکات پر بند کر دی جائے گی۔ اس طرح اوور لوڈ ٹرک اور ٹرالے صوبائی سڑکوں پر نہ آسکیں گے اور اس رجحان کا بتدریج خاتمہ ہو جائے گا۔ حکومت پنجاب نے صرف جھنگ چنیوٹ روڈ پر weigh stations لگائے ہیں۔

جناب سپیکر، کوئی ضمنی سوال؟

سید احسان اللہ وقاص: میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ پنجاب بھر میں ہماری پنجاب گورنمنٹ نے محکمہ مواصلات و تعمیرات نے جو سڑکیں بنائی ہیں یہاں پر excess load چیک کرنے کا کوئی انتظام نہیں ہے؟

جناب سپیکر: معزز اراکین سے گزارش ہے کہ اپنے اپنے موبائل بند کر دیں۔ اگر کسی معزز رکن نے فون سننا ہے تو باہر لابی میں تشریف لے جائیں۔ جی' وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص: میرا impression یہ ہے کہ یہ سرکاری محکمہ جان بوجھ کر excess load چیک کرنے کا انتظام نہیں کر رہا تاکہ زیادہ سے زیادہ سڑکیں ٹوٹیں اور ان کا زیادہ سے زیادہ کمیشن بنتا رہے۔ یہ excess load چیک کرنے کا اور weigh stations بنانے کا محکمے کی طرف سے کیا انتظام کیا جا رہا ہے؟ پتا چلا ہے کہ اسے وفاقی نیشنل ہائے وے اتھارٹی بنا رہی ہے۔ نیشنل ہائی وے اتھارٹی تو اپنی سڑکوں کو بنائے گی۔ ان کی سڑکیں جو صوبہ بھر میں پنجاب حکومت کے زیر انتظام تعمیر ہوتی ہیں اصل تو سڑکیں وہ ہوتی ہیں جو تباہ ہو جاتی ہیں جب ان پر بھاری گاڑیاں چلتی ہیں۔ ان پر excess load چیک کرنے کا اور weigh stations بنانے کا کیا انتظام کریں گے؟

جناب سپیکر: جی' وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات: شکریہ۔ جناب سپیکر! نیشنل ہائی ویز کے لئے ہم نے اس لئے گزارش کی ہے کہ بہت سی نیشنل ہائی ویز کی روڈز ہیں جو انہوں نے صوبہ پنجاب کے اندر بنائی ہوئی ہیں اور صوبہ پنجاب کے اندر ہی operate ہو رہی ہیں اور وہ اس پر excess load کے لئے weigh stations لگا رہے ہیں۔ ہماری پنجاب گورنمنٹ سی اینڈ ڈبلیو کی وساطت سے اس بات کو seriously لے رہی ہے کہ excess load کے لئے ایک بڑا جامع پروگرام مرتب کرے جس کی ہم فنانس ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ چھوٹی سی ایک میٹنگ بھی کر چکے ہیں۔ اس کے لئے process on ہے۔ یہ بہت اہم بات ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم excess load کو نافذ کروائیں گے جس کی وجہ سے واقعی standard of roads

deteriorate ہو رہا ہے۔ جیسے ہی وہ پایۂ تکمیل تک پہنچے گا اس کو on کر دیا جائے گا۔

سید احسان اللہ وقاص: اس کے بارے میں کوئی commitment کرنے کو تیار ہیں کہ اس میں عملدرآمد چھ مہینے یا ایک سال میں یعنی ان کا محکمہ کب تک شروع کر دے گا؟

جناب سپیکر: جی چودھری صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر! میں اس کے لئے فوری طور پر تو مستقبل قریب کی کوئی تاریخ نہیں دے سکتا لیکن اسی financial year میں یہ discuss ہو گا اور اس کے لئے ہم finances arrange کر رہے ہیں۔ جیسے ہی ہمیں finances ملیں گے انشاء اللہ تعالیٰ تقریباً 30-جون تک ہم اس کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (الف) میں یہ انہوں نے کہا ہے کہ گوجرانوالہ سیالکوٹ روڈ کے گوجرانوالہ سے ڈسکہ تک کے حصے کو دو رویہ کرنے اور بقیہ حصہ کو بہتر بنانے کا منصوبہ زیر غور ہے۔ پچھلے دنوں وزیراعلیٰ صاحب سیالکوٹ گئے تھے اور انہوں نے وہاں پر یہ اعلان کیا تھا کہ سیالکوٹ، گوجرانوالہ اور پسرور روڈ دو رویہ کی جائیں گی۔ کیا وزیر موصوف یہ فرما سکتے ہیں کہ وزیراعلیٰ صاحب کے اس اعلان پر کب تک عملدرآمد ہو گا؟

جناب سپیکر: جی، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرتا چلوں کہ وزیراعلیٰ صاحب کے تمام احکامات پر عملدرآمد ہوتا ہے اور اس پر paper work ہو رہا ہوتا ہے۔ گوجرانوالہ اور سیالکوٹ کے حوالے سے پوچھا گیا ہے اور دوسری سڑک جس کے بارے میں انہوں نے ذکر کیا ہے وہ اس سوال کا حصہ نہیں ہے۔ اس کا میں ذکر کرتا چلوں کہ BOT regime کا پاکستان اور پنجاب میں پہلی دفعہ متعارف کروایا گیا ہے جس کے تحت پاکستان کا پہلا پراجیکٹ فیصل آباد اور لاہور کا ہے جو کہ اسی ماہ یہ آئندہ ماہ

شروع ہونے والا ہے۔ اس کا ایک پیرا میٹر ' ایک legal book تیار ہو گئی ہے جو ہم offer کر رہے ہیں' ان میں ایک پراجیکٹ یہ بھی ہے۔ ہمارے پاس پارٹیاں آ رہی ہیں جیسا کہ قصور لاہور روڈ ہے اسی طرح گوجرانوالہ اور سیالکوٹ روڈ بھی ہے۔ bot میں جو پارٹی ہمیں بہتر شرائط اور بہتر چیزیں offer کرے گی مثلاً less toll کہ جس سے لوگوں پر کم بوجھ پڑے اس کو ہم accept کریں گے اور جیسے ہی یہ ہو جائے گا انشاء اللہ bot میں شروع ہو جائے گا۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں وزیر صاحب کی یقین دہانی حاصل کرنا چاہتا ہوں کیونکہ یہ وزیراعلیٰ صاحب نے اعلان فرمایا ہے۔ وزیر صاحب اس بات کی یقین دہانی کرا دیں کہ دو مہینے تک یا تین مہینے تک یہ کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر: وزیر صاحب! آپ یقین دہانی کرا دیں کہ اندازاً کب تک ہو جائے گی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر! اب یہ private parties build, operate and tax کے حساب سے آتا ہے۔ کوئی پارٹی اپنے finances arrange کرنے کے بعد ہمارے پاس آتی ہے' کام کرنے کا جو وقت ہے وہ میں کیسے دے سکتا ہوں؟ ہم اس بارے میں سنجیدہ ہیں' ہم نے اس کو announce کر دیا ہے۔ We mean the business We mean it اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ بنے گا اور اس پر کام جلد شروع ہو جائے گا۔ اگر ہمارے ڈیپارٹمنٹ نے یہ کرنا ہوتا تو میں اپنے محکمے سے یہ معلومات ابھی لے کر دے سکتا تھا لیکن چونکہ یہ پراجیکٹ bot میں رکھا گیا ہے اس لئے میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ بڑی نیک نیتی اور بڑی سنجیدگی سے اس پر کام ہو رہا ہے اور اگر آپ پسند فرمائیں تو میں چند دنوں میں جتنا کام ہو چکا ہے اگر آپ میرے دفتر تشریف لے آئیں تو میں آپ کو وہ ساری تفصیل بتا دوں گا۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! میرا سیدھا سا سوال تھا مگر وزیر صاحب نے اسے الجھا دیا ہے کہ یہ منصوبہ ایسا نہیں ہے کہ جس کو کسی نے announce کیا ہے بلکہ صوبے کے چیف ایگزیکٹو اور وزیراعلیٰ نے وہاں پر ایک جلسہ میں announce کیا تھا کہ سیالکوٹ گوجرانوالہ روڈ one-way بنے گی۔

میں یہ کہتا ہوں کہ یہ بتا دیں کہ یہ سڑک ایک سال تک بنے گی، دو سال تک بنے گی یا تین سال تک بنے گی؟ کم از کم کوئی وقت تو بتا دیں۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! گزارش یہ ہے کہ ان کا سوال یہ ہے کہ آپ اندازاً بتا دیں کہ کب تک ہو جائے گا؟ خواہ منصوبہ bot کے تحت بنتا ہو یا غیر ملکی امدادی پراجیکٹ ہو، اس کی execution تو آپ کے محکمہ نے ہی کرنی ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر! ہمارا محکمہ execution نہیں کرتا۔ وہ پارٹی خود بناتی ہے۔ ہمارے ساتھ صرف contract sign ہوتا ہے کیونکہ انھوں نے سی اینڈ ڈبلیو کی existing road کے اوپر بنانا ہوتا ہے اس لئے ہم اس میں پارٹی ہوتے ہیں۔ میں اندازاً عرض کر دیتا ہوں کہ coming fiscal year میں اس پر کام شروع ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! وزیر موصوف نے یہ بتایا ہے کہ صرف جھنگ چنیوٹ روڈ پر weigh station قائم ہیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ دوسرے روڈز پر weigh station کیوں قائم نہیں کئے گئے؟ اگر نہیں کئے گئے تو کب تک قائم کئے جائیں گے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر! ایشین ڈویلپمنٹ بنک کے فنڈ سے یہ بنی تھیں اور ان کو بناتے وقت ڈیزائن میں شامل تھا کہ جب سڑکیں بنیں گی تو اس کے یہ سٹیشن بھی بنائے جائیں گے۔

جناب سپیکر: اس پیٹرن پر جو بھی روڈ بنے گی وہاں یہ ویٹ مشینیں لگا دی جائیں گی۔ جی، رئیس محمد اقبال صاحب!

جناب محمد اقبال رئیس: میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ضلع رحیم یار خان کی ایک اہم ترین اور مصروف سڑک چنی گوٹھ تا رحیم یار خان ہے۔ کیا حکومت پنجاب کا ارادہ ہے کہ اس کو ون وے تعمیر کیا جائے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر سی اینڈ ڈبلیو!

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب والا! یہ سوال گوجرانوالہ سیالکوٹ کے بارے میں ہو رہا ہے۔ یہ نیا سوال دے دیں تو اس پر بات ہو جائے گی۔

جناب محمد اقبال رئیس: جناب سپیکر! ایسی بات ہے تو مجھے اس ہاؤس میں آئے ایک سال ہو گیا ہے۔ جس وقت لاہور کی باتیں ہو رہی ہوتی ہیں تو اس وقت سیالکوٹ، فیصل آباد اور چونیاں اور کئی دوسری جگہوں کی بھی باتیں ہوتی ہیں۔ صرف ضلع رحیم یار خان پر یہ قدغن نہ لگائی جائے۔

جناب سپیکر: آپ نیا سوال دے دیں۔ اس کا جواب آ جائے گا۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر! رئیس صاحب نے جو ارشاد فرمایا تو میں اس کی معلومات آپ کو لے کر دے دوں گا۔ اس وقت یہ بات اس سوال سے متعلقہ نہیں ہے اس لئے میرے پاس اس وقت اس سے متعلقہ معلومات نہ ہیں۔

جناب سپیکر: جناب انصر بریار صاحب!

چودھری انصر اقبال بریار: جناب سپیکر! میں ارشد بگو صاحب کی بات کی وضاحت کرنا چاہتا تھا کہ وزیراعلیٰ صاحب نے جن سڑکوں کا اعلان کیا تھا اس میں وزیرآباد سیالکوٹ روڈ اور سیالکوٹ ایمن آباد روڈ شامل تھیں۔ سیالکوٹ گوجرانوالہ روڈ شامل نہیں تھی؟

جناب سپیکر: شکریہ۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! یہ تو ایک اور بڑا المیہ ہے کہ وزیر مواصلات و تعمیرات کو یہ بھی پتا نہیں ہے کہ وزیراعلیٰ نے وہاں پر کس سڑک کا اعلان کیا تھا؟

جناب سپیکر: اگلا سوال سردار فتح محمد خان بزدار صاحب کا ہے۔

سردار فتح محمد خان بزدار: سوال نمبر 924۔

زین بارتھی روڈ ڈی-جی-خان کی تکمیل

*924، سردار فتح محمد خان بزدار: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈیرہ غازی خان کے قبائلی علاقہ کی زین بارتھی روڈ کی تعمیر پر 3 کروڑ روپے خرچ ہونے اور پلوں سمیت کام ادھورا چھوڑ دیا گیا؟

(ب) اگر یہ درست ہے تو اس کی کیا وجہ ہے؟

(ج) کیا حکومت اس سکیم کو مکمل کرے گی تو کب تک؟

(د) کیا یہ محکمہ کی ذمہ داری نہیں کہ دوبارہ تعمیر کر کے مکمل کرے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات:

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) اس سڑک کی لمبائی 10 میل ہے جو تمام تر پہاڑی علاقے سے گزرتی ہے اور بہت سے ندی نالوں کو کراس کرتی ہے۔ جون 1994 تک تمام سڑک مکمل تھی۔ صرف ساڑھے تین کلومیٹر میں ٹارنگ ہونا باقی تھی۔ 1994 میں بارشوں اور سیلاب کی وجہ سے سڑک کو شدید نقصان پہنچا۔ ایگریمنٹ کے تحت ٹھیکیدار کے خلاف کارروائی شروع کی گئی تو ٹھیکیدار نے کورٹ میں کیس کر دیا جو ابھی تک زیر سماعت ہے۔ اس دوران سرکاری ملازمین کے خلاف باقاعدہ انکوائری کی گئی لیکن کسی ملازم کو مورد الزام نہ ٹھہرایا جا سکا۔ اس وقت زیادہ تر سڑک اور پل موقع پر موجود نہ ہیں۔ اس کی تعمیر نو کے لئے 70 ملین روپے کی لاگت آئے گی لیکن اس روٹ پر دوبارہ سڑک بنانا مناسب نہ ہو گا۔

(ج) یہ سڑک اب ضلعی حکومت ڈی-جی-خان کے زیر انتظام ہے۔ ضلعی حکومت اپنے وسائل اور ترجیحات کی بنا پر اس کی تعمیر نو کے لئے غور و خوض کر سکتی ہے۔

(د) چونکہ یہ معاملہ عدالت میں زیر سماعت ہے۔ اس لئے ضلعی حکومت سابقہ ٹھیکیدار کے خرچہ و خرچہ پر کام مکمل نہیں کروا سکتی۔

جناب سپیکر، کوئی ضمنی سوال؟

سردار فتح محمد خان بزدار، جناب سپیکر! زین بار تھی روڈ ڈیرہ غازی خان کی تعمیر کے بارے میں میں نے سوال کیا تھا۔ اس کے جواب میں آیا ہے کہ اس روٹ پر دوبارہ سڑک بنانا مناسب نہ ہوگا۔ میں وزیر متعلقہ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ کیا بات ہے کہ دوبارہ یہ سڑک بنانا مناسب نہ ہوگا؟ کیا سڑک بنانا بھی نامناسب ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر! ان کے سوال کے پہلے حصے کو ساتھ منسلک کر کے میرے محکمے نے جو جواب بھیجا ہے اگر اس کو دیکھا جائے تو حقیقت میں یہ سڑک دس میل لمبی ہے اور جس علاقے میں سے یہ گزرتی ہے اس پر بیشمار رود کوہیاں ہیں۔ جب بارشیں ہوتی ہیں تو کوئی سڑک بھی وہاں ٹھہر نہیں سکتی۔ 1994 سے پہلے یہ بنی تھی تو یہ جتنی بنی تھی اس میں سے ساڑھے تین کلو میٹر صرف مارنگ رہ گئی تھی باقی تکمیل ہو گئی تھی۔ یہ سڑک واقعی بڑی اہم ہے جس کا انھوں نے اپنے سوال میں ذکر نہیں کیا۔ یہ سڑک اس علاقے کو lead کرتی ہے جہاں سے جپسم آتا ہے۔ میری معلومات کے مطابق اس سڑک کو بنانے کے لئے محکمہ آبپاشی کے ساتھ مل کر کام کیا گیا کہ ان نالوں کو اور رود کوہیوں کو جن میں سے شدت سے پانی اوپر سے اترتا ہے اور ایک جگہ اکٹھا کر کے کسی بڑے نالے کو بنایا جائے۔ اس کے لئے بیشمار culverts اور بیشمار directions correct کرنے کے لئے رقم چاہئے تھی۔ اس کی عدم موجودگی میں تھوڑے تھوڑے پیسے لگاتے رہنا پیسا ضائع کرنا تھا۔ اب محکمہ devolve ہونے کے بعد یہ سڑک ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے پاس جا چکی ہے۔ اس کے باوجود ہم نے اس سوال کا جواب بھی سردار صاحب کی خدمت میں سارے کا سارا پیش کیا ہے۔ اگر یہ بن سکتی ہے تو ڈسٹرکٹ گورنمنٹ اپنی priority پر اس کو لے کر آئے گی اور محکمہ آبپاشی کے ساتھ مل کر وہ culvert system کو own کر کے اور مکمل کر کے پھر بن سکے گی۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ رانا ثناء اللہ خان صاحب!

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ "زین بار تھی روڈ کی تعمیر پر تین کروڑ روپے خرچ ہوئے، کام ادھورا چھوڑ دیا گیا"۔ جواب یہ ہے کہ "یہ سڑک اب ضلعی حکومت کے زیر انتظام ہے۔ وہ اپنے وسائل سے اس کی تعمیر کے متعلق غور و خوض کر سکتی ہے"۔ اگلے سوال میں بھی یہی ہے کہ نوے لاکھ روپے خرچ ہوئے اور کام ادھورا ہے"۔ اس کا جواب بھی یہی ہے کہ "یہ سڑک اب ضلعی حکومت کے پاس ہے" تو ہم تو پہلے ایجوکیشن اور محکمہ ہاؤسنگ کے متعلق بات کرتے رہے ہیں۔ اگر اب اس محکمے کا بھی یہ حال ہے کہ کچھ سڑکیں ضلعی حکومت کے پاس چلی گئی ہیں تو اس جواب کی sense negative ہے کہ ان کے پاس کوئی اتھارٹی نہیں ہے۔ یہ کہہ رہے ہیں کہ ضلعی حکومت کے پاس ہے تو وہ غور کر سکتے ہیں، کریں یا نہ کریں اگر یہ سڑکیں بھی ضلعی حکومت کے پاس ہیں تو موصوف کس بات کے وزیر ہیں یا پھر یہ ایک لسٹ جاری کریں کہ فلاں فلاں سڑک صوبے کے پاس ہے اور فلاں فلاں ضلعی حکومت کے پاس ہے۔ جیسے مختلف پراجیکٹ پر ہوتا ہے کہ یہ حکومت پاکستان ہے اور یہ حکومت پنجاب ہے تو یہ کوئی اس طرح کا انتظام کر کے پنجاب میں موجود سڑکوں کی لسٹ فراہم کریں۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! لسٹ پہلے ہی جاری ہوئی ہے۔ ہائی ویز کی جو مین روڈز ہیں وہ C&W کے پاس ہیں اور باقی ڈسٹرکٹ روڈز کی تمام سڑکیں ضلع کونسل کو منتقل ہو چکی ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان، لیکن یہ مین روڈز ہیں۔ جو وضاحت آپ فرما رہے ہیں وہ اس پر پورا نہیں اترتی۔ انہوں نے خود فرمایا ہے کہ یہ انتہائی اہمیت کی حامل سڑک ہے۔

جناب سپیکر، جی، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر! یہ مین روڈ نہیں بلکہ ایک ٹریک روڈ ہے۔ ایک اہم روڈ ہے اور اس کی اہمیت میں نے گزارش کر دی ہے لیکن جغرافیائی صورتحال اور بارشوں کی وجہ سے یہ سڑک وہاں پر ٹھہر نہیں سکتی۔ اس کو بنانے کے متعلق بھی صورتحال گزارش کر دی ہے۔ یہ devolve ہونے

کے بعد انفارمیشن فراہم کرنے کے لئے یہ ساری گزارشات کر رہے ہیں۔ اب یہ سڑک ہمارے پاس سے جا چکی ہے لہذا اس کا بنانے کا کوئی ارادہ ہے کہ نہیں تو وہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ بنائے گی۔

جناب سپیکر، شکریہ جی۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! انہوں نے فرمایا ہے کہ انفارمیشن دے رہے ہیں۔ یہ تو ہاؤس کا وقت ضائع کرنے والی بات ہے۔ اگر ان کی اتھارٹی نہیں ہے، ان کا ایڈمنسٹریٹو کنٹرول نہیں ہے تو پھر یا یہ پوری انفارمیشن لے کر دیں کہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ غور کر رہی ہے وہ اس سڑک کو بنا دے گی۔ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ سے ہم نے رابطہ کیا ہے۔ اگر انہوں نے صرف یہی کہنا ہے کہ وہ بنا سکتے ہیں تو صرف اتنی ہی انفارمیشن دینی ہے تو یہ تو وقت ضائع کرنے والی بات ہے۔ یہ لسٹ جاری کر دیں کہ ان سڑکوں سے متعلق ہم سے سوال کریں اور ان سے متعلق سوال نہ کریں۔ یہ کوئی انفارمیشن نہیں ہے کہ ضلعی حکومت ہی غور کرے گی، ہم اس میں کچھ نہیں کر سکتے، جو موقع پر ہے اس کی انفارمیشن دیں۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! ضلع کونسل کی جو سڑکیں ہیں وہ تو ضلع کونسل نے ہی بنانی ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! یہ تو کوئی انفارمیشن نہ ہوئی کہ وہ بنائیں گے۔ انفارمیشن یہ دیں کہ کب بنائیں گے اور ان کا کیا پروگرام ہے؟

جناب سپیکر، یہ تو ضلع کونسل ہی بتا سکتی ہے کہ سڑک کب بنائیں گے۔

رانا ثناء اللہ خان، تو پھر انفارمیشن کیا ہے؟ انفارمیشن یہی ہے کہ اس کے متعلق ہماری اتھارٹی نہیں ہے تو پھر یہ ایک لسٹ جاری کر دیں تاکہ ان سڑکوں سے متعلق ان سے سوال ہی نہ کئے جائیں۔

جناب سپیکر، ہاں جی یہ ٹھیک ہے۔ لسٹ جاری کر دیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر! لسٹ تو جاری ہو چکی ہے۔ ہر ضلع میں تخصیص ہو چکی ہے کہ C&W کی 40 ہزار کلو میٹر سڑکوں میں سے devolve ہو کر 32 ہزار کلو میٹر ڈسٹرکٹ گورنمنٹس کے پاس جا چکی ہیں تو 8 ہزار کلو میٹر C&W کے پاس ہے۔ اگر رانا صاحب دوبارہ ارشاد فرماتے ہیں تو

وہ لسٹ انہیں فراہم کر دیں گے۔

جناب سپیکر، سردار فتح محمد صاحب!

سردار فتح محمد خان بزدار، اس بارے میں میرا ایک ضمنی سوال ہے کہ وزیر موصوف نے فرمایا کہ یہاں رود کوہیاں چلتی ہیں' پہاڑوں کی حالت سے متعلق میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ کوہ ہمالیہ سے بھی زیادہ مشکل ہے یا بلوچستان میں جو سڑکیں بن رہی ہیں ان سے بھی زیادہ مشکل ہے؟

جناب سپیکر، جی وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر! میں نے قطعاً یہ گزارش نہیں کی کہ یہ مشکل ہے۔ میں نے وسائل کو مسائل کے ساتھ couple کرنے کے لئے جو کچھ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کر رہی ہے وہ گزارش کی ہے۔ ضلعی حکومت ان کے قریب ترین ہے اور میرے علم میں یہ بات آئی ہے کہ وہ اس کو seriously لے رہے ہیں اور اب جلدی بنا دیں گے۔

سردار فتح محمد خان بزدار، سڑک کی افادیت کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ وزیر موصوف کو معلوم ہے کہ یہ سڑک بلوچستان اور پنجاب کو ملائے گی۔ ٹرائیبل ایریا میں' پورے کوہ سلیمان میں صرف ایک سڑک ہے جو ڈیرہ غازی خان اور فورٹ منرو کو ملاتی ہے اس کے علاوہ کوئی سڑک نہیں ہے۔ ٹرائیبل ایریا کی لمبائی تقریباً 200 میل ہے۔ اس ایریے میں کوئی سڑک نہیں ہے۔ اب ہمیں یہ خوشخبری سنائی جا رہی ہے کہ سڑکیں نہیں بن سکتیں۔

جناب سپیکر، سردار صاحب! منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ یہ سڑک ضلع کونسل کو منتقل ہو چکی ہے اور ضلع کونسل کی ذمہ داری ہے کہ انہوں نے اس سڑک کو maintain رکھنا اور بنانا ہے۔ یہ ہائی وے ڈیپارٹمنٹ کی ذمہ داری نہیں بنتی کیونکہ ان کی پراپرٹی نہیں ہے۔ اس پر یہ پیسا نہیں لگا سکتے۔ اس کو تو ضلع کونسل ہی بنائے گی۔

سردار فتح محمد خان بزدار، اس پر صوبائی حکومت کا پیسا خرچ ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر، جو پیسا خرچ ہو چکا وہ صوبائی حکومت نے کیا ہے۔ اس کی تفصیل بھی آ گئی ہے لیکن اب چونکہ یہ ضلع کونسل کی پراپرٹی ہے تو وہی اسے تعمیر کرے گی۔

چودھری اصغر علی گجر، جناب سپیکر! جو پیسا صوبائی حکومت نے خرچ کیا ہے اس کا مطلب ہے کہ وہ ضائع ہو گیا ہے جیسا کہ وزیر موصوف فرما رہے ہیں کہ یہ سڑک غلط بنی تھی یا اس کے انجینئر نے غلطی کی یا جو بھی دوسرا کوئی ذمہ دار تھا۔ یہ liability کس کی ہے؟ یہ لوگ کروڑوں روپے کیسے وصول کریں گے؟ یہ بتائیں کہ وہ کروڑوں روپے کی liability کس پر ہے اور کس سے وصول کریں گے۔

جناب سپیکر، جی، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر! یہ سڑک 1992-93 میں بنی تھی۔ ہم سے خاصی پہلے بنی تھی اور 1994 میں یہ تباہ ہو گئی تھی چونکہ پہلے اس ضمن میں نہیں پوچھا گیا تھا کہ کیا کارروائیاں ہوئیں یا کیا صورتحال تھی؟

جناب سپیکر، اس کے لئے تازہ سوال کر دیں کیونکہ 1992 میں بنی تھی اس لئے detail کا پتا نہیں ہے۔

چودھری اصغر علی گجر، اگر کرپشن کے تمام راز حکومت نے چھپا کے رکھنے ہیں تو پھر تو کوئی فائدہ نہیں۔ میں نے اس سے پہلے بھی سوال کیا تھا۔ ضلعی ناظم لیہ کی کرپشن پر انہوں نے پردہ ڈالا۔ کیا یہ کہیں شیئر ہولڈر تو نہیں ہیں؟ ان کو تو کرپشن سامنے لانی چاہئے۔ ان کو تو کرپشن کے خلاف ایکشن لینا چاہئے۔ چہ جائیکہ کہ یہ کرپشن پر پردہ ڈالیں اور آئندہ کے لئے مواقع پیدا کریں۔ اب یہ اتنی بڑی کرپشن ہے کہ سڑک بنائی ہے۔ بزدار صاحب اس سے پہلے بھی ممبر تھے اور انہوں نے یہ بنوائی تھی۔ میں خود اس راستے سے گیا مجھے یاد ہے کہ وہاں پر لوگوں کے لئے سوائے اس سڑک کے کوئی سہولت نہیں ہے۔ اگر وہ سڑک بھی ٹوٹ گئی اور اسے انہوں نے feasible قرار نہیں دیا تو کم از کم جن لوگوں نے بنائی تھی اور feasible قرار دیا تھا' ان کے خلاف کیا ایکشن لیا گیا ہے؟ وہ کروڑوں روپے کہاں سے

وصول کریں گے؟ وہ وصول ہونا چاہئیں۔

جناب سپیکر، جی' وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اس کی liability کو establish کرنے کے لئے ٹھیکیدار کو نوٹس دیا گیا جس کے بعد وہ عدالت میں چلا گیا۔ liability fix نہیں ہو سکی۔ اب عدالت میں یہ معاملہ چل رہا ہے اور جب تک عدالت میں ہے تو ہم کچھ نہیں کر سکتے۔

حاجی محمد اعجاز، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر، جی' فرمائیں!

حاجی محمد اعجاز، وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ ٹھیکیدار عدالت میں چلا گیا ہے۔ 1994 کی بات ہے اس وقت سے لے کر آج تک ٹھیکیدار جو کہ عدالت میں گیا ہے اس کے خلاف محکمے نے stay order خارج کرنے کے لئے کیا سدباب کیا یا اس کے خلاف کیس کو مضبوط کرنے کے لئے ان کے محکمہ نے کیا stop اٹھایا ہے۔

جناب سپیکر، جی' وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر! کیس کو pursue کر رہے ہیں اور latest position چیک کر کے ہم ان کو بتا سکتے ہیں۔

چودھری اصغر علی گجر، یہ کیس کو pursue کر رہے ہیں تو اس کیس کی آئندہ تاریخ کے بارے میں مجھے ذرا بتائیں کہ کونسی پیشی ہے؟

حاجی محمد اعجاز، جناب سپیکر! 9 سال ہو گئے ہیں اور اتنے عرصہ سے صرف کیس کو pursue کیا جا رہا ہے۔ اس کا آج تک کوئی حل نہیں ہوا اس کی کیا وجہ ہے؟

چودھری اعجاز احمد سماں، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' سماں صاحب!

چودھری اعجاز احمد سماں، جناب سپیکر! E.D.Os ان کی بات مانتے نہیں ہیں۔ میں نے اپنے حلقے گوجرانوالہ کے بارے میں عرض کیا تھا کہ وہاں ایک جوڑا چوڑا ہیرانوالہ سڑک کو بنا دیں جو کہ لوگوں کی سہولت کے لئے بہت ضروری ہے اور میں وعدہ کرتا ہوں کہ جب تک میں ایم۔پی۔اے ہوں سڑک مکمل ہونے تک میں کچا راستہ استعمال کروں گا۔

جناب سپیکر، سماں صاحب! آپ کا پوائنٹ آف آرڈر اس سے متعلقہ نہیں ہے۔

چودھری اعجاز احمد سماں، جناب سپیکر! متعلقہ سوال کی بات نہیں ہے۔ ان کے پاس اختیار ہی نہیں ہے کیونکہ وہ ان کی بات سننے کو تیار نہیں ہیں۔پنجاب دا کنا پیسا رڑھ گیا۔

جناب سپیکر، اس سوال سے متعلق کوئی ضمنی سوال کریں۔

حاجی محمد اعجاز ، جناب سپیکر! میں نے تو متعلقہ سوال کیا ہے کہ آج 9 سال ہو گئے ہیں۔عدالت میں کیس ہوا ہے۔ آج تک اس کا کیوں کوئی حل نہیں ہوا۔

جناب سپیکر، وہ کہتے ہیں کہ pursue کر رہے ہیں اور آپ کو پتا ہے کہ عدالتوں کے معاملات سالہا سال تک چلتے ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! ویسے تو یہ سوال ان سے متعلقہ ہے ہی نہیں اور یہ سڑک بھی ان سے متعلقہ نہیں ہے تو اس کا جواب یہ کیا دیں گے؟ میں ان سے یہ عرض کرتا ہوں کہ انہوں نے سوالات کی تیاری تو کی ہوگی' آج یا کل انہوں نے یہ سوالات پڑھے ہوں گے۔ جب انہوں نے یہ پڑھا کہ تین کروڑ روپے کا گھپلا ہوا ہے تو اس کے بعد انہوں نے اپنے محکمے سے اس کے متعلق کیا نوٹس لیا اور کیا کارروائی کی؟

جناب سپیکر، جی' وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات : جناب سپیکر! میں نے نوٹس لینا تھا لیکن جب پتا چلا کہ یہ کیس کورٹ میں ہے تو اس کے لئے کورٹ کو تو مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ کورٹ کو یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ نو یا چھ سال سے چل رہا ہے۔ میں کورٹ کے رویے کے بارے میں کوئی سٹیٹمنٹ نہیں دینا چاہتا۔ جب معاملہ عدالت میں ہے تو اس سلسلے میں میں کیا گزارش کر سکتا ہوں؟

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! میں نے یہ عرض کیا ہے کہ جب انہیں پتا چلا کہ میرے محکمے میں تین کروڑ روپے کی کرپشن ہوئی ہے تو اس سے ان کے ضمیر پر جو اثرات مرتب ہوئے ہیں میں اس کے متعلق پوچھ رہا ہوں اور دوسرا انہوں نے فرمایا ہے کہ یہ معاملہ subjudice ہے۔ یہ فرمائیں کہ اس معاملے کو persue کرنے کے لئے انہوں نے کیا ہدایت جاری کیں؟ ہدایات تو انہوں نے جاری نہیں کیں۔

[**********]

جناب سپیکر: یہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں۔ جی' وزیر مواصلات و تعمیرات!

سید احسان اللہ وقاص: پوائنٹ آف آرڈر!

جناب سپیکر: جی' سید احسان اللہ وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میرا چھوٹا سا سوال ہے اس کا جواب بھی ساتھ ہی دے دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی' فرمائیں!

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! انہوں نے جز (ب) کے جواب میں فرمایا ہے کہ "اس دوران سرکاری ملازمین کے خلاف باقاعدہ انکوائری کی گئی لیکن کسی ملازم کو مورد الزام نہ ٹھہرایا جا سکا۔" میں حیران ہوں کہ جن لوگوں نے ایسی سڑک ڈیزائین کی جو ایک بارش بھی برداشت نہیں کر سکی اور پل

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

وغیرہ بننے چاہئیں تھے وہ پل بنانے کی بجائے انہوں نے سیدھی سڑک ڈیزائین کر دی۔ ان کے خلاف کیوں الزام ثابت نہیں ہو سکا؟

جناب سپیکر، جی' وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر! میں گزارش کر رہا ہوں کہ ان کا سوال ڈیزائین کے بارے میں ہے۔

چودھری اصغر علی گجر، جناب سپیکر! وزیر موصوف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر رعب ڈال رہے ہیں کہ سوال بند کرو۔ (قہقہہ)

جناب سپیکر، چودھری صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ جی وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر! کچھ natural calamities ہوتی ہیں جیسا کہ لکھا ہوا ہے کہ بارشوں اور سیلاب کی وجہ سے ایسا ہوا ہے۔ بارشوں اور سیلاب کی وجہ سے تو جھنگ اور چنیوٹ میں بھی سڑکیں ختم ہو گئی تھیں' ان کو بھی بعد میں بنایا گیا۔ محکمے کا ایک process ہوتا ہے ایک تو وہ چیزیں ہوتی ہیں جنہیں محسوس کیا جاتا ہے جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے اور دوسرا محکمے کا process ہوتا ہے۔ نہ میں کسی کی وکالت کر رہا ہوں' نہ کسی کو coverage دے رہا ہوں اور نہ میں 1992 میں اس عہدے پر تھا لیکن میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ محکمے کا ایک process چل رہا ہوتا ہے۔ اس کے مطابق سڑک بنی ہے اور بننے کے بعد بارشوں اور سیلاب کی وجہ سے شدید نقصان پہنچا ہے۔ معاہدے کے تحت ٹھیکیدار کے خلاف کارروائی شروع کی گئی' ٹھیکیدار نے کورٹ میں کیس کر دیا جو ابھی تک زیر سماعت ہے' جیسے ہی اس کا فیصلہ آجائے گا ہم قواعد و ضوابط کے مطابق سنجیدگی سے action لیں گے۔

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، سمیع اللہ خان صاحب!

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ (ایم۔ایم۔اے) اور مسلم لیگ (ق) کے درمیان جب سے سمجھوتہ ہوا ہے اس کے بعد سے وزیر صاحب ان کو بہت سختی سے ڈانٹتے ہیں اور خاموش کروانے کی کوشش کرتے ہیں۔ میری ان سے گزارش ہے کہ وہ ایسا نہ کریں۔

جناب سپیکر، جی، شکریہ، آپ تشریف رکھیں۔ جی، برگیڈیئر صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صوبائی پیشہ ورانہ انتظامی ترقی، جناب سپیکر! آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ میں آپ کی وساطت سے رانا ثناء اللہ صاحب کو بتانا چاہوں گا اور ان کو پتا بھی ہوگا کہ جب یہ سڑک بنی تو اس وقت حکومت کن کی تھی؟ وہ کتنی اچھی یا بری تھی۔ دوسری میں ان کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ پہاڑی علاقوں میں جس طرح سڑکیں بنتی ہیں شاید وہ انہوں نے کبھی دیکھی نہیں؟ یہاں تک کہ جو آرمی یا NLC سڑکیں بناتی ہیں وہ بھی ایک ہی بارش کے بعد پوری کی پوری سڑک غائب ہو جاتی ہے۔ یہ آدھے گھنٹے سے وقت ضائع کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر، برگیڈیئر صاحب! کیا یہ آپ کا ضمنی سوال ہے؟ اس کا جواب تو وزیر موصوف دے چکے ہیں۔ مہربانی کر کے آپ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال سردار فتح محمد خان بزدار صاحب کا ہے۔

سردار فتح محمد خان بزدار، سوال نمبر 925۔

امی منگڑوٹھہ فاضلہ پھگلہ روڈ

ڈی۔جی۔خان کی تکمیل

*925، سردار فتح محمد خان بزدار، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ڈیرہ غازی خان کے قبائلی علاقہ کے کچے جیپ ایبل روڈ امی منگڑوٹھہ فاضلہ پھگلہ پر تقریباً 90 لاکھ روپے خرچ ہونے لیکن کام ادھورا چھوڑ دیا گیا اس کی کیا وجہ ہے؟

(ب) کیا حکومت اس ضروری سکیم کو مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر مواصلات و تعمیرات،

(الف) اس jeepable کی لمبائی 34 میل ہے۔ اس کی تعمیر کے لئے 7.47 ملین روپے کا تخمینہ تیار کیا گیا تھا۔ پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ نے فلیٹ ریٹ بحساب 0.15 ملین روپے فی میل 5 175 ملین روپے کی منظوری دی۔ 5.90 ملین روپے خرچ کر کے صرف 21 میل لمبے ٹریک کی تعمیر مکمل کی گئی۔ موقع پر کام کی مقدار میں اضافہ کی وجہ سے کم لمبائی مکمل ہو سکی۔ یہ سڑک اب ضلعی حکومت ڈی۔جی۔خان کے زیر انتظام ہے۔

(ب) ضلعی حکومت اپنے وسائل اور ترجیحات کے پیش نظر اس ٹریک کی باقی ماندہ تعمیر پر غور و خوض کر سکتی ہے۔

جناب سپیکر، آپ کا کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار فتح محمد خان بزدار، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر کوئی کام شروع کیا جائے اور اسے ادھورا چھوڑ دیا جائے تو کیا محکمے کی ذمہ داری نہیں ہے کہ اس کو پورا کیا جائے؟

جناب سپیکر، جی، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر! یہ کام مخصوص فنڈ کے ساتھ شروع کیا گیا تھا اور اس کا تخمینہ 7.4 ملین کا تھا جس کی لمبائی 34 میل ہے۔ محکمہ P&D نے فلیٹ ریٹ کے حساب سے 0 15 million rupees per mile کو منظور کیا۔ جو اس منظور شدہ رقم میں سڑک بن سکتی تھی وہ 21 میل کی تھی وہ مکمل ہو گئی۔ جب تک یہ ہمارے پاس تھی اور ہمارے پاس جتنا فنڈ تھا اس فنڈ سے ہم نے سڑک بنا دی اب یہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے پاس جا چکی ہے۔

جناب سپیکر، جی، شکریہ، سردار فتح محمد صاحب!

سردار فتح محمد خان بزدار، جناب سپیکر! کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ اگر ڈسٹرکٹ گورنمنٹ اس پر توجہ نہ کرے تو کیا طریقہ ہے کہ ہم اس کو دوبارہ باقی دے میں شامل کر لیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر! اس کا طریقہ کار یہ ہے کہ ڈسٹرکٹ ناظم ہمیں (C&W) کو لکھے کہ within our means نہیں ہے کہ ہم اس کو بنا سکیں۔ یہ Provincial یا National اہمیت کی سڑک ہے۔ اس کے بعد ہم وزیراعلیٰ صاحب کو سمری بھیجیں گے اس کے بعد اس کا تخمینہ لگوایا جائے گا پھر اس کو منظوری کے لئے P&D کے پاس بھیج دیا جائے گا وہاں سے منظور ہو جانے کے بعد اگلے سال میں اس پروگرام کو first priority میں رکھ لیں گے۔

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔

جناب فیصل حیات جوآنہ، جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، فیصل حیات جوآنہ صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

جناب فیصل حیات جوآنہ، جناب سپیکر! جو روڈ مکمل ہے اور وہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے پاس ہے اس کا کیا criteria ہے کہ پنجاب گورنمنٹ اس کو اپنے پاس لے لے۔

جناب سپیکر، جی، وزیر موصوف!

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر! میں ان کی بات کا جواب ابھی دیتا ہوں لیکن میں ایک چیز ذرا واضح کر دوں کہ جتنی بھی سڑکیں ہم نے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو devolved کر دی ہیں اس کے لئے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو ایک infrastructure دیا ہے جس میں E.D.O Works, XENs, اور S.D.Os ہیں۔ اس کے ساتھ ہی 30 ہزار روپے کلومیٹر کے حساب سے early maintenance repair کا بھی پیسا ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو دیا جاتا ہے۔ اس کے باوجود اگر ڈسٹرکٹ گورنمنٹ یہ سمجھتی ہے کہ اس کی مرمت نہیں ہو سکتی اور جو ہمارے پاس 30 ہزار کلومیٹر کے حساب سے آ رہا ہے وہ insufficient ہے تو پھر اس کو اپنے طور پر lay off کر دے اور ہمیں لکھ کر بھیجے تو ہم اس کو اسی کوٹی کے حساب جتنا

پیسا دے رہے ہیں وہ اس سے منفی کرکے اس کو provincialize کیا جا سکتا ہے لیکن یہ سب کچھ وزیراعلیٰ صاحب کی منظوری کے ساتھ ہو گا۔

جناب محمد وقاص، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، محمد وقاص صاحب!

جناب محمد وقاص، جناب سپیکر! کچھ روڈ N.H.A کے پاس ہیں، کچھ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے پاس ہیں تو پھر پنجاب گورنمنٹ کے پاس کیا ہے؟

جناب سپیکر، جی، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات : جناب سپیکر، تھوڑی دیر پہلے میں نے اپنی معروضات میں کہا ہے کہ ہمارے پاس اس وقت آٹھ ہزار کلومیٹر سڑکیں ہیں جو کہ main شاہراہیں ہیں۔ ان کی maintenance اور ان کی raising and widening بھی ہمارے پاس ہے۔ اس کے علاوہ ہم اضلاع کو monitoring and support کرتے ہیں۔ ہم نے ایک چیف انجینئر سیل بنایا ہوا ہے جس کا عملہ اضلاع کو بھی support کرتا ہے۔ ہم نے اضلاع کو 32 ہزار کلومیٹر کا ایک بنا بنایا infrastructure hand over کیا ہے۔ اس کو چلانے اور maintain کرنے کے لئے ہم نے اپنا تربیت یافتہ عملہ جن میں SEs. XENs اور SDOs شامل ہیں ان کو hand over کئے ہیں جن کی وجہ سے اب بہت بہتر کام ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر : اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات : جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر اس دکھ کے ساتھ رکھتا ہوں کہ اگر زیادہ ضمنی سوالات نہ کئے جاتے تو زیادہ سوالات take up ہو جاتے۔

جناب سپیکر : بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

شیخوپورہ میں 1999 سے 2003 کے دوران سڑکوں کی تعمیر و مرمت کے لئے فنڈ کی تفصیل

*1023. جناب علی عباس، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) سال 1999 سے 2003 کے دوران ضلع شیخوپورہ میں سڑکوں کی تعمیر کے لئے اور سڑکوں کی مرمت کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی۔

(ب) مختص کی گئی رقم میں کتنی رقم خرچ کی گئی اور کتنی رقم lapse ہوئی؟ الگ الگ تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات:

(الف) 1999 سے 2003 کے دوران ضلع شیخوپورہ میں سڑکوں کی تعمیر کے لئے 514084000 روپے مہیا کئے گئے اور مرمت کے لئے 207259807 روپے کی رقم مختص کی گئی۔

(ب) مختص شدہ، خرچ کی گئی اور lapse ہوئی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے۔

شیخوپورہ میں 1999 سے 2003 کے دوران سڑکوں کی تعمیر و مرمت کے لئے فنڈز کی تفصیل

تعمیر

مالی سال	مختص رقم	خرچ رقم	LAPSE
1999-2000	4,45,03,000/-	2,98,19,386/-	1,46,83,614/-
2000-2001	11,59,60,000/-	8,77,96,253/-	2,81,63,747/-
2001-2002	8,71,75,000/-	7,72,23,515/-	99,51,485/-
2002-2003	26,64,46,000/-	13,07,91,112/	کام جاری ہے۔

مرمت

مالی سال	مختص رقم	خرچ رقم	LAPSE
1999-2000	4,01,58,000/-	4,01,50,450/-	75,750/-
2000-2001	6,27,00,972/-	5,67,57,444/-	59,43,528/-
2001-2002	6,81,44,308/-	5,77.70,049/-	1,03,74,259/-
2002-2003	3,62,56,000/-	1,10,11,502/-	کام جاری ہے۔

جڑانوالہ روڈ کی تعمیر و مرمت

*1024۔جناب علی عباس، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جڑانوالہ روڈ جگہ جگہ سے بری طرح ٹوٹ پھوٹ چکی ہے؟

(ب) اگر جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سڑک کی تعمیر اور مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے' اگر ہاں تو کب تک' اگر نہیں تو اس کی وجہ کیا ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات،

(الف) یہ سڑک ٹریفک کے استعمال کے قابل ہے۔

(ب) اس سڑک کی کل لمبائی 81 کلومیٹر ہے جس میں سے تقریباً 30 کلومیٹر سڑک کے مختلف حصے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں۔ پچھلے سال اس میں سے 14 کلومیٹر سڑک کی بحالی و مرمت (مختلف حصوں میں) 16 ملین روپے کی لاگت سے کی جا چکی ہے۔ باقی ماندہ متاثرہ حصوں کی بحالی و مرمت کے متعلق وسائل کی دستیابی اور ترجیحات کی بنیاد پر غور کیا جائے گا۔

اڈیالہ روڈ راولپنڈی کی جیل سے چونترہ تک مرمت و توسیع

*1243، جناب اشتیاق احمد مرزا، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اڈیالہ روڈ راولپنڈی سے لے کر چونترہ تک خستہ حال اور تنگ ہے؟

(ب) اگر جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اڈیالہ روڈ جیل سے لے کر چونترہ تک مرمت اور چوڑا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے' اگر ہاں تو کب تک' نیز کیا حکومت چونترہ سے لے کر گاؤں ہون شریف' تحصیل و ضلع راولپنڈی تک نئی وسیع سڑک تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے' اگر ہاں تو کب تک' اگر نہیں تو وجوہ بیان کی جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات،

(الف) یہ سڑک ضلعی حکومت کی تحویل میں ہے اور اس کی خستہ حالی کی بات جزوی طور پر درست ہے۔ راولپنڈی سے اڈیالہ جیل تک 11 کلومیٹر سڑک 24 فٹ چوڑی ہے۔ باقی حصہ 10 سے 12 فٹ چوڑا ہے۔ یہ سڑک خستہ حال نہ ہے البتہ بارشوں کی وجہ سے چند جگہوں پر سڑک خراب ہوئی ہے جسے حکومت وسائل کی دستیابی کے بعد مرمت کرنے کی کوشش کرے گی۔

(ب) اڈیالہ جیل سے چونترہ تک سڑک کی لمبائی 18 کلومیٹر ہے اس کو کشادہ کرنے کا کوئی منصوبہ فی الحال ضلعی حکومت کے زیر غور نہ ہے۔ چونترہ سے ہون شریف سڑک کی لمبائی ایک کلومیٹر ہے اور اس کی چوڑائی 10 فٹ ہے۔ مطلوبہ ٹریفک نہ ہونے کی وجہ سے اس سڑک کو کشادہ کرنے کا کوئی منصوبہ ضلعی حکومت کے زیر غور نہ ہے۔

چک بھائی راؤ کے او کاڑہ سڑک کی تعمیر

*1559، ڈاکٹر مظفر علی شیخ، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بصیر پور اور دیپال پور سے ملحقہ سڑک چک بھائی راؤ کے منظور ہو چکی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس سڑک کا سروے ہو چکا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع ناظم اور تحصیل ناظم کے سیاسی اختلافات کی وجہ سے سڑک کا منصوبہ التواء کا شکار ہے؟

(د) کیا حکومت اس سڑک کو مکمل کروانے کا ارادہ رکھتی ہے' اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات،

(الف) یہ درست نہ ہے۔

(ب) یہ درست ہے۔

(ج) محکمہ کے علم میں کوئی ایسی بات نہ ہے۔

(د) یہ سڑک ضلعی حکومت اوکاڑہ کے زیر انتظام ہے وسائل کی دستیابی اور ترجیحات کو مدنظر رکھتے ہوئے ضلعی حکومت اس سڑک کو مکمل کرنے پر غور کرے گی۔

حجرہ شاہ مقیم سے منڈی احمد آباد اور رسول پور تک سڑک کی تعمیر اور دو رویہ کرنا

*1617، رائے فاروق عمر خان کھرل، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حجرہ شاہ مقیم سے منڈی احمد آباد (تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ) تک سڑک سنگل ہے اور وہ بھی کافی عرصہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے جبکہ یہ سڑک ایک سو سے زیادہ دیہات کو ملانے والی واحد سڑک ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ منڈی احمد آباد سے گاؤں رسول پور تک تقریباً 6 کلو میٹر تک سڑک دو رویہ ہے جبکہ باقی سڑک ابھی تک سنگل ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سڑک کی حالت خراب ہونے اور دو رویہ نہ ہونے کی وجہ سے آئے روز اس سڑک پر حادثات ہوتے رہتے ہیں جس کی وجہ سے کافی قیمتی جانوں کا ضیاع ہو چکا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ سڑک سنگل ہونے اور ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہونے کی وجہ سے اجناس بروقت منڈیوں تک نہیں پہنچ پاتیں اور راستے میں ہی کافی نقصان ہو جاتا ہے؟

(ہ) اگر جزو بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت بقیہ سڑک کو بھی دو رویہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ہاں تو کب تک اور اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات:

(الف) یہ سڑک ضلعی حکومت اوکاڑہ کے زیر انتظام ہے اور اس کی کل لمبائی 26 کلو میٹر ہے۔ حجرہ شاہ مقیم سے رسول پور تک (20 کلو میٹر) یہ سڑک سنگل ہے۔ جبکہ باقی ماندہ سڑک (رسول پور تا منڈی احمد آباد 6 کلو میٹر) دو رویہ ہے۔ موجودہ حالت میں سڑک ٹریفک کے قابل ہے۔

(ب) یہ درست ہے۔

(ج) سڑک کی موجودہ حالت حادثات کی وجہ نہیں' صرف چوڑائی کم ہونے کی وجہ سے ٹریفک کو دشواری پیش آتی ہے۔

(د) سڑک ٹریفک کے قابل ہے اور اجناس کی ترسیل منڈیوں تک جاری ہے۔

(ہ) یہ سڑک ضلعی حکومت اوکاڑہ کے زیر انتظام ہے۔ فی الحال اس سڑک کو دو رویہ کرنے کا کوئی منصوبہ ضلعی حکومت اوکاڑہ کے زیر غور نہ ہے۔

تحصیل گوجر خان، مری اور کوٹلی ستیاں راولپنڈی میں ترقیاتی کاموں کی تفصیل

*1805۔ راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) سال 2000-2001,1999-2000 اور 2001-2002 میں ضلع راولپنڈی کی تحصیل گوجر خان، مری اور کوٹلی ستیاں حلقہ PP-1 میں کچی سڑکوں کی تعمیر پر کتنی رقم خرچ کی گئی؟ ان تعمیر کردہ سڑکوں کا نام، لمبائی اور اخراجات کی تفصیل بیان فرمائی جائے؟

(ب) سال 1999 سے اب تک مذکورہ بالا 3 تحصیلوں (گوجر خان، مری اور کوٹلی ستیاں) میں کون کون سے ترقیاتی منصوبے شروع کئے گئے؟ ان منصوبوں کے نام مع مختص کردہ رقم کی تفصیل بیان فرمائی جائے؟ ان منصوبہ جات کی تکمیل کی تاریخ و مقرر کردہ وقت کیا تھا؟ آیا تمام منصوبہ جات مکمل ہو چکے ہیں؟ اگر نہیں تو اس کی تاخیر کی وجوہات، ٹھیکے داروں کو کتنی رقوم ادا کی گئیں، فرموں اور ٹھیکے دار کے نام بتائے جائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات،

(الف) ضلع راولپنڈی کی تحصیل گوجر خان، مری اور کوٹلی ستیاں حلقہ پی۔پی 1 میں ہائی ویز ڈیپارٹمنٹ نے مذکورہ سالوں میں کوئی کچی سڑک تعمیر نہیں کی۔

(ب) سال 1999-2000 تا اب تک مذکورہ بالا تحصیلوں میں صوبائی و ضلعی حکومتوں کے منصوبہ جات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

چیچہ وطنی تا بورے والا دو رویہ سڑک

کی ناقص تعمیر

*1863۔ڈاکٹر نذیر احمد مٹھو ڈو گر، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چیچہ وطنی تا بورے والا روڈ کو ڈبل کرنے کا کام موقع پر جاری ہے' یہ کام کب شروع ہوا تھا؟ کتنا کام مکمل ہو چکا ہے اور کتنا بقایا ہے؟

(ب) یہ منصوبہ کتنی لاگت کا ہے؟ کس ٹھیکیدار کی معرفت اس پر کام کیا جارہا ہے اور محکمہ کے کن کن افسران / اہلکاران کی زیر نگرانی کام ہو رہا ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ موقع پر جو میٹریل استعمال کیا جارہا ہے وہ ناقص ہے جس کی وجہ سے تعمیر کردہ سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو چکی ہے؟

(د) کیا حکومت تعمیر کردہ سڑک کے میٹریل کی چیکنگ کیلئے اعلیٰ معیار کی لیبارٹری سے کروانے اور ناقص میٹریل استعمال کرنے اور کروانے والے محکمہ کے افسران و اہلکاران اور ٹھیکیدار کے خلاف کارروائی کروانے کو تیار ہے؟ تو کب؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات،

(الف) چیچہ وطنی بورے والا سڑک کو ڈبل نہیں کیا جارہا بلکہ اس کی کشادگی و بہتری کا کام جاری ہے۔ یہ کام 16-04-2002 کو شروع ہوا اب تک تقریباً 12.27 کلو میٹر سڑک مکمل ہو چکی ہے۔ 22.04 کلو میٹر میں کام جاری ہے اور 12.61 کلو میٹر سڑک کا کام ہونا باقی ہے۔

(ب) اس منصوبہ کا تخمینہ لاگت 180.797 ملین روپے ہے۔ میسرز ہدایت اللہ اینڈ کمپنی اور میسرز ظفر جاوید اینڈ کمپنی اس کام کے ٹھیکیدار ہیں۔ یہ کام محکمہ پنجاب ہائی ویز کے افسران یعنی سپرنٹنڈنگ انجینئر پراونشل ہائی وے سرکل فیصل آباد، ایگزیکٹو انجینئر پراونشل ہائی ویز ڈویژن ساہیوال، سب ڈویژن آفیسر روڈ کنسٹرکشن، سب ڈویژن چیچہ وطنی اور طاہر احمد و محمد علی سب انجینئرز کی زیر نگرانی ہو رہا ہے۔ کام کی نگرانی کے لئے میسرز نیسپاک کا ریذیڈنٹ انجینئر تعینات کیا گیا ہے جو کہ کام کی کوالٹی کا ذمہ دار ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ استعمال شدہ میٹریل specification کے مطابق ہے۔ تعمیر شدہ سڑک درست حالت میں ہے۔

(د) سڑک نیسپاک کی زیر نگرانی تعمیر ہو رہی ہے اور کام معیار کے مطابق ہے تمام میٹریل کی جانچ پڑتال لیبارٹری سے کروائی جاتی ہے اور تمام میٹریل معیار کے مطابق ہے اس لئے محکمہ کے افسران، اہلکاران و ٹھیکیداروں کے خلاف کارروائی کی ضرورت نہ ہے۔

شیخوپورہ گوجرانوالہ اور شیخوپورہ فیصل آباد روڈ پر Over Head Bridge کی تعمیر

*1951۔ محترمہ صغیرہ اسلام: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شیخوپورہ گوجرانوالہ اور شیخوپورہ فیصل آباد روڈ پر over head bridge نہ ہونے کی وجہ سے ریلوے کراسنگ پر ٹریفک گھنٹوں بند رہتی ہے، جس سے سخت مشکلات کا سامنا ہے؟

(ب) کیا حکومت درج بالا جگہوں پر over head bridge بنانے کا کوئی منصوبہ رکھتی ہے، اگر ہے تو کب تک؟

وزیر مواصلات و تعمیرات،

(الف) شیخوپورہ گوجرانوالہ روڈ پر کلومیٹر نمبر 1 میں اور شیخوپورہ فیصل آباد روڈ پر کلومیٹر نمبر 4 میں ریلوے کراسنگ ہیں۔ ریل گاڑیوں کی آمد کے وقت ان سڑکوں پر ٹریفک بند کر دی جاتی ہے۔

(ب) فی الحال ان پلوں کی تعمیر کا کوئی منصوبہ حکومت کے زیر غور نہ ہے۔

شیخوپورہ لاہور روڈ کی تعمیر و مرمت

*1956، محترمہ صغیرہ اسلام، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا شیخوپورہ سے لاہور تک کی سڑک انتہائی خراب ہے؟

(ب) کیا حکومت سڑک کی حالت زار کو بہتر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کام کب شروع ہو گا؟

وزیر مواصلات و تعمیرات،

(الف) اس سڑک کے کچھ حصے ٹوٹ گئے تھے جن کی مرمت کر دی گئی ہے سڑک پر ٹریفک معمول کے مطابق چل رہی ہے۔

(ب) اس سڑک کی از سر نو تعمیر و مرمت boot کے تحت حکومت کے زیر غور ہے۔ حتمی فیصلہ ہونے کے بعد ہی کام شروع کیا جا سکے گا۔

فیصل آباد شیخوپورہ روڈ کی تعمیر نو

*1982، محترمہ خالدہ منصور، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فیصل آباد شیخوپورہ روڈ کی حالت انتہائی خستہ اور مخدوش ہے اور ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہونے کی وجہ سے عوام کو آمدورفت میں ازحد دشواری اور دقت پیدا ہوتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ صدر پاکستان نے فیصل آباد تا شیخوپورہ روڈ کو نیا بنانے کا افتتاح بھی کیا اور وہاں پر ان کے نام کی افتتاحی تختی بھی نصب ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے۔ تو حکومت صدر پاکستان سے افتتاح کرائی گئی نئی روڈ بنانے کا کام کب تک شروع کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات،

(الف) 2001-02 میں حکومت پنجاب نے فیصل آباد شیخوپورہ روڈ کی مضبوطی، کشادگی و بحالی کی ایک سکیم کی منظوری دی۔ اس سکیم میں مذکورہ سڑک کے مختلف حصے شامل تھے جن کی مجموعی لمبائی 88 کلومیٹر تھی۔ عوامی سہولت کے لئے اس کام کو مختلف حصوں میں شروع کیا گیا۔ ابھی 61 کلومیٹر سڑک مکمل ہوئی تھی کہ bot کے تحت اس سڑک کی دو رویہ تعمیر پر غور و خوض کی وجہ سے چالو سکیم کو کیپ کر دیا گیا۔ وہ حصے جن پر کام نہیں ہو سکا ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں اور ٹریفک کو ان حصوں میں دشواری کا سامنا ہے۔

(ب) یہ درست ہے۔

(ج) اس سڑک کی تعمیر و مرمت bot کے تحت حکومت کے زیر غور ہے۔ حتمی فیصلے کے بعد ہی کام شروع کیا جا سکے گا۔

موجودہ مالی سال کے دوران لیہ میں تعمیر ہونے والی سڑکوں اور عمارات کی تفصیل

*2064. چودھری اصغر علی گجر، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) موجودہ مالی سال میں ضلع لیہ میں سڑکوں اور عمارات کے کتنے منصوبہ جات مکمل کئے گئے؟

(ب) ان منصوبہ جات پر کل کتنی لاگت آئی؟

(ج) کیا ان منصوبہ جات کے ورک آرڈرز جاری کرنے سے قبل اخبارات میں اشتہار شائع کرایا گیا؟

(د) اگر تمام منصوبہ جات کے ورک آرڈرز جاری کرنے سے قبل اس کی بذریعہ اخبار تشہیر نہیں کی گئی تو اس کے کیا مقاصد تھے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات:

(الف) مالی سال 03-2002 میں ضلعی حکومت لیہ نے سڑکوں کے 184 اور عمارات کے 18 منصوبہ جات مکمل کئے جبکہ صوبائی حکومت کا کوئی منصوبہ مکمل نہ ہوا۔

(ب) ان منصوبہ جات پر کل -/149.562 ملین روپے لاگت آئی۔

(ج) صوبائی و ضلعی حکومت نے منصوبہ جات کے ٹینڈرز اخبارات میں اشتہار شائع کروا کر طلب کئے تھے۔

(د) جز (ج) میں دیئے گئے جواب کے پیش نظر مزید جواب کی ضرورت نہ ہے۔

ضلع لیہ میں سڑکوں کی دیکھ بھال پر متعین عملہ کی تفصیل

*2066. چودھری اصغر علی گجر، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع لیہ میں صوبائی اور ضلعی شاہرات کی مرمت اور دیکھ بھال کے لئے ضلعی اور صوبائی set up میں الگ الگ کتنا عملہ بیلدار اور میٹ کام کر رہے ہیں؟

(ب) محکمہ مواصلات کے قواعد کے مطابق ان شاہرات پر کتنے بیلدار ہونے چاہئیں؟

(ج) اگر شاہرات کی مرمت اور دیکھ بھال کے لئے عملہ بیلدار وغیرہ کم ہے تو پھر اس کام کے لئے کیا منصوبہ بنایا گیا ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات،

(الف) ضلع لیہ میں سڑکوں کی مرمت و دیکھ بھال کے لئے صوبائی سیٹ اپ میں 55 بیلدار کام کر رہے ہیں اور کوئی میٹ نہ ہے اور ضلعی سیٹ اپ میں 32 بیلدار اور 5 میٹ کام کر رہے ہیں۔

(ب) صوبائی سیٹ اپ میں 55 بیلداروں اور 4 میٹوں کی جبکہ ضلعی سیٹ اپ میں 37 بیلداروں اور 9 میٹوں کی منظور شدہ اسامیاں ہیں۔

(ج) خالی اسامیوں کو پر کرنے کی تجویز حکومت کے زیر غور ہے۔

رائے ونڈ سندر روڈ لاہور کے متاثرین اراضی کو ادائیگی کا مسئلہ

*2288۔ شیخ تنویر احمد: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ رائے ونڈ سندر روڈ (نزد رائے ونڈ تبلیغی مرکز) کی کشادگی کے لئے مختلف مواضعات کا رقبہ حاصل کیا گیا تھا جس میں خسرہ نمبر 430، 412، 413، 414 اور 415 وغیرہ کا رقبہ بھی شامل تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس رقبہ کی رائج الوقت قیمت کا تعین محکمہ نے 31 لاکھ 51 ہزار روپے برائے ادائیگی متاثرین کیا تھا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس رقبہ کے متاثرین کے علاوہ باقی تمام کو معاوضہ کی ادائیگی بھی کر دی گئی ہے؟

(د) اس سلسلہ میں آج تک رائے ونڈ سندر روڈ کے متاثرین کو کتنی رقم ادا کی گئی ہے اور اب تک کتنی ادائیگی کرنا باقی ہے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ جز (الف) میں بیان کردہ خسرہ کے مالکان کو رقم کی ادائیگی نہ کرنے کی وجہ سے 1990 سے 1999 تک رقم سود در سود بڑھتے ہوئے تقریباً 68 لاکھ سے بھی تجاوز کر چکی ہے؟

(و) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان مالکان کو ادائیگی کرنے کے لئے فائل محکمہ کے ہیڈ آفس میں ابھی تک جمع ہے مگر روایتی سست روی کی وجہ سے اس کیس کو فائنل نہیں کیا جا رہا ہے؟

(ز) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ کے افسران اور اہلکاران کی سست روی کی وجہ سے حکومت کو لاکھوں روپے سود کی مد میں ادا کرنا پڑیں گے؟

(ح) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس خسرہ کے متاثرین کو رقم کی ادائیگی آج تک مع سود کرنے اور حکومت کو لاکھوں روپے کا نقصان پہنچانے کے ذمہ داران کے خلاف کارروائی کروانے کو تیار ہے؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات:

(الف) رائے ونڈ سندر روڈ کی کشادگی کے لئے موضع برہان پورہ موضع بھائیکوٹ اور موضع رائے ونڈ کا 43- کنال 7 مرلہ رقبہ حاصل کیا گیا۔ مزید براں اسی منصوبہ کے لئے موضع رائے ونڈ اور موضع برہان پورہ کے مذکورہ خسرہ جات کا 13 کنال 14 مرلہ رقبہ بھی حاصل کیا گیا۔

(ب) اس رقبہ کی رائج الوقت قیمت کا تعین بورڈ آف ریونیو نے مورخہ 23.6.1999 کو 31 لاکھ 50 ہزار روپے کیا۔

(ج) مذکورہ رقبہ کے علاوہ 143 کنال 7 مرلہ رقبہ کا ایوارڈ 16-1-1988 کو -/1,18,35,672 روپے سنایا گیا جس میں سے -/1,08,29,000 روپے متاثرین کو ادا کر دیئے گئے اور باقی رقم کی ادائیگی فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے نہیں کی گئی۔

(د) اس کا جواب حصہ(ج) میں دیا جا چکا ہے۔

(ہ) یہ درست ہے۔

(و) فنڈز کی فراہمی کے لئے محکمہ نے منصوبہ بندی اور ترقیاتی بورڈ کے ساتھ معاملہ اٹھایا ہوا ہے جونہی فنڈز مہیا کئے گئے متاثرہ افراد کو ادائیگی کر دی جائے گی۔

(ز) یہ درست ہے کہ سود کی مد میں حکومت کو لاکھوں روپے ادا کرنے پڑیں گے۔ اس امر کی وضاحت ضروری ہے کہ مختلف مواصلات کا ایوارڈ برائے رقبہ 143 کنال 7 مرلہ 16-1-998 کو -/1,18,35,672 روپے کا سنایا گیا۔ اس میں سے -/1,08,29,000 روپے ادا کر دیئے گئے۔ بقایا -/10,06,672 روپے فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے ادا نہ کئے جا سکے۔ مزید 13 کنال 14 مرلے اراضی جس کی مالیت بورڈ آف ریونیو نے 23-06-1999 کو -/31,51,000 روپے متعین کی تھی اب مع سود -/81,11,077 روپے ہو گئی ہے۔ اس طرح ایوارڈ شدہ رقم کے بقایا جات -/10,06,672 روپے شامل کر کے کل رقم برائے معاوضہ ادائیگی -/91,17,749 روپے بن جاتی ہے۔ مطلوبہ فنڈز کے حصول کے لئے حکومتی سطح پر کوششیں کی جا رہی ہیں جونہی فنڈز مہیا کئے گئے متاثرہ افراد کو ادائیگی کر دی جائے گی۔

(ح) متاثرین کو رقم کی ادائیگی کے سلسلے میں محکمہ کے کسی افسر یا اہلکار نے کسی سست روی کا مظاہرہ نہ کیا ہے لہذا کسی افسر یا اہلکار کے خلاف کارروائی کی ضرورت نہ ہے۔

کلیر مہند تا اٹاری او کاڑہ سڑک کی تعمیر

*2297۔حاجی محمد اعجاز، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سڑک کلیر مہند تا اٹاری او کاڑہ جس کی لمبائی تقریباً 6 کلومیٹر ہے اور اس پر تقریباً اڑھائی کلومیٹر earth work بھی ہو چکا ہے لیکن بعد میں اس سڑک کو بنانے سے روک دیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ سڑک کھیت سے منڈی تک بڑی اہم سڑک ہے اور اس پر ایک ہسپتال اور چودہ دیہات آباد ہیں۔ سڑک نہ ہونے کی وجہ سے اجناس سستے داموں فروخت کرنی پڑتی ہیں اور ہسپتال ویران ہو چکا ہے؟

(ج) کیا گورنمنٹ اس سڑک کو تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں، تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات:

(الف) اس سڑک پر 96-1995 میں 0.462 ملین روپے خرچ کئے گئے۔ اس کے بعد فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے کام مکمل نہ ہو سکا۔ اگست 2001 کے بعد یہ سڑک ضلعی حکومت اوکاڑہ کے زیر انتظام ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ یہ سڑک کھیت تا منڈی سکیم کے تحت شروع کی گئی تھی۔ اس جز کا باقی حصہ محکمہ مواصلات و تعمیرات سے متعلق نہ ہے۔

(ج) ضلعی حکومت وسائل کی دستیابی اور ترجیحات کو مدنظر رکھتے ہوئے اس سڑک کی تعمیر پر غور و خوض کرے گی۔

وحدت کالونی کوارٹرز کی بیرونی دیواروں پر ہرمچی (سرخ رنگ) کا مسئلہ

*2337: **جناب محمد آجاسم شریف:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جب وحدت کالونی کے کوارٹروں کی تعمیر ہوئی تو اس وقت تمام کمروں میں رنگ و ڈسٹمپر کیا گیا تھا۔ جبکہ کوارٹروں کی اندرونی و بیرونی دیواروں پر سفیدی کی بجائے سرخ رنگ کی ہرمچی سے کام کروایا گیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت سالانہ مرمت کی مد میں ہر سال ان کوارٹروں میں رنگ و سفیدی وغیرہ کرواتی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ موجودہ دور میں ان گھروں میں رنگ و سفیدی وغیرہ تو کر دی جاتی ہے جبکہ کوارٹر کی اندرونی و بیرونی دیواروں پر ہرچی کی اجازت نہ ہے کیونکہ یہ estimate میں شامل نہ ہے اور یہ کہا جاتا ہے کہ اگر الاٹی نے ہرچی کروانی ہے تو اپنی ذاتی گرہ سے کروائے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ بااثر الاٹی اس کے باوجود اپنے کوارٹر کی اندرونی و بیرونی دیواروں پر ہرچی کروا لیتے ہیں اور بے اثر الاٹی بیرونی دیواروں کو اسی طرح بدنما چھوڑنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کیونکہ ان کی مالی حالت انہیں ایسا کرنے کی اجازت نہیں دیتی؟

(ہ) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان کوارٹروں کی اندرونی و بیرونی تمام دیواروں کو اسی کوارٹر کا حصہ تصور کرتے ہوئے ان کو سرکاری خرچ پر ہرچی کروانے کا ارادہ رکھتی ہے' اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات:

(الف) یہ درست نہ ہے۔ جب وحدت کالونی لاہور کے کوارٹروں کی تعمیر ہوئی تھی تو کمروں کی اندرونی دیواروں پر سفیدی کی گئی تھی اور دروازوں و کھڑکیوں پر رنگ و روغن کیا گیا تھا۔ بیرونی دیواروں پر نہ تو سفیدی کی گئی تھی اور نہ ہی ہرچی کی گئی تھی بلکہ بیرونی دیواروں پر ہرچی ملا کر لیپ کی گئی تھی۔

(ب) یہ درست ہے کہ حکومت سالانہ مرمت کی مد میں اپنے وسائل کے اندر ان کوارٹروں میں رنگ و سفیدی کرواتی ہے۔

(ج) آج کل ان کوارٹروں میں سفیدی' ڈسٹمپر اور رنگ کیا جاتا ہے۔ کوارٹروں کی اندرونی و بیرونی دیواروں پر ہرچی نہیں کروائی جاتی بلکہ وال چاکنگ مٹانے کے لئے کلر واش کر دیا جاتا ہے۔

(د) یہ درست نہ ہے۔ کسی الاٹی کی ہرچی سرکاری خرچ سے نہیں کروائی جاتی۔

(ہ) محکمہ ہذا ان کوارٹروں میں سرکاری خرچ پر ہرمچی کروانے کا ارادہ نہیں رکھتا کیونکہ ہرمچی کروانے سے عمارت کا اصل حسن خراب ہو جاتا ہے۔ بارش کے بعد ہرمچی بہت بدنما ہو جاتی ہے۔

نارووال کی سڑکوں کی ناقص تعمیر کی انکوائری رپورٹ کی تفصیل

*2343، چودھری خضر الیاس ورک، کیا وزیر مواصلات وتعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نارووال کی دس سڑکوں کی ناقص تعمیر کی تحقیقات کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی تھی جس میں E.D.O (پلاننگ اینڈ فنانس)، ڈی۔او (Co-ordination) نارووال اور ممبر (ٹیکنیکل) کو شامل کیا گیا تھا؟

(ب) کیا مذکورہ کمیٹی نے اپنی رپورٹ حکومت کو submit کر دی ہے، اگر ہاں تو اس انکوائری کی findings ہاؤس میں پیش کی جائے؟

(ج) اس انکوائری میں کن کن افراد کو ناقص تعمیر کا ذمہ دار ٹھہرایا گیا تھا؟ ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور موجودہ تعیناتی نیز ان کے خلاف اس انکوائری پر کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ہے اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات،

(الف) ضلع نارووال میں دس مختلف سڑکوں کی تعمیر و مرمت کے تکمیل شدہ و زیر تکمیل کاموں کی ابتدائی تحقیقاتی رپورٹ کے لئے ڈی۔سی۔او نارووال نے ایک کمیٹی تشکیل دی تھی یہ کمیٹی سوال میں مذکورہ ممبران پر مشتمل ہے۔

(ب) ڈی۔سی۔او نارووال سے موصول شدہ ابتدائی تحقیقاتی رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ڈی۔سی۔او نارووال کی ارسال کردہ ابتدائی تحقیقاتی رپورٹ میں بعض کاموں کے غیر معیاری ہونے اور بعض سڑکوں پر over payment کی نشاندہی کی گئی تھی۔ اس رپورٹ میں نہ تو نقصان کی تفصیل موجود تھی اور نہ ہی کسی آفیسر یا اہلکار کو ذمہ دار ٹھہرایا گیا تھا۔ باقاعدہ تادیبی کارروائی کے لئے مخصوص چارجز اور ذمہ دار آفیسرز و اہلکاروں کی نشاندہی ضروری ہوتی ہے۔ اس لئے مذکورہ رپورٹ ارسال کرتے وقت ڈی۔سی۔او نارووال نے باقاعدہ انکوائری کی سفارش کی تھی۔

اس ضمن میں مزید عرض ہے کہ مسمی محمد اختر محمود سکنہ بھوج پور نے ایک درخواست کے ذریعے نارووال میں مختلف سڑکوں کی تعمیر و مرمت میں ناقص میٹریل کے استعمال، زائد سپےمنٹ اور مشینری کے ناجائز استعمال کی نشاندہی کی۔ چونکہ تمام کام ضلعی حکومت نارووال کے زیر انتظام تھے۔ لہذا ای۔ڈی۔او (ورکس اینڈ سروسز) نارووال کو ایک مفصل رپورٹ بھیجنے کی ہدایت کی گئی۔ اس رپورٹ میں تمام کاموں کو معیاری اور شکایت کو حقائق کے منافی قرار دیا گیا ہے۔ دو متضاد رپورٹس کی موجودگی میں اور ڈی۔سی۔او نارووال کی سفارش کو مدنظر رکھتے ہوئے اصل حقائق کی نشان دہی کے لئے صوبائی حکومت سے ایک آفیسر کو انکوائری آفیسر مقرر کیا گیا ہے۔ انکوائری رپورٹ وصول ہونے کے بعد جرم میں ملوث آفیسرز و اہلکاروں کے خلاف قانون کے مطابق تادیبی کارروائی کی جائے گی۔

تعمیر راوی پل جی۔ٹی روڈ کی تفصیلات اور ٹول ٹیکس کا مسئلہ

*2346. جناب سمیع اللہ خان: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات مہربانی فرما کر بتائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جی۔ٹی روڈ دریائے راوی پر محکمہ شاہرات پنجاب نے کچھ عرصہ قبل ایک نیا پل تعمیر کیا تھا۔ اس کی تاریخ تکمیل کیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پل محکمہ شاہرات پنجاب نے نیشنل ہائی وے کے سپرد کر دیا ہے اور اس کا ٹول ٹیکس اب وہی وصول کر رہا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ نیشنل ہائی ویز کے سپرد کرنے تک اس پل کا ٹول ٹیکس محکمہ شاہرات پنجاب وصول کرتا رہا ہے اور محکمہ ہذا نے ممبران اسمبلی اور رہائشیوں کو ٹول ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا ہوا تھا؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ نیشنل ہائی ویز اب ٹول ٹیکس میں کسی قسم کی رعایت دینے کے لئے تیار نہ ہے۔ جبکہ مذکورہ پل پنجاب حکومت نے تعمیر کروایا تھا۔ کیا حکومت ممبران پنجاب اسمبلی اور شاہدرہ کے رہائشیوں کو ٹول ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دینے کے لئے اقدامات کرنے کو تیار ہے؟ اگر ہاں تو کب تک اور اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات،

(الف) محکمہ شاہرات نے یہ پل شاہدرہ کے مقام پر 1968 میں تعمیر کیا تھا۔

(ب) یہ درست ہے۔

(ج) یہ درست ہے۔

(د) اب یہ پل نیشنل ہائی وے اتھارٹی کی تحویل میں ہے اور نیشنل ہائی وے اتھارٹی کی ٹول ٹیکس پالیسی کے مطابق سرکاری اور فوجی گاڑیوں کے علاوہ کوئی بھی ٹول ٹیکس سے مستثنیٰ نہ ہے۔

راوی پل جی-ٹی روڈ کی لاگت اور ٹول ٹیکس

آمدن کی تفصیلات

*2347.جناب سمیع اللہ خان، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) دریائے راوی شاہدرہ کے مقام پر نیا پل کب تعمیر ہوا اور اس پر کتنی لاگت آئی تھی؛

(ب) مذکورہ پل کی تعمیر سے محکمہ نیشنل ہائی وے کے سپرد کرنے تک ہر سال حکومت پنجاب کو ٹول ٹیکس سے کتنی رقم وصول ہوئی تفصیل بیان کی جائے؛

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ پل محکمہ نیشنل ہائی وے کے سپرد کرنے تک پل پر ہونے والی لاگت سے زیادہ رقم وصول کر لی گئی ہے تو پھر اس پر ٹول ٹیکس جاری رکھنے کا کیا جواز ہے؛ کیا حکومت مذکورہ پل پر ٹول ٹیکس ختم کرنے کے لئے تیار ہے؛

وزیر مواصلات و تعمیرات،

(الف) دریائے راوی پر شاہدرہ کے مقام پر نیا پل 1968 میں تعمیر ہوا تھا اس پر مبلغ 3,89,43,267/- روپے خرچ ہوئے تھے۔

(ب) مذکورہ پل سے ٹول کی شکل میں ستمبر 2000 تک جب یہ پل N H A کے حوالے کیا گیا کل 94,15,25,774 روپے وصول ہوئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

TOLL FACILITIES

1. NAME OF PROJECT: CONSTRUCTION OF NEW RAVI BRIDGE LAHORE.
2. LENGTH:- 1616.8" WIDTH:-49'
3. YEAR OF COMPLETION: 1968

Sr. No.	YEAR WISE	INCOME
1.	1968-69	1082000/-
2.	1969-70	1501000/-
3.	1970-71	1503000/-
4.	1971-72	1700000/-
5.	1972-73	5755555/-
6.	1973-74	5514768/-
7.	1974-75	5315000/-
8	1975-76	6036000/-

9	1976-77	7275000/-
10	1977-78	7806000/-
11	1978-79	8200000/-
12	1979-80	8576000/-
13	1980-81	10268235/-
14	1981-82	10283500/-
15	1982-83	12515892/-
16	1983-84	11610000/-
17	1984-85	14200167/-
18	1985-86	12600000/-
19	1986-87	21675377/-
20	1987-88	21350000/-
21	1988-89	9812500/-
22	1989-90	22174404/-
23	1990-91	45255765/-
24	1991-92	51260723/-
25	1992-93	58691102/-
26	1993-94	57555000/-
27	1994-95	92300822/-
28	1995-96	92694522/-
29	1996-97	92319345/-
30	1997-98	103000431/-
31	1998-99	120629222/-
32	1999-2000 upto 9/2000	21064444/-
	Total	941525774/-

(ج) یہ درست ہے کہ پل پر خرچ کردہ رقم سے زیادہ وصولی ہو چکی ہے مگر ستمبر 2000 کے بعد یہ پل نیشنل ہائی وے اتھارٹی کی تحویل میں ہے اس لئے ٹول ٹیکس کو ختم کرنا یا جاری رکھنا وفاقی حکومت کے دائرہ اختیار میں ہے۔

پی پی۔ 84 ٹوبہ ٹیک سنگھ سڑکوں کی پختگی اور فنڈز کی تفصیلات

*2436، چودھری بلال اصغر، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) حلقہ پی پی۔ 84 ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سال 2002-03 کے دوران سڑکوں کی تعمیر کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی؟

(ب) مختص کی گئی رقم کن کن منصوبوں پر کن ٹھیکیداروں کے ذریعے خرچ کی جا رہی ہے۔ ہر ایک منصوبہ کی الگ الگ تفصیل بیان کی جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات،

(الف) سال 2002-03 کے دوران حلقہ پی پی۔ 84 ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سڑکوں کی تعمیر کے لئے 29.421 ملین روپے مختص کئے تھے۔ جس میں سے 20.97 ملین روپے صوبائی حکومت نے اور 8.451 ملین روپے ضلعی حکومت نے مہیا کئے تھے۔

(ب) مطلوبہ تفصیل درج ذیل ہے۔

I)۔ صوبائی حکومت کے منصوبے

نمبر شمار	نام منصوبہ	فنڈز برائے 2000-03ء	نام ٹھیکیدار
1۔	کشادگی و مضبوطی لاہور، فیصل آباد، جھنگ بھکر روڈ (کلومیٹر 169.05 تا 180.51)	19.920 ملین روپے	میسرز رائل کنسٹرکشن کمپنی
2۔	کشادگی و مضبوطی گوجرہ جھنگ روڈ	1.050 ملین روپے	میسرز ایمبیہ کنسٹرکشن کمپنی
	ٹوٹل	20.970 ملین روپے	

II)۔ ضلعی حکومت کے منصوبے

نمبر شمار	نام منصوبہ	فنڈز برائے 2002-03	نام ٹھیکیدار
1۔	تعمیر سڑک چک نمبر 303 چک نمبر 354 (4.27 کلومیٹر)	2.647 ملین روپے	میسرز افضل اینڈ برادرز

2-	تعمیر لنک روڈ فیصل آباد جھنگ روڈ سے چک نمبر 336 (0.65 کلومیٹر)	0.306 ملین روپے	میسرز محمد رشید ٹھیکیدار
3-	لنک روڈ چک نمبر 334 و کیل والا (0.60 کلومیٹر)	0.475 ملین روپے	میسرز عبدالغفور اینڈ کو
4-	تعمیر سڑک چک نمبر 355 تا چک نمبر 356 (1.33 کلومیٹر)	0.616 ملین روپے	میسرز عبدالحق ٹھیکیدار
5-	تعمیر سڑک دھریکہ تا چک نمبر 307 (1.71 کلومیٹر)	1.468 ملین روپے	میسرز وقاص اینڈ کو
6-	مرمت سڑک چک نمبر 94 تا چک نمبر 93 (1.71 کلومیٹر)	0.162 ملین روپے	میسرز رانا محمد صدیق ناصر
7-	ایمپرومنٹ سڑک چک نمبر 91 تا چک نمبر 278 براستہ چک نمبر 290 و چک نمبر 279 (لمبائی 5.30 کلومیٹر)	0.032 ملین روپے	میسرز عمر حیات اینڈ کو
8-	ایمپرومنٹ سڑک پکا ریلوے اسٹیشن سے ضلع حدود براستہ گرلز ہائی سکول (6.00 کلومیٹر)	1.565 ملین روپے	میسرز بلال صفدر اینڈ کو
9-	ایمپرومنٹ سڑک چک نمبر 279 دارا پور تا نیالکو (5.53 کلومیٹر)	1.180 ملین روپے	محمد منظور علوی ٹھیکیدار
	ٹوٹل	8.451 ملین روپے	
	گرینڈ ٹوٹل	29.421 ملین روپے	

بصیر پور تا چک حافظ لال تحصیل دیپالپور سڑک کی تعمیر

*2466. جناب ارشد محمود بگو، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع اوکاڑہ تحصیل دیپالپور میں بصیر پور تا چک حافظ لال روڈ کا کچھ حصہ سپیشل مرمت کیا گیا ہے جبکہ باقی زیادہ حصہ پر توجہ نہیں دی جا رہی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ متذکرہ بالا غیر مرمت شدہ حصہ مسلسل ٹوٹ پھوٹ رہا ہے جس کی وجہ سے ٹریفک میں خلل پڑتا ہے؟

(ج) کیا حکومت متذکرہ سڑک کی سپیشل مرمت کرانے کو تیار ہے؟ تو کب تک؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات:

(الف) یہ سڑک ضلعی حکومت اوکاڑہ کے زیر انتظام ہے اس کی کل لمبائی 17 کلومیٹر ہے۔ اس سڑک کے 5 کلومیٹر (0/0 سے 5/0) 2001-02 میں مرمت کئے گئے تھے۔ اگلے 5 کلومیٹر (5/0 سے 10/0) کی مرمت 2000-01 میں کی جا چکی ہے۔ باقی ماندہ 7 کلومیٹر سڑک وسائل کی عدم دستیابی کی بناء پر مرمت نہیں کی جا سکی۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ اس حصہ کی وسائل کے مطابق سالانہ مرمت و دیکھ بھال کی جا رہی ہے۔

(ج) باقی ماندہ سڑک کی سپیشل مرمت کے متعلق ضلعی حکومت وسائل کی دستیابی اور ترجیحات کی بنیاد پر غور و خوض کرے گی۔

پی پی۔ 84 ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ سی اینڈ ڈبلیو کے منصوبہ جات اور لاگت کی تفصیلات

*2481: چودھری بلال اصغر: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) سال 2002-03 کے دوران محکمہ ہائی وے نے حلقہ پی پی۔ 84 ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کتنے منصوبہ جات مکمل کئے ہیں؟

(ب) ان منصوبہ جات پر کل کتنی رقم خرچ کی گئی؟

(ج) ان منصوبہ جات کو کن کن ٹھیکیداروں نے مکمل کیا؟ ان کی مکمل تفصیل بتائی جائے اور کیا ان ٹھیکیداروں نے کام معیاری اور وقت پر مکمل کیا؟

وزیر مواصلات و تعمیرات:

(الف) سال 2002-03 کے دوران محکمہ ہائی وے پنجاب نے حلقہ پی پی۔ 84 ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کوئی منصوبہ مکمل نہیں کیا۔

(ب،ج) جز (الف) کے جواب کی روشنی میں مزید جواب کی ضرورت نہ ہے۔

1999 سے جون 2003 تک ملتان میں سڑکوں کی تعمیر و مرمت کے فنڈز کی تفصیل

*2743. محترمہ زیب النساء قریشی، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

سال 1999 سے جون 2003 تک ضلع ملتان میں سڑکوں کی تعمیر و مرمت کے لئے کل کتنی رقم مختص کی گئی۔ مختص کی گئی رقوم میں سے کتنی رقم خرچ کی گئی اور کتنی رقم lapse ہوئی۔ الگ الگ تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات،

جولائی 1999 سے جون 2003 تک ضلع ملتان میں سڑکوں کی تعمیر و مرمت کے لئے 343.220 ملین روپے کی رقم مختص کی گئی جس میں سے 332.721 ملین روپے کی رقم خرچ کی گئی اور 10.499 ملین روپے lapse ہوئے جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تفصیل تعمیر سڑکات

(روپے ملین میں)

سال	فنڈ	خرچ	Lapse
1999-2000	33 150	31 268	1 882
2000-2001	59.528	59.227	0.301
2001-2002	32.770	32.193	0.577
2002-2003	96.541	95.824	0.717
میزان	221 989	218.512	3.477

تفصیل مرمت سڑکات

سال	فنڈ	خرچ	Lapse
1999-2000	27 360	26.160	1 200
2000-2001	31 964	30 730	1 234
2001-2002	22 642	20.746	1 896
2002-2003	39 265	36 573	2 692
میزان	121 231	114 209	7 022
کل میزان	343 220	332 721	10 499

شیخوپورہ سرگودھا روڈ کے توسیعی منصوبے کی تفصیلات

*2879. چودھری سجاد حیدر گجر: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شیخوپورہ سرگودھا روڈ 92 40 تا 97 48 اور 56 تا 61 کلومیٹر کو چوڑا کرنے کا ٹھیکہ دیا گیا ہے؟

(ب) اگر جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ٹھیکے کی رقم اس پر کام شروع کرنے اور مکمل کرنے کی تاریخ کیا ہے نیز فرم اور ٹھیکیدار کا نام اور پتا کیا ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ٹھیکیدار کی ناقص منصوبہ بندی کی وجہ سے عوام کو بہت دشواری پیش آ رہی ہے نیز اس منصوبہ کا کتنا حصہ اب تک مکمل ہوا ہے اور کتنی رقم اب تک ٹھیکیدار کو ادا کی گئی ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات،

(الف) شیخوپورہ سرگودھا روڈ کلومیٹر 92 40 تا 48.97 کی کشادگی و بہتری اور کلومیٹر 56 تا 61.30 کی بہتری کا کام الاٹ کیا گیا ہے۔

(ب) مطلوبہ تفصیل درج ذیل ہے۔

i۔ ٹھیکے کی مالیت	3,87,37,569/- روپے
ii۔ ٹھیکے کے کام کے آغاز کی تاریخ	07.09.2002
iii۔ ٹھیکے کے کام کی تکمیل کی تاریخ	06.09.2003
iv۔ نام فرم	سٹینڈرڈ انجینئرنگ کمپنی
v۔ نام و پتا ٹھیکیدار	ملک منصب 9/R غازی روڈ ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی لاہور

(ج) ٹھیکیدار تاریخ تکمیل تک کام مکمل نہیں کر سکا۔ لہذا ایگریمنٹ کے تحت ٹھیکیدار کے خلاف کارروائی کی جا رہی ہے۔ نوٹس کی فوٹو کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اس منصوبے کا 25 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اور اب تک ٹھیکیدار کو -/96,12,152 روپے کی ادائیگی ہو چکی ہے۔

فیصل آباد روڈ ایوب چوک سے چنیوٹ موڑ کی ریکارڈ کے مطابق پیمائش

*2883۔ مہر خالد محمود سرگانہ، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

فیصل آباد روڈ ایوب چوک سے چنیوٹ موڑ (جھنگ) تک کی محکمہ مال کے ریکارڈ کے مطابق کیا پیمائش ہے اور موقع پر کیا پیمائش ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات،

محکمہ مال کے ریکارڈ کے مطابق اس سڑک کی لمبائی 13965 فٹ ہے اور موقع پر اس کی لمبائی بھی 13965 فٹ ہے۔

دریائے راوی سید والہ ضلع شیخوپورہ کے مقام پر پُل کی فوری تعمیر کا مسئلہ

*2910، محترمہ نجمی سلیم، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سابق دور حکومت میں دریائے راوی سید والہ ضلع شیخوپورہ کے مقام پر پل کا افتتاح کیا گیا تھا لیکن پل ابھی تک مکمل نہیں ہوا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پل نہ ہونے کی وجہ سے کشتی کے حادثہ میں 2/3 سو جانیں ضائع ہو چکی ہیں اور عارضی پل پر گزرنے کے 5 روپے فی کس وصول کیا جاتا ہے جو کہ علاقہ کے لوگوں کے ساتھ ظلم ہے؟

(ج) مذکورہ پل کے مکمل نہ ہونے کی وجہ سے چار پانچ اضلاع کے لوگوں کو لمبا سفر طے کرنا پڑتا ہے جس سے وقت اور پیسے کا اضافی بوجھ لوگوں کو برداشت کرنا پڑ رہا ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت پل مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات،

(الف) یہ درست نہ ہے نہ ہی سید والہ کے مقام پر پل کا کبھی افتتاح ہوا ہے اور نہ ہی اس کی تعمیر کے لئے کبھی کوئی سکیم منظور ہوئی تھی۔

(ب) یہ افسوسناک حادثہ 1997 میں پیش آیا تھا۔ اس وقت یہ پل محکمہ مواصلات و تعمیرات کے زیر انتظام نہ تھا۔ ضلعی حکومتوں کے نظام کے بعد سے یہ پل ضلعی حکومت شیخوپورہ کی زیر نگرانی

ہے ضلعی حکومت شیخوپورہ کی رپورٹ کے مطابق اس پر 3 روپے فی پھیرا مال وصول کیا جا رہا ہے اس میں مزید کمی بیشی کے لئے ضلعی حکومت شیخوپورہ مجاز ہے۔

(ج) یہ درست ہے۔

(د) اس پل کی لاگت کا تخمینہ تقریباً 80 کروڑ روپے ہے فی الحال اس پل کی تعمیر کا کوئی منصوبہ زیر غور نہ ہے۔

شہر بہاولنگر۔ ریلوے لائن پر اوور ہیڈ برج کی تعمیر

*3213، محترمہ ثمینہ نوید، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شہر بہاولنگر میں مین روڈ پر ریلوے لائن کراسنگ پر پھاٹک لگا ہوا ہے۔ جب ٹرین گزرتی ہے تو گاڑیوں کی لائنیں لگ جاتی ہیں جس کی وجہ سے عوام الناس خاص طور پر طلباء و طالبات بہت زیادہ متاثر ہوتے ہیں کیونکہ پھاٹک کافی دیر تک بند رہتا ہے؟

(ب) اگر جز بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت صوبہ کے دیگر شہروں کی طرح شہر بہاولنگر میں بھی ریلوے لائن پر اوور ہیڈ برج تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے' اگر ہاں تو کب تک' نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات،

(الف) اس ریلوے کراسنگ سے روزانہ صرف دو گاڑیاں گزرتی ہیں اس لئے یہاں درپیش دشواری دوسرے شہروں کے مقابلے میں کم ہے۔

(ب) موجودہ ٹریفک اور ترجیحات کی بناء پر اوور ہیڈ برج کی تعمیر کا کوئی منصوبہ حکومت کے زیر غور نہ ہے۔

چک نمبر 26ج-ب فیصل آباد۔ پختہ سڑک کی تکمیل کا مسئلہ

*3285، جناب جہانزیب امتیاز گل، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک نمبر 55 ج۔ب بابا بکالہ میں 26 ج۔ب فیصل آباد کی طرف گاؤں کی سڑک کا ٹینڈر ہوا اور پتھر ڈالا گیا تھا؟

(ب) کن وجوہات کی بناء پر کام روکا گیا اور کیا ٹھیکیدار کو مکمل payment کر دی گئی ہے، براہ نوازش اس سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات،

(الف) یہ درست نہ ہے کہ چک نمبر 55 ج۔ب بابا بکالہ سے چک نمبر 26 ج۔ب تک سڑک بنانے کا ٹینڈر ہوا تھا بلکہ چک نمبر 26 ج۔ب سے چک نمبر 50 ج۔ب تک سڑک بنانے کا ٹینڈر ہوا تھا جس کی تعمیر 97-1996 میں شروع کی گئی تھی اور پتھر ڈالا گیا تھا۔

(ب) اس سڑک کا تخمینہ مبلغ 30.55 لاکھ روپے تھا۔ لیکن جون 1997 تک ٹھیکیدار کو صرف 4.62 لاکھ روپے کی ادائیگی کی گئی اور اگلے مالی سال میں اس منصوبے کے لئے کوئی فنڈز جاری نہ ہوئے لہذا یہ منصوبہ ابتدائی مرحلے میں ہی بند ہو گیا۔ اب یہ سڑک ڈسٹرکٹ گورنمنٹ فیصل آباد کے زیر انتظام ہے۔

پی پی- 112 گجرات۔ ترقیاتی فنڈز، منصوبہ جات اور دیگر متعلقہ تفاصیل

*3328، جناب تنویر اشرف کائرہ، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) سال 2002-03 کے دوران محکمہ ہائی وے نے حلقہ 112 ضلع گجرات میں کتنے منصوبہ جات مکمل کئے؟

(ب) ان منصوبہ جات کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی اور کتنی رقم ٹھیکیداروں کو الاٹ کی گئی؟

(ج) ان منصوبہ جات کو کن ٹھیکیداروں نے مکمل کیا؟ ان کی مکمل تفصیل بتائی جائے اور کیا ان ٹھیکیداروں نے کام وقت پر اور معیار کے مطابق کیا؟

وزیر مواصلات و تعمیرات،

(الف) سال 2002-03 کے دوران محکمہ ہائی وے نے حلقہ 112 ضلع گجرات میں کل 17 منصوبہ جات مکمل کئے۔

(ب) سال 2002-03 کے دوران ان منصوبہ جات کے لئے 24.803 ملین روپے مختص کئے گئے اور 24.006 ملین روپے ٹھیکیداروں کو ادا کر دیئے گئے۔

(ج) ٹھیکیداروں نے کام مقررہ وقت اور معیار کے مطابق کر دیئے۔ منصوبہ جات اور ٹھیکیداروں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پی پی۔ 4 گوجر خان کی سڑکوں کی تفصیل اور راولپنڈی کی سڑکوں کی صورتحال اور حکومتی اقدامات

*3398۔ بریگیڈیئر (ر) محمد حسن، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) حلقہ پی پی۔4 گوجر خان میں ڈسٹرکٹ بورڈ یا ضلع کی کون کون سی سڑکیں ہیں ان کے نام اور لمبائی بیان فرمائیں؟

(ب) ضلع کی سڑکوں میں کون کون سی سڑکیں ابھی تک کچی ہیں؟

(ج) ضلع کی سڑکوں کو پکا کرنے یا بنانے کا ہر سال کے لحاظ سے پروگرام تفصیل سے فراہم فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات،

(الف) حلقہ پی پی۔ 4 گوجر خان میں لوکل کونسل اور ضلع کی سڑکوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلعی کی کچی سڑکوں کا ریکارڈ محکمہ ورکس اینڈ سروسز کے پاس نہیں ہے۔ ضلعی حکومت کے محکمہ ورکس اینڈ سروسز کے پاس صرف پکی سڑکوں کا ریکارڈ ہوتا ہے۔

(ج) ضلع کی کچی سڑکوں کو پکا کرنے کا سالانہ پروگرام ضلعی حکومت ناظمین یونین کونسل کے مشورہ سے بناتی ہے۔ پروگرام برائے سال 2003-04 ابھی تک محکمہ ورکس اینڈ سروسز کو فراہم نہیں کیا گیا۔

اوکاڑہ میں بیلدار بھرتی ہونے والوں کی تفصیلات

*3404، محترمہ انجم سلطانہ، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ ہائی وے اوکاڑہ کے ای۔ڈی۔او ورکس نے ماہ ستمبر 2003 میں بیلدار بھرتی کئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بھرتیاں کرتے وقت میرٹ کو نظر انداز کر کے مستحق لوگوں کے ساتھ ناانصافی کی گئی ہے وجہ بیان فرمائیں؟

(ج) مذکورہ بھرتیوں کی تعداد، بھرتی ہونے والوں کی تعلیمی قابلیت، حاصل کردہ نمبر، تاریخ پیدائش اور ڈومی سائل کی تفصیلات نیز میرٹ لسٹ فراہم کی جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات،

(الف) یہ درست نہ ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے چونکہ بھرتی کی ہی نہیں گئی۔

(ج) چونکہ بھرتی نہیں کی گئی اس لئے سوال ہذا غیر متعلقہ ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

مری کے لئے وزیراعلیٰ کے اعلان کردہ

ترقیاتی منصوبہ جات اور فنڈز کی تفصیل

161۔ راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) وزیراعلیٰ صاحب کے اعلان کردہ ترقیاتی package مبلغ 20 کروڑ روپے جس کا اعلان انہوں نے 10 اپریل 2003 کو مری میں کیا تھا۔ اس پر عملدرآمد کے لئے اس مالی سال میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے اور کتنی مالیت کی رقم حکومت پنجاب نے ابھی تک کس محکمہ کو جاری کی؟

(ب) ترقیاتی منصوبہ جات کی تفصیل، تخمینہ لاگت، محکمہ جات جن کے ذریعے منصوبے مکمل کئے جائیں گے اور کتنے عرصے میں منصوبے مکمل کئے جائیں گے، اگر کسی منصوبے پر عمل شروع ہو چکا ہے تو اس کی تفصیل بیان فرمائی جائے اور دیگر منصوبوں پر کب تک کام شروع ہو گا؟

(ج) کیا مذکورہ بالا منصوبے بابت road، حکومت پنجاب محکمہ C&W کی نگرانی میں مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر جواب ہاں میں ہے تو کیا ایسی roads کی آئندہ مرمت و کنٹرول بھی محکمہ کرے گا نیز کیا ان منصوبوں کو مانیٹر کرنے کے لئے پرائیویٹ افراد پر مشتمل کمیٹی تشکیل دی گئی ہے تو اس صورت میں کمیٹی کے افراد کے نام بتلائے جائیں؟

(د) وزیراعلیٰ صاحب کے package پر عمل درآمد کے لئے ضلعی حکومت کا کیا کردار ہو گا؟

وزیر مواصلات و تعمیرات:

(الف) مذکورہ پیکج پر عملدرآمد کے لئے اس سال 10 کروڑ کی رقم مختص کی گئی ہے اور اس میں سے 8.75 کروڑ روپے 56 سکیموں کے لئے محکمہ مواصلات و تعمیرات کو allocate کئے گئے ہیں۔

(ب) 56 منصوبہ جات کی تفصیل، تخمینہ لاگت کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ یہ تمام کام محکمہ تعمیرات و مواصلات نے انجام دینے ہیں ان میں سے 48 سکیموں کے ٹینڈر موصول ہو گئے ہیں جن پر جلد کام شروع کیا جا رہا ہے۔ بقیہ 8 سکیموں کے ٹینڈر کال کئے گئے تھے لیکن ٹینڈر موصول نہ ہونے کی وجہ سے دوبارہ کئے گئے ہیں۔ یہ تمام منصوبہ جات 30-جون 2004 تک مکمل کر دیئے جائیں گے۔

(ج) بمطابق فہرست تمام منصوبہ جات محکمہ C&W نے مکمل کرنے ہیں۔ بعد از تکمیل یہ سڑکات آئندہ مرمت و نگرانی کے لئے ضلعی حکومت راولپنڈی کی تحویل میں دے دی جائیں گی۔ ان منصوبوں کو مانیٹر کرنے کے لئے صوبائی وزیر قانون جناب راجہ بشارت کی سربراہی میں کمیٹی تشکیل دی گئی ہے۔

(د) تمام منصوبہ جات بعد از تکمیل بغرض مرمت و نگرانی ضلعی حکومت کے حوالے کر دیئے جائیں گے۔

ارکان اسمبلی کے لئے اضافی رہائشی بلاک کی تعمیر اور فنڈز کی صورتحال

165، سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا ممبران پنجاب اسمبلی کے ہوسٹل میں اضافی بلاک کی تعمیر کا کوئی معاملہ زیر غور ہے؟

(ب) اگر زیر غور ہے تو اس کے لئے کتنے فنڈ مختص کئے گئے ہیں اور اگر زیر غور نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات،

(الف) ممبران پنجاب اسمبلی کے ہوسٹل میں اضافی بلاک کی تعمیر کے لئے نقشہ جات کی منظوری کا معاملہ ہاؤس کمیٹی میں زیر غور ہے۔

(ب) فی الوقت کوئی فنڈز مختص نہیں کئے گئے کیونکہ سکیم کے نقشے تاحال ہاؤس کمیٹی نے منظور نہیں کئے۔

شاہراہ قائداعظم پر زیر تعمیر انڈر پاس کے ٹینڈر، مالیت اور دیگر معلومات کی تفصیل

170۔ راجہ ریاض احمد، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مال روڈ لاہور پر انڈر پاس کی تعمیر کے لئے قواعد کے تحت ٹینڈر ہوا تھا؟ اگر ہاں تو کتنی مالیت کا، کب، کس تاریخ کو، نیز کون کون سی اخبارات میں شائع ہوا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ انڈر پاس کی تعمیر میں سرکاری مشینری استعمال ہو رہی ہے، اگر ہاں تو سرکاری مشینری استعمال کرنے کی شرائط کیا ہیں؟

(ج) فیروز پور روڈ اور جیل روڈ پر انڈر پاس کی تعمیر پر کل کتنی لاگت آئی تھی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات،

(الف) مال روڈ کینال کراسنگ پر انڈر پاس کی تعمیر کے ٹینڈر قواعد و ضوابط کے مطابق کئے گئے جس کی مالیت 21 کروڑ روپے تھی۔ اس سلسلہ میں درخواستیں برائے پیشگی اہلیت و تجربہ بذریعہ اشتہار ٹھیکیداروں و فرموں سے طلب کی گئیں۔ مذکورہ اشتہار روزنامہ "نیشن" و "دن" مورخہ

5۔ جولائی 2003 اور "اساس" مورخہ 7۔ جولائی 2003 میں ڈائریکٹر تعلقات عامہ کی وساطت سے شائع ہوئے۔ جن ٹھیکیداروں و فرموں کو پری کوالیفائی کیا گیا ان سے مورخہ 30۔ جولائی 2003 کو ٹینڈر طلب کئے گئے اور سب سے کم ریٹوں والی فرم میسرز S.K.B کے ٹینڈر کو منظور کیا گیا جس کی مالیت 20 کروڑ 62 لاکھ 2 ہزار 6 سو ایک روپیہ تھی۔

(ب) یہ درست ہے کہ انڈر پاس مال پر سرکاری مشینری محدود پیمانہ پر استعمال کی گئی جو کہ محکمہ انہار کی بلڈنگ گرانے اور اس کا ملبہ ہٹانے میں استعمال کی گئی اس کے علاوہ بوقت ضرورت ٹھیکیدار کو مخصوص مشینری گورنمنٹ کے طے شدہ کرایہ پر مہیا کی گئی جس کے کرایہ کی وصولی اس کے مختلف قابل ادائیگیوں سے کی گئی۔

(ج) فیروز پور روڈ اور جیل روڈ انڈر پاس کی تعمیر C&W ڈیپارٹمنٹ نے نہیں کی تھی۔

حجرہ شاہ مقیم تا منڈی احمد آباد سڑک
کی دو رویہ تعمیر کی تفصیلات

192۔ بیگم ریحانہ جمیل، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے ضلع اوکاڑہ کے دورہ کے دوران حجرہ شاہ مقیم کے جلسہ عام میں حجرہ شاہ مقیم سے منڈی احمد آباد کے لئے دو رویہ سڑک بنانے کا اعلان کیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کو چار ماہ قبل بنانے کا اعلان ہوا تھا۔ کیا مذکورہ سڑک کی سروے رپورٹ، تخمینہ لاگت اور پی۔ سی ون بن چکا ہے تو اس کا تخمینہ لاگت کیا ہے اور اس کو کتنے عرصہ تک مکمل کیا جائے گا؟

وزیر مواصلات و تعمیرات،

(الف) وزیر اعلیٰ پنجاب نے 10۔ اگست 2003 کو اوکاڑہ میں درج ذیل منصوبہ جات کا اعلان کیا۔

1۔ ڈبل روڈ اوکاڑہ تا دیپالپور 2۔ بستری و کشادگی رنگ روڈ حجرہ شاہ مقیم

(ب) حصہ(الف) کے جواب کی روشنی میں مزید جواب کی ضرورت نہ ہے۔

راجو وال تا ہیڈ گل شیر لنک روڈ

اور قلعہ سدا سنگھ بی۔ایس لنک پل کے مسائل

193۔بیگم ریحانہ جمیل، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ راجو وال تا ہیڈ گل شیر لنک روڈ اوکاڑہ کے کچھ حصے سطح زمین سے نیچے ہو چکے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ منڈی احمد آباد سے مجرہ شاہ مقیم روڈ قلعہ سدا سنگھ بی ایس۔لنک پل میں بہت بڑا شگاف پڑ چکا ہے جس سے کسی بھی وقت پل گر سکتا ہے یا کوئی بڑا حادثہ پیش آسکتا ہے؟

(ج) کیا حکومت پنجاب اس سلسلہ میں کوئی اقدامات کرنا چاہتی ہے تو کب تک' اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات،

(الف) یہ درست نہ ہے کیونکہ سڑک ہذا سطح زمین سے تین تا چار فٹ اونچی ہے۔

(ب) نہر بی۔ایس لنک کے تمام پل و نہر محکمہ انہار کے زیر انتظام ہے لہذا محکمہ مذکورہ سے جز ہذا کا جواب لیا جانا مناسب ہو گا۔

(ج) جیسا کہ جز(ب) مذکورہ بالا میں وضاحت کی گئی ہے پل مذکورہ کی مرمت محکمہ ہذا کی ذمہ داری نہ ہے۔

صوبہ میں چیف انجینئر کی ٹوٹل اور خالی اسامیوں کی تفصیلات

195۔ محترمہ صغیرہ اسلام، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) پنجاب میں چیف انجینئرز کی کل کتنی پوسٹیں ہیں؟

(ب) اس وقت تک کتنی خالی ہیں؟

(ج) حکومت کب تک ان خالی پوسٹوں پر چیف انجینئر تعینات کر دے گی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات،

(الف) محکمہ مواصلات و تعمیرات پنجاب میں چیف انجینئرز (BS-20) کی پانچ پوسٹیں ہیں۔

(ب) اس وقت چیف انجینئرز کی چار پوسٹیں خالی ہیں۔

(ج) ان خالی پوسٹوں پر چیف انجینئرز کی تعیناتی جلد ہی صوبائی سلیکشن بورڈ کی وساطت سے کر دی جائے گی۔

فیصل آباد۔ شیخوپورہ روڈ پر Over Head Bridge کی تعمیر

197۔ محترمہ صغیرہ اسلام، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

ضلع شیخوپورہ، فیصل آباد روڈ شیخوپورہ پر over head bridge بنانے کا کوئی منصوبہ ہے؟ اگر ہے تو کب تک ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات،

مذکورہ لیول کراسنگ پر اوور ہیڈ برج بنانے کا کوئی منصوبہ زیر غور نہ ہے۔

رانا ثناء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! وزیر صاحب کو چاہئے کہ بقیہ سوالات کے جوابات ضلعی حکومت کو پہنچایا کریں۔ اب ان کو یہاں ایوان کی میز پر رکھنے کی ضرورت نہیں۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر، اب ہم Call Attention Notice take up کرتے ہیں۔ لالہ شکیل الرحمان صاحب!

لالہ شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! پچھلے اجلاس میں وزیر اعلیٰ صاحب نے کہا تھا کہ "Call Attention Notice کا جواب میں خود دیا کروں گا" لیکن unfortunately وہ آج موجود نہیں ہیں۔

جناب سپیکر، وزیراعلیٰ صاحب کی کوئی اہم مصروفیت ہو گی، وزیر قانون صاحب بیٹھے ہوئے ہیں وہ ان کی جگہ جواب دیں گے۔

گوجرانوالہ۔ڈاکٹر سے سرراہ اور بعدازاں گھر پر ڈکیتی کی واردات اور حکومتی کارروائی کی تفصیل

94. لالہ شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ)، کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 31۔دسمبر 2003 کو ڈاکٹر ارشاد اللہ انصاری، رہائشی گوجرانوالہ شہر کو بھرے بازار میں دن دیہاڑے اسلحہ کی نوک پر لوٹ لیا گیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ متذکرہ ڈاکٹر کو ڈکیتی کی واردات کا نشانہ بنانے کے بعد اسی روز انہی ملزمان نے ان کے گھر پر ڈکیتی کی واردات کی اور فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ متذکرہ ڈکیتی کی دونوں وارداتوں کا مقدمہ تھانہ پیپلز کالونی میں درج ہوا مگر ملزمان کی نشاندہی کے باوجود پولیس انہیں گرفتار کرنے میں غفلت اور دانستہ طور پر چشم پوشی کر رہی ہے؟

(د) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت متذکرہ ڈکیتی کی وارداتوں میں ملوث ملزمان کو فوری طور پر گرفتار کر کے قانون کے مطابق سزا دینے کا ارادہ رکھتی ہے' اگر ہاں تو کب تک' اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

جناب سپیکر ۔ جی' وزیر قانون صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ جناب سپیکر! شکریہ۔

(الف) یہ درست نہ ہے کہ ڈاکٹر ارشاد اللہ اعوان مورخہ 31-12-2003 کو بھرے بازار میں دن دیہاڑے اسلحہ کی نوک پر لوٹ لیا گیا بلکہ اصل حقائق اس طرح ہیں کہ مورخہ 5-11-2003 کو ساڑھے گیارہ بجے دن ڈاکٹر ارشاد اللہ اعوان کی بیوی مسماۃ دُرشہوار کی کار یونا کرولا نمبری LOV-8358 ماڈل 1986 برنگ سفید نامعلوم ملزمان ماڈل ٹیچی ہسپتال کے باہر سے کھڑی ہوئی چوری کر کے لے گئے جس پر مقدمہ نمبر 536/2003' مورخہ 5-11-2003 بجرم 381-A ت۔پ تھانہ ماڈل ٹاؤن بر درخواست ڈاکٹر ارشاد اللہ اعوان ولد چودھری اکرام سکنہ 332-A' ماڈل ٹاؤن درج رجسٹر ہوا۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ ڈاکٹر ارشاد اللہ اعوان کے گھر ڈکیتی کی کوئی واردات ہوئی ہے بلکہ اصل حالات اس طرح ہیں کہ مورخہ 6-11-2003 کو قریباً 10-00 بجے رات ڈاکٹر ارشاد اللہ اعوان برسواری ویسپا سکوٹر اکیلا اپنے گھر جا رہا تھا کہ اپنے گھر 332-A' ماڈل ٹاؤن سے چند گز کے فاصلہ پر تھا کہ تین نامعلوم ملزمان نے اس کو اسلحہ کی نوک پر روک کر اس سے زبردستی اس کے کچھ ضروری کاغذات اور چار ہزار روپے چھین کر فرار ہو گئے جس کی رپورٹ پر مقدمہ نمبر 592 مورخہ 7-11-2003 بجرم 392 (ت۔پ) تھانہ ماڈل ٹاؤن درج رجسٹر ہوا۔

(ج) جیسا کہ اوپر تحریر کیا گیا ہے کہ ڈاکٹر ارشاد اللہ کے ساتھ ہر دو واردات علاقہ تھانہ ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ میں ہوئی ہیں اور نہ کہ علاقہ تھانہ ملیشیا کالونی میں' جہاں تک ملزمان کی گرفتاری کا تعلق ہے تو دوران تفتیش ڈاکٹر ارشاد اللہ اعوان مدعی مقدمہ نے ایک شخص عمران بیگ ولد

عنایت اللہ بیگ، قوم مغل سکنہ عابد کالونی کھوکھر کی پر شبہ واردات ہائے ظاہر کیا جس کو زیر دفعہ 54 مقدمہ نمبر 592 مورخہ 7-11-2003 بجرم 392 (ت۔پ) تھانہ ماڈل ٹاؤن میں گرفتار کر کے اس کا ریمانڈ چھ یوم حاصل کر کے اس کی تفتیش کی گئی مگر واردات کا کوئی سراغ نہ مل سکا اور دوبارہ مورخہ 25-12-2003 کو بغرض حصول ریمانڈ جسمانی مزید عدالت مجاز میں پیش کیا گیا تو عدالت مجاز نے ریمانڈ جسمانی نامنظور فرماتے ہوئے ملزم مذکور کو مقدمہ ہذا سے ڈسچارج فرمایا۔

(د) پولیس کا یہ اولین فرض ہے کہ وہ کسی بھی وقوعہ کے ملزم کو چاہے وہ کسی مقدمہ میں نامزد ہو یا نامعلوم ہو فوری طور پر گرفتار کرے اور trace کر کے مال مسروقہ برآمد کرے۔

موجودہ حالات مقامی پولیس اصل ملزمان کو trace اور گرفتار کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کر رہی ہے اور اس مقصد کے لئے D S P, S D P.O (سٹی) کے زیر نگرانی تفتیش مقدمہ جاری ہے۔ انشاء اللہ ملزمان کو جلد از جلد گرفتار کر کے مقدمات کو حقائق پر یکسو کیا جائے گا۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر یہ بھی گزارش کرنا چاہوں گا کہ اسی مقدمہ میں اس وقت چار ملزمان شامل تفتیش ہیں جن کے نام بھی میں پڑھ دیتا ہوں:۔

1۔ قاسم علی ولد اعظم

2۔ علی اعجاز ولد مصطفیٰ

3۔ محمد مالک ولد معراج دین

4۔ آصف ولد محمد اسلم

جناب سپیکر! یہ تمام ملزمان under interrogation ہیں تو جیسے ہی تفتیش مکمل ہوئی اور مال مقدمہ برآمد ہوا انشاء اللہ تعالیٰ چالان مکمل کر کے عدالت میں پیش کر دیا جائے گا۔ شکریہ

جناب سپیکر، جی' لالہ شکیل الرحمٰن صاحب!

لالہ شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! جس دن دو وارداتیں ڈاکٹر ارشاد اللہ اعوان کے ساتھ ہوئیں اسی دن ایک اور واردات ماڈل ٹاؤن میں اسلم اعوان کے ساتھ ہوئی تھی۔ اس کے متعلق P.M.A گوجرانوالہ نے پریس کانفرنس بھی کی تھی کہ ہم نے ملزمان کی نشاندہی کر دی ہے۔ وہ اس سلسلے میں D.P.O صاحب سے بھی ملے لیکن نامزد ملزمان کے خلاف کسی قسم کی کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ جیسا کہ وزیر موصوف نے فرمایا کہ ڈاکٹر ارشاد اللہ اعوان صاحب نے عمران بیگ کو نامزد کیا۔ بعد میں معلوم نہیں کن وجوہات کی بنا پر اسے چھوڑ دیا گیا ہے۔ مدعی کی اس شخص کے ساتھ کوئی ذاتی دشمنی تو نہیں تھی۔ جب اس نے عمران بیگ کو نامزد کر دیا اور کچھ دوسرے ملزمان کی بھی نشاندہی کر دی گئی تھی اور اس سلسلے میں باقاعدہ پریس کانفرنس بھی کی گئی کہ ہم نے ملزمان کو شناخت کر لیا ہے اور وہ فلاں فلاں ہیں اس کے باوجود ایک ملزم کو گرفتار کرنے کے بعد ڈسچارج کروا دیا گیا اور باقی ملزمان کو ابھی تک پکڑا ہی نہیں گیا۔ میں اس کی وضاحت چاہوں گا کہ ایسا کیوں ہوا؟

جناب سپیکر، جی' وزیر قانون صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں عرض یہ کرنا چاہوں گا کہ میں نے تو محترم رکن کی information کو بھی update کیا ہے۔ انھوں نے فرمایا تھا کہ ماڈل کالونی میں واقعات ہوئے ہیں جبکہ وہاں پر نہیں ہوئے۔ چنانچہ ان کی information اتنی update نہیں تھی۔ میری دوسری گزارش یہ ہے کہ جس ملزم کو ڈسچارج کیا گیا ہے اس حوالے سے میں نے جواب میں واضح طور پر کہا ہے کہ پولیس نے اس ملزم کو نہیں چھوڑا بلکہ پولیس نے تو اس کا مزید ریمانڈ مانگا تھا لیکن عدالت نے اس کو ڈسچارج کر دیا ہے۔ جہاں تک باقی ملزمان کو گرفتار کرنے کا تعلق ہے تو میں نے چند لوگوں کے نام بتائے ہیں وہ اس وقت بھی شامل تفتیش ہیں اور جیسے ہی اس سلسلے میں کوئی سراغ ملتا ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! جو ملزم عمران ہے اس کو عدالت نے ڈسچارج کر دیا۔ کیا پولیس کی تفتیش کے نتیجے میں وہ ڈسچارج کیا گیا ہے؟ یعنی پولیس نے اسے بے گناہ لکھا پھر وہ ڈسچارج ہوا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! شاید معزز رکن سُن نہیں سکے۔ میں نے یہ کہا تھا کہ ہم نے اس ملزم کا مزید ریمانڈ مانگا لیکن عدالت نے ریمانڈ نہیں دیا اور ملزم کو ڈسچارج کر دیا ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ اب اجلاس نمازِ مغرب کے لئے 15 منٹ کے لئے adjourn کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر نمازِ مغرب کے لئے ایوان کی کارروائی 15 منٹ کے لئے ملتوی کی گئی)

(نماز مغرب کے وقفہ کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر 5 بج کر 35 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ Privilege Motions شروع کی جاتی ہیں۔ میاں محمد لطیف پنوار راجپوت --- موجود نہیں ہیں۔ لہذا Motion dispose of کی جاتی ہے۔ ہم Adjournment Motions take up کرتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار جناب فیصل حیات جوآنہ صاحب کی ہے۔

ہیڈ تریموں پر زمینداروں سے ٹول ٹیکس کی ناجائز اضافی وصولی

جناب فیصل حیات جوآنہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ

ہیڈ تریموں تحصیل و ضلع جھنگ پر محکمہ اریگیشن نے ایک ٹول پلازہ بنایا ہوا ہے۔ محکمہ قانون کے مطابق جو زمیندار گنے کی ٹرالی لے کر وہاں سے گزرے گا وہ 20 روپے ٹول ادا کرے گا لیکن وہاں سے جو بھی ٹرالی گزرتی ہے اس سے 200 روپے لئے جاتے ہیں جو کہ پورے علاقے کی عوام کے ساتھ ظلم عظیم ہے۔ اب چونکہ پھر گنے کا سیزن شروع ہو چکا ہے اور دریائے چناب اور جہلم کی دوسری طرف سے تمام کسانوں نے اپنے گنے کی فصل جو گر مل جھنگ پہنچانی ہے لیکن ہیڈ تریموں پر فی ٹرالی 200 روپے بطور ٹول وصول کیا جاتا ہے اس سے پورے علاقے کی غریب اور مظلوم عوام میں شدید خوف و ہراس اور اضطراب پایا جاتا ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

وزیر مواصلات وتعمیرات، جناب سپیکر! وزیر آبپاشی کراچی گئے ہوئے ہیں جس کی وجہ سے وہ آج تشریف نہیں لاسکے لہذا یہ تحریک pend کر دی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی و قوت برقی، جناب سپیکر! میں اس کا جواب دیتا ہوں۔ ہیڈ تریموں ورکس ٹول پلازہ پر مقررہ ریٹ سے زائد وصولی کی شکایت اس سے قبل محکمہ کو نہ ملی ہے تاہم مفاد عامہ کی خاطر ٹول پلازہ بشمول تریموں ہیڈ ورکس پر نمایاں جگہوں پر منظور شدہ ریٹس آویزاں کر دیئے گئے ہیں۔ اس سلسلے میں مزید عرض ہے کہ میں اس شکایت پر بذات خود ہیڈ تریموں گیا ہوں۔ وہاں پر پہلے ایم۔پی۔اے صاحبان کو اطلاع بھی دی گئی تھی۔ جو آج صاحب کو بھی اطلاع دی گئی تھی تو وہاں یہ تو تشریف نہیں لائے تھے البتہ ان کے والد صاحب وہاں تشریف لائے تھے۔ وہاں کسی قسم کی کوئی شکایت نہ تھی سوائے اس کے کہ ریٹ لسٹ نمایاں جگہ پر نہ تھی تو وہ اب نمایاں جگہ پر لگا دی گئی ہے بلکہ بورڈ لگا دیا گیا ہے اور اس کے علاوہ وہاں پر جو ایم۔پی۔اے، ناظمین اور نائب ناظمین صاحبان تھے ان میں سے کسی کو کوئی شکایت نہیں ہے۔ اگر کسی کے خلاف شکایت ہے تو ہم اس کے خلاف ایکشن لینے کو تیار ہیں۔

جناب نجف عباس سیال، جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری آبپاشی فرما رہے ہیں کہ میں تمام

ایم۔پی۔ ایز صاحبان کو اطلاع کر کے وہاں موقع پر گیا ہوں لیکن ہمیں کوئی پتا نہیں چلا کہ یہ کب گئے ہیں؟ دوسری بات یہ ہے کہ معزز رکن جو آنہ صاحب نے جو سوال کیا ہے اس کے مطابق انہوں نے جواب نہیں دیا۔ ان کا سوال یہ تھا کہ زمیندار پر ظلم ہو رہا ہے کہ 20 یا 50 روپے ٹرالی تھی تو اس پر 200 روپے ٹرالی لے کر وہاں سے گزارا جا رہا ہے۔ اس شیڈول کو چار گنا ڈبل کر دیا گیا ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے جواب دیا کہ وہ تشریف لے گئے ہیں اور کسی نے اعتراض نہیں کیا۔ میں جو آنہ صاحب کے سوال کی تائید کرتا ہوں کہ یہ 20 روپے سے 200 روپے کیا گیا ہے تو kindly زمیندار پر لگائے گئے اس بے رحمانہ ٹیکس کو کم کیا جائے۔ اس کے متعلق ہمیں جواب دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی و قوت برقی، جناب سپیکر! موقع پر ضلع جھنگ کے خالد سرگانہ صاحب' قمر حیات صاحب' امتیاز الٰہی صاحب' ظہور ساجد صاحب اور غلام محمد گاڈی صاحب' یہ تمام ایم۔پی۔ ایز تھے۔ جو آنہ صاحب کے والد صاحب بھی تھے۔ وہاں 20 روپے کی بجائے 200 روپے لینے یا اس قسم کی کوئی اور شکایت نہیں تھی۔ صرف ریٹ لسٹ کے متعلق تھا کہ وہ نمایاں جگہ پر نہیں ہے۔ وہاں ہم نے نمایاں جگہ پر ریٹ لسٹ کا بورڈ لگوا دیا ہے۔ اس کے بعد over charging کی کوئی شکایت نہیں ہے۔ اگر over charging کے حوالے سے کوئی سپیشل کیس ہے تو ہمارے نوٹس میں لائیں ہم اس کے خلاف کارروائی کرنے کو تیار ہیں۔

جناب فیصل حیات جو آنہ، جناب سپیکر! میری تحریک ریٹ لسٹ کے متعلق نہیں تھی بلکہ over charging کے متعلق ہے۔ میں جناب پارلیمانی سیکرٹری کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ 2001-02 میں جو ٹول کا شیڈول تھا اس میں گورنمنٹ نے 2002-03 کا ٹول ٹیکس ڈبل کر دیا۔ میں چودھری پرویز الٰہی صاحب کا اور جناب عامر چیمہ صاحب کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ٹول ٹیکس جو ڈبل کر دیا گیا تھا لیکن زمینداروں کے مسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے انہوں نے ہر وہیکل کا ٹول تو ڈبل کیا لیکن کسانوں کی ٹریکٹر ٹرالی کے لئے ٹول کم کر دیا گیا جو کہ پہلے ڈبل ایکسل

کے لئے 100 روپے تھا' اب 20 روپے کر دیا گیا ہے اور سنگل ایکسل ٹریکٹر ٹرالی کا 5 روپے کر دیا گیا ہے۔ اس پر ہم چودھری پرویز الٰہی صاحب کے دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مشکور ہیں۔ مسئلہ محلدر آمد کا ہے جو کہ نہیں ہو رہا اور ٹھیکے والے ٹھیکیداروں کے ساتھ مل بھگت کر کے over charging کر رہے ہیں۔ میری تحریک یہ ہے' میری گزارش یہ ہے' میری submission یہ ہے کہ over charging کو کنٹرول کیا جائے۔ زمیندار کا اصل مسئلہ یہ ہے' یہ صرف میری ذات کا مسئلہ نہیں ہے' میرے حلقے کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ یہ وہ ہیڈ تریموں ہے جس پر سے کراچی سے خیبر تک ٹریفک گزرتی ہے۔ آپ کو بھی اس روڈ سے جانے کا اتفاق ہوا ہو گا اور فاضل ممبران بھی ہیڈ تریموں سے گزرتے ہیں۔ انھیں پتا ہے کہ وہاں ٹریکٹر ٹرالیوں کا کتنا رش لگا رہتا ہے اور وہاں کیا صورتحال ہے؟ ہمارے اٹھارہ ہزاری سرکل جھنگ شوگر کین کا وہ علاقہ جھنگ ہے جہاں سب سے زیادہ شوگر کین ہے۔ جھنگ میں تین شوگر ملیں ہیں جو دریا کے پار ہیں اور کل شوگر کین دریا پار جانا ہوتا ہے۔ یہ پورے علاقے کے غریب عوام کے ساتھ ظلم عظیم ہے۔ میری submission یہ ہے کہ جو صحیح معنوں میں ٹول ہے اس پر محلدر آمد کروایا جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی و قوت برقی، جناب سپیکر! اگر کوئی particular case ایسا ہے جس میں over charging ہوئی ہو تو ہم کارروائی کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ہم موقع پر گئے ہیں' انھیں دعوت دی ہے' انکوائری کی ہے' انسپکشن کی ہے۔ تمام دوست ایم۔پی۔ایز تھے' ناظم اور نائب ناظمین تھے تو ادھر اس قسم کی کوئی شکایت ہمیں نہیں ملی۔ تاہم اگر ان کے خیال میں کوئی ایسی شکایت ہے تو ہمارے نوٹس میں لائیں۔ ہم ابھی کارروائی کرنے کو تیار ہیں۔

جناب فیصل حیات جبوآنہ، جناب سپیکر! میں نے خود ان کی تحریری شکایات ایکسیئن صاحب کو submit کروائی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میرے خیال میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے اس چیز کی وضاحت کر دی ہے۔ اگر آپ کی مزید کوئی شکایت ہے تو آپ ان سے مل لیں' اس پر وہ محلدر آمد کروا لیں گے۔ آپ کی یہ

شکایت جائز ہے' اس پر وہ عملدرآمد کروائیں گے۔ انشاء اللہ آئندہ وہ نہیں ہو گی۔

جناب فیصل حیات جوآنہ، یہ ہمیں on the floor of the House یقین دہانی کرائیں کہ اس پر عملدرآمد ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' وہ فرما رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی و قوت برقی، جناب سپیکر! عملدرآمد ہو رہا ہے اور اگر کہیں کوئی کمی ہے تو ہم انشاء اللہ اس کو دور کرنے کو تیار ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اگر آپ on the floor of the House کہتے ہیں کہ عملدرآمد کروائیں گے تو یہ اس کو withdraw کر لیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی و قوت برقی، انشاء اللہ عملدرآمد کرائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔

وزیر جیل خانہ جات ، جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے اس میں اتنی دلچسپی لی ہے کہ وہ خود موقع پر تشریف لے گئے کہ اگر وہاں پر کوئی تکلیف ہے تو میں اس پر ایکشن لوں۔ وہ وہاں پر تشریف لے گئے' لوگوں نے کہا کہ ریٹ لسٹ مناسب جگہ پر نہیں ہے۔ انھوں نے وہاں پر بورڈ لگوا دیا کہ تمام وہیکلز کے یہ یہ ریٹ ہیں' جو یہاں سے گزرتی ہیں۔ اس میں اگر کوئی خاص شکایت ہے تو وہ حاضر ہیں۔ آپ یہ بھی دیکھیں کہ ایک آدمی اتنی دلچسپی لیتا ہے کہ ان کے حکم پر وہ موقع پر تشریف لے گئے اور ان کی تمام شکایات سنی ہیں۔ میرے عزیز کے والد صاحب بھی وہاں پر تشریف لے گئے اور باقی حضرات بھی وہاں تھے۔ یہ دلچسپی کی بات ہے کہ انھوں نے یہاں بیٹھ کر انکوائری نہیں کی بلکہ موقع پر گئے اور لوگوں کی تمام تکالیف سنیں اور اس وقت جو ممکن اقدامات تھے وہ انھوں نے کر لئے۔ اب آئندہ جو کوئی شکایت ہو گی تو اس پر انھوں نے فرمایا ہے کہ وہ عملدرآمد کرائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ٹھیک ہے۔ اب یہ تحریک dispose of کی جاتی ہے۔

لالہ شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ)، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی فرمائیے!

لالہ شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! میری ایک تحریک التوائے کار نمبر 1097 ہے۔ یہ گوجرانوالہ شہر کے انتہائی اہم مسئلہ کے متعلق ہے۔ اسے out of turn پڑھنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! ان کی تحریک جس محکمہ سے متعلقہ ہے تو اس محکمہ سے متعلقہ وزیر صاحب سے بات کر لیں اور ان کے نوٹس میں لے آئیں۔ اگر یہ اس کو out of turn پڑھ بھی دیں گے تو متعلقہ وزیر صاحب شاید اس کا جواب نہ دے سکیں کیونکہ ان کے پاس شاید اس کا جواب نہ ہو؟ اس لئے یہ متعلقہ وزیر صاحب سے مل لیں اور تحریک التوائے کار کی جب باری آئے گی تو وہ take up ہو جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ متعلقہ وزیر سے مل لیں، پھر اس کو کل لے لیں گے۔

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی، جناب سپیکر! ہماری بات پہلے ہی ہو چکی ہے اور میں نے ان کو اس بات کی یقین دہانی کرائی ہے کہ یہ میرے چیمبر میں تشریف لے آئیں تو ہم اس معاملے پر discuss کر لیتے ہیں ان کو فنڈز کی ضرورت ہے کیونکہ اس وقت ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے پاس فنڈز نہیں ہیں اور انھوں نے refer کیا ہے کہ پنجاب گورنمنٹ فنڈز دے۔ ہم بیٹھ کر بات کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ پنجاب level پر ہم بڑے پراجیکٹ بنا رہے ہیں تو ہم کسی ایک پراجیکٹ میں ان کی وہ سکیم ڈال دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ٹھیک ہے۔

لالہ شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ)، مجھے پڑھنے کی اجازت عنایت فرما دی جائے تاکہ بعد میں اس کا جواب بھی آ جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ پہلے ان سے مل لیں' بعد میں ہم اس کو take up کر لیں گے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 940 جناب سمیع اللہ خان' جناب آفتاب احمد خان اور چودھری اعجاز احمد سہل صاحب کی ہے۔

لاہور برانچ میں پانی کی بندش سے سینکڑوں کسانوں کو کروڑوں روپے کے نقصان کا خدشہ

جناب سمیع اللہ خان، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "پاکستان" مورخہ 4-نومبر 2003 میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ "لاہور برانچ میں پانی کی بندش سے سینکڑوں کسانوں کو کروڑوں روپے نقصان کا خدشہ" اسی خبر کی مختصر تفصیل کچھ یوں ہے کہ ضلع لاہور اور قصور کے قریباً ایک لاکھ زرعی رقبے کو سیراب کرنے والی لاہور برانچ میں پانی کی بندش سے چاول اور گنے کی فصل کو نقصان کے بعد گندم کی آنے والی فصل کی کاشت بھی التوء کا شکار ہو گئی ہے۔ گندم کی کاشت سے پہلے زمین کی تیاری ممکن نہ رہی ہے۔ پانی کی بندش لاہور برانچ پر یکے بعد دیگرے دو انڈر پاس تعمیر کرنے کی وجہ سے کی گئی اور اس امر کا احساس نہ کیا گیا کہ علاقے کی تین اہم فصلوں کے موسم میں پانی کی بندش سے فصلوں اور کسانوں کی اقتصادی حالت پر کتنا برا اثر پڑ سکتا ہے۔ یہ ساری ذمہ داری غلط منصوبہ بندی اور غلط وقت پر انڈر پاس تعمیر کرنا ہے۔ اس خبر کے چھپنے سے نہ صرف لاہور اور قصور کے عوام بلکہ صوبہ بھر کے عوام میں شدید اضطراب اور بے چینی پائی جانے لگی ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی و قوت برقی ، جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ نہر لاہور برانچ بوجہ تعمیر انڈر پاس مورخہ یکم اکتوبر تا 4۔اکتوبر 2003 صرف چار روز کے لئے بند کی گئی تھی۔ چونکہ یہ منصوبہ وسیع تر مفاد عامہ کے لئے تھا اس لئے بندی ناگزیر تھی۔ علاوہ ازیں فصلات کے نقصان کے بارے میں محکمہ میں ایسی کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی لہذا 4۔نومبر 2003 کو روزنامہ "پاکستان" میں شائع ہونے والی یہ خبر حقیقت پر مبنی نہ ہے۔

جناب والا! انڈر پاس کی وجہ سے صرف چار دن کے لئے نہر بند کی گئی تھی اور وہ بھی مفاد عامہ کی خاطر کی گئی تھی۔ زمینداروں کو اس کی پہلے اطلاع بھی دی گئی تھی اور میرے خیال میں اس میں کوئی خاص نقصان والی بات نہیں ہے کیونکہ زمینداروں کو پیشگی اخبار کے ذریعے بھی اس کی اطلاع تھی اور انڈر پاس بنانا بھی ضروری تھا اس لئے چار دن نہر بند کرنا پڑی۔

جناب ڈپٹی سپیکر، چار دن میں تو اتنا نقصان نہیں ہو سکتا۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! اس میں میری ایک دو گزارشات ہیں کہ میں تسلیم کرتا ہوں چونکہ وزیراعلیٰ کے گھر کے باہر انڈر پاس تھا تو اس لئے وہ انتہائی ضروری تھا۔ میں آگے بھی یقین دہانی چاہوں گا کہ لاہور میں پانچ سات کلومیٹر ایک نہر ہے جس پر پورے پنجاب کا بجٹ ماضی میں بھی لگایا جاتا رہا ہے اور اب یہ حکومت بھی لگا رہی ہے۔ ہمیں تو یہ تشویش ہے کہ اس روڈ کے اوپر وزیراعلیٰ کے گھر کے علاوہ کس کس اہم شخصیت کا گھر ہے۔ اس کے بعد یہ مجھے surety دیں کہ آگے میری اطلاع کے مطابق سپیکر قومی اسمبلی جناب امیر حسین کا گھر بھی اسی نہر کے کنارے پر ہے۔ وہاں اس کے بعد اس کی باری تو نہیں آئے گی؟ ایک تو مسئلہ یہ ہے۔ دوسرا قصور اور لاہور کے کسانوں کو جن مشکلات کا سامنا ہے یہ انڈر پاس اس سے زیادہ اہم اور قیمتی تھا لیکن میری گزارش یہ ہے کہ یہ مجھ سے زیادہ بہتر کسان کی حالت کو سمجھتے ہیں۔ وہاں جب ان کی پانی کی باری ہوتی ہے تو راستے میں اگر کوئی پانی چوری کرے تو وہ فصل متاثر ہوتی ہے۔ کسانوں کو اطلاع کی گئی ہے لیکن اس کا کوئی حل نہیں ہے۔ کسان اور کہاں سے پانی لائیں گے کہ اطلاع ہو گئی ہے کہ آپ کو چار دن پانی نہیں ملے گا تو

آپ کہیں اور سے لے لیں۔ میرے خیال میں اس کے اوپر ضرور بحث ہونی چاہئے کیونکہ خدشہ ہے کہ انڈر پاس کا یہ سلسلہ اس نہر کے کنارے ملک کی اہم شخصیات ہونے کی وجہ سے چلتا رہے گا اس لئے ایوان میں اس پر ضرور بحث ہونی چاہئے کہ آئندہ بھی یہ انڈر پاس نہر پر بنیں گے اور اس کا کیا لاہور اور قصور کے کسانوں کو خمیازہ بھگتنا ہو گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی اللہ منشر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ جس طرح ایک تحریک التوائے کار کی بات ہو رہی تھی اور معزز پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے بھی جواب دیا اور انہوں نے بڑے واضح طور پر یہ کہا کہ کسانوں کو بروقت اس کی اطلاع کر دی گئی تھی لیکن مسئلہ یہ ہے کہ میرے بھائی کا شاید اس علاقے سے تعلق نہیں ہے۔ جس طرح ایوان میں بعض دوستوں نے کہا ہے کہ چار دن اگر پانی کی بندش ہو اور قبل از وقت بتا دیا جائے تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

(نعرہ ہائے تحسین)

لیکن چونکہ ان کی یہ سمجھ کی بات نہیں تھی۔ میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ کم از کم یہ بات ضرور record آ گئی ہے کہ اگر لاہور شہر میں ترقیاتی کام ہوں تو ان پر ان کو کیا تکلیف ہوتی ہے کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ اگر ترقیاتی کام شروع کئے جائیں تو یہ کہتے ہیں کہ یہ کسی مفاد کے تحت کئے گئے ہیں۔ اگر نہ کئے جائیں تو کہتے ہیں کہ لاہور کو ignore کیا جا رہا ہے۔ میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ ایک انڈر پاس نہیں ہے جو وزیر اعلیٰ صاحب کے گھر کے پاس ہے۔ جو تیچی سن کالج کے باہر انڈر پاس بنایا گیا ہے وہاں پر کس کا گھر ہے؟ کسی کا گھر نہیں تھا۔ جس طرح پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے بھی فرمایا تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ مفاد عامہ کے تحت اگر کسی کو تھوڑی سی تکلیف ہوتی ہے تو اس کو ہمیں برداشت کرنا چاہئے۔ بجائے اس کے کہ ہم اس کو appreciate کریں کہ ترقیاتی کام ہو رہے ہیں اور ترقیاتی کاموں کی رفتار تیز ہونی چاہئے۔ اگر ہم اس کو اس طرح criticize کرنا شروع کر دیں کہ کسی وی۔ آئی۔ پی کی خاطر کئے جا رہے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بات قابل مذمت ہے۔ چاہے

غریب طبقے کے لئے ہوں' چاہے امیر طبقے کے لئے ہوں اگر ترقیاتی کام ہو رہے ہیں تو ہمیں appreciate کرنا چاہئے اور میں معزز رکن کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس قسم کی تنقید سے ہمیں فرق نہیں پڑے گا۔ ہم نے ترقیاتی کاموں کے pace کو اور تیز کرنا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ترقیاتی کام ہوں گے۔ شکریہ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر، میرا خیال ہے کہ اس پر کوئی بحث نہیں ہو سکتی۔ This is out of order.

جناب سمیع اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بول لیں۔

جناب سمیع اللہ خان، شکریہ۔ جناب سپیکر! جس طرح وزیر موصوف نے فرمایا ہے یہ درست ہے کہ میرا تعلق اس طبقے سے یا جو کسان کام کرتے ہیں اس سے نہیں ہے لیکن اس ملک میں بہت سارے لوگ ایسے کام کرتے ہیں جو ان کے کرنے والے نہیں ہیں۔ میرا خیال ہے کہ یہ بحث اور طرف چلی جائے گی کہ اس ملک میں کس کی ڈیوٹی کہاں پر ہے اور وہ کہاں پر ڈیوٹی دے رہا ہے؟ دوسری گزارش یہ ہے کہ یہ بالکل درست ہے کہ یہ انڈر پاس لاہور میں بن رہے ہیں۔ میرا اختلاف یہی ہے کہ یہ 70 لاکھ کی آبادی کے لاہور کو جو پچاس میل تک پھیلا ہوا ہے اگر ان کو لاہور میں سے پانچ کلومیٹر کا ایک ٹکڑا جو ہے ان کے نزدیک وہی لاہور ہے تو اس پر ہم احتجاج بھی کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ یہ لاہور 50 کلومیٹر پر پھیلا ہوا ایک شہر ہے۔ شاہدرہ سے لے کر کوٹ لکھپت کے پسماندہ علاقے ہیں وہاں ان کی نظر نہیں جاتی۔ جب بھی لاہور کی ترقی ہوتی ہے تو ان کو یہ نہر نظر آتی ہے۔ اگر نہر کے اوپر انڈر پاس بننے سے لاہور develop ہو رہا ہے تو میں کہوں گا کہ میں اس لاہور کی ضرور بات کروں گا جس کے اوپر اہم شخصیات نہیں بلکہ جہاں عام آدمی بستا ہے۔ عام آدمی اور غریب آدمی جن سڑکوں سے گزرتا ہے۔ راوی پل پر اگر ایک چنگ چی رکشہ خراب ہو جائے تین گھنٹے وہاں پر ٹریفک رکی رہتی ہے لیکن ان کی نظر نیازی چوک پر نہیں جاتی کہ وہاں پر انڈر پاس بنے گا' یادگار پاکستان ہے جہاں پر سب سے زیادہ

ٹریفک بلاک رہتی ہے' وہاں ان کی نظر نہیں جاتی۔ ہم انشاء اللہ اس پر protest کرتے رہیں گے۔

MR DEPUTY SPEAKER: It is out of order

وزیر قانون و پارلیمانی امور ، جناب سپیکر! میں اپنے معزز رکن کی اطلاع کے لئے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ چوک یادگار' چوک صفانوالا اور اس طرح لاہور میں آٹھ انڈر پاس کا وزیراعلیٰ صاحب اعلان کر چکے ہیں اور انشاء اللہ ان تمام پر مرحلہ وار کام شروع ہونا ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر ، اب ہم تحریک التوائے کار نمبر 941 لیتے ہیں۔ جناب سمیع اللہ خان صاحب!

چودھری زاہد پرویز، جناب سپیکر! میں اسی سے متعلق بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر ، آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ وہ already dispose of ہو چکا ہے۔ That is no issue چار دن پانی کی بندش سے کوئی فرق نہیں پڑتا Minister Agriculture knows it. Let us go to No. 941

چودھری زاہد پرویز، جناب سپیکر! میری ایک چھوٹی سی عرض سن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر ، جی' فرمائیں!

چودھری زاہد پرویز، میں لاہور میں آنے کی بات کرتا ہوں کہ یہ فیروز والا پھاٹک ہے جب ادھر آئیں تو کئی دفعہ ریلوے پھاٹک بند ہوتا ہے اور بہت لمبی لمبی لائن لگ جاتی ہے۔ میری تجویز یہ ہے کہ یا تو اس کے اوپر over head bridge بنایا جائے یا نیچے سے انڈر پاس بنایا جائے کیونکہ گوجرانوالہ کے ڈاکٹر جو ہیں' اگر کسی کو کوئی معمولی سا زخم بھی ہو جائے تو وہ لاہور refer کر دیتے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر ، That is a fresh question. تحریک التوائے کار نمبر 941 سمیع اللہ خان صاحب!

ٹیچنگ ہسپتالوں اور مراکز کے ایمرجنسی یونٹوں میں لگائے گئے سائرنوں کی چوری

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "پاکستان" مورخہ 4۔نومبر 2003 میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ "ٹیچنگ ہسپتالوں اور مراکز کے ایمرجنسی یونٹوں میں لگائے سائرن غائب" اس خبر کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ صوبہ کے ٹیچنگ ہسپتالوں اور مراکز کے ایمرجنسی یونٹوں میں لگائے گئے سائرن خطرے کی صورت میں شہریوں اور ہسپتال کے عملہ کو الرٹ کرنے کے لئے لگائے گئے۔ اس وقت سائرن پراجیکٹ پر 5 کروڑ روپے سے زائد لاگت آئی۔ چند روز قبل گنگا رام ہسپتال کے ایم۔ایس نے سائرن سسٹم چیک کرنے کے لئے سائرن بجانے کے لئے کہا تو سائرن نہ بجا۔ جب چھت پر چڑھ کر سائرن کی مشینری چیک کرائی گئی تو مشینری غائب تھی۔ اس خبر کے چھپنے سے صوبہ بھر کے عوام میں شدید غم و غصہ اور اضطراب پایا جاتا ہے۔ لہذا میری استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر ہیلتھ!

وزیر صحت: جناب سپیکر! آپ کی وساطت سے عرض ہے کہ اس واقعہ کی رپورٹ سر گنگا رام ہسپتال سے حاصل کی گئی ہے۔ اس کے مطابق سائرن 1980 میں نصب کیا گیا تھا جب اس کو چیک کیا گیا تو یہ موجود نہ تھا۔ ہسپتال کی انتظامیہ نے ایک نیا سائرن نصب کر دیا جو کہ ٹھیک کام کر رہا ہے۔ اس واقعہ کا نوٹس لیتے ہوئے محکمہ صحت حکومت پنجاب نے تمام ٹیچنگ ہسپتالوں کو ہدایت کی کہ ان کے سائرن جہاں پر بھی لگے ہوئے ہوں ان کو بہتر بنایا جائے۔ وہ رپورٹ ہمیں موصول ہو چکی ہے۔ اب ہونے اس ہسپتال کے باقی تمام ٹیچنگ ہسپتالوں میں سائرن کام کر رہے ہیں۔ سر گنگا رام ہسپتال کے

پرنسپل صاحب کو ہدایت کی گئی کہ سائرن کی چوری ہو جانے کے واقعہ کی تحقیقات کر کے رپورٹ محکمہ صحت کو پیش کی جائے۔

MR DEPUTY SPEAKER: I think it is quite convincing. Next is 944. Sheikh Tanweer Ahmed Sahib!

جہلم شہر میں قبرستان کے لئے جگہ کی عدم دستیابی

شیخ تنویر احمد: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ جہلم جو کہ ایک قدیم اور کافی پرانا شہر ہے جس کی آبادی لاکھوں افراد پر مشتمل ہے اس میں میتوں کو دفنانے کے لئے شہر میں دو قبرستان ہیں اور ان قبرستانوں میں بھی نئی قبریں بنانے کے لئے جگہ نہیں ہے۔ اس شہر کے لوگوں کے عزیز و اقارب اس دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں تو انہیں دفنانے کے سلسلے میں بہت مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے بلکہ اکثر اوقات تو شہر سے باہر دور دراز کے گاؤں میں میتوں کو دفنانا پڑتا ہے۔ ایک طرف تو عزیزوں کے اس دار فانی سے رخصت ہونے کا غم اور دوسری طرف زمانے کی ستم ظریفی کہ مرنے کے بعد بھی مسئلہ بن جاتا ہے کہ میت کو دفنانے کے لئے کہاں لے جایا جائے۔ جہلم شہر اور اس کے گرد و نواح میں کافی سرکاری اراضی بھی پڑی ہوئی ہے اور کافی دفعہ فلاحی تنظیمیں نئے قبرستان کے لئے جگہ مختص کرنے کے سلسلہ میں احتجاج بھی کر چکی ہیں اور اس شہر کے مکین بھی حکومت کی توجہ اس مسئلے کی جانب مبذول کرواتے رہے ہیں لیکن ابھی تک مسئلہ حل نہیں ہوا ہے۔ فوری طور پر قبرستان کے لئے جگہ کی ضرورت ہے۔ اس مسئلے سے خصوصی طور پر جہلم شہر کے تمام مکین بہت پریشان ہیں۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی! وزیر بلدیات!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ، جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ جہلم شہر میں قبرستان کے لئے جگہ کی قلت ہے اور وہاں کی عوام کو یہ مسئلہ درپیش ہے۔ میں یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ وہاں یہ مسئلہ صرف مسلم قبرستان کا ہی نہیں بلکہ اقلیتی قبرستان کا بھی ہے۔ اس رواں سال میں میونسپل ایڈمنسٹریشن نے سات لاکھ روپے اقلیتوں کے قبرستان کے لئے مختص کئے ہیں۔ انہیں کہا گیا ہے کہ جونہی کوئی وسائل میسر ہوں تو انشاء اللہ تعالیٰ مسلم قبرستان کے لئے بھی رقم مختص کریں اور جگہ کا بندوبست کریں۔ انہوں نے اس بات کی یقین دہانی کروائی ہے کہ یہ مسئلہ پہلے سے ہی زیر غور ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ وہ اس کے لئے فنڈز مختص کریں گے اور میں محرک کو یقین دلاتا ہوں کہ ان کا مسئلہ جائز ہے اور اس کے لئے دوبارہ جہلم کی میونسپل ایڈمنسٹریشن کو کہا جائے گا کہ اس مسئلے کو priority دی جائے۔

شیخ تنویر احمد ، جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے وزیر بلدیات کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس کے لئے وقت کا تعین کر دیا جائے کیونکہ یہ بہت ہی اہمیت عامہ رکھنے والا مسئلہ ہے اور جیسا کے مضمون سے ظاہر بھی ہے۔ اس کی ground realities بھی یہ ظاہر کرتی ہیں جیسا کہ آپ نے کہا ہے کہ TMA کو کہا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ان کا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ یہ بتا دیا جائے کہ کتنی دیر میں ہو جائے گا۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ، جناب سپیکر! ان کو آج ہی لکھ دیا جائے گا کہ اس کو priority پر لے آئیں اور میں نے یہ گزارش کی تھی کہ جیسے ہی انہیں وسائل میسر ہوں گے تو یہ مسئلہ حل کر دیا جائے گا۔ ہم ان کو دوبارہ کہتے ہیں کہ وہ اس کے لئے وسائل میسر کریں اور میں محرک سے گزارش کروں گا کہ اگر فنڈز دینے کی ضرورت ہوئی تو یہ مجھ سے بات کریں تاکہ اس کا کوئی حل نکالا جا سکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اور جو یہ زمین کی الاٹمنٹ کا کہہ رہے ہیں اس کے لئے کیا کیا جائے گا؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی : جناب سپیکر! زمین کے لئے انہیں پہلے نشاندہی کرنی پڑے گی کہ کونسی زمین ہے۔ جب سرکاری زمین کی بات ہوتی ہے تو سرکار سے مراد حکومت پنجاب ہے لیکن وہ زمین کسی نہ کسی محکمے کی ضرور ہوتی ہے اور شاید اس محکمے کی کیا ضروریات ہیں؛ اس کا تعین بھی کرنا ہوتا ہے۔ اس لئے میں یہ commitment نہیں کرتا لیکن اتنی commitment میں ضرور کرتا ہوں کہ یہ ایک genuine مسئلہ ہے اس کے حل کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ ہم کوشش کر رہے ہیں اور مزید ان کو تاکید کی جائے گی کہ اس کا جلد بندوبست کیا جائے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! کیا اب آپ مطمئن ہیں؟

شیخ تنویر احمد : جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ وہاں پر جگہ محکمہ بلدیات کی بھی ہے اور محکمہ اوقاف کی بھی زمین ہے اور بھی کافی زمینیں مختلف محکمہ جات کی ہیں۔ یہ مسئلہ تو ان کی دلچسپی لینے سے ہی حل ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر بلدیات فرما رہے ہیں کہ یہ تعین کرنا پڑے گا کہ کس کی زمین ہے۔ اس کے بعد پھر یہ فیصلہ دیں گے۔ محرک اس کو press نہیں کرنا چاہتے لہذا تحریک dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 945 شیخ تنویر احمد کی ہے۔

جہلم پنڈدادن خان روڈ کے مقام بناؤ نالہ پر پل کی تعمیر اور جہلم تا دارا پور سڑک کی کشادگی

شیخ تنویر احمد : میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ جہلم پنڈ دادنخان روڈ پر دارا پور کے مقام پر بناؤ نالہ پر پل تعمیر نہ کیا گیا ہے۔ بارش کے دنوں میں معمولی بارش کی وجہ

سے اس نالہ میں کافی پانی آ جاتا ہے جس کی وجہ سے کوئی بھی ٹریفک اس نالہ سے گزر نہیں سکتی ہے اور لاکھوں لوگ جن کا جہلم اور دیگر شہروں میں کاروبار ہے وہ ان شہروں تک نہیں آ سکتے اور کاروبار زندگی مفلوج ہو کر رہ جاتا ہے۔ اس کے علاوہ جہلم تا دارا پور سڑک ٹوٹ پھوٹ چکی ہے۔ یہ سڑک اکثر جگہوں پر کافی تنگ بھی ہے جس کی وجہ سے آئے روز اس سڑک پر حادثات ہوتے رہتے ہیں۔ کافی دفعہ کاروباری لوگوں اور دیگر لوگوں نے متعلقہ حکام سے اس سڑک کی کشادگی و ازسر نو تعمیر اور بناؤ نالہ پر پل کی تعمیر کے لئے اعلیٰ افسران سے گزارش کی ہے مگر اس سلسلہ میں کوئی پیش رفت نہ ہوئی ہے جس کی وجہ سے عوام سخت پریشان ہیں۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر! جہلم پنڈ دادنخان روڈ پر دارا پور کے مقام پر بناؤ نالہ پر پل تعمیر کرنے کی تجویز حکومت کے زیر غور ہے۔ ڈائریکٹر (bridges) نے تحقیقات کرنے کے بعد پل کی تعمیر کرنے کے لئے اپنی رائے پیش کر دی ہے اور نالہ اور دریا کا سروے مکمل ہو چکا ہے۔ ماڈل سٹڈی اریگیشن ریسرچ انسٹیٹیوٹ لنڈی پور میں کی جا رہی ہے۔ اس کے لئے 743000 روپے انسٹیٹیوٹ کو ادا کر دیئے گئے ہیں۔ hydrolic study مکمل ہونے پر پل کا ڈیزائن ملنے اور فنڈز مہیا ہونے پر پل کی تعمیر کا کام شروع ہو جائے گا۔ جہلم تا دارا پور سڑک کی کشادگی اور بہتری کی سکیم کے لئے 59 ملین روپے منظور ہو چکے ہیں۔ محکمہ P&D کو فنڈز مہیا کرنے کے لئے لکھا جا چکا ہے۔ اگر فنڈز مہیا کر دیئے گئے تو سڑک کی تعمیر کا کام شروع کر دیا جائے گا۔ ٹھیکیداروں کی precualification کی جا رہی ہے۔ اس کے بارے میں گزارش کر دوں جس کے بارے میں انہوں نے زیادہ stress کیا ہے اس کے دو پیج کام کر رہے ہیں۔ پل کا کام فنڈز ملنے کے بعد شروع ہو گا اس کے تمام ٹیکنیکل کام کئے جا رہے ہیں۔ اس پر حکومت غور کر رہی ہے اور اس کو سنجیدگی سے لے رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اس کو کتنا وقت لگے گا؟

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر! جیسے ہی ڈیزائن لنڈی پور ریسرچ انسٹیٹیوٹ سے آجائے گا اس کے بعد پھر ہم وقت کا بتا سکتے ہیں۔ ویسے اس میں تقریباً ایک ماہ لگ جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، وزیر موصوف فرما رہے ہیں کہ ایک ماہ بعد کارروائی شروع ہو گی۔

شیخ تنویر احمد، جناب سپیکر! کارروائی شروع ہو گی یا تعمیر شروع ہو گی؟

جناب ڈپٹی سپیکر، ایک ماہ بعد تعمیر نہیں ہو گی بلکہ decision ہو گا۔ ابھی اس میں technically دیکھا جا رہا ہے۔ کیا آپ مطمئن ہیں؟

شیخ تنویر احمد، جی ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، محرک اس کو press نہیں کرنا چاہتے لہذا تحریک dispose of کی جاتی ہے۔

اگلی تحریک التوائے کار نمبر 947 بھی شیخ تنویر احمد کی ہے۔

رائے ونڈ سندر روڈ کی کشادگی کے لئے حاصل کردہ اراضی کے مالکان کو واجبات کی ادائیگی میں تاخیر

شیخ تنویر احمد، شکریہ' جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت حامل رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ حکومت نے رائے ونڈ سندر روڈ کی کشادگی کے لئے مختلف زمینداروں سے زمین حاصل کی تھی جس میں خسرہ نمبر 410, 412, 413, 414 اور 415 وغیرہ کے مالکان سے بھی زمین حاصل کی تھی۔ ان خسرہ نمبران کے مالکان کے علاوہ باقی تمام زمینداروں کو ادائیگی کر دی ہے مگر ابھی تک محکمہ کے افسران اور اہلکاران کی لاپرواہی اور نااہلی کی وجہ سے ان کو ادائیگی نہیں ہو رہی ہے جبکہ ان مالکان کو معاوضہ کی ادائیگی کے لئے محکمہ نے 31 لاکھ 51 ہزار روپے کا تخمینہ لگایا تھا اور یہ تخمینہ 1992 میں لگایا گیا تھا مگر

حکومت کی طرف سے ان مالکان کو ابھی تک ادائیگی نہیں ہوئی ہے جس کی وجہ سے یہ رقم سود در سود بڑھتے ہوئے تقریباً 83 لاکھ تک بڑھ چکی ہے اور یہ کیس محکمہ کے مختلف دفاتر میں زیر کارروائی ہے مگر مالکان کو ادائیگی نہیں کی جا رہی جس کی وجہ سے حکومت کو سود کی مد میں تقریباً 50 لاکھ روپے بھی زائد ادا کرنا پڑیں گے جبکہ اس زمین کے مالکان کافی دفعہ میرے ساتھ متعدد افسران کو مل چکے ہیں مگر کوئی شنوائی نہیں ہو پا رہی اور ہر جگہ رشوت طلب کی جاتی ہے جس کی وجہ سے یہ مالکان کافی پریشان ہیں۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر! میں ذرا اس کی تفصیل بیان کرنا چاہوں گا کہ سندر رائے ونڈ روڈ کی کشادگی اور بہتری کی منظوری حکومت پنجاب نے 1992 میں دی جس کا تخمینہ تقریباً 86 ملین روپے تھا۔ اس میں سے 13 ملین روپے برائے حصول رقبہ مختص کئے گئے تھے۔ اس منصوبے کے تین مواضعات برہان پور، بھائی کوٹ اور رائے ونڈ میں 157 کنال ایک مرلہ رقبہ acquire کیا گیا جس میں 143 کنال 7 مرلہ رقبے کا ایوارڈ سنایا گیا جس کی کل قیمت 11.8356 ملین روپے تھی۔ فنڈ کی فراہمی کے مطابق 10.829 ملین روپے ادا کر دیئے گئے ہیں جبکہ باقی ماندہ رقم 1.667 ملین روپے ابھی تک قابل ادا ہے۔ باقی رقبہ جو کہ 13 کنال اور 14 مرلے موضع برہان پور رائے ونڈ میں واقع ہے اس رقبہ کا ایوارڈ فنڈ نہ ہونے کی وجہ سے ابھی تک نہیں سنایا گیا کیونکہ اس کی رقم available نہیں تھی۔ اس رقبہ میں سے خسرہ نمبری 415,414,413,412,410 جو کہ 9 کنال 14 مرلے پر مشتمل ہے اور موضع رائے ونڈ میں واقع ہے۔ بورڈ آف ریونیو کی تشخیص کردہ رقم 10 ہزار روپے فی مرلہ کے مطابق اس کی کل رقم 19 لاکھ 40 ہزار روپے بنتی ہے۔ 15 فیصد acquisition charges اور 8 فیصد سود مرکب شامل کر کے کل رقم 52 لاکھ 11 ہزار 129 روپے بنتی ہے۔ باقی ماندہ 4 کنال رقبہ برہان پور میں واقع ہے۔ بورڈ آف ریونیو کی تشخیص کے مطابق 10 ہزار روپے فی مرلہ کے حساب سے اس کی

قیمت 8 لاکھ روپے ہے۔ 15 فیصد acquisition چارجز اور 8 فیصد سود مرکب کے بعد اس کی کل رقم 21 لاکھ 48 ہزار 915 روپے بنتی ہے۔ مندرجہ بالا جو گزارشات میں نے کی ہیں' کے مطابق مالکانہ اراضی کی مکمل ادائیگی کے لئے 83 لاکھ 86 ہزار 716 روپے کی رقم درکار ہے۔ اس رقم کی دستیابی کے لئے P&D کو لکھا گیا ہے کہ فنڈ جلد مہیا کئے جائیں۔ جیسے ہی فنڈ مہیا کئے جائیں گے انہیں ادائیگی کر دی جائے گی۔

شیخ تنویر احمد، جناب سپیکر! انہوں نے بتایا ہے کہ غالباً 143 کنال 7 مرلہ کا ابھی تک ایوارڈ نہیں بنایا گیا۔ کیا یہ درست ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات، شیخ صاحب! اس کی تمام تفصیل میرے پاس موجود ہے آپ میرے پاس تشریف لائیے گا۔

شیخ تنویر احمد، آج ہی یہ سوال put ہوا ہے اور اس کے جز (ز) کے جواب میں یہ بتایا گیا ہے کہ یہ درست ہے کہ سود کی مد میں حکومت کو لاکھوں روپے ادا کرنا پڑیں گے۔ اس امر کی وضاحت ضروری ہے کہ مختلف مواضعات کا ایوارڈ برائے رقبہ 143 کنال 7 مرلے 16-1-98 کو ایک کروڑ 83 لاکھ 5 ہزار 672 روپے کا سنایا گیا جبکہ وزیر موصوف فرما رہے ہیں کہ اس کا ایوارڈ ابھی نہیں بنایا گیا۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ ابھی تک جس زمین کے ایوارڈ کا اعلان نہیں کیا گیا تو اس کی lack of fund کی وجہ سے اعلان نہیں کیا گیا تھا۔ معزز رکن میرے پاس تشریف لائیں تو میں اس کو expedite بھی کرواؤں گا اور بورڈ آف ریونیو سے اس کے ایوارڈ کا اعلان بھی کرواؤں گا اور اس کے بعد انہیں ادائیگی بھی ہو جائے گی۔ آپ کو کوئی مسئلہ پیش نہیں آئے گا چونکہ زمین acquire ہو چکی ہے اور صرف ایوارڈ کا اعلان باقی ہے اس لئے آپ تشریف تو لائیں میں آپ کو مطمئن کر دوں گا۔ اس کے باوجود اگر کوئی مسئلہ ہوا تو آپ اسے put کر لیجئے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ویسے ایوارڈ کے سلسلے میں جتنی جلدی کی جائے اتنا ہی بہتر ہے کیونکہ اس سے

نہ صرف ملک بلکہ قومی خزانے کو بھی نقصان ہو رہا ہے۔ It should be taken up as early as possible. In the meanwhile this is disposed of. اب ٹائم ختم ہو گیا ہے۔

شیخ امجد عزیز: جناب سپیکر! میں ایک وضاحت کرنی چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شیخ صاحب!

شیخ امجد عزیز: جناب سپیکر! ہم 8 ممبران صوبائی اسمبلی جمعۃ المبارک کو وزیر اعلیٰ پنجاب جناب پرویز الٰہی سے ملاقات کے لئے گئے۔

(اس مرحلے پر جناب سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر! میں بتا رہا تھا کہ جمعۃ المبارک کے دن مسلم لیگ (ن) سے تعلق رکھنے والے ہم 8 ممبران صوبائی اسمبلی نے وزیراعلیٰ سے ان کے چیمبر میں ملاقات کی۔ میری بیماری کے متعلق آپ کے حکم کے بعد میڈیکل بورڈ بیٹھا جس پر ڈاکٹروں نے یہ رائے دی کہ میرا treatment abroad ہونا چاہئے تو اس کے این۔او۔سی کے لئے ہم نے وزیر اعلیٰ سے ملاقات کی۔اس بات کے علاوہ وہاں کوئی بات discuss نہیں کی گئی اور کل پریس کانفرنس میں بھی ہم نے وزیر اعلیٰ کے کردار کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے انتہائی شفقت کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا کہ آپ کے علاج کے لئے میں منظوری دیتا ہوں۔ اس کے بعد انہوں نے کہا کہ اگر آپ کو ذاتی حیثیت میں کوئی کام ہے تو اس کے بارے میں بھی مجھے حکم کریں تو ہم کریں گے۔ اس کے بعد چائے کی offer کی لیکن ہم نے صرف شکریہ ادا کیا اور چائے پئے بغیر ہی باہر آ گئے۔ اس کے بعد ڈی۔جی۔پی۔آر (ڈائریکٹر جنرل پبلک ریلیشنز) والوں نے اسے غلط انداز میں ٹی وی اور اخباروں میں politicize کرنے کی کوشش کی۔

جناب سپیکر، اس کی وضاحت تو آپ نے پریس کانفرنس میں کر دی ہے۔ لہذا اب اس کی ضرورت نہیں ہے۔

شیخ امجد عزیز: جناب سپیکر! کل تک ہمارا یہی خیال تھا کہ وزیراعلیٰ کو اس بارے میں علم نہیں تھا لیکن آج راجہ بشارت صاحب کے اس بیان نے کہ "اس دن جو واقعہ ہوا ہے جو بات کی گئی ہے وہ سب کی سب بالکل درست ہے"۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ راجہ صاحب اس بات کی تائید کر رہے ہیں جو کہ وہاں پر صریحاً نہیں ہوئی۔ میں آپ کی اور سب لوگوں کی خدمت میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہم تمام دوستوں نے اپنے پارلیمانی لیڈر کی مرضی سے ملاقات کی اور وزیراعلیٰ کا رویہ بہت اچھا تھا۔ کل پریس کانفرنس کے دوران مجھے ایک سینئر صحافی نے یہ بات بھی کہی کہ جس بھی بندے نے اس کو politicize کرنے کی کوشش کی ہے وہ خراب بات ہے۔ اگر صرف وہی بات یہاں پر لکھی جاتی جو بات تھی تو میرے خیال میں وزیراعلیٰ کے رویے اور کردار پر ایڈیٹوریل لکھے جاتے لیکن وہاں پر ایسی بات نہیں کی گئی اور انسانیت کے اس کام پر بھی سیاست چمکانے کی کوشش کی گئی۔ میں اپنے دوستوں کی طرف سے صرف ایک شعر کہتے ہوئے اپنی بات کو ختم کرتا ہوں کہ

ہمارے نام سے ہوں گی روایتیں زندہ
ہمارے حصے میں پرچم وفا کے آئے ہیں

ہم وفا کرنے والے لوگ ہیں۔ وفا کرتے ہوئے اپنی جان تک دے دیں گے۔

جناب سپیکر: شکریہ' شیخ صاحب! آپ کا پوائنٹ آف آرڈر valid نہیں ہے۔ جی' وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: میں تھوڑی سی وضاحت کرنا چاہوں گا کہ معزز رکن نے جو جذباتی انداز میں شعر پڑھا ہے میں ان کے جذبات کی قدر کرتا ہوں لیکن آج جو میرا بیان آیا ہے وہ بالکل حقیقت پر مبنی ہے۔ میں اب بھی اپنے استدلال پر قائم ہوں۔ وزیراعلیٰ سے ان کی ملاقات بقول انہوں نے on the floor of the House فرمایا ہے کہ یہ اپنے ذاتی علاج کے لئے وزیراعلیٰ سے این۔او۔سی لینے کے لئے گئے تھے۔ اگر دوسرے دن اخبارات میں یہ خبر آتی کہ شیخ امجد عزیز صاحب اپنے ذاتی علاج کی اجازت لینے کے لئے وزیراعلیٰ کے پاس گئے۔ وہ بہتر تھی یا یہ جو خبر اخبارات میں آئی ہے کہ "انہوں نے علاقے کے لوگوں کے مسائل اور ترقیاتی کاموں کے بارے میں تبادلہ خیال کیا" یہ بہتر ہے۔ ہم

نے تو ان کی پوزیشن کو عوام کی نظروں میں واضح کیا ہے۔ ہمارا یہ خیال تھا کہ اگر ہم یہ کہیں گے کہ یہ اپنے ذاتی کام کے لئے آئے ہیں تو شاید ان سے ان کی پوزیشن خراب ہو۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ خبر ان کی ذات کے حوالے سے ہوتی تو ان کے لئے یہ زیادہ نقصان دہ ہوتی۔ اگر ان کی عوام کے حوالے سے خبر آئی ہے تو انہیں خوش ہونا چاہئے کہ لوگوں کے مسائل کے بارے میں وزیراعلیٰ سے ملاقات کی۔ اس کا نتیجہ خواہ کچھ بھی ہو لیکن انہوں نے بات کی اور بات ختم ہو گئی لیکن یہ گئے بھی ہیں "صاف چھپتے بھی نہیں اور سامنے آتے بھی نہیں"۔ ملنا ہے تو سیدھی بات کریں، نہیں ملنا تو بات چھوڑیں۔

رانا ثناء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، رانا ثناء اللہ خان صاحب!

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! راجہ صاحب نے فرمایا ہے کہ "صاف چھپتے بھی نہیں اور سامنے آتے بھی نہیں"۔ دنیا جانتی ہے کہ سامنے آنے والے کون ہیں اور چھپنے والے کون ہیں۔ یہ بات کلئیر ہونی چاہئے کہ راجہ صاحب نے کہا ہے کہ "ہم نے یہ کہہ دیا کہ ترقیاتی کاموں کے لئے گئے ہیں"۔ یہ ترقیاتی کاموں کے لئے نہیں جا سکتے کیونکہ یہ ہمارا پارلیمانی پارٹی کا فیصلہ ہے۔ اس کے لئے ایک کمیٹی بنی ہے۔ اس میں ہم نے باقاعدہ تین ممبرز نامزد کئے ہیں اور راجہ صاحب کی سربراہی میں وہ کمیٹی بنی ہے۔ اس بات کی یہ تائید کریں گے۔ ترقیاتی کام یا دوسرے مسائل اس کمیٹی کے ذمے ہیں، وہ اس سلسلے میں بات کر سکے گی۔ اس دن یہ دوست اسی مسئلے کے لئے گئے تھے جس کی نشاندہی شیخ امجد عزیز صاحب نے کی ہے اور یہ مجھ سے اجازت لے کر گئے تھے۔ اب اس کے بعد محکمہ تعلقات عامہ ہے۔ اس میں آپ بھی جانتے ہیں کہ وہاں پر ایک دو آدمی ایسے ہیں جن کی پچھلے دور میں بھی جب وہ چیف ایگزیکٹو کے سامنے جاتے تھے تو ان کی دم نکل آتی تھی۔ ان کا رویہ ہمیشہ ہی یہی ہوتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک سازش ہے اور وزیر قانون کو اس کا نوٹس لینا چاہئے۔ ملنا ملانا یا کسی مسئلے کی نشاندہی کرنا میں سمجھتا ہوں کہ حزب اقتدار اور حزب اختلاف کے درمیان یہ مثبت رویہ ہونا چاہئے۔ اس کے بغیر یہ سسٹم اور ادارے آگے نہیں چل سکتے لیکن اگر حزب اختلاف کا کوئی شخص حزب اقتدار کے کسی وزیر یا کسی

ممبر سے ملے اور اس کے بعد اس خبر کو ڈی۔جی۔پی۔آر جاری کرے اور اس کی پریس ریلیز جاری ہو تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سے پھر بہت غلط سیاسی تاثر پھیلتا ہے اور یہ درست نہیں ہے۔ میں یہ بات on record لانا چاہتا ہوں کہ ہر آدمی کی اپنی نسبت کے حساب سے کیفیت ہوتی ہے۔ [********]

جناب سپیکر، میں یہ الفاظ کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔ رانا صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! ہم میاں نواز شریف کا ساتھ نہیں چھوڑ سکتے۔ یہ چھوٹے موٹے کام تو کیا یہ اقتدار کی دیوی کو برہنہ کرکے بھی ہمارے سامنے لے آئیں تو ہم اسے میاں نواز شریف کی جوتی کی نوک پر ٹھوکر مار دیں گے۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! برائے مہربانی آپ تشریف رکھیں۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! جس طرح ملاں کی اذان کبھی مجاہد کی سمجھ میں نہیں آئی اور مجاہد کی اذان کبھی ملاں کی سمجھ میں نہیں آئی۔ اسی طرح مفاد پرستوں کے فارمولے ہماری سمجھ میں نہیں آسکتے۔ راجہ صاحب نے فرمایا کہ "آپ جس کا انتظار کر رہے ہیں وہ دس سال تک نہیں آئے گا" آپ کب تک انتظار کرو گے؟ ہم اس کا انتظار تمام زندگی کریں گے اور جب زندگی ختم ہوجائے گی تو ہمیں اس بات کا افسوس نہیں ہوگا کہ زندگی ختم ہو گئی بلکہ ہمیں اس بات کا افسوس ہوگا کہ انتظار ختم ہو گیا۔

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔ اب آپ تشریف رکھیں۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! انہوں نے کہا کہ میرا بیان بالکل صحیح چھپا ہے اور کہا کہ آپ اپنے لیڈر کی بات نہ سنیں وہ باہر بیٹھیں ہیں، وہ برسر اقتدار نہیں آسکتے۔ راجہ صاحب! وہ برسر اقتدار نہیں آ سکتے، وہ برسردار جائیں ہم جانے کے لئے تیار ہیں۔ آپ کس کی بات کرتے ہیں؟ راجہ صاحب! وہ کل کو

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

اگر برسر اقتدار آجائیں تو میری جگہ کوئی نوجوان ارشد لودھی یا راجہ بشارت کھڑا ہو سکتا ہے' لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ برسر دار ہو' وہ مصیبت میں ہو اور ہم ان کا ساتھ چھوڑ جائیں۔ یہ ہماری commitment ہے۔ جناب سپیکر، ٹھیک ہے۔ رانا صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ کافی بات ہو چکی ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! میں یہ بات on the floor of the House واضح کرنا چاہتا ہوں کہ راجہ صاحب نے آج سے تین ماہ پہلے میرے ساتھ بات کی تھی کہ رانا صاحب ایک دوسرے کی سیاسی committment پر بات نہ کی جائے اور ہم ایک دوسرے کے قائدین کے متعلق بھی بات نہ کریں لیکن میں ان سے کہتا ہوں کہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ یہ سسٹم چلے اور یہ ادارے چلیں تو پھر آپ اس بات کو چھوڑ دیں [**********]

جناب سپیکر، یہ الفاظ میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔ آپ تشریف رکھیں۔ کافی باتیں ہو چکی ہیں۔ جی' وزیر قانون! (قطع کلامیاں)

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! رانا صاحب کا غصہ بجا ہے۔ میں اپنی بات کو دھرانا چاہتا ہوں کہ رانا صاحب کا غصہ بالکل بجا ہے کیونکہ جو کچھ ان کے ساتھ ان کی پارٹی کے اراکین نے کیا ہے میں اب ہاؤس میں اس کو بیان کرنا چاہتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں on oath کہنا چاہتا ہوں اور میں ریکارڈ بھی آپ کو دکھانا چاہتا ہوں اور میں رانا صاحب سے عرض کروں گا کہ یہ آپ کے چیمبر میں تشریف لائیں میں وہ کاغذ انہیں دکھاؤں گا۔ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ یہاں ہماری Privilege Committee میں ایک ممبر کی سیٹ خالی ہوئی۔ اسی میٹنگ میں وزیراعلیٰ صاحب کو چٹ دی گئی ہے کہ ہمارے ممبر کو nominate کیا جائے! یہ کہاں کی

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

بات کرتے ہیں؟ میں صاف کہتا ہوں کہ وزیراعلیٰ کو فنڈز کے لئے کہا گیا ہے اور انہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ فلاں شخص کے فنڈز کو release کیا جائے۔ ہم تو یہ بات کرنا ہی نہیں چاہتے۔ میں اپنی بات کو پھر دہراتا ہوں کہ مجھے اپنے بھائیوں کا احترام ہے اس لئے میں نے وہ باتیں نہیں کیں جو اس میٹنگ میں ہوئی ہیں۔ مجھے رانا صاحب کا احترام ہے اس لئے میں یہ کہتا ہوں کہ اب تک جو بات ہوئی ہے ہم اسے ختم کرتے ہیں۔ اگر ترقیاتی کاموں کے بارے میں بات ہوئی ہے تو یہ آپ کی ذات کا مسئلہ نہیں ہے آپ کے حلقے کے عوام کا مسئلہ ہے۔ اگر آپ عوام کے متعلق بات کرنا پسند نہیں کرتے تو نہ کریں۔ ہم نے صرف یہ کہا ہے کہ آپ نے اپنی ذات کی بات نہیں کی بلکہ حلقے کے عوام کی بات کی ہے لیکن آپ کہتے ہیں کہ ہم نے حلقے کی بات نہیں بلکہ اپنی ذات کی بات کی ہے تو ٹھیک ہے ہم آپ کی بات مان لیتے ہیں لیکن جو حقیقت ہے وہ مجھے بھی پتا ہے اور ان اراکین کو بھی پتا ہے تاہم میں آپ کے نوٹس میں بھی لے آؤں گا۔

جناب سپیکر: جی شکریہ کافی بات ہو گئی ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔ رانا صاحب! آپ چیمبر میں تشریف لے آئیں۔ وہاں بیٹھ کر بات کر لیں گے۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! میں اس بات کو واضح کرنا چاہتا ہوں۔ on the floor of the House راجہ صاحب نے دو مرتبہ اور وزیراعلیٰ صاحب نے بھی on the floor of the House کہا کہ ہم اپوزیشن کو فنڈز دیں گے۔ اگر اس کے بعد بقول ان کے کسی کو یہ کہنے کی ضرورت پڑتی ہے کہ میرے فنڈز release کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ ان کی اپنی بات سے انحراف ہے۔ دوسرا انہوں نے Privilege Committee کی بات کی ہے۔ خود حکومت کی طرف سے ایسی باتیں ہوتی رہیں لوگوں کو ہماری کمانڈ سے نکالنے کے لئے اور party discipline کو خراب کرنے کے لئے انہیں کہا جاتا رہا کہ آپ ہمارے پاس آئیں ہم آپ کو یہ کر دیتے ہیں وہ کر دیتے ہیں لیکن کوئی بھی آدمی ادھر نہیں گیا۔ آخری بات یہ دو جمع دو چار کی بات ہے۔ جمعہ کے دن یہ دوست ان سے ملے ہیں۔ ایک دن پہلے vote of confidence تھا اور اس دن لوگوں کو inspire کرنے کے لئے کیا کچھ نہیں کیا گیا۔

لوگوں کو telephonically pressurize کیا گیا اور ان کو سب کچھ دینے کا وعدہ کیا گیا اور اگر انہوں نے آپ کے "سب کچھ" پر ٹھوکر مار دی تھی تو پھر دوسرے دن جانے کی کیا ضرورت تھی؟ اگر آپ میں اتنی ہمت تھی تو کسی ایک بندے سے آپ vote of confidence لے کر دکھاتے۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! برائے مہربانی آپ تشریف رکھیں۔

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون ترقیاتی ادارہ، نیو مری مصدرہ 2003

(---بحث جاری)

CLAUSE - 7

MR SPEAKER: Now we resume consideration on the New Murree Development Authority Bill 2003 Clause 7 of the Bill is under consideration A total of 8 amendments have been proposed in it The first amendment moved by Raja Muhammad Shafqat Khan Abbasi, during previous session was lost

The next amendment is from Rana Aftab Ahmad Khan, Chaudhry Ejaz Ahmad Samma, Mr. Sami Ullah Khan, Mr Ali Hassan Raza Qazi, Mr Ehsan-ul-Haq Ahsan Noulatia, Sheikh Amjad Aziz, Raja Muhammad Shafqat Khan Abbasi and Rana Sana Ullah Khan

Since this amendment is substantially identical to the amendment which was lost during previous session, therefore, the same is inadmissible under Rules 106(b) and 198(4) and it is ruled out of order

The next amendment is from Raja Muhammad Shafqat Khan Abbasi, Chaudhry Ejaz Ahmad Samma, Ch Muhammad Ashraf Kamboh, Mr Ehsan-ul-Haq Ahsan Noulatia, Rana Sana Ullah Khan, Sheikh Amjad Aziz, Rana Aftab Ahmad Khan, Mr Sami Ullah Khan and Mr Ali Hassan Raza Qazi Raja Muhammad Shafqat Khan Abbasi may move it.

RAJA MUHAMMAD SHAFQAT KHAN ABBASI (Advocate) : Sorry, Mr Speaker! I was little bit late. Are we on Clause 7?

MR SPEAKER: Yes!

RAJA MUHAMMAD SHAFQAT KHAN ABBASI (Advocate) : Sir, I move -

> "That in Clause 7 of the Bill, as recommended by Standing Committee on Communications & Works, in sub-clause (3 in para (c) between the word "immovable" and semicolon, appearing at the end the words "within the area of this scheme" be inserted."

MR SPEAKER: The motion moved is -

> "That in Clause 7 of the Bill, as recommended by Standing Committee on Communications & Works, in sub-clause (3), in para (c), between the word "immovable" and semicolon, appearing at the end, the words "within the area of this scheme" be inserted."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS : I oppose it, Sir

جناب سپیکر : وزیر قانون صاحب اس کو oppose کرتے ہیں۔ جی، راجہ محمد شفقت خان عباسی صاحب!

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ) : جناب سپیکر! یہ بڑی معمولی سی ترمیم تھی۔ last time بھی میں نے گزارش کی تھی کہ نیا شہر ضرور بنے لیکن اس شہر کے ثمرات، فوائد اس علاقے کے مکینوں کو ملنے چاہئیں۔ تحصیل مری اور کوٹلی ستیاں کے درمیان یہ جنگل واقع ہے۔ یہ دو یا تین ہزار ایکڑ محکمہ جنگلات کی اراضی ہے جس پر پانچ پانچ فٹ کے فاصلے پر چیڑ اور دیار کے درخت ہیں جن کا قتل عام ہو گا۔ ان درختوں کی عمریں تقریباً ڈیڑھ سو سال بنتی ہیں۔ اس نئے شہر کی پاداش میں جب ان کا قتل عام ہو گا تو اس سے ماحول خراب ہو گا۔ اسی لئے میں کہتا ہوں کہ آپ شہر ضرور بنائیں لیکن جنگلات کو تباہ و برباد کرنے کی بجائے اس علاقے کی دوسری زمین acquire کریں۔ وہاں پر ایسی جگہیں اور مقامات ہیں کہ جہاں پر اس سے بڑا شہر بن سکتا ہے۔ میں اس پراجیکٹ کی مخالفت میں بات نہیں کر رہا، یہ ضرور بننا چاہئے۔ اس سے اس علاقے کو ایک، دو فیصد ضرور فائدہ ہو گا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اسے جنگلات کے علاقے میں نہیں بننا چاہئے۔ جنگلات ضائع نہیں ہونے چاہئیں بلکہ وہاں پر دوسرے علاقے سے زمین acquire کی جائے، لوگوں کو اس زمین کا معاوضہ ملے، لوگوں کو بھی اس سے آسودگی حاصل ہو۔ اس عمل سے حکومت کو کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ last time میں نے جو ترمیم دی تھی کہ آپ ایریا کی جو definition کر رہے ہیں، جس میں دو ہزار ایکڑ اراضی جنگلات کی رکھی گئی ہے اس کی بجائے Area which falls within the area of Tehsil Murree and Tehsil Kotli Sattian کر دیا جائے تاکہ ان تحصیلوں کے لوگ، باسی جو کہ بہت ناخواندہ ہیں ان کو بھی کچھ فائدہ ہو سکے۔ راجہ بشارت صاحب بالکل میری اس بات کو endorse کریں گے کہ تحصیل کوٹلی ستیاں جسے تحصیل بنے ہوئے 3 سال ہو چکے ہیں وہاں آج بھی عدالتی نظام نہیں ہے۔ ہفتے میں ایک دفعہ جج جاتا ہے۔ اس پوری تحصیل میں صرف ایک ہیڈ ماسٹر کام کر رہا ہے۔ تحصیل مری کے 26 سکولوں میں صرف

ایک جگہ پر ہیڈ ماسٹر تعینات ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ضرور نیا شہر بنے لیکن اس Switzerland سے وہاں کی مقامی آبادی کو بھی فائدہ پہنچنا چاہئے' وہاں کی پسماندگی کو دور ہونا چاہئے۔ لہذا میں کہوں گا کہ جنگلات کو بچانے کے لئے' جنگلات کو preserve کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اس اراضی کو چھوڑ کر اس کے ارد گرد جو پرائیویٹ اراضی ہے اسے acquire کیا جائے۔

جناب والا ' پاکستان میں تو پہلے ہی جنگلات بہت کم ہیں۔ ہمارے پاکستان میں جنگلات 25/30 فیصد ہونے چاہئیں جبکہ یہاں پر تو 2 فی صد بھی جنگلات نہیں ہیں۔ وہ لوگ جو environment پر کام کر رہے ہیں' جو جنگلات کو بچانے کے لئے بین الاقوامی طور پر کام کر رہے ہیں انھوں نے بھی اس پر اپنے concern کا اظہار کیا ہے کہ اتنے پرانے جنگلات' اتنے پرانے دیار اور چیڑ کے درخت اگر لاکھوں کی تعداد میں ضائع ہوں گے تو اس کا اثر علاقے کے ماحول پر پڑے گا۔ لہذا ماحول کو بچانے کے لئے ان جنگلات کا قتل عام نہ کیا جائے۔ جو Simli Dam یا راول ڈیم میں پانی اکٹھا ہوتا ہے اس کے ارد گرد پہاڑی علاقہ ہے' attachment area ہے اس کی وجہ سے ہمیں پانی کی سہولت ملتی ہے۔ لہذا میں ایوان سے بھی گزارش کروں گا کہ جنگلات کو تباہ کرنے کی بجائے پرائیویٹ مالکان کی زمین کو acquire کیا جائے۔ قانون کے مطابق ان کو معاوضہ دیں' پھر اس شہر کو بنائیں تاکہ وہاں کے لوگوں کو بھی فائدہ ہو' عوام بھی خوش ہوں۔ صرف ان جنگلات پر ہی یہ محل تعمیر نہیں ہونے چاہئیں۔

جناب سپیکر : شکریہ۔ چودھری اعجاز احمد سمان صاحب!

چودھری اعجاز احمد سمان، جناب سپیکر! میں راجہ شفقت عباسی صاحب کی تائید کرتا ہوں۔

سید احسان اللہ وقاص: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا گزارش یہ ہے کہ یہ ترمیم جو کہ میرے فاضل بھائی نے 22-12-2003 کو پیش کی ہے ہم نے یہی ترمیم دو ماہ پہلے بھی دی تھی۔ انھوں نے ہم پر خصوصی شفقت کرتے ہوئے سو فیصد ہماری ترمیم کی نقل مار کر اپنے نام پر دے دی ہے۔ اتنی بڑی اپوزیشن ہم جیسے مسکینوں کی نقل مار رہی ہے۔ یہ مہربانی کریں' اپنے لئے خود ترمیم تیار کیا

کریں ہم نے تو محنت کی تھی لیکن انھوں نے سارے کے سارے points چوری کر کے اپنے نام پر دے دیئے ہیں۔ مہربانی کرتے ہوئے ہماری ترمیم ہمیں واپس کریں۔

جناب سپیکر، شکریہ، تشریف رکھیں۔ چودھری محمد اشرف کمبوہ صاحب!

چودھری محمد اشرف کمبوہ، جناب سپیکر! میں بھی راجہ محمد شفقت خان عباسی صاحب کی تائید کرتا ہوں۔

جناب سپیکر، جناب احسان الحق صاحب!

جناب احسان الحق احسن نولاٹیا، جناب سپیکر! جو کچھ راجہ شفقت عباسی صاحب نے کہا ہے میں اس کی تائید کرتا ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! یہ ان کا کام نہیں ہے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ رانا ثناء اللہ خان صاحب!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ شیخ امجد عزیز صاحب!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ رانا آفتاب احمد خان صاحب! وہ بھی تشریف نہیں رکھتے۔ جناب سمیع اللہ خان صاحب!

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! چونکہ راجہ شفقت عباسی صاحب کا تعلق مری سے ہے۔ راجہ بشارت صاحب نے فرمایا ہے کہ یہ کام ان کے کرنے والے نہیں ہیں' یقینی بات ہے کہ راجہ شفقت عباسی صاحب مری ہی سے منتخب نمائندے ہیں اور وہ وہاں کی calculation زیادہ بہتر طریقے سے' تفصیل اور باریکی کے ساتھ بیان کر سکتے ہیں۔ ہماری ترمیم یہی ہے کہ درختوں کی اہمیت کو مدنظر رکھا جائے۔ اب ضروری نہیں ہے کہ اس بارے میں یہاں لیکچر دیا جائے۔ ماحولیات کے وزیر مخدوم اشفاق صاحب اور پارلیمانی سیکرٹری یہاں ہاؤس میں تشریف رکھتے ہیں اور وہ اس پر زیادہ بہتر روشنی ڈال سکتے ہیں کہ ان درختوں کے ختم ہونے کے بعد ماحولیات پر کیا اثر پڑے گا۔ یقینی بات ہے کہ میں شفقت عباسی کی تائید کرتا ہوں۔ ابھی احسان اللہ وقاص صاحب اعتراض اٹھا رہے تھے کہ انھوں نے اس ترمیم کو draft کیا ہے۔ بالکل درست ہے کہ ایم۔ایم۔اے کی خدمات کبھی آپ لیں گے اور کبھی ہم

لیں گے۔ اس میں کوئی ایسا معاملہ بھی نہیں ہے۔

جناب سپیکر : شکریہ۔ جناب علی حسن رضا قاضی صاحب!--- تشریف نہیں رکھتے۔ جی' وزیر قانون صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ اس سے پہلے ایم۔ایم۔اے کی طرف سے اس میں جو ترامیم دی گئیں تھیں شفقت عباسی صاحب ان میں بھی شامل تھے۔ یہ سب کے سانجھے ہیں' ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر! یہاں پر شفقت عباسی صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ زمین acquire کی جائے جس سے وہاں پر عام لوگوں کو فائدہ ہوگا۔ میں یہاں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت جو زمین اس مری ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے تحت بننے والی ہاؤسنگ سکیم کے لئے مختص کی گئی ہے وہ حکومت کی زمین ہے۔ حکومت کی زمین ہونے کی وجہ سے حکومت کو اس سلسلے میں کوئی compensation نہیں دینی پڑے گی اور مالی طور پر ہمیں کوئی زیادہ بوجھ نہیں برداشت کرنا پڑے گا۔

دوسری بات' انھوں نے فرمایا ہے کہ جنگلات کا نقصان ہوگا۔ میں سمجھتا ہوں کہ مری میں سب زمینوں پر ہی جنگلات ہیں۔ اگر عام آدمی کی زمین لی جائے گی تو وہاں بھی جنگلات ہیں اور اگر حکومت کی زمین لی جائے گی تو وہاں بھی جنگلات ہیں لیکن یہاں میں یہ وضاحت ضرور کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت اس سکیم کا جو بلیو پرنٹ تیار کیا گیا ہے اس میں اس بات کو مدنظر رکھا گیا ہے کہ جنگلات کا کم سے کم نقصان ہو۔ انشاء اللہ تعالیٰ میں اپنے بھائی کو یقین دلاتا ہوں کہ اس کے لئے ہم نے foreign consultants سے بھی رائے لی ہے اور ہم اس کی development اس طریقے سے کر رہے ہیں تاکہ کم سے کم درخت ضائع ہوں اور حکومت کو اس بات کا احساس ہے کہ درخت قومی سرمایہ ہیں لہذا ان کا ضیاع نہیں ہونا چاہئے۔ چنانچہ اس بات کو ہم نے پہلے سے مدنظر رکھا ہوا ہے۔

جناب سپیکر! انھوں نے تیسری بات تحصیل کوٹلی ستیاں کے متعلق کی ہے۔ میں ان کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ چونکہ یہ سکیم مری کے علاقے میں بن رہی ہے' وہ علاقہ تحصیل مری کا ہے تو ظاہری طور پر مری تحصیل کے لوگوں کو ہی اس سے benefit ہونا ہے۔ یہ حقیقت بھی اپنی جگہ پر ہے کہ تحصیل کوٹلی ستیاں اس مقام کے ساتھ بالکل ملحق ہے تو naturally تحصیل کوٹلی ستیاں کے عوام بھی اس سے مستفید ہوں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ کے اس سکیم کو نافذ کرنے کے فیصلے سے تحصیل مری اور تحصیل کوٹلی ستیاں کے عوام بہت بہتر طور پر مستفید ہوں گے۔ اس علاقے میں economic activity generate ہو گی اور یہ سب کچھ لوگوں کے مفاد میں کیا جا رہا ہے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ترمیم قابل پذیرائی نہیں ہے۔ اسے رد فرمایا جائے۔ شکریہ

MR SPEAKER: Thank you The amendment moved and the question is

> "That in Clause 7 of the Bill, as recommended by Standing Committee on Communications and Works, in sub-clause (3), in para (c), between the word "immovable" and semicolon, apearing at the end, the words "within the area of this scheme" be inserted "

(The motion was lost.)

MR SPEAKER: The next amendment is from Syed Ihsan Ullah Waqas, Ch Asghar Ali Gujjar, Mr Arshad Mehmood Baggu, Dr Syed Waseem Akhtar, Syed Ejaz Hussain Bokhari, Maulana Mufti Ghulam Farid Hazarvi, Ch Muhammad Shaukat, Miss Zarb-un-Nisa Qureshi, Mrs Tahira Munir, Mr Muhammad Waqas and Raja Muhammad Shafqat Khan Abbasi Syed Ihsan Ullah Waqas may move it.

SYED IHSAN ULLAH WAQAS: I move.

> "That in Clause 7 of the Bill, as recommended by Standing Committee on Communications and Works, in sub-clause (3), in para (e), before the semicolon, appearing at the end, the words "within the specified area of this scheme" be added."

MR SPEAKER: The motion moved is

> "That in Clause 7 of the Bill, as recommended by Standing Committee on Communications and Works, in sub-clause (3), in para (e), before the semicolon, appearing at the end, the words "within the specified area of this scheme" be added."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: I oppose it, Sir

جناب سپیکر، لاء منسٹر صاحب اسے oppose کرتے ہیں۔ سید احسان اللہ وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص: جناب والا! میں نے یہ ترمیم اس لئے پیش کی ہے کہ اس میں یہ الفاظ add کئے جائیں within the specified area of this scheme ہوتا یہ ہے کہ ایک مخصوص ایریا کے لئے تو ایک ڈویلپمنٹ اتھارٹی بنتی ہے۔ جیسے اسلام آباد میں ہوا جس سکیم کا انھوں نے نیو اسلام آباد سٹی نام رکھا تھا اس میں کچھ لوگ، لوگوں کے کروڑوں روپے کھا کر ملک سے بھاگ گئے۔ اب اسی طرح نیو مری ایریا جیسی چیزیں بننا شروع ہو جائیں گی۔ اس لئے اگر اتھارٹی کو ایک مخصوص ایریے کے لئے کر دیا جائے تو پھر اگر کوئی اس کے علاوہ اس کا نام استعمال کرنے کی کوشش کرے گا تو وہ قانونی طور پر غلط ہو گا لیکن اس ترمیم سے ایسا کوئی کر نہیں سکے گا۔ میں نے تو اس لئے ترمیم دی

ہے کہ آپ جو مری کی ڈویلپمنٹ کرنا چاہتے ہیں اس کا کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔ جیسے اسلام آباد میں نیو اسلام آباد سٹی کے نام پر لوگ اربوں روپے کھا کر بھاگ گئے ہیں اور متاثرہ لوگ مارے مارے ان کے پیچھے پھر رہے ہیں لیکن ان کا کوئی اتا پتا ہی نہیں ہے۔ اگر آپ نے یہاں پر بھی یہ الفاظ add نہ کئے تو یہاں پر بھی لوگ جعلی سکیمیں بنائیں گے اور لوگوں کے پیسے لے کر بھاگ جائیں گے۔

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔ چودھری اصغر علی گجر صاحب!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! میرے بھائی احسان اللہ وقاص صاحب نے جو بات کہی ہے۔ دراصل جب ایک دفعہ قانون بن جاتا ہے تو پھر اس میں کوئی تبدیلی کرنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ ہم نے جو ترامیم دی ہیں بلکہ آپ اسی ترمیم میں ملاحظہ فرمائیں کہ یہ پورے پاکستان میں ایسا ہوتا ہے کہ ایک جگہ specific نہیں کی جاتی تو لوگ اسے extend کرتے کرتے آگے لے جاتے ہیں اور لوگ اس جال میں پھنس جاتے ہیں۔ ہم نے اس میں یہ ترمیم دی ہے کہ اس سکیم کے specified area کو add کیا جائے۔ ہم اس میں کوئی اور تبدیلی نہیں چاہتے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ سید اعجاز حسین بخاری صاحب!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ مولانا مفتی غلام فرید ہزاروی صاحب!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ چودھری محمد شوکت!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔۔۔ مس زیب النساء قریشی صاحبہ!

محترمہ زیب النساء قریشی، جناب سپیکر! اس کا مقصد یہ ہے کہ مری کے علاقے کو ترقی دی جائے اور لوگ اس سے فائدہ اٹھائیں۔ یہ ایک اچھی بات ہے لیکن میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ اس کو اسی علاقے کے اندر رہنا چاہئے۔ یہ نہ ہو کہ باہر چلا جائے۔ جیسا کہ ابھی ہمارے بھائی احسان اللہ وقاص صاحب نے کہا ہے کہ اس سے بہت سے لوگ ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں۔ یہ نہیں ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ مسز طاہرہ منیر صاحبہ!

محترمہ طاہرہ منیر، جناب سپیکر! جو یہ ترمیم پیش کی گئی ہے اس کا یہی مقصد ہے کہ اس نام پر

بہت سی جگہوں پر اس طرح کی سکیمیں قائم ہوں گی اور اس طرح لوگوں کے ساتھ دھوکے کا بھی خطرہ ہے۔ اس لئے اگر یہ لفظ add کر دیا جائے تو پھر اس چیز کا خدشہ نہیں رہے گا۔ اس لئے میری گزارش ہے کہ ہماری اس ترمیم کو منظور فرمایا جائے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جناب محمد وقاص صاحب!--- تشریف نہیں رکھتے۔ راجہ محمد شفقت خان عباسی صاحب!

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! احسان اللہ وقاص صاحب اور دوسرے دوستوں نے جو بات کی ہے میں اس کو endorse کرتا ہوں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جناب وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ جو یہ ترمیم پیش کی گئی ہے اور اس میں کہا گیا ہے within the specified area of this scheme اس میں جن خدشات کا اظہار کیا گیا ہے اور جس طرح احسان اللہ وقاص صاحب نے اس سکیم کے حوالے سے فرمایا ہے کہ اس سے پہلے اسلام آباد میں نیو اسلام آباد سٹی قائم کیا گیا اور وہاں پر لوگوں کے ساتھ فراڈ ہوا تو میں عرض کروں گا کہ ان سکیموں میں اور اس سکیم میں ایک تھوڑا سا بنیادی فرق ہے۔ ان سکیموں میں حکومت کی اپنی نیت ٹھیک نہیں تھی اور حکومت نے اس میں پرائیویٹ شیئرز کو رکھا اور حکومت پرائیویٹ لوگوں کے ساتھ مل کر کاروبار کرنا چاہ رہی تھی۔ ہماری نیت پر شک اس لئے نہیں کہ آج بھی لاکھوں لوگ ایسے موجود ہیں جو اسلام آباد نیو سٹی کے نام پر پیسے گنوا چکے ہیں اور کن لوگوں نے لوٹے ہیں وہ آپ کو بھی پتا ہے اور مجھے بھی پتا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہ رہا تھا کہ یہ سکیم totally government sponsored scheme ہے---

جناب محمد وقاص، جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی وقاص صاحب!

جناب محمد وقاص: جناب سپیکر! میں محترم وزیر قانون کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ اگر انھیں پتا ہے کہ اسلام آباد یونیورسٹی میں لوٹنے والے کون لوگ ہیں تو یہ ان کے خلاف کارروائی کیوں نہیں کرتے؟

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! وہ تو ویسے ہی جیلوں میں ہیں ان کے خلاف کیا کارروائی کریں؟ وہ تو already جیلوں میں ہیں۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: میں تو حقائق کی بات کر رہا ہوں۔ بہت تکلیف ہوتی ہے۔

محترمہ عابدہ جاوید: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: محترمہ بل پیش ہو چکا ہے اس لئے پوائنٹ آف آرڈر raise نہیں ہو سکتا۔ پلیز! آپ تشریف رکھیں۔ محترمہ پلیز! آپ تشریف رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہ رہا تھا کہ یہ سکیم totally گورنمنٹ کی سکیم ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اس میں اس قسم کے کسی حصے کا کوئی امکان نہیں ہے۔ شکریہ

MR SPEAKER: The amendment moved and the question is

> That in Clause [illegible] of the Bill, as recommended by Standing Committee on Communications and Works, in sub-clause (3), in para (e), before the semicolon, appearing at the end, the words within the specified area of this scheme be added

(The motion was lost)

MR SPEAKER : The next amendment is from Syed Ihsan Ullah Waqas, Ch Asghar Ali Gujjar, Mr Arshad Mehmood Baggu, Dr Syed Waseem Akhtar, Syed Ejaz Hussain Bokhari, Maulana Mufti Ghulam Farid Hazarvi, Ch Muhammad Shaukat, Miss Zaib-un-Nisa Qureshi, Mrs Tahira Munir, Mr Muhammad Waqas and Raja Muhammad Shafqat Khan Abbasi Syed Ihsan Ullah Waqas may move it.

SYED IHSAN ULLAH WAQAS Sir, I move

> "That in Clause 7 of the Bill, as recommended by Standing Committee on Communications and Works, in sub-clause (3), in para (m), after the word "such", appearing for the first time, the expression "special" and after the words "committees", occurring for the first time, the words "and sub-committees" be added respectively "

MR SPEAKER: The motion moved is

> "That in Clause 7 of the Bill, as recommended by Standing Committee on Communications and Works, in sub-clause (3), in para (m), after the word "such", appearing for the first time, the expression "special" and after the words "committees", occurring for the first time, the words "and sub-committees" be added respectively "

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: I oppose it, Sir.

جناب سپیکر، سید احسان اللہ وقاص!

سید احسان اللہ وقاص: جناب والا! یہ جو بل تیار کیا گیا ہے انہوں نے بنیادی طور پر سی۔ڈی۔اے کے بل کو دیکھ کر تیار کیا ہے۔ہم نے اس کا تقابلی جائزہ لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی اور کراچی ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے ساتھ کیا ہے۔ہمیں کچھ الفاظ جو بہتر نظر آئے ہیں وہ ہم نے اس بل کو مزید بہتر بنانے کے لئے شامل کئے ہیں اور یہ ترمیم پیش کی ہے۔یہ ٹیکنیکل چیزیں ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ یہ جو بل لایا جارہا ہے اس میں بہتری آئے۔اس لئے یہ الفاظ اس میں add کئے جائیں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔چودھری اصغر علی گجر! تشریف نہیں رکھتے۔۔۔ جناب ارشد محمود بگو!

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! اس بل میں ہم نے جو دو ترامیم پیش کی ہیں وہ یہ ہیں کہ ایک سپیشل کمیٹی اور ایک سب کمیٹی بنا دی جائے۔اس سے کہ جب یہ بل بن جائے گا تو جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ پھر اس میں کوئی تبدیلی کرنا مشکل ہو جائے گا۔جس طرح سے یہ نیو مری ڈویلپمنٹ اتھارٹی بنائی جارہی ہے اس میں تو اس بات کی بہت ضرورت ہے کہ اس کو باریک بینی سے دیکھا جائے اور اس پر کام کیا جائے۔لہذا ہم نے اس میں یہ کہا ہے کہ آپ نے جو کمیٹی recommend کی ہے اس میں ایک سپیشل کمیٹی اور ایک سب کمیٹی کو بھی add کر لیا جائے۔شکریہ

جناب سپیکر، شکریہ۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے' سید اعجاز حسین بخاری!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے' مولانا مفتی غلام فرید ہزاروی صاحب!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے' چودھری محمد شوکت صاحب!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ مس زیب النساء قریشی!

محترمہ زیب النساء قریشی: میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ ہم قانون سازی کے کام کو اچھے طریقے سے آگے لے کر چل سکیں تاکہ اس قانون کے بہتر نتائج مرتب ہوں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ مسز طاہرہ منیر!

محترمہ طاہرہ منیر: جی' میں بھی اسی بات کی تائید کرتی ہوں کہ آپ جو کمیٹی بنا رہے ہیں اس کے

ساتھ سپیشل کمیٹی اور سب کمیٹی بنانا بھی ضروری ہے تاکہ کام کو بہتر انداز میں آگے لے جایا جاسکے۔

جناب سپیکر، مسٹر محمد وقاص صاحب!

جناب محمد وقاص، جناب والا! میں بھی اسی بات کی تائید کرتا ہوں۔ شکریہ

جناب سپیکر، شکریہ۔ راجہ محمد شفقت خان عباسی!

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، شکریہ' جناب سپیکر! احسان اللہ وقاص صاحب نے ٹھیک کہا ہے کہ اس شہر بے مثال کو آباد کرنے کے لئے جو کمیٹی بنی ہے اس کے سربراہ وزیراعلیٰ ہوں گے اور باقی 7 سیکرٹری صاحبان اس کے ممبر ہوں گے۔ اس ایوان کے نمائندوں کو تو آپ ignore کر رہے ہیں' صرف اس لئے کہ وہ (ق) لیگ میں نہیں ہیں۔ ایم۔این۔ایز کو بھی آپ اس میں آؤٹ کر رہے ہیں' وہاں کے تحصیل ناظم کا تعلق بھی اسی جماعت سے ہے' ان کو بھی out کر رہے ہیں۔ ڈسٹرکٹ راولپنڈی کے جو ضلعی ناظم ہیں اس کو بھی آپ out کر رہے ہیں اس لئے میری یہ گزارش ہوگی کہ کم از کم ایک sub committee بنائیں جو ان معاملات کو دیکھ سکے۔ پنجاب کے سارے کے سارے سیکرٹری کم از کم سات سیکرٹری صاحبان اس میں accommodate ہو گئے ہیں۔ وہ لوگ بیورو کریٹس ہیں اس لئے sub committee کا ہونا لازمی ہے۔

جناب سپیکر، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! اس سلسلے میں میری پہلی گزارش تو یہ ہے کہ احسان اللہ وقاص صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ یہ شاید کیپیٹل ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے رولز دیکھ کر ہم نے اس ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے رولز بنائے ہیں۔ یہ تاثر غلط ہے اور انہوں نے پھر اس کا حل یہ نکالا کہ ایل۔ڈی۔اے کے بل کو دیکھ کر ہمیں یہ ترمیم suggest کی کہ یہ ترمیم ہونی چاہئے۔ میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ ہم نے اپنی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ بل بنایا ہے۔ اس میں کسی قسم کا کوئی سقم نہیں چھوڑا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ ادارہ کامیابی سے ہمکنار ہوگا۔

جناب سپیکر، شکریہ

The amendment moved and the question is.

> "That in Clause 7 of the Bill, as recommended by Standing Committee on Communications and Works, in sub-clause (3), in para (m), after the word "such", appearing for the first time, the expression "special" and after the words "committees", occurring for the first time, the words "and sub-committees" be added respectively."

(The motion was lost.)

MR SPEAKER: The next amendment is from Raja Muhammad Shafqat Khan Abbasi, Ch Ejaz Ahmad Samma, Ch Muhammad Ashraf Kamboh, Mr Ehsan-ul-Haq Ahsan Noulatia, Rana Sana Ullah Khan, Sheikh Amjad Aziz, Rana Aftab Ahmad Khan, Mr Sami Ullah Khan and Mr Ali Hassan Raza Qazi

Since this amendment is substantially identical to the amendment motion which has been just lost, therefore, the same is inadmissible under Rules 106(b) and 198 (4) and it is ruled out of order

The next amendment is from Syed Ihsan Ullah Waqas, Ch Asghar Ali Gujjar, Mr Arshad Mehmood Baggu, Dr Syed Waseem Akhtar, Syed Ejaz Hussain Bokhari, Maulana Mufti Ghulam Farid Hazarvi, Ch Muhammad Shaukat, Miss Zaib-un-Nisa Qureshi, Mrs Tahira Munir, Mr

Muhammad Waqas and Raja Muhammad Shafqat Khan Abbasi.

Syed Ihsan Ullah Waqas may move it

SYED IHSAN ULLAH WAQAS: Sir, I move:

> "That in Clause 7 of the Bill, as recommended by Standing Committee on Communications and Works, in sub-clause (5), between the word "Authority" and the "full-stop", appearing at the end, the words "without effecting the basic master plan and the master programme" be inserted."

MR SPEAKER: The motion moved is

> "That in Clause 7 of the Bill, as recommended by Standing Committee on Communications and Works, in sub-clause (5), between the word "Authority" and the "full-stop", appearing at the end, the words "without effecting the basic master plan and the master programme" be inserted."

وزیر قانون و پارلیمانی امور: میں اس کی مخالفت کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: وزیر قانون اس کو oppose کرتے ہیں۔ جی سید احسان اللہ وقاص!

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ محترم لا منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ یہ سی۔ڈی۔اے کی کاپی نہیں ہے۔ آپ سی۔ڈی۔اے کا بل نکال لیں۔ اس میں پیرے کے پیرے وہی ہیں صرف لفظ بدلے گئے ہیں۔ جہاں اسلام آباد لکھا ہوا ہے وہاں پر نیو مری ڈویلپمنٹ اتھارٹی کا لفظ کر دیا گیا ہے۔ بہرحال اس میں کوئی حرج نہیں۔ 'basic law' ایک ہی ہوتا ہے' اسے مختلف چیزوں میں مختلف انداز میں adjust کر لیا جاتا ہے۔ میں نے یہ عرض کیا تھا کہ ہم نے اس کا comparison

ایل۔ڈی۔اے کے ساتھ اور کے۔ڈی۔اے کے ساتھ بھی کیا۔ اس میں جو چیزیں ہمیں بہتر محسوس ہوئیں یا miss ہو گئی تھیں وہ ہم نے اس میں شامل کی ہیں۔ اس amendment میں بھی ہم نے کہا ہے کہ ماسٹر پلان کو effect نہ کیا جائے۔ ہم یہ کہنا چاہتے ہیں اور یہ چیز سی۔ڈی۔اے کے rules کے اندر موجود ہے اور اسلام آباد کے basic master plan میں تبدیلی کرنے کی کسی کو کوئی اجازت نہیں ہے۔ اگر آپ نے یہ اختیار دے دیا تو جس طرح کی ماضی میں بھی حکومتیں آتی رہی ہیں تو وہ سارا حلیہ بگاڑ دیتی ہیں' جو پلاٹ green belt کے لئے مختص کیا جاتا ہے تو وہاں دکانیں بنا کر اپنے لوگوں کو الاٹ کر دیتے ہیں۔ ماسٹر پلان کے اندر جو پلاٹ قبرستان کے لئے رکھے جاتے ہیں اس کے بھی اڑھائی اڑھائی اور تین تین مرلے کے پلاٹ بنا کر اپنے لوگوں کو نواز دیا جاتا ہے جس سے سارے کا سارا ماسٹر پلان تباہ ہو جاتا ہے۔ ہم تو اس کے تحفظ کی فکر کر رہے ہیں کہ اس کا جو بھی ماسٹر پلان بنے اس میں کسی کو تبدیلی کی اجازت نہیں ہونی چاہئے' ہم صرف یہ چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ چودھری اصغر علی گجر صاحب!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ جناب ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! احسان اللہ وقاص صاحب نے جو بات کہی ہے میں اسے تھوڑا سا آگے بڑھاتا ہوں۔ میں ممبران ایوان کو مثال دیتا ہوں کہ سیالکوٹ میں green belt بنائی گئی تھی اور اس ماسٹر پلان میں تبدیلی کی اجازت تھی تو اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ بعد میں وہاں کی میونسپلٹی نے green belt کے پلاٹ اور دکانیں بنا بنا کر لوگوں کو بیچ دیں۔ ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ basic master plan میں اس شق کو شامل کیا جائے کہ اس کو خراب نہ کیا جائے۔ کوئی اس میں تبدیلی نہ کر سکے۔ ہماری اس میں یہ ترمیم ہے اور میرا خیال ہے اس میں حکومت کو اعتراض نہیں ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ سید اعجاز حسین بخاری صاحب!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ مولانا مفتی غلام فرید ہزاروی صاحب!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ چودھری محمد شوکت صاحب!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ مس زیب النساء قریشی صاحبہ!

محترمہ زیب النساء قریشی، جناب سپیکر! اتھارٹیز اس لئے بنائی جاتی ہیں کہ وہ کچھ بہترین مقاصد کے لئے کام کریں لیکن انہیں اتنا با اختیار نہیں ہونا چاہئے کہ وہ اپنی من مانی کریں اور وہ جس مقصد کے لئے بنائی گئی ہیں وہ ان مقاصد کو کھو دیں تو اسی لئے یہ بات کی گئی ہے۔

جناب سپیکر، شکریہ جی' محترمہ طاہرہ منیر صاحبہ!

محترمہ طاہرہ منیر، جناب سپیکر! میں اس میں یہی چیز دوبارہ دہراؤں گی کہ کسی اتھارٹی کو یہ اختیار نہیں ہونا چاہئے کہ وہ ماسٹر پلان میں تبدیلی لائیں کیونکہ اس کی وجہ سے پورا پروگرام گڑبڑ ہو سکتا ہے۔

جناب سپیکر، شکریہ جی۔ جناب محمد وقاص!

جناب محمد وقاص، جناب سپیکر! اس میں میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ پلان بنانے والا اپنے سامنے کچھ مقاصد رکھتا ہے۔ جس طرح انہوں نے اسے ڈیزائن کیا ہے تو ان کے سامنے کوئی ultimate end ہے۔ اگر کل کوئی اور آ جاتا ہے اور وہ اس میں تبدیلیاں کرتا ہے تو وہ مقاصد حاصل نہیں ہو سکتے۔ اس میں تسلسل کے لئے ضروری ہے کہ کچھ ایسی پابندیاں لگائی جائیں جن سے اس کے ماسٹر پلان کو تبدیل نہ کیا جا سکے۔ میں اس کی مثال دیتا ہوں کہ پشاور تک موٹر وے کو اب ایکسپریس وے بنا دیا گیا ہے۔ یہ بنیادی طور 6 lane تھی' اسے کبھی کوئی گورنمنٹ 4 lane کر دیتی ہے' پھر کوئی دوسری گورنمنٹ 6 lane کر دیتی ہے تو اس کا حلیہ ہی بگڑ جاتا ہے تو اس کے بنیادی سٹرکچر کو تبدیل نہ کرنے کی جو ترمیم ہے میرے خیال میں اچھی ہے' اسے accept کر لینا چاہئے۔

جناب سپیکر، شکریہ جی' راجہ محمد شفقت خان عباسی صاحب!

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، شکریہ' جناب سپیکر! اس میں ہرج کوئی نہیں ہے کہ اس میں یہ بات لکھ دی جائے جو اس شہر اور قانون کے لئے بہتر ہو گا اس لئے کہ مری شہر جس میں آپ سب حضرات جاتے ہیں اور منسٹر صاحب بھی جون جولائی میں بہت آتے ہیں' آج کل کم آ رہے ہیں۔

کسی زمانے میں مری شہر کی ایک بات تھی کہ مری شہر کا ماسٹر پلان جو انگریز کے زمانے میں بنا تھا اس میں تھا کہ مال روڈ کی ایک سائیڈ پر صرف کنسٹرکشن ہوگی' دوسری سائیڈ پر نہیں ہوگی۔ اس زمانے میں تو پابندی ہوا کرتی تھی۔ پچھلے پانچ دس سالوں سے اور خاص طور پر پچھلے تین سالوں میں مری شہر میں جس طرح ناجائز طریقے سے تعمیرات ہوئیں انہوں نے مری شہر کا حلیہ ہی بگاڑ دیا۔ پچھلے سال وہاں سوئٹزر لینڈ کے ماہرین آئے تو انہوں نے رپورٹ دی کہ ہر سال لینڈ سلائیڈنگ کی وجہ سے مری شہر اتنے inches نیچے گر رہا ہے۔ اس پلان کو چیک کرنے کے لئے آج وہاں کوئی نہیں ہے۔ وہاں ایک کمیٹی بنا دی گئی ہے جس میں ایک کونسلر صاحب فیصلہ کرتے ہیں کہ یہ تعمیر ہونی چاہئے اور یہ تعمیر نہیں ہونی چاہئے۔ اس کے بارے میں ہم نے یہاں اسمبلی میں بھی بات کی۔ میں جناب چیف سیکرٹری پنجاب اور سیکرٹری لوکل گورنمنٹ پنجاب کا مشکور ہوں کہ جنہوں نے غیر قانونی تعمیرات پر پابندی لگائی۔ میں آج بھی اس حوالے سے بات کرتا ہوں کہ غیر قانونی تعمیرات پر پابندی ہونے کے باوجود بھی آج بھی مری میں اسی طرح کرپشن کے ذریعے وہاں تعمیرات ہو رہی ہیں۔ جن کے ہاتھ لمبے ہیں اور ان کے معاملات دور تک جاتے ہیں وہ مری کی اس خوبصورتی کو داغدار کر رہے ہیں اس لئے کہ آج devolution plan ہونے کے بعد کوئی چیک نہیں کرتا۔ جب devolution plan نہیں تھا تو راولپنڈی ضلع کے ڈپٹی کمشنر اور کمشنر level کی ایک کمیٹی بنی تھی جو مری شہر میں تعمیرات کی اجازت دیا کرتی تھی۔ آج وہاں ایک کونسلر کی کمیٹی ہے اور وہ فیصلے کرتی ہے جس کا آئی کیو level یہ ہے اس لئے شاہ صاحب نے یہ بات تجویز کی ہے کہ کوئی ایسی بات نہ ہو جس سے ماسٹر پلان کی خلاف ورزی ہو تو اس سے کوئی ہرج نہیں ہو گا۔ جس طرح انہوں نے بات کی کہ یہ بل سارے کا سارا سی۔ڈی۔اے کی نقل ہے تو اس حوالے سے میں ان سے تھوڑا سا اختلاف کروں گا۔ اسی اسمبلی نے 1976 میں مری کہوڈ ڈویلپمنٹ اتھارٹی ایکٹ پاس کیا تھا یہ مکمل طور پر اس کا چربہ ہے سوائے اس کے کہ اس میں یہ ترمیم کی گئی ہے کہ وہاں ہم نے ایریے کو 2000 ایکڑ پر confine کر دیا اور وہاں کا اس زمانے کا ایم۔این۔اے وہاں کا ایم۔پی۔اے تحصیل میونسپل کارپوریشن کا چیئرمین اور ضلع

کونسل کا چیئرمین ایم۔کے۔ڈی۔اے کے ممبر تھے جن کی وجہ سے ایم۔کے۔ڈی۔اے کے معاملات صاف اور شفاف تھے لیکن آج ہماری سمجھ سے یہ بات بالاتر ہے کہ کیا وجہ ہے اور میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ آپ اس میں سے ایم۔پی۔ایز کو نکال دیں لیکن وہاں کے باقی منتخب لوگوں کو کیوں ignore کریں؟ اس تنے شہر کے سارے کے سارے معاملات کیوں 7 سیکرٹری صاحبان کے حوالے کریں؟ میں یقین سے کہتا ہوں اور میں کسی کا نام نہیں لیتا کہ سوائے سیکرٹری انوائرنمنٹ اور سیکرٹری فارسٹ کے، کسی کو نہیں پتا کہ وہ کس جگہ پر ہے۔ میں آج آپ کے حوالے سے راجہ بشارت صاحب سے گزارش کروں گا کہ ہمیں اعتماد میں لیا جائے کہ وہ کس جگہ پر ہے اور کتنا ایریا ہے۔ آپ نے جنگلات کے حوالے سے کہا' ہر چار فٹ کے فاصلے پر وہاں ایک درخت ہے اور میں کس طرح مان لوں۔ سارے ایم۔پی۔اے صاحبان جو کبھی پتریاٹہ کی چیئر لفٹ پر بیٹھے ہوں گے یا وزیر فوراز ہم بیٹھے ہوں گے' انہیں پتا ہو گا کہ وہاں کتنے درخت نظر آتے ہیں۔ اس تنے میں یہ چاہوں گا کہ راجہ صاحب آج اس بل کو باہر نکال دیں کہ اس شہر کے خدوخال کیا ہیں؟ وہ کون سے کنسلٹنٹ ہیں؟ باہر کی کون سی فرمز ہیں؟ کب اس کا نقشہ بنا اور اس نقشے میں کون کون سا ایریا آ رہا ہے؟---

جناب سپیکر: شکریہ' مہربانی۔ منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ پہلی بات یہ ہے کہ اس خدشے کا اظہار کیا گیا ہے کہ شاید کوئی دوسری آنے والی حکومت ماسٹر پلان میں کوئی تبدیلی کر سکے گی تو میں معزز اراکین کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی کا بل legislation کے ذریعے سے آ رہا ہے اور اس میں اگر کل کوئی ترمیم ہوتی ہے تو وہ صرف اور صرف اسمبلی کے ذریعے ہی ہوتی ہے۔ لہذا میں سمجھتا ہوں کہ آپ لوگ اس میں کوئی تبدیلی لانے کے competent ہوں گے اور کوئی فرد واحد اس میں تبدیلی نہیں کر سکے گا۔ دوسری بات جو اس ترمیم سے relevant نہیں تھی میں صرف شفقت عباسی صاحب کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کیونکہ انہوں نے بارہا یہ کہا کہ اس میں مقامی لوگوں کو نمائندگی کیوں نہیں دی جا رہی' ایک تو اس میں سرکاری ممبران ہیں'

اس کے علاوہ اس میں غیر سرکاری ممبران کی inclusion ہوئی ہے اور وہ چیف منسٹر صاحب کی صوابدید پر ہو گا اور انشاء اللہ تعالیٰ وہ بھی ہو گا لیکن میں تھوڑی سی وضاحت یہ کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے بار بار چیئرمین ضلع کونسل کی بات کی تو جس وقت مری کہوٹہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی بنی تھی اس وقت چیئرمین ضلع کونسل میں تھا۔ میں ان کی اطلاع کے لئے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت مجھے اس میں شامل نہیں کیا گیا تھا۔

جناب سپیکر: شکریہ۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ ابھی 1976 کا ایکٹ منگوالیں۔ اس میں جب پہلی دفعہ مری کہوٹہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی معرض وجود میں آئی تھی تو اس میں ضلع کونسل راولپنڈی کا چیئرمین---

جناب سپیکر: عباسی صاحب! آپ نے بات کر لی ہے۔ اس پر کوئی بحث تو نہیں کرنی ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔

The amendment moved and the question is:

> "That in Clause 7 of the Bill, as recommended by Standing Committee on Communications and Works, in sub-clause (5), between the word "Authority" and the full-stop appearing at the end, the words "without effecting the basic master plan and the master programme" be inserted."

(The motion was lost)

MR SPEAKER: The next amendment is from Raja Muhammad Shafqat Khan Abbasi, Chaudhry Ijaz Ahmad Samma, Ch Muhammad Ashraf Kamboh, Mr Ehsan-ul-Haq Ahsan Noulatia, Rana Sana Ullah Khan, Sheikh Amjad Aziz, Rana Aftab Ahmad Khan, Mr Sami Ullah Khan and Mr Ali Hassan Raza Qazi.

Since this amendment is substantially identical to the amendment motion which has been lost, therefore, the same is inadmissible under Rules 106(b) and 198(4) and it is ruled out of order

The question is

"That Clause 7 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

Clause 7 do stand part of the Bill.

MR SPEAKER: The next amendment is from Syed Ihsan Ullah Waqas, Ch Asghar Ali Gujjar, Mr Arshad Mehmood Baggu, Dr Syed Waseem Akhtar, Syed Ejaz Hussain Bokhari, Maulana Mufti Ghulam Farid Hazarvi, Ch Muhammad Shaukat, Miss Zaib-un-Nisa Qureshi, Mrs Tahira Munir, Mr Muhammad Waqas. Syed Ihsan Ullah Waqas may move it.

SYED IHSAN ULLAH WAQAS: I move:

> "That after Clause 7 of the Bill, as recommended by Standing Committee on Communications & Works, the following new clauses 7A, 7AA and 7AAA be added:-

"7A. **Compensation for damage.**- Where any damage is caused to any land in consequence of entry upon, survey, and taking levels on any land, there shall be paid compensation, the amount of which shall be determined in the manner and in accordance with the provisions of the rules made under this Act in this behalf."

"7AA. **Removal, etc; of buildings after hearing.**- The Authority shall not order or cause any building in the Specified Areas to be removed or demolished unless an opportunity of being heard has been given to the owner or occupier thereof, and his objections, if any, have been duly considered, and the Authority is satisfied that removal or demolition of the building is essential to the execution of its schemes."

"7AAA. **Schemes to be executed after calling objections.**- The Authority shall not execute or cause to be executed any scheme in the Specified Areas, unless the persons whose rights and interests are thereby affected have been given a reasonable opportunity to file their objections to such execution, and the Authority has heard such of them as it considers necessary."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That after Clause 7 of the Bill., as recommended by Standing Committee on Communications & Works, the following new clauses 7A, 7AA and 7AAA be added.-

"7A. Compensation for damage:- Where any damage is caused to any land in consequence of entry upon, survey, and taking levels on any land, there shall be paid compensation, the amount of which shall be determined in the manner and in accordance with the provisions of the rules made under this Act in this behalf "

"7AA. Removal, etc; of buildings after hearing:- The Authority shall not order or cause any building in the Specified Areas to be removed or demolished unless an opportunity of being heard has been given to the owner or occupier thereof, and his objections, if any, have been duly considered, and the Authority is satisfied that removal or demolition of the building is essential to the execution of its schemes."

"7AAA. Schemes to be executed after callingobjections:- The Authority shall not execute or cause to be executed any scheme in the Specified Areas, unless the persons

whose rights and interests are thereby affected have been given a reasonable opportunity to file their objections to such execution, and the Authority has heard such of them as it considers necessary."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: I oppose it, Sir.

جناب سپیکر، وزیر قانون صاحب اسے oppose کرتے ہیں۔ سید احسان اللہ وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! یہ جو ترامیم ہم نے دی ہیں یہ بنیادی حقوق کا مسئلہ ہے۔ یہ کسی کے مکان پر جا کر قبضہ کر لیں، اسے گرا دیں، اس کو نہ سنیں اور کوئی نئی سکیم کے لئے زمین کو لے لیں، آئین میں سب کو ایک بنیادی حق دیا گیا ہے۔ اس کے تحفظ کے لئے اس بل کو ہم نے مزید بہتر بنانے کے لئے یہ ترامیم دی ہیں۔ اس کا مقصد صرف یہی ہے کہ یہ لوگوں کی بات سنیں، جس کا یہ مکان لینا چاہیں، جس کی زمین لینا چاہیں تو اس کو hearing کا موقع دیں۔ اس میں یہ شامل کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ چودھری اصغر علی گجر صاحب!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ جناب ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! رانے اعجاز صاحب ہمارے پیچھے بیٹھ گئے ہیں اور ہمیں کہہ رہے ہیں کہ ہم یہ ترمیم واپس لے لیں کیونکہ حکومت نے تو آپ کی ماننی نہیں ہے۔ ہم نے کہا ہے کہ اچھی بات کا جھنڈا تو قائم رہنا چاہئے، کوئی مانے یا نہ مانے۔ ہم نے تو بڑے مختصر انداز میں چھوٹی چھوٹی ترامیم دی ہیں۔ اس میں آج حکومت کا یہ موڈ لگتا ہے کہ انھوں نے ہر صورت یہ بل منظور کرانا ہے اور ہم نے ہر صورت اپنی کوشش کرنی ہے۔

جناب سپیکر! جس طرح میرے بھائی نے کہا ہے کہ یہ بنیادی حقوق سے متعلق ہے۔ اگر یہ نیا شہر آباد کرتے ہیں تو اس کے راستے میں مکانات آئیں گے، کسی کی زمینیں آئیں گی، کسی کی

عمارات آئیں گی تو یقینی طور پر اس کو گرائیں گے یا اس کو خراب کریں گے۔ ہمارا موقف اس میں یہ ہے کہ اگر وہ عمارتیں گراتے ہیں تو اتھارٹی کا فرض ہے کہ ان لوگوں کو بلا کر، انہیں سن کر ان کا جو حق بنتا ہے وہ ان کا ازالہ کیا جائے۔ یہ حق پوری دنیا میں تسلیم کیا گیا ہے۔ اگر کسی علاقے میں یہ کچھ کرنا چاہتے ہیں تو اخبار میں اس کے لئے اشتہار دیں کہ اس میں ہم یہ کرنا چاہتے ہیں۔ یہ ہماری چھوٹی چھوٹی ترامیم ہیں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب!--- تشریف نہیں رکھتے۔ سید اعجاز حسین بخاری صاحب!--- تشریف نہیں رکھتے۔ مولانا مفتی غلام فرید ہزاروی صاحب!--- وہ بھی تشریف نہیں رکھتے۔ چودھری محمد شوکت صاحب!--- تشریف نہیں رکھتے--- محترمہ زیب النساء قریشی صاحبہ۔

محترمہ زیب النساء قریشی، جناب سپیکر! کلاز 7 کے بعد ہماری طرف سے 7A،7AA اور 7AAA کلازوں کے اضافے کی تجویز دی گئی ہے۔ اس کو اس کی اہمیت کے پیش نظر قانون میں شامل کیا جائے کیونکہ قانون بنیادی طور پر عوام کی خوش حالی اور علاقے کی ترقی کے لئے بنتے ہیں اور ہمیں قانون بناتے وقت کمزور لوگوں کو نہیں بھولنا چاہئے۔ جس کا نقصان ہوا ہے اس کو ہرجانہ دیا جائے اور اس میں اشتہار بھی دیا جائے تاکہ وہ دیکھ سکیں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ محترمہ طاہرہ منیر صاحبہ!

محترمہ طاہرہ منیر، جناب سپیکر! عوام کی بہتری کے لئے ہی سکیمیں بنتی ہیں اور انہی کے فائدے کے لئے سارے کام ہوتے ہیں۔ اس میں صرف یہی تجویز ہے کہ اگر ان کو کسی طریقے سے نقصان پہنچے تو پھر ان کو اس کا ہرجانہ دیا جائے اور اگر کوئی مکان وغیرہ گرانے کا کام ہے تو اس پر اشتہار ضرور دے دیا جائے۔

جناب سپیکر، جناب محمد وقاص صاحب!

جناب محمد وقاص، جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں ایوان کی توجہ The Punjab Land

Acquisition Act پر دلانا چاہتا ہوں۔ اس پر اسلامی نظریاتی کونسل نے اپنی رپورٹ میں یہ سفارش مرتب کی تھی کہ جس سے بھی سرکاری مقصد کے لئے کوئی زمین لی جائے گی یا اس کے کسی زیر عمل چیز کو نقصان پہنچے گا تو اس کا باقاعدہ مارکیٹ ریٹ کے مطابق اسے معاوضہ دیا جائے گا اور یہ تو میرے خیال میں ایک اسلامی اصول بھی ہے' اس کو سامنے رکھنا چاہئے۔ یہ جو 7(AA) اور 7(AAA) ہے' میں اس کے بارے میں بھی یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک جگہ کا قاضی بنا کر بھیجا تو حضرت علی نے کہا کہ یا رسول اللہ! میں نے کبھی یہ کام کیا نہیں ہے' مجھ سے غلطی نہ ہو جائے تو آپ نے فرمایا کہ دونوں فریقین کی بات سننا اور پھر فیصلہ کرنا۔ دوسرے فریق کی بات سننا یہ اس کا بنیادی انسانی حق ہے۔ اگر آپ اسے محروم کر دیں گے تو اس کا مطلب ہے کہ آپ اسے اس حق سے محروم کر رہے ہیں اس لئے ہم نے یہ (amendments) دی ہیں اور اسمبلی کو لازمی طور پر منظور کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی' لا منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو ترامیم دی گئی ہیں یہ totally misconception کا نتیجہ ہیں اور میں تو پہلے بھی وضاحت کر چکا ہوں کہ یہ سرکاری زمین ہے۔ حکومت اپنی تین ہزار ایکڑ اراضی پر یہ شہر بنانا چاہ رہی ہے۔ نہ ہم کوئی acquisition کر رہے ہیں' نہ کسی کا وہاں پر مکان ہے اور نہ کسی کی وہاں ایسی کوئی پراپرٹی ہے کہ جس کو نقصان ہو اور جس کا ہم معاوضہ دیں اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ بالکل غیر ضروری ترامیم ہیں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر!۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: اس وقت جو بل زیر غور ہے اس میں کوئی پرائیویٹ پراپرٹی نہیں آتی۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! پلیز تشریف رکھیں۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! اس میں جو قانون ہے وہ آج کے لئے یا کل کے لئے نہیں بنتا۔ چودھری ظہیر صاحب کو انگریزوں کے نام پر تھوڑا سا غصہ آیا تھا۔ آج سے پہلے انگریزوں نے جو قانون بنائے تھے کہ جو کسی کی قابل تعریف چیز ہوتی ہے اس کی تعریف کرنی چاہئے۔ جب وہ قانون بناتے تھے تو وہ اس پر غور و خوض کرتے تھے' اس پر بحث ہوتی تھی' اخبارات میں آتا تھا اور وہ اس کو implement کرتے تھے۔

MR SPEAKER: The amendment moved and the question is.

That after Clause 7 of the Bill, as recommended by Standing Committee on Communications and Works, the following new clauses 7A, 7AA and 7AAA be added:-

"7A. **Compensation for damage:-** Where any damage is caused to any land in consequence of entry upon, survey, and taking levels on any land, there shall be paid compensation, the amount of which shall be determined in the manner in accordance with the provisions of the rules made under this Act in this behalf."

"7AA. **Removal, etc; of buildings after hearing:-** The Authority shall not order or cause any building in the Specified Areas to be removed or demolished unless an opportunity of being heard has been given to the owner or occupier thereof, and his objections, if any, have been duly considered, and the Authority is satisfied that removal or demolition of the building is essential to the execution of its schemes."

"7AAA. Schemes to be executed after calling objections:- The Authority shall not execute or cause to be executed any scheme in the Specified Areas, unless the persons whose rights and interests are thereby affected have been given a reasonable opportunity to file their objections to such execution, and the Authority has heard such of them as it considers necessary."

(The motion was lost)

CLAUSE - 8

MR SPEAKER : Now, Clause 8 of the Bill is under consideration There are six amendments in it The first amendment is from Raja Muhammad Shafqat Khan Abbasi

راجہ محمد شفقت خان عباسی تشریف نہیں رکھتے۔ محرک چونکہ تشریف فرما نہیں ہیں لہذا ترمیم dispose of کی جاتی ہے۔

The next amendment is from Rana Aftab Ahmad Khan, Ch Ejaz Ahmad Samma, Mr Sami Ullah Khan, Mr Ali Hassan Raza Qazi, Mr Ehsan-ul-Haq Ahsan Noulatia, Sheikh Amjad Aziz, Raja Muhammad Shafqat Khan Abbasi and Rana Sana Ullah Khan

Since this amendment is substantially identical to the amendment motion which has just been lost, therefore, the same is inadmissible under Rule 106 (b).

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر!---

جناب سپیکر، آپ تشریف رکھیں۔ یہ اگلی motion بھی آپ ہی کی ہے۔ آپ اس وقت تشریف نہیں رکھتے تھے۔ لہٰذا وہ dispose of ہو گئی ہے۔

The next amendment is from Syed Ihsan Ullah Waqas, Ch Asghar Ali Gujjar, Mr Arshad Mehmood Baggu, Dr Syed Waseem Akhtar, Syed Ejaz Hussain Bokhari, Maulana Mufti Ghulam Farid Hazarvi, Ch Muhammad Shaukat, Miss Zaib-un-Nisa Qureshi, Mrs Tahira Munir, Mr Muhammad Waqas and Raja Muhammad Shafqat Khan Abbasi. Syed Ihsan Ullah Waqas may move it.

SYED IHSAN ULLAH WAQAS: I move

> "That in Clause 8 of the Bill, as recommended by Standing Committee on Communications and Works, in sub-clause (2), after the word, "experts", appearing in line 1, the comma and word, "consultants" be added."

MR SPEAKER : The motion moved is

> "That in Clause 8 of the Bill as recommended by Standing Committee on Communications and Works, in sub-clause (2), after the word, "experts", appearing in line 1, the comma and word, "consultants" be added."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: I oppose it, Sir

جناب سپیکر، لاء منسٹر صاحب اسے oppose کرتے ہیں۔ سید احسان اللہ وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے اور میں اس کے بارے میں بات کرنے سے پہلے یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ یہ ہماری amendments زیادہ تر اس بل کو بہتر بنانے کے لئے ہیں۔ میں درخواست کرتا ہوں کہ اگر لاء منسٹر صاحب ہمارے ساتھ بیٹھ جائیں' جو چیزیں اس بل کو بہتر بنانے کے لئے ہوں' وہ ان کو accept کرلیں اور جو وہ سمجھتے ہیں کہ غیر ضروری ہیں ہم ان کو واپس لے لیں گے۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس بل کو بہتر بنایا جائے اور یہ amendment بھی اس بل کو بہتر بنانے کے لئے ہے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ چودھری اصغر علی گجر صاحب!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ جناب ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! ہماری یہ جو amendment ہے اس میں ہم نے propose کیا ہے کہ ایک تو expert کو اس میں add کیا جائے اور اگر اتھارٹی کو کوئی consultants جو اس سے متعلقہ ہیں ان کو بلائے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بڑی مناسب اور بڑی relevant amendment ہے جو ہم نے اس میں پیش کی ہے اور حکومت کو اس میں کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ سید اعجاز حسین بخاری صاحب!۔۔۔ تشریف فرما نہیں ہیں۔ مولانا مفتی غلام فرید ہزاروی صاحب!۔۔۔ وہ بھی تشریف فرما نہیں ہیں۔ چودھری محمد شوکت صاحب بھی تشریف نہیں رکھتے۔ مس زیب النساء قریشی صاحبہ! تشریف نہیں رکھتیں۔ محترمہ طاہرہ منیر صاحبہ!

محترمہ طاہرہ منیر، محترم سپیکر صاحب! میں اس بات کو سیکنڈ کرتی ہوں کہ experts ہونے چاہئیں تاکہ وہ اپنی ماہرانہ رائے دے سکیں۔

جناب سپیکر، جناب محمد وقاص صاحب!

جناب محمد وقاص، جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ظاہر ہے کہ ایک نیا شہر بسانے کی کوشش کی جا رہی ہے اور اللہ کرے کہ وہ صدیوں تک قائم رہے۔ اس کے لئے قانون سازی میں صبر و تحمل کا مظاہرہ کرنا چاہئے' بلڈوز نہیں کرنا چاہئے۔ جس طرح کہ حکومتی بنچوں کا آج رویہ نظر آ رہا ہے کہ جلدی سے اس کو بلڈوز کر دیا جائے اور پاس کر دیا جائے۔ اس میں بہت ساری clause رہ جائیں گی اور پھر آنے والے لوگ اسے بھگتیں گے اس لئے ہم جو amendment دے رہے ہیں ان کو accept کیا جائے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ راجہ محمد شفقت خان عباسی صاحب!

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، وقاص صاحب ذرا یرحمال ہوئے۔ وٹو صاحب بھی آج بیٹھے ہوئے ہیں اور نماز کی بات نہیں کر رہے ہیں۔ وٹو صاحب! نماز زیادہ ضروری ہے۔ یہ بعد کی بات ہے اور پہلا سوال نماز کے بارے میں ہو گا۔ میں جناب سپیکر کی اجازت سے پڑھوں گا ورنہ پیچھے ساری ترامیم قتل ہو جائیں گی۔

حسن و وجدان کی تذلیل ہوا کرتے ہیں
گاؤں جب شہر میں تبدیل ہوا کرتے ہیں

جناب سپیکر! اس حوالے سے مجھے بہت خوشی ہے کہ میرا ایریا تحصیل مری اور کوئی ستیاں پنجاب کا سب سے خوبصورت علاقہ' جہاں کا ماحول اچھا ہے اور جہاں کے جنگلات اچھے ہیں' جہاں پورے پنجاب کا ٹورازم ڈیپارٹمنٹ اس ایریا کی وجہ سے اور وہاں کی آب و ہوا کی وجہ سے چل رہا ہے لیکن میں اس تمام تر رعنائیوں اور خوبصورتی کے باوجود ایک گزارش کروں گا کہ اگر لارنس کالج مری کی بات لیں' وہ لارنس کالج مری جو پورے پاکستان کے حکمران وہاں سے پیدا کرتا ہے' جس جگہ وہ واقع ہے اسے یونین کونسل نمبل کہتے ہیں۔ وہاں آج بھی لڑکیوں کا مڈل سکول نہیں ہے۔ میں ترقی کے حق میں ہوں لیکن ایسی ترقی جو وہاں کے لوگوں کی ہو اس لئے یہ بات کی گئی کہ ملازمت کے حوالے سے پہلی priority وہاں کے لوگوں کا حق ہے۔ وہاں کے لوگوں کو priority دی جائے کہ وہ لوگ اس

اتھارٹی میں کام کریں۔ جہاں تک consultants and experts کی بات ہے تو اگر consultants اور experts ہوں گے تو میں نہیں سمجھتا کہ وہ یہ کہیں کہ شہر بنا چاہئے' وہ اس کو feasible نہیں کہیں گے اس لئے کہ آج کی دنیا میں کوئی consultant یہ نہیں کہہ سکتا کہ آپ وہاں لاکھوں کی تعداد میں جنگلات کو ضائع کریں اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ آنے والی نسلیں اس نئے شہر کے بارے میں آپ سے بھی اور ہم سے بھی پوچھیں گی۔ قانون سازی کے حوالے سے بات ہو رہی ہے' کون سی قانون سازی ہو رہی ہے؟ یہ بل ہم نے کہیں اور سے نقل کیا' کمیٹی کے پاس ہم نے refer کیا' کمیٹی نے ایک بات کہی کہ یہاں نمائندے کیوں نہیں ہیں؟ وہاں کسی افسر نے کہا کہ یہ policy matter ہے' آپ اس پر بات نہ کریں' آدھے گھنٹے کے اندر اندر من و عن comma تک تبدیل نہیں ہوا' نہ اس کمیٹی نے تبدیل کیا اور نہ یہ اسمبلی بیٹھ کر change کر سکتی ہے اس لئے کہ یہ تو ایسے ہی دھول جھونکنے والی بات ہے کہ یہ اسمبلی قانون سازی کر رہی ہے۔ کہیں سے بل بن کر آ گیا ہم اس کے commas کو بھی change نہیں کر سکتے اس لئے کہ ہم اپنا mind apply نہیں کرتے۔ ہمارے جو مجبور دوست بیٹھے ہوئے ہیں' جو ہنس رہے ہیں' اندر سے ان کا دل ہے کہ یہ ترامیم ہونی چاہئیں لیکن ان کے لئے یہ policy matter ہے کہ اگر یہ yes کریں گے تو ان کے معاملات حل ہوں گے۔

جناب سپیکر! اس لئے consultants اور experts کو ضرور شامل ہونا چاہئے کہ واقعی یہ شہر اس قابل ہے کہ یہ بنایا جائے؟ کیا ماحول پر اثر ہو گا؟ وہاں جنگلات پر کیا اثر پڑے گا؟ اس لئے میرا خیال ہے کہ کچھ دوست ہیں جو دل میں کہتے ہیں کہ واقعی ماحول خراب ہو گا وہ اس کا ساتھ ضرور دیں گے۔ شکریہ

جناب سپیکر، جی' لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور ، جناب سپیکر! میں جناب کی توجہ اور معزز اراکین کی توجہ اس بل کی کلاز نمبر 8 کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ جہاں پر پہلے سے یہ درج ہے کہ،

The Authority may, from time to time appoint such officers, advisers, experts, consultants and employees as it considers necessary for the efficient performance of its functions on such terms and conditions as it may deem fit

کلاز 8 میں already اس بات کو cover کیا گیا ہے تو اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ترمیم غیر ضروری ہے۔ شکریہ

MR SPEAKER: The amendment moved and the question is -

"That in Clause 8 of the Bill, as recommended by Standing Committee on Communication & Works, in sub-clause (2), after the word "experts", appearing in line 1, the comma and word, "consultants" be added "

(The motion was lost)

MR SPEAKER: The next amendment is from Raja Muhammad Shafqat Khan Abbasi, Ch Ejaz Ahmad Samma, Ch Muhammad Ashraf Kamboh, Mr Ehsan-ul-Haq Ahsan Noulatia, Rana Sana Ullah Khan, Sheikh Amjad Aziz, Rana Aftab Ahmad Khan, Mr Sami Ullah Khan and Mr Ali Hassan Raza Qazi

Since this amendment is substantially identical to the amendment which has just been lost Therefore, the same is .

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ) : جناب سپیکر! کلاز 8 پر ابھی discussion نہیں ہوئی---

جناب سپیکر، پہلے ہو چکی ہے۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! آپ دیکھ لیں۔

جناب سپیکر، آپ نے پہلے کس پر بات کی ہے؟

RAJA MUHAMMAD SHAFQAT KHAN ABBASI (Advocate): That was not discussed because I was here

جناب سپیکر، یہ جانیں کہ پہلے آپ نے کون سی کلاز پر بات کی ہے؟

RAJA MUHAMMAD SHAFQAT KHAN ABBASI (Advocate): I was not present in the House

اس لئے کہ آپ نے کہا کہ وہ dispose of ہو گئی ہے لیکن اس کلاز پر discussion نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر، عباسی صاحب! اس پر discussion ہو چکی ہے۔ وہ آپ کی کلاز نمبر 1 تھی جس پر آپ تشریف فرما نہیں تھے۔

Since this amendment is substantially identical to the amendment motion which has just been lost. Therfore, the same is inadmissible under Rules 106(b) and 198(4) and it is ruled out of order.

The next amendment is from Syed Ihsan Ullah Waqas, Ch Asghar Ali Gujjar, Mr Arshad Mehmood Baggu, Dr Syed Waseem Akhtar, Syed Ejaz Hussain Bokhari, Maulana Mufti Ghulam Farid Hazarvi, Ch Muhammad Shaukat, Miss Zaib-un-Nisa Qureshi, Mrs Tahira Munir, Mr Muhammad Waqas and Raja Muhammad Shafqat Khan Abbasi. Syed Ihsan Ullah Waqas may move it.

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! اس کو move کرنے سے پہلے میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ قانون سازی اس ایوان کا سب سے اہم استحقاق ہے اور یہ ایوان بنیادی طور پر اسی کام کے لئے بنا ہے کہ یہاں پر قانون سازی کی جائے۔ مجھے افسوس ہے کہ ہمارے فاضل وزراء صاحبان نے manage کر کے ہماری اپوزیشن کے بہت بڑے حصے کو یہاں سے باہر پھینک دیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر، پلیز move کریں۔

سید احسان اللہ وقاص، یہ قانون سازی ایک بڑا اہم مسئلہ ہے۔ یہاں پر سارے لوگوں کو موجود ہونا چاہئے تھا۔ بہر حال میں move کرتا ہوں۔

I move:

> That in Clause 8 of the Bill, as recommended by Standing Committee on Communications & Works, after sub-clause (2), the following new sub-clause (3) be added:-
>
> "(3) The Authority shall lay down the procedure for the appointment of its officers, servants, experts and consultants, and the terms and conditions of their service including the constitution and management of provident fund for them, and shall be competent to take disciplinary action against them."

MR SPEAKER: The motion moved is -

> That in Clause 8 of the Bill, as recommended by Standing Committee on Communications & Works, after sub-clause (2), the following new sub-clause (3) be added:-

"(3) The Authority shall lay down the procedure for the appointment of its officers, servants, experts and consultants, and the terms and conditions of their service including the constitution and management of provident fund for them, and shall be competent to take disciplinary action against them."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: I oppose it, Sir!

جناب سپیکر، لاء منسٹر صاحب اسے oppose کرتے ہیں۔ جی ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! جو قانون بنایا جاتا ہے یا جو رولز بنائے جاتے ہیں ان میں جو لوگ سروس کرتے ہیں یا کام کرتے ہیں ان کی ملازمت کی شرائط اور طریق کار متعین کیا جاتا ہے لیکن آپ جن لوگوں کو وہاں پر رکھ رہے ہیں ان کے متعلق نہ تو کوئی شرائط اور نہ یہ کوئی طریق کار متعین کیا گیا ہے۔ ہم نے یہ amendment دی ہے کہ جو بل پیش کیا گیا ہے کہ اس میں یہ متعین کریں اور وضاحت کریں کہ جو لوگ اس میں ملازم رکھے گئے ہیں، چاہے وہ 20 ویں گریڈ کے ہیں یا 18 ویں یا 16 ویں گریڈ کے ہیں اور چاہے وہ نیچے کسی اور گریڈ کے ہیں ان کی شرائط اور طریق کار کو اس بل میں یہ متعین کریں۔ شکریہ

جناب سپیکر، شکریہ۔ چودھری اصغر علی گجر صاحب!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ سید اعجاز حسین بخاری صاحب!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ مولانا مفتی غلام فرید ہزاروی صاحب!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ چودھری محمد شوکت صاحب!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ مس زیب النساء قریشی صاحبہ!

محترمہ زیب النساء قریشی، بگو صاحب نے جو کہا ہے میں اس کی تائید کرتی ہوں۔

جناب سپیکر، مسز طاہرہ منیر صاحبہ!

محترمہ طاہرہ منیر، شرائط ملازمت دی جانی چاہئیں۔

جناب سپیکر، جناب محمد وقاص!

جناب محمد وقاص، جناب سپیکر! میں کچھ عرض کرنے سے پہلے ایوان کی توجہ اس امر کی جانب دلاؤں گا کہ 13 مہینے جب ایل۔ایف۔او کا سیشن آف تھا اور ہم ڈیسک بجاتے تھے تو یہ اعتراض کرتے تھے کہ یہ قانون سازی میں دلچسپی نہیں لیتے۔ آج جب ہم قانون سازی میں دلچسپی لے رہے ہیں تو یہاں سے گرین قلم سے لکھی ہوئی چٹیں آتی ہیں گویا کہ کسی وزیر نے لکھی ہیں کہ لیاقت بلوچ صاحب تشریف لائے ہیں لہذا آپ انہیں ملنے کے لئے باہر چلے جائیں تو میں جناب سپیکر صاحب سے گزارش کروں گا کہ انہیں گیلری میں بلوالیں تاکہ وہ بھی دیکھ لیں اور ملاحظہ کرلیں۔

میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ مروجہ اصول ہیں کہ آپ جسے بھی ملازم رکھیں گے اس کی terms and conditions کو define کرنا چاہئے۔ اسے اندھیرے میں نہیں رکھنا چاہئے۔ اس کی سروس کے بارے میں اسے یہ confidence ہونا چاہئے کہ یہ جاری رہے گی اور فلاں terms and conditions ہوں گی تو اس میں کوئی ایسی غلط بات نہیں لہذا اسے accept کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ راجہ محمد شفقت خان عباسی صاحب!

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، یقیناً جب ایکٹ بنے گا تو اس کے رولز بنیں گے اور رولز میں یہ چیزیں natural justice جو کہا گیا ہے کہ کسی ایکٹ یا قانون میں ہو یا نہ ہو یہ presume کیا جائے گا کہ ہر قانون میں ملازم کا حق ہے اسے سنا جائے۔ یقیناً یہ ساری باتیں ان رولز میں ہوں گی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں ایک وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر، جی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب سپیکر! میں صرف اتنی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ابھی وقاص صاحب فرما رہے تھے کہ حکومت دلچسپی کا مظاہرہ نہیں کر رہی تو دلچسپی کا ادھر سے بھی مظاہرے کی بات کرنا چاہتا ہوں کہ جو ترمیم دی گئی ہے اس میں movers میں ہی آپس میں اختلاف ہے۔ انہوں نے appointment کی بات کی اور کہا گیا ہے کہ اس کی شرائط کیا ہوں گی؟ شفقت عباسی صاحب نے خود فرما دیا ہے کہ جو one of the movers ہیں کہ یہ باتیں بنیادی قانون میں نہیں آتیں بلکہ یہ رولز بعد میں فریم ہوتے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ اس میں یہ طے کئے جائیں گے۔

MR SPEAKER: The amendment moved and the question is

> "That in Clause 8 of the Bill, as recommended by Standing Committee on Communications and Works, after sub-clause (2), the following new sub-clause (3) be added -
>
> "(3) The Authority shall lay down the procedure for the appointment of its officers, servants, experts and consultants, and the terms and conditions of their service including the constitution and management of provident fund for them, and shall be competent to take disciplinary action against them."

(The motion was lost)

MR SPEAKER : The next amendment is from Raja Muhammad Shafqat Khan Abbasi, Ch Ejaz Ahmad Samma, Ch Muhammad Ashraf Kamboh, Mr Ehsan-ul-Haq Noulatia, Rana Sana Ullah Khan, Sheikh Amjad Aziz, Rana Aftab Ahmad Khan, Mr Sami Ullah Khan and Mr Ali Hassan Raza Qazi

Since this amendment is substantially identical to the amendment motion which has just been lost, therefore, the same is inadmissible under Rule 106(b) and 198 (4) and it is ruled out of order The question is:

"That Clause 8 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

Clause 8 do stand part of the Bill.

CLAUSE - 9

MR SPEAKER : Clause 9 of the Bill is under consideration Since there is no amendment in it, the question is

"That Clause 9 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried)

Clause 9 do stand part of the Bill

MR SPEAKER: The amendment is Addition of new Clause 9A The amendment is from Syed Ihsan Ullah Waqas, Ch Asghar Ali Gujjar, Mr Arshad Mehmood Baggu, Dr Syed Waseem Akhtar, Syed Ejaz Hussain Bokhari, Maulana Mufti Ghulam Farid Hazarvi, Ch Muhammad Shaukat, Miss Zaib-un-Nisa Qureshi, Mrs Tahira Munir, Mr Muhammad Waqas and Raja Muhammad Shafqat Khan Abbasi Syed Ihsan Ullah Waqas may move it.

SYED IHSAN ULLAH WAQAS: Sir, I move

"That after Clause 9 of the Bill, as recommended by Standing Committee on Communications and Works, the following new clause 9A be added:-

"9A. Power of Authority to associate other persons.-

(1) The Authority may associate, with itself on such terms and for such period as it may deem fit, any person whose assistance it may desire in carrying out any of the provisions of this Act

(2) A person associated under sub-clause (1) for any purpose shall have right to take part in the discussion relating to such purpose in the meeting of the Authority, but shall not have right to vote and shall not be deemed to be a member for that or any other purpose "

MR SPEAKER: The motion moved is:

That after Clause 9 of the Bill, as recommended by Standing Committee on Communications and Works, the following new clause 9A be added:-

"9A. Power of Authority to associate other persons.-

(1) The Authority may associate, with itself on such terms and for such period as it may deem fit, any person whose assistance it may desire in carrying out any of the provisions of this Act

(2) A person associated under sub-clause (1) for any purpose shall have right to take part in the discussion relating to such purpose in the meeting of the Authority, but shall not have right to vote and shall not be deemed to be a member for that or any other purpose."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: I oppose it, Sir.

جناب سپیکر: وزیر قانون صاحب اسے oppose کرتے ہیں۔ سید احسان اللہ وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! یہ بہت واضح کلاز ہے اور اس میں بڑی وضاحت کے ساتھ تمام باتیں کہی گئی ہیں اس لئے مزید تفصیل کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم نے وضاحت اس لئے کی ہے تاکہ اس اتھارٹی کے دائرہ کار کو مزید بہتر بنایا جا سکے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ چودھری اصغر علی گجر صاحب!--- تشریف نہیں رکھتے۔ جناب ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! ہم نے اس amendment میں یہ propose کیا ہے کہ اگر اتھارٹی کو کسی کنسلٹنٹ یا کسی اور ماہر آدمی کی ضرورت پڑے تو اتھارٹی کے پاس یہ اختیار ہونا چاہئے کہ اس شخص کو بلائے اور وہ میٹنگ بھی attend کرے لیکن ہم نے اس میں یہ propose کر دیا ہے کہ وہ ووٹ نہیں دے سکتا۔ اس میٹنگ میں اس کا ووٹ تو نہیں ہو گا لیکن وہ اپنی ماہرانہ رائے دے سکتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب!--- تشریف نہیں رکھتے۔ سید اعجاز حسین بخاری صاحب!--- تشریف نہیں رکھتے۔ مولانا مفتی غلام فرید ہزاروی صاحب!--- تشریف نہیں رکھتے۔ چودھری محمد شوکت صاحب!--- تشریف نہیں رکھتے۔ مس زیب النساء قریشی صاحبہ!

محترمہ زیب النساء قریشی: جناب سپیکر! یہ amendment ہم نے اس لئے دی ہے کہ کام کو بہتر

بنایا جاسکے اور یہ ادارہ بہتر طریقے سے کام کر سکے۔

جناب سپیکر، شکریہ، محترمہ طاہرہ منیر صاحبہ!

محترمہ طاہرہ منیر، جناب سپیکر! اس ادارے کے کام کو بہتر بنانے کے لئے یہ تجویز پیش کی گئی ہے۔

جناب سپیکر، شکریہ، جناب محمد وقاص صاحب!

جناب محمد وقاص، جناب سپیکر! یہ clause self explanatory ہے۔ اس پر میں مزید کوئی بات نہیں کرنا چاہتا۔

جناب سپیکر، شکریہ، راجہ محمد شفقت خان عباسی!

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! میں اس ترمیم کی تائید کرتا ہوں۔

جناب سپیکر، شکریہ، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں آپ کی اور معزز اراکین کی توجہ clause 8 sub section (2) کی طرف مبذول کروانا چاہوں گا۔ اس میں درج ہے کہ:

"Authority may acquire the services of such officeres, advisors, experts and employees on deputation from any agency as it considers necessary."

لہذا جہاں انہیں مشاورت کی ضرورت پڑے گی وہ کر سکتے ہیں اور یہ ہم نے پہلے ہی قانون میں رکھا ہوا ہے۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ ان کو ووٹ دینے کے حق کی بات کی ہے تو ووٹ دینے کا حق اس اتھارٹی کے صرف ان ممبران کو ہے جو notified ہیں اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس میں کوئی ابہام نہیں ہے۔ یہ ترمیم قابل پذیرائی نہ ہے۔ شکریہ

MR SPEAKER: The amendment move and the question is

"That after Clause 9 of the Bill, as recommended by Standing Committee on Communications & Works, the following new clause 9A be added:

"9A. Power of Authority to associate other persons:-

(1) The Authority may associate, with itself on such terms and for such period as it may deem fit, any person whose assistance it may desire in carrying out any of the provisions of this Act

(2) A person associated under sub-clause (1) for any purpose shall have right to take part in the discussion relating to such purpose in the meeting of the Authority, but shall not have right to vote and shall not be deemed to be a member for that or any other purpose."

(The motion was lost)

CLAUSE - 10

MR SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is

"That Clause 10 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

Clause 10 do stand part of the Bill

CLAUSE - 11

MR SPEAKER: Clause 11 of the Bill is under consideration. There are two amendments in it The first amendment is from Raja Muhammad Shafqat Khan Abbasi. Raja Muhammad Shafqat Khan Abbasi may move it.

RAJA MUHAMMAD SHAFQAT KHAN ABBASI (Advocate): Thank you, Sir I move·

> That in Clause 11 of the Bill, as recommended by Standing Committee on Communications and Works, after sub-clause (2), the following new sub-clause (3) be added -
>
> "(3) Fifty percent funds of the Authority shall be utilized on local T M As of Murree and Koth Sattian in order to develop local area "

MR SPEAKER: The motion moved is

> That in Clause 11 of the Bill, as recommended by Standing Committee on Communications and Works after sub-clause (2), the following new sub-clause (3) be added -
>
> "(3) Fifty percent funds of the Authority shall be utilized onlocal T M As of Murree and Koth Sattian in order to develop local area."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: I oppose it, Sir

جناب سپیکر: وزیر قانون اس کو oppose کرتے ہیں۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! وزیراعلیٰ صاحب جب مری گئے تو انہوں نے کہا تھا کہ میں اس حلقے کے عوام کو خوشخبری دے رہا ہوں کہ اس حلقے کے عوام کی بہتری، پسماندگی، تعلیمی معاملات، سڑکوں کے معاملات کو حل کرنے کے لئے انہیں ایک "نئے شہر" کا تحفہ دے رہا ہوں اس لئے کہ جب 1976 اور 1986 میں جو Act بنے تھے ان کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ پنجاب کی ان تحصیلوں کو پسماندہ declare کیا گیا تھا، ان کی پسماندگی کو دور کرنے کے لئے وہ ادارہ معرض وجود میں لایا گیا تھا۔ اس ادارے نے اپنی حیثیت کے مطابق وہاں کی پسماندگی کو دور کرنے کے لئے، تعلیمی معاملات کو ٹھیک کرنے کے لئے، جنگلات کو promote کرنے کے لئے اور ان کو preserve کرنے کے حوالے سے اپنا کام کیا، ہمیں اس پر خوشی ہے۔ وزیراعلیٰ صاحب کا یہ وعدہ تھا کہ یہ علاقے کے لوگوں کے لئے ہے۔

بہرحال اس بل کے حوالے سے میں کہنا چاہتا ہوں کہ نہ تو اسمبلی نے اس کا کوئی "قومہ" تبدیل کیا، نہ ہی اس اسمبلی کی کمیٹی نے اس کا کوئی "قومہ" تبدیل کیا۔ اس بل میں تو میرے حلقے کے عوام اور غریب پسماندہ تحصیل جہاں سے پنجاب کا آغاز ہوتا ہے کا ذکر ہے۔ وہاں حالت یہ ہے کہ تحصیل مری میں 26 ہائی سکول ہیں اور پوری تحصیل مری میں صرف ایک ہیڈ ماسٹر ہے۔ تحصیل کوٹلی ستیاں کے 18 ہائی سکولوں میں صرف 2 ہیڈ ماسٹر ہیں۔ کہنے کو تو لارنس کالج بھی میری تحصیل مری میں ہے لیکن اس لارنس کالج میں دو بچے بھی تحصیل مری کے تعلیم حاصل نہیں کر رہے ہیں اس لئے ہم development کے حق میں ہیں کہ ضرور ہونی چاہئے جہاں سے اس ملک اور پنجاب کو ترقی ملے۔ اللہ تعالیٰ نے اس تحصیل کو بہت زیادہ ذخائر tourism کے حوالے سے، موسم کے حوالے سے اور جنگلات کے حوالے سے عطا کئے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں رائلٹی کی بات نہیں کروں گا، سملی ڈیم کا پانی کوٹلی ستیاں سے جاتا ہے۔ سملی ڈیم کا پانی جو راولپنڈی اور اسلام آباد کے لوگ پیتے ہیں اگر آپ ایک گیلن کا صرف ایک روپیہ

میری ان دو پسماندہ تحصیلوں پر لگا دیں تو ہمیں حکومت پنجاب یا کسی دوسرے کے سامنے ہاتھ پھیلانے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ پچھلے دنوں جب ہم نے پتریاٹہ چیئر لفٹ کے بارے میں پوچھا کہ اس سے کتنی آمدن ہوتی ہے؟ پورے پنجاب کا محکمہ سیاحت اس پتریاٹہ چیئر لفٹ کے حوالے سے چل رہا ہے۔ مگر افسوس اس وقت یہ کہا گیا کہ پتریاٹہ چیئر لفٹ بننے سے یہاں بہت تبدیلی آجائے گی مگر ابھی تک پتریاٹہ چیئر لفٹ کے چاروں طرف پانچ دس کلو میٹر تک آج بھی بجلی نہیں ہے۔ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ ضرور نیا شہر بنے' ضرور سوئٹزر لینڈ بنے' اس نئے شہر میں جہاں باہر سے لوگ آئیں گے' ہمیں تو یہی نہیں پتا کہ وہ شہر کس طرح کا ہے' منصوبہ کب بنایا گیا تھا؟ اس کا نقشہ کب بنا؟ کس نے بنایا اور وہ کون سی کمپنیاں ہیں جو باہر سے آ کر اس کو develop کریں گی؟ اس نئے شہر میں پسماندگی کا یہ عالم ہے کہ آج بھی وہاں تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال نہیں ہے۔ آج اس تحصیل میں لڑکیوں کا مڈل سکول ہے نہ لڑکوں کا ڈگری کالج ہے۔ یہ کیسی ترقی ہے؟ آج بھی 80 فیصد سے زیادہ لوگ بجلی سے محروم ہیں۔ وہاں بجلی جیسی بنیادی سہولت نہیں ہے' ٹیلیفون نہیں ہے اس لئے میری گزارش ہے کہ جب یہ بل بنا تھا تو ہم نے کہا تھا اس کے area کی definition اس طرح کر لیں کہ area سے یہ مراد نہ لی جائے کہ دو یا تین ہزار ایکڑ اراضی جو جنگلات کی ہے' جو سرکار اور وہاں کے لوگوں کی زمین ہے اگر وہ اس پر بات نہیں کرتے' اگر اس کے area میں تحصیل مری اور کوٹلی ستیاں کو شامل نہیں کرتے اور وہاں کے نمائندوں کو شامل نہیں کرتے تو کم از کم خدارا! اس کے فنڈز جو پاکستان سے بھی generate ہوں گے اور کہا گیا ہے کہ کوئی N.G.Os یا کمپنی ہے اس کے حوالے کیا جائے گا اور سارے خرچے وہ کرے گی۔

جناب سپیکر! یہ ترمیم اس لئے دی گئی ہے کہ وہاں کی پسماندگی دور کی جا سکے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب نے اعلان کیا تھا کہ "میں یہ تحفہ اس لئے دے رہا ہوں تاکہ یہاں کے حلقے کے عوام کا فائدہ ہو' یہاں کے لوگوں کا فائدہ ہو' یہاں کی تعلیمی پسماندگی دور ہو' یہاں کے سڑکوں کے مسائل دور ہوں اور یہاں ہسپتال بن سکیں" اس مروجہ بل میں جس پر ہم یہاں' سمبلی میں بحث کر رہے ہیں' اس کے

مطابق تو تحصیل مری کو ایک پیسا بھی نہیں آئے گا' تحصیل کوٹلی ستیاں کو کچھ نہیں ملے گا' وہاں کے لوکل ایریا کو کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ وہ تو ساری کی ساری اپنی boundary wall بنا کر جنگلات کے علاقے میں سوئٹزرلینڈ بنا رہے ہیں اس لئے میری حکومت پنجاب سے بہت دردمندانہ اپیل ہے کہ اس علاقے کے فائدہ کو بھی مدنظر رکھیں جہاں سے گیس نکلتی ہے' جہاں سے بجلی نکلتی ہے' وہاں کے لوگ تو راکٹ اور بم مار کر حکومت کا اربوں روپوں کا نقصان کر دیتے ہیں اور مطالبہ کرتے ہیں کہ ہمیں رائلٹی دیں۔ میں یہ کہوں گا کہ یہ اربوں روپے کا جو فنڈ ہو گا اس کا 25 فیصد T.M.A مری کو دے دیا جائے۔ ہر سال 25 فیصد T.M.A کوٹلی ستیاں کو دے دیا جائے اور اگر حکومت ایسا کر لیتی ہے تو میں سمجھوں گا کہ واقعی یہ ایک ایسا منصوبہ ہے جس کا فائدہ اور ثمرات وہاں کے لوگوں کو ملیں گے۔

جناب سپیکر : ہاؤس کا وقت مزید 45 منٹ بڑھایا جاتا ہے۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ) : جناب سپیکر' جب کہ ڈیم بن رہا تھا تو اسی طرح کی بات کہی گئی تھی کہ جناب اگر کسی ڈیم بنے گا تو تحصیل کوٹلی ستیاں کی پسماندگی دور ہو جائے گی لیکن آج تک وہاں پسماندگی دور نہیں ہو سکی۔ راجہ صاحب اس بات کو بخوبی جانتے ہیں۔ اسی طرح جب پٹریاٹہ چیئر لفٹ کا منصوبہ بنایا گیا تھا تو ہم نے یہ سوچا کہ اس پٹریاٹہ چیئر لفٹ کی وجہ سے ہمارے معاملات ٹھیک ہو جائیں گے لیکن ایسا کچھ بھی نہ ہو سکا۔ آج بھی اس علاقے کے لوگ آنکھیں کھول کھول کر دیکھ رہے ہیں کہ ہمارے لئے ایک بہت بڑا پراجیکٹ آ رہا ہے۔ وزیراعلیٰ صاحب نے یہ اعلان کیا تھا کہ اس منصوبے سے اس علاقے کی پسماندگی دور ہو گی لیکن یہاں پنجاب اسمبلی میں جو بل پیش کیا گیا ہے اس میں تو ایک پیسے کا ذکر بھی نہیں کیا گیا۔ اس میں نہیں بتایا گیا کہ وہاں کی لوکل T.M.As کو اس میں سے کتنا حصہ ملے گا؟ اس لئے میری گزارش ہے کہ اس حوالے سے سوچیں۔ یہ credit تو حکومت کو جائے گا' چودھری پرویز الٰہی' وزیراعلیٰ پنجاب نے اپنی پہلی تقریر میں یہ کہا تھا کہ ہماری performance کو دیکھنے کے لئے یہ دیکھنا کہ پسماندگی کتنی کم ہوئی ہے' ہماری تمام تر

priority پسماندہ علاقوں کے لئے ہے۔ یہ بات انھوں نے اعتماد کا ووٹ لیتے وقت تقریر کرتے ہوئے کہی تھی۔ اس وقت میں نے یہ کہا تھا کہ ہم آپ کی performance کو پنجاب کی پہلی دو تحصیلوں میں دیکھیں گے۔ اگر ان دو تحصیلوں مری اور کوٹلی ستیاں میں تعلیمی معاملات، بجلی کے مسائل آپ کی حکومت solve کر لیتی ہے تو اس کا سارا کریڈٹ راجہ بشارت اور وزیر اعلیٰ صاحب کو ہی جائے گا۔ میں آج اپنے دوستوں سے گزارش کروں گا کہ آپ مجھے بے شک ignore کر دیں لیکن خدارا! وہاں کے لوگوں کو اس وجہ سے سزا نہ دیں کہ انھوں نے شفقت عباسی کو ایم۔پی۔اے بنایا ہے۔ انھوں نے شفقت عباسی کو اس لئے ایم۔پی۔اے بنایا کیونکہ آپ کا تو وہاں وجود ہی نہیں تھا۔ وجود سے میری یہ مراد ہے کہ پاکستان مسلم لیگ (قائداعظم) کا وہاں کوئی امیدوار نہیں تھا۔ میں پھر یہ کہوں گا کہ آپ مجھے ضرور سزا دیں لیکن میرے حلقے کے لوگوں کو سزا نہیں ملنی چاہئے۔ ہمیں بے شک اس کمیٹی میں نہ رکھیں لیکن اس ترمیم کو own کرتے ہوئے اس اتھارٹی کا 25 فیصد حصہ ہر سال M A I مری اور T.M A کوٹلی ستیاں کو دیا جائے تاکہ وہاں کے لوگوں کو اس کا فائدہ ہو۔ بہت مہربانی۔

جناب سپیکر : شکریہ۔ وزیر قانون صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب سپیکر! پہلے بھی میں نے یہ عرض کی ہے اور اب بھی گزارش کروں گا کہ شفقت عباسی صاحب اس سارے معاملے کو تھوڑا سا confuse کر رہے ہیں۔ بات تو ہم مری ڈویلپمنٹ اتھارٹی کی کر رہے ہیں جبکہ میرے معزز دوست ہر جگہ کوٹلی ستیاں، کوٹلی ستیاں کا ذکر کر رہے ہیں جو کہ بالکل ایک علیحدہ تحصیل ہے۔ اگر یہ کوٹلی ستیاں کو بیچ میں رکھنا چاہتے ہیں تو تحصیل کہوٹہ، تحصیل پنڈی، تحصیل ٹیکسلا اور تحصیل گوجر خان کا کیا قصور ہے؟ ان کو بھی پھر ساتھ شامل کریں۔ بات صرف مری ڈویلپمنٹ اتھارٹی کی ہو رہی ہے جو کہ تحصیل مری میں بن رہی ہے۔ لہذا میں ان سے یہ گزارش کروں گا کہ وہ اپنے آپ کو صرف تحصیل مری تک محدود رکھیں۔ جو ترمیم دی گئی ہے اس میں انھوں نے یہ فرمایا ہے کہ،

"Fifty percent funds of the Authority shall be utilized on local T M.As of Murree and Kotli Sattian"

فنڈز تو مری ڈویلپمنٹ اتھارٹی کو دیئے جائیں گے، حکومت دیتی ہے یا وہ اپنے resources سے generate کرتے ہیں لیکن یہ فنڈز انھوں نے اسی ڈویلپمنٹ اتھارٹی پر ہی خرچ کرنے ہیں جبکہ معزز رکن کہتے ہیں کہ ان کے فنڈز اٹھا کر T.M.A کو دے دیئے جائیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بات کسی طرح بھی logically درست نہیں ہے اس لئے میری گزارش ہے کہ یہ ترمیم قابل پذیرائی نہ ہے لہذا اسے مسترد کیا جائے۔ شکریہ

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! آپ کی اجازت سے میں صرف ایک منٹ کے لئے بات کرنا چاہتا ہوں۔ Sir, I want to explain the points raised by Raja Sahib

جناب سپیکر، عباسی صاحب! یہ وقت سوالات نہیں ہے۔ اب آپ تشریف رکھیں۔

MR SPEAKER: The amendment moved and the question is -

That in Clause 11 of the Bill, as recommended by Standing Committee on Communications & Works, after sub-clause (2), the following new sub-clause (3) be added:-

"(3) Fifty percent funds of the Authority shall be utilized on local T.M.AS. of Murree and Kotli Sattian in order to develop local area "

(The motion was lost)

MR SPEAKER: The next amendment is from Rana Aftab Ahmad Khan, Ch Ejaz Ahmad Samma, Mr Sami Ullah Khan, Mr Ali Hassan Raza Qazi, Mr Ehsan-ul-Haq Ahsan Noulatia, Sheikh Amjad Aziz, Raja Muhammad Shafqat Khan Abbasi and Rana Sana Ullah Khan.

Since this amendment is substantially identical to the amendment motion which has just been lost. Therefore, the same is inadmissible under Rules 106(b) and 198(4) and it is ruled out of order.

The question is -

"That Clause 11 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried.)

Clause 11 do stand part of the Bill

CLAUSE - 12

MR SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration Since there is on amendment in it, the question is -

"That Clause 12 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

Clause 12 do stand part of the Bill

CLAUSE - 13

MR SPEAKER: Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is -

"That Clause 13 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried)

Clause 13 do stand part of the Bill

CLAUSE - 14

MR SPEAKER: Now, Clause 14 of the Bill is under consideration Since there is no amendment in it, the question is -

"That Clause 14 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

Clause 14 do stand part of the Bill.

CLAUSE - 15

MR SPEAKER: Now, Clause 15 of the Bill is under consideration Since there is no amendment in it, the question is -

"That Clause 15 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried)

Clause 15 do stand part of the Bill

CLAUSE - 16

MR SPEAKER: Now, Clause 16 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is -

"That Clause 16 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

Clause 16 do stand part of the Bill.

CLAUSE - 17

MR SPEAKER: Now, Clause 17 of the Bill is under consideration Since there is no amendment in it, the question is-

"That Clause 17 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

Clause 17 do stand part of the Bill

CLAUSE - 18

MR SPEAKER: Now, Clause 18 of the Bill is under consideration. There are three amendments in it. The first amendment is from Raja Muhammad Shafqat Khan Abbasi. Raja Muhammad Shafqat Khan Abbasi may move it.

RAJA MUHAMMAD SHAFQAT KHAN ABBASI (Advocate) Thank you, Mr Speaker! I move-

> "That in Clause 18 of the Bill, as recommended by Standing Committee on Communications & Works, between the words "Authority" and "shall", occurring in line 1, the words "and T M A Murree and Kottli Sattian" be inserted "

MR SPEAKER: The motion moved is-

> "That in Clause 18 of the Bill, as recommended by Standing Committee on Communications & Works, between the words "Authority" and "shall", occurring in line 1, the words "and T.M.A Murree and Kottli Sattian"be inserted."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: I oppose it, Sir.

MR SPEAKER: Minister for Law has opposed it. Raja Muhammad Shafqat Khan Abbasi!

راجہ محمد شفقت خان عباسی(ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جب میں "کوٹلی ستیاں" کہتا ہوں تو یہ راجہ صاحب کی کوئی چھیڑ نہیں ہے کہ میں ان کو چھیڑنے کے لئے بار بار کوٹلی ستیاں، کوٹلی ستیاں کہتا ہوں۔ وہ کوٹلی ستیاں اس پنجاب کا حصہ ہے بلکہ پنجاب تو شروع ہی وہاں سے ہوتا ہے اور اس کی صورتحال کے بارے میں کیانی صاحب بھی بتا سکتے ہیں کہ وہاں کیا حالت ہے؟ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی(ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! وہ فنڈ میں نہیں مانگ رہا۔ میں تو کہہ رہا ہوں کہ اس کا 25 فیصد لوکل T.M.As کو دیا جائے۔ لوکل T.M.As بھی لوکل گورنمنٹ حکومت پنجاب کے ماتحت ہیں اس لئے میرا یہ سوال نہیں کہ فنڈز مجھے دیئے جائیں بلکہ میرا سوال تو یہ ہے کہ T.MA مری اور کوٹلی ستیاں کو دیئے جائیں۔ یہ بڑے افسوس اور دکھ کی بات ہے کہ ایک تو یہاں جنگلات ضائع ہو رہے ہیں اور پھر اگر اس علاقے سے باہر پانی کا کوئی ذخیرہ نکلتا ہے وہ ایریا جو T.M.A مری کے under آتا ہے یا پانی کا ذخیرہ T.M.A کوٹلی ستیاں میں fall کرتا ہے لیکن آپ اس اتھارٹی کو exclusive right دے رہے ہیں۔ کیا یہ انصاف کی بات ہے؟

The Authority shall have the exclusive rights to use water emanating from the main source situated outside the area and other resources of supply within the area.

یہ کہتے ہیں کہ ہم ایریے سے باہر ایک پیسا بھی نہیں دیں گے۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! پلیز آپ اپنا بیان جاری رکھیں۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب والا! یہ تین ہزار ایکڑ سے باہر کے لوگوں کو فائدہ نہیں دے رہے' یہ ان کی پسماندگی کو دور کرنے کے لئے معاملات حل نہیں کر رہے' یہ تو اس علاقے کے نمائندوں پر عدم اعتماد کر رہے ہیں۔ وہاں کے لوگوں پر عدم اعتماد کر رہے ہیں۔ پھر اگر اس ایریا سے باہر پانی کا کوئی ذخیرہ ہے تو اس کے exclusive right اس اتھارٹی کو کیوں دیئے جائیں؟ اس لئے میں کہہ رہا ہوں کہ اگر تحصیل مری کے کسی مقام پر پانی کا کوئی ذخیرہ ہے تو اس کے exclusive right تحصیل مری کو ہوں گے۔ اگر اس ایریا سے باہر پانی کا کوئی ذخیرہ ہے جو T.M.A کوئی سہتیاں کو fall کرتا ہے تو اس کے exclusive right T.M.A کوئی سہتیاں کو ملنے چاہئیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ میری تحصیل مری اور کوئی سہتیاں پر encroachment ہے۔ یہ وہاں کے لوگوں کے ذخائر پر encroachment ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ وہاں ان کو سارے exclusive right دیں۔ یہ جو لوکل اتھارٹی بن رہی ہے یہ وہاں کی آبادی کے لئے نہیں بن رہی بلکہ باہر کے لوگوں کے لئے بن رہی ہے جو نورازم کے حوالے سے جائیں گے اس لئے پانی کا بہت بڑا مسئلہ ہے۔ جو لوگ مری جاتے ہیں انہیں معلوم ہے کہ آج بھی مری میں سب سے بڑا مسئلہ پانی کا ہے۔ نواز شریف دور سے پانی کا منصوبہ چل رہا ہے کہ دریائے جہلم سے کوہالہ سے وہاں پانی لایا جائے گا۔ اب اسی منصوبے کو مکمل کرنا چاہئے نہ کہ اس نئے شہر کی وجہ سے مری کے لوگوں کے لئے جو پانی کا منصوبہ چل رہا ہے وہ ان سے لے کر ان کو دے دیا جائے۔ اگر ایسا ہوا تو یہ بڑی زیادتی والی بات ہو گی۔ اگر یہ ہر معاملے میں ہمیں ignore کریں گے کہ اس اتھارٹی میں وہاں کے لوگوں کو ملازمتیں بھی نہ ملیں اور وہاں کے نمائندوں پر بھی عدم اعتماد کیا جائے۔ پھر حالات ایسے ہو سکتے ہیں جن کی طرف میں نہیں جانا چاہتا کہ وہاں کے لوگوں کو' وہاں کے نمائندوں کو دیوار کے ساتھ نہ لگائیں۔ سملی ڈیم بنتے وقت بھی ہمارے ساتھ یہ وعدے وعید کئے گئے کہ وہاں یہ ہو جائے گا لیکن آج بھی جس تحصیل سے سملی ڈیم کا پانی آتا ہے اس کا 80 فیصد علاقہ بجلی کے بغیر ہے اس لئے میں گزارش کروں گا کہ ہمارے وہ rights جو وہاں کے لوگوں اور T.M.As کے ہیں ان پر مت encroachment کیجئے۔ بڑی مہربانی۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، شکریہ۔ جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اس ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے لئے جو پانی لایا جا رہا ہے وہ نہ تو تحصیل مری کے علاقے میں ہے اور نہ ہی تحصیل کوٹلی ستیاں کے علاقے میں ہے بلکہ وہ پانی دریائے جہلم سے lift کیا جا رہا ہے۔ وزیر اعلیٰ صاحب نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ اس کی feasibility دیکھ لیں، اگر feasible ہو تو وہ پانی جو دریائے جہلم سے lift کیا جانا ہے وہ مری کو بھی دیا جائے تو ہم اس feasibility کو دیکھ رہے ہیں لیکن جہاں تک کوٹلی ستیاں کا تعلق ہے جس طرح ترمیم میں کہا گیا کہ اس کا کوٹلی ستیاں کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ میں پھر اس بات کو دہرانا چاہوں گا کہ یہ صرف اور صرف مری کے لئے ہے اور یہ اتھارٹی مری کے علاقے میں بن رہی ہے۔ یہ شہر مری کے علاقے میں آباد ہو رہا ہے۔ جو benefit ممکن ہو سکا انشاء اللہ وہ مری کو دیں گے۔ شکریہ

MR SPEAKER: The amendment moved and the question is

> "That in Clause 18 of the Bill, as recommended by Standing Committee on Communications and Works, between the words "Authority" and "shall", occurring in line 1, the words "and T.M.A. Murree and Kotli Sattian" be inserted."

(The motion was lost)

MR SPEAKER: The next amendment is from Rana Aftab Ahmad Khan, Chaudhry Ejaz Ahmad Samma, Mr Sami Ullah Khan, Mr Ali Hassan Raza Qazi, Mr Ehsan-ul-Haq Ahsan Noulatia, Sheikh Amjad Aziz, Raja Muhammad Shafqat Khan Abbasi and Rana Sana Ullah Khan.

Since this amendment is substantially identical to the amendment motion which has just been lost, therefore, the same is inadmissible under Rules 106 (b) and 198(4) and it is ruled out of order

The next amendment is from Syed Ihsan Ullah Waqas, Ch Asghar Ali Gujjar, Mr Arshad Mehmood Baggu, Dr Syed Waseem Akhtar, Syed Ejaz Hussain Bokhari, Maulana Mufti Ghulam Farid Hazarvi, Ch Muhammad Shaukat, Miss Zaib-un-Nisa Qureshi, Mrs Tahira Munir, Mr Muhammad Waqas and Raja Muhammad Shafqat Khan Abbasi.

Mr Arshad Mehmood Baggu may move it!

MR ARSHAD MEHMOOD BAGGU: Sir, I move

> "That in Clause 18 of the Bill, as recommended by Standing Committee on Communications and Works, the word "exclusive" shall be deleted and after the word "area appearing at the end, the expression "without affecting the right to use water by residents of area" be added"

MR SPEAKER: The motion moved is

> "That in Clause 18 of the Bill, as recommended by Standing Committee on Communications and Works, the word "exclusive" shall be deleted and after the word "area appearing at the end, the expression "without affecting the right to use water by residents of area" be added"

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: I oppose it, Sir.

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب نے oppose کیا ہے۔ سید احسان اللہ وقاص صاحب! آپ بات کریں۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! پہاڑی علاقے میں پانی کی بہت قلت ہوتی ہے اور اس میں بہت مسائل ہوتے ہیں۔ ہم نے تو وہاں کے رہنے والے لوگوں کو تحفظ دیا ہے کہ وہاں کے رہائشی لوگ without affecting the right to use water by residents of the area ہم نے ان کو تحفظ فراہم کرنے کے لئے یہ ترمیم move کی ہے۔ گزارش ہے کہ لاہور شہر کے اندر بھی ایک قانون ہے کہ یہاں پر جتنا پانی ہے اس پر exclusive right واسا کا ہے۔ یعنی اگر آپ اپنا ٹیوب ویل لگا کر زمین سے پانی نکالیں گے تو پھر بھی آپ کو واسا کو بل دینا پڑے گا لیکن پہاڑی علاقے میں پانی کی شدید قلت ہوتی ہے۔ اگر آپ وہاں کے رہائشیوں کا تحفظ نہیں کریں گے تو مری ان کے لئے کربلا کا علاقہ بن جائے گا۔ ہم نے اس لئے یہ ترمیم پیش کی ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی شکریہ۔ چودھری اصغر علی گجر صاحب!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ جناب ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! میں اس میں تھوڑا سا add کروں گا کہ مری کی صورت حال یہ ہے کہ وہاں چشمے ہیں یا لوگوں نے اپنی چھتوں کے ساتھ piping کی ہوتی ہے۔ وہ piping کے ذریعے بارش کے پانی سے گزارا کرتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر اتھارٹی کو کلی طور اختیارات دے دیئے گئے تو جیسے لاہور میں صورت ہے کہ اگر ہم اپنے گھر میں پانی کا پمپ لگاتے ہیں تو واسا ہم سے ٹیکس لیتا ہے چونکہ پانی کے rights واسا کے پاس ہیں۔ بجلی ہماری ہوتی ہے، جگہ ہماری ہوتی ہے piping ہم لگاتے ہیں، بورنگ ہم کرتے ہیں لیکن اس پانی کے سارے rights واسا لیتی ہے۔ ہماری ترمیم یہ ہے کہ پانی کے جو کلی اختیارات یہ اتھارٹی لینا چاہتی ہے اس سے اس علاقے کے لوگوں کو نکالا جائے اور وہ لوگ جس طرح پانی لینا چاہیں ان کو rights دیئے جائیں۔ شکریہ

جناب سپیکر، شکریہ۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ سید اعجاز حسین بخاری صاحب!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ مولانا مفتی غلام فرید ہزاروی صاحب!۔۔۔ وہ بھی تشریف نہیں رکھتے۔ چودھری محمد شوکت صاحب!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ مس زیب النساء قریشی صاحبہ!

محترمہ زیب النساء قریشی، جناب سپیکر! ہر آدمی کے حقوق کا تحفظ کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ یہ آسائشیں فراہم کرتے ہوئے بے چارے غریب لوگوں کو نہیں بھولنا چاہئے اور ان کے حقوق کے تحفظ کی بھی ضمانت ہونی چاہئے۔ شکریہ

جناب سپیکر، شکریہ۔ مسز طاہرہ منیر صاحبہ!

محترمہ طاہرہ منیر، جناب سپیکر! میں صرف یہی عرض کرنا چاہوں گی کہ وہاں کے رہنے والے لوگوں کو پانی کا حق ملنا چاہئے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جناب محمد وقاص صاحب!

جناب محمد وقاص، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ جناب سپیکر! میں اس مسئلے میں ایوان کی توجہ ذرا شرعی نقطۂ نظر کی طرف دلاؤں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے

ثلاث مشترکۃ الماء والکلاء والنار والثمرہ حرام

تین چیزیں اہل ایمان کے درمیان مشترک ہیں' پانی' چارہ اور آگ اور ان کی قیمت لینا بھی حرام ہے تو آپ کسی کو exclusive rights دے دیں اور باقی لوگوں کو اس سے محروم کر دیں تو یہ شرعی طور پر غلط ہے۔ لہٰذا اس کلاز کو delete کیا جائے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ راجہ محمد شفقت خان عباسی!

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، شکریہ۔ جناب سپیکر! میں اس کلاز میں کوئی ستیاں کا نام نہیں دوں گا کیونکہ یہ پسماندہ صحتے تو آپ کو پسند نہیں ہیں' آپ کو چاہئے سوئٹزرلینڈ۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر، پلیز آپ ترمیم پر بات کریں۔ آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ ان کو بات کرنے دیں۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! مجھے بہت اعتراض ہے۔ میں اس حکومت کے وزیر تعلیم کے خلاف احتجاج کرتا ہوں۔ میں ان کی عزت بھی کرتا تھا لیکن یہ کہتے ہیں کہ کوٹلی ستیاں کو یہاں سے نکالیں اور اس کو فرنٹیئر میں جانے دیں۔ مجھے تو کوٹلی ستیاں سے بہت پیار ہے۔ یہ تو بہت بہادر اور جرار لوگ ہیں۔ یہ پاکستان آرمی کو فیڈ کرنے والا سب سے بڑا area ہے اور وزیر تعلیم یہاں یہ کہہ رہے ہیں کہ کوٹلی ستیاں کی بات نہ کریں۔ اس کو N.W.F.P میں جانے دیں۔ اس سے میری دل آزاری ہوئی ہے' ان سے کہیں کہ یہ اپنے الفاظ واپس لیں۔

وزیر تعلیم، جناب والا! میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں۔

جناب سپیکر، جی' انہوں نے اپنے الفاظ واپس لے لئے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

چودھری صاحب ہاؤس کی کارروائی کو چلنے دیں' انہیں بات کرنے دیں۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب والا! یہ بڑی جائز ترمیم ہے۔ جناب وزیر قانون نے کہا کہ ہم سوچ رہے ہیں کہ اس اتھارٹی کے لئے دریائے جہلم سے پانی لایا جائے گا۔ اس کو uplift کرکے مری کو بھی دیا جائے گا۔ میں یہ بات ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ جناب شہباز شریف جب یہاں کے وزیراعلیٰ تھے۔ اس زمانے کی یہ سکیم ہے۔ آج اگر اس سکیم کو چھیڑ کر اس کا route divert کیا گیا' اگر مری کی بجائے اس نوزائیدہ شہر سوئٹزرلینڈ کو پانی دیا گیا تو ہمارا بہت احتجاج ہوگا اور پہلے مری کو پانی دیا جائے۔ مری جو پورے پنجاب کو فیڈ کرتا ہے' پورے پنجاب بلکہ پورے پاکستان کے عوام سیر و سیاحت کے لئے مری شہر میں آتے ہیں۔ وہ پرانا شہر جس کا حلیہ بگاڑ دیا گیا ہے پہلے اس کو پانی ملنا چاہئے اس کے بعد اس نئے شہر کو پانی ملنا چاہئے۔ ابھی یہ بھی نہیں پتا کہ یہ شہر کب مکمل ہوگا اور کون مکمل کرے گا؟ کہاں سے یہ idea آیا ہے؟ اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ وہاں کے رہائشیوں کے جو حقوق ہیں وہ مجروح نہیں ہونے چاہئیں۔ میں کوٹلی ستیاں کی بھی بات نہیں کرتا کیونکہ راجہ بشارت

صاحب mind کر جاتے ہیں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ،جناب والا میں گزارش یہ کرنا چاہتا تھا کہ یہ کوٹلی ستیاں کی ضرور بات کریں لیکن جس وقت ضرورت ہو اس وقت بات کریں' یہاں پر کوٹلی ستیاں کا ذکر اس لئے نہیں تھا کیونکہ ہم بات مری کی کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ جس طرح میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ یہاں اس شہر کے لئے ایک نیا source develop کیا جا رہا ہے اور دریائے جہلم سے پانی لایا جا رہا ہے اس لئے کسی کے پانی استعمال کرنے کے حقوق متاثر ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ میں پھر یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ بالکل ایک نیا source develop کیا جا رہا ہے اور پھر جس طرح آپ نے نشاندہی کی ہے کہ اگر یہ source develop ہو جاتا ہے' پانی مل جاتا ہے تو پھر ہم اس کو بھی examine کر رہے ہیں کہ اگر feasible ہوا تو انشاء اللہ تعالیٰ مری کو بھی پانی دیا جائے گا۔

جناب سپیکر، شکریہ۔

The amendment moved and the question is:

> "That in Clause 18 of the Bill, as recommended by Standing Committee on Communications and Works, between the word "exclusive" shall be deleted and after the word "area", appearing at the end, the expression "without affecting the right to use water by residents of the area" be added."

(The motion was lost.)

MR SPEAKER: The question is:

That Clause 18 of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

Clause 18 do stand part of the Bill.

CLAUSE - 19

MR SPEAKER: Now, Clause 19 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

That Clause 19 of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

Clause 19 do stand part of the Bill.

CLAUSE - 20

MR SPEAKER: Now, Clause 20 of the Bill is under consideration. There are two amendments in it. The first amendment is from Syed Ihsan Ullah Waqas, Ch Asghar Ali Gujjar, Mr Arshad Mehmood Baggu, Dr Syed Waseem Akhtar, Syed Ejaz Hussain Bokhari, Maulana Mufti Ghulam Farid Hazarvi, Ch Muhammad Shaukat, Miss Zaib-un-Nisa Qureshi, Mrs Tahira Munir, Mr Muhammad Waqas, Raja Muhammad Shafqat Khan Abbasi and Syed Ihsan Ullah Waqas may move it!

سید احسان اللہ وقاص: جناب! کتنے بجے تک کا time extend کیا تھا؟

جناب سپیکر، 45منٹ extend کیا تھا۔

سید احسان اللہ وقاص، ٹھیک ہے۔ وہ تو اب ٹائم ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر، نہیں 8 بج کر 45 منٹ پر ہوگا۔ 8 بجے تک کا وقت تھا 45 منٹ کے لئے extend کیا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب والا! ہمارے بھی چھوٹے چھوٹے بچے ہیں، ہمیں بھی گھر جانے دیں۔(قہقہے)

جناب والا! باقی کل کر لیں گے۔ مری کون سا بھاگا جا رہا ہے باقی کل کر لیں گے۔

جناب سپیکر، تھوڑا ہی رہ گیا ہے، پندرہ، بیس منٹ کا کام ہے۔ آپ فرمائیں۔(قطع کلامیاں)

آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔

SYED IHSAN ULLAH WAQAS: Sir, I move:

> "That in Clause 20 of the Bill, as recommended by Standing Committee on Communications and Works, the full-stop occurring at the end be substituted by a colon and the following proviso be added thereafter:-
>
> "Provided that responsibility shall be fixed after inquiry for such wrong payment made by the Authority."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> That in Clause 20 of the Bill, as recommended by Standing Committee on Communications and Works, the full-stop occurring at the end be substituted by a colon and the following proviso be added thereafter:-

"Provided that responsibility shall be fixed after inquiry for such wrong payment made by the Authority "

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I oppose it

جناب سپیکر، وزیر قانون صاحب اسے oppose کرتے ہیں۔ سید احسان اللہ وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، جناب والا! گزارش یہ ہے کہ ہم نے اس ترمیم کے ذریعے یہ توجہ دلائی ہے کہ اگر کوئی غلط payment کر دی جاتی ہے تو اس کے لئے انکوائری کر کے responsibility fix کی جائے۔ یہ ایک ٹیکنیکل سی بات ہے، ٹیکنیکل ترمیم ہے اور یہ بل کو بہتر بنانے کے لئے پیش کی ہے۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ مہربانی فرما کر اسے منظور کیا جائے اور ہاؤس سے بھی میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ اس ترمیم کو منظور کیا جائے کیونکہ اگر کسی کی کوئی غیر ذمہ داری سامنے آئے تو اس کے لئے انکوائری کر کے اس کے خلاف فیصلہ ہو سکے، بغیر انکوائری کے کوئی بھی فیصلہ غلط ہو گا۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ چودھری اصغر علی گجر!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ جناب ارشد محمود بگو!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! اس میں جو original Bill پیش کیا گیا ہے اس میں اس کی وضاحت نہیں کی گئی جبکہ ہم نے ترمیم میں اس کی وضاحت کی ہے۔ اتنی بڑی اتھارٹی بنی ہے، وہاں پر mismanagement بھی ہو گی، کچھ نہ کچھ وہاں پر ہو گا۔ ہم نے یہ ترمیم اسی لئے رکھی ہے کہ اگر کوئی ایسی صورتحال پیدا ہو جاتی ہے تو وہاں پر انکوائری کروا کر جس آدمی کے ذمے یا اس میں جو بھی ملوث ہو، اس کے خلاف انکوائری کر کے اس کی responsibility fix کی جائے۔

جناب سپیکر، ڈاکٹر سید وسیم اختر!۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ سید اعجاز حسین بخاری!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ مولانا مفتی غلام فرید ہزاروی!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ چودھری محمد شوکت!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ مس زیب النساء قریشی۔

محترمہ زیب النساء قریشی، جناب والا! اس طرح کے معاملات اگر پیش آ جائیں تو ان کی انکوائری کروانا بہت ضروری ہے اور یہ انصاف کے اصولوں کے قریب تر ہے اس لئے اس کو اسی طرح سے

ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ مسز طاہرہ منیر!

محترمہ طاہرہ منیر، جناب سپیکر! ہم نے یہ ترمیم بل کو بہتر کرنے کی ایک کوشش کی ہے اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ اگر اس کو مان لیا جائے تو بہتر ہو گا۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جناب محمد وقاص خان!

جناب محمد وقاص، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥ جناب سپیکر! اس سلسلے میں' میں ایوان کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں۔ اگر ایسا ہو کہ کسی شخص سے کوئی غلط payment لے لی جائے تو ظاہر ہے کہ اس کا جو نقصان ہوا ہے وہ بھی اپنی جگہ پر ایک بات ہے اور بعض اوقات کسی پر غلط الزام بھی لگ جاتا ہے کہ اس اتھارٹی نے یا اس آفیسر نے کسی سے لیا ہے اور وہ الزام ثابت نہ ہو سکے تو ان دونوں صورتوں میں انکوائری کی ضرورت ہے۔ لہذا اس کلاز میں ہماری جو ترمیم ہے اسے قبول کیا جائے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ راجہ محمد شفقت خان عباسی!

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، شکریہ۔ جناب سپیکر! جیسے میں نے پہلے کہا کہ یہ بنیادی اصول اور natural justice کے خلاف بات ہے تو اس کو ایک good piece of legislation نہیں کہا جائے گا اگر ہم اس میں یہ provide نہ کر دیں اور جو ہر انسان' ہر آدمی' ہر شہری اور ہر ملازم کا بنیادی حق ہے اور پھر دیکھیں کہ جب یہ کائنات معرض وجود میں آئی اور شیطان نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تو اللہ تعالیٰ نے اسے بھی hearing کا موقع دیا۔ اسے نوٹس دیا کہ ٹھیک ہے' قیامت تک تم بھی اپنا کام کرو اور میرے نیک بندے میری بات سنیں گے۔ اس سے بات سمجھ آتی ہے کہ یہ natural justice کی بات ہے اور یہ بڑی بنیادی بات ہے۔ اگر کسی statute میں یہ provide نہ بھی کیا گیا ہو تو یہ presume کیا جاتا ہے کہ یہ ہو اور اب جب یہ کہا جائے کہ یہ بل پنجاب اسمبلی جو گورنجوایٹ اسمبلی ہے' یہ اس نے پاس کیا اور اس میں انہوں نے right of

hearing نہیں دی تو لوگ ہم سے بات کریں گے کہ سوائے "yes" کرنے اور انگوٹھا لگانے کے اس اسمبلی کا کیا رول رہا ہے؟ مجھے تو نہ اس کمیٹی کا کوئی رول نظر آیا اور نہ اس اسمبلی کا سوائے "yes" کرنے کے اس لئے میں یہ سمجھنے سے بھی قاصر ہوں کہ ہمارا رول کیا ہے؟ جہاں ہم comma تبدیل نہ کر سکیں، جہاں ہم proviso تبدیل نہ کر سکیں، جو ٹھیک بات کہیں سے بھی آئی ہو اسے ہم endorse نہ کر سکیں تو وہ ایک مذاق والی بات آ جاتی ہے۔ اس طرح دیکھیں کہ نماز مغرب کا وقت بھی گیا۔ میرے شہر میں ایک نئے شہر کی بنیاد رکھی جا رہی ہے اور یہاں ایمرجنسی کا عالم ہے کہ ہر روز نماز کا وقفہ ہوا کرتا تھا لیکن آج نماز مغرب بھی قربان کر دی گئی اور نماز عشاء بھی گئی تو کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کا گناہ میرے شہر پر آئے یا میرے شہر کے باسیوں پر آئے۔ آج انہیں کہا گیا ہے کہ آج آپ نے ہر حالت میں یہ بل پاس کرنا ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ عباسی صاحب! تشریف رکھیں۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں تو وٹو صاحب سے بھی حیران ہوں۔

جناب سپیکر: عباسی صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ جی، لاء منسٹر!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ Clause-20. recovery of dues. کے لئے ہے اور اس کا اطلاق اس شخص پر ہو گا جس نے اتھارٹی کے پیسے دینے ہوں گے لیکن ترمیم یہ دی جا رہی ہے کہ اگر اتھارٹی کسی کو غلط payment کر دے تو اس شخص کی responsibility fix کر دی جائے۔ لہذا اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس کلاز کو صحیح معنوں میں پڑھا ہی نہیں گیا حالانکہ یہ ہم نے یہاں پر اس لئے ڈالی ہے کہ اتھارٹی کے dues اگر کسی نے دینے ہوں تو ہم اس کی as land revenue arrear recovery کر سکتے ہیں اور یہ responsibility fix کرنے کی بات کرتے ہیں جو بالکل ایک متضاد بات ہے، اس لئے میری گزارش ہے کہ یہ ترمیم قابل پذیرائی نہ ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔

The amendment moved and the question is,-

> That in Clause 20 of the Bill, as recommended by Standing Committee on Communications & Works, the full-stop occurring at the end be substituted by a colon and the following proviso be added thereafter
>
> "Provided that responsibility shall be fixed after inquiry for such wrong payment made by the Authority."

(The motion was lost)

MR SPEAKER: The next amendment is from Raja Muhammad Shafqat Khan Abbasi (Advocate), Chaudhry Ijaz Ahmad Samma, Ch Muhammad Ashraf Kamboh, Mr Ehsan-ul-Haq Ahsan Noulatta, Rana Sana Ullah Khan, Sheikh Amjad Aziz, Rana Aftab Ahmad Khan, Mr Sami Ullah Khan and Mr Ali Hassan Raza Qazi

Since this amendment is substantially identical to the amendment motion which has just been lost, therefore, the same is inadmissible under Rule 106 (b) and 198 (4) and it is ruled out of order

The question is

"That Clause 20 of the Bill do stand part of the Bill."

The motion was carried

Clause 20 do stand part of the Bill

CLAUSE - 21

MR SPEAKER: There is an amendment in it. The amendment is from Syed Ihsan Ullah Waqas, Ch. Asghar Ali Gujjar, Mr Arshad Mehmood Baggu, Dr Syed Waseem Akhtar, Syed Ejaz Hussain Bokhari, Maulana Mufti Ghulam Farid Hazarvi, Ch. Muhammad Shaukat, Miss Zaib-un-Nisa Qureshi, Mrs Tahira Munir, Mr Muhammad Waqas, Raja Muhammad Shafqat Khan Abbasi (Advocate) and Mr Arshad Mehmood Baggu may move it.

MR ARSHAD MEHMOOD BAGGU: I move

> "That in Cluase 21 of the Bill, as recommended by Standing Committee on Communications & Works, the full-stop occurring at the end be substituted by a colon and the following proviso be added thereafter
>
> "Provided that the offender shall be given a right of being heard."

MR SPEAKER: The motion is

> "That in Cluase 21 of the Bill, as recommended by Standing Committee on Communications & Works, the full-stop occurring at the end be substituted by a colon and the following proviso be added thereafter
>
> "Provided that the offender shall be given a right of being heard."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: I oppose it, Sir.

جناب سپیکر، لاء منسٹر اسے oppose کرتے ہیں۔ جناب سید احسان اللہ وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! اس بل کی کلاز 21 میں کہا گیا ہے۔ Conversion of property to a different use. تو اس کے لئے انہوں نے ایک ہزار روپے یومیہ جرمانہ متعین کیا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ جب تک ڈیفالٹر اس کی payment نہیں کر دے گا اسے جیل میں بھی بھیج دیا جائے گا اور اسے ایک سال تک جیل میں بھی رکھا جا سکتا ہے۔ پاکستان میں جو بھی لوگ رہتے ہیں ان کا ایک آئینی حق ہے کہ کسی کے خلاف کوئی کارروائی کی جائے گی تو پہلے اسے سنا جائے گا یعنی اس سے پوچھا جائے گا کہ یہ کام تو نے کیا ہے؟ تمہارے خلاف یہ شکایت ہے لہذا تم اس بارے میں ہمیں بتاؤ۔ ہم نے اس کلاز میں ترمیم دی اور یہ عین انصاف کے مطابق ہے کہ کوئی کسی کی پراپرٹی کو convert کرتا ہے، کسی جگہ پر کوئی کمرہ بنا دیتا ہے اور یہ سمجھتے ہیں کہ یہ غلط بنایا گیا ہے تو اس کو پہلے نوٹس دیں۔ دنیا کے اندر اور پاکستان کے مختلف اداروں کے اندر بھی یہ قانون ہے کہ اسے پہلے نوٹس دیا جاتا ہے۔ ہم نے یہ کہا ہے۔ "Provided that the offender shall be given a right of being heared." اس کو یہ حق دیں کہ اس کی بات سنیں۔ اس کے بعد اگر اتھارٹی اس نتیجے پر پہنچتی ہے کہ اس نے غلط کیا ہے تو ٹھیک ہے، اسے جرمانہ وغیرہ کریں لیکن پہلے اسے سننے کا حق تو دیں۔ یہ ہم آئین کے مطابق چاہتے ہیں۔

جناب والا! نماز کو بڑی دیر ہو گئی ہے اس کا بھی خیال کریں کیونکہ ہم نے نماز پڑھنی ہے۔

جناب سپیکر، چودھری اصغر علی گجر صاحب۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ جناب ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! ابھی تو آغاز ہے۔ آئندہ کیا ہونا ہے یہ تو نظر آ رہا ہے۔ ابھی بل پیش ہوئے ہیں، ان پر ترامیم آئی ہیں۔ میں سابقہ کارروائی دیکھ رہا تھا تو مجھے یاد ہے کہ حاجی سیف اللہ

اور پرانے لوگ ڈیڑھ ڈیڑھ سو ترامیم دیتے تھے اور اجلاس رات تک prolong ہوتا تھا۔ میرے دوست جن میں سینئر لوگ بھی ہیں جو اکتا گئے ہیں کہ ہم جلدی جلدی اس بل کو پیش کریں۔

جناب سپیکر! ہم نے تو اس ترمیم سے ہٹ کر کوئی بات ہی نہیں کی۔ ہم نے to the point جو ترمیم دی ہے اسی حوالے سے بات کی ہے۔

جناب سپیکر! ہر آدمی کا یہ قانونی اور اخلاقی حق ہے کہ اگر اس کے اوپر کوئی الزام لگایا جائے تو سب سے پہلے اس کو شوکاز نوٹس بھیجا جائے اور اس کی hearing کی جائے اور اس سے پوچھا جائے کہ کیا اس نے یہ جرم کیا ہے؟ اس کا یہ اخلاقی، قانونی اور اسلامی حق ہے۔ اب اتھارٹی نے جو بل پیش کیا ہے تو اس میں انھوں نے اس کے متعلق کوئی حق نہیں رکھی کہ جس آدمی پر انھوں نے الزامات لگا دیئے تو اس پر انھوں نے ڈائریکٹ کہہ دیا ہے کہ اس سے ایک ہزار روپے جرمانہ وصول کیا جائے گا جبکہ ہم نے جو ترمیم دی ہے تو اس میں ہم نے یہ لکھا ہے کہ اس کو باقاعدہ شوکاز نوٹس دیا جائے اور سنا جائے۔ اس کے بعد اگر وہ مجرم یا اس کے خلاف کوئی الزام ثابت ہوتا ہے تو پھر اس کو سزا دی جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ترمیم قانون، آئین اور موجودہ مروجہ قانون و دستور اور روایات کے مطابق ہے۔ میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ لاء منسٹر صاحب شاید آج قسم اٹھا کر آئے ہیں کہ انھوں نے اپوزیشن کی کوئی اچھی بات بھی نہیں ماننی ہے۔ ہم ان کو کہتے ہیں کہ یہ بڑی اچھی بات ہے اس لئے کم از کم اس ترمیم کو یہ سنیں اور اس پر عمل کریں اور اس میں تھوڑی سی تبدیلی کر دیں۔ شکریہ

جناب سپیکر، ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ سید اعجاز حسین بخاری صاحب!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ مولانا مفتی غلام فرید ہزاروی صاحب!۔۔۔ وہ بھی تشریف نہیں رکھتے۔ چودھری محمد شوکت صاحب!۔۔۔ وہ بھی تشریف نہیں رکھتے۔ مس زیب النساء قریشی صاحبہ!

محترمہ زیب النساء قریشی، قانون لوگوں کی فلاح و بہبود کے لئے بنائے جاتے ہیں نہ کہ ان کے لئے مشکلات پیدا کر دی جائیں۔ میں سفارش کروں گی کہ لوگوں کے لئے آسانی پیدا کی جائے نہ کہ مشکل پیدا کی جائے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ مسز طاہرہ منیر صاحبہ!

محترمہ طاہرہ منیر: جناب سپیکر! لوگوں کا یہ آئینی حق ہے کہ اگر کسی پر کوئی الزام لگایا جائے تو اسے یہ حق دیا جائے کہ وہ اس بارے میں صفائی پیش کر سکے۔ اس میں اسی حق کی بات کی گئی ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جناب محمد وقاص صاحب!

جناب محمد وقاص: جناب سپیکر! ابھی مشاعرے پر شباب نہیں آیا تو لوگ اکتا رہے ہیں۔ ابھی ذرا انتظار کریں۔ میں اس ایوان اور آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ وہ عشاء کی نماز ہے۔ صحابہ اکرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہ۔۔۔

جناب سپیکر: نماز عشاء میں ابھی ٹائم ہے۔

جناب محمد وقاص: جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے حق دیں کہ صحابہ اکرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ جو فجر اور عشاء کی نماز باجماعت نہیں پڑھتے تھے ہم ان کے بارے میں بد گمانی کا شکار ہو جاتے تھے اور وہ بد گمانی یہ تھی کہ گویا یہ منافق ہو گئے ہیں۔ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت بھی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ عشاء اور فجر کی نمازیں منافقین پر بھاری ہوتی ہیں تو خدا کے لئے ہمیں اس کیٹیگری میں نہ ڈلوائیں اور ہمیں بروقت موقع دیں کہ ہم عشاء کی نماز ادا کریں اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نماز کے بارے میں سوال کرے گا اور جس نے نماز جان بوجھ کر چھوڑی اس نے کفر کیا اس لئے یہ ہمارا دینی اور شرعی حق ہے کہ جب نماز کا وقت ہو تو ہمیں وقفہ دیا جائے۔ میں صرف اسی بات پر زور دیتا ہوں کہ آپ باقی تمام کارروائی روکیں۔ ہم رات بارہ بجے تک یہاں بیٹھنے کے لئے تیار ہیں۔ ہمارے بچے نہیں رو رہے۔ ہم انشاء اللہ آپ کو بھی بٹھائے رکھیں گے اور خود بھی بیٹھیں گے۔ ہم ہر کلاز پر بات کریں گے لیکن نماز کا وقفہ دیا جائے تا کہ ہم بروقت نماز عشاء ادا کر سکیں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جناب راجہ محمد شفقت خان عباسی صاحب۔ ہاؤس کا وقت مزید پانچ منٹ کے

لئے بڑھایا جاتا ہے۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ clause بالکل unreasonable سی ہے جس پر ہم نے فیصلہ کیا کہ اگر کوئی اس سکیم سے ہٹ کر اس سکیم سے negate کرے گا' اتھارٹی کی منظوری کے بغیر اس کی conversion کرے گا' اس کو ایک ہزار روپے جرمانہ یومیہ ہو گا۔ اتھارٹی کا میٹر چل پڑے گا اگر وہ ایک سال تک اس conversion کی غلطی کی یا خلاف ورزی کی درستی نہیں کرتا اور اس غلاء کو پورا نہیں کرتا تو اس اتھارٹی کا میٹر چلتا رہے گا۔

Any conversion of property to a different use or purpose than the one provided under a scheme by a person or agency, without the previous approval of the Authority in writing, shall be punishable with a fine which may extend to rupees one thousand per day from the date of its conversion till the default continues or with imprisonment for a term which may extend to one year or with both.

جناب! ان کا میٹر چلے گا اور ایک ہزار روپے جرمانے کے ساتھ ساتھ قید کی بھی بات ہے۔ احسان اللہ وقاص صاحب نے کہا تھا کہ لوگ سوال کریں گے کہ یہ گریجوایٹ اسمبلی ہے جو اس ایکٹ کا حشر نشر کر رہی ہے جس میں ہم سزائیں تجویز کر رہے ہیں کہ ایک ہزار روپے یومیہ جرمانہ ہو۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی' وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! یہ گریجوایٹ اسمبلی کے ہمارے گریجوایٹ وکیل بھائی ہیں۔ انہوں نے ترمیم "Provided that the offender shall be given a right of being heard." دی ہے کہ اس کو سنا جائے گا اور بات جرمانے کی کر رہے ہیں۔ آپ نے جرمانے کی تو ترمیم ہی نہیں دی۔ آپ نے ترمیم یہ دی ہے کہ اس کو صفائی کا موقع دینا چاہئے۔

سید احسان اللہ وقاص، وہ جرمانہ بطیر سنے نہ کریں بلکہ ان کو بھی حق دیں۔

جناب سپیکر، جی عباسی صاحب!

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! بات یہی ہے کہ یہاں سیکشن 21 میں جزا اور سزا کی بات کی گئی ہے کہ ایک ہزار روپے فی دن اور ساتھ قید کی بات بھی ہے۔ ہماری بڑی معصومانہ سی ترمیم ہے کہ آپ اسے جو سزا دیں گے تو اس سے پہلے اسے صفائی کا موقع دیا جائے۔ اگر یہ موقع نہیں دیں گے تو اخبارات والے لکھیں گے کہ گریجوایٹ اسمبلی نے یہ کیا ہے اور اخبار والے یہ لکھیں گے کہ اس اسمبلی نے اس ایکٹ میں ایک "Comma" تک تبدیل نہیں کیا۔ اس اسمبلی کی جو سٹینڈنگ کمیٹی ہے میں ان دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انھوں نے وہاں بات کی کہ جس طرح پہلے M.K.D.A تھا تو وہاں کے نمائندوں کو شامل کیا گیا تھا۔ وہاں میرے دوستوں نے یہ رائے بھی دی کہ جو تعلیمی ادارے ہیں، جو بہت مقدس ہیں، جو یونیورسٹیاں اور کالج ہیں، جن میں ہم ترامیم کر رہے ہیں کہ ہر جگہ چار چار، پانچ پانچ ایم۔پی۔ایز کو ڈال رہے ہیں تو یہ تو ڈویلپمنٹ کی بات ہے۔ یہ تو اس علاقے کی بہتری کی بات ہے تو وہاں سے ایم۔پی۔ایز کو کیوں شامل نہیں کیا جا رہا؟ وہاں انھیں جواب ملا کہ آپ اس کو نہ چھیڑیں، یہ policy matter ہے۔ میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اخبار والے لکھیں گے کہ اس قانون سازی میں سوائے "Yes" اور "No" کے ہمارا کوئی کردار نہیں ہے۔ میں راجہ بشارت صاحب سے گزارش کروں گا کہ ہم باقی بات نہیں کریں گے۔ یہ اس شہر کے تھوڑے حدوحال بیان کریں، اس کا نقشہ جائیں کہ کوٹلی ستیاں اگر نہیں آتا تو دیر کوٹ ستیاں کے جنگلات اس میں آ رہے ہیں۔ اگر راجہ صاحب کو معلوم ہے تو اس کا محل وقوع بتائیں۔ مجھے یہ بھی افسوس ہے کہ اس میں جنگلات کا معاملہ آئے گا۔ وزیر جنگلات کو بھی اس میں exclude کر دیا گیا ہے۔ میرا بھائی جو ٹورازم کا منسٹر ہے اگر ٹورازم کی ڈویلپمنٹ کی بات کی گئی ہے۔

جناب سپیکر، ہاؤس مزید پانچ منٹ کے لئے extend کیا جاتا ہے۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! زیادتی یہاں ہی نہیں ہے' زیادتی میرے ساتھ ہی نہیں ہے' دنیا میں سب سے زیادہ burning issue اس وقت ماحول کے لئے ہے اور میں آج بھی آپ سے کہتا ہوں کہ اگر ہم نے معاملات ٹھیک نہ کئے تو پوری دنیا میں شور مچے گا کہ مری کے جنگلات کو کیوں ضائع کیا جارہا ہے؟ وہ الگ بات ہے کہ جو ہمارے وزیر ماحولیات مخدوم صاحب ہیں ان کو اس شہر کے بارے میں بھی اعتماد میں نہیں لیا گیا۔ میں دعوے سے کہتا ہوں اور ان سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ اس پر بات کریں کہ آپ کے ماحول کو کوئی فرق نہیں پڑے گا۔۔۔

جناب سپیکر، عباسی صاحب! پلیز مختصر کریں۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، میں یہ کہہ رہا ہوں کہ شہر کی بنیاد پر جہاں نازیں بھی ضائع ہو رہی ہیں اور سارے معاملات بھی ضائع ہو رہے ہیں۔ جہاں لوکل آبادی کو بھی ignore' وزیر جنگلات کو بھی ignore' وزیر ماحولیات کو بھی ignore، وزیر ٹورازم کو بھی ignore کیا جارہا ہے۔ جب اس کے اغراض و مقاصد کی بات ہو رہی تھی تو میں نے اس وقت بھی بات کی تھی کہ یہ اتھارٹی اگر بن رہی ہے۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! یہ relevant بات کریں۔

جناب سپیکر، عباسی صاحب! دو تین منٹ میں wind up کر لیں۔ کافی بات ہو چکی ہے۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! آخری بات۔ میں آپ کا بہت مشکور ہوں۔ جب میں نے اس کے اغراض و مقاصد کی بات کی تھی تو ایک ترمیم دی تھی کہ یہ اتھارٹی اگر ٹورازم کی بات کر رہی ہے تو اس کے فرائض میں یہ شامل کریں۔ For the promotion of the tourism, for the preservation of the forests, for the preservation of the land slide management. میں نے یہی باتیں کی تھیں تو ان کا بھی اس اسمبلی نے قتل عام کیا۔ اب میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ جہاں ہم اتنی بڑی بڑی جو سزائیں دیں گے تو ایک سیکنڈ نہیں لگے گا' یہ عدالتیں ان کو

declare کر دیں گی۔ کل کو شری جا کر کہے گا کہ یہ جو piece of legislation ہے
This is against the principle of justice. This is against the contravention of the fundamental human rights.

ہمارے آئین کے preamble میں ہے اور جو ہمیں بنیادی حقوق دیتا ہے اس کی خلاف ورزی ہو گی تو کوئی آدمی challenge کر کے اس کلاز کو، اس بل کو strike down کر دے گا اس لئے گزارش یہ ہے کہ کوئی ایک دو باتیں ہم change کر لیں تاکہ ہم کہہ سکیں کہ ہمارے 371 ایم۔پی۔ایز پر مشتمل ہمارا بہت بڑا ایوان ہے۔ ہم جو چاہیں کہ ہم کوئی comma، کوئی proviso تبدیل کر سکیں اس لئے میری اور سب کی عزت کی بات ہے، صرف شفقت عباسی کی عزت کی بات نہیں ہے۔ اس اسمبلی کی عزت کی بات ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: راجہ صاحب! شکریہ۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! مجھے اپنے بھائی شفقت عباسی کے ساتھ پوری ہمدردی ہے اور میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ اگر انہوں نے کوئی ایک بات بھی logical کی ہوتی تو انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس پر ضرور عملدرآمد کرتے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ میرے بڑے سینئر بھائی ہیں اور میں تو non-practising lawyer ہوں اور وہ practising lawyer اور سپریم کورٹ کے lawyer ہیں۔ جب کسی مقدمے کی سماعت ضابطۂ فوجداری کے تحت ہو تو میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا وہاں ملزم کو صفائی کا موقع دیا جاتا ہے یا نہیں دیا جاتا؟ میں کہتا ہوں کہ دیا جاتا ہے! اگر آپ اس کی کلاز 17 پڑھیں تو اس میں لکھا گیا ہے جو already ہم پاس کر چکے ہیں کہ اس قانون کے تحت جو بھی جرائم سرزد ہوں گے ان کی عدالت سماعت ضابطۂ فوجداری کے تحت کرے گی۔ اس لئے کسی کو unheard کئے جانے کی بات ہی نہیں ہوتی۔ اس کو سنا جائے گا اور صفائی کا پورا موقع دیا جائے گا۔ شکریہ

(نعرہ ہائے تحسین)

MR SPEAKER: The amendment moved and the question is:-

"That in Clause 21 of the Bill, as recommended by Standing Committee on Communications & Works, the full-stop occurring at the end be substituted by a colon and the following proviso be added thereafter.-

"Provided that the offender shall be given a right of being heard."

(The motion was lost)

MR SPEAKER: The question is:-

That Clause 21 do stand part of the Bill

(The motion was carried)

Clause 21 do stand part of the Bill

CLAUSE - 22

MR SPEAKER: Now, Clause 22 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:-

"That Clause 22 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

Clause 22 do stand part of the Bill.

آج کے اجلاس کا وقت ختم ہوتا ہے اور اجلاس کل مورخہ 6۔جنوری 2004 صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 6 ۔جنوری 2004

1۔ سوالات (محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن)

(1) نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

(2) غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

2۔ غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

مسودہ قانون (جو پیش کیا جائے گا)

(1) مسودہ قانون (ترمیم) ہیلتھ فاؤنڈیشن پنجاب مصدرہ 2003

3۔ قراردادیں (مفاد عامہ سے متعلق)

صوبائی اسمبلی پنجاب

(چودھویں اسمبلی کا تیرھواں اجلاس)

منگل' 6۔ جنوری 2004

(یوم الثلاثہ' 13۔ ذی القعد 1424ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز' لاہور میں صبح 10 بج کر 38 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر چودھری محمد افضل ساہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ قاری عبدالماجد نے پیش کیا۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ
الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ
تُوْعَدُوْنَ ﴿۳۰﴾ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ
وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ﴿۳۱﴾ نُزُلًا مِّنْ
غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ﴿۳۲﴾

سورۃ حٰم السجدہ آیات 30 تا 32

جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار خدا ہے پھر وہ (اس پر) قائم رہے۔ اُن پر فرشتے اتریں گے (اور کہیں گے) کہ نہ خوف کرو اور نہ غمناک ہو اور بہشت کی جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے خوشی مناؤ۝ ہم دنیا کی زندگی میں بھی تمہارے دوست تھے اور آخرت میں بھی (تمہارے رفیق ہیں) اور وہاں جس (نعمت) کو تمہارا جی چاہے گا تم کو ملے گی اور جو چیز طلب کرو گے تمہارے لئے موجود ہو گی۝ (یہ) بخشنے والے مہربان کی طرف سے مہمانی ہے۝ وماعلینا الاالبلاغ۝

جناب سپیکر، بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

پوائنٹ آف آرڈر

پنجاب اسمبلی کے ملازمین کے لئے ایک ماہ کی اضافی تنخواہ

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی فرمائیں!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! یہاں پنجاب اسمبلی کے جو ملازمین ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو ہماری خدمت بھی کرتے ہیں اور back میں بیٹھ کر وہ کام کرتے ہیں جو یہاں پر ہمارے کھاتے میں ڈال دیئے جاتے ہیں۔ جب جنرل پرویز مشرف صاحب کو ووٹ دیا گیا تو قومی اسمبلی کے ملازمین کو ایک ایک مہینے کی اضافی تنخواہ دی گئی۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ آپ اس ایوان اور پنجاب اسمبلی کے custodian ہیں، سپیکر ہیں۔ پنجاب اسمبلی نے تو جنرل پرویز مشرف صاحب کو 254 ووٹ دیئے ہیں اس لئے پنجاب اسمبلی کے ملازمین کی تو دو دو ماہ کی تنخواہ بنتی ہے میری آپ سے درخواست ہے کہ جس طرح قومی اسمبلی کے ملازمین کو ایک ایک مہینے کی اضافی تنخواہ دی گئی ہے اس طرح یہاں بھی ہماری پنجاب اسمبلی کے ملازمین کو کم از کم ایک مہینے کی اضافی تنخواہ دی جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر، شکریہ۔ مہربانی۔

محترمہ عابدہ جاوید، جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ اجلاس ہو رہا ہے لیکن ممبران اسمبلی کی اکثریت ایوان میں موجود نہیں ہے اور الاؤنسز بھی پورے لیتے ہیں۔

جناب سپیکر، آپ پہلے ارشد محمود بگو صاحب کے ساتھ بیٹھ کر مشورہ کر لیں پھر مجھے بتا دینا کہ میں نے کیا کرنا ہے؟

چرچ آف انگلینڈ کے پادری مختار برکت کے قتل پر ایک منٹ کی خاموشی

جناب پرویز رفیق، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' پرویز رفیق صاحب!

جناب پرویز رفیق، شکریہ۔ جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ کل صبح ساڑھے تین بجے ہمارے ایک مذہبی رہنما چرچ آف انگلینڈ کے پادری مختار برکت صاحب کو دہشت گردی کے ذریعے قتل کر دیا گیا ہے۔ میری درخواست ہے کہ ان کے لئے ایک منٹ کے لئے خاموشی اختیار کی جائے۔

جناب سپیکر، جی ایک منٹ کے لئے خاموشی اختیار کی جاتی ہے۔

(چرچ آف انگلینڈ کے پادری مختار برکت
کے قتل پر ایک منٹ کی خاموشی)

چودھری اصغر علی گجر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' چودھری صاحب! فرمائیں۔

چودھری اصغر علی گجر، جناب سپیکر! آج اخبار کی ایک خبر کے مطابق جناب وزیر اعظم جمالی کی طرف سے سارک کانفرنس کے سربراہان کو ظہرانہ دیا گیا ہے اور اس ظہرانے کے اندر تمام سربراہان کے سامنے علاقائی رقص پیش کیا گیا ہے۔ میں اس بات کو condemn کرتا ہوں کہ یہ بڑی بات ہے کہ مسلمانوں کے اس ملک کے اندر حوا کی بیٹیوں کو واجپائی یا دوسرے سربراہان کے سامنے رقاصوں کے طور پر پیش کرنا ہمارے شایان شان نہیں ہے اور نہ ہی ہماری غیرت کو یہ بات گوارا ہے۔ شکریہ

سوالات (محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ سید احسان اللہ وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص: سوال نمبر 548۔ جناب والا! اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کر لیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

وزراء اور سیکرٹری صاحبان کے لئے نئی گاڑیوں کی خریداری

*548۔ سید احسان اللہ وقاص: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 7 کروڑ روپے مالیت کی نئی گاڑیاں وزراء اور سیکرٹری صاحبان کے لئے خریدی جا رہی ہیں؟

(ب) اس وقت وزراء صاحبان اور سیکرٹری حضرات کے لئے کون سے ماڈل کی گاڑیاں دستیاب ہیں؟

(ج) کیا نئی گاڑیاں خریدنے کا فیصلہ درست ہے؟ اس کے لئے کیا دلائل ہیں؟

وزیر خوراک:

(الف) درست ہے۔

(ب) اس وقت 15 وزراء صاحبان کے پاس 2002 اور باقی کے پاس 1996 ماڈل کی یوٹا کرولا گاڑیاں ہیں جبکہ سیکرٹری صاحبان کے زیر استعمال 1992 تا 1996 ماڈل کی یوٹا کرولا گاڑیاں ہیں۔

(ج) نئی گاڑیاں خریدنے کا فیصلہ بالکل درست ہے کیونکہ جو گاڑیاں ٹرانسپورٹ پول و سیکرٹری صاحبان کے زیر استعمال ہیں وہ نہ صرف اپنی میعاد پوری کر چکی ہیں بلکہ ان کی مرمت اور پٹرول پر بہت زیادہ روپیہ خرچ ہو رہا ہے اور وہ لمبے سفر کے لئے قابل اعتماد نہیں رہیں۔

جناب سپیکر، کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ کون کون سے وزراء ہیں جن کے پاس 1996 ماڈل کی گاڑیاں ہیں کیونکہ میرے خیال کے مطابق تمام کے تمام وزراء کے پاس 2002 ماڈل کی گاڑیاں ہیں؟

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی' وزیر خوراک!

وزیر خوراک: جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں جناب سے اجازت چاہوں گا کہ مجھے کچھ amended position واضح کرنے کی اجازت دی جائے چونکہ جس وقت یہ سوال آئے تھے اس وقت پوزیشن کچھ اور تھی اور بعد میں اس کی پوزیشن اور ہوتی گئی اور آپ کو پتا ہے کہ ایس اینڈ جی اے ڈی کے سوالات کافی عرصے سے pending آ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی' اجازت ہے۔

وزیر خوراک: جناب سپیکر! اس وقت چالیس وزراء صاحبان کے پاس 2000 اور 2003 ماڈل کی ٹیوٹا کرولا گاڑیاں ہیں اور بیس سیکرٹری صاحبان کے پاس نئی گاڑیاں ہیں۔ اگر معزز رکن اس پر کوئی ضمنی سوال کرنا چاہیں تو فرمائیں' میں جواب دینے کے لئے تیار ہوں۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! چالیس معزز وزراء کے پاس نئی گاڑیاں ہیں اور بیس سیکرٹری صاحبان کے پاس بھی 2002 اور 2003 ماڈل کی نئی گاڑیاں ہیں۔

سید احسان اللہ وقاص: ان سب گاڑیوں کی خرید پر کتنی رقم خرچ کی گئی ہے؟

وزیر خوراک: جناب سپیکر! میں فی گاڑی کی قیمت بتا دیتا ہوں calculate یہ خود کر لیں یا میں کروا دیتا ہوں۔ یہ مختلف نوعیت کی گاڑیاں ہیں' ٹیوٹا کرولا گاڑی ایکس ایل آئی 1300 CC اور 2-O-D ڈیزل والی گاڑیاں 2000 CC کی ہیں۔ ٹیوٹا کرولا ایکس ایل آئی کی قیمت -/8,54,000 روپے اور 2-O-D کی قیمت -/11,94,000 روپے ہے۔

حاجی محمد اعجاز: جناب والا! اس پر میرا بھی ایک ضمنی سوال ہے؟

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

حاجی محمد اعجاز: وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ گاڑیاں عام مارکیٹ سے خریدی گئیں یا کمپنی سے خریدی گئیں؟ اگر عام مارکیٹ سے خریدی گئیں تو کس method کے تحت خریدی گئیں؟

جناب سپیکر: جناب وزیر خوراک! معزز ممبر پوچھ رہے ہیں کہ ان گاڑیوں کی خرید کا طریقہ کار کیا تھا؟

وزیر خوراک: جناب سپیکر! یہ گاڑیاں ڈائریکٹ کمپنی سے لی گئی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب!

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ اس سے پہلے گزشتہ دور حکومت میں یہ سکیم بنائی گئی تھی کہ سیکرٹری صاحبان اور حکومت کے دوسرے افسران کو بجائے گاڑیاں خرید کر دینے اور ان کی maintenance پر کروڑوں نہیں بلکہ اربوں روپے خرچ کر کے ایک نئی سکیم ڈرافٹ کی گئی تھی جس کے مطابق گاڑیاں ان کو دے دیتی تھیں۔ انہوں نے اس کو خود maintain کرنا تھا اور اس کا کچھ الاؤنس اس کے لئے مقرر کیا جانا تھا تو کیا یہ سکیم تاحال موجود ہے یا اس کو ختم کر دیا گیا یا پھر حکومت اس سکیم پر غور کرنے کے لئے تیار ہے کہ سرکاری افسران گاڑیاں خود خریدیں اور خود maintain کریں اور حکومت اس کے لئے کوئی fix allowance مقرر کر دے تاکہ گاڑیوں کا غلط استعمال ختم کیا جا سکے؟

جناب سپیکر: وزیر خوراک!

وزیر خوراک: جناب سپیکر! مختلف محکمہ جات میں ایسا طریقہ کار موجود ہے جس کی نشاندہی احسان اللہ وقاص صاحب فرما رہے ہیں۔ ہائیکورٹ کے جج جب ریٹائرڈ ہوتے ہیں تو ان کی گاڑی ان کو ساتھ ہی دے دی جاتی ہے ان کی تنخواہ میں سے اس کی کٹوتی ہوتی رہتی ہے۔ یہ ایک بالکل نئی سکیم ہے اور پنجاب حکومت اور وفاقی حکومت کے بھی یہ زیر غور ہے لیکن اس پر ابھی تک عملدرآمد شروع نہیں ہوا۔ اس کے متعلق سوچا جا سکتا ہے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ چودھری اصغر علی گجر صاحب!

چودھری اصغر علی گجر، جناب والا! کیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ انہوں نے سوال کے جواب میں لکھا ہے کہ ان کی گاڑیوں کی میعاد پوری ہو چکی ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ میعاد پوری ہونے کا کیا طریقہ کار ہے؟ کیا standard ہے؟ جب میعاد پوری ہو جاتی ہے تو کون سی کمیٹی کونسا شخص یہ بتاتا ہے کہ واقعی اس گاڑی کی میعاد پوری ہو گئی ہے؟

جناب سپیکر، وزیر خوراک!

وزیر خوراک، جناب سپیکر! ہمارا پورا ایک Transport Wing ہے جو حکومت پنجاب کے ماتحت کام کر رہا ہے۔ وہاں پر Transport Pool ہے اور وہ ساری جو گاڑیاں ہیں ان کے لئے ایک پورا طریقہ کار ہے کہ وہ چلنے کے قابل ہیں یا نہیں؟ اس سلسلے میں وہ سرٹیفکیٹ جاری کرتے ہیں۔ جو گاڑی بالکل بے کار ہو جائے اور اس کے اوپر مرمت کا خرچ اگر زیادہ آئے تو پنجاب گورنمنٹ کو اس کی دیکھ بھال نئی گاڑی خریدنے کی نسبت مہنگی پڑتی ہے۔ جناب احسان اللہ وقاص صاحب کا صحیح نظر بھی یہی تھا کہ یہ جو پرانی گاڑیاں ہیں یہ کس حساب میں چل رہی ہیں کیونکہ ان کی مرمت کا بہت زیادہ خرچ آتا ہے اور جب یہ بے کار ہو جاتی ہیں تو نئی گاڑیاں خریدنی پڑتی ہیں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب والا! پہلی بات تو یہ ہے کہ میرا صحیح نظریہ نہیں تھا جو وزیر محترم بیان فرما رہے ہیں۔ میرا تو صحیح نظریہ تھا کہ ایسا صوبہ جس میں آج بھی لاکھوں نہیں کروڑوں افراد ایسے ہیں جن کو پینے کا پانی بھی میسر نہیں آتا۔ لاہور شہر میں آدھی آبادی ایسی ہے جس میں پینے کا صاف پانی بھی میسر نہیں ہے وہاں کے وزراء صاحبان کو تقریباً 25 کروڑ روپے کی گاڑیاں لے کر دے دینا کہاں کا انصاف ہے؟ ہمارے یہاں شہر میں سیوریج ویل نہیں ہے' پینے کا پانی نہیں ہے' اس کا حکومت کے پاس کیا جواز ہے؟

جناب سپیکر، اس کے ساتھ سیکرٹری صاحبان بھی ہیں ان کا نام بھی لے لیں۔ صرف وزراء ہی شامل نہیں ہیں سیکرٹری صاحبان کے پاس بھی 20 گاڑیاں ہیں۔

سید احسان اللہ وقاص: سیکرٹری صاحبان کی بھی بات کر رہے ہیں۔

وزیر خوراک: جناب سپیکر! آپ کی اجازت سے میں یہ عرض کروں گا کہ معزز رکن اگر سوال کا جز (ج) ملاحظہ فرمائیں تو میں اسے پڑھ دیتا ہوں کہ حضور نے پوچھا کیا ہے؟

"فرماتے ہیں کہ نئی گاڑیاں خریدنے کا فیصلہ درست ہے یا نہیں؟ اس کے لئے کیا دلائل ہیں؟" یہ ان کا سوال ہے۔ اس لئے میں یہ عرض کر رہا تھا کہ "نئی گاڑیاں ہم نے اس لئے خریدی ہیں کہ وہ جو گاڑیاں بالکل بے کار ہو جائیں ان پر مرمت کا خرچ بہت زیادہ آتا ہے اس لئے نئی گاڑی لے لینا زیادہ مناسب ہے کیونکہ اس سے حکومت پنجاب پر مالی بوجھ کم پڑتا ہے۔ بجائے اس کے کہ پرانی گاڑی کے اوپر پیسے لگاتے جائیں اور پھر بھی نہ چلے اور پھر اس سے کارکردگی بھی متاثر ہوتی ہے کہ انہوں نے دورے کرنے ہوتے ہیں گاڑی اگر راستے میں کھڑی ہو جائے تو اس کا کیا فائدہ ہوگا؟ اس لئے ہم نے نئی گاڑیاں خریدی ہیں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب والا! اخبارات میں یہ بات آئی ہوئی تھی کہ وزراء کی طرف سے یہ احتجاج کیا گیا ہے کہ ضلعی حکومتیں ہماری مدد نہیں کرتیں، تعاون نہیں کرتی ہیں، ہماری بات نہیں سنتیں تو پھر انہوں نے کہاں کے دورے کرنے ہوتے ہیں؟

جناب سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص: سوال نمبر 552 جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کر لیا جائے۔

ریٹائرمنٹ کے بعد ملازمین کے لئے رہائشی سہولت

*552: سید احسان اللہ وقاص: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا حکومت پنجاب سرکاری ملازمین کے لئے عسکری ہاؤسنگ کی طرز پر ہاؤسنگ کالونیز اور ملیشیا ملازمین کو ریٹائرمنٹ کے موقع پر ان سے اقساط میں رقم وصول کر کے مالکانہ حقوق پر دینے کا منصوبہ بنا رہی ہے۔ اگر نہیں تو کیوں؟

(ب) کیا وحدت کالونی جو آج سے تقریباً 40 سال قبل تعمیر کی گئی تھی اس کے خستہ حال کوارٹرز مالکانہ حقوق پر سرکاری ملازمین کو فروخت کرنے کا کوئی منصوبہ زیر غور ہے؟

(ج) گزشتہ سال وحدت کالونی کے کتنے کوارٹروں کی تعمیر نو اور مرمت کی گئی۔ کتنے کوارٹروں کی تعمیر نو امرمت تاحال بقایا ہے۔ گزشتہ سال کتنی رقم صرف ہوئی اور بقایا تمام کوارٹروں کی تعمیر نو امرمت کے لئے کتنی رقم درکار ہے؟

وزیر خوراک،

(الف) پنجاب کی تاریخ میں پہلی مرتبہ ہوا ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایات پر حکومت پنجاب کی طرف سے ریٹائرڈ سرکاری ملازمین کے لئے پنجاب کے تمام شہروں میں جہاں سرکاری اراضی موجود ہے' ہاؤسنگ سکیمیں شروع کی جا رہی ہیں جسے پنجاب گورنمنٹ ایمپلائز ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کا نام دیا گیا ہے۔ لاہور میں بمقام موضع نوال وزیر اعلیٰ پنجاب مورخہ 20۔دسمبر 2003 کو اس ہاؤسنگ سکیم جو 15 سو کنال اراضی پر مشتمل ہے کا باقاعدہ افتتاح کر چکے ہیں۔ سکیم کے مطابق تمام سرکاری ملازمین اس ہاؤسنگ سکیم کی ممبر شپ کے اہل ہوں گے۔ حکومت نے تمام سرکاری ملازمین سے اس سکیم کی ممبر شپ کے بارے میں عندیہ طلب کیا ہے۔ سکیم کا ہر ممبر اپنی تنخواہ سے ماہانہ اقساط ادا کرے گا اور ملازمت سے ریٹائرمنٹ کے موقع پر حکومت اس کو تعمیر شدہ مکان فراہم کرے گی۔

مزید برآں ہر ضلع میں حکومت پنجاب سرکاری اراضی پر ریٹائرڈ سرکاری ملازمین کے لئے اسی طرح کی سکیمیں بنائے گی۔

(ب) ایسا کوئی منصوبہ یا سکیم زیر غور نہ ہے۔

(ج) سوال متذکرہ سیکرٹری سی اینڈ ڈبلیو سے متعلقہ ہے تاہم جواب ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: ضمنی سوال۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب والا! میرا پہلا ضمنی سوال ہے کہ میرے سوال کے جز (الف) کا جواب نئے سرے سے تیار کر کے دیا گیا ہے۔ حکومت نے ریٹائرڈ سرکاری ملازمین کے لئے مکانات فراہم کرنے کی جو سکیم شروع کی ہے یہ ایک اچھا اقدام ہے لیکن میں حیران ہوتا ہوں کہ جب ایک نئی سکیم بنائی گئی ہے اور جس فارمولے کے تحت پرانی گاڑیاں اب ختم کی جا رہی ہیں کیونکہ ان کی maintenance کا بہت زیادہ خرچہ ہے اس لئے ان کی جگہ اب نئی گاڑیاں خریدی جا رہی ہیں۔ کیا اس فارمولے کے تحت وحدت کالونی جو چالیس سال قبل تعمیر ہوئی تھی وہ اب انتہائی خستہ حال ہو چکی ہے۔ اس کے کوارٹرز اب گرنے کے قریب ہیں ان کو سرکاری ملازمین کو دے کر کیوں نہیں جان چھڑائی جاتی تاکہ وہ خود اس کو maintain کریں اور خود اس کو سنبھالیں؟

جناب سپیکر: وزیر خوراک!

وزیر خوراک: جناب سپیکر! یہ تو شاہ صاحب کا بالکل ایک نیا خیال ہے۔ اس طرح تو ہمارے چیف سیکرٹری حفیظ اختر رندھاوا جو ابھی ریٹائر ہوئے ہیں وہ بھی پھر یہ کہیں گے کہ چیف سیکرٹری ہاؤس مجھے الاٹ کر دیا جائے۔ مجھے بیچ دیا جائے۔ اس طرح تو ممکن نہیں ہے۔ ایسے تو حکومتیں نہیں چلتیں۔ ٹھیک ہے اگر وہ پرانے ہو گئے ہیں تو حکومت نئے بنا کر دے گی۔ یہ بالکل نئی سکیم ہے جو وزیراعلیٰ پنجاب نے اب شروع کی ہے۔ میں on the floor of the House بڑے فخر سے یہ بات کہتا ہوں کہ کسی حکمران کو اس بات کی آج تک توفیق نہیں ہوئی کہ حکومت کے جو سول ملازمین ہیں ان کے لئے بھی اس قسم کی سکیم بنائی جائے' جیسے ہمارے وزیراعلیٰ پنجاب نے بنائی ہے۔ اب جو بھی آدمی ریٹائر ہو گا' جس طرح فوج میں pattern ہے کہ عسکری ہاؤسنگ سکیمیں بنتی ہیں اور ان کی تنخواہ میں سے پیسے کٹتے رہتے ہیں اور پھر جب وہ ریٹائر ہوتے ہیں تو ان کو بنے بنائے گھر مل جاتے ہیں۔ یہ سکیم پہلی دفعہ وزیراعلیٰ پنجاب نے introduce کرائی ہے۔ اس کی ان کو کھل کر تائید کرنی چاہیے بلکہ پورے ایوان کو اس کی تعریف کرنی چاہئے۔ کسی حکمران کو آج تک توفیق نہیں ہوئی کہ پنجاب کے اندر ایسا اقدام کرے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر، شکریہ۔ جناب ارشد محمود بگو!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! جناب وزیر موصوف نے چیف سیکرٹری پنجاب کی مثال دی ہے۔ ہم elite class کی تو بات ہی نہیں کر رہے، ہم تو متوسط طبقے اور اس سے نیچے جو غریب طبقہ ہے اس کی بات کر رہے ہیں۔ وہ کوارٹرز جس کی maintenance کرنے کے لئے حکومت تیار ہی نہیں ہے اس کی مرمت کرنے کے لئے تیار نہیں ہے، وہ مفت نہیں مانگ رہے۔ ہمارا سوال یہ ہے اور ہم جو کہنا چاہتے ہیں کہ وہ نہ تو مفت لینے کے لئے تیار ہیں اور نہ ہی گورنمنٹ مفت دینے کے لئے تیار ہے۔ ہمارا تو یہ مطلب ہے کہ market value کے مطابق ان کو دیا جائے۔ اگر بنک فروخت ہو سکتے ہیں، ملیں فروخت ہو سکتی ہیں تو کیا غریب لوگوں کو ان کی رہائش گاہوں کے لئے موجودہ value کے مطابق حکومت ان کو جگہ دینے کے لئے تیار نہیں ہے، میرا اس سلسلے میں ضمنی سوال یہ ہے کہ وحدت کالونی جس کے متعلق سید احسان اللہ وقاص صاحب نے سوال کیا ہے کہ کیا یہ حکومت ارادہ رکھتی ہے کہ اسی سکیم کے تحت جس سکیم کو یہ یہاں پر approve کرنا چاہتے ہیں اور پنجاب میں انہوں نے شروع بھی کر دی ہے ہم اس سلسلے میں ان کو خراج تحسین بھی پیش کرتے ہیں۔ وزیراعلیٰ کا یہ اقدام ایک احسن اقدام ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ کیا اسی سکیم کے تحت ان لوگوں کو بھی حکومت مالکانہ حقوق دینے کے لئے تیار ہے؟

جناب سپیکر، وزیر خوراک!

وزیر خوراک، جناب سپیکر! میں بڑی مودبانہ عرض کروں گا کہ کچی آبادیوں میں اور سرکاری رہائش گاہوں میں بڑا فرق ہے۔ یہ کوئی کچی آبادی نہیں ہے کہ اسے الاٹ کر دیا جائے۔ چیف سیکرٹری کی میں نے اس لئے مثال دی ہے کہ نائب قاصد سے لے کر چیف سیکرٹری تک جو افراد ہیں وہ سارے حکومت پنجاب کے ملازم ہیں اور وہ سارے ہی ہمیں بڑے پیارے ہیں لیکن پالیسی تو پورے پنجاب کے لئے ایک ہی بنتی ہے، یہ تو نہیں ہو سکتا کہ وحدت کالونی کے لئے اور پالیسی ہو، ڈی۔سی ہاؤس کے لئے اور پالیسی ہو، چیف سیکرٹری ہاؤس کے لئے اور پالیسی ہو۔ یہ تو ہو نہیں سکتا اور یہ سکیم انہی لوگوں کے لئے بنائی ہے اور انہی لوگوں کا خیال کرتے ہوئے بنائی ہے کہ جب یہ ریٹائر ہوں تو

ان کو اپنا گھر مل جائے۔ ان کی تنخواہ میں سے تھوڑی سی کٹوتی ہوتی رہے۔

محترمہ پروین مسعود بھٹی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ محترمہ فرمائیں!

محترمہ پروین مسعود بھٹی: جناب والا! میرا بھی اسی سلسلے میں ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: ضمنی سوال کریں نہ پھر پوائنٹ آف آرڈر تو نہ ہوا۔

محترمہ پروین مسعود بھٹی: جیسا کہ وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ ان کوارٹروں کی حالت اتنی خستہ ہو چکی ہے، میں یہ عرض کروں گی کہ بہاولپور میں ون یونٹ چوک میں جو آفیسرز کالونی ہے وہ بھی اسی طرح اتنی خستہ حال ہے کہ ہر سال حکومت کا لاکھوں روپے اس کی مرمت پر خرچ ہوتا ہے۔ کیوں نہ اس طرح سے کر لیا جائے جس طرح انہوں نے فرمایا ہے کہ ان کو ریٹائرمنٹ پر مالکانہ حقوق دیئے جائیں کیونکہ وہاں پر جو زیادہ تر آبادی ہے وہ ہیڈ ماسٹر یا محکمہ تعلیم سے related لوگ ہیں۔ یہ لوگ جب ریٹائر ہو جاتے ہیں تو ان کا کوئی ایسا ذریعہ معاش نہیں ہوتا کیونکہ ایک تو وہ پیسوں سے محروم ہو جاتے ہیں، دوسرا وہ گھر سے بھی بے گھر ہو جاتے ہیں۔ میری آپ کی وساطت سے حکومت سے یہ گزارش ہے کہ اس معاملے پر غور کرے اور ان کو مالکانہ حقوق دیئے جائیں۔

جناب سپیکر: اس کا جواب تو وزیر موصوف بڑی تفصیل سے دے چکے ہیں۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب والا! میری اس سلسلے میں گزارش یہ ہے کہ اس بات کو یہ زیر غور لائیں کہ اگر یہ نئے مکانات بنا کر سرکاری ملازمین میں تقسیم کر رہے ہیں تو پرانے مکانات یعنی چیف سیکرٹری ہاؤس کی انہوں نے مثال دی ہے۔ چیف سیکرٹری ہاؤس کی تو اگر ایک اینٹ بھی خراب ہوتی ہے تو وہاں پر چھ اینٹیں نئی لگ جاتی ہیں لیکن یہ جو کوارٹر ہیں ان کی اگر دیواریں گر جاتی ہیں، چھت گر جاتی ہے تو کوئی ان کی مرمت کرنے کے لئے نہیں آتا۔ ہم ان سے یہ درخواست کرنا چاہتے ہیں کہ جہاں یہ نئے مکانات بنا کر سرکاری افسران اور سرکاری ملازمین میں تقسیم کرنا چاہ رہے ہیں تو وحدت کالونی اور اس طرح کی دیگر کالونیاں ہر شہر میں موجود ہیں اور ان میں بھی سرکاری افسران اور سرکاری ملازمین ہی رہتے ہیں، نچلے طبقے کے اور درمیانے طبقے کے ملازمین ہی اس میں رہتے

ہیں، اگر وہ بھی یہ مالکانہ حقوق پر دے دیں گے تو اس سے ان کی repair اور maintenance سے جان بھی چھوٹے گی اور وزیراعلیٰ صاحب کی وہ سکیم جس کا یہ ذکر فرما رہے ہیں اسی کا حصہ بنا کر اس کو take up کریں۔ اس مسئلے کو زیر غور لانے کے لئے ہم ان کی توجہ دلا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! یہی ضمنی سوال ارشد محمود بگو صاحب کا تھا۔ منسٹر صاحب نے اس کا بڑی تفصیل کے ساتھ جواب دیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس کا جواب دینے کی مزید ضرورت نہیں ہے۔ اگلا سوال ملک محمد جاوید اقبال اعوان صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔

ڈاکٹر نادیہ عزیز: سوال نمبر 955 (معزز خاتون رکن نے ملک محمد جاوید اقبال اعوان کے ایماء پر دریافت کیا)

ضلع سرگودھا میں ہائیکورٹ بنچ کا قیام

*955۔ملک محمد جاوید اقبال اعوان: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع سرگودھا، میانوالی، بھکر اور خوشاب کے لوگوں کو مقدمات کے سلسلے میں دور دراز سے سفر کر کے لاہور ہائی کورٹ آنا پڑتا ہے؟ جس سے انہیں سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

(ب) اگر مندرجہ بالا جز کا جواب ہاں میں ہے تو کیا حکومت، ضلع سرگودھا میں، ملتان اور راولپنڈی کی طرح ہائیکورٹ بنچ قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر خوراک:

(الف) یہ درست ہے کہ ضلع سرگودھا، میانوالی، بھکر اور خوشاب کے لوگوں کو ہائیکورٹ سے متعلق مقدمات کے سلسلے میں لاہور ہائیکورٹ آنا پڑتا ہے۔

(ب) اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 198(4) کے مطابق گورنر کیبنٹ کے مشورہ پر اور چیف جسٹس ہائیکورٹ کی مشاورت سے، ہائیکورٹ کے بنچوں کا قیام عمل میں

لا سکتے ہیں۔ ضلع سرگودھا میں لاہور ہائیکورٹ کے بنچ کے بارے فی الحال کوئی تجویز زیر غور نہ ہے کیونکہ ہائیکورٹ کی انتظامی کمیٹی پہلے ہی اس معاملہ پر غور و خوض کر کے اسے داخل دفتر کر چکی ہے۔

ڈاکٹر نادیہ عزیز: جناب سپیکر! اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ سرگودھا ڈویژن اس وقت چار بڑے ضلعوں پر مشتمل ہے اور میرا خیال ہے کہ سرگودھا سے اس وقت حکومت وقت میں دو بڑی منسٹریز ہیں۔ اس کے علاوہ چار پانچ مشیر اور پارلیمانی سیکرٹریز اور چیئرمین سٹینڈنگ کمیٹیز بھی سرگودھا سے تعلق رکھتے ہیں اور مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ پہلی دفعہ ایک حکومتی رکن کی طرف سے سرگودھا کے مسائل کی نشاندہی کی گئی ہے تو میں اس سلسلے میں ان سے یہ گزارش کروں گی کہ اس سوال کے جواب کے جز (ب) میں انہوں نے لکھا ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 198(4) کے مطابق گورنر کیبنٹ کے مشورے پر اور چیف جسٹس ہائیکورٹ کی مشاورت سے ہائیکورٹ بنچوں کا قیام عمل میں لا سکتے ہیں تو میں یہاں سرگودھا سے بیٹھے ہوئے وزراء سے گزارش کروں گی کہ وہ میرے اس مطالبے کی تائید کریں تاکہ جلد از جلد سرگودھا کے عوام کا یہ دیرینہ مطالبہ پورا کیا جا سکے اور اس کے ساتھ ساتھ سرگودھا میں میڈیکل کالج کے قیام کا بھی بہت پرانا مطالبہ ہے لہذا اس پر بھی عملدرآمد کیا جائے۔

وزیر خوراک: جناب سپیکر! یہ تو سرگودھا کے مسائل ہیں اگر ان کا کوئی سوال ہے تو بتائیں میں اس کا جواب دیتا ہوں۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! سوال یہ ہے کہ اس وقت پنڈی، ملتان اور بہاولپور میں ہائیکورٹ کے بنچ موجود ہیں لیکن صوبہ پنجاب کی مغربی سائیڈ جس میں میانوالی، بھکر، خوشاب اور سرگودھا ڈویژن کے اضلاع میں ہائیکورٹ کا کوئی بنچ موجود نہیں ہے تو اس میں جواب یہ دیا گیا ہے کہ ہائیکورٹ کی انتظامی کمیٹی اس معاملے پر غور و خوض کر کے اسے داخل دفتر کر چکی ہے۔ میں وزیر موصوف سے درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ کیا وہ دوبارہ ہائی کورٹ سے درخواست کریں گے کہ اس معاملے پر ازسرنو غور و خوض کرے؟

جناب سپیکر، وہ تو پہلے ہی جواب میں لکھ چکے ہیں کہ گورنر کیبنٹ کے مشورہ اور چیف جسٹس ہائیکورٹ کی مشاورت سے کوئی decision لیں گے۔ اس کے مطابق تو وہ داخل دفتر ہو چکی ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! یہ اس کو دوبارہ پھر زیر غور لے آئیں۔

جناب سپیکر، دوبارہ اس پر کوئی غور ہو سکتا ہے؟

وزیر خوراک، جناب سپیکر! اس میں ہماری طرف سے کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ میرا جواب self satisfactory ہے۔ اس کو ہائیکورٹ نے داخل دفتر کر دیا ہے اور ان کی مشاورت کے بغیر یہ کام ہو نہیں سکتا۔ اگر یہ اس پر اصرار کرتے ہیں تو اسے دوبارہ بھی بھیجا جا سکتا ہے لیکن اس پر ہو گا وہی جو پہلے ہوا ہے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ چودھری اصغر علی گجر صاحب!

چودھری اصغر علی گجر، جناب سپیکر! وہ کون سا criteria ہے جس کی بنیاد پر بنچ قائم کیا جا سکتا ہے یا نہیں کیا جا سکتا؟ وزیر صاحب اس کے بارے میں بتائیں تاکہ پتا چلے کہ سر گودھا اس criter پر پورا آتا ہے یا نہیں؟ اگر مقدمات کی بات ہے تو وہاں پر کتنے مقدمات کم ہیں جس کی وجہ سے نہیں بن سکتا لہذا وہ criteria بتائیں جس سے پتا چل سکے کہ وہ بن سکتا ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر، اس کے لئے آپ fresh question کر دیں۔ اس میں وہ تفصیل بتا دیں گے۔ جی عباسی صاحب!

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! جنرل محمد ضیاء الحق صاحب اس ملک کے سربراہ تھے تو لاہور ہائیکورٹ کی اس طاقت کو ختم کرنے کے لئے پنڈی اور ملتان کے بنچ بنے تھے تو وزیر صاحب سے میرا سوال یہ ہے کہ ہائیکورٹ میں ایسا کوئی معاملہ یا مقدمہ چل رہا ہے جس میں ان بنچوں کو ختم کرنے کے لئے ہائیکورٹ میں فل بنچ بیٹھا تھا اور اس نے کوئی فیصلہ کیا تھا یا نہیں کیا؟ کیا ان کے نوٹس میں کوئی ایسی بات ہے؟

جناب سپیکر، وزیر خوراک!

وزیر خوراک: پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ ایس۔ایڈ۔جی۔اے۔ڈی کے متعلق سوال نہیں ہے۔ یہ ہائیکورٹ کے متعلق سوال ہے۔ اس کے لئے تو پھر یہ fresh question دیں تو ان سے معلوم کر کے ان کو بتا سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: شکریہ جی!

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پہلے ہی ہائیکورٹ کے جو بنچ کام کر رہے ہیں ان کے خلاف ہائیکورٹ میں ایک رٹ پٹیشن ہوئی تھی جس پر ایک فل بنچ بنا تھا اور اس میں تین سال پہلے کافی hearing ہوتی رہی تو میں اس حوالے سے پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ کیا ان کے زیر غور ان بنچوں کو بھی ختم کرنے کا کوئی پروگرام ہے؟

جناب سپیکر: آپ اس حوالے سے fresh question کر دیں پھر تفصیل کے ساتھ آپ کو جواب مل جائے گا۔ جی چودھری عبداللہ یوسف صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون: جیسے وزیر موصوف صاحب نے فرمایا ہے کہ اگر وہ کہیں تو یہ دوبارہ refer کر سکتے ہیں تو میرا خیال ہے کہ انہیں re-examine کرنا چاہئے اور دوبارہ refer کرنا چاہئے It is a justified demand

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ جی برگیڈیئر صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صوبائی پیشہ ورانہ انتظامی ترقی: جناب سپیکر! میرے معزز اراکین سرگودھا کے لئے ہائیکورٹ بنچ کی تجویز دے رہے ہیں۔ فیصل آباد ایک پورا ڈویژن ہے اور اگر ادھر بھی آبادی کا تناسب دیکھا جائے یا مقدمات کا تناسب دیکھا جائے تو وہاں ہائیکورٹ کا بنچ بنانے کے لئے زیادہ موزوں ڈویژن ہے۔

جناب سپیکر: برگیڈیئر صاحب! سوال سرگودھا کے بارے میں ہے۔ اس میں فیصل آباد کی بات تو نہیں ہو سکتی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صوبائی پیشہ ورانہ انتظامی ترقی: جناب سپیکر! میرا کہنے کا مقصد یہ

ہے کہ فیصل آباد ڈویژن کو بھی اس میں شامل رکھیں۔

جناب سپیکر، آپ منسٹر صاحب کو چیمبر میں مل لیں اور ان سے بات کر لیں کیونکہ سوال سرگودھا سے متعلق ہے لہذا سرگودھا پر ہی بات ہو سکتی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز: جناب سپیکر! فیصل آباد ڈویژن بعد میں بنا ہے اور فیصل آباد سرگودھا ڈویژن کا حصہ تھا۔ فیصل آباد پہلے ہی سرگودھا سے بہت کچھ چھین کر چلا گیا ہے تو اب ہائیکورٹ بنچ کی بات ہو یا میڈیکل کالج کی بات ہو تو فیصل آباد والوں کو اس میں interfere نہیں کرنا چاہئے بلکہ وہ اپنے لئے الگ سے مانگیں۔

جناب سپیکر: فیصل آباد والے نہیں کر رہے ان کا تعلق تو نوبہ ٹیک سنگھ سے ہے۔ جی سمان صاحب!

چودھری اعجاز احمد سمان: جناب سپیکر! کالا باغ ڈیم بننے کی صورت میں میانوالی کو فرنٹیئر کے ساتھ لگایا جا رہا ہے اور زیادہ امکان یہ ہے کہ میانوالی پشاور ہائیکورٹ میں چلا جائے گا۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ next question مہر خالد محمود سرگانہ صاحب کا ہے۔

لالہ شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ): سوال نمبر 1101 (معزز رکن نے مہر خالد محمود سرگانہ کے ایماء پر دریافت کیا)

بینوولینٹ فنڈ سے ملنے والے تعلیمی وظائف میں تفریق کا مسئلہ

*1101۔ مہر خالد محمود سرگانہ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ بینوولنٹ فنڈ پنجاب حکومت کے سول ملازمین کے بچوں کو جو 50 فیصد نمبر لے کر میٹرک پاس ہوں اور آگے کسی سرکاری کالج یا پرائیویٹ تعلیمی ادارے میں پڑھ رہے ہوں جو کسی بورڈ یا یونیورسٹی سے الحاق شدہ ہو تو انہیں سالانہ وظیفہ ملتا ہے؟

(ب) اگر وظیفہ ملتا ہے تو کتنا اور کس معیار پر؟ کیا یہ بھی درست ہے کہ گزٹیڈ اور نان گزٹیڈ ملازمین کے بچوں کو وظیفہ میں ملنے والی رقم میں کافی فرق ہے؟

(ج) کیا گزٹیڈ اور نان گزٹیڈ ملازمین کے بچوں کے اخراجات میں فرق ہے۔ مثلاً کتابیں، داخلہ اور ٹیوشن فیس کا فرق ہے؟

(د) اگر گورنمنٹ کالجز میں زیر تعلیم طلباء و طالبات کے اخراجات میں فرق نہ ہے تو گزٹیڈ اور نان گزٹیڈ ملازمین کے بچوں کو ملنے والے وظیفہ کی رقم میں فرق کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) کیا حکومت مذکورہ فرق کو دور کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر ہاں تو کب تک؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر خوراک،

(الف) ہاں! یہ درست ہے۔ تاہم 50 فیصد نمبروں والی شرط صرف حاضر سروس / ریٹائر ملازمین کے بچوں کے لئے ہے۔ دوران سروس انتقال کر جانے والے ملازمین، معذوری کی بنا پر ریٹائر ہونے والے ایسے سرکاری ملازمین جو بینوولینٹ فنڈ سے ماہانہ امداد لے رہے ہوں اور سرکاری ملازمین کے ایسے سپیشل بچے جو سپیشل تعلیمی اداروں میں زیر تعلیم ہوں کی صورت میں ان کے لئے نمبروں اور کلاس کی کوئی قید نہیں ہے۔

(ب) وظیفہ کی سالانہ شرح اور معیار

نمبر شمار	کلاس	نان گزٹیڈ	گزٹیڈ
1.	پرائمری تا میٹرک	1500/- روپے	5000 روپے
2.	ایف۔اے بی۔اے و مساوی کلاسز اور ڈپلومہ کلاسز	3000/- روپے	14,000/- روپے
3.	ایم۔اے و مساوی کلاسز اور B.D.S D V M, M B B S, B.Sc. Engy E.T.C ایم۔فل اور پی ایچ۔ڈی	6000/- روپے	16,000/- روپے

اہلیت برائے تعلیمی وظائف

نمبر شمار	کیٹگری	تعداد بچے	جس کلاس سے وظیفہ دیا جاتا ہے۔	نچلی کلاس کے امتحان میں نمبروں کی حد
1۔	حاضر سروس / ریٹائرڈ ملازمین	2	انٹرمیڈیٹ و مابعد کلاسز	50 فیصد
2۔	دوران سروس انتقال کرنے والے ملازمین	3	جماعت اول سے مابعد کلاسز	نمبروں کی حد کوئی نہیں ہے۔ نچلی کلاس میں پاس ہونا ضروری ہے۔
3۔	معذوری کی بنا پر ریٹائر ہونے والے ایسے سرکاری ملازمین جو بینوولینٹ فنڈ سے ملازمہ امداد لے رہے ہوں	5	ایضاً۔	ایضاً۔
4۔	سرکاری ملازمین کے سپیشل بچے جو سپیشل تعلیمی اداروں میں زیر تعلیم ہوں۔	3	ایضاً۔	ایضاً۔

ان سب سرکاری ملازمین کے زیر تعلیم بچوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ سرکاری تعلیمی اداروں میں زیر تعلیم ہوں یا ایسے پرائیویٹ تعلیمی اداروں میں زیر تعلیم ہوں جو سرکاری طور پر تسلیم شدہ / سرکاری تعلیمی اداروں کے ساتھ الحاق شدہ ہوں۔ یہ بھی درست ہے کہ گزٹیڈ اور نان گزٹیڈ ملازمین کے بچوں کو وظیفہ میں ملنے والی رقم میں کافی فرق ہے۔

(ج) کتابوں، داخلہ اور ٹیوشن فیس کا خرچ مختلف اداروں میں مختلف ہوتا ہے۔ تاہم اس تمام خرچ کی ادائیگی بینوولینٹ فنڈ سے کرنا ممکن نہیں۔

(د) گزٹیڈ اور نان گزٹیڈ ملازمین کے بچوں کو ملنے والے وظیفہ کی رقم میں فرق اس لئے ہے کہ گزٹیڈ ملازمین سے متعلقہ بہبود فنڈ (حصہ اول) میں مالی گنجائش زیادہ ہے اور نان گزٹیڈ ملازمین سے متعلقہ بہبود فنڈ (حصہ دوم) میں مالی گنجائش کم ہے۔ اس وقت حصہ دوم کی

کل سالانہ آمدنی متعلقہ ملازمین کی بہبود کی مختلف گرانٹس یعنی ماہانہ گرانٹ، تجہیز و تکفین گرانٹ، شادی گرانٹ اور بچوں کے وظائف کی مدات میں خرچ کی جا رہی ہے۔

(ہ) حکومت نان گزٹیڈ ملازمین کے بچوں کے تعلیمی وظائف کی شرح میں اضافہ کرنا چاہتی ہے مگر فی الحال نان گزٹیڈ ملازمین کے بینوولینٹ فنڈ / اکاؤنٹ میں اس کے لئے مالی گنجائش نہیں۔ جونہی گنجائش پیدا ہو گی ایسا کیا جائے گا۔

لالہ شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس میں ضمنی سوال ہے کہ گزٹیڈ اور نان گزٹیڈ ملازمین کے بچوں کو ملنے والی رقم میں اتنا فرق کیوں ہے اور ان کا بینوولینٹ فنڈ کس شرح سے کاٹا جا رہا ہے؟

وزیر خوراک: جناب سپیکر! اس میں فرق اس طرح سے ہے کہ نان گزٹیڈ ملازمین کی تنخواہ سے رقم گزٹیڈ ملازمین کے مقابلے میں کم کاٹی جاتی ہے۔ اس لئے اس میں مشکلات ہیں۔ اس کو at par نہیں کیا جا سکتا کیونکہ نہ ہی ان کی رقوم at par ہیں اور نہ ہی ان کی تنخواہیں at par ہیں اور نہ ہی اسے at par کیا جا سکتا ہے۔ اب میں آپ کو تھوڑے سے figures بتا دوں۔ نان گزٹیڈ ملازمین کے پول میں 60 کروڑ اور 96 لاکھ روپے کی رقم جمع ہے اور اس کے 60 کروڑ اور 94 لاکھ روپے اخراجات ہیں تو اس کا خرچ اور جمع رقم تقریباً برابر برابر ہے۔ گزٹیڈ ملازمین کی اس طرح کی پوزیشن نہیں ہے وہاں پر اگر 7 کروڑ روپیہ جمع ہوتا ہے تو اس کے اس طرح سے اخراجات نہیں ہوتے کیونکہ ان کی تنخواہ بھی زیادہ ہوتی ہے اور کٹوتی بھی زیادہ ہوتی ہے۔

شکیل صاحب نے دوسرا سوال پوچھا ہے کہ کس طرح سے کٹوتی ہو رہی ہے؟ تو دونوں گزٹیڈ اور نان گزٹیڈ ملازمین سے 2 فیصد کٹوتی ہے اور دونوں کے اس پول کو چیف سیکرٹری ہیڈ کرتے ہیں۔

لالہ شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! گزٹیڈ اور نان گزٹیڈ ملازمین کی تنخواہ سے کس طرح اس فنڈ کی کٹوتی ہوتی ہے اور کیا 1500 روپے سالانہ میں کسی بھی نان گزٹیڈ ملازم کے بچے کا تعلیمی خرچ پورا ہو سکتا ہے؟

جناب سپیکر: ان کا سوال یہ ہے کہ کس شرح سے کٹوتی ہوتی ہے؟

وزیر خوراک: جناب سپیکر! معزز ممبر کی اس وقت توجہ نہیں تھی۔ میں نے عرض کیا ہے کہ 2 فیصد کے حساب سے اس کی کٹوتی ہوتی ہے۔ جس بندے کی 10 ہزار تنخواہ ہوگی اس کی زیادہ رقم کٹے گی اور جس کی 5 ہزار ہوگی اس کی کم کٹے گی تو ان کے پول میں رقم بھی کم جمع ہوگی۔

جناب سپیکر: جی ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! انہوں نے جواب کے جز (ہ) میں لکھا ہے کہ حکومت نان گزٹیڈ ملازمین کے بچوں کے تعلیمی وظائف کی شرح میں اضافہ کرنا چاہتی ہے مگر فی الحال نان گزٹیڈ ملازمین کے بینوولینٹ فنڈ اکاؤنٹ میں اس کے لئے مالی گنجائش نہیں' جونہی گنجائش پیدا ہوگی ایسا کیا جائے گا۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ کوئی مدت بتا دیں کہ نان گزٹیڈ ملازمین کے بچوں کے وظائف میں یہ کب تک اضافہ کریں گے؟ کوئی ٹائم بتا دیں۔

جناب سپیکر: وزیر خوراک!

وزیر خوراک: جناب سپیکر! اس میں ٹائم فریم نہیں دیا جا سکتا۔ میں نے اس میں بڑا واضح جواب دیا ہے کہ ابھی تک بینوولینٹ فنڈ کے اکاؤنٹ میں مالی گنجائش نہیں ہے۔ مالی گنجائش کی پوزیشن یہ ہے کہ ان کی جو رقم جمع ہوتی ہے تقریباً اس کے برابر برابر اخراجات ہو جاتے ہیں۔ چھوٹے ملازمین میں کسی کی شادی آ جاتی ہے' کسی کی کوئی فوتیدگی ہو جاتی ہے تو اس قسم کی گرانٹس انہیں دی جاتی ہیں۔ کافی ساری مدوں میں بینوولینٹ فنڈ خرچ ہوتا ہے' ان کے بچوں کو تعلیم کے لئے دیا جاتا ہے۔ اس میں ابھی مالی گنجائش نہیں ہے' جونہی ان کے اخراجات اگر کم ہوں گے اور آمدنی بڑھے گی اور اس میں کوئی گنجائش پیدا ہوگی تو اس پر عمل کیا جا سکتا ہے۔ اس میں ٹائم فریم نہیں دیا جا سکتا۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال مہر خالد محمود سرگانہ صاحب کا ہے۔

لالہ شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ): سوال نمبر 1103 (معزز رکن نے مہر خالد محمود سرگانہ کے ایماء پر دریافت کیا)

بینو ولینٹ فنڈ سے ملنے والے تعلیمی وظائف کی شرائط میں نرمی

*1103۔مہر خالد محمود سرگانہ: کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب اپنے ملازمین کے صرف 2 بچوں جو 50فیصد نمبروں کے ساتھ میٹرک پاس ہوں اور آگے زیر تعلیم ہوں کو بنیوولینٹ فنڈ سے سالانہ کی بنیاد پر تعلیمی وظائف دیتی ہے؟ صرف 2 بچوں کی حد کیوں مقرر کی گئی اس حد بندی کا معیار کیا ہے؟

(ب) اگر جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ملازمین کے 2 کی بجائے 5 بچوں اور تعلیمی شرط کو ختم کرنے اور جماعت اول سے شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر نہیں تو وجوہ بیان فرمائیں؟

وزیر خوراک:

(الف) حکومت پنجاب کے قوانین کے مطابق حاضر سروس اور ریٹائرڈ ملازمین کے دو بچوں کو جو میٹرک کے بعد کی کلاسز میں زیر تعلیم ہوں اور جنہوں نے پچھلی کلاسز میں 50 فیصد نمبر حاصل کئے ہوں بینوولینٹ فنڈ سے سالانہ کی بنیاد پر تعلیمی وظائف دیئے جاتے ہیں۔ مزید برآں دوران سروس انتقال کر جانے والے اور معذوری کی بناء پر ریٹائرڈ ہونے والے ایسے سرکاری ملازمین جو بینوولینٹ فنڈ سے ماہانہ امداد لے رہے ہوں اور سرکاری ملازمین کے ایسے سپیشل بچے جو سپیشل تعلیمی اداروں میں زیر تعلیم ہوں کی صورت میں ان ملازمین کے تین بچے پرائمری لیول سے وظیفہ حاصل کرنے کے اہل ہیں۔ ان بچوں کے لئے نمبروں کی بھی کوئی قید نہ ہے۔ البتہ ان کا پچھلی کلاس میں پاس ہونا ضروری ہے۔ دو اور تین بچوں کی حد بینوولینٹ فنڈ کے مالی وسائل کی گنجائش کے پیش نظر مقرر کی گئی ہے۔

(ب) دوران سروس انتقال کرنے والے ملازمین / معذوری کی بنا پر ریٹائرڈ ہونے والے سرکاری ملازمین جو بینوولینٹ فنڈ سے ماہانہ امداد لے رہے ہوں اور سرکاری ملازمین کے ایسے سپیشل بچے، جو سپیشل تعلیمی اداروں میں زیر تعلیم ہوں، کے تین بچوں کے لئے، جماعت اول سے ہی نمبروں کی قید کے بغیر تعلیمی وظائف پہلے ہی دیئے جا رہے ہیں۔ تاہم حاضر سروس اور ریٹائرڈ ملازمین کے لئے دو کی بجائے پانچ بچوں اور تعلیمی شرط کو ختم کرنے اور جماعت اول سے وظائف شروع کرنے کا حکومت کا کوئی ارادہ نہیں کیونکہ بینوولینٹ فنڈ کی مالی پوزیشن اس کی اجازت نہیں دیتی۔

لالہ شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ)، اس میں صرف دو بچوں کی حد مقرر کی گئی ہے۔ اگر زیادہ بچے میٹرک کے بعد تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ان پر یہ قدغن کیوں لگائی گئی ہے کہ وہ تعلیم حاصل نہیں کر سکتے؟

وزیر خوراک: جناب سپیکر! اس میں پھر وہی پوزیشن ہے کہ اگر ان کا فنڈ اس قابل ہو کہ پانچ بچوں کو وظیفہ دیا جا سکے تو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ چیف سیکرٹری صاحب جو اس کے سربراہ ہیں وہ وظیفہ دینے کے لئے تیار ہیں لیکن اس میں گنجائش نہیں ہوتی اس لئے یہ وظیفہ دو بچوں کو دیا جاتا ہے لیکن سپیشل کیٹیگری میں اگر کوئی ملازم دوران سروس فوت ہو گیا ہے یا اپاہج ہو گیا ہے تو اس کے دو سے زیادہ بچوں کو دیا جاتا ہے۔

لالہ شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ)، اگر کسی کے پانچ بچے ہیں اور تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہیں تو کیا حکومت ان کی تعلیم کے اخراجات برداشت کرنا چاہتی ہے؟

وزیر خوراک: جناب سپیکر! ایک طرح سے فیملی پلاننگ کو بھی مد نظر رکھا جا رہا ہے کہ جس بندے کی تنخواہ کم ہے تو اس کو سوچنا چاہئے کہ کل کو کیا بنے گا۔ میرے خیال میں یہ اچھا قدم ہے۔

محترمہ عابدہ جاوید: جناب سپیکر! میں تعلیم کے حوالے سے بات کرنا چاہتی ہوں کہ ہم بجٹ میں دو فیصد رقم تعلیم کے لئے مختص کرتے ہیں۔ ہمارے پاس پیسا نہیں ہے۔ میں پہلے بھی کہہ چکی ہوں کہ ہنگامی طور پر زکوٰۃ کا پیسا تعلیم پر لگ سکتا ہے۔ آپ کیوں زکوٰۃ کا پیسا تعلیم پر نہیں لگاتے۔

وزیر خوراک، میں وزیراعلیٰ کے اس اقدام کو پھر دوہرانا چاہوں گا۔ میں بے جا تعریف کرنے کا قائل نہیں ہوں لیکن جو اچھا قدم ہو اسے سراہنا چاہئے۔ وزیراعلیٰ پنجاب نے جتنے بھی سرکاری سکول ہیں ان میں پہلی جماعت سے لے کر دسویں جماعت تک فیس معاف کر دی ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ جو بچہ پڑھنا چاہتا ہے تو اسے کوئی مشکل نہ آئے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ اگلا سوال ملک اصغر علی قیصر صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محمد اقبال چٹر صاحب کا ہے۔

ملک محمد اقبال چٹر، سوال نمبر 1471۔

بیوہ حاجی محمود، جونیئر کلرک جھنگ کو بینوولینٹ فنڈ سے ماہانہ امداد کا اجراء

*1471، ملک محمد اقبال چٹر: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کسی بھی سرکاری ملازم کی دوران سروس وفات پر اس کی family بینوولینٹ فنڈ سے ماہانہ امداد کی حق دار ہے؟ اگر ایسا ہے تو گریڈ وار کتنی امداد ماہانہ دی جاتی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ حاجی محمود، جونیئر کلرک، گورنمنٹ بوائز ہائی سکول چک نمبر 263 ج۔ب (جھنگ) مورخہ 22۔جون 1988 کو قتل ہوا اور اس کی family نے بینوولینٹ فنڈ سے ماہانہ امداد کے لئے درخواست متعلقہ دفتر میں جمع کروائی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ 1988 سے آج تک اس مرحوم ادنیٰ سرکاری ملازم کی بیوہ متعدد دفعہ اعلیٰ افسران اور متعلقہ دفتر کو درخواستیں برائے حصول ماہانہ امداد بینوولینٹ فنڈ سے قواعد کے مطابق ارسال کر چکی ہے مگر ابھی تک داد رسی نہیں ہوئی؟

(د) کیا حکومت 1988 سے آج تک قواعد کے مطابق بیوہ کو ماہانہ امداد کی گرانٹ منظور نہ کرنے کے ذمہ داران کے خلاف کارروائی کرنے اور بیوہ کو اس کے استحقاق کے مطابق

اس کے خاوند کی تاریخ وفات سے ماہانہ امداد جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر خوراک:

(الف) یہ درست ہے کہ کسی بھی سرکاری ملازم کی دوران سروس وفات پر اس کی بیوہ/ مستحق فیملی ممبر بینوولینٹ فنڈ سے ماہانہ امداد لینے کے حق دار ہیں۔ ماہانہ امداد کی شرح درج ذیل ہے۔

شرح ماہانہ امداد 31-12-2001 تک

سکیل نمبر	ماہانہ امداد کی شرح
1 تا 4	1000/- روپے
5 تا 10	1100/- روپے
11 تا 15	1300/- روپے
16	1600/- روپے
17	1800/- روپے
18	2000/- روپے
19	2300/- روپے
20 و مابعد	2500/- روپے

شرح ماہانہ گرانٹ

نافذ العمل از 1-1-2002

سکیل نمبر	ماہانہ امداد کی شرح
1 تا 10	1300/- روپے
11 تا 15 (نان گزیٹڈ)	1700/- روپے
16 تا 17 (گزیٹڈ)	3500/- روپے
18 تا 19	6000/- روپے
20 و مابعد	8000/- روپے

(ب) ڈی۔سی۔او فیصل آباد کی رپورٹ کے مطابق یہ درست نہیں۔ حاجی محمود جونیئر کلرک (مرحوم) 22۔جون 1988 کو فوت ہوا جبکہ اس کی بیوہ کی طرف سے درخواست 11 سال بعد 3-11-1999 کو ڈویژنل بہبود فنڈ بورڈ فیصل آباد میں وصول ہوئی جو کہ زائد المیعاد تھی۔ زائد المیعاد کی منظوری / رعایت کے لئے یہ کیس صوبائی بہبود فنڈ بورڈ کو بھیجا گیا۔

(ج) ڈی۔سی۔او فیصل آباد کی رپورٹ کے مطابق یہ درست نہ ہے۔ بیوہ کی کوئی درخواست وقت پر وصول نہ ہوئی جبکہ یہ درخواست بیوہ حاجی محمود کی طرف سے 11 سال بعد 3-11-1999 کو وصول ہوئی۔

(د) ڈی۔سی۔او فیصل آباد کی رپورٹ کے مطابق اس کیس میں ماہانہ امداد کی ادائیگی میں دیر اور ماہانہ امداد وقت پر منظور نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ حاجی محمود جونیئر کلرک مورخہ 22-06-1988 کو فوت ہوا۔ اس کی بیوہ کی طرف سے درخواست 3-11-1999 کو تقریباً 11 سال بعد موصول ہوئی جو کہ زائد المیعاد ہو چکی تھی۔ تاہم صوبائی بہبود فنڈ بورڈ سے خصوصی منظوری کے بعد یہ درخواست ڈی۔سی۔او / چیئرمین ضلعی بہبود فنڈ بورڈ جھنگ کو بھیج دی گئی۔ تاخیر کی بڑی وجہ یہ تھی کہ devolution plan کے بعد نئے ضلعی بہبود فنڈ بورڈز بن گئے۔ سابقہ ڈویژنل بہبود فنڈ بورڈ فیصل آباد کا ریکارڈ ضلع جھنگ، ٹوبہ ٹیک سنگھ اور فیصل آباد کے ضلعی بہبود فنڈ بورڈز کو بھیجنے کے لئے مرتب / علیحدہ علیحدہ کیا جا رہا تھا اور سابقہ D.C آفس فیصل آباد سے بہبود فنڈ کا ریکارڈ حاصل کیا جا رہا تھا۔ ان سب امور کی وجہ سے ضلع جھنگ کو یہ کیس بھیجنے میں دیر ہوئی۔

ڈی۔سی۔او جھنگ کی رپورٹ کے مطابق ضلعی بہبود فنڈ بورڈ جھنگ نے اپنے اجلاس منعقدہ 14-4-2003 میں مسماۃ اللہ جوائی بیوہ حاجی محمود جونیئر کلرک کے حق میں از تاریخ منظوری صوبائی بہبود فنڈ بورڈ یعنی مورخہ 6-8-2001 تا حیات ماہانہ امداد کی منظوری دی ہے اور اس ضمن میں بیوہ کے نام پر ماہانہ امداد کی منظوری کا مراسلہ نمبری بی۔ایف 950/997 مورخہ 28-4-2003 جاری کر دیا ہے۔

ملک محمد اقبال چٹہ، جز (ب) میں ہے کہ مرحوم کی بیوہ کی طرف سے درخواست مورخہ 3-11-99 کو ڈویژنل بہبود فنڈ فیصل آباد کو موصول ہوئی۔ یہ بتایا جائے کہ یہ درخواست متعلقہ محکمہ جو ضلع جھنگ میں ہے کو کب موصول ہوئی؟

وزیر خوراک، جناب سپیکر! اس میں لکھا ہوا ہے کہ بیوہ کی درخواست گیارہ سال بعد 3-11-1999 کو ڈویژنل بہبود فنڈ بورڈ میں موصول ہوئی جو کہ زائد المیعاد تھی اور زائد المیعاد کی منظوری رعایت کے لئے یہ کیس صوبائی بہبود فنڈ بورڈ کو بھیجا گیا۔ ان کا اصل میں سوال کرنے کا مقصد یہ تھا کہ پہلے غلطی بیوہ کی تھی کہ انھوں نے بروقت apply نہیں کیا تھا لیکن جب انھوں نے apply کیا تو جو بیورو کریسی کا رویہ ہوتا ہے اور انھوں نے کہا کہ وہ زائد المیعاد ہے۔

جناب سپیکر! ان کے سوال کرنے کے بعد میں on the floor of the House یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہم نے اس کیس کو باقاعدہ take up کیا اور اس بیوہ کو پیسے دلوا دیئے ہیں۔ میں نے صبح ڈی۔سی۔او سے confirm کیا ہے کہ اس کو پیسے مل گئے ہیں یا نہیں؟ تو اس کو چیک مل گیا ہے۔

MR SPEAKER: Good

(نعرہ ہائے تحسین)

ملک محمد اقبال چٹہ، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ قانون یہ ہے کہ جب کوئی ملازم دوران سروس فوت ہو جائے تو اسے حکومت پنجاب کے قوانین کی رُو سے فوت ہونے کی تاریخ سے ہی بہبود فنڈ سے ماہانہ گرانٹ دی جاتی ہے۔ وزیر موصوف مجھے یہ یقین دہانی کرا دیں کہ جس تاریخ کو 1988 میں وہ فوت ہوا ہے کیا یہ اسی دن سے اس کو بہبود فنڈ دینے کے لئے تیار ہیں؟

جناب سپیکر، جی وزیر خوراک!

وزیر خوراک، جناب سپیکر! دسمبر تک کی اس کی payment بنتی تھی وہ ہم نے اس کو دلوا دی ہے۔ اگر اس خاتون کو کوئی شکایت ہے تو میں اپنے بھائی سے کہتا ہوں کہ وہ تشریف لائیں اور مجھے بتا دیں جو بھی شکایت ہو گی ہم اس کو دور کرانے کے لئے تیار ہیں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔

سید احسان اللہ وقاص: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ میرا سوال نمبر 552 تھا اس کے جز (الف) کا جو جواب دیا گیا ہے، اس کے بالکل متضاد جواب غیر نشان زدہ سوالات کے جواب میں دیا گیا ہے۔ اب میں کس کو درست مانوں؟ نشان زدہ سوال۔ 552 کا جو جواب (الف) ہے اور غیر نشان زدہ سوال نمبر 71 کا جز (ب) کا جواب بالکل اس کے الٹ ہے۔ مہربانی فرما کر یہ دیکھ لیں کہ غیر نشان زدہ سوال کا جواب الٹ دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔

وزیر خوراک: یہ جس سوال کی بات کر رہے ہیں، وہ تو ختم ہو گیا ہے۔ جو غیر نشان زدہ سوال ہے وہ تو ہاؤس کے اندر زیر بحث نہیں آ سکتا۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال جناب محمد آجاسم شریف صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔

جناب محمد وقاص: سوال نمبر 1513 (معزز رکن نے جناب محمد آجاسم شریف کے ایماء پر دریافت کیا)

نان گزٹیڈ اور گزٹیڈ ملازمین کو بیٹی کی شادی پر یکساں شرح سے میرج گرانٹ کی ادائیگی

*1513. جناب محمد آجاسم شریف: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نان گزٹیڈ ملازمین کو ان کی بیٹی کی شادی پر -/6000 روپے اور گزٹیڈ ملازمین کو ان کی بیٹی کی شادی پر -/25000 روپے بینوولینٹ فنڈ سے میرج گرانٹ دی جاتی ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ بینوولینٹ فنڈ کی کٹوتی تمام سرکاری ملازمین کی تنخواہ سے یکساں شرح سے کی جاتی ہے۔ مگر اس کے باوجود میرج گرانٹ میں اتنی زیادہ تفریق کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت دونوں درجہ کے ملازمین کو برابر میرج گرانٹ دینے کے لئے تیار ہے؟ اگر ہاں تو کب تک؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر خوراک،

(الف) بینوولینٹ فنڈ قوانین کے مطابق گزٹیڈ اور نان گزٹیڈ حاضر سروس اور ریٹائرڈ سرکاری ملازمین کو ہر بیٹی کی شادی پر بالترتیب -/25000 روپے اور -/6000 روپے میرج گرانٹ دی جاتی ہے نیز معذوری کی بناء پر ریٹائر ہونے والے ملازمین اور دوران سروس فوت ہو جانے والے گزٹیڈ اور نان گزٹیڈ ملازمین کے لواحقین کو بالترتیب -/30,000 روپے اور -/8000 روپے میرج گرانٹ دی جاتی ہے۔

(ب) تمام سرکاری ملازمین کی ماہانہ تنخواہ سے بنیادی تنخواہ کے 2 فیصد کے برابر بینوولینٹ فنڈ کی کٹوتی کی جاتی ہے۔ قوانین کے مطابق نان گزٹیڈ اور گزٹیڈ ملازمین کا بینوولینٹ فنڈ الگ الگ ہے۔ ان کی آمدن اور خرچ بھی الگ الگ ہیں۔ نان گزٹیڈ اور گزٹیڈ سرکاری ملازمین کے لئے میرج گرانٹ کے ریٹ میں فرق کی وجہ صرف یہ ہے کہ یہ ریٹس ان کے متعلقہ بینوولینٹ فنڈ میں موجود مالی گنجائش کو مدنظر رکھتے ہوئے مقرر کئے گئے ہیں۔

(ج) حکومت دونوں درجہ کے ملازمین کو برابر میرج گرانٹ دینے کے لئے تیار ہے مگر فی الحال نان گزٹیڈ ملازمین کے بینوولینٹ فنڈ / اکاؤنٹ میں اس کے لئے گنجائش نہیں۔ جونہی گنجائش پیدا ہو گی ایسا کیا جائے گا۔

جناب محمد وقاص، میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ نان گزیٹڈ ملازمین کو ان کی بیٹی کی شادی پر چھ ہزار روپے اور گزیٹڈ ملازمین کو ان کی بیٹی کی شادی پر پچیس ہزار روپے دیا جاتا ہے۔ یہ فرق اتنا زیادہ کیوں ہے؟ کیونکہ بیٹی کی شادی پر اخراجات ہوتے ہیں بلکہ غریبوں کے اخراجات زیادہ ہوتے

ہیں۔ ہونا تو یہ چاہئے کہ انھیں زیادہ دیا جائے۔

وزیر خوراک: جناب سپیکر! اس کا جواب میں بڑی وضاحت سے دے چکا ہوں کہ نان گزیٹڈ کے فنڈ میں گنجائش کم ہوتی ہے اور گزیٹڈ آفیسرز کی تنخواہ میں سے پیسے زیادہ جمع ہوتے ہیں اور لینے والے کم ہوتے ہیں اس لئے ان کے لئے زیادہ گرانٹ رکھی گئی ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال بھی جناب محمد آجاسم شریف صاحب کا ہے۔

لالہ شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ): سوال نمبر 1514 (معزز رکن نے جناب محمد آجاسم شریف کے ایماء پر دریافت کیا)

گزیٹڈ ملازمین کو الوداعی گرانٹ کی تفصیل

*1514: جناب محمد آجاسم شریف: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نان گزیٹڈ ملازمین کو حکومت الوداعی گرانٹ آخری تنخواہ کے برابر ریٹائرمنٹ پر نہیں دیتی جبکہ یہ سہولت گزیٹڈ ملازمین کو دیتی ہے؟

(ب) سال 2002 میں کتنے gazetted ملازمین کو الوداعی گرانٹ دی گئی۔ ان کے نام، عہدہ اور گریڈ وار فراہم کردہ گرانٹ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) گزیٹڈ اور نان گزیٹڈ سال 2001 سے 2002 تک کتنے ملازم سالانہ ریٹائر ہوئے ہیں؟

(د) اس وقت کتنی رقم بینوولینٹ فنڈ گزیٹڈ اور نان گزیٹڈ کی مدوں میں علیحدہ علیحدہ جمع ہے اور یہ رقم کس بنک اور کس کے نام سے جمع ہے؟

وزیر خوراک:

(الف) ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) سال 2002 میں 382 گزیٹڈ ملازمین کو الوداعی گرانٹ دی گئی۔ ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور الوداعی گرانٹ کی مالیت کے بارے میں تفصیلات فہرست (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ خزانہ کی طرف سے مہیا کردہ اعداد و شمار کے مطابق مورخہ 1-7-2000 سے 30-6-2001 تک 14289 ملازمین اور عرصہ 1-7-2001 تا 30-6-2002 کے دوران 18701 ملازمین ریٹائر ہوئے۔

(د) اس وقت بینوولینٹ فنڈ کی رقم مختلف نیشنل سیونگ سنٹروں اور بنکوں میں جمع ہے۔ اس رقم کی تفصیل مع بنکوں کے نام فہرست(ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ یہ رقم چیئرمین صوبائی بہبود فنڈ بورڈ حصہ اول (گزٹیڈ) اور چیئرمین صوبائی بہبود فنڈ بورڈ حصہ دوم (نان گزٹیڈ) کے نام پر الگ الگ جمع ہے۔

لالہ شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ): اس میں جز (الف) میں ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ نان گزٹیڈ ملازمین کو حکومت الوداعی گرانٹ آخری تنخواہ کے برابر ریٹائرمنٹ پر نہیں دیتی جبکہ یہ سہولت گزٹیڈ ملازمین کو دیتی ہے۔ جب گزٹیڈ ملازمین کو الوداعی گرانٹ ان کی تنخواہ کے برابر دی جاتی ہے تو نان گزٹیڈ ملازمین کو الوداعی گرانٹ ان کی تنخواہ کے برابر کیوں نہیں دی جاتی۔

جناب سپیکر: وزیر خوراک!

وزیر خوراک: یہ آپ جز (الف) کے بارے میں پوچھ رہے ہیں کہ نان گزٹیڈ ملازمین کو حکومت الوداعی گرانٹ آخری تنخواہ کے برابر ریٹائرمنٹ پر نہیں دیتی۔ آپ اس کی بات کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی ہاں۔ اس کی بات کر رہے ہیں۔

وزیر خوراک: جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ یہ نہیں دی جا رہی۔

جناب سپیکر: ان کا سوال یہ ہے کہ جو گزٹیڈ آفیسرز ہیں ان کو حکومت آخری تنخواہ کے برابر الوداعی گرانٹ دیتی ہے لیکن نان گزٹیڈ آفیسر کو نہیں دیتی اس کی کیا وجہ ہے؟

وزیر خوراک: جناب سپیکر! وہی فنڈ کی availability ہے۔ مجھے اس پر بار بار بات کر کے بڑی شرم محسوس ہو رہی ہے کہ اس طرح نہیں ہونا چاہئے۔ میری ان کے ساتھ کوئی ناراضگی نہیں ہے۔ میں تو ان کے ساتھ ہوں لیکن فنڈز میں گنجائش دیکھنی پڑتی ہے کہ ان کے پول میں فنڈ کیا ہے؟

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی وقاص صاحب!

جناب محمد وقاص، جناب سپیکر! میرا اس میں ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے فنڈ کی جو availability کی بات کی ہے وہ سمجھ میں آنے والی ہے کہ چونکہ نان گزٹیڈ سے بینوولینٹ فنڈ گزٹیڈ کے مقابلے میں کم کٹتا ہے اس لئے انہیں کم ملتا ہے لیکن جب الوداعی گرانٹ یا فنڈ ملتا ہے تو وہ تو اس کی تنخواہ کے برابر ہے۔ اگر گزٹیڈ پوسٹ کو اس کی تنخواہ کے برابر مل رہی ہے تو اس کو بھی اس کی تنخواہ کے برابر ملنی چاہئے۔ چاہے اس کی تنخواہ چھ ہزار اور اس کی تنخواہ پچیس ہزار ہو لیکن اسے پچیس ہزار مل رہی ہے تو اسے چھ ہزار ملنی چاہئے۔ یہی سوال ہے اس میں تو فنڈ کا کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے۔

وزیر خوراک، میرے بھائی نے پھر شاید بات سمجھی نہیں ہے۔ میں نے باقاعدہ figures پڑھ کر سنائے تھے کہ 64 کروڑ روپے ان کے پول میں جمع ہیں اور اس کے برابر ہی تقریباً اس کے اخراجات ہیں۔ اس میں کوئی گنجائش ہی نہیں ہے کہ ان کی help کی جا سکے۔

لالہ شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! اس میں point یہ ہے کہ تنخواہ کے برابر جو امداد گزٹیڈ ملازمین کو دی جاتی ہے وہ بینوولینٹ سے نہیں دی جاتی' ان کی تنخواہ کے طور پر ان کو الوداعی گرانٹ دی جاتی ہے۔ نان گزٹیڈ کو بھی ان کے بینوولینٹ فنڈ سے نہیں دی جاتی۔ ان کو الوداعی گرانٹ ان کی تنخواہ کے برابر کیوں نہیں دی جاتی؟

وزیر خوراک، جناب سپیکر! وہ ratio صحیح بتا رہے ہیں لیکن اس میں آپ یہ بتائیں کہ ان کو کہاں سے گرانٹ دی جائے' فنڈ کہاں سے آئے گا؟

چودھری اصغر علی گجر، جناب سپیکر! آپ یہ بتائیں تو پھر واضح ہو جائے گا کہ گزٹیڈ کو امداد کیوں دی جاتی ہے اور نان گزٹیڈ کو کیوں نہیں دی جاتی؟

وزیر خوراک، جناب سپیکر! میں on the floor of the House کوئی غلط بات نہیں کرنا چاہتا۔ میں بڑی واضح بات کر رہا ہوں کہ گزٹیڈ آفیسرز کو جو گرانٹ دی جاتی ہے وہ بھی پنجاب گورنمنٹ نہیں دیتی وہ بھی انہیں اسی فنڈ سے دی جاتی ہے۔ نان گزٹیڈ کے فنڈ میں چونکہ گنجائش نہیں ہے اس لئے انہیں نہیں دی جاتی۔

جناب سپیکر: جی۔

چودھری اصغر علی گجر: جناب سپیکر! میں عرض کر رہا ہوں کہ گزٹیڈ کے لئے فنڈ میں گنجائش ہے۔ اسی فنڈ میں نان گزٹیڈ کے لئے گنجائش نہیں ہے یہ تو کوئی جواب نہ ہوا؟

وزیر خوراک: جناب سپیکر! یہ میرے چھوٹے بھائی ہیں لیکن ان کو ذرا گیلری play کرنے کی عادت ہے۔ بڑی سادہ بات ہے کہ ایک آدمی دس ہزار روپے تنخواہ لیتا ہے' اس کے اگر دو فیصد کٹیں گے تو کتنے بنیں گے؟ ایک آدمی چار ہزار روپے تنخواہ لیتا ہے اس کے اگر دو فیصد کٹیں گے تو کتنے بنیں گے؟ اس کے پول میں کیا جمع ہو گا؟ گنجائش اس طرح سے زیادہ ہے۔

جناب سپیکر: جی' ٹھیک ہے۔

چودھری اصغر علی گجر: جناب والا! اب بات کی سمجھ آ گئی ہے۔ یہ بات درست ہے۔ میں اپنے بڑے بھائی سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ جتنی اس کی تنخواہ ہے اس کی اس ratio سے کم کاٹ لیں لیکن ان کو الوداعی فنڈ بھی دیں۔ سب کے کہنے کا مطلب یہی ہے کہ جتنے گزٹیڈ کے زیادہ فنڈز ہیں ان کو زیادہ مل جائیں اور نان گزٹیڈ کے جتنے کم ہیں ان کو کم مل جائیں یعنی کہ وہی طریقہ ان پر بھی لاگو کر دیا جائے۔ میرا یہی سوال ہے کہ کیا یہ ممکن ہے کہ جس طرح ان کو الوداعی گرانٹ کے پیسے ملتے ہیں اسی حساب سے نان گزٹیڈ کو کم پیسے مل جائیں؟

جناب سپیکر: چودھری صاحب! دیکھ لینا۔ اگر ممکن ہوا تو پھر کر دینا۔

وزیر خوراک: جناب سپیکر! اگر جناب کو کوئی سمجھ آئی ہے تو مجھے سمجھا دیں۔ میں یہ کرنے کو تیار ہوں جو انہوں نے فرمایا ہے۔

جناب سپیکر: جی' صدیقی صاحب!

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی: جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ملازمین کے جس بینوولینٹ فنڈ کی بات چل رہی ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ جس طرح ہم نے دیکھا ہے کہ ہر معاملے میں گجرات' فیصل آباد' لاہور اور گوجرانوالہ کا ذکر ہوتا ہے۔ اسی طرح کیا جنوبی پنجاب کے اضلاع کا ڈومیسائل رکھنے والے سرکاری ملازمین کے لئے بھی وہی قانون لاگو ہوتا ہے یا big city کے چکر میں سرائیکی

علاقے کے ملازمین کو فنڈ سے بھی محروم رکھا جاتا ہے۔ آیا دونوں کا برابر ہے یا یہاں پر بھی فرق رکھا گیا ہے؟

جناب سپیکر: سب کا بالکل برابر ہے۔ جی' جناب ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! میں چودھری اقبال صاحب کی خدمت میں ایک شعر پیش کرنا چاہتا ہوں کیونکہ ہماری کوئی بات ان کو سمجھ نہیں آتی۔ شاید حبیب جالب کے اس شعر سے سمجھ آ جائے۔ میں آپ کی وساطت سے پیش کرنا چاہتا ہوں کہ۔

طبیں اس نے ریشم کے تار بنتی ہیں
کہ وطن کا ہر فرد تار تار کو ترسے
چمن کو اس نے مالی نے خون سے سینچا تھا
کہ اس کی اپنی نظریں بہار کو ترسیں

ہم ان لوگوں کے لئے جو اس ملک میں اکثریت میں ہیں اور پسا ہوا طبقہ ہیں' ہم کہتے ہیں کہ اگر ان کے بینوولینٹ فنڈ میں کوئی رقم نہیں ہے تو کیا حکومت ان کے جہیز فنڈ میں یا جو کچھ رقم دیتے ہیں' ان کو مدد کے طور پر دینے کے لئے تیار ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر: جی' وزیر خوراک!

وزیر خوراک: جناب سپیکر! بڑے افسوس کی بات ہے کہ یہ سارے پروگرام جو پنجاب گورنمنٹ کر رہی ہے وہ سارے ان کی بہتری کے لئے ہیں۔ اگر پہلی جماعت سے لے کر دسویں تک ٹیوشن فیس معاف کر دی ہے تو وہ ان کے لئے ہے۔ ہاؤسنگ کالونی بن رہی ہے کہ جب ملازم ریٹائر ہو گا تو اس کو فوراً گھر مل جائے گا۔ اب یہ چاہتے ہیں کہ جو سروس میں ہیں ان کو بھی گھر الاٹ کر دیئے جائیں اس کے بعد جو نیا بندہ سروس میں آئے گا تو جو میرے دوست جنوبی پنجاب کے بارے میں کہہ رہے ہیں تو ان کا کیا بنے گا؟ وہ کہاں جائے گا؟ جو feasible بات ہو وہ کرنی چاہئے۔ ہمارا بھی دل ان کے ساتھ دھڑکتا ہے لیکن اب آپ کہیں کہ سیکرٹری پنجاب اسمبلی اور یہاں کے نائب قاصد کی تنخواہ ایک ہی کر دیں اور ان کو مکان بھی ایک جیسے دے دیں تو یہ ہو نہیں سکتا۔ یہ صرف کرنے

کی باتیں ہیں' اس پر عمل نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر: شکریہ۔

چودھری اعجاز احمد سماں: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! راجہ صاحب نوں کہہ دو کہ جس طرح قومی اسمبلی دے ملازمین نوں اضافی تنخواہ دتی تے پنجاب وچ وی دے دین۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ ثمینہ نوید صاحبہ کا ہے۔

ڈاکٹر نادیہ عزیز: (معزز خاتون رکن نے محترمہ ثمینہ نوید کے ایماء پر سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: آپ پہلے سوال کا نمبر پکاریں۔

ڈاکٹر نادیہ عزیز: 1536۔

بینوولینٹ فنڈ سے ملنے والی میرج گرانٹ میں بے جا تفریق

*1536۔ محترمہ ثمینہ نوید: کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بینوولینٹ فنڈ سے نان گزٹیڈ ملازم کی بیوہ کو بیٹی کی شادی پر 80000/- روپے اور گزٹیڈ ملازم کی بیوہ کو 30,000/- روپے میرج گرانٹ دی جاتی ہے؟

(ب) اگر یہ درست ہے تو میرج گرانٹ میں اتنی زیادہ تفریق کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) جبکہ بینوولینٹ فنڈ کی مد میں اربوں روپے جمع ہیں۔ کیا حکومت نان گزٹیڈ ملازم کی بیوہ کو گزٹیڈ ملازم کی بیوہ کے برابر میرج گرانٹ دینے کو تیار ہے' اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر خوراک:

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) قوانین کے مطابق نان گزٹیڈ اور گزٹیڈ سرکاری ملازمین کا بینوولینٹ فنڈ الگ الگ ہے' ان کی آمدنی اور خرچ بھی الگ الگ ہے۔ نان گزٹیڈ اور گزٹیڈ سرکاری ملازمین کے لئے میرج گرانٹ کے ریٹ میں فرق کی وجہ صرف یہ ہے کہ یہ ریٹس ان کے متعلقہ بینوولینٹ فنڈ میں موجود مالی گنجائش کو مدنظر رکھتے ہوئے مقرر کئے گئے ہیں۔

(ج) حکومت دونوں کیٹیگریز کے ملازمین کی بیوگان کو برابر میرج گرانٹ دینے کے لئے تیار ہے مگر فی الحال نان گزٹیڈ ملازمین کے بینوولینٹ فنڈ اکاؤنٹ میں اس کے لئے گنجائش نہیں۔ جونہی گنجائش پیدا ہو گی ایسا کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: ضمنی سوال؟

ڈاکٹر نادیہ عزیز: میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گی کہ 8 ہزار میرج گرانٹ اور 30 ہزار میرج گرانٹ میں بہت زیادہ فرق ہے۔ وہ لوگ جن کو 30 ہزار میرج گرانٹ دی جا رہی ہے وہ already بہت زیادہ تنخواہ لے رہے ہوتے ہیں اور آپ نے جز (ج) میں کہا ہے کہ فی الحال نان گزٹیڈ ملازمین کے بینوولینٹ فنڈ اکاؤنٹ میں اس کے لئے گنجائش نہیں ہے۔ جونہی گنجائش پیدا ہو گی ایسا کیا جائے گا۔ میرا ان سے سوال ہے کہ یہ گنجائش کب پیدا ہو گی یا ساری عمر ہمارے نان گزٹیڈ ملازمین ان سہولیات کو ترستے رہیں گے؟

جناب سپیکر: جی' وزیر خوراک!

وزیر خوراک: جناب سپیکر! محترمہ کے کیس کے ساتھ مجھے بھی بڑی ہمدردی ہے لیکن بات پھر وہی آتی ہے کہ گزٹیڈ اور نان گزٹیڈ کا جو پول ہے اس کی پوزیشن کیا ہے؟ اس میں اگر کوئی گنجائش ہو تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ان کا اپنا فنڈ ہے' ان کے اوپر خرچ ہونا چاہئے۔ محترمہ اگر ان کو برابر کرنا چاہیں تو یہ مساوات میں تو لا نہیں سکتا۔ اگر ان کے پاس کوئی فارمولا ہو تو مجھے سمجھا دیں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جناب راجہ ریاض احمد صاحب!

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! اس سال میں کتنے نان گزیٹڈ لوگوں کو اس فنڈ سے پیسے دیئے گئے؟

جناب سپیکر، یہ fresh question بنتا ہے۔ آپ fresh question کر دیں۔

راجہ ریاض احمد، یہ بتا دیں کہ کتنی رقم دی گئی ہے؟

جناب سپیکر، پلیز! تشریف رکھیں۔ جی، محترمہ انجم سلطانہ صاحبہ!

محترمہ انجم سلطانہ، سوال نمبر 1587۔

ضلع اوکاڑہ میں بہبود فنڈ سے سرکاری ملازمین کی جہیز فنڈ کے لئے درخواستیں

*1587۔ محترمہ انجم سلطانہ، کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

ضلع اوکاڑہ میں بہبود فنڈ سے سرکاری ملازمین کے جہیز فنڈ کے لئے DCO کو کتنی درخواستیں وصول ہوئیں، درخواست دہندہ کے نام مع عہدہ، گریڈ اور محکمہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟ کتنے درخواست دہندہ کو کتنی کتنی مالیت کے چیک جاری کئے گئے اور جن کو ابھی تک چیک جاری نہیں کئے گئے ان کی تفصیل اور وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر خوراک،

ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر / چیئرمین ضلعی بہبود فنڈ بورڈ اوکاڑہ کے مطابق ضلع اوکاڑہ میں ضلعی بہبود فنڈ کے سربراہ ڈی۔سی۔او کے دفتر میں سرکاری ملازمین کی طرف سے شادی گرانٹ کے لئے 2003-5-9 تک کل 356 درخواستیں موصول ہوئیں۔ درخواست دہندگان کی تفصیل کے علاوہ دفتر و رقم کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اب تک 343 درخواست دہندگان کو چیک جاری کئے گئے ہیں۔ شرائط پر پورا نہ اترنے کی وجہ سے 13 درخواستیں مسترد کر دی گئی ہیں۔

جناب سپیکر، محترمہ! کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ انجم سلطانہ: جناب سپیکر! میرا کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ اگلا سوال جناب سمیع اللہ خان صاحب کا ہے۔

جناب تنویر اشرف کائرہ: (معزز رکن نے جناب سمیع اللہ خان کے ایما پر سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر، جی سوال کا نمبر پکاریں۔

جناب تنویر اشرف کائرہ، سوال نمبر 1646۔

نئی کابینہ اور سیکرٹریوں کے لئے نئی گاڑیوں کی خرید کی تفصیل

*1646۔ جناب سمیع اللہ خان، کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب کی نئی کابینہ اور سیکرٹری صاحبان کے لئے نئی گاڑیاں خریدی گئی ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان گاڑیوں کی قیمت کمپنی ریٹ سے زائد ادا کی گئی ہے۔ نیز مذکورہ گاڑیوں کی تعداد ماڈل، ڈیلر کا نام اور ہر گاڑی کی قیمت خرید بیان کی جائے؟

(ج) اگر درج بالا جزو درست ہیں تو گاڑیاں خریدنے اور کمپنی ریٹ سے زائد قیمت ادا کرنے کی وجوہات بیان فرمائی جائیں؟

وزیر خوراک:

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ پنجاب کابینہ کے لئے نئی گاڑیاں خریدی گئی ہیں۔ جبکہ صرف ان سیکرٹریز صاحبان کے لئے نئی گاڑیاں خریدی جا رہی ہیں جن کے پاس اپنی محکمانہ گاڑی نہیں تھی۔ پہلے وہ pool کی گاڑیاں استعمال کر رہے تھے۔

(ب) یہ درست نہیں ہے۔ کابینہ اور سیکرٹری صاحبان کے لئے خرید کردہ گاڑیوں کی تعداد بالترتیب26 اور 20 ہے۔ یہ تمام گاڑیاں 2002 اور 2003 ماڈل کی ہیں جو میسرز انڈس موٹر کمپنی لمیٹڈ کراچی بذریعہ میسرز ٹیوٹا گارڈن موٹرز پرائیویٹ لمیٹڈ مین فیروز پور روڈ گلبرگ III لاہور سے کمپنی ریٹ پر خریدی گئی ہیں۔ کابینہ کے لئے خریدی گئی فی گاڑی کی قیمت -/11,94,000 روپے اور سیکرٹری صاحبان کے لئے خریدی گئی فی گاڑی کی قیمت -/8,54,000 روپے ہے۔

(ج) جز(ب) کے جواب کی روشنی میں مزید جواب کی ضرورت نہ ہے۔

جناب سپیکر، کوئی ضمنی سوال؟

جناب تنویر اشرف کائرہ، میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو گاڑیاں خریدی گئی ہیں کیا وہ ٹینڈر کے ذریعے خریدی گئی ہیں؟

جناب سپیکر، وزیر خوراک!

وزیر خوراک، جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ یہ کمپنی سے گاڑیاں خریدی گئی ہیں اور بے قاعدہ جو باتیں لکھی گئی ہیں ان میں کوئی حقیقت نہیں ہے' باقاعدہ تمام process اختیار کرتے ہوئے گاڑیاں کمپنی ریٹ کے مطابق خریدی گئی ہیں۔

جناب سپیکر، شکریہ' جی!

جناب تنویر اشرف کائرہ، یہ گاڑیاں ٹینڈر کے ذریعے کمپنی سے خریدی گئی ہیں۔ اس طرح کی اور بھی 10 کمپنیاں ہیں تو ان سے یہ گاڑیاں کیوں نہیں خریدی گئیں؟

جناب سپیکر، یقیناً ٹینڈر ہوئے ہوں گے۔

جناب تنویر اشرف کائرہ، یہ گاڑیاں جو 1300 سی سی سے above ہیں کس قانون اور rule کے مطابق خریدی ہیں؟

جناب سپیکر، جی' وزیر خوراک!

وزیر خوراک: جناب سپیکر! ہائی پاور گاڑیاں وزراء کے لئے اس لئے ہونی چاہئیں جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ انہوں نے پورے پنجاب کا دورہ کرنا ہوتا ہے اس لئے ان کے لئے اچھی اور dependable گاڑی ہونا اور اچھا سفر کرنے والی گاڑی ہونا کوئی اتنی غلط بات نہیں ہے۔ آخر کار وہ بھی اس ہاؤس کے نمائندے ہیں اور سب سے اپر پوزیشن میں پنجاب میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ اس لئے ان کی گاڑی بڑی ہونے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اس کے علاوہ availability کا بھی مسئلہ ہے۔ جب فوری طور پر گاڑیاں چاہئیں تو ایک ہی ماڈل اور پاور کی گاڑیاں بھی دستیاب نہیں ہوتیں اس لئے بھی دوسری گاڑیاں خریدنی پڑتی ہیں۔

راجہ ریاض احمد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی' راجہ صاحب!

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر! یہ لکھا گیا ہے کہ ٹیوٹا گارڈن موٹر پرائیویٹ لمیٹڈ مین فیروز پور روڈ نمبر گ III لاہور سے گاڑیاں خریدی گئی ہیں تو وزیر موصوف فیروز پور پر ٹیوٹا کمپنی کے مالک کا نام بتا دیں؟

جناب سپیکر: جی' وزیر خوراک!

وزیر خوراک: راجہ صاحب کا کیا پروگرام ہے۔ انہوں نے وہاں کوئی نوکری کرنی ہے؟ گاڑیاں ہم نے خرید لی ہیں اور کمپنی موجود ہے۔ مالک کا نام ہونا کوئی ضروری نہیں ہے۔

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر! کیا یہ درست ہے کہ فیروز پور روڈ پر واقع کمپنی کا مالک سرکاری ملازم ہے؟

جناب سپیکر: جی' وزیر خوراک!

وزیر خوراک: ان کی یہ بات درست نہیں ہے۔ سرکاری ملازم کو کاروبار کرنے کی ممانعت نہیں کی گئی لیکن جس طرح یہ سمجھتے ہیں کہ گاڑیاں خریدنے کے لئے کوئی ملی بھگت ہو گی تو اس کے لئے اگر انہیں کوئی اعتراض ہے تو یہ میرے پاس تشریف لائیں۔ میں انہیں پورا ریکارڈ چیک کروا دوں گا۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی صدیقی صاحب!

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبان جو کہ بہت قابل ہیں اور انہیں حکومت کا دوسرے نمبر کا حامی سمجھتے ہوئے پارلیمانی سیکرٹری بنایا گیا ہے اور دوسرا ان کے ساتھ ظلم یہ کیا گیا ہے کہ بے چارے پارلیمانی سیکرٹریوں کو تو چھوٹی چھوٹی سوزوکی گاڑیاں دی گئی ہیں جبکہ وزیروں کو بڑی بڑی کرولا گاڑیاں دی گئی ہیں تو کیا درست ہے؟

راجہ ریاض احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی راجہ صاحب!

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! ابھی وزیر موصوف نے کہا ہے کہ یہ کمپنی کسی سرکاری ملازم کی نہیں تو میں یہاں پر آپ کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ اگر یہ کمپنی کسی سرکاری ملازم یا اس کی بیوی کے نام ہوئی تو میں تحریک استحقاق جمع کرواؤں گا۔

جناب سپیکر، جی بالکل آپ تحریک استحقاق جمع کروالیں۔ جی وزیر خوراک! صدیقی صاحب کے سوال کا جواب دیں۔

وزیر خوراک، جناب سپیکر! صدیقی صاحب سے کہوں گا کہ اگر کسی پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے کوئی شکایت کی ہے تو میں اس کا ازالہ کرنے کے لئے تیار ہوں۔

جناب سپیکر، شکریہ جی۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر، جی عباسی صاحب!

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال وزیر موصوف سے یہ ہے کہ جو نئی 15 یا 25 گاڑیاں لی گئیں تو وہ کون سے وزراء ہیں جنہیں نئی گاڑیاں دی گئیں اور وہ کون سے وزراء ہیں جنہیں پرانی گاڑیاں دی گئی ہیں اور اس کا کیا معیار تھا؟

جناب سپیکر: راجہ صاحب! تقریباً سب کو ہی نئی گاڑی مل گئی ہے۔ کل وزراء 41 ہیں اور 40 نئی گاڑیاں ہیں۔

وزیر خوراک: جناب سپیکر! میرے محترم بھائی کارروائی اچھے طریقے سے نہیں سنتے حالانکہ میں نے پہلے ہی کہا ہے کہ 40 وزراء کو نئی گاڑیاں دی گئی ہیں۔

وزیر تعلیم: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر ایجوکیشن!

وزیر تعلیم: جناب سپیکر! کیا یہ گاڑیاں کوئی سستیاں سے لی گئی تھیں؟

جناب سپیکر: اگلا سوال شیخ امجد عزیز صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! On his behalf

جناب سپیکر: جی احسان اللہ وقاص صاحب! سوال کا نمبر پکاریں۔

سید احسان اللہ وقاص: سوال نمبر 1787 (معزز رکن نے شیخ امجد عزیز کے ایماء پر دریافت کیا)

جناب سپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

سید احسان اللہ وقاص: جی پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

وحدت کالونی لاہور 1999 سے تاحال کوارٹروں اور فلیٹوں کی تعمیر اور دیگر تفاصیل

*1787: شیخ امجد عزیز: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) 1999 سے آج تک وحدت کالونی لاہور میں کتنے نئے کوارٹر اور فلیٹ تعمیر کئے گئے ہیں' ان کی تعمیر پر کتنی رقم خرچ ہوئی ہے؟ ان کوارٹروں کے نمبر کیا ہیں؟

(ب) یہ نئے تعمیر کردہ کوارٹر اور فلیٹ جن جن افراد کو الاٹ کئے گئے ہیں ان کے نام' ولدیت' عہدہ' گریڈ' موجودہ تعیناتی اور محکمہ کی تفصیل فراہم کی جائیں؟

(ج) ان کوئیہ کوارٹر کس کس سکیم کے تحت الاٹ کئے گئے ہیں؟

(د) کیا یہ تمام کوارٹر میرٹ پر الاٹ کئے گئے ہیں؟ اگر ہاں تو میرٹ لسٹ فراہم کی جائے؟

وزیر خوراک،

(الف) 1999 سے وحدت کالونی میں آج تک 30 کوارٹرز تعمیر کئے گئے جن پر 12747429 روپے خرچ ہوئے' ان کے نمبر منسلکہ (الف) پر لف ہیں۔

(ب) ان کوارٹروں کے الاٹیوں کے نام مع ولدیت' عہدہ' گریڈ' موجودہ تعیناتی اور محکمہ منسلکہ (الف) پر لف ہے۔

(ج) ان کوئیہ کوارٹر میرٹ پر الاٹ کئے گئے۔

(د) یہ کوارٹرز اسمبلی ہال کوارٹروں کے نعم البدل کے طور پر میرٹ پر الاٹ کئے گئے میرٹ لسٹ منسلکہ (الف) پر لف ہے۔

منسلکہ (الف) تفصیل الاٹی زیڈ بلاک وحدت کالونی

سیریل نمبر	کوارٹر نمبر	نام الاٹی مع ولدیت	عہدہ	گریڈ	موجودہ تعیناتی
1	25	محمد شفاق	نائب قاصد		ڈی۔ایس روشیم ایس اینڈ جی۔اے۔ڈی
2	26	محمد اسحاق	سیکرٹیٹ		محکمہ پی ڈبیو دی بنک
3	27	نسیم احمد	ڈی۔آر	6	محکمہ فنانس
4	28	محمد گلستر ولد محمد خان	فراش	1	ڈی۔ایس (ویلفیئر) ایس اینڈ جی۔اے۔ڈی
5	29	محمد اقبال	نائب قاصد	1	سیکرٹری انفارمیشن
6	30	محمد خورشید خان ولد امیر علی	نائب قاصد	1	او اینڈ ایم
7	31	محمد اکرم	شاپ اٹنڈنٹ	1	ڈیرکٹس شپ فریٹنگ سٹور ملاؤن شپ لاہور
8	32	افتخار احمد بھٹی ولد صالح محمد	نائب قاصد	1	ایس اینڈ جی۔اے۔ڈی
9	33	پرویز اختر ولد شہباز خان	ڈی۔آر	6	ایس اینڈ جی۔اے۔ڈی

10-	34	محمد حسین ولد امام دین	سینئر کلرک	7	محکمہ آر کائیوز
11-	35	محمد رمضان ولد عبدالکریم	سینئر کلرک	7	ایس اینڈ جی۔اے۔ڈی (ریگولیشن I)
12-	36	کرامت حسین	نائب قاصد	1	انڈسٹری
13-	37	سید آصف حسین شاہ ولد مقبول حسین	جونیئر کلرک	5	محکمہ آر کائیوز
14-	38	سجاد حسین ولد مقبول حسین	سینئر کلرک	7	ڈی۔پی۔آئی ایلیمنٹری محکمہ تعلیم
15-	39	محمد یٰسین ولد احمد خان	دفتری	2	ای۔ون' سیکشن ایس اینڈ جی۔اے۔ڈی
16-	40	ذوالفقار علی ولد سید غلام مصطفےٰ	نائب قاصد	1	محکمہ زراعت
17-	41	راشد الیاس ولد راجہ محمد الیاس	نائب قاصد	1	او اینڈ ایم
18-	42	محمد فاضل خان	دفتری	2	محکمہ تعلیم
19-	43	غلام محمد ولد میاں خان	نائب قاصد	1	اخلاح ایس اینڈ جی۔اے۔ڈی
20-	44	نورالحسن ولد محمد زمان	نائب قاصد	1	آئی اینڈ سی' ایس اینڈ جی۔اے۔ڈی
21-	45	محمد ظروف ولد کالے خاں	نائب قاصد	1	محکمہ تعلیم
22-	46	عابد حسین ولد امام دین	نائب قاصد	1	ایس اینڈ جی۔اے۔ڈی
23-	47	محمد اشرف ولد نواب خاں	چوکیدار	1	ویلفیئر I' ایس اینڈ جی۔اے۔ڈی
24-	48	عطر خاں ولد نواب خاں	گیٹ کیپر	1	ایضاً
25-	49	محمد یوسف ولد شیر خاں	ڈرائیور	6	ایجوکیشن
26-	50	امیر اصغر خاں ولد نوازش خان	نائب قاصد	1	او اینڈ ایم
27-	51	محمد سلیم ولد نیک احمد خاں	فراش	1	ڈپٹی سیکرٹری ٹو چیف سیکرٹری ایس اینڈ جی۔اے۔ڈی
28-	52	محمد اسلم ولد محمد امین	ڈرائیور	4	نیب
29-	53	محمد لطیف ولد محمد ابراہیم	نائب قاصد	1	اسٹیٹ آفس ایس اینڈ جی۔اے۔ڈی
30-	54	محمد اکرم خاں ولد محمد اسماعیل	نائب قاصد	1	ویلفیئر I' ایس اینڈ جی۔اے۔ڈی

سید احسان اللہ وقاص، میرا وزیر موصوف سے ضمنی سوال یہ ہے کہ وحدت کالونی میں نئے کوارٹر اور فلیٹ الاٹ کرنے کا میرٹ کے مطابق کیا طریقہ کار ہے؟

جناب سپیکر، جی' وزیر خوراک!

وزیر خوراک، جناب سپیکر! جو بھی مکان لینے کے خواہش مند ہوتے ہیں وہ درخواست دیتے ہیں جسے پوری طرح process کیا جاتا ہے۔ پہلے آئیں اور پہلے پائیں کو بھی ملحوظ خاطر رکھا جاتا ہے۔ دوسرا یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ گریڈ کے مطابق گھر ہے کہ نہیں اور اس کا خالصتاً میرٹ پر فیصلہ ہوتا ہے اور کسی سے بھی کوئی رو رعایت نہیں رکھی جاتی۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! کیا یہ درست ہے کہ یہاں پر بہت سارے لوگوں کو صرف سفارش کی بنیاد پر فلیٹ اور کوارٹر الاٹ کئے گئے ہیں۔ 20' 20 سال پرانے لوگ ہیں اور وہ میرٹ پر بیٹھے ہیں ان کی درخواستوں کو ابھی تک زیر غور نہیں لایا گیا۔

جناب سپیکر، جی' وزیر خوراک!

وزیر خوراک، جناب سپیکر! اس میں شاید انسانی ہمدردی کے تحت کوئی ایسا کیس ہو جو بہت زیادہ deserving ہو یا کسی کا والد فوت ہو گیا اور بچے چھوٹے ہیں تو اس قسم کے cases میں رُو رعایت کی جاتی تھی لیکن اب تو ایک کمیٹی بنا دی گئی ہے جو مکمل جانچ پڑتال کے بعد الاٹمنٹ کرتی ہے۔ اگر ان کے ذہن میں کوئی ایسا کیس ہو جو میرٹ پر نہیں آیا تو میں اس کا ازالہ کرنے کے لئے تیار ہوں۔

جناب سپیکر، شکریہ' جی۔ اگلا سوال شیخ امجد عزیز صاحب کا ہے۔

SHEIKH MUHAMMAD EJAZ: On his behalf, Sir

جناب سپیکر، شیخ صاحب! سوال کا نمبر پکاریں۔

شیخ اعجاز احمد، سوال نمبر 1788۔ (معزز رکن نے شیخ امجد عزیز کے ایماء پر دریافت کیا)

وحدت کالونی کوارٹرز لاہور کی تفصیل اور دیگر معلومات

*1788۔ شیخ امجد عزیز: کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) اس وقت وحدت کالونی لاہور میں کتنے کوارٹرز ہیں؟ ان کی تفصیل بلاک وائز اور کیٹیگری وائز فراہم کی جائے؛

(ب) ان میں سے کتنے کوارٹر الاٹ شدہ ہیں اور کتنے خالی ہیں؟ خالی کوارٹروں کے نمبر اور کیٹیگری بیان فرمائیں؛

(ج) اس وقت کتنے کوارٹروں پر ناجائز قابضین ہیں؟ ان کوارٹروں کے نمبر اور ناجائز قابضین کے نام، ولدیت اور محکمہ کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(د) اس وقت کتنے کوارٹر اس کالونی کی دیکھ بھال کرنے والے ملازمین کے پاس ہیں، ان کوارٹروں اور ان کے الاٹیوں کے نام و عہدہ اور گریڈ کی تفصیل فراہم کی جائے؛

وزیر خوراک

(الف) اس وقت وحدت کالونی میں 1824 کوارٹرز ہیں۔ ان کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان میں سے تمام کوارٹرز الاٹ شدہ ہیں۔

(ج) اس وقت سات (7) کوارٹروں پر ناجائز قابضین پائے گئے ہیں۔ ان کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) اس وقت تیرہ (13) کوارٹرز اس کالونی کی دیکھ بھال کرنے والے ملازمین کے پاس ہیں۔ ان کی تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (ج) کے جواب میں لکھا گیا ہے کہ اس وقت 7 کوارٹروں پر ناجائز قابضین پائے گئے ہیں۔ ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے تو میرا

وزیر موصوف سے یہ سوال ہے کہ ناجائز قابضین کے متعلق جیسا کہ شاہ صاحب نے کہا کہ بیسیوں اور سینکڑوں لوگ ایسے ہیں جن کی درخواستیں pending پڑی ہیں اور وہ وہاں پر جا نہیں رہے لیکن محکمہ کی ملی بھگت سے بتایا گیا ہے کہ فلاں کوارٹر خالی ہے' آپ اس پر قبضہ کر لیں' بعد میں آپ کو continue کر دیا جائے گا تو وزیر موصوف یہ بتائیں کہ جن کوارٹروں پر ناجائز قابضین ہیں تو انہیں یہ کب تک خالی کرانے کا پروگرام رکھتے ہیں اور اس سلسلے میں حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے اور ناجائز قابضین کے خلاف کیا ایکشن ہوا ہے؟

جناب سپیکر: جی' وزیر خوراک!

وزیر خوراک: جناب سپیکر! جس طرح میرے بھائی سمجھ رہے ہیں ایسا بالکل نہیں ہے کہ جو مرضی کوارٹر میں چلا جائے اور قبضہ کر لے۔ وہاں ایسا ہوتا ہے کہ جو وہاں رہ رہا ہوتا ہے اگر اس کی ریٹائرمنٹ ہو گئی ہے یا اس کا تبادلہ ہو گیا ہے تو اس قسم کے کیس میں عدالت سے stay آتا ہے اگر stay order چل رہا ہو تو اس کی موجودگی میں اس کوارٹر کو خالی نہیں کروایا جاتا۔ اس میں ایسے بھی cases ہیں تو کوئی نہ کوئی قانونی کاوٹ آڑے آنے پر پنجاب حکومت کے ہاتھ بندھ جاتے ہیں کہ وہ ایکشن نہیں لے سکتی تو اس طرح کے cases ہیں۔ انہیں بھی ہم عدالتوں میں pursue کر رہے ہیں اور اس کے لئے پورا ایکشن بھی لے رہے ہیں اور آہستہ آہستہ یہ خالی بھی ہو رہے ہیں۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! جب بھی ناجائز قابضین کے بارے میں سوال آتے ہیں یا ایسے معاملات جن میں گورنمنٹ کی کروڑوں اور اربوں روپے کی زمین ہوتی ہے یا سرکاری ملازمین کے کوارٹر اور رہائش گاہیں ہوتی ہیں تو اس بارے میں جب کسی وزیر موصوف کی جانب سے جواب یہ آتا ہے کہ اس میں کچھ ایسے cases ہوتے ہیں جو عدالتوں میں pending ہوتے ہیں اور ہم pursue کر رہے ہیں اور انہیں جلد ہی خالی کروا لیں گے۔ مقصد یہ ہے کہ سوالات کے لئے ایک گھنٹہ وقت ہوتا ہے تو مقررہ وقت میں جو سوال آئے گا اس کا خود ساختہ اور من گھڑت جواب دیں گے اور اس کے بعد یہ وقت ختم ہو جائے گا تو پھر کس نے سوال کرنا ہے اور کون جواب دے گا؟ جب وزیر موصوف کو

پتا ہے کہ فلاں فلاں کوارٹر کے case متعلقہ عدالت میں pending ہیں تو میری گزارش ہے کہ وہ ایوان کو بتائیں کہ وہ کن عدالتوں میں cases pending ہیں اور ان کو کون سے وکیل pursue کر رہے ہیں اور ان کا معاملہ کہاں تک پہنچا ہے اور جلد خالی کروانے کے لئے کیا اقدامات کر رہے ہیں؟ یہ مستقبل قریب یا بعید کا جو صیغہ استعمال ہوتا ہے یہ مناسب نہیں ہے اس کی تفصیل بتا دیں۔

جناب سپیکر، شکریہ جی۔ منسٹر صاحب نے سن لیا ہے۔ ان کا مطلب یہ ہے کہ ان کو pursue کریں۔ اگلا سوال ڈاکٹر انجم امجد صاحبہ!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں۔

MR TANVEER ASHRAF KAIRA: Sir, on his behalf

جناب سپیکر، سوال کا نمبر پکاریں۔

جناب تنویر اشرف کائرہ، سوال نمبر 1989 (معزز رکن نے ڈاکٹر انجم امجد کے ایماء پر دریافت کیا)

سرکاری ملازمتوں کے لئے معذور افراد کا کوٹا اور معذوری کا تعین

*1989۔ڈاکٹر انجم امجد، کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا سرکاری ملازمتوں میں معذور افراد کا کوئی کوٹا مقرر ہے؟ اگر ہے تو کتنے فیصد ہے؟

(ب) کیا اس مقررہ کوٹا کے مطابق سرکاری محکمہ جات میں بھرتیاں ہو رہی ہیں؟

(ج) معذور افراد کے کوٹا پر بھرتی کے وقت کیا معیار اپنایا جاتا ہے؟ کیا معذوری کی نوعیت کے تعین کے لئے کسی قسم کا میڈیکل سرٹیفکیٹ طلب کیا جاتا ہے اور وہ میڈیکل سرٹیفکیٹ کس درجہ کے ڈاکٹر/ہسپتال یا ادارہ کا قبول کیا جاتا ہے؟ تفصیل مہیا کی جائے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ معذور افراد کے کوٹا پر خود ساختہ یا جعلی معذوری کی شکایات عام ہیں؟

(ہ) سال 2002 کے دوران معذور کوٹا پر بھرتی ہونے والے ملازمین کی تفصیل مع نام، ولدیت، تعلیم اور ڈومیسائل کی تفصیل مہیا کی جائے؟

وزیر خوراک:

(الف) سرکاری ملازمتوں میں معذور افراد کے لئے 2 فیصد کوٹا مقرر ہے۔ ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ب) اس سلسلہ میں تمام محکمہ جات سے رپورٹ لی گئی ہے اور محکموں نے یہ بتایا ہے کہ کوٹا پر عمل ہو رہا ہے۔

(ج) معذور افراد کے کوٹا پر بھرتی کے وقت قانون برائے بحالی معذوراں 1981 کی شق نمبر (2)12 میں تعین کئے گئے معیار کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔ معذوری کی نوعیت کے تعین کے لئے حکومت پنجاب بذریعہ چٹھی نمبر ایس۔او۔آر ا(ایس اینڈ جی اے ڈی) 16-4/85 بتاریخ 31۔مارچ 1985 تفصیلی ہدایات جاری کر چکی ہے جس کے مطابق معذور افراد کے لئے معذور کوٹا پر بھرتی ہونے سے پہلے مندرجہ ذیل دو بنیادی شقوں کو پورا کرنا ضروری ہے۔ ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

1۔ معذور افراد کا اپنے علاقے کے دفتر روزگار میں بطور معذور فرد درج ہونا۔

2۔ صرف وہی معذور افراد معذور کوٹا پر بھرتی ہونے کے اہل تصور کئے جاتے ہیں جنہوں نے محکمہ سماجی بہبود کے مقرر کردہ District Assessment Board سے مجوزہ قانون کے تحت معذوری کا سرٹیفکیٹ حاصل کیا ہوتا ہے۔

(د) معذور افراد کے کوٹا سے خود ساختہ یا جعلی معذوری کی کوئی شکایت کسی بھی محکمہ سے موصول نہیں ہوئی۔

(ہ) سال 2002 کے دوران بھرتی ہونے والے معذور ملازمین کی تفصیل ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب تنویر اشرف کائرہ، وزیر موصوف سے ضمنی سوال ہے کہ اس وقت un-utilized کوٹا کتنا ہے؛ نیز جو اسامیاں ابھی تک خالی ہیں تو ان میں un-utilized کتنا ہے؟

جناب سپیکر، جی وزیر خوراک!

وزیر خوراک، جناب سپیکر! ایک محکمے کے اندر جتنی vacancies ہوتی ہیں اس کا 2 فیصد کوٹا ہوتا ہے۔

جناب تنویر اشرف کائرہ، جناب سپیکر! جو 2 فیصد کوٹا ہے اس میں کیا معذور لوگوں کو ملازمتیں دی گئی ہیں یا وہ خالی ہیں؟

وزیر خوراک، جناب سپیکر! جب بھی کوئی محکمہ بھرتیاں کرتا ہے تو سب سے پہلے وہ اپنی vacant vacancies کو calculate کرتا ہے۔ پھر assessment کر کے جب vacancies کو announce کیا جاتا ہے تو معذوروں کا 2 فیصد کوٹا بھی ساتھ ہی announce کر دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر، شکریہ جی محمد وقاص صاحب!

جناب محمد وقاص، جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہوں گا کہ disabled لوگوں کو جب بھرتی کر لیا جاتا ہے تو ان سے کس قسم کا کام لیا جاتا ہے؟

وزیر خوراک، جناب سپیکر! disability کئی قسموں کی ہوتی ہے۔ اس کے لئے باقاعدہ ایک بورڈ ہے جو ہر ضلع میں ہوتا ہے اس بورڈ کا نام District Assessment Board ہے۔ یہ بورڈ assess کرتا ہے کہ کس کا ہاتھ خراب ہے، کس کی ٹانگ خراب ہے کہ وہ صحیح چل نہیں سکتا، کس کی آنکھ میں کوئی نقص ہے، یہ مختلف disabilities ہوتی ہیں۔ پھر یہ دیکھا جاتا ہے کہ یہ کتنا کام کر سکتا ہے؛ ایسا نہیں ہوتا کہ ان کو بٹھا کر تنخواہ دی جاتی ہے بلکہ جو بھی وہ کام کر سکیں، ان سے کام لیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر، جناب سید احسان اللہ وقاص!

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میرا سوال ہے کہ معذور افراد کے لئے جو بنیاد رکھی گئی ہے

وہ دو شرائط کو پورا کرتا ہے۔ ایک یہ کہ وہ دفتر روزگار میں بطور معذور فرد درج ہو۔ دوسرا District Assessment Board اس کی سفارش کرے۔ یہ دکاتر روزگار زیادہ تر بند کر دیئے گئے ہیں اور اگر ایک آدھ لاہور میں ہے بھی تو' ایک ڈیرہ غازی خان کا معذور لاہور میں آ کر کیسے درج کرائے گا؟ کیا اس حق کو حکومت ختم کرنے میں غور نہیں کر سکتی؟

وزیر خوراک، جناب سپیکر! احسان اللہ صاحب درست فرما رہے ہیں۔ دفتر روزگار بند ہو چکے ہیں لیکن اب وہ دوبارہ operative ہو رہے ہیں اور بہت سارے ہو بھی چکے ہیں۔ جہاں پر یہ دفتر نہیں ہوں گے وہاں یہ شرط لاگو نہیں ہو گی۔

جناب سمیع اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' سمیع اللہ خان صاحب!

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! وزیر موصوف یہ بتانا پسند فرمائیں گے کہ کابینہ میں بھی کوئی وزیروں کا کوٹا ہے یا نہیں؟ (قہقہہ)

جناب سپیکر، جی' آپ تشریف رکھیں' جناب ارشد محمود بگو!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! جز (د) میں سوال ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ معذور افراد کے کوٹا پر خود ساختہ یا جعلی معذوری کی شکایات عام ہیں۔ اس کا جواب انہوں یہ دیا ہے کہ معذور افراد کے کوٹا سے خود ساختہ یا جعلی معذوری کی کوئی شکایت کسی بھی محکمہ سے موصول نہیں ہوئی۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا حکومت نے اپنے طور پر کوئی ایسی انکوائری کی ہے جس سے پتا چلے کہ جعلی اور خود ساختہ لوگوں نے معذور کے کوٹے پر benefit لیا ہے؟

جناب سپیکر، جی' وزیر خوراک!

وزیر خوراک، جناب سپیکر! میرا ان سے یہ سوال ہے کہ جب تک کوئی شکایت نہ آئے حکومت کس طرح ایکشن لے سکتی ہے؟ دوسری بات یہ ہے کہ ایسا ہونا ممکن نہیں ہوتا۔ میں نے جس District Assessment Board کا ذکر کیا ہے اس کا انچارج ایم۔ایس ہوتا ہے جو پوری طرح سے چیک کرتا ہے کہ واقعی یہ disable ہے یا نہیں؟ اس کے علاوہ وہ بھرتی نہیں ہو سکتا۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! کم سننا disable میں نہیں آتا لیکن میں سیالکوٹ کی ایسی مثالیں دے سکتا ہوں کہ وہاں پر دو تین بچوں کو معذوری کے کوٹے پر بھرتی کیا گیا کہ یہ کم سنتے ہیں۔ میرا سوال بڑا valid تھا کہ حکومت نے اپنے طور پر انکوائری کی ہے کیونکہ ایسے واقعات ہو رہے ہیں۔ یہ اپنے بارے میں بتائیں کہ کوئی ایسا کیس پکڑا ہے؟

وزیر خوراک، جناب سپیکر! یہ ایسا کیس لائیں جو غلط بھرتی ہوا ہے۔ اس کے اوپر پورا ایکشن لیا جائے گا۔ حکومت کو تو خواب نہیں آئے گا۔ آپ نشاندہی کریں۔

جناب سپیکر، آپ کسی کی نشاندہی کریں' انشاء اللہ ایکشن ہو گا۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3712 بہت اہم سوال ہے۔ یہ سوال رہائش گاہوں کی الاٹمنٹ کی پالیسی بارے ہے۔ میں نے اس میں ایک کیس کو mention کیا ہے جو approved ہوتا ہے کہ اس کی غلط طور پر الاٹمنٹ ہوئی ہے۔ میری درخواست ہے کہ میرے اس سوال کو pend فرمایا جائے۔

جناب سپیکر، بگو صاحب کا سوال نمبر 3712 pend کیا جاتا ہے۔

وزیر خوراک، جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

گریڈ 20 کے آفیسروں کی ترقی اور تعیناتی

*1429. ملک اصغر علی قیصر، کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) محکمہ ایس اینڈ جی۔اے۔ڈی میں گریڈ 20 میں آخری بار کل کتنے افسران کو ترقی دی گئی اور ان کی کہاں کہاں پوسٹنگ کی گئی؟

(ب) اگر ان میں افسران کی پوسٹنگ نہیں ہوئی تو اس کی کیا وجہ ہے؟

(ج) کیا حکومت ان کو کہیں پوسٹ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک، یا فارغ افسران کو سرکاری خزانہ سے تنخواہیں اور مراعات بدستور ملتی رہیں گی؟

وزیر خوراک:

(الف) محکمہ ایس اینڈ جی۔اے۔ڈی نے آخری بار آٹھ Ex-PCS آفیسروں کو ترقی دی۔ ان کی پوسٹنگ پوزیشن پرچم (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ Ex-PSS گروپ کے پانچ افسران کو گریڈ 20 میں ترقی دی گئی۔ ان کی پوسٹنگ پوزیشن پرچم (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان تمام افسران کی پوسٹنگ کر دی گئی ہے۔

(ج) متذکرہ بالا افسران کی تعیناتی ان کے تجربہ، مہارت اور تعلیمی قابلیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے مفاد عامہ میں کی جاتی ہے۔ تمام کے تمام افسران تعینات کر دیئے گئے ہیں؟

ٹرانسپورٹ ونگ S&G A D کی گاڑیوں اور ان کے استعمال کی تفصیلات

*2228۔ محترمہ فرح اقبال خان، کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) محکمہ S&G A D کے ٹرانسپورٹ ونگ میں اس وقت کل کتنی گاڑیاں موجود ہیں اور کن کن عہدیداروں کے زیر استعمال ہیں؟ ان کی تفصیل مع گاڑی نمبر، انجن کی پاور، ماڈل اور عہدیدار کے نام بیان کئے جائیں؟

(ب) ان گاڑیوں میں کتنی گاڑیاں ہزار سی۔سی سے زیادہ پاور انجن کی ہیں اور کن کن عہدیداران اور افسران کے زیر استعمال ہیں؟

(ج) ان گاڑیوں کے پٹرول، مینٹیننس اور مرمت پر ماہانہ کتنے اخراجات اٹھتے ہیں؟ پچھلے ایک سال کی تفصیل بھی بیان کریں؟

(د) کیا حکومت کے پاس نئی گاڑیوں کی خرید کے مطالبات موجود ہیں' اگر ہیں تو کن گاڑیوں کے کس کس ادارے کی طرف سے اور کون سی انجن پاور کی گاڑیوں کی طلب ہے؟ تفصیلات ایوان کی میز پر رکھیں؟

وزیر خوراک،

(الف) محکمہ ایس اینڈ جی۔اے۔ڈی کے ٹرانسپورٹ ونگ میں اس وقت 146 گاڑیاں موجود ہیں۔ deployment تفصیلات کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان گاڑیوں میں 104 گاڑیاں 1000/CC سے زیادہ پاور انجن کی ہیں۔ زیر استعمال عہدیداروں اور افسران کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان گاڑیوں کے پٹرول، مینٹیننس اور مرمت کا ماہانہ خرچہ اوسطاً تیرہ لاکھ پچاسی ہزار سات سو چھپن روپے (Rs.13,85,756/-) ہے۔ پچھلے ایک سال (2001-2002) کے دوران استعمال ہونے والی گاڑیوں کے پٹرول پر ایک کروڑ پندرہ لاکھ تیئیس ہزار سات سو چھ روپے (Rs 1,15,23,706/-) اور مینٹیننس اور مرمت پر اکاون لاکھ پانچ ہزار تین سو چھیاسٹھ روپے (Rs 51,05,366/-) خرچ ہوئے ہیں۔

(د) جی ہاں۔ حکومت پنجاب محکمہ ایس اینڈ جی۔اے۔ڈی ٹرانسپورٹ ونگ کے پاس گاڑیوں کی خریداری کی بابت مندرجہ ذیل مطالبات موجود ہیں۔

1۔ 4 گاڑیاں 1300 سی سی / وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ کے لئے

2۔ 2 گاڑیاں 800 سی سی / وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ کے لئے

3۔ 4 گاڑیاں 1300 سی سی ڈائریکٹر جنرل (پروٹوکول) کے لئے

محکمہ آبکاری و محصولات میں تقرری / تعیناتی کے احکامات منسوخ کروانے والے ڈائریکٹروں کی تفصیلات

*2332۔مہر اشتیاق احمد، کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) رواں مالی سال کے دوران جن ڈائریکٹر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کو محکمہ ہذا میں بطور ڈپٹی سیکرٹری (ٹیکنیکل) لگائے جانے کے احکامات جاری ہوئے، مگر سفارش اور سیاسی اثرورسوخ کی بناء پر، انہوں نے اپنی نئی تقرری / تعیناتی کے احکامات منسوخ کروالئے؟ ان افسران کے نام کیا ہیں؟ تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(ب) متذکرہ ایسے تمام افسران جنہوں نے اپنی نئی تقرری / تعیناتی کے احکامات کو پس پشت ڈالتے ہوئے حکم عدولی کی ہے، کیا حکومت ان کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر خوراک:

(الف) اس رواں مالی سال میں شیخ تحسین احمد، ڈائریکٹر ایکسائز ریجن (بی) لاہور کو جاوید اشرف ڈار کی جگہ ڈپٹی سیکرٹری (ٹیکنیکل) ایکسائز کے احکامات جاری ہوئے جو انتظامی وجوہات کی بناء پر واپس لئے گئے۔ باقی افسران نے جن کی تقرری بطور ڈپٹی سیکرٹری (ٹیکنیکل) ایکسائز ہوئی، انہوں نے احکامات پر عملدرآمد کیا۔

(ب) صرف شیخ تحسین احمد جن کی تعیناتی / تقرری ڈپٹی سیکرٹری (ٹیکنیکل) ہوئی تھی، ان کے تقرری کے احکامات چند انتظامی وجوہات کی بناء پر واپس لئے گئے اور کسی افسر نے مجاز اتھارٹی کے حکم کی خلاف ورزی نہ کی۔ لہذا ان کے خلاف کسی قسم کی کارروائی کا جواز نہیں۔

ملازمین کی سہولت کے لئے بینوولینٹ فنڈ سے بسوں کی خریداری

*2368، محترمہ طلعت یعقوب، کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب سیکرٹریٹ کے ملازمین کے دفتر آنے اور جانے کے لئے بسیں خریدی گئی ہیں اگر ہاں تو ان کی تعداد کیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بسیں صوبہ پنجاب کے ملازمین کے بینوولینٹ فنڈ سے خریدی گئی ہیں اگر ہاں تو ہر ایک کی قیمت خرید بتائی جائے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان بسوں پر صرف پنجاب سیکرٹریٹ کے ملازمین کو ہی سفر کرنے کی اجازت ہے اور کسی ماتحت محکمہ پنجاب کے ملازم کو سفر کرنے کی اجازت نہ ہے؟

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ماتحت محکمہ جات کے لئے مذکورہ فنڈ سے بسیں خرید کر دینے کے لئے تیار ہے، تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر خوراک،

(الف) ٹرانسپورٹ پول میں اس وقت 7 بسیں موجود ہیں جن میں سے 2 بسیں خرید کی گئی تھیں اور بقیہ 5 حکومت چین کی جانب سے بطور عطیہ موصول ہوئیں۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔

(ج) یہ درست ہے۔

(د) جز(ب) اور (ج) کے جوابات کی روشنی میں مذکورہ فنڈ سے بسیں نہیں خریدی جا سکتیں کیونکہ بینوولینٹ فنڈ کے قانون اور قواعد میں ایسی کوئی گنجائش نہ ہے۔

وحدت کالونی اور چوبرجی کوارٹروں میں خالی کوارٹروں اور الاٹمنٹ پالیسی کی تفصیل

*2443. مہر اشتیاق احمد، کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) وحدت کالونی اور چوبرجی گورنمنٹ کوارٹرز میں اس وقت کتنے کوارٹرز کتنے عرصہ سے خالی ہیں؟

(ب) کوارٹرز کی الاٹمنٹ کا طریقہ کار کیا ہے؟

(ج) کیا کوارٹرز کی الاٹمنٹ تمام صوبائی ملازمین کا استحقاق ہے؟ اگر نہیں تو یہ تفریق کیوں ہے؟

(د) کیا کوارٹرز کی الاٹمنٹ پالیسی پر حکومت نظرثانی کا کوئی ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر خوراک،

(الف) وحدت کالونی کے خالی کوارٹروں کی تفصیل مع عرصہ درج ذیل ہے۔ البتہ چوبرجی کوارٹروں میں اس وقت کوئی کوارٹر خالی نہ ہے۔

وحدت کالونی میں خالی کوارٹروں کی تفصیل

نمبر شمار	کوارٹر نمبر	عرصہ
1۔	ایف۔بی 7	5ماہ
2۔	ایف۔ای 8	6ماہ
3۔	ایف۔اے 18	4ماہ
4۔	ایف۔ای 21	4ماہ
5۔	ایف۔این 42	2ماہ

نوٹ، ان گھروں کی الاٹمنٹ کی تجاویز زیر عمل ہیں۔

(ب) کوارٹروں کی الاٹمنٹ کی پالیسی ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) موجودہ الاٹمنٹ پالیسی کے تحت صرف پنجاب سول سیکرٹریٹ، لاہور ہائی کورٹ اور پنجاب اسمبلی کے ملازمین کوارٹروں کی الاٹمنٹ کے مستحق ہیں۔ شروع میں سیکرٹریٹ ملازمین اور سیکرٹریٹ کے علاوہ ملازمین کے لئے 12 کی نسبت رکھی گئی، بعد میں یہ نسبت ختم ہو گئی کیونکہ اس پالیسی کے مطابق الاٹمنٹ نہ کی گئی جس کی وجہ سے غیر سیکرٹریٹ ملازمین کی تعداد میں اضافہ ہوتا گیا۔ اس طرح سرکاری گھروں میں محکمہ صحت اور تعلیم کے ملازمین کی تعداد سب سے زیادہ ہو گئی۔ یہ ملازمین عام طور پر لاہور سے باہر ٹرانسفر نہیں ہوتے۔ اس لئے ریٹائرمنٹ تک گھر ان کے پاس رہتا ہے۔ مزید برآں یہ لوگ رہائشی سکیم کے تحت سرکاری گھر اپنے بچوں کے نام کروا لیتے تھے۔ 1997 میں ایک سروے

کے مطابق لاہور کے سرکاری گھروں میں مختلف محکموں کے رہائشیوں کی شرح مندرجہ ذیل تھی۔

محکمہ	تعداد	فیصد
1۔ پنجاب سول سیکرٹریٹ	1095	30
2۔ لاہور ہائیکورٹ	101	3
3۔ صوبائی اسمبلی	45	1
4۔ دوسرے محکمے	2380	66
5۔ کل گھر	3621	100

اس بناء پر خدشہ ہوا کہ اگر اس صورت حال کو کنٹرول نہ کیا گیا تو ایس اینڈ جی۔اے۔ڈی کے تمام گھر محکمہ صحت اور تعلیم کے زیر قبضہ آ جائیں گے۔ محکمہ قانون سے مشورے کے بعد یہ فیصلہ ہوا کہ تین محکموں کے علاوہ باقی تمام محکموں کو عارضی طور پر الاٹمنٹ بند کر دی جائے تاوقتیکہ مطلوبہ تناسب حاصل ہو جائے۔ حکومت پنجاب کی اس الاٹمنٹ پالیسی کو رٹ پٹیشن نمبر 8157/99 کو چیلنج کیا گیا لیکن ہائیکورٹ نے اپنے فیصلے میں بتاریخ 27۔مئی 1999 کو حکومت پنجاب کی الاٹمنٹ پالیسی کی تائید کر دی۔

(د) حکومت پنجاب فی الحال اس الاٹمنٹ پالیسی پر نظر ثانی کا ارادہ نہ رکھتی ہے کیونکہ اس پالیسی کی بنیاد صد فیصد میرٹ پر رکھی گئی ہے۔

سرکاری اداروں میں ریٹائرڈ فوجی افسران کی تعیناتی کا جواز

*2708، محترمہ صغیرہ اسلام، کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ کے زیادہ تر اداروں میں فوجی ریٹائرڈ افسران بطور سربراہ محکمہ یا اہم عہدوں پر کام کر رہے ہیں؟ کیا گورنمنٹ کے پاس اتنی اہلیت کے افسران کی کمی ہے جو فوجی ریٹائرڈ افسران اس کمی کو پورا کر رہے ہیں؟

(ب) کیا حکومت تمام سرکاری اداروں سے ریٹائرڈ فوجی فارغ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک بیان فرمائیں؟

وزیر خوراک:

(الف) یہ درست نہ ہے۔ صوبہ کے سترہ اداروں میں فوجی ریٹائرڈ افسران بطور سربراہ محکمہ یا اہم عہدوں پر کام کر رہے ہیں۔ تفصیل پرچم (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ان فوجی افسران کی تعیناتی ان کے تجربہ، مہارت اور تعلیمی قابلیت کو پیش نظر رکھ کر مجاز اتھارٹی کے حکم سے کی گئی ہے۔

(ب) ریٹائرڈ فوجی کی تقرری ایک معاہدہ کے تحت ہوتی ہے جس کا عرصہ تین سے پانچ سال یا ساٹھ سال کی عمر تک ہوتا ہے۔ اس عرصہ کے بعد ان کا معاہدہ از خود منسوخ ہو جاتا ہے۔

سرکاری ملازمین کی گروپ انشورنس کے قواعد و ضوابط میں اصلاحات

*2899. محترمہ صغیرہ اسلام، کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب ملازمین کی تنخواہ میں سے گروپ انشورنس کی مد میں کٹوتی کرتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت مذکورہ مد میں سے فوتیدگی کی صورت میں ملازمین کے لواحقین کو انشورنس کی رقم مہیا کرتی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ملازمین ریٹائر ہونے تک کٹوتی کرواتے ہیں مگر ان کو ریٹائر ہونے پر حکومت کی طرف سے کوئی مالی سہولت نہیں ملتی؟

(د) سال 2000 سے جون 2003 تک مذکورہ مد میں کتنی رقم جمع ہوئی؟ مذکورہ سالوں میں کتنے ملازمین فوت ہوئے اور ان کو مذکورہ مد میں سے کتنی رقم دی گئی؟ بقیہ رقم کتنی ہے اور کہاں کہاں استعمال کی جاتی ہے؟

(ہ) اگر جزو (الف) تا (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت سٹیٹ لائف انشورنس کی طرح فوتیدگی کی صورت میں رقم دینے کے علاوہ، پالیسی کی مدت تکمیل، ملازم کی ریٹائرمنٹ مقرر کرنے کو تیار ہے اور جمع شدہ رقم متعلقہ ملازم کو بوقت ریٹائرمنٹ دینے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر خوراک،

(الف) جی ہاں۔

(ب) درست ہے۔

(ج) درست ہے۔

(د) جولائی 2000 سے جون 2003 تک مذکورہ مد میں انشورنس کمپنی کو کل -/69,22,38,697 روپے کی رقم موصول ہوئی جس میں سے 10 فیصد انشورنس کمپنی کے انتظامی اخراجات منہا کرنے کے بعد پریمیئم کی رقم -/62,30,14,828 روپے رہ گئی۔ اس عرصہ کے دوران 7975 ملازمین نے وفات پائی جن کے لواحقین کو مبلغ -/64,91,30,700 روپے ادا کئے گئے۔ اس طرح انشورنس کمپنی کو 3 سالوں میں -/2,61,15,872 روپے کا خسارہ برداشت کرنا پڑا۔ معاہدہ کی رُو سے خسارہ کمپنی خود برداشت کرتی ہے۔ بصورت دیگر منافع کی رقم سے 5 فیصد رکھ کر باقی 95 فیصد منافع حکومت کو ادا کرتی ہے جو کہ پروانشل ویلفیئر بورڈ کے اکاؤنٹ میں جمع ہوتا ہے۔

(ہ) سرکاری ملازمین کے مطالبہ کے پیش نظر انشورنس کمپنی سے کہا گیا ہے کہ وہ کوئی ایسا منصوبہ پیش کرے جس سے سرکاری ملازمین کو بخیر و عافیت ریٹائر ہونے کی صورت میں بھی ایک معقول رقم ادا کی جا سکے۔ بیمہ کمپنی کی طرف سے منصوبہ پیش کئے جانے کا انتظار ہے۔

دفتر صوبائی محتسب کے ملازمین کے نام، عہدہ جات اور متعلقہ دیگر تفاصیل

*3017۔رانا سرفراز احمد خان، کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) صوبہ پنجاب میں صوبائی محتسب کے ادارہ میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں۔ ان ملازمین میں سے کتنے ریگولر اور کتنے کنٹریکٹ پر، کتنے عرصہ سے کام کر رہے ہیں ان کے نام اور عہدہ جات کیا ہیں؟

(ب) ادارہ ہذا میں کنٹریکٹ ملازمین کو آج تک ریگولر کیوں نہیں کیا گیا؟ جبکہ وفاقی محتسب کے ملازمین مستقل بنیادوں پر کام کر رہے ہیں۔ حکومت کنٹریکٹ ملازمین کو کب تک ریگولر کر رہی ہے؟ اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

(ج) ادارہ ہذا جو کہ عوام الناس کو نہایت سستا اور فوری انصاف مہیا کر رہا ہے، کے فیصلہ جات پر عملدرآمد نہ ہونے کی صورت میں حکومت کیا اقدامات اٹھاتی ہے؟ تفصیل ایوان کی میز پر رکھی جائے؟

(د) ادارہ ہذا کو سال 2002 سے یکم ستمبر 2003 تک کتنے کیس / شکایات وصول ہوئیں۔ کون سے محکموں کے خلاف موصول ہوئیں اور اس عرصہ میں کتنی شکایات / کیسز کا فیصلہ ہوا؟

وزیر خوراک،

(الف) دفتر صوبائی محتسب پنجاب میں منظور شدہ اسامیوں کی کل تعداد 154 ہے جن پر ادارہ ہذا میں اس وقت 146 اہلکاران کام کر رہے ہیں۔ ان میں سے 17 افسران و اہلکاران حکومت پنجاب کے مختلف محکموں کے ریگولر ملازمین ہیں جو ادارہ ہذا میں ٹرانسفر ہو کر آئے ہیں۔ صوبائی محتسب کی تعیناتی دفتر صوبائی محتسب ایکٹ مجریہ 1997 کے تحت ہوئی ہے۔ بقیہ 128 ملازمین کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں۔ ان تمام ملازمین کی مطلوبہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) دفتر صوبائی محتسب ایکٹ مجریہ 1997 کی دفعہ 20 کے تحت صوبائی محتسب کو اپنے دفتر میں ملازمین بھرتی کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ تاکہ وہ اپنی صوابدید کے مطابق منظور شدہ اسامیوں پر ملازمین کو کنٹریکٹ یا ریگولر بنیادوں پر بھرتی کرے۔ کنٹریکٹ پر بھرتی شدہ ملازمین کی ملازمت کو کسی بھی قانون کے تحت ریگولر ملازمت میں تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔ البتہ دفتر ہذا کے سروس رولز کی حکومت پنجاب سے منظوری کے بعد صوبائی محتسب اگر دفتر ہذا میں ملازمین کو ریگولر بنیادوں پر پُر کرنے کا فیصلہ کرتے ہیں تو ایسی صورت میں متعلقہ اسامیوں پر بھرتی کی جا سکے گی۔ دفتر ہذا کی اسامیوں سے متعلق سروس رولز اس وقت محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کے پاس حکومت پنجاب کی منظوری کے لئے زیر کارروائی ہیں۔

(ج) صوبائی محتسب کے فیصلہ جات پر عملدرآمد کرنا متعلقہ محکموں کے لئے ضروری ہے۔ فیصلہ پر عملدرآمد نہ ہونے کی صورت میں متعلقہ فریق عرضداشت برائے عمل درآمد دفتر محتسب میں دائر کر سکتا ہے۔ فیصلوں پر عملدرآمد کو یقینی بنانے کے لئے ایکٹ مذکورہ کی دفعہ 12 کے تحت محتسب کی جانب سے ریفرنس پر حکومت اپنی صوابدید کے مطابق محتسب کو مطلع کرتے ہوئے متعلقہ ایجنسی کو محتسب کے حکم پر عملدرآمد کے لئے ہدایات جاری کرتی ہے اور ایسی صورت میں محتسب کے فیصلہ کی خلاف ورزی کی رپورٹ متعلقہ افسر کی پرسنل فائل یا character role کا حصہ بن جاتی ہے۔

(د) ادارہ ہذا کو یکم جنوری 2002 سے یکم ستمبر 2003 تک کل 15867 شکایات موصول ہوئیں جن کی محکمہ وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اس عرصہ کے دوران 21518 شکایات بشمول سابقہ سال کی 5651 زیر کارروائی شکایات پر کارروائی کے بعد 17362 شکایات کا فیصلہ کیا گیا۔

یکم جنوری 2001 کے بعد محکمہ انٹی کرپشن میں بھرتیوں کی تفصیلات

*3108. ملک محمد اقبال چٹہ، کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم جنوری 2001 سے آج تک محکمہ انٹی کرپشن میں کتنے افراد بھرتی ہوئے ان کے نام' عہدہ' گریڈ' پتاجات' تعلیمی قابلیت اور ڈومیسائل کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) کیا مذکورہ بالا بھرتیوں کو اخبار میں مشتہر کیا گیا تھا۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو اخبار کی نقل فراہم کی جائے؟

(ج) کیا مذکورہ بھرتی کے وقت کوئی میرٹ لسٹ تیار کی گئی تھی' کیا یہ ایوان میں پیش کی جا سکتی ہے؟

(د) کیا بھرتی کے وقت کوئی ریکروٹمنٹ کمیٹی تشکیل دی گئی تو اس کمیٹی میں شامل اراکین کے نام' عہدہ' گریڈ اور موجودہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ہ) کیا کسی افسر کو قواعد میں نرمی کر کے بھرتی کیا گیا؟ اگر ایسا ہے تو ان کی تعداد مع رولز میں نرمی کی تفصیل مہیا کی جائے؟

وزیر خوراک:

(الف) یکم جنوری 2001 سے آج تک محکمہ انٹی کرپشن میں 15 افراد بھرتی کئے گئے۔ ان کے نام' عہدہ' گریڈ' پتاجات' تعلیمی قابلیت اور ڈومیسائل کی تفصیل پرچہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ہاں اخبار کی نقل پرچہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ہاں' بھرتی کے وقت میرٹ لسٹ تیار کی گئی تھی۔ ایوان اگر چاہے تو میرٹ لسٹ پیش کی جا سکتی ہے۔

(د) حکومت پنجاب' ایس اینڈ جی۔اے۔ڈی نے پہلے سے ایک ریکروٹمنٹ کمیٹی کی تشکیل کا نوٹیفکیشن جاری کیا ہوا ہے جس کے تحت افسران کے عہدہ جات مع پتاجات پرچہ (ج)

ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) نہیں۔

ضلعی ریکروٹمنٹ کمیٹیوں میں عوامی نمائندگان کی نامزدگی

*3186. محترمہ ثمینہ نوید، کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے مختلف محکموں میں کنٹریکٹ کی بنیاد پر بھرتی کا پروگرام ترتیب دیا ہے جس کے مطابق محکموں میں نئی بھرتی شروع ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حالیہ بھرتی میں عوامی نمائندگان M P.As/M N As کی ریکروٹمنٹ کمیٹی میں شمولیت، کو نظر انداز کر دیا گیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پنجاب کے صرف ایک محکمہ کے علاوہ تمام محکموں کو ضلعی ناظم کے کنٹرول میں دے دیا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ حالیہ بھرتی میں ضلعی ناظمین کو ضلعی ریکروٹمنٹ کمیٹی کا چیئرمین بنایا گیا ہے؟

(ہ) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ضلعی ناظمین کے ساتھ ساتھ عوامی نمائندوں ایم۔پی۔ ایز اور ایم۔این۔ایز کو بھی ریکروٹمنٹ کمیٹی میں شامل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر خوراک:

(الف) جی ہاں۔ حکومت نے مختلف محکموں میں کنٹریکٹ کی بنیاد پر بھرتی کا پروگرام ترتیب دیا ہے جس کے مطابق محکموں میں نئی بھرتی ہو رہی ہے لیکن جہاں متعلقہ محکمہ مستقل بنیادوں پر بھرتی ضروری سمجھتا ہو وہاں محکمہ خزانہ کی پیشگی اجازت سے مستقل بنیاد پر بھرتی کر سکتا ہے۔

(ب) جی ہاں۔ یہ درست ہے کہ حکومت نے ایم۔پی۔ایز اور ایم۔این۔ایز حضرات کو کسی ریکروٹمنٹ کمیٹی میں شامل نہیں کیا ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ البتہ پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2000 کے تحت چند محکموں کے فرائض کو ضلعی سطح پر منتقل کیا گیا ہے جن میں محکمہ تعلیم، صحت اور زراعت وغیرہ شامل ہیں لیکن تمام ضلعی دفاتر صوبائی سطح کی پالیسیوں کے پابند ہیں۔

(د) یہ درست نہ ہے۔ ضلعی ناظم ضلعی ریکروٹمنٹ کمیٹی کا چیئرمین نہ ہے۔ ضلعی ریکروٹمنٹ کمیٹیاں S&G A D کے نوٹیفکیشن نمبر SOR-111-2-46/99 dated 26 05 2003 کے تحت تشکیل دی گئی ہیں جس کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) چونکہ ضلعی ناظمین ضلعی ریکروٹمنٹ کمیٹی میں شامل نہیں ہیں اس لئے حکومت کا ایم۔پی۔ایز اور ایم۔این۔ایز کو بھی ایسی ریکروٹمنٹ کمیٹی میں شامل کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ مزید برآں حکومتی محکموں میں بھرتی ہمیشہ حکومت کی بنائی گئی پالیسی کے مطابق ہوتی ہے اور اس امر کو یقینی بنایا جاتا ہے کہ تمام بھرتیاں میرٹ کی بنیاد پر کی جائیں اور ان میں سیاسی پسند و ناپسند کا عمل دخل نہ ہو۔ صوبائی سطح پر پنجاب پبلک سروس کمشن اور وفاقی سطح پر وفاقی پبلک سروس کمشن ریکروٹمنٹ کرنے کے اعلیٰ ترین ادارے ہیں۔ جہاں بھرتی میرٹ کی بنیاد پر ہوتی ہے اور ان میں سیاسی افراد کو نمائندگی نہیں دی جاتی۔

ضلع راولپنڈی میں بہبود فنڈ سے ماہانہ امداد کے لئے جمع درخواستوں کی تفصیل

*3361، جناب محمد وقاص، کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع راولپنڈی میں بہبود فنڈ سے سرکاری ملازمین کے ماہانہ فنڈ کے لئے D.C.O کو کتنی درخواستیں 2002 کے دوران موصول ہوئیں؟

(ب) ان میں تحصیل ٹیکسلا سے کتنی درخواستیں تھیں؟

(ج) کتنی درخواستوں پر یہ فنڈز کن کن کو جاری کئے گئے؟

وزیر خوراک:

(الف) DCO/ چیئرمین ضلعی بہبود فنڈ بورڈ راولپنڈی کی طرف سے موصول ہونے والی رپورٹ کے مطابق ضلع راولپنڈی میں بہبود فنڈ سے سرکاری ملازمین کے ماہانہ فنڈ کے لئے DCO کو 249 درخواستیں سال 2002 کے دوران موصول ہوئیں۔

(ب) ان میں تحصیل ٹیکسلا سے کوئی درخواست نہ تھی۔

(ج) DCO/ چیئرمین ضلعی بہبود فنڈ بورڈ راولپنڈی کی رپورٹ کے مطابق 249 درخواستوں پر فنڈ جاری ہو چکے ہیں اور کوئی کیس pending نہ ہے۔ جن درخواست دہندگان کو فنڈز جاری کئے گئے ہیں۔ ان کی تفصیل کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

محکمہ انٹی کرپشن فیصل آباد ریجن۔ سال 2003 میں درج مقدمات کی تفصیلات

*3715: بیگم ریحانہ جمیل: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) محکمہ انٹی کرپشن فیصل آباد ریجن میں سال 2003ء میں کرپشن کے کتنے مقدمات درج کئے گئے ان کی ضلع وار تفصیل فراہم کی جائے نیز اس ریجن میں کون کون سے اضلاع ہیں؟

(ب) ان میں سے کتنے مقدمات کے چالان عدالتوں میں پیش کئے جا چکے ہیں اور کتنے مقدمات ابھی زیر تفتیش ہیں ان کی تفصیل ضلع وار فراہم کی جائے؟

(ج) عدالتوں میں پیش ہونے والے کتنے مقدموں کے فیصلے ہو چکے ہیں اور کتنے ابھی زیر التواء ہیں ان کی تفصیل ضلع وار فراہم کی جائے؟

(د) کتنے مقدمات جن کے فیصلے ہو چکے ہیں میں کتنے ملزمان کو سزا ہوئی اور کتنے ملزمان بری ہوئے؟ ان کی تفصیل ضلع وار فراہم کی جائے؟

(ہ) کتنے مقدمات میں ملزمان کو جرمانہ کی سزا ہوئی اور جرمانہ کی رقم کس کس کھاتہ میں جمع ہوئی؟

(و) ان مقدمات کی پیروی پر حکومت نے کتنی رقم کن کن وکلاء کو ادا کی ان کی تفصیل ضلع وار فراہم کی جائے؟

وزیر خوراک:

(الف) (i) محکمہ انٹی کرپشن فیصل آباد ریجن سات اضلاع پر مشتل ہے جو فیصل آباد، جھنگ، ٹوبہ ٹیک سنگھ، سرگودھا، خوشاب، میانوالی اور بھکر ہیں۔

(ii) سال 2003 میں ریجن ہذا میں کل 288 مقدمات درج ہوئے جن کی ضلع وار تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	ضلع	مقدمات درج ہوئے۔
1	فیصل آباد	127
2	جھنگ	54
3	ٹوبہ ٹیک سنگھ	17
4	سرگودھا	50
5	خوشاب	16
6	میانوالی	11
7	بھکر	13
	کل	288

(ب) ان میں سے 31 مقدمات کے چالان عدالتوں میں دیئے جا چکے ہیں، 29 مقدمات کے چالان زیر تکمیل ہیں، 72 مقدمات داخل دفتر ہو چکے ہیں۔ 39 مقدمات میں محکمانہ کارروائی منظور ہوئی جبکہ 117 مقدمات زیر تفتیش ہیں۔ ضلع وار تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	ضلع	مقدمات جن کے چالان عدالت میں دیئے گئے۔	چالان زیر تکمیل	داخل دفتر	محکمانہ کارروائی ہوئی	مقدمات زیر تفتیش
1۔	فیصل آباد	13	11	30	19	54
2۔	جھنگ	4	7	15	8	20
3۔	ٹوبہ ٹیک سنگھ	1	-	6	2	8
4۔	سرگودھا	9	6	7	8	20
5۔	خوشاب	3	2	6	1	4
6۔	میانوالی	-	2	3	-	6
7۔	بھکر	1	1	5	1	5
	کل	31	29	72	39	171

(ج) عدالتوں میں پیش ہونے والے اس عرصہ کے مقدمات میں سے 4 مقدمات کا فیصلہ ہوا ہے اور بقایا 27 مقدمات ابھی زیر التواء ہیں۔ ضلع وار تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	ضلع	فیصلہ شدہ مقدمات	زیر التواء مقدمات
1۔	فیصل آباد	3	10
2۔	جھنگ	-	4
3۔	ٹوبہ ٹیک سنگھ	-	1
4۔	سرگودھا	1	8
5۔	خوشاب	-	3
6۔	میانوالی	-	-
7۔	بھکر	-	1
	کل	4	27

(د) سال ہذا کے دو مقدمات میں ملزمان کو سزا ہوئی، ایک مقدمہ 249/Cr-PC کے تحت داخل دفتر ہوا اور ایک مقدمہ میں ملزمان بری ہوئے۔ ضلع وار تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

فیصل آباد 3 سرگودھا 1

(ہ) دو مقدمات میں ملزمان کو جرمانہ کی سزا ہوئی اور ملزمان مفرور ہیں جس کی وجہ سے ریکوری نہ ہوئی۔

(و) ان مقدمات کی پیروی کے لئے محکمہ کی طرف سے اسسٹنٹ ڈائریکٹر (پراسیکیوشن) عدالتوں میں تعینات ہیں جس کی وجہ سے حکومت کو اپنے خرچہ پر پرائیویٹ وکیل نہیں کرنا پڑتا اور نہ ہی اس ضمن میں کوئی خرچہ ہوا ہے۔

محکمہ انٹی کرپشن راولپنڈی ریجن۔ سال 2003 میں درج مقدمات کی تفصیلات

*3716۔ چودھری محمد ایاز: کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) محکمہ انٹی کرپشن راولپنڈی ریجن میں سال 2003 میں کرپشن کے کتنے مقدمات درج کئے گئے ان کی ضلع وار تفصیل فراہم کی جائے نیز اس ریجن میں کون کون سے اضلاع واقع ہیں؟

(ب) ان میں سے کتنے مقدمات کا چالان عدالتوں میں پیش کیا جا چکا ہے اور کتنے مقدمات ابھی زیر تفتیش ہیں ان کی تفصیل ضلع وار فراہم کی جائے؟

(ج) عدالتوں میں پیش ہونے والے کتنے مقدموں کے فیصلے ہو چکے ہیں اور کتنے ابھی زیر التواء ہیں ان کی تفصیل ضلع وار فراہم کی جائے؟

(د) کتنے مقدمات جن کے فیصلے ہو چکے ہیں، کتنے ملزمان کو سزا ہوئی اور کتنے ملزمان بری ہوئے ان کی تفصیل ضلع وار فراہم کی جائے؟

(ہ) کتنے مقدمات میں ملزمان کو جرمانہ کی سزا ہوئی اور جرمانہ کی رقم کس کھاتہ میں جمع ہوئی ان مقدمات کی پیروی پر حکومت نے کتنی رقم کن کن وکلاء کو ادا کی ان کی تفصیل ضلع وار فراہم کی جائے؟

وزیر خوراک:

(الف) سال 2003 میں انٹی کرپشن راولپنڈی ریجن میں کرپشن کے 57 مقدمات درج ہوئے جن کی ضلع وار تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ ضلع راولپنڈی	16
2۔ ضلع اٹک	03
3۔ ضلع جہلم	06
4۔ ضلع چکوال	03
5۔ ضلع گجرات	16
6۔ ضلع منڈی بہاؤالدین	13
ٹوٹل	57 مقدمات

(ب) 57 درج شدہ مقدمات میں سے 10 مقدمات کے چالان عدالت میں دیئے جا چکے ہیں۔ 8 مقدمات کے چالان تیار ہو رہے ہیں۔ 7 مقدمات میں محکمانہ کارروائی ہو رہی ہے اور 6 مقدمات ڈراپ ہوئے۔

ضلع وار تفصیل درج ذیل ہے۔

	چالان شدہ مقدمات	زیر تفتیش مقدمات
1۔ ضلع راولپنڈی	03	10
2۔ ضلع اٹک	_	03
3۔ ضلع جہلم	01	01
4۔ ضلع چکوال	01	02

5۔ ضلع گجرات	03	05
6۔ ضلع منڈی بہاؤالدین	02	05
ٹوٹل	10	26

(ج) سال 2003 میں عدالتوں میں پیش ہونے والے مقدمات میں سے کسی مقدمے کا فیصلہ نہ ہوا ہے جبکہ 10 مقدمات ابھی زیر التواء ہیں جن کی ضلع وار تفصیل درج ذیل ہے۔

	زیر التواء مقدمات	فیصلہ شدہ مقدمات
1۔ ضلع راولپنڈی	03	–
2۔ ضلع اٹک	–	–
3۔ ضلع جہلم	01	–
4۔ ضلع چکوال	01	–
5۔ ضلع گجرات	03	–
6۔ ضلع منڈی بہاؤالدین	02	
ٹوٹل	10	

(د) سال 2003 میں عدالتوں میں پیش کئے جانے والے کسی مقدمے کا فیصلہ نہ ہوا ہے اور مقدمات زیر التواء عدالت ہیں۔

(ہ) سال 2003 میں عدالتوں میں پیش کئے جانے والے کسی مقدمے کا فیصلہ نہ ہوا ہے اور مقدمات زیر التواء عدالت ہیں۔

نوٹ:۔ زیر التواء مقدمات میں فیصلہ ہونے کے وقت جرمانہ ہونے کی صورت میں ملزمان عدالت عالیہ سے سزا معطل کرا لیتے ہیں اس لئے اپیل کے فیصلہ ہونے کے بعد جرمانہ عدالت وصول کر سکتی ہے۔ چونکہ محکمہ کے اسسٹنٹ ڈائریکٹر (پراسیکیوشن) مقدمات کی پیروی کرتے ہیں اس لئے کسی پرائیویٹ وکیل کی ضرورت نہ ہوتی ہے لہذا اس مد میں کوئی سرکاری رقم خرچ نہ ہوئی ہے۔

محکمہ انٹی کرپشن لاہور ریجن۔ سال 2003 میں درج مقدمات کی تفصیلات

*3717۔جناب ارشد محمود بگو، کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) محکمہ انٹی کرپشن لاہور ریجن میں سال 2003 میں کرپشن کے کتنے مقدمات درج کئے گئے ان کی ضلع وار تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) ان میں سے کتنے مقدمات کا چالان عدالتوں میں پیش کیا جا چکا ہے اور کتنے مقدمات ابھی زیر تفتیش ہیں ان کی تفصیل ضلع وار فراہم کی جائے؟

(ج) عدالتوں میں پیش ہونے والے کتنے مقدموں کے فیصلے ہو چکے ہیں اور کتنے ابھی زیر التواء ہیں ان کی تفصیل ضلع وار فراہم کی جائے؟

(د) کتنے مقدمات جن کے فیصلے ہو چکے ہیں، کتنے ملزمان کو سزا ہوئی اور کتنے ملزمان بری ہوئے؟ ان کی تفصیل ضلع وار فراہم کی جائے؟

(ہ) کتنے مقدمات میں ملزمان کو جرمانہ کی سزا ہوئی اور جرمانہ کی رقم کس کھاتہ میں جمع ہوئی؟

(و) ان مقدمات کی پیروی پر حکومت نے کتنی رقم کن کن وکلاء کو ادا کی ان کی تفصیل ضلع وار فراہم کی جائے؟

وزیر خوراک،

(الف) محکمہ انٹی کرپشن لاہور ریجن لاہور نے سال 2003 میں کل 351 مقدمات درج اندراج کئے۔ ضلع وار تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	ضلع	تعداد مقدمات
1۔	لاہور	219
2۔	قصور	40
3۔	شیخوپورہ	54
4۔	اوکاڑہ	38
	کل مقدمات	351

(ب) 67 مقدمات کے چالان عدالتوں میں پیش کئے گئے جبکہ 2003 کے اختتام پر 313 مقدمات محکمے کے پاس زیر تفتیش ہیں۔ ضلع وار تفصیل درج ذیل ہے۔

مقدمات جن کے چالان عدالتوں میں پیش کئے گئے۔

نمبر شمار	ضلع	تعداد مقدمات
1۔	لاہور	31
2۔	قصور	12
3۔	شیخوپورہ	8
4۔	اوکاڑہ	16
	کل مقدمات	67

زیر تفتیش مقدمات

نمبر شمار	ضلع	تعداد مقدمات
1۔	لاہور	196
2۔	قصور	35
3۔	شیخوپورہ	19
4۔	اوکاڑہ	33
	کل مقدمات	313

(ج) سال 2003 کے کسی بھی مقدمہ کا فیصلہ عدالتوں نے نہ کیا ہے۔

(د) جیسا کہ سوال (ج) کے جواب میں بتا دیا گیا ہے کہ عدالتوں نے کسی بھی مقدمے کا فیصلہ نہ کیا ہے لہذا نہ کسی کو سزا ہوئی اور نہ ہی کوئی بری ہوا۔

(ہ) چونکہ 2003 کے کسی مقدمے کا فیصلہ عدالتوں سے نہ ہوا ہے لہذا جرمانہ اور سزا کسی بھی ملزم کو نہ ہوئی۔

(ر) انٹی کرپشن لاہور زونز کی عدالتوں میں سرکاری وکلاء فرائض منصبی ادا کرتے ہیں جن کی تنخواہ کے علاوہ مزید کوئی خرچ نہ آتا ہے۔ اس کے علاوہ کسی بھی وکلاء کو کوئی رقم ادا نہ کی گئی ہے۔

محکمہ انٹی کرپشن گوجرانوالہ ریجن۔ سال 2003 میں درج مقدمات کی تفصیلات

*3718: للہ شکیل الرحمان (ایڈووکیٹ)، کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) محکمہ انٹی کرپشن گوجرانوالہ ریجن میں سال 2003 میں کرپشن کے کتنے مقدمات درج کئے گئے؟ ان کی ضلع وار تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) ان میں سے کتنے مقدمات کا چالان عدالتوں میں پیش کیا جا چکا ہے اور کتنے مقدمات ابھی زیر تفتیش ہیں؟ ان کی تفصیل ضلع وار فراہم کی جائے؟

(ج) عدالتوں میں پیش ہونے والے کتنے مقدموں کے فیصلے ہو چکے ہیں اور کتنے ابھی زیر التوا ہیں؟ ان کی تفصیل ضلع وار فراہم کی جائے؟

(د) کتنے مقدمات جن کے فیصلے ہو چکے ہیں، کتنے ملزمان کو سزا ہوئی اور کتنے ملزمان بری ہوئے؟ ان کی تفصیل ضلع وار فراہم کی جائے؟

(ہ) کتنے مقدمات میں ملزمان کو جرمانہ کی سزا ہوئی اور جرمانہ کی رقم کس کھاتہ میں جمع ہوئی؟

(و) ان مقدمات کی پیروی پر حکومت نے کتنی رقم کن کن وکلاء کو ادا کی اور ان کی تفصیل ضلع وار فراہم کی جائے؟

وزیر خوراک:

(الف) سال 2003 میں درج شدہ مقدمات کی تعداد 135 ہے۔

ضلع وار تفصیل حسب ذیل ہے۔

1۔	گوجرانوالہ	40
2۔	سیالکوٹ	37
3۔	نارووال	36
4۔	حافظ آباد	22

(ب) سال 2003 کے دوران درج ہوئے مقدمات میں سے 30 کا چالان عدالتوں میں پیش کیا جا چکا ہے اور 51 مقدمات ابھی زیر تفتیش ہیں۔ ضلع وار تفصیل حسب ذیل ہے۔

ضلع	عدالتوں میں داخل شدہ مقدمات	زیر تفتیش مقدمات
1۔ گوجرانوالہ	4	8
2۔ سیالکوٹ	6	12
3۔ نارووال	20	23
4۔ حافظ آباد	-	8

(ج) ابھی کسی مقدمے کا فیصلہ نہ ہوا ہے تمام کے تمام مقدمات زیر التواء ہیں۔

(د) کسی بھی ملزم کو سزا یابری نہ ہوا ہے۔

(ہ) کسی بھی ملزم کو جرمانہ کی سزا نہ ہوئی ہے اور نہ کوئی رقم کسی کھاتہ میں جمع ہوئی ہے۔

(و) ان مقدمات کی پیروی ڈپٹی ڈائریکٹر (پراسیکیوشن) کرتے ہیں جن کو صرف حکومت پنجاب تنخواہ ادا کرتی ہے الگ سے کوئی معاوضہ نہ دیا جاتا ہے۔

محکمہ انٹی کرپشن لاہور ریجن میں تعینات ملازمین کی تفصیل

*3726۔ بیگم ریحانہ جمیل، کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) محکمہ انٹی کرپشن لاہور ریجن کے اضلاع کے نام اور ان میں ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، عرصہ تعیناتی اور پتاجات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) ان میں سے کتنے ملازمین عرصہ تین سال سے زائد ایک ہی جگہ پر تعینات ہیں؟

(ج) کتنے ملازمین کے خلاف محکمانہ انکوائریاں اور کرپشن کی انکوائریاں چل رہی ہیں؟

(د) ان ملازمین کو تنخواہ کی ادائیگی پر ماہانہ کتنی رقم خرچ ہوتی ہے اور انہوں نے سال 2003 میں کرپشن کے سلسلہ میں کتنی رقم برآمد کی ہے؟

وزیر خوراک:

(الف) محکمہ انٹی کرپشن لاہور ریجن لاہور میں چار اضلاع ہیں جن کے نام درج ذیل ہیں:-

1- لاہور 2- قصور

3- اوکاڑہ 4- شیخوپورہ

ان میں تعینات ملازمین کی تعداد پرچم (اے) 3726 ہے جسے ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ب) ان میں 16 ملازمین عرصہ تین سال سے ایک ہی جگہ پر تعینات ہیں۔

(ج) صرف ایک فرد مسمی عابد نجمی سینئر کلرک کے خلاف محکمانہ انکوائری چل رہی ہے۔

(د) محکمہ انٹی کرپشن لاہور ریجن لاہور کے ملازمین پر ماہانہ خرچ تقریباً -/9,53,000 روپے ہے جبکہ انہوں نے سال 2003 میں کرپشن کے سلسلے میں -/46,97,039 روپے کی برآمدگی کی ہے۔

محکمہ انٹی کرپشن گوجرانوالہ ریجن کے ملازمین کی تفصیل

*3728. لالہ شکیل الرحمان (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ انٹی کرپشن گوجرانوالہ ریجن کے اضلاع کے نام اور ان میں تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، عرصہ تعیناتی اور پتاجات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) ان میں سے کتنے ملازمین عرصہ تین سال سے زائد ایک ہی جگہ پر تعینات ہیں؟

(ج) کتنے ملازمین کے خلاف محکمانہ انکوائریاں اور کرپشن کی انکوائریاں چل رہی ہیں؟

(د) ان ملازمین کی تنخواہ کی ادائیگی پر ماہانہ کتنی رقم خرچ ہوتی ہے اور انہوں نے سال 2003 میں کرپشن کے سلسلہ میں کتنی رقم برآمد کی ہے؟

وزیر خوراک،

(الف) تاحال حکومت پنجاب نے گوجرانوالہ کو انٹی کرپشن ریجن کا درجہ نہ دیا ہے۔ البتہ گوجرانوالہ میں ایک ضلعی دفتر کام کر رہا ہے جس میں مندرجہ ذیل سٹاف تعینات ہے۔

1۔ انسپکٹر' اعجاز رشید	(BS-16)	نومبر 2003
2۔ سپاہی' محمد ناصر	(BS-5)	22-04-1996
3۔ سپاہی محمد اشرف	(BS-5)	12-01-1998
4۔ سپاہی محمد بشیر	(BS-5)	1993

(ب) مندرجہ ذیل تین ملازمین عرصہ تین سال سے زائد ایک ہی جگہ پر تعینات ہیں۔

سپاہی' محمد ناصر (BS-5) 22-04-19996

سپاہی محمد اشرف (BS-5) 12-01-1998

سپاہی محمد بشیر (BS-5) 1993۔

(ج) کسی ملازم کے خلاف محکمانہ اور کرپشن کی انکوائری نہ چل رہی ہے۔

(د) ان ملازمین کی تنخواہ کی ادائیگی پر ماہانہ -/32861 روپے کی رقم ادا کی جاتی ہے۔ سال 2003 میں کرپشن کے سلسلہ میں برآمد کی گئی رقم -/47907 روپے ہے۔

محکمہ انٹی کرپشن راولپنڈی ریجن میں تعینات ملازمین کی تفصیل

*3730۔ چودھری محمد ایاز: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) محکمہ انٹی کرپشن راولپنڈی ریجن کے اضلاع کے نام اور ان میں تعینات ملازمین کے نام' عہدہ' گریڈ' تعلیمی قابلیت' عرصہ تعیناتی اور چناجات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) ان میں سے کتنے ملازمین عرصہ تین سال سے زائد ایک ہی جگہ پر تعینات ہیں؟

(ج) کتنے ملازمین کے خلاف محکمانہ اور کرپشن کی انکوائریاں چل رہی ہیں؟

(د) ان ملازمین کے تنخواہ کی ادائیگی پر ماہانہ کتنی رقم خرچ ہوتی ہے اور انہوں نے سال 2003 میں کرپشن کے سلسلہ میں کتنی رقم برآمد کی ہے؟

وزیر خوراک،

(الف) محکمہ انٹی کرپشن راولپنڈی کے 6 اضلاع ہیں ان میں (7 تھانہ جات ہیں) اور ان میں تعینات ملازمین کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) 19 ملازمین کی ایک ہی جگہ تعیناتی کو تین سال سے زائد عرصہ گزر چکا ہے۔

(ج) کسی بھی ملازم کے خلاف محکمانہ یا کرپشن کے الزام میں انکوائری نہ ہے۔

(د) ملازمین کی تنخواہوں کی ادائیگی پر ماہانہ -/2,33,580 خرچ ہوتا ہے جبکہ ریکوری -/8,47,420 روپے سالانہ ہوئی ہے۔

محکمہ انٹی کرپشن راولپنڈی ریجن
میں بھرتی کی تفصیل

*3733۔ شیخ تنویر احمد، کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) محکمہ انٹی کرپشن راولپنڈی ریجن میں یکم جنوری 2002 سے آج تک بھرتی ہونے والے افراد کے نام، عہدہ، گریڈ، جگہ تعیناتی، تعلیمی قابلیت، ڈومیسائل اور پتا جات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) کیا ان کی بھرتی سے قبل، اخبارات میں اشتہارات دیا گیا تھا تو ان اخبارات کی نقل اور تاریخ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) کیا اس بھرتی کے لئے کوئی ریکروٹمنٹ کمیٹی تشکیل دی گئی تھی تو اس کمیٹی میں شامل افسران کے نام، عہدہ، گریڈ اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) کیا اس بھرتی کے لئے میرٹ لسٹ بنائی گئی تھی تو میرٹ لسٹ فراہم کی جائے؟

(ہ) کتنے افراد کو میرٹ پر اور کتنے افراد کو بغیر میرٹ کے بھرتی کیا گیا؟

(و) کتنے افراد کو وزیراعلیٰ اور متعلقہ وزیر کی سفارش پر بھرتی کیا گیا ہے؟ ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور دیگر تفصیل علیحدہ دی جائے؟

(ز) کتنے افراد کو رولز میں نرمی کر کے بھرتی کیا گیا ہے؟ ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور دیگر تفصیل علیحدہ فراہم کی جائے؟

وزیر خوراک:

(الف) یکم جنوری 2002 سے آج تک انٹی کرپشن راولپنڈی ریجن میں بھرتی ہونے والے افراد کی تعداد 3 ہے جو دفتر ایڈیشنل ڈائریکٹر، انٹی کرپشن راولپنڈی میں تعینات ہیں۔ تفصیل پرچم (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی ہاں روزنامہ نوائے وقت مورخہ 21-9-2003 کی کٹنگ کی کاپی پرچم (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جی ہاں بھرتی حکومت پنجاب کی تشکیل کردہ کمیٹی نے کی۔ اس کمیٹی میں شامل اراکین کے نام، عہدہ، گریڈ اور تعیناتی کی تفصیل پرچم (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) جی ہاں بھرتی کے وقت میرٹ لسٹ تیار کی گئی تھی جس کی کاپی پرچم (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) تمام افراد کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا؟

(و) کسی بھی افراد کو وزیراعلیٰ یا متعلقہ وزیر کی سفارش پر بھرتی نہیں کیا گیا۔

(ز) کسی بھی فرد کو رولز میں نرمی کر کے بھرتی نہیں کیا گیا۔

محکمہ انٹی کرپشن، راولپنڈی ریجن کے تھانہ جات اور ملازمین کی تفصیل

*3744. شیخ تنویر احمد، کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) محکمہ انٹی کرپشن راولپنڈی ریجن میں کتنے تھانہ جات کس کس جگہ کام کر رہے ہیں اور ان تھانہ جات میں تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) مذکورہ تھانہ جات میں تعینات کتنے ملازمین کے خلاف رشوت وصول کرنے کی انکوائریاں چل رہی ہیں ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) کتنے ملازمین کے خلاف محکمانہ انکوائریاں ہو رہی ہیں؟ ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) ان تھانہ جات کے کتنے سربراہان کے خلاف رشوت وصول کرنے کی انکوائریاں/شکایات زیر کارروائی ہیں؟ ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ہ) ہر تھانہ کی سال 2003 کی آمدن اور خرچ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر خوارک،

(الف) محکمہ انٹی کرپشن راولپنڈی ریجن کے 7 تھانہ جات ہیں ان میں تعینات ملازمین کی تفصیل پرچم (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) کسی ملازم کے خلاف رشوت وصول کرنے کے الزام میں انکوائری نہ ہو رہی ہے۔

(ج) کسی بھی ملازم کے خلاف محکمانہ انکوائری نہ ہو رہی ہے۔

(د) کسی تھانہ کے سربراہ کے خلاف رشوت وصول کرنے کی انکوائری/شکایت زیر کارروائی نہ ہے۔

(ہ) انٹی کرپشن راولپنڈی ریجن کل 7 تھانوں پر مشتمل ہے ہر تھانہ کی سال 2003 کی آمدن (ریکوری کی صورت میں) اور خرچ (تنخواہ کی مد میں) کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری ملازمین کے لئے مزید رہائشی کالونیوں کی تعمیر

71۔سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے سرکاری ملازمین کے لئے شہروں میں رہائشی کالونیاں بنا رکھی ہیں؟

(ب) کیا یہ کالونیاں سرکاری ملازمین کی demand کے مطابق ہیں؟

(ج) اگر جز(ب) کا جواب نفی میں ہے تو کیا حکومت مزید کالونیاں بنانے کے لئے رہائشی سکیمیں شروع کرنے اور مالکانہ حقوق کی بنا پر رہائشی سہولتیں ملازمین کو دینے کے لئے تیار ہے۔ اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات بتائی جائیں؟

وزیر خوراک:

(الف) ہاں یہ درست ہے۔

(ب) یہ سرکاری رہائشی کالونیاں سرکاری ملازمین کی ڈیمانڈ کے مطابق نہیں ہیں کیونکہ موجودہ سرکاری کالونیوں میں گنجائش کم ہے جبکہ سرکاری رہائش گاہوں کے خواہشمند درخواست دہندگان کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ تمام سرکاری ملازمین جن کی تعداد 9 لاکھ کے قریب ہے کو رہائش مہیا کرنے کے لئے اربوں روپے درکار ہوں گے جن کی محدود وسائل اجازت نہیں دیتے اس لئے حکومت نے ایوان الاؤنس کی گنجائش رکھی ہے۔ البتہ حال ہی میں ایل۔ڈی۔اے نے صرف سرکاری ملازمین کی سہولت کے لئے ایونیو۔ون (Avenue-I) کے نام سے ایک سکیم شروع کی ہے جس میں کامیاب امیدواروں کو مالکانہ حقوق کی بنیاد پر پلاٹ الاٹ کئے جائیں گے۔

(ج) فی الحال نئی سرکاری کالونی کی تعمیر کی تجویز نہ ہے اور نہ ہی ان کے الاٹیوں کو مالکانہ حقوق دینے کی کوئی سکیم ہے۔ یہ سرکاری گھر میرٹ پر سرکاری ملازمین کو الاٹ کئے

جاتے ہیں اگر ان گھروں کے الاٹیوں کو مالکانہ حقوق دے دیئے جائیں تو ہزاروں سرکاری ملازم جو کہ waiting list میں ہیں اس رہائشی سہولت سے محروم ہو جائیں گے۔

جوڈیشل مجسٹریٹ سرگودھا کے سروس ریکارڈ کی تفصیل

109۔چودھری فیصل فاروق چیمہ، کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چودھری محمد یٰسین، جوڈیشل مجسٹریٹ سرگودھا عرصہ تقریباً 12/13 سال سے سرگودھا ہی میں تعینات ہیں؟

(ب) مذکورہ آفیسر نے بطور تحصیل دار سرگودھا میں کتنا عرصہ ملازمت کی ہے؟

(ج) بطور مجسٹریٹ مذکورہ آفیسر کتنا عرصہ سرگودھا اور کتنا عرصہ ساہیوال ضلع سرگودھا میں تعینات رہے؟

(د) آفیسر مذکور بطور ریونیو اسسٹنٹ سرگودھا میں کتنا عرصہ تعینات رہے اور بطور جوڈیشل مجسٹریٹ کتنے عرصے سے سرگودھا ہی میں تعینات ہیں اور سرگودھا ہی میں کن دیگر پوسٹوں پر کتنا عرصہ فرائض سرانجام دے چکے ہیں؟

(ہ) آفیسر مذکورہ نے سرگودھا کے علاوہ کن مقامات پر کتنا عرصہ ملازمت کی ہے؟

(و) مذکور آفیسر کی آغاز ملازمت سے اب تک سرگودھا ہی میں تعینات رہنے کی کیا وجوہات ہیں اور حکومت مزید کتنا عرصہ سرگودھا ہی میں تعینات رکھنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر خوراک:

(الف) درست ہے کہ چودھری محمد یٰسین، جوڈیشل مجسٹریٹ کی سرگودھا میں تعیناتی کا عرصہ تقریباً 12/13 سال ہے مگر درمیانی عرصہ میں مختلف سٹیشن ہائے پر سرگودھا سے باہر بھی تعیناتی رہی ہے۔

(ب) افسر مذکورہ کی بطور تحصیلدار سرگودھا تعیناتی کی مدت تقریباً دو سال آٹھ ماہ ہے۔

(ج) افسر مذکورہ بطور مجسٹریٹ سرگودھا تعیناتی تقریباً چھ سال آٹھ ماہ اور بطور مجسٹریٹ ساہیوال ضلع سرگودھا دو سال نو ماہ ہے۔

(د) چودھری محمد یٰسین کے پاس چند ماہ بطور ریونیو اسسٹنٹ اضافی چارج رہا اور اگست 2001 سے تاحال سپیشل جوڈیشل مجسٹریٹ سرگودھا سیشن جج تعینات ہے۔ بقیہ عرصہ بطور ایگزیکٹو مجسٹریٹ سرگودھا تعینات رہے۔

(ہ) افسر مذکور سرگودھا کے علاوہ مندرجہ ذیل مقامات پر تعینات رہے۔

	ماہ	سال
1۔ تحصیلدار تلہ گنگ	—	1
2۔ تحصیلدار لاہور	—	1
3۔ تحصیلدار ایل۔ڈی۔اے لاہور	11	3
4۔ سب رجسٹرار جھنگ	07	0
5۔ سب رجسٹرار میانوالی	02	0
6۔ مجسٹریٹ میانوالی	03	0
7۔ مجسٹریٹ فیصل آباد	04	1
8۔ مجسٹریٹ خوشاب	06	0
9۔ کالونی اسسٹنٹ خوشاب	09	0

(و) حکومت کسی بھی افسر کو صوبہ میں کسی جگہ تعینات کر سکتی ہے۔ عرصہ تعیناتی بھی حکومت مفاد عامہ کو مدنظر رکھ کر کرتی ہے۔ تاہم افسر مذکورہ کی حال ہی میں بطور ڈسٹرکٹ آفیسر (BS-18) کے عہدہ پر ترقی ہوئی ہے اور نئے عہدے پر تعیناتی جلد متوقع ہے۔

وزیراعلیٰ کے لئے گاڑیوں کی entitlement اور اخراجات کی تفصیل

111۔سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) وزیراعلیٰ پنجاب کی کاروں کی entitlement نیز 1990 سے 2003 تک ہر وزیراعلیٰ کے پاس کاروں کی تعداد کیا ان کی entitlement کے مطابق تھی؟

(ب) متذکرہ کاروں پر کتنا خرچ پٹرول اور مرمت وغیرہ پر ہوا؟ ہر سال کی الگ الگ تفصیل بیان کریں؟

(ج) کیا حکومت وزیراعلیٰ کے لئے صرف دو کاریں مختص کرنے کا ارادہ رکھتی ہے' اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر خوراک،

(الف) سابقہ ادوار کا ریکارڈ دستیاب نہ ہے کیونکہ 12۔اکتوبر 1999 کے بعد مختلف اداروں نے یہ ریکارڈ اپنی تحویل میں لے لیا تھا' البتہ موجودہ وزیراعلیٰ صاحب کے زیر استعمال entitlement کے مطابق ایک گاڑی مرسیڈیز ماڈل 96-1995 ہے۔

(ب) جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ سابقہ حکومتوں کا ریکارڈ دستیاب نہ ہے لہذا 1990 سے موجودہ حکومت کی بحالی سے پہلے تک کی تفصیل نہیں دی جا سکتی' البتہ سابقہ مالی سال 2003-2002 میں وزیراعلیٰ کے زیر استعمال گاڑی پر پٹرول کی مد میں مبلغ /1,32,151 روپے اور مرمت کی مد میں مبلغ -/1,30,169 روپے خرچ کئے گئے ہیں۔ اسی طرح رواں مالی سال 2003-04 میں اب تک بالترتیب مبلغ -/18,254 روپے پٹرول اور مبلغ -/31,052 روپے مرمت کی مد میں خرچ آئے۔

(ج) موجودہ وزیراعلیٰ صاحب نے اس سلسلے میں اب تک کوئی خاص ہدایات جاری نہیں کیں۔

Web Site پر آفیسرز کے گوشوارہ جات کا اجراء

152۔ لالہ شکیل الرحمان (ایڈووکیٹ)، کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

کیا حکومت صوبہ کے سکیل 17 تا 22 کے تمام افسران کے گوشوارے web site پر جاری کرنے کو تیار ہے؟ اگر ہاں تو کب تک' اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر خوراک:

حکومت پنجاب صوبہ کے سکیل 17 تا 22 کے تمام افسران کے گوشوارے website پر جاری کرنے کا فی الحال کوئی ارادہ نہیں رکھتی، جس کی وجوہات درج ذیل ہیں:-

(i) افسران کے گوشوارے website پر دینے سے بہت سے معاشی اور معاشرتی مسائل پیدا ہوں گے اس کے نتیجے میں ان کی جان و مال کو سنگین خطرات درپیش ہو سکتے ہیں جس میں ڈاکہ زنی، اغوا برائے تاوان، قتل اور چوری شامل ہیں اس کے علاوہ یہ ان کی ذاتی زندگی میں مداخلت کے بھی مترادف ہو گا۔

(ii) آئین پاکستان کی شق نمبر 25 کے تحت نہ صرف تمام شہریوں کے حقوق کو برابری کی بنیاد پر تحفظ حاصل ہے بلکہ شہریوں کے درمیان امتیازی سلوک کی بھی ممانعت کی گئی ہے۔ صرف سکیل 17 تا 22 کے ملازمین کے گوشواروں کو website پر جاری کرنا آئین پاکستان کی مندرجہ بالا شق کی صریحاً خلاف ورزی ہو گی کیونکہ وفاقی حکومت و باقی صوبوں کے ملازمین اور پنجاب حکومت کے ملازمین جو 1 سے 16 سکیل میں ملازمت کرتے ہیں اس پابندی سے مستثنیٰ ہوں گے۔ مزید برآں حکومتی معاملات میں امتیازی سلوک ہمیشہ عدالتی چارہ جوئی کا باعث بنتا ہے۔

(iii) سرکاری ملازمین کے گوشوارے کنڈکٹ رولز 1966 کی شق نمبر 12 کے تحت جمع کرائے جاتے ہیں۔ گوشوارے website پر جاری کرنے کے لئے متعلقہ قواعد میں ترمیم ضروری ہو گی۔ حکومت پنجاب نے وفاقی حکومت کے کنڈکٹ رولز اپنائے ہوئے ہیں لہذا حکومت پنجاب یکطرفہ طور پر قواعد میں ترمیم نہیں کر سکتی۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر، اب ہم تحاریک التوائے کار take up کرتے ہیں۔

راجہ ریاض احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' راجہ ریاض احمد!

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! آج سے چند دن پہلے پنجاب اسمبلی' نیشنل اسمبلی اور دوسری صوبائی اسمبلیوں نے صدر مشرف صاحب کو اعتماد کا ووٹ دیا ہے۔ میں راجہ بشارت صاحب سے قانونی رہنمائی لینا چاہتا ہوں کہ صدر کو اعتماد کا ووٹ دیا گیا' بہت مٹھائیاں بانٹی گئیں اور مبارکبادیں دی گئیں کہ پرویز مشرف صاحب اب صدر بن گئے ہیں۔ ریفرنڈم سے لے کر اعتماد کا ووٹ دینے تک یہ پرویز مشرف کو صدر کہتے رہے اور صدر لکھتے رہے لیکن ہم نہیں مانتے تھے۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اب انہوں نے اعتماد کا ووٹ دے کر دوبارہ صدر بنایا ہے۔ اس سے پہلے جو صدر کہتے رہے یا لکھتے رہے کیا وہ غیر قانونی تھا؟

جناب سپیکر، آپ کا پوائنٹ آف آرڈر valid نہیں ہے۔

لالہ شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ)، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' لالہ شکیل الرحمٰن صاحب!

لالہ شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ آپ نے ارشد محمود بگو صاحب کا سوال pend کیا ہے اس کے ساتھ میرا سوال نمبر 3718 بھی ان سے related ہے اسے بھی pend کیا جائے۔

وزیر خوراک، جناب سپیکر! یہ اس طرح ہو نہیں سکتا This is against the rules

جناب سپیکر، ایسا نہیں ہو سکتا' بس ایک ہو گیا وہ ٹھیک ہے۔

لالہ شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! میرا سوال بہت اہم تھا۔

جناب سپیکر، آپ تشریف رکھیں۔ اس طرح نہیں ہو سکتا پھر تو بعد میں یہ بھی کہا جائے گا کہ یہ

تحریک التوائے کار بہت اہم تھی' اسے بھی pend کر دیا جائے۔ اس وقت ہمارے پاس صرف آدھ گھنٹہ بچا ہے وہ صرف پوائنٹ آف آرڈر میں ضائع نہیں کرنا چاہئے؟

لالہ شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ)۔ جناب سپیکر! آپ نے بگو صاحب کا بھی تو سوال pend کیا ہے۔ یہ تو پھر discrimination ہے۔

جناب سپیکر۔ یہ میری صوابدید پر ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔ تحریک التوائے کار نمبر 948 جناب سمیع اللہ خان صاحب' جناب علی حسن رضا قاضی صاحب اور چودھری اعجاز احمد سماں صاحب کی طرف سے ہے۔ جی' جناب سمیع اللہ خان صاحب!

مزنگ چونگی سے پٹرول پمپ تک پانی کے پائپ ٹوٹنے سے عوام الناس میں ہیپاٹائٹس پھیلنے کا خطرہ

جناب سمیع اللہ خان۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مزنگ چونگی سے پٹرول پمپ تک بھاری ٹریفک کی وجہ سے سڑک کے نیچے سے گزرنے والے پانی کے پائپ ٹوٹ گئے ہیں جن سے مسلسل پانی رستا اور سڑک کے اوپر جمع ہوتا رہتا ہے جبکہ ٹوٹے ہوئے پائپوں سے گندگی اور غلاظت پینے کے پانی میں شامل ہونے لگی ہے جو کہ ہیپاٹائٹس اور دیگر امراض پھیلانے کا باعث بن رہا ہے اس سے صوبہ بھر کے عوام میں غم و غصہ و اضطراب پایا جاتا ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر۔ جی' وزیر ہاؤسنگ!

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی۔ شکریہ' جناب سپیکر! جس طرح معزز رکن اسمبلی نے اپنی تحریک میں جس واقعہ کا ذکر فرمایا ہے اس کے بارے میں حقیقت یہ ہے کہ مزنگ چونگی چوک سے چوبرجی کی طرف ادیبستان صوفیہ سکول کے سامنے پٹرول پمپ کے نزدیک ایک پانی کا پائپ leak ہونے کی

شکایت مورخہ 17-10-2003 کو بذریعہ شکایت نمبر 11 وصول ہوئی تھی۔ موقع پر ایک موٹر کنکشن کا سروس پائپ leak تھا جو کہ پٹرول پمپ کے ساتھ واقع مسجد دارالعلوم عائشہ اشرفیہ کے کنکشن کا تھا۔ اس موٹر کنکشن سروس پائپ کی مرمت کی ذمہ داری صارف کی ہوتی ہے مگر عوام الناس کی تکلیف کو مدنظر رکھتے ہوئے اس موٹر کنکشن سروس پائپ کو فوری طور پر اسی روز مرمت کر دیا گیا تھا۔ 5۔نومبر کو جس دن اخبار میں یہ خبر شائع ہوئی' اس روز تو کوئی بھی پائپ اس جگہ سے leak نہ تھا۔ اب محکمہ روڈز نے اس سڑک کی موقع مذکورہ پر مرمت بھی کر دی ہے۔ لہذا میں یہ کہوں گا کہ اس سے پینے کے پانی میں کوئی گندگی شامل نہیں ہے۔ شکریہ

جناب سمیع اللہ خان: چونکہ تحریک مزنگ کی ایک روڈ کے حوالے سے ہے لیکن پورے لاہور میں صورتحال یہ ہے کہ جو پرانی لائنیں ہیں ان کی وجہ سے لاہور کے شہریوں کو پینے کے لئے گندہ پانی مل رہا ہے تو میری وزیر موصوف سے گزارش ہے کہ اس جانب توجہ دیں۔

جناب سپیکر: آپ اس تحریک کے حوالے سے بتائیں کہ آیا آپ اسے مزید press کرتے ہیں یا نہیں؟

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں اس تحریک کو مزید press نہیں کرتا لیکن گزارش کروں گا کہ وزیر موصوف پورے لاہور کے شہریوں کو صاف پانی مہیا کرنے کی بابت غور ضرور فرمائیں۔

جناب سپیکر: چونکہ محرک اپنی تحریک کو مزید press نہیں کرتے لہذا تحریک dispose of ہوئی۔

چودھری اعجاز احمد سماں: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی' فرمائیں!

چودھری اعجاز احمد سماں: جناب والا! لاہور سے لے کر گجرات تک ہر دیہات اور ہر شہر جس کا بھی آپ پینے کا پانی چیک کروائیں وہ پینے کے قابل نہیں ہوگا تو میری وزیر موصوف سے گزارش ہے کہ وہ Central Punjab میں پینے کے پانی کے معاملات کی طرف توجہ دیں۔

جناب سپیکر: وزیر صاحب آپ کی بات سن رہے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 951' ملک محمد اقبال چڑ صاحب کی ہے۔

بہاولپور وکٹوریہ ہسپتال کے لئے فنڈز کی تخصیص

ملک محمد اقبال چٹہ : جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ بہاولپور وکٹوریہ ہسپتال جو کہ جنوبی پنجاب کے اضلاع خاص کر رحیم یار خان، بہاولپور، مظفر گڑھ اور لودھراں، سندھ اور سرحد کے پنجاب کی سرحد سے ملحقہ اضلاع کو صحت کی سہولیات فراہم کرتا ہے مگر اس میں specialist ڈاکٹروں اور ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ اور پروفیسروں کی اسامیاں عرصہ دراز سے خالی چلی آ رہی ہیں جبکہ ایمرجنسی میں داخل ہونے والے مریضوں کے لئے ادویات تک نہیں ہیں اور اس ہسپتال میں آپریشن کے آلات وغیرہ ناکارہ ہو چکے ہیں۔ اس کے علاوہ مریضوں کے لئے جو بیڈز ہیں وہ بھی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں۔ اس کے باوجود اس ہسپتال کے مختص فنڈز دیگر بڑے ہسپتالوں کی نسبت ان کے دو گنا کم ہیں جس کی وجہ سے اس میں داخل ہونے والے مریض پریشان ہیں بلکہ اکثر مریض لاہور اور ملتان جیسے شہروں کے بڑے ہسپتالوں کا رخ کرتے ہیں اور جو غریب مریض ہیں وہی اس ہسپتال میں علاج معالجہ کے لئے داخل ہونے پر مجبور ہیں۔ ان سہولیات کے نہ ہونے کی وجہ سے عوام میں شدید اضطراب پایا جاتا ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر : جی، وزیر صحت!

وزیر صحت : جناب سپیکر! آپ کی وساطت سے عرض کرتا ہوں کہ یہ بات درست ہے کہ بہاولپور وکٹوریہ ہسپتال، بہاولپور کا سب سے بڑا اور پرانا ہسپتال ہے جس کا شمار پاکستان کے بہترین ہسپتالوں میں ہوتا ہے۔ یہ ہسپتال تینوں اضلاع بہاولپور، رحیم یار خان، بہاولنگر اور ملحقہ اضلاع لودھراں، وہاڑی، راجن پور اور صوبہ سندھ کے سرحدی علاقوں کے لوگوں کو صحت کی سہولیات فراہم کر رہا ہے۔ قائد اعظم میڈیکل کالج بہاولپور اور بہاولپور وکٹوریہ ہسپتال میں پروفیسروں کی کل 27 اسامیاں ہیں جن میں سے 12 پروفیسرز کام کر رہے ہیں جبکہ 15 اسامیاں خالی ہیں۔ محکمہ صحت پنجاب خالی اسامیاں پُر کرنے کے لئے، ترقی کے cases تیار کئے جا رہے ہیں۔ جونہی ترقی کی

کارروائی مکمل ہوتی ہے تو قائد اعظم میڈیکل کالج میں یہ باقی اسامیاں بھی پُر کر دی جائیں گی۔ اس ہسپتال میں specialist cadre کی 8 اسامیاں ہیں اور ان میں سے 4 پر specialists کام کر رہے ہیں اور چار خالی ہیں جس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ عرصہ دراز سے specialist ڈاکٹروں کی مستقل بھرتی پر پابندی ہے۔ علاوہ ازیں حکومت پنجاب نے autonomous Institutions یعنی جو خود مختار ہسپتال ہیں ان کو ڈاکٹروں کی direct recruitment کرنے کی اسامیوں کو بذریعہ contract بھرتی کرنے کا اختیار دے رکھا ہے۔ ایمرجنسی میں آنے والے تمام مریضوں کو ادویات ہسپتال سے مفت فراہم کی جاتی ہیں حتیٰ کہ ان سے پرچی فیس بھی وصول نہیں کی جاتی۔ اس کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

ایمرجنسی میں کئے گئے آپریشنز کی تعداد 3700' آپریشن کے دوران مریضوں پر استعمال ہونے والی ادویات پر خرچہ-/23,32424 روپے' ایمرجنسی میں کئے گئے ایکسریز کی تعداد 11248' ایمرجنسی میں ہونے والی E.C.Gs کی تعداد 1230 'لیب ٹیسٹ' ایکسرے اور E.C.G پر کل خرچہ 30,98350 روپے' شعبہ حادثات میں head injuries میں مریضوں کی تعداد 916' head injuries کے مریضوں کے مفت کئے گئے C.T Scan کی کل مالیت -/9,1600 روپے ہے۔ اس طرح ایمرجنسی میں آنے والے مریضوں پر ادویات اور مختلف ٹیسٹوں کی مد میں مبلغ -/1,12,915 روپے خرچ کئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ جو ہماری ٹوٹل مشینری ہے وہ 787 ہے اس میں تنصیب شدہ 764 ہے غیر تنصیب شدہ 23' درست حالت میں 469 مشینیں کام کر رہی ہیں اور خراب حالت میں 295 مشینیں ہیں۔ قابل مرمت 172 مشینیں ہیں' ناقابل مرمت 123 ہیں اور جن مشینوں کا ٹینڈر مشتہر ہو چکا ہے ان کی تعداد 119 ہے۔ ٹینڈر برائے مرمت جو کہ زیر کارروائی ہے وہ 53 ہیں۔ مریضوں کے لئے بیڈز کی صورتحال تسلی بخش ہے۔ ہسپتال کی ضروریات بخوبی پوری ہو رہی ہیں۔ ہسپتال ہذا میں بیڈز کی کل تعداد 1540 ہے جن میں سے تقریباً 300 بیڈز مرمت طلب ہیں جن کا ٹینڈر برائے مرمت مشتہر کر دیا گیا ہے۔ ٹینڈر جلد فائنل کرنے کے بعد مرمت کرائے جائیں گے۔

یہ درست نہ ہے کہ بہاولپور وکٹوریہ ہسپتال' بہاولپور کے دوسرے ہسپتالوں کی نسبت کم فنڈز مہیا کئے گئے ہیں بلکہ موجودہ سالانہ ترقیاتی پروگرام A.D.P-2003-04 میں بہاولپور وکٹوریہ ہسپتال کو باقی ہسپتالوں سے نسبتاً زیادہ فنڈز فراہم کئے گئے ہیں جن کی تفصیل لف ہے۔ یہاں یہ ذکر

کرنا بھی ضروری ہے کہ اس ہسپتال میں Angiography (Cardiac) مریضوں کے لئے 90 ملین فنڈز کا اہتمام کیا گیا ہے۔

ملک محمد اقبال چنڑ : جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں وزیر موصوف سے یہ کہوں گا کہ جو figures انھوں نے ایوان میں محکمے کی طرف سے بتائے ہیں وہ غلط ہیں یعنی محکمے نے انھیں غلط figures دیئے ہیں۔ اس وقت بہاولپور وکٹوریہ ہسپتال میں کم از کم 22 پروفیسرز صاحبان کی اسامیاں خالی پڑی ہیں اور ہسپتال کی یہ حالت ہے کہ سارے وارڈوں میں گندگی پھیلی ہوئی ہے۔ وزیر صاحب سے میں یہ عرض کروں گا کہ وہ ایک دن کے لئے بہاولپور میں تشریف لائیں۔ اس ہسپتال کا visit کریں اور دیکھیں کہ محکمے نے جو جواب دیا ہے آیا وہ درست ہے یا غلط؟

جناب سپیکر : آپ وزیر صاحب کو ان کے چیمبر میں مل کر پروگرام بنالیں۔ کیا آپ اسے مزید press کرتے ہیں؟

ملک محمد اقبال چنڑ : جناب سپیکر! میں ایک گزارش کرنا چاہوں گا کہ وزیر صاحب اس بات کی یقین دہانی کروا دیں کہ وہ بہاولپور میں جلد آئیں گے اور اس ہسپتال کا visit کریں گے۔ علاوہ ازیں اس ہسپتال میں جو اسامیاں خالی پڑی ہیں انھیں پُر کرنے کے لئے وہ مناسب اقدامات اٹھائیں گے۔

وزیر صحت : جناب سپیکر! ہمیں احساس ہے کہ یہ ہسپتال جنوبی پنجاب کا بڑا اہم ہسپتال ہے۔ میں نے اس ہسپتال کا خود visit کیا ہے بلکہ جب میں وہاں پر گیا تو انھوں نے مجھے بتایا کہ سات سال میں آپ پہلے وزیر ہیں جو یہاں visit پر آئے ہیں۔ میں یہاں پر یہ بھی عرض کرتا چلوں کہ ہماری حکومت نے اس ہسپتال کی صرف ایمرجنسی کو بہتر کرنے کے لئے 8 کروڑ روپے، بجٹ کے علاوہ sanction کئے ہیں جو کہ ایک نیا ریکارڈ ہے۔ ہم اس ہسپتال کی طرف خصوصی توجہ دے رہے ہیں کیونکہ یہ جنوبی پنجاب کا ایک اہم ہسپتال ہے۔

جناب سپیکر : ملک اقبال چنڑ صاحب کا کہنا ہے کہ آپ اس ہسپتال کا ایک دفعہ visit کر لیں۔

وزیر صحت: جناب سپیکر! میں پہلے بھی visit کر چکا ہوں اور مزید بھی میں ضرور visit کروں گا۔

جناب سپیکر : چونکہ محرک اپنی تحریک کو مزید press نہیں کرتے لہذا تحریک dispose of ہوئی۔

اگلی تحریک التوائے کار نمبر 952 بھی ملک محمد اقبال چڑ صاحب کی ہے۔

صاحبزادہ مزمل الرشید عباسی : پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر : معزز رکن پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

صاحبزادہ مزمل الرشید عباسی : جناب سپیکر! وزیر صاحب نے خود فرمایا ہے کہ بہاولپور وکٹوریہ ہسپتال پنجاب کا سب سے پرانا ہسپتال ہے۔ وہاں کچھ پروفیسر اور ڈاکٹر حضرات نے monopoly قائم کر رکھی ہے۔ کیا یہ بات ان کے نوٹس میں ہے؟ دوسرا یہاں کے سینئر پروفیسرز بہاولپور جانا کیوں پسند نہیں کرتے؟

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب سپیکر! میں اس کالج میں پڑھتا رہا ہوں اس لئے مجھے بھی بات کرنے دی جائے۔

صاحبزادہ مزمل الرشید عباسی، جناب سپیکر! وزیر صحت کو میری بات کا جواب دے لینے دیں۔

جناب سپیکر، آپ ان کو چیمبر میں مل لیں۔ اب ہم ملک محمد اقبال چڑ کی تحریک التوائے کار نمبر 952 take up کرتے ہیں۔

حلقہ پی پی۔ 272 بہاولپور میں ستلج پل سے فرید گیٹ تک سڑک کی تعمیر میں ناقص میٹریل کا استعمال

ملک محمد اقبال چڑ، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ میرے حلقہ پی پی۔ 272 بہاولپور میں ستلج پل سے فرید گیٹ تک سڑک کی تعمیر کی جارہی ہے۔ اس سڑک کی تعمیر میں ناقص میٹریل استعمال کیا جا رہا ہے جس کی وجہ سے سڑک مکمل ہونے سے قبل ہی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے جبکہ محکمہ جس کی زیر نگرانی اس سڑک کی تعمیر ہو رہی ہے کے اعلیٰ افسران XEN اور S.E وغیرہ نے بھی موقع پر سڑک کی تعمیر کے کام کی چیکنگ نہ کی ہے اور ٹھیکیدار سے ملی بھگت کر کے بل پاس ہو رہے ہیں اور سرکاری رقم بے دریغ لوٹی جارہی ہے۔

کافی دفعہ اہلیان علاقہ نے اعلیٰ افسران کو ٹھیکیدار اور متعلقہ اہلکاران جن کی زیر نگرانی کام ہو رہا ہے ان کے خلاف کارروائی کے لئے درخواستیں دی ہیں مگر اس سلسلہ میں کوئی کارروائی نہیں کی گئی جس کی وجہ سے اس علاقے کی عوام میں سرکاری رقم کے بے دریغ استعمال پر شدید اضطراب پایا جاتا ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر، جی، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات ، شکریہ۔ جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔ 272 میں سڑک از سنگ پل تا جنرل بس سٹینڈ بہاول پور زیر تعمیر ہے۔ اس سڑک کی تعمیر میں specified اور منظور شدہ کوالٹی کا میٹریل استعمال کیا گیا ہے۔ اس سڑک کی تعمیر میں تمام میٹریل محکمہ کے ذمہ دار افسران کی جانچ پڑتال کے بعد استعمال کیا گیا ہے۔ مزید اس کام کی تعمیر کی چیکنگ روڈ ریسرچ لیبارٹری لاہور بھی 4 یا 5 ستمبر 2003 کو کر چکی ہے اور سڑک کی تعمیر کو تسلی بخش قرار دیا گیا ہے۔ ٹھیکیدار کو پیسوں کی ادائیگی مکمل چیکنگ کے بعد کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ایک دفعہ اس کی چیکنگ ہو چکی ہے۔ اگر معزز رکن پسند فرمائیں گے تو میں دوبارہ چیکنگ کروا دوں گا۔ ہم نے یہاں ایک ڈپٹی سیکرٹری کی صدارت میں complaint cell بنایا ہوا ہے۔ معزز ممبر میرے پاس تشریف لے آئیں میں ایک سپیشل آفیسر کو وہاں لگا کر دوبارہ چیکنگ کروا لیتا ہوں اور روڈ ریسرچ لیبارٹری سے بھی چیکنگ کروا لیتا ہوں اگر اس میں کسی قسم کی ایسی بات پائی گئی جس سے ان کی تسلی نہ ہوئی تو انشاء اللہ متعلقہ لوگوں کو قرار واقعی سزا دی جائے گی۔

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔

ملک محمد اقبال چٹہ، جناب سپیکر! جیسے وزیر موصوف نے ابھی فرمایا کہ وہ اپنے افسران کے ذریعے اس کی چیکنگ کرائیں گے۔ ٹھیکیداروں کو تو running bill مل رہے ہیں۔ میری صرف یہ گزارش ہے کہ یہ اپنے محکمے کے کسی اعلیٰ افسر کو بھجوا کر اس سڑک کا معائنہ کروائیں کہ آیا یہ سڑک

درست ہے یا ناکارہ ہے؟ یہ اس کی یقین دہانی کرا دیں کہ یہ اس کے لئے کب تک ٹیم بنا کر بھجوائیں گے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات، جی' انشاء اللہ اس کی دوبارہ ضرور چیکنگ کروائیں گے۔

جناب سپیکر، جی' ٹھیک ہے۔ محرک اسے مزید press نہیں کرتے لہذا یہ تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 953 بھی ملک محمد اقبال چنڑ صاحب کی طرف سے ہے۔

بھنڈہ غلام حسین بستی میانی پی پی۔ 272 بہاولپور اور اس کے گردو نواح کے بچوں کی زیور تعلیم سے محرومی

ملک محمد اقبال چنڑ، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ حکومت نے بھنڈہ غلام حسین بستی میانی پی پی۔ 272 بہاولپور میں پرائمری سکول قائم کیا تھا جسے اپ گریڈ کر کے مڈل کا درجہ بھی دیا گیا مگر اس میں سکول ٹیچرز تعینات نہ کئے گئے اور اس سکول کو دوبارہ پرائمری تک کر دیا گیا ہے۔ اب بھی اس سکول میں کوئی ٹیچر تعینات نہ ہے جس کی وجہ سے اس بستی اور اس کے ارد گرد کی بستیوں کے بچے زیور تعلیم سے محروم ہیں اور اس بستی کے چاروں طرف دس میل تک کوئی پرائمری سکول بھی نہ ہے۔ کافی دفعہ اہلیان علاقہ نے محکمہ تعلیم کے متعلقہ افسران کی توجہ اس سکول کی طرف مبذول کروائی ہے اور اس میں ٹیچر تعینات کرنے کی استدعا کی ہے مگر کوئی شنوائی نہ ہوئی ہے جس کی وجہ سے ان بچوں کا مستقبل تباہ و برباد ہو رہا ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ چونکہ اس وقت وزیر تعلیم تشریف نہیں رکھتے اس لئے اس کو pend کر دیا جائے۔ انھیں ایک ضروری کام کی وجہ سے تھوڑی دیر کے لئے جانا پڑ گیا ہے۔

جناب سپیکر، یہ تحریک pend کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 954 چودھری شبیب کریم صاحب کی ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے اس لئے تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 955 ملک محمد اقبال چٹڑ صاحب کی ہے۔

محکمہ صحت بہاولپور کے ہیڈ کلرک فدا حسین کی طرف سے رشوت کی بھرمار

ملک محمد اقبال چٹڑ، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ موجودہ حکومت جو کہ رشوت اور لوٹ مار ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اس پر عمل کر رہی ہے مگر اس کے باوجود محکمہ صحت ضلع بہاولپور کے ہیڈ کلرک فدا حسین کو نیب نے کچھ عرصہ قبل رشوت' لوٹ مار اور سرکاری فنڈز کے ناجائز استعمال پر گرفتار کیا تھا اور ان کو نیب عدالت سے دو کروڑ روپے جرمانہ اور سات سال کی قید ہوئی لیکن اس نے سنٹرل جیل بہاولپور اور وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور کے ڈاکٹروں سے مل کر اپنے دل اور شوگر کے مرض میں مبتلا ہونے اور قریب المرگ ہونے کا جعلی سرٹیفکیٹ عدالت میں پیش کر کے ضمانت کروالی اور اب دوبارہ اس کو محکمہ صحت بہاولپور کے افسران نے ملی بھگت کر کے اسے ہیڈ کلرک کے عہدہ پر بحال کر دیا ہے اور اس کو طبیہ کالج بہاولپور میں ہیڈ کلرک تعینات کر دیا گیا ہے حالانکہ اس کو ڈاکٹروں نے یہ ظاہر کیا ہے کہ یہ آدمی چلنے پھرنے کے قابل نہ ہے۔ اب اس نے دوبارہ بہاولپور میں پہلے سے زیادہ رشوت کا بازار گرم کر رکھا ہے جس کی وجہ سے محکمہ صحت کے ملازمین اور بہاولپور کے عوام شدید پریشان ہیں۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر، جی' وزیر صحت!

وزیر صحت، جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ ہیڈ کلرک فدا حسین کو نیب عدالت سے سزا ملی تھی۔ یہ بھی درست ہے کہ اس کو لاہور ہائیکورٹ نے میڈیکل بنیاد پر ضمانت دی اور سزا کو معطل کر دیا۔

اس وقت معاملہ عدالت میں زیر سماعت ہے۔ ہیڈ کلرک فدا حسین کے خلاف محکمانہ کارروائی بھی کی جا رہی ہے۔ قانون کے مطابق جب تک محکمانہ کارروائی اور عدالت کا فیصلہ نہیں مل جاتا اس وقت تک سرکاری ملازم ڈیوٹی سرانجام دے سکتا ہے۔

جناب سپیکر! مزید برآں رولز آف پروسیجر پنجاب اسمبلی 1997 کے رول 83(n) کے تحت عدالت میں زیر سماعت کسی معاملے پر پنجاب اسمبلی میں بحث نہیں کی جا سکتی۔

جناب سپیکر، شکریہ۔

ملک محمد اقبال چنڑ، جناب سپیکر! پورے بہاول پور ضلع کے ہم دس ممبران ہیں چاہے وہ (ق) سے ہیں' (ن) سے ہیں یا پیپلز پارٹی سے ہیں۔ ہم سب نے مل کر وزیر موصوف سے یہ درخواست کی تھی کہ اس کلرک جس نے رشوت کا بازار گرم کر رکھا ہے اور وہ سزا یافتہ ہے' آپ نے اسے دوبارہ بحال کر دیا ہے اور آپ نے اپنی نگرانی میں رشوت کا بازار گرم کرا رکھا ہے۔ آپ مہربانی کریں اور اسے معطل کریں۔ جس پر وزیر موصوف نے وعدہ بھی فرمایا تھا لیکن اس پر آج تک عمل نہیں ہوا۔ انھوں نے جہاں تک rules کی بات بتائی ہے' وہ بندہ سزا یافتہ ہے اور سزا یافتہ بندہ دوبارہ بحال نہیں کیا جا سکتا۔ کیا یہ اختیار رکھتے ہیں کہ اس کرپٹ کلرک کو دوبارہ بحال کریں اور اسے اسی سیٹ پر رکھیں جہاں سے اس نے پہلے کروڑوں اور اربوں روپے کمائے تھے؟ اس کلرک سے میرا کوئی ذاتی عناد نہیں ہے' میں تو صرف یہ چاہتا ہوں کہ بہاولپور میں کرپشن نہ ہو' رشوت نہ ہو تو کیا وزیر موصوف یہ یقین دہانی کرائیں گے کہ یہ مذکورہ کلرک کو معطل کریں گے اور یہ بھی بتائیں گے کہ انھوں نے اب تک کیا محکمانہ کارروائی کی ہے؟

جناب سپیکر، جی' وزیر صحت!

وزیر صحت، جناب سپیکر! محکمہ اس معاملے کی انکوائری کر رہا ہے اور میں یقین دہانی کراتا ہوں کہ اگر یہ شخص کرپٹ ہے تو ہم اس کو برداشت نہیں کریں گے لیکن میں پھر آپ کو refer کرتا ہوں اور اگر اجازت ہو تو میں پڑھ کر سنا دیتا ہوں۔

جناب سپیکر، جی' پڑھیں۔

MINISTER FOR HEALTH: Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab, 1997 Rule 83 Conditions of Admissibility of a motion.- A motion shall not be admissible unless it satisfies the following conditions; namely -

اور اس میں آگے سب کلاز (n) ہے۔

(n) it shall not deal with any matter which is sub-judice. . .

یہ معاملہ کورٹ میں ہے اس لئے اس پر admissibility ممکن نہیں ہے لیکن اس کے باوجود اگر یہ شخص کرپٹ ہے اور ہمارا محکمہ یہ ثابت کر دیتا ہے کہ یہ کرپٹ ہے تو ہم اسے برداشت نہیں کریں گے اور محکمہ سے فارغ کر دیں گے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

ملک محمد اقبال چٹہ: جناب سپیکر! کیا ان کے محکمے نے ہائی کورٹ کے فیصلے کے خلاف کوئی اپیل دائر کی ہے؟ تو ایوان میں اس کا نمبر مجھے بتائیں۔ کیا اس ضمانت کی cancellation move کی ہے؟ میں عرض کرتا ہوں کہ اس کی سزا معطل نہیں ہوئی بلکہ اس کی ضمانت on medical ground ہوئی تھی کہ وہ بیمار ہے اور قریب المرگ ہے تو کیا انھوں نے اس کی bail cancellation کے لئے move کیا ہوا ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر: نہیں۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ اگر وہ کرپٹ آدمی ہے تو محکمانہ انکوائری کرائیں گے اور اگر اس کے خلاف کوئی allegations ثابت ہوئے تو پھر قانون کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔

ملک محمد اقبال چٹہ: جناب والا! وہ کرپٹ ہے تو اسے سات سال کی سزا ہوئی ہے۔ اگر وہ کرپٹ نہ ہوتا تو اسے سزا کیسے ہوتی؟

جناب سپیکر: ابھی تو کیس کورٹ میں چل رہا ہے۔ آگے اس کی appeal چل رہی ہے اس لئے final decision آنے کے بعد ہی کوئی کارروائی ہو گی۔

ملک محمد اقبال چٹہ: جناب والا! اپیل bail کی حد تک ہے۔ سزا کے خلاف اس کی اپیل نہیں

ہے۔ اس نے medical grounds پر ضمانت لی ہے۔ کیا وزیر موصوف بتا سکتے ہیں کہ حکومت اس کی cancellation of bail کے لئے move کرنے کا ارادہ رکھتی ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر، جی، وزیر صحت!

وزیر صحت، جناب سپیکر! چونکہ bail medical grounds پر ہوئی تھی اس لئے اس کی cancellation نہیں کی جا سکتی تھی۔ اگر وہ ضمانت میرٹ کی بنیاد پر ہوتی تو ہم ضرور اس کے خلاف اپیل کرتے۔

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔

ملک محمد اقبال چٹہ، جناب والا میری وزیر موصوف سے گزارش ہے کہ اس کی conviction suspend نہیں ہوئی۔ میڈیکل گراؤنڈ پر ہوئی ہے۔

جناب سپیکر، اس کی bail میڈیکل گراؤنڈ پر ہوئی ہے۔

ملک محمد اقبال چٹہ، میری وزیر موصوف سے یہ گزارش ہے کہ اس corrupt اہل کار کو وہاں سے نکالا جائے۔

جناب سپیکر، وہ تو کہہ رہے ہیں کہ انکوائری کروائیں گے۔

ملک محمد اقبال چٹہ، انکوائری کرنے کی حد تک کہا ہے' انہوں نے یہ نہیں کہا کہ ہم اس کو نکال دیں گے۔

جناب سپیکر، نہیں' وہ انکوائری کروائیں گے اور جب اس کے خلاف کوئی الزام ثابت ہو گا تو پھر ہی کوئی کارروائی ہو گی۔

ملک محمد اقبال چٹہ، جناب والا! ثابت تو ہو گیا ہے۔ اس کے خلاف فیصلہ ہوا ہے۔

جناب سپیکر، نہیں' وہ تو کیس ابھی چل رہا ہے۔ چٹہ صاحب! کورٹ میں کیس چل رہا ہے۔ جب اس پر final decision ہو گا پھر ہی اس کے خلاف سزا و جزا ہو گی۔

ملک محمد اقبال چٹہ، جناب والا! میری وزیر موصوف سے یہ گزارش ہے کہ یہ اس کی

cancellation of bail move کریں اور اس کی پیروی کریں۔

جناب سپیکر، نہیں! وہ تو میڈیکل گراؤنڈ پر ہوئی ہے۔ کینسل ہی نہیں ہوئی ہے تو وکلاء کو پیسے دینے کا کیا فائدہ۔

ملک محمد اقبال چٹہ، اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ محکمہ اپنی نگرانی میں رشوت کا بازار گرم رکھنا چاہتا ہے۔

جناب سپیکر، محکمہ کیا کرے؟

ملک محمد اقبال چٹہ، اپنی نگرانی میں رشوت جاری رکھنا چاہتا ہے۔

جناب سپیکر، کیا نگرانی میں کرائے؟

ملک محمد اقبال چٹہ، مطلب یہ ہے کہ ایک آدمی corrupt ہے' اسے سزا بھی ہو چکی ہے۔

جناب سپیکر، کورٹ نے bail لے لی ہے تو اس میں محکمہ کیا کرے گا؟ دوسرا میڈیکل گراؤنڈ پر bail ہوئی ہے۔ میرٹ پر نہیں ہوئی' میڈیکل گراؤنڈ پر ہوئی ہے۔

جناب ارشد محمود بگو، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، فرمائیں!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! جس طرح وزیر صحت نے یہ بتایا ہے کہ اس شخص کی میڈیکل گراؤنڈ پر ضمانت ہوئی ہے جو آدمی محکمہ صحت سے تعلق رکھتا ہے اس کے source تو اتنے ہوتے ہیں کہ وہ اپنی صحت کے متعلق جعلی رپورٹ تیار کروا لے۔ یہاں پر بیس فیصد کے قریب وکلاء ہیں' وہ سمجھتے ہیں کہ اگر کسی کی bail cancel کروانی ہے تو اس کا procedure کیا ہے' میں وزیر صحت صاحب کی خدمت میں یہ درخواست کروں گا کہ وہ اس کے لئے کورٹ سے بورڈ متعین کروائیں اور پھر اس کا سرٹیفکیٹ جاری ہو۔ اگر تو وہ بیمار ہے پھر تو ٹھیک ہے اگر اس نے جعلی سرٹیفکیٹ لیا ہے تو اس کے خلاف بورڈ فیصلہ کرے اور اسی کورٹ میں جائے' یہ rules ہیں۔ ہمارا Cr. P C کا جو procedure ہے اس میں یہ موجود ہے کہ اگر کوئی آدمی جعلی طریقے سے bail

لے لیتا ہے تو کورٹ اس کی bail cancel کر سکتی ہے تو یہ اس کے لئے دوبارہ pursue کر لیں۔

جناب سپیکر، ٹھیک ہے۔ وزیر صحت!

شیخ اعجاز احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، فرمائیے۔

شیخ اعجاز احمد، شکریہ۔ جناب سپیکر! میرا وزیر موصوف کی خدمت میں عرض کرنے کا مقصد یہ تھا کہ اس کا قانونی پہلو بھی سامنے آ جائے تاکہ وزیر موصوف کو جواب دینے میں آسانی ہو۔ گزارش اس میں یہ ہے کہ آپ ستم ظریفی ملاحظہ فرمائیں کہ نیب کورٹ نے تمام شہادتیں قلمبند کرتے ہوئے' تمام حالات و واقعات دیکھ کر' میرٹ پر decide کیا۔ نیب نے اس کو 7 سال کی سزا دی اور ایک ہیڈ کلرک کو 2 کروڑ روپے جرمانہ کیا گیا۔ اب وزیر موصوف یہ فرما رہے ہیں کہ اگر وہ corrupt ہوا تو اس کے خلاف ہم انکوائری کروائیں گے۔ میں تو ان پر حیران ہوں کہ انہوں نے اپنے محکمے کی کیا تیاری کی ہے کہ ایک بندے کو 2 کروڑ روپے جرمانہ ہوا ہے اور یہ on record بات ہے۔ یہ کسی پارٹی نے نہیں کیا' کسی محکمے کی پنچائیت نے نہیں کیا' وہ ایک competent ادارے نے کیا ہے جو کہ اس حکومت نے بنایا ہے۔ نیب نے عوام کی شکایت پر اگر یہ کارکردگی دکھائی ہے کہ ایک corrupt اہلکار کو جو کہ ایک ہیڈ کلرک ہے' آپ اس کی worth دیکھیں' اس کی economical worth دیکھیں کہ دو کروڑ روپے اس کو جرمانہ کیا گیا ہے اور سات سال سزا سنائی گئی ہے۔ اب اگر میڈیکل گراؤنڈ پر اس نے چھٹی لے لی ہے کہ یہ کتنی شرم ناک بات ہے کہ وہ دوبارہ اسی سیٹ پر براجمان ہے اور وہاں پر بیٹھ کر رشوت کا بازار گرم کر رہا ہے۔ میری یہ گزارش ہے کہ محکمے کو تو ایسے corrupt بندے کو فارغ کر دینا چاہئے۔ وزیر موصوف ایوان کے floor پر اس بات کا وعدہ کریں کہ میں کل ہی اس کو معطل کرتا ہوں بلکہ آج ہی کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر، جی' شکریہ۔ شیخ صاحب آپ تشریف رکھیں۔ وزیر صحت!

وزیر صحت، اگر اجازت ہو تو ہائیکورٹ کی جو میڈیکل بورڈ کی رپورٹ ہے وہ میں ایوان میں پڑھ کر سنا دیتا ہوں۔

جناب سپیکر، جی، پڑھ کر سنا دیں۔ ارشد بگو صاحب! میڈیکل بورڈ بھی already انہوں نے بنایا ہے۔

وزیر صحت، یہ سن لیں۔

جناب سپیکر، جی، آپ پڑھیں۔

جناب ارشد محمود بگو، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! ہمارے پنجاب میں ایک بڑی recent مثال ہوئی ہے کہ ایک بہت بڑا بیوروکریٹ اور اس کا بھائی پکڑا گیا اور میڈیکل گراؤنڈ پر سپریم کورٹ سے اس کی bail کرائی گئی اور یہ بھی ثابت ہوا کہ وہ جعلی میڈیکل سرٹیفکیٹ تھا کیونکہ ان کا ہیلتھ منسٹری سے تعلق ہے، محکمہ صحت سے تعلق ہے لہذا یہ جو چاہتے ہیں بنوا لیتے ہیں۔ میری یہ گزارش ہے کہ یہ اپنے طور پر کوئی انکوائری کروالیں کہ کیا یہ میڈیکل سرٹیفکیٹ صحیح تھا؟ اگر وہ صحیح تھا تو پھر ٹھیک ہے۔

جناب احد ملک، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، ملک احد صاحب!

جناب احد ملک، جناب والا! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جب سزا ہو جاتی ہے تو اس کے بعد یہ ہوتا ہے کہ،

Unless it is rebutted by the higher court the person is guilty.

However, they have revived the services of that gentleman

جناب سپیکر، شکریہ۔ وزیر صحت کی بات سنیں۔

سید مجاہد علی شاہ، جناب والا! میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ۔۔

جناب سپیکر، شاہ صاحب ادھر سے کافی باتیں ہو چکی ہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ جی، وزیر صحت!

سید مجاہد علی شاہ، جناب والا! میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ رپورٹ میں ڈاکٹروں نے یہ بھی کہا ہے کہ اس کو دوبارہ اسی سیٹ پر لگایا جائے گا؟

جناب سپیکر، وہ بتانے لگے ہیں۔ ان کی بات سن لیں۔ جی، وزیر صحت!

وزیر صحت، جناب والا! یہ صفحہ نمبر 8 ہے ہائیکورٹ میں authenticated میڈیکل بورڈ کی رپورٹ ہے۔

Recently, it was examined by the Standing Medical Board on 13 6.02 and its opinion is as under: He is a case of diabetes with complications. He has got hypertension, nephropathy and retinopathy and neuropathy His E.C G shows non specific changes He is also very tense which makes his diabetes brittle He needs constant medical treatment and supervision.

(interruption)

جناب سپیکر، آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ شاہ صاحب! سوال کیا ہے تو اب سن بھی لیں۔

وزیر صحت: جناب سپیکر! اس کے بعد جو آخری پیرا ہے وہ بھی میں پڑھ دیتا ہوں۔

Sub heading (10) For the foregoing reasons, the petition is accepted. The petetioner's sentence of imprisonment and fine is suspended and he is allowed bail subject to his furnishing bail bonds in sum of Rs 50 00 lacs with two sureties each to the satisfaction of court

جناب والا! سزا یعنی fine اور imprisonment دونوں معطل ہو چکی ہیں۔ یہ ہائیکورٹ کا فیصلہ ہے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب والا! کیا ہائیکورٹ کے اس آرڈر میں یہ لکھا ہے کہ موصوف کو اس سیٹ پر بھی براجمان کر دیا جائے۔

جناب سپیکر، بگو صاحب! میری بات سنیں کہ جب سزا معطل ہو چکی ہے پھر تو وہ بحال ہو سکتا ہے۔ آپ کا موقف یہ تھا کہ صرف bail ہونے پر اس کو بحال کر دیا گیا ہے لیکن ہائیکورٹ نے اپنے فیصلے میں یہ لکھا ہے کہ اس کی سزا معطل کر دی گئی ہے۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب والا! کیا وزیر موصوف یہ بتا سکتے ہیں کہ حکومت نے ہائیکورٹ کے

اس فیصلے کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل کی ہے یا فل بنچ میں اپیل کی ہے۔ اس کی وضاحت فرمادیں۔

جناب سپیکر، وزیر موصوف صاحب یہ فرمائیں کہ حکومت نے اس فیصلے کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل کی ہوئی ہے؟

چودھری اصغر علی گجر، جناب والا! میری بات بھی ساتھ لے لیں اور وزیر موصوف اکٹھا جواب دے دیں۔

وزیر صحت، جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ،

جناب سپیکر، آپ پھر ان دونوں کا اکٹھا ہی جواب دے دیں۔

چودھری اصغر علی گجر، جناب والا! بات بڑی مختصر سی ہے کہ ایک آدمی پر الزام لگا اس کے بعد نیب کی طرف سے اسے سزا دے دی گئی۔ اب محکمے کے اندر یہ روایت ہے اور سب جگہ پر ایسا ہوتا ہے اور سب لوگ جانتے ہیں کہ جب کسی کو ایک دفعہ سزا ہو جائے' ٹھیک ہے اس کی سزا معطل ہوئی ہے' اس کو بری نہیں کیا گیا یعنی اس کی سزا کو ختم نہیں کیا گیا' اس کی سزا کو دوبارہ فیصلے کے لئے معطل کیا گیا ہے۔ اس کو اس وقت تک بحال نہ کیا جائے۔ اس کو سروس سے معطل رکھا جائے۔ معطل کا یہ مقصد نہیں ہے کہ اس کو سروس سے نکال دینا ہے۔ معطل اس لئے کیا جائے' اسے کہا جائے کہ جب تک آپ باعزت بری نہیں ہو جاتے اس وقت تک آپ معطل رہیں گے۔ بات تو معطلی کی ہے۔ اس سے یہ ظاہر ہو گا کہ محکمہ corruption کے خلاف ہے اور وہ corruption کو روکنا چاہتا ہے۔ اگر اسے suspend نہیں کریں گے تو اس کا مطلب ہے کہ محکمہ کرپشن کو تحفظ دے رہا ہے۔ صرف اتنی بات ہے کہ suspend کر سکتے ہیں تو یہ suspend کیوں نہیں کیا۔

وزیر صحت، جناب سپیکر! جب ہائیکورٹ نے اس کی سزا اور fine دونوں کو suspend کر دیا تو جب تک یہ معاملہ finalize نہیں ہو گا تو محکمہ کیسے اسے suspend کر سکتا ہے؟

جناب سپیکر، ان کا سوال یہ ہے کہ ہائیکورٹ نے اسے بری نہیں کیا بلکہ اس کی سزا suspend ہوئی ہے' ہائیکورٹ اس کی سزا suspend کرتا ہے تو کیا محکمہ اسے بحال کر سکتا ہے؟

وزیر صحت، جناب سپیکر! یہ محکمے کی صوابدید ہے۔ محکمہ اس کے خلاف انکوائری کر رہا ہے۔ جب انکوائری اور ہائیکورٹ کا فیصلہ آجائے گا تو ہم ایکشن لے لیں گے۔

جناب سپیکر، Adjournment Motions کا ٹائم ختم ہوتا ہے۔ اب ہم غیر سرکاری ارکان کی کارروائی شروع کرتے ہیں۔ پہلے پنجاب ہیلتھ فاؤنڈیشن کا بل take up کرتے ہیں۔ سید احسان اللہ وقاص صاحب!۔۔۔

MR AHAD MALIK: Why is the Law Ministry so much interested and given the instructions. He should know that suspended mean only till the disposal of the appeal. It does not mean he has been acquited. Action should be taken against the person.

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، صدیقی صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ پلیز آپ تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب سپیکر! آپ ہمیں بولنے کا موقع نہیں دے رہے اس پر میں احتجاجاً واک آؤٹ کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز رکن ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

سید مجاہد علی شاہ، جناب سپیکر! اگر آپ نے ہماری بات نہیں سننی تو ہم بھی واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز رکن ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! ہمارے دو معزز ممبران واک آؤٹ کر گئے ہیں انہیں واپس لانے کے لئے کسی کو بھیجیں۔

جناب سپیکر، اخبار میں آ گیا ہو گا۔ آپ پلیز ان کو لے آئیں۔

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! کوئی سرکاری بندہ بھیجیں۔

جناب سپیکر، منسٹر ایجوکیشن سے گزارش کروں گا کہ وہ معزز اراکین کو واپس ایوان میں لے آئیں۔

راجہ ریاض احمد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی فرمائیں!

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر! ملاں مثری الائنس ہونے کے بعد ایم۔ایم۔اے کے دوست ہماری طرف بیٹھے ہوئے ہیں۔ انہیں سرکاری بنچوں پر جگہ دی جائے۔ ہمارا اپوزیشن کا سارا ٹائم ایم۔ایم۔اے والے دوست لے لیتے ہیں۔ مہربانی کر کے اس ملاں مثری الائنس کو حکومت کے ساتھ شامل کریں اور انہیں وہاں پر سیٹیں دی جائیں۔

جناب سپیکر: سید احسان اللہ وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! پہلے میں ان کی بات کا جواب عرض کرنا چاہتا ہوں۔ گزارش یہ ہے کہ کچھ دن پہلے بے نظیر صاحبہ کا یہ بیان اخبارات میں شائع ہوا کہ مشرف کی امریکہ کے متعلق جو بھی پالیسیاں ہیں میں پوری طرح ان کے ساتھ ہوں۔ (قطع کلامیاں) مشرف نے افغانستان کے اندر جو کچھ کیا' ان کی چیئرپرسن نے اسے support کیا' عراق کے اندر امریکہ نے جو کچھ کیا ان کی چیئرپرسن نے اسے بھی support کیا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

الائنس تو بے نظیر اور مشرف کا ہوا ہے اور وہ مستقل الائنس ہے۔ وہ مشرف کی تمام پالیسیوں کو support کر رہی ہیں۔ یہ آدھی رات کے وقت بیٹھ کر ان کے ساتھ معاہدے کرتے ہیں اور اپنی وزارت عظمیٰ کے سودے کرتے ہیں۔ یہ اس بات پر تیار ہیں اور انہوں نے یہ بات 10 دفعہ کہی ہے کہ صرف بے نظیر کو واپس آنے دیا جائے تو یہ سارے کا سارا ایل۔ایف۔او ماننے کے لئے تیار ہیں۔ یہ مشرف کو صدر کیا' یہ تو اسے خدا ماننے کے لئے تیار ہیں کہ بے نظیر کو واپس آنے کی اجازت دی جائے۔ یہ کس منہ سے باتیں کرتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

"دامن کو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ"

جناب سپیکر: راجہ ریاض احمد!

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! اگر اخبار کی بات کرنی ہے تو فیاض الحسن چوہان نے اخبار میں کہا ہے کہ مولویوں نے 2۔ارب ڈالر لے کر حکومت سے معاہدہ کیا ہے۔(شیم، شیم)(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر، پلیز، تشریف رکھیں۔ خان صاحب! کافی بات ہو گئی ہے۔۔۔جی سمیع اللہ خان صاحب!

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! جب سے یہ agreement ہوا ہے یہ حقیقت ہے کہ پورے ملک میں اس agreement کے حوالے سے ایک بحث و مباحثہ جاری ہے اور لوگ اپنے اپنے نقطہ نظر سے اسے سمجھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یقینی بات ہے کہ ایم۔ایم۔اے کا ایک نقطہ نظر ہے، (ق) لیگ کا ایک نقطہ نظر ہے، اسی طرح مسلم لیگ (ن)، پیپلز پارٹی اور اے۔آر۔ڈی کا بھی ایک نقطہ نظر ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ agreement آئین 1973 کی basic spirit کے خلاف ہے۔ اس پر میں صرف ایک بات کروں گا کہ ٹھیک ہے پریس میں ملاں عثری الائنس یا ملاں مشرف الائنس کا نام آرہا ہے لیکن میں اس پر بات نہیں کروں گا۔ میں صرف ایک نکتے پر بات کروں گا کہ ہمارے ایم۔ایم۔اے کے دوستوں کا پچھلے ایک سال سے پاکستان کی عدلیہ کے بارے میں یہ موقف رہا ہے کہ جب بھی کوئی آمر اس ملک میں اقتدار حاصل کرتا تھا تو پاکستان کی عدلیہ نظریہ ضرورت کے تحت اسے اجازت دیتی تھی۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! میرا ایک ہی پوائنٹ ہے۔ آپ پاکستان کی عدلیہ کے فیصلے اٹھا کر دیکھیں انہوں نے ہر آمر کے فیصلے کے اوپر یہ لکھا کہ ہم اس غیر آئینی اقدام کو برداشت کر رہے ہیں۔ میرا زور اس بات پر ہے کہ ہمارے ایم۔ایم۔اے کے دوست اور ہم بھی عدلیہ کے اس اقدام کو ہدف تنقید بناتے رہے، انہوں نے بھی اس غیر آئینی اقدام کو لفظ "برداشت" کیا اور کہا کہ ہم اس غیر آئینی اقدام کو نظریہ ضرورت کے تحت برداشت کر رہے ہیں لیکن ہمارے دوستوں نے جن کا میں احترام بلکہ میں تو ان کے نقطہ نظر کا بھی جمہوریت کے حوالے سے احترام کرتا ہوں، نہ صرف پرویز مشرف کو وردی سمیت اس ملک کا صدر مانا بلکہ 3 سال سے پرویز مشرف کے ہر کام، اس کے ہر آرڈیننس، یہ فارن پالیسی کی بات کرتے ہیں تو میں ان سے کہتا ہوں کہ میرے دوستو! جب آپ نے اسے سب کچھ مان لیا تو اس کے بعد کہاں افغانستان کی بات اور کہاں عراق کی بات؟ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر، خان صاحب! تشریف رکھیں۔ پلیز تشریف رکھیں۔ وقاص صاحب! آپ بل پیش کریں۔ کسی بھی دوست کا پوائنٹ آف آرڈر valid نہیں ہے۔ سید احسان اللہ وقاص صاحب! آپ اپنا بل پیش کریں پلیز۔ (قطع کلامیاں)

آپ سب تشریف رکھیں۔ پلیز تشریف رکھیں۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میں بل پیش کرتا ہوں لیکن ایک فقرہ مجھے کہہ لینے دیں۔

جناب سپیکر، شاہ صاحب! اس طرح لمبی بحث چھڑ جائے گی۔ آپ بل پیش کریں۔ اس بات کو چھوڑیں۔

سید احسان اللہ وقاص، جن ججوں نے مشرف کو 3 سال دیئے تھے ہم نے ان سب کو باہر نکلوا دیا ہے۔ انہیں تو ہمارا شکریہ ادا کرنا چاہئے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر، خان صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ پلیز تشریف رکھیں۔ شاہ صاحب! آپ بل پیش کریں پلیز۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

مسودہ قانون

مسودہ قانون (ترمیم) دی پنجاب ہیلتھ فاؤنڈیشن مصدرہ 2003

جناب سپیکر، سید احسان اللہ وقاص صاحب! بل پیش کریں۔

SYED IHSAN ULLAH WAQAS: I move that the leave be granted to introduce the Punjab Health Foundation (Amendment) Bill 2003.

MR SPEAKER: The motion moved is -

"That leave be granted to introduce the Punjab Health Foundation (Amendment) Bill 2003, (Bill No 18 of 2003)."

MINISTER FOR HEALTH: I oppose it, Sir.

MR SPEAKER: The motion moved and the question is -

"That leave be granted to introduce the Punjab Health Foundation (Amendment) Bill 2003, (Bill No.18 of 2003) "

جناب سپیکر: جی، سید احسان اللہ وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! ہیلتھ فاؤنڈیشن کا ادارہ پنجاب گورنمنٹ نے قائم کیا۔ اس کے لئے وسائل پنجاب گورنمنٹ فراہم کرتی ہے اور اس کے لئے سارا بجٹ پنجاب گورنمنٹ فراہم کرتی ہے۔ میں نے جو ترمیم پیش کی ہے اس میں صرف ایک بات کا مطالبہ کیا ہے کہ،

the annual report of the activities and performance of the Foundation shall be laid before the Assembly for discussion.

میں نے صرف یہ مطالبہ کیا ہے کہ اس پنجاب اسمبلی کی منظوری سے بجٹ ہیلتھ فاؤنڈیشن کو فراہم کیا جاتا ہے اور اس کی سالانہ کارکردگی رپورٹ اس اسمبلی میں آنی چاہئے۔ میں نے اسمبلی کے ارکان کے حقوق کے تحفظ کے لئے یہ بات کی ہے کہ یہ اسمبلی، یہ ادارہ ان کو فنڈز فراہم کرتا ہے تو ہمیں پتا ہونا چاہئے۔ یہ فاؤنڈیشن پانچ سال سے بنی ہوئی ہے۔ یہ اس لئے قائم کی گئی تھی کہ ڈاکٹروں کو کلینک بنانے کے لئے قرضے فراہم کئے جائیں گے اور اسی طرح مختلف ہسپتالوں کو مختلف مشینری خریدنے کے لئے فنڈز فراہم کئے جائیں گے لیکن بدقسمتی کی بات یہ ہے کہ اس فاؤنڈیشن نے پورے پانچ سال کے دوران ایک دھیلے کا کام بھی نہیں کیا، کسی کو فنڈز فراہم نہیں کئے۔ یہ کام نہیں کر رہی ہے اور میری ترمیم کی مخالفت کر کے حکومت ہیلتھ فاؤنڈیشن کی

بدعنوانیوں اور نااہلیوں پر پردہ ڈالنا چاہتی ہے۔ یہ نہیں بتانا چاہتے کہ ہیلتھ فاؤنڈیشن میں کیا ہو رہا ہے؟ جو ادارہ اس کام کے لئے بنے کہ لوگوں کو قرضہ دے اور وہ پانچ سال کے اندر ایک روپے کا بھی کسی کو قرضہ نہ دے۔ اس ادارے کو سرکاری افسران نے اپنی چراگاہ بنایا ہوا ہے اور صرف لاہور میں اپنی posting حاصل کرنے کے لئے ہیلتھ فاؤنڈیشن کے اندر وہ مختلف posts حاصل کر لیتے ہیں اور لاہور میں آ کر بیٹھ جاتے ہیں اور جو ادارہ ڈاکٹروں کو قرضے فراہم کرنے کے لئے، کلینکس بنانے کے لئے اور لوگوں کی صحت کا معیار بلند کرنے کے لئے قائم کیا گیا ہے، آپ بدقسمتی دیکھئے کہ ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ اس ادارے کی جو بھی کارکردگی ہے وہ اسمبلی کے اندر پیش کی جائے تو اس ترمیم کو بھی یہ حکومت تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ یہ بڑی بدقسمتی اور افسوس کی بات ہے اس لئے میں ایوان سے مطالبہ کرتا ہوں اور ان وزراء سے میں گزارش کرتا ہوں کہ میں آپ کے استحقاق کی بات کر رہا ہوں۔ میں نے اپنے لئے نہیں کہا کہ مجھے اس کی رپورٹ پیش کی جائے۔ میں نے کہا ہے کہ رپورٹ ایوان میں آئے اور ایوان اس کو دیکھے کہ اس میں کیا کام اچھا ہو رہا ہے اور کیا غلط ہو رہا ہے؟ اس کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے تجاویز دی جائیں۔ یہاں پر اور بے شمار محکموں کی رپورٹیں آ سکتی ہیں تو کیا ہیلتھ فاؤنڈیشن کون سی ایسی کوئی چھوٹی موٹی چیز ہے کہ جس کو یہ پوری طرح چھپا کر ڈبے کے اندر بند کر کے اس کے اوپر رضائی دے کر اور غلاف چڑھا کر رکھنا چاہتے ہیں۔ یہ اس کی رپورٹ پیش کرنے سے کیوں انکاری ہیں؟ مجھے اس بات کی سمجھ نہیں آتی۔ اس لئے میں ایوان سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ میری اس ترمیم کی تائید کرے اور حمایت کرے تاکہ اس ترمیم کو منظور کیا جائے اور ہیلتھ فاؤنڈیشن کی رپورٹ اس ایوان کے اندر آئے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جناب ارشد محمود بگو!

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! یہ پنجاب ہیلتھ فاؤنڈیشن 1992 میں قائم ہوئی تھی اور اس کے کچھ مقاصد تو احسان اللہ وقاص صاحب نے بتائے ہیں اور کچھ بنیادی مقاصد بیان کئے گئے تھے کہ اس نے ہسپتالوں کو قرضہ جات جاری کرنے ہیں، وہاں پر فرنیچر، وہاں پر آلات، جتنی بھی

مشینری ہے وہ فراہم کرتا ہے' ڈاکٹروں کو کلینک کے لئے صحت کے مسائل کو حل کرنے کے لئے قرضے دیتا ہیں لیکن گیارہ سال کے بعد آج ایوان میں جو ہم نے ترمیم پیش کی ہے۔ یہ ہم نے صرف اس لئے پیش کی ہے کہ اس ایوان کی supremacy کو قائم کیا جائے۔ جب پنجاب گورنمنٹ ہیلتھ فاؤنڈیشن کو feed کرتی ہے تو پنجاب گورنمنٹ کے سب سے بڑے ادارے پنجاب اسمبلی کو یہ حق ہے کہ وہ ہیلتھ فاؤنڈیشن سے یہ پوچھے کہ انھوں نے یہ جتنے اخراجات کئے ہیں اس کی رپورٹ ایوان میں پیش کریں۔ آپ کو یاد ہو گا کہ پچھلے دنوں بیت المال کی رپورٹ بھی ہمارے کہنے پر حکومت نے ایوان میں پیش کیا۔ حکومت کا یہ اقدام قابل تحسین ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ اس رپورٹ کو بھی ایوان میں پیش کیا جائے۔ ایوان اس پر غور و خوض کرے اور دیکھے کہ یہ اخراجات یا جو کچھ بھی دیا گیا ہے وہ کس طرح استعمال ہوا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح احسان اللہ وقاص صاحب نے بھی درخواست کی ہے تو میں بھی ان حکومتی بنچوں پر بیٹھے ہوئے اپنے دوستوں سے درخواست کروں گا کہ جو مثبت اور اچھی باتیں ہیں وہ حکومت کو مجبور کریں کہ وہ انھیں مانے۔ اس میں کسی جماعت کا مسئلہ نہیں ہے' کسی فرد کا مسئلہ نہیں ہے' کسی ایک شخص کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ اس ایوان اور پنجاب اسمبلی کی supremacy کا مسئلہ ہے۔ لہذا میں آپ کی وساطت سے حکومت سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ خدارا! اس ترمیم کو رہنے دیں۔ ان کو کیا تکلیف ہو گی کہ اگر یہ سالانہ رپورٹ اس ایوان میں پیش کر دی جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر، شکریہ۔ جناب محمد وقاص صاحب!

جناب محمد وقاص، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے اس سلسلے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہیلتھ کا جو سیکٹر ہے وہ انتہائی اہم ہے۔ صحت کا شعبہ بنیادی انسانی ضرورت کا ہے۔ حکومت پنجاب خود اتنے وسائل نہیں رکھتی کہ صحت کی سہولیات سب کو فراہم کی جائیں اس لئے پرائیویٹ سیکٹر کو encourage کرنے کے لئے اس نے یہ فاؤنڈیشن بنائی کہ ڈاکٹر خود اپنے کلینکس اور ہسپتال بنائیں لیکن جس طرح یہ بات سامنے آئی ہے کہ گزشتہ پانچ چھ سال میں اس

فاؤنڈیشن نے کوئی کارکردگی نہیں دکھائی بلکہ ہیلتھ سیکٹر کو promote کرنے کے لئے کوئی قرضہ یا کوئی سکیم جاری نہیں کی۔ یہ اس لئے ہوا ہے کہ یہاں پر جمہوری نظام نہیں تھا اور اس کو چیک کرنے کے لئے اسمبلی بھی نہیں تھی۔ الحمدللہ اب پنجاب اسمبلی قائم ہے اور عوامی نمائندگی موجود ہے تو اس ایوان کا یہ حق ہے کہ اس سیکٹر کو چیک کیا جائے اور اس میں مزید transparency پیدا کی جائے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی' وزیر صحت!

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' وزیر صحت!

وزیر صحت، جناب سپیکر! پنجاب ہیلتھ فاؤنڈیشن 1992 کے تحت قائم شدہ خود مختار ادارہ ہے۔ اس فاؤنڈیشن میں ایک بورڈ آف ڈائریکٹرز ہے۔ بورڈ آف ڈائریکٹرز کی سال میں تین چار دفعہ میٹنگ ہوتی ہے اور پنجاب ہیلتھ فاؤنڈیشن کی کارکردگی اور حسابات کو جانچنے کے لئے آڈیٹر جنرل آف پاکستان سالانہ آڈٹ کرتا ہے۔ پھر یہ آڈٹ شدہ اکاؤنٹ اسمبلی میں بذریعہ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی پیش کیا جاتا ہے تو ایک mechanism already establish ہے جبکہ double check mechanism establish ہے۔ پھر اس کے علاوہ ہمارے پاس اور بھی مثالیں ہیں۔ پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن ہے' پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن ہے اور پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی انسٹیٹیوٹ ہے جن کی رپورٹ اسمبلی میں پیش نہیں کی جاتی کیونکہ already ایک چیکنگ کا mechanism established ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی۔ فرمائیں!

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ فاضل وزیر نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ اس کے بورڈ آف ڈائریکٹرز ہیں اور ڈائریکٹرز کی میٹنگز ہوتی ہیں اور اس کے اکاؤنٹس کا آڈٹ کر کے P.A.C

میں پیش کر دیا جاتا ہے۔ میں نے اس پر جو amendment move کی ہے وہ یہ نہیں ہے کہ اس کے صرف اکاؤنٹس ہی یہاں پر پیش کر دیئے جائیں بلکہ اس کی پوری کارکردگی کے بارے میں کہ انہوں نے کیا کام کیا ہے؟ ان کی working کیا رہی ہے؟ کتنے لوگوں کے ساتھ اس نے dealing کی ہے؟ اس کی رپورٹ یہاں پر آنی چاہئے۔ چونکہ یہ جو براہ راست حکومتیں ہیں ان کی بنیادی ذمہ داری لوگوں کو امن و امان مہیا کرنا اور اس کے بعد صحت اور تعلیم کی سہولتیں مہیا کرنا ہے۔ کسی بھی حکومت کے لئے یہ سب سے بنیادی ذمہ داری سمجھی جاتی ہے کہ پہلے امن و امان پھر تعلیم اور اس کے بعد صحت۔ چونکہ یہ صحت کے محکمے کے ساتھ ایک اہم ترین معاملہ ہے اور اس میں عام افراد کی صحت کو بہتر بنانے کے لئے یہ اسمبلی یقینی طور پر کچھ نہ کچھ تجاویز دے گی۔ اس کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے کوشش کی جائے گی۔ اس کا موازنہ کرنا کہ سمال انڈسٹریز کارپوریشن کے ساتھ اس کا کوئی موازنہ نہیں ہے۔ سمال انڈسٹریز کارپوریشن کا عوام کے ساتھ براہ راست کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ عوام کی صحت کے ساتھ، عوام کے ساتھ اس ادارے کا ایک براہ راست تعلق ہے اس لئے ہم یہ چاہتے ہیں کہ اگر اس کی کارکردگی رپورٹ یہاں پر پیش ہوگی تو اس کے نتیجے میں یقینی طور پر اس اسمبلی کے فاضل ممبران خواہ ان کا تعلق حکومتی بنچوں سے ہو یا اپوزیشن سے ہو، وہ اس کے لئے ایسی تجاویز دیں گے کہ جس سے اس کی کار کردگی کو بہتر بنایا جا سکتا ہے۔ پھر اس ادارے کی طرف سے جب اس کو فنڈز فراہم کئے جاتے ہیں تو اس کی رپورٹ یہاں اس ادارے کے اندر آنا اس ادارے کی بہتری کے لئے مفید ہوگا اس لئے میں اس amendment پر stress کرتا ہوں اور حکومتی بنچوں کے فاضل ممبران سے بھی گزارش کرتا ہوں کہ وہ اس معاملے میں ہمارا ساتھ دیں۔

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved and the question is -

"That leave be granted to introduce the Punjab Health Foundation (Amendment) Bill 2003, (Bill No 18 of 2003)

(The motion was lost.)

چودھری زاہد پرویز: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی فرمائیے!

چودھری زاہد پرویز، جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو ہمارے ایم۔ایم۔اے والے ہیں، جو یہ بل پیش کریں اس کو منظور کر لیا جائے۔ اب یہ اپوزیشن والے تو تصور نہیں ہوتے۔ جیسا کہ انہوں نے آپ کے صدر کو تسلیم کر لیا ہے، جو انہوں نے اقدامات کئے ہیں وہ تسلیم ہو گئے ہیں تو میری یہ گزارش ہے کہ ان کے بل کو منظور کر لیا کریں۔ میری ان کے لئے یہ سفارش ہے۔

قراردادیں (مفاد عامہ سے متعلق)

جناب ڈپٹی سپیکر، اب قرار دادیں take up کی جاتی ہیں اور پہلی قرارداد سید اعجاز حسین بخاری کی ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! گزارش ہے کہ یہ قرارداد میں نے بھی ان کے ساتھ مل کر move کی تھی اس لئے مہربانی فرمائیں کہ مجھے یہ قرارداد move کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اس میں آپ کا نام تو نہیں ہے۔ اس میں سید اعجاز حسین بخاری صاحب کا نام ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، جب میں نے پیش کی تھی تو اس وقت اصل mover تو میں ہی تھا۔ یہ تو نقلی mover ہے اس کو وزراء نے یہاں سے بھگا دیا ہے۔ اس لئے مہربانی کریں اور ان کے ایماء پر مجھے move کرنے دیں۔ یہ بڑا اہم مسئلہ ہے۔ مہربانی کریں اور move کرنے کی اجازت دیں۔ اس کے بعد جو اس کے ساتھ ہونا ہے وہ تو ہمیں نظر آ رہا ہے لیکن براہ مہربانی move کرنے کی اجازت دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، balloting ہوتی ہے جن کا نام نکلتا ہے وہی move کرتا ہے۔ آپ کا نام اس میں نہیں ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، آپ اس کا ریکارڈ چیک کروا کر دیکھ لیں۔ اگر اس میں میرا نام نہ ہو تو آپ

اسے دیکھ لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کو pend کیا جاتا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص: یہ بڑا اہم مسئلہ ہے۔ اس کو یہاں پر discussion میں آنے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس لئے ہم نے اس کو pend کر دیا ہے۔ Let's check the record

دوسری قرارداد ملک ابرار احمد صاحب اور چودھری محمد ایاز صاحب کی ہے۔

کنٹونمنٹ بورڈ میں شامل سول آبادیوں کو متعلقہ تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن کے حوالے کرنا

ملک ابرار احمد: ہماری قرارداد یہ ہے کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ صوبہ کے تمام کنٹونمنٹ بورڈ میں شامل سول آبادیوں کو متعلقہ ٹی۔ایم۔اے کے حوالے کیا جائے۔"

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: I oppose it, Sir

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ صوبے کے تمام کنٹونمنٹ بورڈ میں شامل سول آبادیوں کو متعلقہ ٹی۔ایم۔اے کے حوالے کیا جائے۔"

ملک ابرار احمد: جناب سپیکر! یہ قرارداد کنٹونمنٹ کے رہائشیوں کا دیرینہ مطالبہ ہے کیونکہ وہ لوگ آزادی سے پہلے کنٹونمنٹ ایکٹ 1924 کی زد میں ہیں اور یہ قانون سویلین کو ان کے جائز حقوق نہیں دیتا اور ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم اس قانون کے حوالے سے اور ان لوگوں کے حقوق کے حوالے سے وفاقی حکومت کو سفارش کریں کہ کنٹونمنٹ کی سویلین آبادیوں کو ان کے بنیادی حقوق دیئے

جائیں کیونکہ سب سے زیادہ ٹیکس سویلین آبادی دے رہی ہے لیکن سہولیات نہ ہونے کے برابر ہیں۔ شکریہ

جناب ارشد محمود بگو، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! یہ بڑی اہم قرارداد ہے جو فاضل دوست نے پیش کی ہے۔ اس میں صورتحال یہ ہے کہ بعض ایم۔پی۔ایز کے حلقوں میں کنٹونمنٹ کا ایریا آتا ہے۔ میرا سیالکوٹ سے تعلق ہے اس میں بھی کنٹونمنٹ بورڈ کا ایریا آتا ہے۔ اب اگر ہم وہاں پر کوئی ڈویلپمنٹ کرنا چاہتے ہیں یا کوئی اور وہاں پر کام کرنا چاہتے ہیں تو ہمارے لئے بڑی مشکلات ہیں اس لئے کہ وہاں پر فوج ہمیں کوئی کام نہیں کرنے دیتی۔ لہذا میرا خیال ہے اور اس میں کوئی قباحت بھی نہیں ہے کہ اس قرارداد کو منظور کر کے مرکزی گورنمنٹ کو سفارش کے لئے بھیج دیا جائے۔ یہ کوئی بری بات نہیں ہے۔ یہ وہاں کے لوگوں کے ترقیاتی کاموں کے لئے قرارداد پیش کی گئی ہے وہ بیچارے محروم ہیں۔ اب میں وہاں پر فنڈ دینا چاہتا ہوں لیکن وہاں پر سٹیشن کمانڈر یا جو وہاں کنٹونمنٹ بورڈ کا چیئرمین ہے وہ کہتا ہے کہ اس طرح ہم آپ کو یہاں پر خرچ نہیں کرنے دیں گے تو میری آپ سے اور اس ایوان سے بھی درخواست ہے کہ اس کو مرکزی گورنمنٹ کو بھیج دیا جائے تاکہ وہ اس پر غور و خوض کریں۔ اس میں حکومت کوئی نہ کوئی پیچھے اور positive آرڈر کرے گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صوبائی پیشہ ورانہ انتظامی ترقی، جناب سپیکر! فاضل محرک نے کہا ہے کہ سہولیات نہ ہونے کے برابر ہیں۔ میں آپ کی وساطت سے ان کی اطلاع کے لئے یہ عرض کروں گا کہ الیکشن ہوتا ہے، ممبر ہوتے ہیں اور elected صدر ہوتا ہے ان کا چیئرمین سٹیشن کمانڈر ہوتا ہے۔ یہ الگ الگ سسٹم ہے۔ لوکل گورنمنٹ کا ایک علیحدہ انتظام ہوتا ہے۔ سکیورٹی کی بناء پر اور ایڈمنسٹریشن کی بناء پر کنٹونمنٹ بورڈ کا علیحدہ طریقہ کار ہے۔ اس میں ایک سسٹم ہے خواہ وہ اوکاڑہ ہو، خواہ وہ کھاریاں ہو، کنٹونمنٹ بورڈ میں ڈویلپمنٹ ہوتی ہے اور اس کا ایک سسٹم ہے۔ یہ جو

ٹی۔ایم۔اے کو دینا چاہتے ہیں یہ devolution of power اور ضلعی حکومت کا حصہ ہے۔ یہ دو الگ الگ سسٹم ہیں ان کو اکٹھا نہیں کیا جا سکتا۔

جناب ارشد محمود بگو، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! برگیڈیئر صاحب نے جو یہاں فرمایا ہے میں ان کا جواب دینا چاہتا ہوں۔ ان کا اپنا ایک سسٹم ہے اور وہاں پر ڈویلپمنٹ ہوتی ہے' الیکشن ہوتے ہیں۔ ان کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آج تک جب یہ ضلعی حکومتوں کے الیکشن ہوتے ہیں اس کے بعد وہاں پر الیکشن نہیں ہوتے۔ بے یارو مددگار وہ علاقے بنے ہوتے ہیں اور ابھی تک وہاں کوئی الیکشن نہیں ہوا۔ جو ہم کر رہے ہیں وہ اپنے حلقے کے لوگوں کے لئے کر رہے ہیں۔ ان حلقوں کے کنٹونمنٹ بورڈ کے لوگوں نے ہمیں ووٹ دیئے اور ووٹ اس لئے دیئے ہیں کہ ہم ان کے ترقیاتی کام اور ان کے مسائل کو وہاں پر حل کروائیں۔ اگر ہم ان کے مسائل وہاں پر حل نہیں کروا سکتے' وہاں پر ترقیاتی کام نہیں کر سکتے تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ ان کو پنجاب گورنمنٹ سے نکال کر کسی اور جگہ ڈال دینا چاہئے تاکہ فوج ان کے ساتھ جو کرنا چاہتی ہے وہ کرے۔

CH. MUHAMMAD AYYAZ: Mr Speaker! I am on point of order on this resolution

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' آپ بولیں!

چودھری محمد ایاز، اگر کنٹونمنٹس کی ہسٹری کے متعلق بات کی جائے تو جب انگریزوں نے برصغیر پاک و ہند پر قبضہ کیا تو انہوں نے جو عارضی ملٹری کوارٹرز تھے یا کیمپس تھے ان کو کنٹونمنٹ کا نام دیا یا چھاؤنی کا نام دیا۔ اس کے بعد انہوں نے چند قوانین بنائے جن میں میونسپل facilities ان ملٹری troops کو دینے کے لئے یہ قوانین بنتے رہے اور آہستہ آہستہ یہ سلسلہ 1924 تک چلتا رہا اور 1924 میں ایک جامع قانون کنٹونمنٹ ایکٹ 1924 ہے اور کنٹونمنٹ کے علاقوں میں آج تک نافذ العمل ہے۔ کنٹونمنٹس کے علاقے اسی ایکٹ کے زیر انتظام کام کر رہے ہیں۔ 1924 میں یہ ایکٹ کونسل آف دی سٹیٹ میں جو اس وقت کے برٹش انڈین آرمی کے چیف آف کمانڈر تھے انہوں

نے پیش کیا۔ اگر ہم ان کے بل پیش کرنے کی جو تقریر تھی۔ اس کے الفاظ کو یہاں پر دہرائیں تو اس ایکٹ کی اصل روح اور مقصد تک پہنچ سکیں گے۔ اس کے الفاظ یہ تھے۔

As no doubt many honourable members of this House are aware...

we are in cases where it is physically and geographically possible to do so, separating of the purely military areas from the areas in which the civil population, unconnected with the troops, resides and reconstituting the latter as a local self governing body under the civil administration...

جناب والا! یہ الفاظ اس شخص کے ہیں جس نے اس بل کو پیش کیا اور کونسل آف دی سٹیٹ سے منظور کروایا یعنی اس ایکٹ کا اصل مقصد یہ ہے کہ جو کنٹونمنٹس کے ملٹری troops قیام پذیر ہوتے ہیں ان کی ویلفیئر، ڈسپلن اور صحت کے لئے جو قوانین بنائے جائیں ان پر عملدرآمد کیا جائے اور موجودہ ایکٹ 1924 کی سیکشن 3 دیکھی جائے تو اس میں کنٹونمنٹ کی definition دی گئی ہے کہ:

The central government may by notification in the official gazette declare any place or places in which any part of the regular forces or the regular air force of Pakistan is quartered of which being in the vicinity of any such places is or are required for the service of such forces to be a cantonment for the purposes of this Act

جناب والا! یہ ایکٹ اس لئے بنایا گیا کہ کنٹونمنٹس کے اندر جو ملٹری troops قیام پذیر ہوتے ہیں ان کی ویلفیئر کے لئے اگر اس ایکٹ کو پڑھا جائے تو اس میں تمام سپروائزری کنٹرول یا جو فنکشنز ہیں وہ آرمی آفیسرز کے پاس ہیں اور اختیارات اور اتھارٹیز بھی آرمی آفیسرز کے پاس ہیں حالانکہ دوسرے جو میونسپل لاز ہیں اگر انہیں دیکھا جائے یا جہاں پر مقامی حکومتیں قائم کی جاتی ہیں تو ان کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ وہاں کے مقامی لوگوں کو میونسپل سہولیات فراہم کی جائیں لیکن اس

ایکٹ کے تحت تمام تر اختیارات آرمی آفیسرز کو دینے کا مقصد یہ ہے کہ انہوں نے آرمی ملٹری troops کی ویلفیئر کے لئے کام کرنا ہوتا ہے لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ پاکستان کے اندر جب سول آبادی بڑھ چکی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ کنٹونمنٹ بورڈ کی اصل shape باقی نہیں رہی اور ہمیں نہ تو اس ایکٹ سے کوئی اختلاف ہے اور نہ آرمی کے جو اختیارات ہیں یا ملٹری troops کی سروسز کے لئے جو اختیارات آرمی آفیسرز کے پاس ہیں ہمیں ان سے بھی کوئی اختلاف نہیں۔ ہمارا موقف صرف اور صرف یہ ہے اور اس قرارداد کو پیش کرنے کا مقصد بھی یہ ہے کہ جو سول آبادی ان علاقوں میں قیام پذیر ہے وہ اپنے بنیادی حقوق سے محروم ہے مثلاً دیکھیں کہ آج سے اڑھائی سال پہلے پورے پاکستان کے اندر مقامی حکومتیں قائم کر دی گئیں لیکن کنٹونمنٹس آج تک اس چیز سے محروم ہیں اور وہاں کے سول رہائشی اس چیز کو suffer کر رہے ہیں اور دوسری بات یہ ہے کہ کنٹونمنٹس کے علاقوں میں سول آبادی کو شامل کرنے کے لئے جو mandatory requirements ہیں اس سیکشن 3 کی وہ بھی ضرور پوری ہونی چاہئیں۔ اس میں ایک اہم چیز یہ ہے کہ سول آبادیاں بڑھنے سے کنٹونمنٹس کی فنانشل liability اتنی زیادہ بڑھ گئی ہے کہ اس کے مقابلے میں ریونیو اتنے زیادہ نہیں ہیں کہ سول آبادی کے مسائل کو حل کر سکیں اس لئے ہماری استدعا ہے کہ جو بنیادی حقوق سول آبادیوں کے ہیں وہ انہیں دیئے جائیں اور آرٹیکل 32 of the Constitution میں لکھا گیا ہے کہ

The State shall encourage local government institutions composed of elected representatives of the areas concerned.

تو اس ایکٹ کے اندر جو ادارہ قائم کیا جاتا ہے جس کا نام کنٹونمنٹ بورڈ ہے۔ اس میں منتخب ممبر نہ ہونے کے برابر ہوتے ہیں اور official majority جو ہے وہ nominated لوگوں کے پاس ہوتی ہے تو اس لئے منتخب ممبرز کے پاس نہ تو کوئی اختیار ہوتا ہے اور نہ ہی وہ عوامی بھلائی کے لئے جو mandate لے کر آتے ہیں' جو سول آبادی کی نمائندگی کرتے ہیں' اس کے لئے کوئی کام کر سکتے ہیں تو اس لئے یہ وقت کی اہم ضرورت ہے کہ ان علاقوں کو جو سول آبادی ہے اس کو کنٹونمنٹ بورڈ

کے زیر انتظام سے نکالا جائے اور متعلقہ ٹی۔ایم۔اے کے حوالے کیا جائے تاکہ وہ لوگ اپنے بنیادی حقوق حاصل کر سکیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر، عامر فدا پراچہ اور محمد وقاص نے ملک ابرار احمد اور چودھری محمد ایاز کی پیش کردہ قرارداد میں ترمیم کی دو تحاریک پیش کی ہیں۔ پہلی تحریک عامر فدا پراچہ کی ہے وہ اپنی تحریک پیش کریں۔

جناب عامر فدا پراچہ، شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ مورخہ 6-1-2004 کو چودھری محمد ایاز اور ملک ابرار احمد کی طرف سے کنٹونمنٹ کے حوالے سے مفاد عامہ کی ایک قرارداد پیش کی جارہی ہے اس میں میری طرف سے مندرجہ ذیل الفاظ کو شامل کیا جائے۔

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ صوبہ کے تمام کنٹونمنٹس میں شامل سول آبادیوں اور دیہاتی علاقہ جات کو متعلقہ ٹی۔ایم۔اے کے حوالے کیا جائے۔"

جناب سپیکر! میں نے اس میں دیہاتی علاقہ جات کا بھی حوالہ دیا ہے اور اس میں جو ابھی فاضل رکن نے باتیں کی ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے بڑی تفصیل کے ساتھ بات کی ہے۔ اس میں، میں صرف اتنا اضافہ کرنا چاہوں گا کہ اگر وہاں پر الیکشن ہو بھی جائیں، اگر وہاں پر representatives موجود بھی ہوں تو اس کے باوجود اگر آپ وہاں پر آبادی کا دباؤ دیکھیں گے تو آپ کو یہ محسوس ہوگا کہ ان کے لئے یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ وہ وہاں پر لوگوں کو سہولیات فراہم کر سکیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، let me first repeat پھر اس کے بعد آپ بحث کریں۔

MR AMIR FIDA PIRACHA: I am sorry, Sir

جناب ڈپٹی سپیکر، یہ ایک تحریک پیش کی گئی ہے کہ متذکرہ قرارداد میں مندرجہ ذیل الفاظ کو شامل کیا جائے۔

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ صوبہ کے تمام کنٹونمنٹس میں شامل سول آبادیوں اور دیہاتی علاقہ جات کو متعلقہ ٹی۔ایم۔اے کے حوالے کیا جائے۔"

وزیر قانون و پارلیمانی امور ، جناب سپیکر! اس میں میری دو حوالوں سے یہ گزارش ہے کہ ایک تو جو بنیادی قرارداد ہے اس کو میں oppose کر چکا ہوں تو یہ اگر ترمیم منظور بھی ہوتی ہے تو اس میں بنیادی قرارداد کا حصہ بنتا ہے اور اس کو میں نے oppose کرنا ہے لیکن تکنیکی طور پر یہ ترمیم بنتی نہیں ہے کیونکہ اس کا تین دن کا clear cut نوٹس نہیں ہے۔ اس لئے میری استدعا ہے کہ تکنیکی طور پر اس کو valid قرار نہ دیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر، اس میں لیگل پوزیشن جو راجہ صاحب نے بتائی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس کے دو دن کے نوٹس ہونے چاہئیں چونکہ نوٹس نہیں ہوئے اس لئے اس وقت اسے take up نہیں کیا جا سکتا۔

رانا ثناء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی رانا صاحب!

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ یہ ترمیم آپ کی اجازت سے move ہو چکی ہے اب اس کو withdraw نہیں کیا جا سکتا۔ اگر انہوں نے oppose کرنا ہے تو کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ترمیم کی بات کر رہا ہوں۔

رانا ثناء اللہ خان، آپ نے اس کی اجازت دی' یہ circulate ہوئی اور اس کے بعد انہوں نے اسے move کیا۔ چیئر rules کو تین دن یا دو دن relax کر سکتی ہے۔ جب آپ نے move کرنے کی اجازت دے دی ہے تو understanding یہی ہے کہ آپ نے متعلقہ رولز کو relax کر دیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ان کی ترمیم میں نے پڑھی ضرور ہے لیکن اس میں ابھی فیصلہ تو نہیں لیا تھا۔

رانا ثناء اللہ خان، move تو ہو چکی ہے لہذا اب وہ اسے oppose کریں یا تو move کرنے کی اجازت نہ دی ہوتی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اس کا دو یا تین دن کا نوٹس نہیں بنتا۔ قرارداد پیش ہوئی آپ نے اسے پڑھا اور میں نے اسے oppose کیا اور تکنیکی طور پر اسے oppose کیا اور یہ point out کیا کہ اس کا نوٹس requirement پوری نہیں کرتا۔ اس پر آپ نے فیصلہ دینا ہے کہ کیا یہ amendment valid ہے یا نہیں اور اگر یہ لیگل requirement پوری نہیں کرتی تو یہ valid نہیں ہے۔ یہ فیصلہ آپ نے دینا ہے۔

جناب عامر فدا پراچہ، جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے درخواست کروں گا کہ میں اس بات کو مانتا ہوں کہ یہ نوٹس کی بات کرتے ہیں تو میں اس کو بھی admit کرتا ہوں لیکن میں ان سے درخواست کروں گا کہ basically میرا جو حلقہ ہے اس میں ---

وزیر قانون و پارلیمانی امور ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی لا منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور ، جناب سپیکر! میں نے تکنیکی طور پر ایک چیز پوائنٹ آؤٹ کی ہے اور جس طرح رانا صاحب نے فرمایا ہے کہ جناب کے پاس اختیار ہیں اور اگر آپ rules relax کر کے اس کو قرارداد کا حصہ بنانا چاہتے ہیں تو بے شک بنا لیں۔

MR DEPUTY SPEAKER: So in that case I relax the rules and giving him the floor. (Interruption)

جناب عامر فدا پراچہ، شکریہ جناب سپیکر! میں گزارش کر رہا تھا کہ میرے حلقے کا کچھ حصہ کنٹونمنٹ میں شامل ہے اور میں نے جو amendment دی ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ جب میں نے تحریک پڑھی تو دیکھا کہ اس میں صرف سول آبادیوں کا ذکر ہے۔ دیہاتی علاقے کا ذکر نہ ہے۔ حالانکہ راجہ بشارت صاحب کے علاقے میں بھی ایک دیہاتی علاقہ ایسا ہے جو Cantonment میں شامل ہے۔ بنیادی طور پر میں ان کی ترجمانی کرنا چاہ رہا تھا۔ میں گزارش کر رہا تھا کہ اگر آپ ڈسٹرکٹ راولپنڈی کے حوالے سے دیکھیں گے تو وہاں پر 170 یونین کونسلیں ہیں اور ان میں موجودہ آبادی 33 لاکھ 63 ہزار 9 سو 11 ہے۔ اس طرح ہر یونین کونسل میں population کی تعداد 19788 بنتی

ہے۔ اسی طرح جب آپ اس کو تحصیل کے ساتھ compare کرنا چاہیں گے تو اس میں 70 یونین کونسلیں ہیں اور وہاں کی آبادی کی شرح 12 لاکھ 99 ہزار 71 7 ہے' اس طرح اس کی ratio 18 ہزار 88 5 ہو گی۔ جب آپ اس کو Cantonment کے ساتھ compare کریں گے تو آپ دیکھیں گے کہ اس وقت Cantonment میں دس وارڈ ہیں اور جو آبادی ہے وہ 6 لاکھ 27 ہزار 841 ہے۔ اب اس آبادی کے لئے ایک وارڈ میں 62 ہزار سے زیادہ population موجود ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ موجودہ Cantonment Board جس کے وہاں پر اس وقت الیکشن بھی نہ ہوئے ہیں اور وہ proper طریقے سے موجود بھی نہیں ہے۔ اگر وہ موجود بھی ہوں جیسا کہ پہلے بھی کہا گیا کہ وہاں پر نمائندگی نہیں ہوتی تو 62 ہزار کی population پر ایک وارڈ میں کام بھی عملاً نہیں ہے اس لئے میں گزارش کروں گا کہ اس قرارداد کو منظور کرتے ہوئے وفاقی حکومت سے سفارش کی جائے کہ اس میں ترمیم کی جائے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر، یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ متذکرہ قرارداد میں مندرج ذیل الفاظ کو شامل کیا جائے۔

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ صوبہ کے تمام کنٹونمنٹس میں میں شامل سول آبادیوں اور دیہاتی علاقہ جات کو متعلقہ ٹی۔ایم۔اے کے حوالے کیا جائے"

(تحریک نامنظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر، دوسری تحریک جناب محمد وقاص صاحب کی طرف سے ہے۔

جناب محمد وقاص، جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ملک ابرار اور چودھری محمد ایاز صاحب کی طرف سے پیش کی جانے والی قرار داد میں وارد ہونے والے لفظ "سول" کے بعد الفاظ "بشمول دیہی" ایزاد کئے جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ متذکرہ قرارداد میں وارد ہونے والے لفظ "سول" کے بعد الفاظ "بشمول دیہی" ایزاد کئے جائیں۔ جی' وزیر قانون!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: I oppose it sir.

جناب ڈپٹی سپیکر ، وزیر قانون اس کو oppose کرتے ہیں۔ جی وقاص صاحب! This is also similar question جس میں technically اس کا بھی نوٹس نہیں ہے لیکن I relax rules and give you the floor.

جناب محمد وقاص، جناب سپیکر! شکریہ آپ نے مجھے موقع دیا' اس سے پہلے میرے بھائی عامر فدا پراچہ صاحب نے بھی اس پر بات کی انہوں نے دیہات کا ذکر تو کیا لیکن اس پر کوئی بات نہیں کی۔ Cantonment Board میں دو قسم کی آبادیاں ہوتی ہیں۔ ایک وہ آبادی ہوتی ہے جسے شہری علاقہ قرار دیا جاتا ہے اور دوسری وہ آبادی ہوتی ہے جسے دیہی علاقہ قرار دیا جاتا ہے۔ شہری علاقے میں پھر بھی کچھ نہ کچھ ترقیاتی کام ہوتے ہیں اور اس کی خوبصورتی کے لئے کام کئے جاتے ہیں لیکن جو دیہی علاقہ ہوتا ہے وہ نہ صرف کسمپرسی کا شکار ہوتا ہے بلکہ اس کا کوئی پرسان حال بھی نہیں ہوتا۔ میں آپ کے سامنے کچھ مثالیں پیش کرتا ہوں۔ دیہی علاقے میں جب زمین کی خرید و فروخت ہوتی ہے تو ان لوگوں کو دہرا ٹیکس دینا پڑتا ہے۔ ایک ٹیکس رجسٹری کرانے کے لئے پٹواری کے ذریعے تحصیل میں دیتے ہیں اور دوسرا ٹیکس Cantonment Board کو دیتے ہیں اور این۔او۔سی لیتے ہیں۔ اس کے علاوہ ایک اور مسئلہ بھی ہوتا ہے کہ Cantonment Board زمین کی قیمت مقرر کرتا ہے اور اس پر tax charge کرتا ہے۔ زمین کی مثلاً قیمت 25 ہزار روپے کمال ہوتی ہے اور Cantonment Board نے اس کی قیمت ایک لاکھ روپے مقرر کی ہوتی ہے تو وہ شخص پچیس یا تیس ہزار کی زمین فروخت کرتا ہے لیکن وہ ٹیکس ایک لاکھ روپے کے حساب سے دیتا ہے۔ لہذا جو دیہی آبادی Cantonment Board میں ہوتی ہے ان کو دہرا عذاب ہے۔ اگر آپ سول آبادیوں کو شہری آبادیوں سے علیحدہ نہیں بھی کرتے تو دیہی آبادیوں کو آنے والی restrictions کو آپ ضرور دور کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور ، جناب سپیکر! میں نے تو اسے oppose کیا ہے۔ آپ اس کی ووٹنگ کروائیں۔

چودھری محمد ایاز، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' چودھری محمد ایاز صاحب!

چودھری محمد ایاز ، جناب سپیکر! ابھی حال ہی میں جو Cantonment Board suspended ہے اس کے ممبران نے ہائیکورٹ میں یہ رٹ دائر کی تھی کہ اگر حکومت Cantonment Board کے اندر انتخابات نہیں کروا رہی ہے تو کم از کم existing Board جو 1999 میں suspend کیا گیا تھا اسی کو بحال کر دیا جائے اور ہائی کورٹ کا یہ فیصلہ تھا کہ اس بورڈ کو بحال کیا جائے۔ Cantonment Board اس فیصلے کے خلاف اپیل کے طور پر سپریم کورٹ کے پاس گیا اور سپریم کورٹ نے جو فیصلہ دیا میں وہ الفاظ ایوان میں پیش کرنا چاہوں گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور ، جناب سپیکر! Cantonment Board کی limits کو آگے پیچھے کرنے کی بات ہو رہی ہے۔ Cantonment Board نے بلدیاتی اداروں کی بحالی کے لئے یا بلدیاتی الیکشن کروانے کے لئے سپریم کورٹ کا جو decision یہاں زیر بحث نہیں ہے ابھی میرے بھائی نے ترمیم پیش کی ہے آپ نے اس کو put کرنا ہے یہ بات کہیں اور چل نکلی ہے۔ آپ صرف اس amendment کو move کریں جو وقاص صاحب نے دی ہے۔

چودھری محمد ایاز ، جناب سپیکر! سپریم کورٹ کے فیصلے میں بھی Cantonment Board کی limits کی بات ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ، جناب سپیکر! اس وقت Cantonment Board کی limits کے point زیر غور نہیں ہیں بلکہ جو قرارداد میں ترمیم ہے' وہ زیر غور ہے۔ اس پر بات کی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، وزیر قانون کی بات ٹھیک ہے کہ جو وقاص صاحب نے قرارداد پیش کی ہے اگر آپ نے اس بارے بات کرنی ہے تو وہ کریں!

چودھری محمد ایاز، جناب سپیکر! میں قرار داد کے حوالے سے ہی بات کر رہا ہوں اور وہ اس کا حصہ ہے میں یہ کہہ رہا ہوں کہ،

Cantonments in Pakistan are no longer merely military towns, becuase they have undergone material change on account of induction of a large scale of civil population for various reasons out of which inclusion of large tracks of civil areas into many Cantonments, serving no military purpose. It is only a question of time and it may not be too long before the right of due representation may be restored to the people of the Cantonment. It should however, be appreciated that the idea of Cantonment itself though not of a particular pattern, cannot be peculiar to Indo-Pak Sub-Continent along and it would be only proper to fall in line with the arrangement in other modern developed countries, if not immediately at least in due course of time

جناب سپیکر! اس فیصلے میں واضح طور پر سپریم کورٹ نے یہ کہا ہے کہ civil population اتنی زیادہ شامل کرکے Cantonment کی اصل شکل کو تبدیل کر دیا گیا ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ اب وہ وقت ہے کہ اس پر غور نہ کیا جائے یا اس کو تسلیم نہ کیا جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ مناسب وقت ہے کہ جو Cantonments ہیں ان کی limits کو alter کرکے civil population کو نکالا جائے۔ آئین نے حق دیا ہے کہ مساوی حقوق ہیں، باقی ملک کے اندر مقامی حکومتیں قائم ہیں، لوگوں کی representation لوکل باڈیز میں موجود ہے لیکن Cantonments کے جو کروڑوں عوام ہیں ان کی نمائندگی نہ تو لوکل سطح پر ہو رہی ہے اور نہ ہی اس ایوان میں ہمیں ان کے حقوق کی بات کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کی نمائندگی نہ ہونے کی وجہ سے صرف اگر

پنڈی کی مثال لے لی جائے تو Cantonment Act کے اندر ایک پورا chapter دیا گیا ہے اور طریقہ کار بتایا گیا ہے کہ سول آبادیوں پر ٹیکس کو کس طریقے سے نافذ کرنا ہے لیکن اس کو نظر انداز کرتے ہوئے آرمی آفیسرز نے اپنی کمیٹی بنا کر سول آبادیوں پر اتنے زیادہ ٹیکس لاگو کر دیئے ہیں کہ وہ غریب عوام جو Cantonment کے رہائشی ہیں ایک طرف تو ان کو سہولیات نہیں دی جا رہیں اور دوسری طرف دو ہزار فیصد ٹیکس بڑھا دیا گیا ہے اس لئے ان کی نمائندگی کا نہ ہونا' ان کو بنیادی حقوق سے محروم کرنا ہے میری وزیر قانون صاحب سے یہ درخواست ہو گی کہ مہربانی فرما کر اس قرار داد کو oppose نہ کریں اور اسے متفقہ طور پر منظور کر لیا جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت بڑا کام ہو گا اور اس ایوان کی تاریخ میں landmark ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر : یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ،

متذکرہ قرار داد میں وارد ہونے والا لفظ "سول" کے بعد الفاظ "بشمول دیہی" ایزاد کئے جائیں۔"

(قرار داد نامنظور ہوئی)

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر ! قرار داد یہ پیش کی گئی ہے کہ صوبے کے تمام Contonment Board کی سول آبادیوں کو متعلقہ ٹی۔ایم۔ایز کے حوالے کر دیا جائے۔ اس سلسلے میں میری یہ گزارش ہے کہ یہ قرارداد کسی صورت بھی قابل عمل نہ ہے۔ سب سے پہلی بات یہ ہے کہ اس ایوان کی طرف سے resolution پاس کرنا کہ " کنٹونمنٹ بورڈ کی تمام سول آبادیوں کو ٹی۔ایم۔ایز کے حوالے کر دیا جائے" کا مطلب یہ لیا جائے گا کہ ہم ٹی۔ایم۔ایز کی limits کو extend کر رہے ہیں۔ جہاں تک موجودہ قانون کا تعلق ہے کسی بھی بلدیاتی ادارے کا جس کا تعلق پنجاب سے ہے' میں پنجاب کے بلدیاتی اداروں کی بات کر رہا ہوں کہ ان کی حدود میں کوئی کمی بیشی وہ اس متعلقہ ادارے کے ایوان کی مرضی کے خلاف نہیں کی جا سکتی۔ مثال کے پر طور جس طرح میرے بھائی یہ فرما رہے ہیں کہ راولپنڈی کی Contonment Board کی جو سول آبادی ہے اس کو ٹی۔ایم۔اے راولپنڈی کے حوالے کر دیا جائے تو اس کے لئے بنیادی requirement یہ ہے کہ ٹی۔ایم۔اے راولپنڈی کا ایک resolution ہونا چاہئے کہ ہمیں اس بات پر کوئی اعتراض نہیں کہ

کنٹونمنٹ بورڈ کی سول آبادی ٹی۔ایم۔اے میں شامل کر دی جائے۔ اگر ہم کسی بلدیاتی ادارے کی حدود کو disturb کرتے ہیں تو پھر ہمیں اس کے مالی وسائل کو بھی مدنظر رکھنا پڑے گا۔ اگر ٹی۔ایم۔اے مالی طور پر اس قابل ہی نہیں ہے کہ وہ یہ سارا بوجھ برداشت کر سکے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ فیصلہ کسی طور پر بھی مناسب نہیں ہوگا۔ دوسری بات میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں' یہاں پر برگیڈئر صاحب نے بھی point out کیا تھا اور ان کا point of order بڑا درست تھا کہ کنٹونمنٹ بورڈ کی جو سول آبادی ہے اس کے لئے ان کے اپنے بلدیاتی ادارے موجود ہیں۔ irrespective of the fact کہ اس وقت ان کے الیکشن ہوئے یا نہیں یا کب ہونے ہیں؟ اس بحث کے بغیر میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کنٹونمنٹ بورڈ کے لئے باقاعدہ بلدیاتی ادارے موجود ہیں۔ جب ان کے الیکشن ہوں گے تو ان کے اپنے نمائندے آئیں گے اور ان کے اپنے نمائندے اپنے وسائل کے اندر رہتے ہوئے ان کے مسائل کو حل کریں۔ چنانچہ میں سمجھتا ہوں کہ کنٹونمنٹ بورڈ کی جو سول آبادی ہے ان کے مسائل کا حل یہ نہیں ہے کہ ان کو کنٹونمنٹ بورڈ میں سے نکال کر پنجاب حکومت کے حوالے کر دیا جائے یا پنجاب حکومت کے ماتحت کسی بلدیاتی ادارے کے حوالے کر دیا جائے۔ چنانچہ یہ کسی طور پر مناسب نہیں ہوگا۔ ارشد بگو صاحب نے فرمایا کہ وہاں پر ڈویلپمنٹ کے کام کرنے کے لئے ایسا ہونا چاہئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایم۔پی۔ایز پر اس بات کی کوئی قدغن نہیں ہے کہ اگر وہ کنٹونمنٹ بورڈ میں کنٹونمنٹ بورڈ کے متعلق اتھارٹیز کے ساتھ مل کر کوئی ڈویلپمنٹ پراجیکٹ دینا چاہتے ہیں تو اس سلسلے میں کنٹونمنٹ کی انتظامیہ کو کوئی اعتراض نہیں ہوگا اس لئے میری جناب سے استدعا ہوگی کہ یہ قرار داد قابل پذیرائی نہ ہے اس لئے میں اس کی مخالفت کرتا ہوں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر : یہ قرار داد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ،

> "یہ ایوان وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ صوبہ کے تمام کنٹونمنٹ بورڈ میں شامل سول آبادیوں کو متعلقہ ٹی۔ایم۔اے کے حوالے کیا جائے۔"

(قرار داد نامنظور ہوئی)

سید محمد رفیع الدین بخاری : پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر : جی فرمائیں ۔

سید محمد رفیع الدین بخاری: جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے ایک تحریک پیش کرتا ہوں کہ،

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب مصدرہ 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 32 اور 115 کو معطل کر کے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر : وزیر قانون صاحب ! آپ کی کیا رائے ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور ، جناب سپیکر ! ابھی ایوان چل رہا ہے جو قرار دادیں ایجنڈے پر ہیں پہلے انھیں take up ہونے دیں۔ جب وہ business exhaust ہو جائے گا تو پھر معزز رکن request کریں کہ قواعد کو معطل کر کے ان کی قرار داد کو out of turn take up کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر : اگلی قرار داد مشتاق احمد (ایڈووکیٹ) کی ہے۔

جی-ٹی روڈ سے پل سگیاں تک نئی سڑک کی تعمیر

جناب مشتاق احمد (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر ! میں یہ قرار داد پیش کرتا ہوں کہ،

"اس ایوان کی رائے ہے کہ پنجاب حکومت کالا شاہ کاکو کو پل سگیاں سے ملانے کے لئے جی ٹی روڈ سے پل سگیاں تک ایک نئی سڑک تعمیر کرے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر : یہ قرار داد پیش کی گئی ہے کہ،

"اس ایوان کی رائے ہے کہ پنجاب حکومت کالا شاہ کاکو کو پل سگیاں سے ملانے کے لئے جی ٹی روڈ سے پل سگیاں تک ایک نئی سڑک تعمیر کرے۔"

MINISTER FOR COMMUNICATIONS AND WORKS: Sir, I oppose it.

جناب ڈپٹی سپیکر : وزیر مواصلات اسے oppose کرتے ہیں۔ جی مشتاق احمد صاحب ۔

جناب مشتاق احمد (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر ! اس وقت سگیاں پل جس پر کثیر سرمایہ خرچ کیا جا چکا ہے اسے صرف سرگودھا اور فیصل آباد کی طرف سے آنے والی ٹریفک استعمال کرتی ہے حالانکہ

زیادہ رش جی۔ٹی روڈ پر ہے' شاہدرہ کی طرف والا پرانا پل ٹریفک کے لئے بہت کم ہے اگر اس پل کو جی۔ٹی روڈ سے ملایا جائے تو نہ صرف شمالی پنجاب بلکہ تمام پاکستان کے لوگ جو اسلام آباد کی طرف جاتے ہیں ان کا کافی وقت بچے گا اور فاصلہ بھی کم ہو جائے گا۔ اس سڑک کے بننے سے شاہدرہ کی طرف چلنے والی بھاری ٹریفک سے بچ کر سیدھا کالا شاہ کاکو پہنچا جا سکتا ہے۔ چونکہ اس پل پر ایک کثیر سرمایہ خرچ ہو چکا ہے اس سڑک کے بننے کی وجہ سے اس کا صحیح استعمال کیا جا سکے گا۔ اس سڑک کا بنایا جانا میرے مفاد میں نہیں' اپوزیشن کے مفاد میں نہیں بلکہ تمام پاکستان کے مفاد میں ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر! دریائے راوی پر لاہور میں آمد کے لئے تین پل ہیں جو کہ شاہدرہ' سگیاں اور موٹر وے پر موجود ہیں۔ کالا شاہ کاکو سے پل سگیاں تک آنے کے لئے جی ٹی روڈ اور لاہور بائی پاس دونوں موجود ہیں۔ اس کے علاوہ بائی پاس کے اوپر ایک access exit دیا جا رہا ہے جو کہ جڑانوالہ روڈ overhead bridge سے short of that کوئی ڈیڑھ کلومیٹر پیچھے اس وقت زیر تعمیر ہے۔ ان تینوں سڑکوں اور اتنے سارے exit کی موجودگی میں' میں نہیں سمجھتا کہ وہاں پر اس نئی سڑک کی کوئی ضرورت ہے۔ اتنے thickly populated area میں نئے areas acquire کرنا اور پھر وہاں پر سڑک کا بنایا جانا ممکن نہیں اور نہ ہی سود مند ہے اس لئے میں اس کی مخالفت کرتا ہوں۔

رانا تجمل حسین، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی' رانا صاحب!

رانا تجمل حسین: جناب سپیکر! میں آپ اور معزز اراکین کی توجہ ایک اہم issue کی جانب مبذول کروانا چاہتا ہوں۔ اس وقت ہمارے ملک میں سارک کانفرنس ہو رہی ہے اور ملک کے طول و عرض میں انڈیا کے ساتھ دوستی کی باتیں ہو رہی ہیں اور واجپائی صاحب نے دونوں ملکوں کو ملانے کا پیغام بھی دیا ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کا پوائنٹ آف آرڈر valid نہیں ہے۔ This is irrelevant. I don't

allow you on this. آپ تشریف رکھیں۔ یہ قرار داد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ،

"اس ایوان کی رائے ہے کہ پنجاب حکومت کالا شاہ کاکو کو پل سکیاں سے
ملانے کے لئے جی ٹی روڈ سے پل سکیاں تک ایک نئی سڑک تعمیر کرے۔"

(قرار داد نامنظور ہوئی)

سید مجاہد علی شاہ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' شاہ صاحب!

سید مجاہد علی شاہ، جناب سپیکر! ابھی کچھ دیر پہلے ایوان میں بہاول پور کے کچھ معزز اراکین نے تحریک التوائے کار پیش کی تھی کہ وہاں پر محکمہ صحت میں ایک ہیڈ کلرک کو نیب نے سات سال قید اور دو کروڑ روپے جرمانہ کیا تھا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر، شاہ صاحب! وہ already dispose of ہو چکی ہے۔

سید مجاہد علی شاہ، جناب سپیکر! میری عرض سن لیں اس کے بعد جواب دیں۔ ہم نے اس پر احتجاجاً واک آؤٹ کیا تھا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر، شاہ صاحب! آپ کی بات بجا ہے لیکن ایک چیز already dispose of ہو چکی ہے۔

سید مجاہد علی شاہ، جناب والا! ہم نے واک آؤٹ کیا تھا اور معزز وزیر تعلیم باہر تشریف لائے اور انہوں نے ہمیں کہا کہ میں ایوان میں جا کر آپ کے متعلق بات کرتا ہوں۔ مگر اب پتا نہیں کس ڈر کی وجہ سے بات نہیں کرنا چاہتے۔ اب یہ خوف زدہ ہو گئے ہیں اور آ کر بیٹھ گئے ہیں۔ مہربانی فرما کر۔۔۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب والا! یہ معاملہ تو dispose of ہو چکا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، وہ میں نے کہہ دیا ہے۔ I am not undertaking that.

سید مجاہد علی شاہ، جناب والا! ہم نے واک آؤٹ کیا تھا اور وزیر تعلیم ہمارے پاس گئے تھے۔ اب

آپ وزیر صاحب سے پوچھیں کہ انھوں نے وہاں پر ہمیں کیا کہا ہے؟ کیا انھوں نے وعدہ فرمایا ہے یا نہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر، شاہ صاحب! Already it has been disposed of. چوتھی قرارداد ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کی ہے ان کی جگہ جناب ارشد محمود بگو صاحب کو اجازت دی گئی ہے کہ وہ یہ قرارداد پیش کر سکتے ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی فرمائیے!

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! جس طرح مجاہد علی شاہ صاحب بات کر رہے تھے۔ بات یہ ہے کہ ایک آدمی کو نیب سے کرپشن کی بنیاد پر سات سال قید اور دو کروڑ روپیہ جرمانہ ہوا۔ وہ آدمی کس طرح manage کر کے ضمانت پر آ گیا پھر اس آدمی کو اسی سیٹ پر، جس سیٹ پر بیٹھے ہوئے اس کے خلاف کرپشن کا الزام تھا، جس پر اسے سات سال قید اور دو کروڑ روپیہ جرمانہ ہوا وہاں اسے بٹھا دیا گیا ہے۔ یہ بڑا serious معاملہ ہے اس میں قانونی پہلو بھی اور اخلاقی پہلو بھی ہے۔ اس میں کون سی اتنی بڑی بات ہے کہ اگر وزیر صحت اس معاملے کو دیکھ لیں کہ اس میں ایسی irregularity پائی جاتی ہے تو وہ اسے redress کر دیں۔ اس میں کوئی اتنا ٹیکنیکل معاملہ involve نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، I think this is an administrative issue. ان کے چیمبر میں discuss کیا جا سکتا ہے۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب والا! وزیر صحت اتنا ہی کہہ دیں کہ چیمبر میں آ کر discuss کر لیں اس میں اتنی technicality میں جانے والی کوئی بات نہیں ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب والا! بات یہ ہے کہ یہ تحریک التوائے کار تھی جو کہ تقریباً دو گھنٹے پہلے dispose of ہو چکی ہے۔ میں اب بھی معزز اراکین سے گزارش کروں گا کہ اگر ان کے ذہن میں کوئی خدشات ہیں تو ابھی وزیر صحت صاحب اپنے آفس میں جائیں گے وہ وہاں بیٹھ کر بات کر لیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر، ٹھیک ہے۔ میں وہی تو کہہ رہا ہوں کہ،

They should consult with Health Minister in his office.

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! ڈاکٹر وسیم صاحب نے مجھے written authorize کیا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، سپیکر صاحب نے ان کو اجازت دی ہے۔ جی فرمائے۔ بگو صاحب! آپ کو اجازت دی ہے۔ آپ پڑھیں۔

عورت کی تصاویر کو اشتہاری مقاصد کے لئے استعمال پر پابندی

جناب ارشد محمود بگو، شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ،

"اس ایوان کی رائے ہے کہ عورت کے تقدس کی خاطر بطور اشتہاری مقاصد کے حصول کے لئے استعمال پر فی الفور پابندی عائد کی جائے۔"

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی فرمائیے!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! اس سے پہلے احسان اللہ وقاص صاحب یہاں پر تشریف فرما تھے تو اس وقت اعجاز بخاری صاحب کی ایک تحریک تھی لیکن وہ موجود نہیں تھے تو احسان اللہ وقاص صاحب اسے پیش کرنا چاہ رہے تھے لیکن سپیکر صاحب نے اس کی اجازت نہیں دی اور انھوں نے یہ مہربانی فرمائی کہ اسے آئندہ کے لئے pend فرما لیا تھا۔ اب چونکہ ڈاکٹر وسیم صاحب یہاں تشریف نہیں رکھتے اور ارشد بگو صاحب ان کی جگہ تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں تو میری استدعا یہ ہو گی چونکہ محرک موجود نہیں ہے اس طرح تو پھر ایک نیا سلسلہ چل پڑے گا کہ محرک موجود نہیں ہو گا تو کوئی بھی دوسرا رکن یہ کہے گا کہ میں یہ تحریک پیش کرنا چاہتا ہوں۔ میں اس کو oppose نہیں کر رہا لیکن میری rules کے حوالے سے بات سن لیں کہ اس کو pend فرما لیں اور جب بھی next

private members day پر ڈاکٹر وسیم صاحب ہوں گے تو یہ kill نہیں ہو گی اور یہ اس دن پیش ہو جائے گی لیکن ہمیں تھوڑا سا احتیاط کر کے ایوان کو rules کے مطابق چلانا چاہئے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر صاحب! already سپیکر صاحب نے اس کو پیش کرنے کی in writing اجازت دی ہوئی ہے۔

He has already allowed him When the Speaker has allowed him so, I have to allow him.

جناب محمد وقاص: جناب سپیکر! میں اس میں اہم پوائنٹ کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ اعجاز بخاری صاحب موجود نہیں تھے اس لئے ایسے ہوا لیکن ڈاکٹر وسیم صاحب نے تحریری طور پر ارشد بگو صاحب کو authorize کیا ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: In any case مگر قانونی پوزیشن یہی ہے کہ آج چونکہ سپیکر صاحب آپ کو allow کر چکے ہیں It should not be made a practice of that

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر! آپ نے ارشاد فرما دیا اور اجازت دے دی ہے لیکن میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ وسیم اختر صاحب پچھلے پرائیویٹ ممبرز ڈے والے دن بھی تشریف نہیں رکھتے تھے اور پیغام دے کر گئے تھے کہ میں جا رہا ہوں، آؤں گا تو خود پیش کروں گا۔ وہ بات یہاں دہرا دی گئی تو اسے آج کے لئے pend کر دیا گیا۔ آج پھر وہ موجود نہیں ہیں۔ اس دن ان کا خیال یہی تھا کہ میں خود اسے پیش کروں گا لیکن آپ اس ایوان کے custodian ہیں اور آپ کی رولنگ بھی چلتی ہے۔ میں نے یہ یاد دلایا ہے کہ پچھلے پرائیویٹ ممبرز ڈے والے دن بھی ڈاکٹر وسیم اختر صاحب یہاں تشریف رکھتے تھے لیکن اپنی قرار داد پیش ہونے سے چند منٹ پہلے یہاں سے چلے گئے تھے اور یہ پیغام چھوڑ کر گئے جسے یہاں دہرایا گیا کہ وہ خود اسے پیش کرنا چاہتے ہیں تب اسے pend کیا گیا تھا۔ آج پھر وہ تشریف لے گئے ہیں اب جیسے آپ کی مرضی لیکن میں نے پچھلی ساری بات آپ کو بتا دی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: معزز وزیر صاحب! رول یہ ہے کہ:

The member may with the permission of the Speaker authorize in writing any other member to move it on his behalf and the member so authorized may move the resolution.

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر! میں نے صرف یہ گزارش کی ہے کہ پہلے انھوں نے اس لئے pend کروائی تھی کہ وہ خود پیش کرنا چاہ رہے تھے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، لیکن چونکہ اب انھوں نے تحریر دے دی ہے اور سپیکر صاحب نے اسے approve کر دیا ہے تو I can't do it. I have already given the floor.

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! معلوم نہیں کہ لاء منسٹر صاحب کو اس قرارداد سے کیا خوف ہے؟ اور چودھری ظہیر صاحب بھی اس کی کاپی کر رہے ہیں۔ جب پچھلے پرائیویٹ ممبر ڈے پر یہ قرارداد پیش ہوئی تھی تو میں نے سپیکر صاحب سے درخواست کی تھی کہ جناب ہم کسی میٹنگ میں جا رہے ہیں اس لئے براہ مہربانی اسے pend کر دیا جائے اور اسی وجہ سے وہ pend کی گئی۔ آج انھوں نے مجھے written permission دی ہے اور جناب سپیکر چودھری محمد افضل ساہی صاحب نے مجھے allow کیا تھا کہ میں اس پر بات کر سکتا ہوں۔

جناب سپیکر! ہم نے جو قرار داد پیش کی ہے---

جناب ڈپٹی سپیکر، پہلے مجھے پڑھنے دیں۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب والا! انھوں نے oppose کیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میں پڑھوں گا تب وہ oppose کریں گے۔ یہ قرار داد پیش کی گئی ہے کہ،

"اس ایوان کی رائے ہے کہ عورت کے تقدس کی خاطر بطور اشتہاری مقاصد کے حصول کے لئے استعمال پر فی الفور پابندی عائد کی جائے۔"

MINISTER FOR COMMUNICATIONS AND WORKS: I oppose it, Sir.

چودھری اعجاز احمد سماں، جناب سپیکر! میں بھی oppose کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جناب محمد وقاص نے ڈاکٹر سید وسیم اختر کی پیش کردہ قرار داد میں ترمیم کی

تحریک پیش کی ہے۔ جناب محمد وقاص صاحب! اپنی تحریک پیش کریں۔

جناب محمد وقاص، جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ محترم ڈاکٹر سید وسیم اختر کی پیش کردہ قرار داد میں "عورت" کا لفظ جو پہلی سطر میں وارد ہوا ہے کی بجائے لفظ "خاتون" شامل کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ

متذکرہ قرار داد میں "عورت" کا لفظ جو پہلی سطر میں وارد ہوا ہے کی بجائے لفظ "خاتون" شامل کیا جائے۔

MINISTER FOR COMMUNICATIONS AND WORKS: I oppose it, Sir.

جناب ڈپٹی سپیکر، جناب وقاص صاحب! اپنی ترمیم پر بات کریں۔

جناب محمد وقاص، جناب سپیکر! اصل میں یہ ایک معمولی فرق تھا میں اس میں right of speech لینا چاہتا تھا تاکہ اس قرارداد پر بات کر سکوں۔ اصل میں اسلام سے پہلے خاتون کے ساتھ جو ظلم، جبر اور بدسلوکی کا رواج تھا اسلام نے اسے ختم کیا اور اس کی جگہ خاتون کو عزت اور تقدس فراہم کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خاتون ماں کی جگہ ہے اور الجنة تحت الاقدام امہات۔ جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔ اگر وہ خاتون بیٹی کی جگہ ہے تو فرمایا کہ وہ بیٹی رحمت ہے اور فرمایا کہ جو اپنی دو بیٹیوں کی پرورش کرے گا وہ جنت میں میرے ساتھ اس طرح ہو گا جس طرح یہ دو انگلیاں قریب ہیں۔ گویا اسلام نے عورت کو ایک تقدس اور ناموس دیا ہے یہاں تک کہ قرآن پاک میں مردوں کو حکم دیا کہ خلل المومنین یغضوا من ابصارھم مومن مردوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنی ان آنکھوں کو نیچا رکھیں ۔ گویا کسی غیر محرم عورت کو دیکھنے سے بھی منع کیا گیا بلکہ یہاں تک کہ قرآن پاک جو اللہ کی کتاب ہے اس کو چھونے کے لئے وضو کی شرط ہے۔ بغیر وضو کے کتاب اللہ کو نہیں چھوا جا سکتا۔ اس سے زیادہ مقدس وہ خاتون ہے جس کو کہا کہ اسے غیر محرم دیکھ سکتا ہے اور نہ چھو سکتا ہے۔ تو خدا کے لئے وہ خاتون جس کے قدموں میں جنت ہے اور وہ خاتون جسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رحمت قرار دیا ہے اسے سر بازار رسوا نہ کیا جائے۔ یہ ہماری

قرارداد ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر : وزیر صاحب! ترمیم پر بات کریں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب والا! main قرارداد پر بات کر لیں پھر میں بات کروں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر : وہ تو ترمیم ہو چکی۔ یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"متذکرہ قرارداد میں "عورت" کا لفظ جو پہلی سطر میں وارد ہوا ہے کی بجائے لفظ "خاتون" شامل کیا جائے۔"

(قرارداد نامنظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر : وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب والا! پہلے بگو صاحب نے بات کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر : وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر! میں اس کو oppose کرتا ہوں۔ گزارش یہ ہے کہ---

جناب ڈپٹی سپیکر : ارشد بگو صاحب!

راجہ ریاض احمد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر : فرمائیں!

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر! قومی اسمبلی میں وہاں کے جو ملازمین ہیں ان کو ایک اضافی تنخواہ دی گئی ہے۔ یہاں بھی اسمبلی سیکرٹریٹ کے جو ملازمین ہیں آپ مہربانی فرمائیں اس وقت سپیکر کی کرسی پر بیٹھے ہیں اسمبلی کے جو ملازمین ہیں ان کے لئے ایک اضافی تنخواہ کا اعلان کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر : یہ درخواست سپیکر صاحب کے سامنے پیش ہو چکی ہے میرے خیال میں جو بھی فیصلہ کرنا ہے انہوں نے کرنا ہے۔

چودھری اعجاز احمد سماں: جناب والا! ان کو زیادہ ووٹ پنجاب سے ملے ہیں اس لئے ان کو چاہئے کہ پنجاب اسمبلی کے ملازمین کو ایک اضافی تنخواہ دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر : دیکھیں جناب! یہ پہلے ہی discuss ہو چکا ہے یہ معاملہ سپیکر صاحب کے نوٹس میں ہے۔

رانا ثناء اللہ خان :جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر :فرمائیں!

رانا ثناء اللہ خان : جناب سپیکر! میں نے اسی قرار داد میں جو اشتہاری مہم سے متعلق ہے اس میں ایک ترمیم پیش کرنا چاہی تھی لیکن وہ لیٹ ہونے کی وجہ سے entertain نہیں ہو سکی لیکن اس ترمیم کا جو subject-matter ہے اس پر میری وزیر قانون صاحب سے بھی بات ہوئی ہے اور بگو صاحب سے بھی بات ہوئی ہے کہ اگر اس طرح سے ہو جائے تو پھر یہ مناسب بات ہے۔ تو میں نے بگو صاحب سے بھی گزارش کی ہے کہ وہ اسے vote out نہ کرائیں۔ اس کو وہ واپس لے لیں اور اس قرار داد میں ہم ترمیم کر کے اس کو اس طرح سے لے آئیں کہ،

"اس ایوان کی رائے ہے کہ ایسی اشتہاری مہم یا مقاصد جو عورت کے تقدس کے منافی ہوں پر فی الفور پابندی عائد کی جائے۔"

اس سے جناب والا! وزیر قانون صاحب بھی agree کر لیں تو یہ قرارداد پاس ہو جائے اور اس قرارداد کو بگو صاحب withdraw کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر :جی، بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو :جناب والا! اگر وزیر قانون صاحب اس کو ensure کرتے ہیں کہ اس طرح قرارداد پیش کر دی جائے تو ہم اس کو oppose نہیں کریں گے۔ تو ٹھیک ہے میں اپنی قرارداد واپس لے لیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر :وزیر قانون! (قطع کلامیاں)

آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور :جناب والا! میری گزارش یہ تھی کہ ہمیں اعتراض یہ تھا کہ across the boat یہ کہہ دینا کہ پابندی لگا دی جائے تو اس پر ہمیں اعتراض تھا۔ اب چونکہ رانا ثناء اللہ

صاحب نے بھی ایک تجویز دی ہے میرے ساتھ ان کی بات ہوئی ہے۔ ارشد بگو صاحب! اپنی قرار داد واپس لینے کے لئے تیار ہیں تو ہم آپس میں بیٹھ کر consensus کے ساتھ اگلے پرائیویٹ ممبرز ڈے پر کوئی resolution لے آئیں گے کہ جس پر حکومت کو بھی کوئی اعتراض نہ ہو' اپوزیشن کو بھی کوئی اعتراض نہ ہو۔ متفقہ طور پر اگر کوئی قرار داد آسکے تو ہم لانے کے لئے تیار ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر ، ٹھیک ہے۔ پھر آپ اپنی قرار داد واپس لینا چاہتے ہیں۔

جناب ارشد محمود بگو، ٹھیک ہے۔ جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر ، ایوان اس کی اجازت دیتا ہے۔

(ایوان کی اجازت کے ساتھ قرار داد واپس لے لی گئی)

راجہ ریاض احمد ، جناب سپیکر! میں نے پنجاب اسمبلی کے ملازمین کے لئے ایک مہینے کی اضافی تنخواہ کے بارے میں پوائنٹ آؤٹ کیا تھا اس کے بارے میں فرمادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر ، راجہ صاحب! وہ پہلے ہی معزز سپیکر صاحب کے نوٹس میں ہے۔ جب وہ تشریف رکھتے تھے تو ان کے نوٹس میں یہ بات لائی گئی تھی وہی اس پر فیصلہ کریں گے۔ اب ہم محترمہ فرزانہ راجہ کی قرار داد کو لیتے ہیں۔

جیلوں میں خواتین کے ساتھ مقید بچوں کی تعلیم و رہائش کا بندوبست

محترمہ فرزانہ راجہ، شکریہ جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ،

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کی جیلوں میں خواتین کے ساتھ قید بچوں کو مقررہ عمر کے بعد' والدہ سے جدا ہونے پر حکومت انسانی ہمدردی کی بنیاد پر' بچوں کے لئے ضروری تعلیم' رہائش اور والدہ کے ساتھ ملنے کا جیل کے ساتھ انتظام کرے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر، یہ قرار داد پیش کی گئی ہے کہ،

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کی جیلوں میں خواتین کے ساتھ قید بچوں کو مقررہ عمر کے بعد' والدہ سے جدا ہونے پر حکومت انسانی ہمدردی کی بنیاد پر' بچوں کے لئے ضروری تعلیم' رہائش اور والدہ کے ساتھ ملنے کا جیل کے ساتھ انتظام کرے۔"

رانا ثناء اللہ خان، میں اس کی مخالفت کرتا ہوں۔

جناب محمد وقاص، میں اس کی مخالفت کرتا ہوں۔

محترمہ فرزانہ راجہ، جناب سپیکر! میں اس پر کچھ بات کرنا چاہوں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ٹھیک ہے۔ جناب محمد وقاص نے محترمہ فرزانہ راجہ کی قرار داد میں یہ ترمیم کی تحریک پیش کی ہے۔ جناب محمد وقاص اپنی تحریک پیش کریں گے۔

محترمہ فرزانہ راجہ، پوائنٹ آف آرڈر۔ اس سے پہلے کہ یہ ترمیم پیش کریں اسی پر میں بات کرنا چاہوں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میں آپ کو ابھی floor دیتا ہوں۔ پہلے ترمیم تو پیش کر لینے دیں۔

محترمہ فرزانہ راجہ، ٹھیک ہے۔

جناب محمد وقاص، جناب والا! میں یہ ترمیم پیش کرتا ہوں کہ محترمہ فرزانہ راجہ کی پیش کردہ قرارداد کے آخر میں درج ذیل فقرے کا اضافہ کیا جائے۔ "یا والدہ کی بقیہ قید میں تخفیف کے لئے مناسب قانون سازی کی جائے"

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ اس کی وضاحت کریں "یا" کا لفظ اس میں نہیں آئے گا۔

جناب محمد وقاص، جی' ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ ایک preposition دیں۔ آپ نے دو ترامیم دی ہیں اس لئے یہ out of order ہے۔

جناب محمد وقاص، جناب! پھر اس کو "نیز" کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تو پہلے آپ سوچ کر کرتے۔ اس طرح تو آپ کے دو سوال ہو جائیں گے۔

محترمہ فرزانہ راجہ!

محترمہ فرزانہ راجہ، جناب سپیکر! اس سلسلے میں' میں یہ کہنا چاہوں گی کہ جیلوں میں سب سے پہلی بات یہ ہے کہ وہ عورتیں' جن کے پانچ یا چھ سال کی عمر کے جو بچے ہیں خواتین کے ساتھ اس وقت جیلوں میں ہیں ان کی تعداد بہت کم ہے اور وہ بچے پانچ سال جب ماں کے ساتھ رہتے ہیں ایک ہی چار دیواری میں یا ایک ہی جگہ پر رہتے ہیں میں بحیثیت ماں یہ سوچ رہی ہوں کہ پانچ سال کے بعد' جب ان بچوں کو باہر چاہے وہ ان کے رشتہ دار ہیں یا ان کے لواحقین ہیں یا کوئی بھی دوسرے لوگ جن کے سپرد کیا جاتا ہے وہ بچے ذہنی طور پر منتشر ہو جاتے ہیں اور وہ اپنی کارکردگی ویسے نہیں دکھا سکتے جس طرح کہ ایک عام صحت مند بچہ' جو اپنے ماں باپ کے ساتھ رہ کر اپنی زندگی میں آگے بڑھ سکتا ہے یا کوئی بھی اچھی تعلیم حاصل کر سکتا ہے تو اس میں میری گزارش یہ تھی کہ ان بچوں کو جیسا کہ ترکی میں ہے۔ انہوں نے ایسا جیلوں کا نظام رکھا ہے کہ جو مائیں اپنے بچوں کے ساتھ جیلوں میں ہیں جب وہ پانچ یا چھ سال کی عمر سے آگے بڑھتے ہیں تو ان کے لئے الگ سے اسی جیل کے اندر ہی انتظام کیا جاتا ہے تاکہ ان ماؤں کو ان بچوں سے ملنے کے لئے ایک سہولت ہو اور وہ بچے جو جیل کی چار دیواری کے باہر کے سکول ہیں اس میں وہ تعلیم حاصل کرتے ہیں تاکہ وہ بچے بیک وقت (simultaneously) اپنی ماں کے ساتھ بھی رہیں اور وہ جو باہر کی دنیا ہے اس سے بھی وہ واقف رہیں' آشنا رہیں کہ وہاں کا جو سسٹم ہے وہ کیسے چلتا ہے؛ چونکہ ایک بچہ جو پانچ سال تک چار دیواری میں رہتا ہے اور اس کو اچانک باہر کی دنیا میں بھیج دیا جائے گا تو اس کے لئے اس میں adjust کرنا مشکل ہو جائے گا اور ایک انسانی ہمدردی کے تحت بھی یہ بات ہے کہ ایک بچہ جو پانچ سال تک اپنی ماں کے ساتھ رہا ہے اس کو آپ باہر کسی اور کے حوالے کر دیں۔ ان بچوں کی تعداد بھی اتنی زیادہ نہیں ہے کہ اس سے حکومت کے اوپر کوئی زیادہ burden ہو یا مالی وسائل اتنے زیادہ نہ ہوں بلکہ جیلوں میں بہت سارے کمرے ایسے ہوتے ہیں جو خالی ہوتے ہیں۔ جیسے میں مثال

دیتی ہوں کہ راولپنڈی میں سنٹرل اڈیالہ جیل ہے اس میں اس طرح کی خواتین یا بچوں کی کل تعداد 25 ہے تو اگر سنٹرل جیل میں تعداد 25 ہے تو اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ چھوٹی جیلوں میں ان کی تعداد اس سے بھی کم ہو گی تو اگر انسانی ہمدردی کے تحت اس پر غور کیا جائے اور میں حکومت سے یہی expect بھی کرتی ہوں کہ یہ عورتوں اور بچوں کے حقوق کے سلسلے میں بات ہے تو انہیں اس میں ضرور support کرنا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، رانا صاحب! آپ نے اس قرارداد کو oppose کیا تھا۔ اس پر پہلے آپ بات کر لیں۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! میں نے اس قرار داد کو جو oppose کیا ہے' میرے پیش نظر مقصد یہ ہے کہ میں اس پر بات کر سکوں۔ اس قرارداد کو ہمدردی کے جذبہ کے تحت لایا گیا ہے میں اسے oppose نہیں کرتا۔ بلاشبہ یہ ایک issue ہے اور اس کا redress ہونا نہ صرف ایک nation کے حساب سے بلکہ ہمیں مسلمان ہونے کے ناتے سے بھی یہ بہت ضروری ہے۔ ایک بڑی مشہور حدیث ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک زانیہ عورت پر ایک حد جاری کی لیکن اس کی execution پر اس وقت تک پابندی لگا دی کہ جب تک وہ بچے کی پیدائش سے فارغ نہ ہو بلکہ یہاں تک بھی آتا ہے جب بچے کی پیدائش کے بعد execution کا مرحلہ آیا تو جتنی مدت کے لئے اس عورت نے اپنے بچے کو دودھ پلانا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنی مدت کے لئے execution روک دی۔

جناب سپیکر! جو بچے معصوم ہیں اور کسی crime کے بغیر جیل میں اپنی والدہ کے پاس ہیں تو انہیں اتنا عرصہ والدہ کے ساتھ جیل میں رکھنا اور پھر ایک دم انہیں والدہ سے علیحدہ کر دینا واقعی ایک مسئلہ ہے اس کے لئے میں سمجھتا ہوں کہ نوانی صاحب ہمارے ایک learned Minister ہیں تو وہ اس قرارداد کو اس طرح سے نہ لیں کہ چونکہ یہ قرارداد اپوزیشن کی طرف سے پیش ہو گئی ہے تو اسے oppose کرنا ہے۔ وہ اس مسئلے پر ہمدردانہ غور کرنے کا وعدہ کریں اور اس وعدے کے مطابق محترمہ فرزانہ راجہ سے ان کی سنڈی کے حوالے سے بات کر کے' اس سلسلے میں کوئی عملی قدم اٹھائیں۔ بہت سی عورتیں ایسی ہیں جن کے خلاف کوئی اتنا heinous offence نہیں ہوتا۔

انہیں پیرول پر رہا کیا جا سکتا یا اسی طرح کے کوئی اور arrangements ہو سکتے ہیں یا ان کی سزا میں تخفیف ہو سکتی ہے جیسا کہ وقاص صاحب نے قرارداد پیش کی ہے تو نوانی صاحب! میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک issue ہے کہ آپ اس پر غور کا وعدہ کریں اور آپ اپنے ڈیپارٹمنٹ سے کہیں کہ اس کے اوپر غور کریں کہ اس کے متعلق کیا' کیا جا سکتا ہے اور جن دوستوں نے اس معاملے کو raise کیا ہے انہیں appreciate کریں اور انہیں ساتھ لے کر اس کا کوئی نہ کوئی حل نکالیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر، وزیر جیل خانہ جات!

وزیر جیل خانہ جات، جناب سپیکر! میں رانا ثناء اللہ صاحب کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے ایک positive بات کی ہے۔ میں یہاں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ گورنمنٹ پہلے ہی اس طرح کے ماحول کا خیال بھی رکھ رہی ہے اور اس کے لئے انہوں نے فرمایا کہ آپ اس کے لئے اور بہتر سوچ کریں۔ میں یہ وعدہ کرتا ہوں کہ ہم اس کے لئے بہتر سوچ بھی کریں گے اور اس کے لئے بہتر تدارک بھی کریں گے۔ جو بھی گورنمنٹ ہوتی ہے اس کی بھی feeling یہی ہیں جو ایک عام آدمی کی ہیں۔ جیسے رانا ثناء اللہ صاحب سوچتے ہیں اسی طرح میں سوچتا ہوں۔ rules کے تحت 6 سال کے بعد بچہ اپنی ماں کے ساتھ نہیں رہتا۔ اسے ورثاء کے حوالے کر دیا جاتا ہے اور وہ اس کی دیکھ بھال کرتے ہیں۔ محترمہ ایم۔پی۔اے صاحبہ نے جو فرمایا کہ انہیں بہتر ماحول دینا چاہئے۔ اس کے لئے گورنمنٹ نے ملتان میں ایک ویمن جیل بنائی ہوئی ہے اور لمبی قید کی عورتوں کو وہاں رکھا جاتا ہے اور وہاں ہیلتھ کی سہولیات بھی ہیں' سکولز بھی ہیں اور اسلامی تعلیم کا بھی وہاں پر بندوبست ہے جو انہیں مناسب طریقے سے دیا جاتا ہے لیکن کسی کام میں بہتری کی گنجائش ہمیشہ رہتی ہے اس کے لئے ہم آئندہ بھی کوشش کریں گے کہ اس میں زیادہ سے زیادہ بہتری لائیں۔ کئی ایسے بھی واقعات ہوئے ہیں کہ جن کے ورثاء نہیں ہیں تو محکمہ جیل خانہ جات نے ایسے بچوں کو کچھ این۔جی۔اوز کے حوالے کیا ہے تو وہ این۔جی۔اوز ان بچوں کی ان کے ورثاء سے بھی زیادہ بہتر طریقے سے تعلیم و تربیت کر رہی ہیں۔ محکمہ جیل کے افسر باقاعدہ visit کرتے ہیں کہ وہاں ان بچوں کی حالت کیا ہے اور وہ باقاعدہ ان کا خیال رکھتے ہیں۔ ایک بات تھی کہ ان کا خیال رکھا جائے۔ آئندہ بھی جو بھی ہمارے دوست اس پر بہتر تجاویز دیں گے ہم انہیں welcome کریں گے اور اس میں بہتری لانے کے

لئے ہمیشہ تیار ہیں۔ ہماری گورنمنٹ کی پالیسی ہے کہ کسی اچھی بات کو اس لئے رد نہ کر دیا جائے کہ وہ بات کسی سیاسی مخالف کی طرف سے ہے۔ ہم اسے welcome کرنے کے لئے تیار ہیں۔

جناب سپیکر! رانا صاحب نے کہا کہ اس میں legislation کی بات ہے۔ ہمارے محکمے میں ایک power تھی کہ وہ ان کی سزا میں تخفیف کر سکتے تھے تو ایک کیس کے مدعی نے اس power کو ہائیکورٹ میں چیلنج کیا کہ ایک کیس میں میرے ساتھ زیادتی ہوئی ہے اور تخفیف آئی۔ جی جیل خانہ جات اور سپرنٹنڈنٹ جیل کر رہا ہے' یہ اس کا right نہیں ہے۔ ہائیکورٹ نے اس کیس کو thoroughly study کیا اور دونوں اطراف کے دلائل سن کر اس نے یہ کہا کہ اس میں کسی اور آدمی کو اس کی سزا میں تخفیف کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ ہائیکورٹ کے اس فیصلے سے محکمے کی یہ power ختم ہو گئی جس کے لئے رانا صاحب نے فرمایا ہے۔

جناب سپیکر! رانا صاحب نے تیسری بات amendment کے حوالے سے کی ہے کہ اس میں legislation کی جائے۔ اس پر parole کی بات ہو سکتی ہے۔ اس میں ہم دیکھیں گے کہ اگر ہمیں rules میں بھی کوئی amendment کرنی پڑی اور جو زیادہ heinous crime نہ ہوئے اور اس میں اگر اس طرح کی کوئی بات ہوئی تو ہم اس کے لئے دیانتداری سے کوشش کریں گے۔ جہاں تک اس پر legislation کی بات ہے تو چونکہ Cr P C کے تحت legislation ہوتی ہے اور یہ federal subject ہے تو اس میں یہ problem ہے لیکن وہاں پر جو بچے ہیں اور ہمارے محکمے میں جو لوگ کام کر رہے ہیں ان کے بھی اپنے بچے ہوتے ہیں' یقین کریں کہ وہ ان کے لئے نہایت ہی ہمدردانہ جذبات رکھتے ہیں اور ان کی دیکھ بھال کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ ایک بات ملاقات کی ہے۔ باقی تمام عزیزان کی ملاقات کے لئے ہفتے میں دن مقرر ہیں لیکن ان بچوں کے لئے ہفتہ وار چھٹی کے علاوہ ملاقات کے اوقات میں ملاقات کرنے پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ اگر یہ چھ کے چھ دن آ کر ملاقات کرنا چاہیں تو ان کے اوپر کوئی پابندی نہیں ہے اور انہیں یہ سہولت ہے۔ اس قرارداد میں کوئی ایسی نئی بات نہیں ہے کہ اسے اس فورم پر discuss کیا جائے کیونکہ جو ان کے خدشات ہیں محکمے نے انہیں already پورا کیا ہوا ہے۔ میں نے پہلے بھی کہا کہ اس میں کوئی بھی بہتری کی تجویز آئے گی تو اس میں ہم کریں گے۔ شکریہ

جناب محمد طاہر محمود، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی فرمائیے!

جناب محمد طاہر محمود، جناب سپیکر! نماز کے لئے وقفہ کر دیں کیونکہ نماز ظہر کا وقت گزر رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اذان تو ابھی ہوئی نہیں۔

جناب محمد طاہر محمود، جناب والا! نماز کا وقت تو ہو چکا ہے لیکن ایوان میں اذان نہیں سنی گئی۔

جناب ڈپٹی سپیکر، یہ آخری قرارداد ہے اس کے بعد نماز پڑھ لیں گے۔ جی عباسی صاحب!

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! جس طرح وزیر جیل خانہ جات نے کہا اس میں میری ذاتی تجویز ہے کہ اس معاملے پر رائے شماری نہ ہو۔

وزیر جیل خانہ جات، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی فرمائیے!

وزیر جیل خانہ جات، جناب سپیکر! جو بزنس بھی ایوان میں آتا ہے تو اس پر یقیناً فیصلہ ہونا ہوتا ہے۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ مجھے جو بھی بہتر تجویز آئندہ بھی آئے گی تو ہم اس کو accept کریں گے اور اس پر غور کریں گے۔ یہ ایوان ہے یہ کسی کی خواہش پر نہیں چلتا' یہ rules کے تحت چلتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، یہ ان کی رائے ہے۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ ان کی رائے پر عمل کیا جائے۔

وزیر جیل خانہ جات، میں سمجھتا ہوں کہ یہ وکیل ہیں اور اس بات کو بہتر سمجھتے ہیں۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے میری سمجھ کے مطابق یہ کہا ہے کہ ہم legislation نہیں کر سکتے' یہ federal subject ہے۔ میرا یہ خیال ہے کہ Criminal Procedure Code اور یہ معاملات concurrent list پر fall کرتے ہیں۔ جس طرح اسی معاملے میں پنجاب میں چھ سال کی عمر ہے تو صوبہ سندھ میں تین سال کی عمر رکھی گئی ہے۔ جو معاملات concurrent list پر ہوں تو اس میں ہم بھی competent ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی بی بی!

محترمہ فرزانہ راجہ، جناب سپیکر! میں وزیر صاحب کو appreciate کرتی ہوں کہ انھوں نے یقین دہانی کرائی ہے کہ وہ خصوصاً جیلوں میں قیدی خواتین اور بچوں کے حقوق کے لئے مزید بہتری لانے کی کوشش کریں گے۔ یہ اچھی بات ہے لیکن جو پوائنٹ اس میں نہیں تھا جو شاید انھوں نے repeat نہیں کیا۔ میں نے بچوں کو ماں سے جدا کرنے کا کہا تھا۔ میرا بنیادی نکتہ پانچ یا چھ سال کی عمر کے بعد بچوں کو ماں سے جدا کرنے کا تھا۔ اس میں وہ قانون بنانے کی بات کریں یا کوئی ترمیم یا بل لانا چاہتے ہیں تو وہ ایسا ہو کہ بچے ماں کے ساتھ باقاعدہ ملتے رہیں اور وہ آرام سے مل سکیں اور ان بچوں کو اگر وہ پانچ سال تک اس جیل میں ہیں تو ان کو اس جیل کے سکول میں چار دیواری میں پانچ سال رکھنے کے بجائے جو جیلوں کے باہر ارد گرد سکول ہیں وہاں پر بھیجا جائے تاکہ وہ ایک ہی وقت میں باہر کی دنیا کو بھی دیکھیں اور تجربہ کر سکیں اور وہ جیل میں بھی اپنی ماں کے ساتھ رہ سکیں۔ میرا اہم point یہ تھا اگر اس پر وہ یقین دہانی کرا دیں تو اس میں میرا اور کوئی پوائنٹ نہیں ہے کیونکہ ہمارا مقصد ایک ہونا چاہئے کہ ہم ان بچوں اور عورتوں کی بہتری اور فلاح و بہبود کے لئے کام کرنا چاہتے ہیں۔ اگر وہ اس پر agree ہوتے ہیں تو بے شک اس پر ووٹنگ نہ کرائی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، وزیر جیل خانہ جات!

وزیر جیل خانہ جات، جناب سپیکر! جب وہ بچے سکول جانے کی عمر کے ہوتے ہیں تو ہمارے rules ہیں کہ ہم ان کو ورثاء کے حوالے کر دیتے ہیں لیکن ایک بے گناہ کو جب وہ بات سمجھنے لگ جاتا ہے اور maturity کی طرف جاتا ہے تو ہم، کس قانون کے تحت اس کو جیل میں بند رکھ سکتے ہیں یا اس میں کیا بہتری کر سکتے ہیں؟ ہم نے عورتوں کی جیلیں علیحدہ کر دی ہیں اور لمبی سزا والی عورتوں کو اسی ماحول میں رکھتے ہیں۔ میرے بھائی اسی لئے فرما رہے تھے کہ سندھ میں بچوں کی عمر تین سال ہے اور چھ سال پنجاب میں ہے۔ ہم نے اس کو پہلے ہی بہتر کیا ہوا ہے اور چھ سال کیا ہوا ہے۔ پانچ چھ سال کا بچہ سکول میں جانا شروع کر دیتا ہے تو وہ ویسے ہی اس چار دیواری سے باہر آ جاتا ہے۔ اس چار دیواری میں نہیں رہتا جہاں وہ پہلے پانچ سال یا چھ سال تک رہتا ہے۔

محترمہ نے جو دوسری بات فرمائی ہے کہ ان کا ایسا بندوبست کیا جائے کہ وہ وہیں ماں کے ساتھ رہیں۔ ماں نے تو کوئی جرم کیا ہے جس کی وہ سزا بھگت رہی ہے۔ بچہ جب اچھے اور برے کی پہچان کرنا شروع کر دیتا ہے تو اس وقت، کوئی اخلاقی جواز نہیں ہے کہ ہم اس کو جیل میں رکھیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ اس میں اور security measures بھی ہوں گے کہ اس کی ماں کو کسی اور بار یا کمرے میں رکھا جائے اور اس کے لئے کوئی اس طرح کا بندوبست کیا جائے۔ ہمارے محکمے کے لئے جو best efforts تھیں کہ ان کو ایک ایسا independent ماحول دیا جائے کہ جہاں صرف عورتیں ہوں اور وہ بچوں کی دیکھ بھال کریں اور وہیں ان کے لئے بہتر سکول ہو، ڈاکٹر ہو، اسلامی تعلیم کے لئے علماء کرام مقرر ہوں جو ان کو قرآن اور اسلامی تعلیمات دیں۔ اس سے بہتر اور بھی کوئی تجویز آئی تو میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ ہم اس پر غور بھی کریں گے اور ممکن ہوا تو اس پر عمل بھی کریں گے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا آپ اس کو withdraw کرنا چاہتی ہیں؟

محترمہ فرزانہ راجہ: میں ان کی یقین دہانی پر withdraw کرتی ہوں اور ہم ان کو مزید تجاویز دیتے رہیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا ایوان اس قرارداد کو withdraw کرنے کی اجازت دیتا ہے۔

(تحریک منظور کی گئی)

قواعد کی معطلی

قاعدہ 234 کے تحت قواعد 32 اور 115 کی معطلی

سید محمد رفیع الدین بخاری: جناب سپیکر! "میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب مصدرہ 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 32 اور 115 کو معطل کر کے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب مصدرہ 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 32 اور 115 کو معطل کر کے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور کی گئی)

قرارداد

ARID ایگریکلچرل یونیورسٹی راولپنڈی کے نام کی تبدیلی

جناب ڈپٹی سپیکر: جی سید محمد رفیع الدین بخاری صاحب اسے پڑھیں۔

سید محمد رفیع الدین بخاری: اس ایوان کی رائے ہے کہ:

"Arid ایگریکلچرل یونیورسٹی راولپنڈی کو برصغیر کی معروف روحانی شخصیت حضرت پیر مہر علی شاہ کے نام سے منسوب کرنے کے لئے اس یونیورسٹی کا نام مہر علی شاہ یونیورسٹی رکھا جائے اور وہاں مہر علی شاہ کے نام سے ایک چیئر منسوب کی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"Arid ایگریکلچرل یونیورسٹی راولپنڈی کو برصغیر کی معروف روحانی شخصیت حضرت پیر مہر علی شاہ کے نام سے منسوب کرنے کے لئے اس یونیورسٹی کا نام مہر علی شاہ یونیورسٹی رکھا جائے اور وہاں مہر علی شاہ کے نام سے ایک چیئر منسوب کی جائے۔"

MINISTER FOR AGRICULTURE: I oppose it

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر زراعت نے oppose کیا ہے۔

وزیر زراعت، اس میں وضاحت یہ ہے کہ Arid یونیورسٹی میرے محکمہ سے متعلقہ ہے اس لئے میں نے اس کو oppose کیا ہے۔ اگر وزیر تعلیم صاحب بھی رائے دینا چاہتے ہیں تو دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، محرک کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ محرک نے تحریک پیش کرنے سے پہلے وزیر تعلیم صاحب سے بات کی تھی۔ ان کو misconception یہ تھی کہ شاید یہ یونیورسٹی محکمہ تعلیم سے متعلقہ ہے اور انھوں نے اپنی consent دی تھی کہ بے شک اس کو out of turn آپ لے لیں، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔ انھوں نے یہ بھی کہا تھا چونکہ یہ نیکی کا کام ہے اور برصغیر کی ایک بہت بڑی روحانی شخصیت کے نام کے ساتھ اس کو منسوب کیا جا رہا ہے تو انھیں کوئی اعتراض نہیں ہو گا لہذا اس یقین دہانی پر محرک نے یہ پیش کی ہے۔ اب جیسا کہ وزیر زراعت نے یہ فرمایا ہے کہ یہ یونیورسٹی زراعت سے متعلقہ ہے تو ان سے اس سے قبل بات کرنا ضروری تھا تو میری گزارش یہ ہو گی اور میں محرک سے درخواست کرتا ہوں کہ انھوں نے تحریک پیش کر دی ہے۔ آپ اس کو pend فرما لیں اور وزیر زراعت اور وزیر تعلیم کے ساتھ بیٹھ کر بات کر لیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس میں ویسے oppose کرنے والی بات نہ ہے اور نہ ہی انشاء اللہ تعالیٰ ہو گی۔ اس کے لئے ان کو مہلت دے دی جائے تو مناسب ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اس کو pend کیا جاتا ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری، جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ،

> "قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب مصدرہ 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 32 اور 115 کو معطل کر کے فورٹ منرو ضلع ڈیرہ غازی خان کے مقام پر، نیو مری کی طرز پر شہر بسانے سے متعلق قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ،

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب مصدرہ 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ32 اور 115 کو معطل کر کے فورٹ منرو ضلع ڈیرہ غازی خان کے مقام پر' نیو مری کی طرز پر شہر بسانے سے متعلق قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے چونکہ یہ معاملہ اس قسم کا ہے اور اس میں financial implications بھی ہیں۔ محرک پہلے وزیر مواصلات و تعمیرات سے بیٹھ کر بات کرلیں اور اس کے بعد قرارداد لے آئیں۔ یہ علاقے کی ڈویلپمنٹ کے متعلق ہے' عوام کی بہتری کے لئے ہے تو ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا لیکن تحریک لانے سے پہلے تھوڑی سی بات کر لیں تو زیادہ مناسب ہوگا اس لئے ہم اس کو oppose کرتے ہیں۔

جناب ارشد محمود بگو، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' فرمائیے!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! یہ بڑا المیہ ہے کہ اگر گورنمنٹ کے ممبران کی طرف سے کوئی قرارداد پیش کرتا ہے تو لاءمنسٹر صاحب یہ کوشش کرتے ہیں کہ اس کو کسی طریقے سے دبا کر بٹھا دیا جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس ایوان کے تقدس کے خلاف ہے۔ اگر کسی فاضل ممبر نے کوئی بات پیش کی ہے تو بات کرنے دیں۔ بات فائنل تو آپ نے کرنی ہے لیکن بات تو کرنے دیں تاکہ ایوان کو بھی پتا چلے اور تمام دوست اس مسئلے کو جانیں کہ یہ مسئلہ کیا ہے!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں اس پر object کرتا ہوں۔ جو معزز رکن نے کہا ہے کہ یہ بات ایوان کے تقدس کے منافی ہے تو میں انتہائی معذرت کے ساتھ اپنے بھائی سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ مجھے ان سے زیادہ ایوان کے تقدس کا احساس ہے۔ میں نے کوئی ایسی بات نہیں کی جو ایوان کے تقدس کے منافی ہو۔ ایک معزز رکن نے تحریک پیش کرنے کے لئے out of turn بات کی ہے' آپ نے مجھ سے پوچھا ہے اور میں نے اس کو oppose کیا ہے تو اس میں ایوان کے تقدس کا ذکر کہاں سے آ گیا؟ میں نے تو ایوان کے قوانین یا جو rules ہیں ان کے منافی کوئی بات

نہیں کی ہے اس لئے میں اس کی تصحیح چاہتا تھا۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ لاءمنسٹر صاحب یہ کوشش کرتے ہیں کہ میں جو بات کرتا ہوں وہ حرفِ آخر کی طرح مان لی جائے۔ میں نے تو یہ بات کی ہے کہ اگر کوئی فاضل ممبر کھڑا ہوا ہے، حکومتی بنچوں پر بیٹھا ہوا ہے اور بات کرنا چاہتا ہے تو ان کو کیا مسئلہ ہے کہ یہ ان کو روکتے ہیں؟ اب شاہ صاحب نے قرارداد پیش کی ہے انہوں نے ان کو روکا ہے بلکہ انہوں نے ان کو کہا ہے کہ بیٹھ جائیں۔ میں نے یہاں سے اٹھ کر کہا ہے کہ ان کو بات کرنے دیں۔ جس طرح ہم بات کرتے ہیں، ہمارا حق ہے اسی طرح ان کا بھی حق ہے اور ان کو بات کرنے دیں۔ جو یہ بات کرنا چاہتے ہیں یہ oppose کر دیں۔ آپ custodian ہیں، آپ نے کسی فاضل ممبر کو بات کرنے کے لئے اجازت دینی ہے۔ انہوں نے تو اجازت نہیں دینی کہ کوئی ممبر بات کر سکتا ہے یا نہیں کر سکتا؟

جناب ڈپٹی سپیکر، لاءمنسٹر صاحب کی اپنی ایک رائے ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں پھر وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے معزز رکن کو نہیں روکا۔ انہوں نے out of turn پیش کرنے کی اجازت چاہی ہے اور میں نے اس کو oppose کیا ہے جو میرا حق بنتا ہے لیکن میں نے انہیں روکا ہرگز نہیں ہے۔ اگر میرے معزز بھائی کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے تو میں اس کو دور کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے انہیں روکا نہیں ہے وہ اپنی بات کریں اور ضرور کریں۔ لیکن انہوں نے out of turn پیش کرنے کی بات کی ہے جس کو میں نے oppose کرنا ہے اور میں نے oppose کیا ہے۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! مجھے کوئی غلط فہمی نہیں ہے۔

سید عبدالعلیم شاہ، جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں عرض کرنا چاہوں گا راجہ بشارت صاحب نے جو بات کی ہے۔ اس میں جہاں تک فورٹ منرو کے معاملات پر out of turn discuss کرنے کی بات ہے اس میں یہ ہے کہ یہاں پر ہم کل حکومتی بنچوں سے تعلق رکھتے ہیں اور مری کے حوالے سے ایک بل پیش کیا گیا اور ہم اس بل کی تائید بھی کرتے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہم چند تجاویز دینا چاہتے ہیں کہ مری میں کل جتنی بحث ہوئی ہے اس بحث پر مری کے ایم۔پی۔اے راجہ شفقت

عباسی صاحب نے خود کہا تھا کہ مری کی پوزیشن بڑی کمزور ہوتی جا رہی ہے اور اس میں جو ڈیپارٹمنٹ زوالوجی ہے اس نے کہا ہے کہ کسی وقت بھی مری میں کوئی نقصان ہو سکتا ہے۔ ساؤتھ پنجاب جس میں ملتان' ڈیرہ غازی خان' بہاولپور' رحیم یار خان' راجن پور اور بھکر تک کا ایریا ہے۔ جہاں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے راجن پور اور ڈیرہ غازی خان میں دو صحت افزا مقام ہیں جو مری کے مقابلے کے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ راجن پور سے belong کرتے ہیں اور ہم ڈیرہ غازی خان سے belong کرتے ہیں۔ ساڑھے چھ ہزار فٹ کی بلندی پر وہ واقع ہے۔ اگر اس میں جہاں پر حکومت پنجاب مری کو ڈویلپمنٹ کرنا چاہتی ہے تو ساؤتھ کے لوگوں کو وہاں پر' سات سو سے آٹھ سو میل کا سفر طے کرنا پڑتا ہے۔ جب رحیم یار خان کا ایک آدمی گرمیوں کی چھٹیوں میں مری جاتا ہے تو اس کے لئے مری اور رحیم یار خان کے سفر میں ایک بڑا فاصلہ موجود ہے جبکہ رحیم یار خان کا آدمی' جب وہ فورٹ منرو جانے کا جو چھ ہزار پانچ سو فٹ کی بلندی پر موجود ہے۔ اگر اس معاملے کو یہاں پر discuss کر لیا جائے اور اس میں یہ یقین دہانی کرا دی جائے اور اسمبلی کے فلور پر بھی بات کر دی جائے کہ اس کو بھی آئندہ آنے والے پروگرام میں شامل کیا جائے گا تو اس سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی بری بات تو نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میرا خیال ہے کہ لاء منسٹر صاحب نے اس کو oppose نہیں کیا۔ انہوں نے صرف اس بات پر oppose کیا ہے کہ اس کو consult کیا جائے۔ بنیادی طور پر' آپ کے point کو انہوں نے پسند کیا ہے لیکن اس کا ایک طریقہ کار ہے کہ آپ ان سے بات کر کے اس کو put up کریں He will not oppose it

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر! میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' فرمائیں!

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر! ہم اس تحریک کے خلاف نہیں ہیں۔ لاء منسٹر صاحب نے out of turn پیش کرنے کے لئے فرمایا ہے۔ ضابطے کے مطابق اس کو pend کر لیں اور اگلی دفعہ لے آئیں۔ وہ اس تحریک کو بالکل لے کر آئیں لیکن out of turn لانے کے لئے اس کو

oppose کیا ہے، تحریک کو oppose نہیں کیا۔

سید عبدالعلیم شاہ: جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ صبح بھی یہاں پر ہمارے ایک اپوزیشن کے فاضل رکن ڈاکٹر صدیقی صاحب نے ساؤتھ اور upper Punjab کے difference کی بات کی۔ ہم اس difference کو نہ highlight کرنا چاہتے ہیں، نہ ہمارا یہ مقصد ہے۔ پاکستان پنجاب کا دل ہے اور پورا کا پورا پنجاب ہمارا ہے۔ انہوں نے ہمیں نمائندہ بنا کر یہاں پر بھیجا ہے۔ میں جس سیٹ سے جیتا ہوں اس کا آپ کو بھی پتا ہے کہ وہ سابق گورنر پنجاب کی تھی اور ہمارا یہ حق ہے، ہمیں اس پر بحث کی اجازت دی جائے۔ ہم وزیر اعلیٰ پنجاب کا شکریہ بھی ادا کرتے ہیں کہ ساؤتھ کے حوالے سے ہمیشہ ان کی statement اچھی آئی ہے اور ہم ان سے ابھی بھی یہ امید رکھتے ہیں کہ مہربانی کر کے جہاں پر وہ مری کو نیو مری ڈویلپمنٹ کر رہے ہیں وہاں پر فورٹ منرو کی ڈویلپمنٹ کے لئے بھی ہمیں ensure کرائیں کہ یہاں پر اس کی ڈویلپمنٹ کی جائے گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اس طرح نہیں کہ جس طرح ہم کہتے ہیں کہ آپ پچاس ارب روپیہ یا دس ارب روپیہ مری کی ڈویلپمنٹ پر لگائیں گے۔ ہمیں اس میں سے چند کروڑ دے دیں اور اس سے حکومت پنجاب کو ہی فائدہ ہو گا۔ وہ علاقہ جو ایک پسماندہ ترین ایریا ہے اس کی ڈویلپمنٹ سے لوگوں میں ایک شعور آنے کا اور وہاں پر روزگار میں اضافہ ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات: شکریہ۔ جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اس کو ہم نے صرف out of turn لانے کے لئے oppose کیا ہے۔ یہ ضرور لے کر آئیں اس پر گفتگو بھی ہو گی۔ اس میں تو کسی قسم کا second opinion ہی نہیں ہے۔ اب صرف out of turn لانے کے لئے oppose کیا گیا ہے۔ یہ procedure کے حساب سے لے کر آئیں پھر ہم آپس میں بیٹھ کر بات بھی کر لیں گے۔ پہلے out of the House بھی بات ہو جائے گی پھر ایوان کے اندر بھی بات ہو جائے گی۔

سید عبدالعلیم شاہ: اگر out of turn بہت سی قراردادیں آسکتی ہیں یہ تو مفاد عامہ کی قرارداد ہے۔

چودھری اصغر علی گجر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیے!

چودھری اصغر علی گجر: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں اس معاملے کو بحث میں نہیں لانا چاہتا۔ میں صرف حکومت کے بنچز سے یا لاء منسٹر سے یہ درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ اس تحریک کو معمولی تحریک یا معمولی مسئلہ کہہ کر oppose نہ کیا جائے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ پنجاب گورنمنٹ کو ایک موقع دیا گیا ہے۔ یہ ایک بہترین issue ہے جو آدھے پنجاب کے لوگوں سے متعلق issue ہے اور اس میں بہترین کام ہو سکتا ہے، بہترین ڈویلپمنٹ ہو سکتی ہے۔ جیسے کہتے ہیں کہ پنجاب پاکستان کا دل ہے تو میں یہ کہتا ہوں کہ جنوبی پنجاب، پنجاب کا دل ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! لاکھوں کروڑوں من گندم اور کپاس وہاں سے اگتی ہے اور آتی ہے۔ وہ غریب لوگ ہیں اور وہاں پر ایک چیز موجود ہے، ایک جگہ موجود ہے۔ یہ دیکھیں کہ یہ قدرتی طور پر اس کو develop کریں گے۔ بہرحال اس کو اس طریقے سے لیا جائے کہ وہاں پر اس کام کو کرنے کے لئے کوئی جواز تلاش کیا جائے۔ اس کو بحث میں الجھانے کی بجائے گورنمنٹ کوئی طریقہ اختیار کرے۔ لاء منسٹر صاحب جو بھی کوئی بہتر طریقہ اختیار کریں اور کوئی حل نکالیں۔ یہ بہت اچھی چیز ہے اور بہت اچھا منصوبہ ہے۔ شکریہ

وزیر سیاحت، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

وزیر سیاحت: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ آج سے تین ماہ پہلے وزیر اعلیٰ صاحب نے مجھے آرڈر دیا تھا کہ آپ فورٹ منرو جائیں اور وہاں پر جا کر دیکھیں کہ وہاں پر ڈویلپمنٹ کے حوالے سے ہم کیا کر سکتے ہیں؛ میں نے اپنے concern ایم۔پی۔اے کے ساتھ اور وہاں کے ڈسٹرکٹ ناظم کے ساتھ وہاں visit کیا اور وہاں پر جو ڈویلپمنٹ کے حوالے سے ان کی جو تجاویز تھیں، وہ وزیر اعلیٰ تک پہنچائیں۔ اس میں widening of roads کا ایک مسئلہ تھا جو انہیں بہت زیادہ درپیش آ رہا تھا۔ وہاں پر tree plantation کا مسئلہ، resorts کی extension کا مسئلہ اور پینے کے پانی کا مسئلہ تھا۔ یہ چار مسئلے تھے جو انہوں نے مجھے بتائے اور میں نے چاروں مسئلے لکھ کر ان تک

پہنچا دیئے۔ جو پہلے ہمارے C.S صاحب تھے ان کے ساتھ میٹنگز بھی ہوئیں اور آج بھی نورازم ڈیپارٹمنٹ کے ایم۔ڈی اور سیکرٹری C S صاحب کے ساتھ میٹنگ کر کے آئیں ہیں' ان کے minutes کل یا پرسوں تک issue ہو جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ میں اس floor پر آپ کو گارنٹی دلاتا ہوں کہ اس علاقے میں جتنی ڈویلپمنٹ اس دور میں ہو گی وہ اس سے پہلے کبھی بھی نہیں ہوئی ہو گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

مجھے اس چیز کا احساس ہے کہ وہاں سے لوگ 9 گھنٹے کا سفر طے کر کے مری تک پہنچتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ وہاں کے لوگ ادھر ہی accommodate ہوں۔ دو اڑھائی گھنٹے کا سفر طے کر کے وہ ایک اچھے مقام پر چلے جائیں اس کے لئے باقاعدہ feasibility بن رہی ہے' کچھ چیزیں اس میں سے منظور ہو چکی ہیں' وہ میں اپنے معزز ممبر کو دے دوں گا۔ وزیر اعلیٰ صاحب نے آج سے تین ماہ پہلے ہی یہ مسئلہ take up کیا تھا اور متعلقہ وزراء کو بتا دیا تھا۔ یہی میری گزارشات تھیں جو میں عرض کرنا چاہتا تھا۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر صاحب! اسے جلد ہی wind up کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! اس میں issue یہ ہے کہ وزیر سیاحت نے بھی یقین دہانی کروائی ہے اور وزیر مواصلات و تعمیرات نے بھی یقین دہانی کروائی ہے۔ میں یقین دہانی کروانا چاہتا ہوں کہ ایک طریق کار کے مطابق قرارداد لائیں اور اس پر مناسب وقت پر مناسب بات ہو گی۔ ہمارا اعتراض صرف اس بات پر ہے کہ اگر out of turn ہم نے اس طرح motions لینی شروع کر دیں تو نہ تو ballotting کا آپ کو فائدہ رہے گا اور نہ ہی کچھ اور ہو گا اور نہ ہی حکومت کا point of view آ سکے گا' تو ہر معزز ممبر جس وقت مرضی کھڑا ہو کر' ایک قرارداد پیش کر دے گا۔ ابھی چند لمحے پہلے آپ کے سامنے جب زرعی یونیورسٹی کے متعلق قرارداد تھی جسے وزیر زراعت نے oppose کیا ہے صرف اس لئے oppose کیا کہ ان کا point of view اس میں شامل نہیں تھا۔ میں ضروری سمجھتا ہوں کہ یہ ضروری ہے کہ وہ قرارداد لے کر آئیں اور متعلقہ ڈیپارٹمنٹ اپنا point of view دے گا۔ اس کے بعد وہ take up ہو تو اس concept کے ساتھ کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہے اور جس طرح وزیر سیاحت نے فرمایا کہ حکومت پہلے سے اس مسئلے پر غور کر رہی ہے' اس

علاقے کو develop کرنا چاہتی ہے، وہاں ترقیاتی کام کروانا چاہتی ہے تو انہیں پھر کوئی شک نہیں ہونا چاہئے۔ میں ان سے درخواست کروں گا کہ یہ ایک proper procedure کو اختیار کرتے ہوئے بے شک قرارداد لے آئیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری، جناب سپیکر! پھر اسے pend کر لیں اور بعد میں اس پر بات کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، پیش تو ہو گئی وہ کہتے ہیں discuss کر کے، کر لیں۔ ابھی آپ نے move کرنا ہے اس کے لئے بحث کرنے کے لئے مشورہ کرنا ہے۔ اسے بعد میں take up کر لیں گے۔

It has already come into the notice of the House so I think it will go through.

لہذا اجلاس صبح 10 بجے تک adjourn کیا جاتا ہے۔

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 7۔جنوری 2004

1۔ سوالات (محکمہ خوراک)

(1) نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

(2) غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

2۔ سرکاری کارروائی

مسودات قانون (جو زیر غور لائے جائیں گے)

(1) مسودہ قانون ترقیاتی ادارہ' نیو مری مصدرہ 2003

(2) مسودہ قانون (ترمیم) گورنمنٹ کالج یونیورسٹی' لاہور مصدرہ 2003

(3) مسودہ قانون (ترمیم) لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی' لاہور مصدرہ 2003

(4) مسودہ قانون (ترمیم) دی یونیورسٹی آف ایجوکیشن' لاہور مصدرہ 2003

(5) مسودہ قانون (ترمیم) دی گورنمنٹ کالج یونیورسٹی' فیصل آباد مصدرہ 2003

صوبائی اسمبلی پنجاب

(چودھویں اسمبلی کا تیرھواں اجلاس)

بدھ 7۔ جنوری 2004

(یوم الاربعاء 14۔ذی القعدہ 1424ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس، اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10 بج کر 40 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر چودھری محمد افضل ساہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالماجد نے پیش کیا۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

يَاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى
اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ
وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ۝ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ۝ وَ
لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۚ وَاِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ اِلٰى حِمْلِهَا
لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۗ اِنَّمَا تُنْذِرُ
الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ
وَمَنْ تَزَكّٰى فَاِنَّمَا يَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ ۗ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ۝

سورہ فاطر آیات 15 تا 18

اے لوگو! تم ہی اللہ کے محتاج ہو اور اللہ تمام تر بے نیاز ہے (تمام) خوبیوں والا ہے ۝ وہ اگر چاہے تم کو فنا کر دے اور ایک نئی مخلوق موجود کر دے ۝ اور یہ اللہ کو کچھ بھی مشکل نہیں ۝ اور کوئی کسی دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا اور اگر کوئی بوجھ لدا ہوا کسی کو اپنا بوجھ اٹھانے کے لئے بلائے گا جب بھی اس میں سے کچھ بھی بوجھ نہ اٹھایا جائے گا، اگرچہ وہ شخص قرابتداری ہو آپ تو بس انہی کو ڈرا سکتے ہیں جو بے دیکھے اپنے پروردگار سے ڈرتے رہتے ہیں اور نماز کی پابندی کرتے ہیں اور جو پاک ہوتا ہے وہ اپنی ہی جان کے لئے پاک ہوتا ہے اور اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے ۝ وماعلینا الاالبلاغ ۝

جناب سپیکر : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈا پر محکمہ خوراک سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

پوائنٹ آف آرڈر

قومی لیڈران پر الزام تراشی سے گریز

جناب فیاض الحسن چوہان : پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر : جی' فرمائیں!

جناب فیاض الحسن چوہان : جناب سپیکر! میں یہاں ہاؤس میں کچھ clarifications کرنا چاہوں گا کہ کل میری غیر موجودگی میں پیپلز پارٹی کے ایک محترم ممبر راجہ ریاض صاحب نے میرے کچھ الفاظ quote کئے جو کہ اخبارات کے اندر بھی mis-quote ہوئے۔ وہ اس طرح تھا کہ متحدہ مجلس عمل کے قائدین کے اوپر دو ارب ڈالر لے کر L F O کے اوپر معاہدہ کرنے کا الزام تھا۔ آج سے پانچ دن پہلے راولپنڈی کے اندر میں نے پریس کانفرنس کی تھی۔ وہاں پر میں نے یہ بات کہی تھی کہ آج سے ایک سال دو مہینے پہلے سے میں نے اپنی پارٹی کے اندر ایک موقف رکھا تھا کہ آپ نواز لیگ اور پیپلز پارٹی کے ساتھ مل کر L.F.O کے اوپر اتنا آگے مت جائیں کہ بعد میں آپ کو embarrassment کا سامنا کرنا پڑے تو میرے اوپر میری جماعت کی مقامی قیادت اور بعض لوگوں نے دو کروڑ روپے لینے کا الزام لگایا کہ اس نے (ق) لیگ سے دو کروڑ روپے لئے ہیں۔ میں نے پریس کانفرنس کے اندر یہ بات کہی تھی کہ اگر میرے اختلاف کرنے پر مجھ پر دو کروڑ روپے کا الزام لگا ہے تو اب اس L.F O کے اوپر معاہدہ کرنے اور صدر پاکستان کو آئینی صدر بنانے پر میں یہ حق رکھتا ہوں کہ میں قائدین پر یہ الزام لگاؤں کہ انھوں نے دو ارب ڈالر لئے ہیں لیکن میں یہ الزام نہیں لگاؤں گا۔ اس پریس کانفرنس کے اندر تقریباً ڈیڑھ سو صحافی موجود تھے۔ میں نے کہا تھا کہ میں یہ الزام نہیں لگاؤں گا کیونکہ میں یہ بات دعوے سے کہتا ہوں' اس پریس کانفرنس میں بھی کہی تھی اور آج بھی یہاں اس ہاؤس میں کہتا ہوں' باوجود اس کے کہ مجھے انھوں نے جماعت اسلامی کی رکنیت سے خارج کر دیا ہے' میں صرف جماعت سے بچنے کے لئے نہیں بلکہ حق سچ بات کر رہا ہوں کہ متحدہ مجلس عمل کے قائدین

نے ملک و قوم کے مفاد میں صدر پاکستان کو آئینی صدر بنایا ہے لیکن ان میں اخلاقی جرأت نہیں ہے کہ وہ اپنے ووٹر کے سامنے اپنے اس موقف کی تائید کر سکیں اور اس کو justify کر سکیں۔

جناب سپیکر! میں آخری بات یہ کروں گا کہ جہاں تک جماعت یا متحدہ مجلس عمل سے نکالنے کی بات ہے تو میں نے بالکل کھری بات کی ہے' دو ٹوک بات' ڈنکے کی چوٹ پر کی ہے اور مخالفت نہیں کی ہے۔ میرا یہ موقف ایک سال دو مہینے سے تھا اور آج پورا پاکستان اور پنجاب گواہ ہے کہ میں نے اپنی پارٹی نہیں چھوڑی۔ اگر پارٹی والے مجھے نکال رہے ہیں تو انشاء اللہ میں اگلے ایک مہینے کے اندر اندر اپنا آئندہ کا لائحہ عمل طے کروں گا اور اپنے حلقے کی عوام کے مشورے سے طے کروں گا کہ میں نے کس دھڑے کے ساتھ چلنا ہے۔

رانا ثناء اللہ خان : پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر : شکریہ' مہربانی۔ رانا ثناء اللہ خان صاحب ' آپ بھی کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

رانا ثناء اللہ خان : جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ اس معزز ایوان کا جو floor ہے یہ ابہام دور کرنے کے لئے ہے' ابہام پھیلانے کے لئے نہیں ہے۔ یہاں پر جو بات ہونی چاہئے وہ precise and definite ہونی چاہئے۔ انھوں نے یہ فرمایا ہے کہ L.F.O پر معاہدہ کرنے پر ایم۔ایم۔اے کی قیادت پر الزام ہے کہ انھوں نے دو ارب ڈالر لئے اور اس کے بعد L.F.O پر معاہدہ کیا۔ یہ بات انھوں نے کی ہے' آپ بے شک ریکارڈ نکلوا لیں۔ انھوں نے کہا کہ یہ الزام تھا اور میں یہ الزام نہیں لگاتا۔ یہ الزام بھی نہیں لگاتے' بات بھی کرتے ہیں' دو ارب ڈالر کا بھی کہتے ہیں' انھیں چاہئے کہ definite بات کریں۔ ان کو یہ information کہاں سے ملی؟ ان کا source کیا ہے کہ ایم۔ایم۔اے کی قیادت نے دو ارب ڈالر لے کر L.F.O کا معاہدہ کیا ہے؟ ان سے پوچھنا چاہئے' on the floor of the House ایسی مبہم باتیں کرنے کی اجازت نہیں ہونی چاہئے۔ پوری قوم کو تو پہلے سے doubt ہے لیکن یہ بات کو definite اور clear کریں۔

جناب سپیکر : شکریہ۔ پلیز تشریف رکھیں۔

جناب فیاض الحسن چوہان : جناب سپیکر! ان کے ذہن میں brief کرنے کا کیا مطلب ہے؟ میں اس سے بڑا کیا brief کروں کہ ہر فرد کے ذہن کے اندر یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ میں نے یہ کہا کہ میں یہ الزام

نہیں لگاؤں گا کیونکہ ملک اور قوم کے مفاد کے اندر اس وقت دنیا کا انٹرنیشنل اور عالمی scenario ہے اس میں صدر مشرف پاکستان کا ایٹمی پروگرام اور مسئلہ کشمیر پاکستان کی survival کے لئے انتہائی essential ہیں۔ اس کی بنیاد پر متحدہ مجلس عمل نے یہ معاہدہ کیا ہے۔ میں انھیں اس سے بڑی اور کون سی briefing دوں؟ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔

رانا ثناء اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے اور میں اس پر آپ کی رولنگ چاہوں گا کہ اگر کوئی معزز ممبر یہاں پر اٹھ کر کسی national personality یا اس ہاؤس میں موجود کسی رکن کے متعلق on the floor of the House ایک الزام بیان کر دیتا ہے کہ جناب فلاں پر الزام ہے کہ انھوں نے دو ارب ڈالر لے کر فلاں کام کیا ہے اور پھر کہتا ہے کہ میں الزام نہیں لگا رہا تو کیا یہ بات کہہ دینے کے بعد اسے یہ حق ہے کہ وہ اس بات کو واپس لے لے جبکہ on the floor of the House وہ بات پورے ملک میں جا چکی ہے یا تو وہ اپنی یہ بات واپس لیں ورنہ یہ بات تو on the record آ چکی ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: پلیز! تشریف رکھیں۔ پہلے مجھے رانا صاحب کی بات کا جواب دے لینے دیں۔ رانا صاحب! یہ بات تو میں پچھلے سوا سال سے کہہ رہا ہوں کہ ایسی باتیں ایوان کے اندر نہیں ہونی چاہئیں۔ میرا خیال ہے کہ اب اس پر مزید تو کسی رولنگ کی ضرورت نہیں ہے۔ ہر آدمی کو اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے آئندہ ایسی باتیں کرنے سے گریز کرنا چاہئے۔ جی، سمیع اللہ خان صاحب!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! تمام قائدین قابل احترام ہیں۔ ہمیں ان سے نظریاتی اور سیاسی اختلافات تو ہو سکتے ہیں لیکن آج کے اخبار میں چوہان صاحب کے حوالے سے ایم۔ایم۔اے کے ایک محترم قائد مولانا فضل الرحمٰن کو مولوی ڈیزل اور حافظ حسین احمد کو جوکر مولوی کہا ہے۔ دو ارب ڈالر کی بات بھی اپنی جگہ پر ہے، جیسے رانا ثناء اللہ صاحب نے کہی لیکن میں سمجھتا ہوں کہ قائدین ایم۔ایم۔اے کے ہوں،

(ق) کے ہوں، پیپلز پارٹی کے ہوں یا (ن) کے ہوں انھوں نے جو زبان استعمال کی ہے میرے خیال میں وہ درست نہیں ہے۔

جناب سپیکر، سمیع اللہ خان صاحب وہ بات ہو گئی ہے۔ شکریہ۔ جی، چودھری اصغر علی گجر صاحب!

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! ان کے بعد میری باری ہے۔

جناب سپیکر، ویسے انھوں نے آپ کو چھیڑنے کے لئے یہ بات کی ہے اور ابھی آپ نے شروع کر دی ہے۔ جی، چودھری اصغر علی گجر صاحب!

چودھری اصغر علی گجر، شکریہ۔ جناب سپیکر! ہمارے بھائی صاحب نے بھی اس بات کو محسوس کیا ہے کہ انھوں نے مولانا کو مولانا ڈیزل اور جوکر کہا ہے۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ اگر آپ یہ دیکھ لیں کہ اس سے پیشتر جو ناموزوں ہوئے ہیں ان کو قوم نے کس حد تک لٹیرا کہا ہے؟ کس حد تک ڈاکو کا نام دیا ہے؟ کس حد تک ایسی ایسی یورپین گرلز کا نام دیا ہے جو ناقابل بیان ہیں۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ واقعی سب کے لیڈر قابل احترام ہیں۔ کسی پر کیچڑ نہ اچھالا جائے۔ نظریاتی اختلاف اپنی اپنی جگہ پر ہر ایک کو کرنا چاہئے ورنہ الزام لگانے کے لئے ہر ایک کے پاس کوئی نہ کوئی جواز موجود ہوتا ہے۔ جہاں تک چوہان صاحب کا تعلق ہے، ٹھیک ہے میں آپ کی وساطت سے انھیں صرف یہی بات کہوں گا کہ ہر آدمی کی ایک نظریاتی سوچ ہوتی ہے۔ اگر انھیں جماعت اسلامی کی نظریاتی سوچ سے اختلاف ہے تو ان کا یہ حق بنتا ہے کہ وہ اس سے ہٹ کر ایسا راستہ اختیار کریں جس کو اپنانا چاہتے ہیں، جس کو وہ حق سمجھتے ہیں۔ میں ان سے بھی یہ گزارش کروں گا کہ وہ بھی اخبارات کے اندر ایسی باتیں نہ اچھالیں جس سے ابہام پیدا ہو، جس سے شکوک پیدا ہوں اور جس سے نفرتیں پیدا ہوں۔ ہم بہت قریب رہے ہیں اس لئے کسی چیز سے دور جانے کے لئے بھی ایک بہتر راستہ اور بہتر طریقہ اپنانا چاہئے۔ بہت شکریہ۔ بڑی مہربانی۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی، راجہ ریاض احمد!

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! چونکہ بات میرے حوالے سے ہوئی تھی تو میں اپنے بھائی چوہان صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ اگر انھیں ملاعشری الائنس سے کوئی اختلاف ہے تو وہ اپنی سیٹ سے مستعفی ہوتے، اس کے بعد الیکشن لڑ کر یہاں آتے، پھر جو بات بھی کرتے وہ ہمیں منظور ہوتی۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی' سید احسان اللہ وقاص صاحب!

چودھری اصغر علی گجر: جناب سپیکر! ملاٹری الائنس کے بعد میں حق بات کہنے کے لئے مجبور ہوں کہ جو لوگ 10 فیصد کہلاتے تھے وہ اس ملک کے لیڈر بنے ہوئے ہیں اور جو قوم کی لیڈر تھی وہ قوم کو چھوڑ کر باہر بیٹھی ہوئی ہے اگر ان میں غیرت ہوتی تو وہ یہاں آتی اور یہاں آ کر مقابلہ کرتی۔

جناب سپیکر: پلیز! آپ تشریف رکھیں۔ جی' سید احسان اللہ وقاص! آپ اپنے سوال کا نمبر پکاریں۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! مجھے اس بارے میں بات کرنے دیں۔

سوالات (محکمہ خوراک)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر: نہیں۔ وقفہ سوالات شروع ہو چکا ہے۔ آپ اپنے سوال کا نمبر پکاریں۔ (قطع کلامیاں) آرڈر پلیز۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! میں سوال نمبر پڑھنے سے پہلے ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی' نہیں۔ آپ سوال نمبر پکاریں۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب والا! میں مختصر سی بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی' میں بات کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ آپ سوال نمبر پکاریں۔

سید احسان اللہ وقاص: سوال نمبر 319 ہے۔ میری گزارش ہے کہ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: اس کا جواب پڑھا گیا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب سے ملک اور بیرون ملک گندم کی برآمدگی

*319۔ سید احسان اللہ وقاص: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ حکومت پنجاب' صوبہ سرحد اور صوبہ بلوچستان کو سرکاری سطح پر گندم فراہم کرتی ہے؟

(ب) اگر اس کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت مذکورہ دونوں صوبوں کو کس مقدار میں اور کتنی قیمت پر گندم فراہم کرتی ہے؟

(ج) کیا صوبہ پنجاب سے گندم وفاقی حکومت کو افغانستان اور بیرون ممالک کو برآمد کرنے کے لئے فراہم کی جارہی ہے؟ اگر جواب اثبات میں ہے تو گزشتہ دو سال میں کتنی گندم اس مقصد کے لئے فراہم کی گئی اور اس کی مقدار بڑھانے کے لئے کیا تجاویز زیر غور ہیں؟

وزیر خوراک،

(الف) ہاں یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب صوبہ سرحد اور صوبہ بلوچستان کو سرکاری سطح پر گندم فراہم کرتی ہے بشرطیکہ صوبہ پنجاب کے پاس اپنی ضرورت سے زیادہ گندم موجود ہو۔

(ب) صوبہ پنجاب دونوں صوبوں کو ان کی طلب کے مطابق گندم فراہم کرتا ہے بشرطیکہ مطلوبہ سٹاکس صوبہ پنجاب کی اپنی ضرورت سے زائد ہوں۔ حکومت پنجاب دونوں صوبوں سے گندم کی قیمت خرید' اس سلسلہ میں اٹھنے والے دیگر اخراجات (Purchase price + incidental charges) وصول کرتی ہے جو کہ محکمہ فنانس سے باقاعدہ منظور کرائے جاتے ہیں۔ رواں مالی سال کے لئے صوبہ سرحد کو بحساب -/9250 روپے فی ٹن گندم فراہم کی جارہی ہے۔ پچھلے دو سال کے دوران صوبہ بلوچستان کو کوئی نئی ایلوکیشن نہ ہوئی ہے۔ تاہم دوران سال 2000-2001 کل پانچ لاکھ میٹرک ٹن کی ایلوکیشن برائے بلوچستان ہوئی تھی جس میں سے ابھی تقریباً 25ہزار ٹن باقی ہے۔ صوبہ بلوچستان کے لئے ریٹ -/7911 روپے فی میٹرک ٹن تھا کیونکہ صوبہ بلوچستان نے پیشگی ادائیگی کر کے بینکوں کے مارک اپ میں بچت کرلی تھی۔

(ج) صوبہ پنجاب میں گزشتہ دو سال سے اللہ کے فضل و کرم کے ساتھ اپنی ضرورت سے زیادہ گندم پیدا کی جارہی ہے۔ چنانچہ پچھلے سال اور موجودہ سال کے دوران اب تک 642804 ٹن گندم بوساطت ٹریڈنگ کارپوریشن آف پاکستان دیگر ممالک کو برآمد کی جاچکی ہے جبکہ افغانستان کو گزشتہ دو سال کے دوران 8389 ٹن گندم فراہم کی گئی۔ گندم کی برآمد کو بڑھانے کے لئے محکمہ بہتر کوالٹی کی گندم خرید کر رہا ہے۔ ٹریڈنگ کارپوریشن آف پاکستان کی معرفت گندم کی برآمد کے لئے وقتاً فوقتاً سے ٹینڈرز مشتہر کرائے جاتے ہیں۔ گندم کی کوالٹی عمدہ ہونے کے

سبب صوبہ پنجاب کی گندم بیرون ملک مقبول ہو رہی ہے۔ صوبہ پنجاب نے اس سلسلہ میں ابتدا ہی میں کافی بہتر نتائج حاصل کرلئے ہیں۔ آئندہ آنے والے دنوں میں انشاءاللہ گندم کی بیرون ملک برآمدات میں مزید اضافے اور بہتری کی قوی اُمید ہے۔

جناب سپیکر، کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! حکومت پنجاب نے جو گندم ٹریڈنگ کارپوریشن آف پاکستان کو ایکسپورٹ کرنے کے لئے فراہم کی ہے اس کی کیا قیمت وصول کی گئی ہے اور ٹریڈنگ کارپوریشن آف پاکستان نے وہ گندم آگے کس قیمت پر ایکسپورٹ کی ہے؟

جناب سپیکر، جی' وزیر خوراک!

وزیر خوراک، جناب سپیکر! محترم احسان اللہ وقاص صاحب کے سوال کا جواب جز (ب) میں بڑی تفصیل کے ساتھ پیش کیا گیا ہے کہ باقاعدہ محکمہ فنانس سے مندوب بلائے جاتے ہیں اور قیمت بحساب -/9250 روپے فی ٹن گندم فراہم کی جا رہی ہے۔ پچھلے دو سال کے دوران صوبہ بلوچستان کو allocation کی گئی 2001 میں کل پانچ لاکھ میٹرک ٹن اور فی میٹرک ٹن گندم کی قیمت لکھی ہوئی ہے۔(شور و غل)

جناب سپیکر، آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ معزز اراکین سے گزارش ہے کہ ذرا خاموشی سے سنیں کیونکہ محرک کو سنائی ہی نہیں دے رہا کہ منسٹر صاحب کیا فرما رہے ہیں۔ ایوان کے اندر زیادہ شور ہے۔ پلیز ذرا خاموشی اختیار کریں۔ جی' وزیر خوراک!

وزیر خوراک، جناب سپیکر! جز (ب) میں انھوں نے جو صوبوں کے بارے میں پوچھا ہے اس میں بھی فی ٹن گندم کی قیمت لکھ دی ہے۔ جو -/9250 روپے ہے اور صوبہ بلوچستان کو جو دی گئی ہے انھوں نے نقد ادائیگی کر کے incidental charges بچا لئے تھے۔ اس جواب میں لکھا ہوا ہے کہ -/7211 روپے جو ٹریڈنگ کارپوریشن کی وساطت سے کی گئی ہے اس کے بھی سارے figures دیئے ہوئے ہیں پھر بھی اگر میرے بھائی کو کوئی ابہام ہے تو میں حاضر ہوں۔

جناب سپیکر، شاہ صاحب! جواب میں لکھا ہوا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب والا! ٹریڈنگ کارپوریشن کا نہیں لکھا ہوا اور ٹریڈنگ کارپوریشن نے جس

ریٹ پر ایکسپورٹ کی ہے وہ بھی نہیں لکھا ہوا۔ یہ دونوں چیزیں نہیں ہیں۔ میں نے یہ پوچھا ہے کہ حکومت پنجاب نے ٹریڈنگ کارپوریشن کو کس ریٹ پر گندم فراہم کی ہے؟ اس کے بارے میں بھی کوئی تفصیل نہیں ہے۔

جناب سپیکر، جی' وزیر خوراک!

وزیر خوراک، جناب سپیکر! ذرا ملاحظہ فرمائیں کہ سوال کے جز (ج) میں کیا پوچھا گیا ہے؟ یہ پوچھا گیا ہے کہ "صوبہ پنجاب سے گندم وفاقی حکومت' افغانستان اور دوسرے ممالک کو برآمد کرنے کے لئے فراہم کی جا رہی ہے۔" اگر جواب اثبات میں ہے تو گزشتہ دو سال میں کتنی گندم اس مقصد کے لئے فراہم کی گئی اور اس کی مقدار بڑھانے کے لئے کیا کیا تجاویز زیر غور ہیں؟ ذرا جواب پڑھیں کہ "پچھلے سال اور موجودہ سال کے دوران اب تک 6,42,804 ٹن گندم بوساطت ٹریڈنگ کارپوریشن آف پاکستان دیگر ممالک کو برآمد کی جا چکی ہے۔ افغانستان کو دو سال کے دوران 8389 ٹن گندم فراہم کی گئی"۔ انھوں نے جو figures مانگے ہیں وہ دیئے گئے ہیں۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میں نے ضمنی سوال یہ کیا ہے کہ افغانستان کو بھی اس میں شامل کر لیں۔ ٹریڈنگ کارپوریشن آف پاکستان کو جو 6 لاکھ 42 ہزار ٹن گندم فراہم کی گئی ہے یہ کس ریٹ پر فراہم کی گئی ہے؟

جناب سپیکر، معزز ممبر ریٹ پوچھ رہے ہیں۔

وزیر خوراک، جناب والا! انھوں نے سوال میں ریٹ نہیں پوچھا۔ اب پوچھ رہے ہیں۔ اس کے لئے نیا سوال بنتا ہے۔

جناب سپیکر، شاہ صاحب! اس کے لئے fresh question کر دیں۔ اس میں تفصیل کے ساتھ ریٹس وغیرہ آ جائیں گے۔ جی' رانا ثناء اللہ خان صاحب!

رانا ثناء اللہ خان، جناب والا! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ محکمہ خوراک سے متعلقہ آج وقفہ سوالات ہے۔ اس میں یہ بھی ہے کہ اتنے ٹن گندم پیدا ہوئی' اتنے ٹن افغانستان کو بھیجی گئی اور اس کے علاوہ ٹریڈنگ کارپوریشن کا بھی ذکر ہے۔ بات یہ ہے کہ یہ بڑی بدقسمتی ہوگی کہ اگر اس مسئلے پر بات نہ کی جائے کہ

افغانستان کو تو اتنے ٹن گندم برآمد ہو گئی' اتنے ٹن ٹریڈنگ کارپوریشن لے گئی لیکن اس صوبے کے عوام بالخصوص اور ملک کے عوام بالعموم متاثر ہو رہے ہیں۔ یہاں پر زر مبادلہ کے ذخائر تو بڑھ رہے ہیں اور پیداوار بھی ٹنوں میں بڑھ رہی ہے لیکن غریب کا چولہا بجھ رہا ہے اور لوگوں کو آٹا نہیں مل رہا۔ اتنی مہنگائی ہے اور ریٹ اتنا uncontrolled ہے کہ کسی جگہ کوئی ریٹ ہے کسی جگہ کوئی ریٹ ہے تو اس سے متعلق میں ان سے پوچھوں گا کہ ٹریڈنگ کارپوریشن کی یہ اتنی درآمد برآمد ہے' لیکن اس ملک کے غریب عوام کو کھانے کے لئے آٹا کیوں میسر نہیں ہے؟

جناب سپیکر، شکریہ۔ وزیر خوراک!

وزیر خوراک ،جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ ہے کہ جناب خود سپیکر ہیں اگر کوئی ضمنی سوال ان کی بات میں ہے تو آپ بتا دیں؛ دوسری بات یہ ہے کہ جناب والا نے شاید پڑھا نہیں ہے کہ یہ 2001-02 کی بات ہو رہی ہے' جو میرے فاضل دوست نے پوچھا ہے اس کا جواب میں نے پیش کیا ہے۔ باقی ان کی جو یہ بات ہے کہ آٹا نہیں مل رہا' غلط نہیں ہو رہا تو میں یہ عرض کروں گا کہ اس وقت پاکستان کے اندر اور خاص طور پر صوبہ پنجاب کے اندر' رمضان پیکج علیحدہ دیا گیا ہے' سستے آٹے کا پروگرام علیحدہ شروع کیا گیا ہے اور صوبہ پنجاب کے کسی کونے میں یہ شکایت نہیں ہے کہ آٹا نہیں مل رہا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہمیں دو پہلو مدنظر رکھنے پڑتے ہیں پہلا پہلو یہ ہے کہ اگر کسانوں کو مناسب ریٹ نہ ملے تو سب سے پہلے رانا صاحب آواز اٹھائیں گے کہ کاشت کار کو معاوضہ صحیح نہیں مل رہا۔ اگر کاشتکار کو معاوضہ صحیح دلانا ہے تو پھر open policy رکھنی پڑتی ہے۔ اس میں پھر traders بھی خریدتے ہیں' exporters بھی خریدتے ہیں' آڑھتی بھی خریدتے ہیں اور مل اونرز بھی خریدتے ہیں۔ جب مقابلے کی فضا پیدا کی جاتی ہے تو پھر گندم کا ریٹ ٹھیک رہتا ہے اور کاشتکار کو پیسے بھی ٹھیک ملتے ہیں لیکن جب open market ہو گی' ہم ضلع وار پابندی بھی نہیں لگا سکتے جس کی وجہ سے تھوڑا بہت آٹے کا ریٹ بڑھ جاتا ہے۔ اس میں جو تھوڑا بہت اضافہ ہوا ہے وہ ایک قدرتی امر ہے اور یہ open policy کی وجہ سے ہوا ہے ورنہ آٹے کی کمی کی شکایت نہیں ہے۔ -/203 روپے سابقہ مل ریٹ ہے۔ 210 روپے پرچون میں آٹا مل رہا ہے اور وافر مقدار میں مل رہا ہے۔ اگر صوبہ پنجاب کے کسی کونے میں کوئی شکایت ہے تو رانا صاحب بتائیں' میں اس کا بھی ازالہ کرنے کے لئے تیار ہوں۔

جناب سپیکر، سماں صاحب!

چودھری اعجاز احمد سماں، جناب والا! اس سلسلے میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ 6 لاکھ 48 ہزار ٹن گندم جو ایکسپورٹ کی گئی اس کا حکومت پنجاب کو ڈالر میں کیا ریٹ ملا ابھی جو گندم امپورٹ کرنا چاہتے ہیں میری اطلاع کے مطابق پنجاب حکومت یا T.C.P نے 105 ڈالر یا 160 ڈالر میں ایکسپورٹ کی اور اب جو امپورٹ کرنا چاہتے ہیں وہ 180 ڈالر ہے۔ ابھی ان کو پانچ لاکھ ٹن کے جو ریٹ مل رہے ہیں اس کے بارے میں وزیر موصوف وضاحت فرمائیں؟

جناب سپیکر، اس کے بارے میں آپ fresh question کریں۔ پہلے بھی وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ اس کا تفصیل کے ساتھ جواب آجائے گا۔

چودھری اعجاز احمد سماں، جناب والا! سیکرٹری صاحب بیٹھے ہوئے ہیں ابھی اس کی تفصیل مل سکتی ہے۔

جناب سپیکر، جناب ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ بلوچستان میں کتنی گندم گئی' افغانستان میں کتنی گندم گئی' یہ تو انہوں نے لکھ دیا ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ صوبہ سرحد' بلوچستان اور افغانستان میں ٹوٹل کتنی گندم آپ نے سپلائی کی؟

جناب سپیکر، وزیر خوراک!

وزیر خوراک، جناب سپیکر! یہ اب بالکل ہی نیا سوال ہے اور اعداد و شمار والا سوال ہے۔ یہ تینوں صوبوں کے اعداد و شمار میں انہیں دے دوں گا۔ اگر یہ پہلے ہی سارے اعداد و شمار پوچھتے تو میں انہیں وہ بھی فراہم کر دیتا۔

جناب سپیکر، درست ہے۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! میری اس میں submission یہ ہے کہ انہوں نے اس کے figures دیئے ہیں۔ بلوچستان اور افغانستان اس میں شامل ہیں۔ رانا صاحب کا سوال بڑا relevant تھا کہ یہ

پنجاب جو گندم بوتا ہے اور جو پورے پاکستان کو سپلائی کرتا ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہ جتنی گندم خود بوتے ہیں وہ دوسروں کو دے دیں اور خود بھوکا مرنا شروع ہو جائیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ آٹے کی کمی نہیں ہے لیکن جس ریٹ پر لوگوں کو آٹا مل رہا ہے وہ غریبوں کو مارنے کے قریب ہے۔ لوگ اس ریٹ پر آٹا خرید نہیں سکتے۔ اس لئے اس حکومت نے ریٹ کم کرکے لوگوں کو آٹا فراہم کیا ہے۔ یہ اس بات کی نشاندہی ہے کہ ملیں کس طرح غریب لوگوں کو لوٹ رہی ہیں۔ اس میں انہوں نے خود figures دیئے ہیں۔ نیا سوال کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ یہ total figures بتادیں کہ بلوچستان سرحد اور افغانستان میں انہوں نے کتنی گندم سپلائی کی؟

جناب سپیکر، نہیں، سرحد کا تو اس میں ذکر نہیں ہے۔ آپ نیا سوال کر دیں وہ تفصیل کے ساتھ بتادیں گے۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! میں تو اضافی اس میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ سرحد میں کتنی گندم سپلائی ہوئی ہے۔ ان کے پاس اعداد و شمار موجود ہوں گے۔ یہ بتانے سے گریز کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر، اصل سوال میں تو سرحد کے بارے میں پوچھا ہی نہیں گیا۔

جناب ارشد محمود بگو، میرا اس سلسلے میں ضمنی سوال یہ ہے کہ حکومت دونوں صوبوں کو کس مقدار میں اور کس قیمت پر گندم فراہم کرتی رہی ہے؟ یہ وزیر خوراک ہیں۔ ان کے پاس facts and figures تو ہوں گے۔ یہاں پر ان کے سیکرٹری بیٹھے ہیں۔ یہاں پر ان کا محکمہ بیٹھا ہے۔ یہ صرف یہ پوچھ کر بتادیں کہ انہوں نے ٹوٹل پنجاب سے کتنی گندم سپلائی کی ہے؟

جناب سپیکر، وزیر خوراک!

وزیر خوراک، جناب والا! انہوں نے دو صوبوں کے بارے میں figures مانگے ہیں، وہ میں نے جواب میں پیش کر دیئے ہیں۔

جناب سپیکر، وہ تو آ گئے ہیں۔

وزیر خوراک، اس طرح میں ارشد بگو صاحب سے یہ پوچھوں کہ پورے جو اسمبلی کے ممبران بیٹھے ہیں ان کی کل تنخواہ مہینے کی کتنی بنتی ہے؟ یہ مجھے جا سکتے ہیں؟ یہ بھی اس طرح کا سوال ہے۔ بتادیں کتنی بنتی ہے؟

جناب سپیکر، شکریہ۔ رانا آفتاب احمد خان صاحب!

رانا آفتاب احمد خان، جناب والا! میرا وزیر موصوف سے ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ بتا دیں کہ incidental charges اُس سال کے کیا تھے اور اِس سال کے کیا ہیں؟ دونوں میں difference کیا ہے؟

جناب سپیکر، یہ بھی نیا سوال بنتا ہے۔

وزیر خوراک، جناب سپیکر! آپ خود دیکھ رہے ہیں۔

جناب سپیکر، میں نے دیکھ لیا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب والا! incidental charges کے بارے میں تو پتا ہو گا۔ ان دو سالوں میں کیا فرق ہے؟ یہ تو کوئی ایسا سوال نہیں ہے؟

جناب سپیکر، محکمے کی طرف سے اس پر بھی تفصیل آئے گی۔ یہ محکمے نے ہی جواب دینا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! اگر ایک وزیر کو محکمے کے incidental charges کا نہیں پتا تو He should straight away resign and go back to his house.

وزیر خوراک، جناب والا! میرے بھائی کو بڑا پرانا وزارت کا دور یاد آتا رہتا ہے اور آج کل بڑے دکھ میں ہیں۔ میں انہیں کہتا ہوں کہ آئیں، ادھر آ کر بیٹھیں، ہم ان کو وزیر بنانے کے لئے تیار ہیں۔

راجہ ریاض احمد، جناب والا! جز (الف) میں لکھا ہے کہ "ہاں! یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب صوبہ سرحد اور صوبہ بلوچستان کو سرکاری سطح پر گندم فراہم کرتی ہے بشرطیکہ صوبہ پنجاب کے پاس اپنی ضرورت سے زیادہ گندم موجود ہو"۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس سال صوبہ پنجاب کے پاس اپنی ضرورت سے زیادہ کتنی گندم موجود تھی اور صوبہ سرحد اور بلوچستان کو کتنی گندم فراہم کی گئی؟

وزیر خوراک، جناب سپیکر! کم از کم کوئی سوال تو ہوا۔ مزہ آیا سوال کرنے کا بھی۔ اب میں اس کا جواب بھی دوں گا۔ میرے بھائی راجہ ریاض صاحب آج کل کے حالات سے غافل ہیں۔ ان کو یہ نہیں پتا کہ یہ جو پابندی والے سال ہیں ان کے متعلق پوچھا گیا ہے۔ آج کل تو کوئی پابندی نہیں ہے۔ پورے پاکستان کے اندر گندم جہاں مرضی جا سکتی ہے۔ open policy ہے۔ میں نے پہلے بھی policy statement دی

ہے۔ صوبہ سے باہر جانے میں نہ آنے میں رکاوٹ ہے' نہ گندم میں رکاوٹ ہے' نہ میدے میں رکاوٹ ہے بلکہ کوئی جتنی مرضی لے جانا چاہے لے جا سکتا ہے۔ صوبہ سرحد بھی لے جا سکتا ہے' بلوچستان بھی لے جا سکتا ہے اور سندھ بھی لے جا سکتا ہے۔ باقی انہوں نے دریافت کیا ہے کہ صوبہ پنجاب کی اپنی کیا پوزیشن ہے؟ ہم نے 25 لاکھ میٹرک ٹن گندم procure کی تھی' 2 لاکھ ٹن ہمارے پاس carry over تھا تو ہم 26 لاکھ میں بڑے آرام سے اپنا کام چلا رہے ہیں۔ صوبہ پنجاب میں کوئی آٹے کا بحران نہیں ہے۔ ہمارے پاس اب بھی وافر مقدار میں گندم پڑی ہوئی ہے۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب والا! اس سلسلے میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر، خان صاحب! کافی ضمنی سوال ہو گئے ہیں۔ اسی ایک سوال پر آپ نے ایک گھنٹہ لگا دیا ہے۔ اگلا سوال آنے دیں۔ اگلا سوال سید احسان اللہ وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، سوال نمبر 320۔

جناب سپیکر، جواب پڑھا ہوا تصور کر لیا جائے؟

سید احسان اللہ وقاص، جی ہاں۔

جناب سپیکر، جی' جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گندم ذخیرہ کرنے کے انتظامات

*320۔ سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) صوبہ میں گندم ذخیرہ کرنے کے لئے کتنے گودام ہیں۔ ان میں کتنی گندم ذخیرہ کی جا سکتی ہے اور ذخیرہ شدہ گندم کی حفاظت اور بیماریوں سے محفوظ رکھنے کے لئے کیا اقدامات کئے جاتے ہیں؟ آئندہ سالوں میں گندم ذخیرہ کرنے کی صلاحیت بڑھانے کے لئے کیا منصوبہ بندی کی گئی ہے؟

(ب) گزشتہ تین سال میں کتنی گندم ذخیرہ کرنے کے محفوظ انتظامات نہ ہونے کی وجہ سے ضائع یا چوری ہوئی؟ کتنے ملازمین کے خلاف خوردبرد کرنے کے الزام میں مقدمات درج ہوئے؟ کتنے برطرف ہوئے اور کتنوں کو سزائیں ہوئیں؟ اس کے تدارک کا کیا انتظام کیا گیا ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ خوراک کے بدعنوان اہلکار گندم چوری کر کے اس کی جگہ مٹی، پتھر اور کنکر وغیرہ ڈال کر وزن پورا کر دیتے ہیں؟ اس کے تدارک کی کیا منصوبہ بندی کی گئی ہے؟

وزیر خوراک،

(الف) صوبہ پنجاب میں محکمہ خوراک کے پاس اس وقت جو گودام ہیں ان کی سٹینڈرڈ استعداد ذخیرہ کاری 25 لاکھ ٹن ہے۔ جبکہ ضرورت پڑنے پر ان ہی گوداموں میں تقریباً 30 لاکھ ٹن گندم ذخیرہ کی جا سکتی ہے۔ ذخیرہ شدہ گندم کی حفاظت اور بیماریوں سے محفوظ رکھنے کے لئے درج ذیل اقدامات اٹھائے گئے ہیں۔

1۔ ذخیرہ گاہوں پر مناسب عملہ بشمول چوکیداران وغیرہ کی تعیناتی
2۔ قبل از ذخیرہ گوداموں کی صفائی ستھرائی اور ڈیلٹا میتھرین سپرے۔
3۔ ذخیرہ شدہ گندم کو سال میں دو دفعہ زہریلی دوائی سے دھونی۔
4۔ کھلے آسمان تلے گنجیوں کی صورت میں ذخیرہ کرنے سے قبل تھڑہ جات کی فراہمی۔
5۔ ترپالوں کی ضرورت کے مطابق فراہمی تاکہ گندم کو موسمی اثرات سے بچایا جا سکے۔
6۔ گنجیوں کو زہریلی دھونی دینے کی خاطر پولی تھین شیٹ کی فراہمی۔
7۔ ذخیرہ شدہ گندم کی وقفہ وقفہ سے لیکن تسلسل کے ساتھ ضلعی / علاقائی افسران کے ذریعے inspection۔

آئندہ سالوں میں گندم ذخیرہ کرنے کی صلاحیت میں اضافہ کی خاطر حکومت کے پیش نظر سال 2003-04 میں مزید گوداموں کی تعمیر زیر غور ہے۔

(ب) محکمہ خوراک نے ہمیشہ گندم کی ذخیرہ کاری کے محفوظ انتظامات کو یقینی بنایا ہے۔ چنانچہ انتظامات کے ناقص ہونے کی بناء پر کوئی نقصان نہیں ہوا۔ البتہ خورد برد اور کرپشن کی بناء پر کل 212 ملازمین کے خلاف گزشتہ تین سال کے دوران مقدمات درج کروائے گئے ہیں۔ ان میں سے 24 افراد سزایاب ہو کر نوکری سے برخاست ہوئے۔ صرف ایک اہلکار بری ہوا ہے جبکہ 106 مقدمات کا فیصلہ ابھی ہونا ہے۔

(ج) محکمہ خوراک مٹی، پتھر اور کنکر وغیرہ سے پاک طے شدہ معیار کے مطابق گندم خرید کرتا ہے جس کی خلاف ورزی کسی بھی حال میں برداشت نہیں کی جاتی۔ تاہم کبھی کبھار اگر ایک آدھا کیس اس نوعیت کا سامنے آجاتا ہے تو اس کا فوری نوٹس لیا جاتا ہے اور ذمہ دار اہلکار کے خلاف تادیبی کارروائی کی جاتی ہے۔ اس قسم کے واقعہ کے سدباب کے لئے ضلعی اور علاقائی افسران گوداموں کا مسلسل اور بار بار معائنہ کرتے رہتے ہیں۔ مزید برآں عوامی نمائندوں اور کاشتکاران کے نمائندوں پر مشتمل ہر مرکز خرید کے لئے علیحدہ سپروائزری کمیٹی تشکیل دی جاتی ہے جو مرکز کے معاملات پر کڑی نگاہ رکھتی ہے۔

جناب سپیکر، ضمنی سوال؟

سید احسان اللہ وقاص، جناب والا! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ وزیر موصوف نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ "گندم ذخیرہ کرنے کے محفوظ انتظامات کی وجہ سے کوئی گندم ضائع نہیں ہوئی ہے۔ جز(ب) کے جواب میں یہ ارشاد فرمایا گیا ہے کہ "البتہ خورد برد اور کرپشن کی بنیاد پر کل 212 ملازمین کے خلاف گزشتہ تین سال کے دوران مقدمات درج کروائے گئے ہیں"۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ خورد برد اور کرپشن کی بنیاد پر کتنی گندم ضائع ہوئی ہے؟

جناب سپیکر، وزیر خوراک!

جناب پرویز رفیق، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! آپ نے خود ہی فرمایا ہوا ہے کہ اس معزز ایوان میں کوئی بھی معزز رکن موبائل فون نہیں سن سکتا۔ گیلری میں جو آفیسرز بیٹھے ہیں وہ موبائل فون سن رہے ہیں ان کو بھی آپ پابند کریں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ انہوں نے سن لیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ وہ بند کر دیں گے۔

وزیر خوراک، جناب سپیکر! جناب احسان اللہ وقاص صاحب پوچھ رہے ہیں کہ خورد برد اور کرپشن میں کتنی گندم خراب ہوئی؟ اس میں لکھا ہے کہ گندم کہیں پر خراب نہیں ہوئی، خورد برد اور کرپشن کے معاملات اور بھی ہوتے ہیں۔ ہمارے سرکاری ملازمین کسی معاملے میں رشوت لیتے ہیں تو وہ کرپشن میں آجاتے ہیں۔ خورد برد میں یہ بھی ہوتا ہے کہ گندم چوری ہو جاتی ہے۔ انہوں نے خراب ہونے کے بارے میں پوچھا ہے۔

اس بارے میں ہم نے کہا ہے کہ ہم نے پورے انتظامات کئے ہیں۔ اگر آپ چاہیں تو میں انتظامات کی تفصیل پڑھ دیتا ہوں۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ رمضان کے دوران بھی گورنمنٹ نے غرباء کے لئے پیکج دیا۔ اب ایک نیا پیکج بھی ہمارے محترم وزیر جناب عبدالعظیم خان صاحب کی قیادت و سعادت میں دیا جا رہا ہے۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ خوراک ہر آدمی کی ایک بنیادی ضرورت ہے اور لوگوں کو آٹے کی شدید قلت کا سامنا ہے۔ آٹا نہیں مل رہا ہے، خصوصاً لاہور جہاں لوگوں کی اپنی گندم نہیں ہوتی ہے وہ بازار سے آٹا خریدتے ہیں اور آٹے کے ریٹس انتہائی گراں ہو چکے ہیں۔ جتنی اچھی سکیمیں کوئی بھی حکومت شروع کرتی ہے اس کا ایک بہت بڑا حصہ محکمہ خوراک کے افسران کی خورد برد کی نذر ہو جاتا ہے۔ محترم صوبائی وزیر اچھی طرح جانتے ہیں کہ بہت سارے افسران اسی خورد برد کی وجہ سے لکھ پتی اور کروڑ پتی بنے ہوئے ہیں۔ لوگ محکمہ خوراک میں ملازمت لینے اور ٹرانسفر کرانے کے درپے ہوتے ہیں اور اچھی خورد برد کرنے والی پوسٹوں پر جانے کے لئے کوشش کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کا سوال کیا ہے؟

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! سوال یہ ہے کہ میں نے پوچھا تھا کہ کرپشن اور خورد برد میں کتنا نقصان ہوا ہے؟ اس کی تفصیل کے بارے میں میں نے گزارش کی تھی لیکن انہوں نے بالکل جواب گول مول کر دیا ہے۔

جناب سپیکر: وزیر خوراک!

وزیر خوراک: جناب سپیکر! آپ ذرا سوال ملاحظہ فرمالیں کہ انہوں نے جز (ج) میں پوچھا ہے۔ "کیا یہ درست ہے کہ محکمہ خوراک کے بدعنوان اہلکار گندم چوری کر کے اس کی جگہ مٹی پتھر اور کنکر وغیرہ ڈال کر وزن پورا کر دیتے ہیں؟ جز (ب) میں انہوں نے پوچھا ہے کہ "محفوظ انتظامات نہ ہونے کی وجہ سے کتنی گندم ضائع یا چوری ہوئی؟ کتنے ملازمین کے خلاف خورد برد کرنے کے الزام میں مقدمات درج ہوئے یا کتنے برطرف ہوئے یا کتنوں کو سزائیں ہوئیں"۔ انہوں نے یہ سارا پوچھا ہے۔ میں نے اس کا جواب دیتے ہوئے بتایا ہے کہ 3 سال کے دوران 212 ملازمین کے خلاف مقدمات درج ہوئے، 24 افراد کو سزا ہوئی، 106 مقدمات مختلف عدالتوں

عدالتوں میں چل رہے ہیں۔ میں نے انہیں یہ سارا جواب دے دیا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! انہوں نے جواب دیا ہے کہ گندم ضائع نہیں ہوئی ہے۔ انہوں نے درست فرما دیا' ٹھیک ہے ہم ان کی بات پر یقین کر لیتے ہیں لیکن انہوں نے گندم چوری ہونے کے بارے میں کوئی تفصیل نہیں بتائی ہے۔ میں ان سے پوچھ رہا ہوں کہ گندم چوری ہونے کے بارے میں تفصیل یہاں موجود نہیں ہے؟

وزیر خوراک، جناب سپیکر! میرے محترم بھائی سوال کریں تو میں اس کے لئے پورا جواب دینے کو تیار ہوں۔ اب انہوں نے صحیح بات پوچھی ہے کہ گندم چوری کے بعد اب آپ کے کیا انتظامات ہیں؟

چودھری اصغر علی گجر، جناب سپیکر! وزیر خوراک نے کہا ہے کہ سوال میں گندم چوری کے متعلق نہیں پوچھا جبکہ چوری کے متعلق پوچھا گیا ہے اور سوال کے اندر لفظ چوری موجود ہے۔

وزیر خوراک، جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ چوری کے تدارک کے لئے جتنا اچھا انتظام ہمارا محکمہ کر رہا ہے شاید ہی کسی محکمے میں ایسی مثال ملتی ہو۔ ہم پرچے کروانے' انہیں اندر کروانے اور سزائیں دلوانے کی بجائے پہلے تو چوری میں ملوث افسر سے چوری پوری کرواتے ہیں اور پھر اسے سزا دیتے ہیں تاکہ گورنمنٹ کا نقصان پورا کرایا جائے اور ایسی مثال کسی محکمے میں نہیں ملتی۔

جناب سپیکر، جناب سمیع اللہ خان صاحب!

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ ہمارے پرانے تجربہ کار وزراء شاید over confidence کی وجہ سے تیاری سے نہیں آتے ہیں۔ جز (ب) میں واضح طور پر ہے کہ گندم محفوظ کرنے کے مناسب انتظامات نہ ہونے کی وجہ سے کتنی گندم ضائع یا چوری ہوئی؟ وزیر صاحب کے جواب میں اس کی تفصیل نہیں ہے اور یہ ادھر ادھر کی کر کے اسے cover کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس میں بڑا specific ہے کہ کتنی گندم چوری ہوئی؟

وزیر خوراک، جناب والا! میرے محترم خواہ مخواہ معاملے کو confuse کر رہے ہیں۔ میں اس سے concede نہیں کر رہا بلکہ اس کا پورا جواب دے رہا ہوں کہ اگر گندم چوری ہوتی ہے تو ہم وہ گندم اس اہلکار سے پوری کرواتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہم نے یہ بھی کہا ہے کہ جن لوگوں کے خلاف خورد برد کے

الزامات تھے ان کے خلاف مقدمے درج کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر، ان کا سوال ہے کہ پچھلے سال کتنی گندم چوری ہوئی؟

وزیر خوراک، جناب سپیکر! میں نے اس میں تفصیل سے بتا دیا ہے کہ گندم کا اگر ایک دانہ بھی خراب ہو جائے یا چوری ہو جائے تو ہم اسی وقت متعلقہ اہلکار سے پورا کرواتے ہیں۔ اس سے آگے جانے کا اور کوئی طریقہ ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر، جی محترمہ! آپ فرمائیں!

محترمہ عابدہ جاوید، شکریہ' جناب سپیکر۔ 2۔جنوری کو وزیراعلیٰ صاحب ہمارے ٹاؤن شپ میں آئے۔ وہاں کے لوگوں کو یہ کہہ کر جمع کیا گیا کہ 170 روپے کا آٹے کا تھیلا ملے گا اور آپ وہاں پہنچیں۔ ٹاؤن شپ کے لوگوں کو زبردستی وہاں پر لایا گیا اور انہیں لائنوں میں کھڑا کیا گیا کہ اب ٹرکوں کے ٹرک آئیں گے اور آپ کو آٹا ملے گا۔۔۔

جناب عبدالعلیم خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' علیم خان صاحب!

جناب عبدالعلیم خان، جناب سپیکر! میں ریکارڈ کی درستی کے لئے بتاتا چلوں کہ وزیراعلیٰ پنجاب نے سستے آٹے کا پروگرام ٹاؤن شپ سے شروع کیا ہے۔ ہماری محترمہ بہن نے کونسلر کے الیکشن میں 150 ووٹ لئے تھے اور آٹھویں نمبر پر آئی تھیں۔ میں نے بھی وہیں سے الیکشن لڑا ہے اور میرا 21000 ووٹ ہے۔ وہاں پر جتنا مجمع اکٹھا ہوا تھا ان میں سے کسی ایک شخص کو بھی اس وعدے کے ساتھ وہاں نہیں لایا گیا تھا۔ وہ چودھری پرویز الٰہی کی محبت اور اس علاقے سے (قائداعظم) مسلم لیگ کے امیدوار کی محبت میں اکٹھے ہوئے تھے' ان کا جوش و خروش یہ ثابت کرتا ہے۔ محترمہ! جب آٹا دینے کی باری آئے گی تو ہمیں کسی کو لانے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ آپ تو 170 روپے کی بات کرتی ہیں' اتنے لوگوں کو میں اکیلا اپنی جیب سے مفت آٹا دینے کو تیار ہوں۔ آپ اپنا ریکارڈ درست کریں۔

جناب سپیکر، جی' محترمہ!

محترمہ عابدہ جاوید، جناب سپیکر! وہاں پر خواتین اور دیگر ضرورت مند لوگ اکٹھے ہوئے۔ جس وقت پرویز الہیٰ صاحب چلے گئے تو وہ ٹرک غائب ہو گئے، لوگوں کی توہین ہوئی اور کسی کو کوئی آٹا نہیں ملا۔ خدا جانے وہ ٹرک کہاں آسمان پر چلے گئے۔ میں چیلنج کرتی ہوں کہ میرے ووٹ وہاں کے ناظم سے زیادہ تھے۔

رانا ثناء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، رانا صاحب!

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! جیسا کہ میرے معزز بھائی علیم خان صاحب نے بات کی ہے اور انہوں نے محترمہ کے بارے میں ایک personal بات کی ہے کہ انہوں نے الیکشن میں اتنے ووٹ حاصل کئے اور وہاں سے میں نے اتنے ووٹ حاصل کئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس قسم کی بات ایسے ماحول میں کرنا واجب نہیں ہے۔ جب اس قسم کی مثالیں یہاں پر موجود ہیں کہ آدمی اپنے حلقے سے بُری طرح ہار گیا اور اسے کہیں اور سے منتخب کروا کے وزیر بنا دیا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال بیگم ریحانہ جمیل صاحبہ کا ہے۔

صوبہ پنجاب سے صوبہ سرحد کو گندم کی برآمد

*439۔ بیگم ریحانہ جمیل، کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) صوبہ پنجاب محکمہ خوراک نے سال اکتوبر 1999 تا اکتوبر 2002 صوبہ سرحد کو گندم اور آٹا کتنا سپلائی کیا بیان فرمائیں؟ قانونی طور پر جو آٹا سپلائی ہوا، اس کی تفصیل بیان فرمائیں اور غیر قانونی طور پر جو گندم اور آٹا صوبہ سرحد کو سپلائی ہوا اس کی بھی تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) اگر غیر قانونی آٹا سپلائی ہوا تو غیر قانونی آٹا سپلائرز کے نام، مالکان کے نام اور جو کارروائی محکمہ خوراک نے ان کارخانوں کے ذمہ دار مالکان کے خلاف کی، اس کی تفصیل بیان فرمائیں؟ اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

وزیر خوراک:

(الف) محکمہ خوراک سرکاری طور پر صوبہ سرحد کو صرف گندم سپلائی کرتا ہے۔ اکتوبر 1999 سے اکتوبر 2002 تک 693 915 ٹن گندم سپلائی کی۔ گندم اور آٹا کی صوبہ پنجاب سے دیگر صوبوں کو غیر قانونی سپلائی روکنے کے لئے محکمہ خوراک نے صوبہ پنجاب میں کل 21 چیک پوسٹیں قائم کیں تھیں جن پر محکمہ خوراک کے علاوہ رینجرز بھی تعینات تھی۔ صوبائی گورنمنٹ نے مورخہ 01-09-2000 کو صوبہ پنجاب سے باہر گندم کی نقل و حمل پر پابندی اٹھالی تھی۔ اس طرح مذکورہ تاریخ تک صوبہ پنجاب کی تمام چیک پوسٹوں کے ذریعہ صوبہ پنجاب سے باہر دیگر صوبہ جات کو بشمول صوبہ سرحد گندم/ آٹا وغیرہ کی غیر قانونی نقل و حمل پر کڑی نگاہ رکھی گئی جس کے نتیجہ میں تمام چیک پوسٹوں پر مجموعی طور پر درج ذیل گندم، آٹا وغیرہ کی مقدار پکڑی گئی۔

گندم	1,78,15,390 کلو
آٹا	28,85,600 کلو
میدہ	11,03,942 کلو
سوجی	2,15,185 کلو
فائن	4,255 کلو

(ب) اوپر (الف) میں مذکورہ گندم/ آٹا وغیرہ کی غیر قانونی ترسیل میں 407 ٹرک، 445 پک اپ، 13 بسیں، 24 ٹرالی اور ایک عدد کوچ ملوث پائی گئیں۔ کل 884 مقدمات مختلف تھانہ جات میں درج کرائے گئے، جن کے نتیجہ میں 1046 افراد کو گرفتار کیا گیا اور گندم/ آٹا وغیرہ کی مذکورہ بالا مقدار کو بحق سرکار ضبط کر لیا گیا۔ انفرادی طور پر ان کی تفصیلات اکٹھی کی جا رہی ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

بیگم ریحانہ جمیل: جناب سپیکر! آپ کی وساطت سے وزیر صاحب سے میری گزارش ہے کہ جز (الف) کے حوالے سے محکمہ خوراک صوبہ سرحد کو صرف (لفظ صرف) پر غور کریں کہ صرف گندم سپلائی کرتا ہے۔ اگست 2000 تک یہ پابندی گندم کی نقل و حمل پر لگائی گئی تھی۔ اس کے باوجود گندم، آٹا،

میدہ، سوجی اور فائن جس کی تفصیل بتائی گئی ہے کہ اتنی مقدار میں سپلائی ہوا' جب پابندی تھی تو اتنا کچھ سپلائی ہو گیا تو جب پابندی نہیں تھی اور ستمبر 2000 کو جب پابندی اٹھالی گئی تو پھر کیا کچھ سپلائی ہوا؟ جبکہ گندم کی اجازت تھی تو کیا باقی چیزیں سپلائی نہیں کی گئیں؟ کیا اس طرح پنجاب کے لوگوں کا حق مار کر دوسرے صوبے کو سپلائی کیا گیا؟ دوسرا صوبہ بھی پاکستان کا حصہ ہے۔ ہم ان کے خلاف نہیں ہیں' وہ ہمارے بھائی ہیں لیکن وہاں اس لئے یہ سپلائی کیا گیا کہ ان لوگوں کا خون چوسا جائے کیونکہ یہ وہاں پر مہنگا آٹا سپلائی کرتے ہیں۔

جناب سپیکر، ضمنی سوال کیا ہوا؟

بیگم ریحانہ جمیل، میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ پابندی کے دور میں اتنا کچھ سپلائی ہوا تو پابندی ختم کرنے کے بعد کی تفصیل کہاں ہے؟ میرے سوال میں یہ بات موجود ہے کہ قانونی طور پر جو سپلائی ہوا اس کی تفصیل اور جو غیر قانونی طور پر سپلائی ہوا اس کی تفصیل بتائیں؟

وزیر خوراک، جناب سپیکر! مجھے اپنی بہن سے بڑی ہمدردی ہے لیکن وہ فرما رہی ہیں کہ جب پابندی نہیں تھی تو پھر کیا ہوا؟ جب پابندی نہیں ہو گی تو پھر سب کچھ ہو گا۔ آٹا بھی جائے گا' میدہ بھی جائے گا۔ یہ تو پابندی کے دور کا انھوں نے سوال پوچھا ہے۔ میں نے اس کی figures بھی بتائی ہیں۔ جب پابندی نہیں ہو گی تو ساری چیزیں باہر جاتی ہیں۔ وہ بھی پاکستان کا حصہ ہیں اور صوبہ پنجاب پاکستان کا اناج گھر ہے اور پورے پاکستان کی نظریں صوبہ پنجاب پر لگی ہوتی ہیں کہ وہاں سے ہمیں آٹا بھی آنا ہے' گندم بھی آنی ہے اور میدہ بھی آنا ہے۔ اس میں کوئی اعتراض والی بات نہیں ہونی چاہئے' پاکستانیت کی بات ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ رانا آفتاب احمد خان صاحب!

رانا آفتاب احمد خان ، جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے یہ پوچھتا ہوں کہ انھوں نے جز (ب) کے جواب میں لکھا ہوا ہے کہ "884 مقدمات مختلف تھانہ جات میں ہوئے۔" یہ بتادیں کہ ان مقدمات میں سے کن کا فیصلہ ہوا ہے' کتنے لوگوں کو سزا ہوئی' کتنے لوگوں کو جرمانہ ہوا اور باقی کیسوں کی کیا پوزیشن ہے؟

جناب سپیکر، یہ fresh question بنتا ہے۔ اتنی تفصیل وہ زبانی تو نہیں دے سکتے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! آپ اتنی ہمدردی نہ کریں۔ ان کی قابلیت کا امتحان نہیں ہے۔ آپ کی ان سے محبت ہو گی۔

جناب سپیکر، اس کے متعلق تفصیل تو محکمہ ہی بتا سکتا ہے۔ جی' عباسی صاحب!

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ اس زمانے میں 21 چیک پوسٹیں تھیں۔ اگر آپ کے علم میں ہے کہ وہ 21 چیک پوسٹیں کون سی ہیں۔ میرا حلقہ مری کوئلی ستیاں ہے۔۔۔(قہقہے)

جناب سپیکر، آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، سوال یہ ہے کہ اس علاقے میں ابھی بھی صورت حال یہ ہے کہ مری میں آٹا نہیں ملتا اور مری کے لوگ ہزارہ سے آٹا لیتے ہیں۔ اس لئے کہ آٹا باڑیاں' کوہالہ' کہوٹہ سے سمگل ہوتا ہے۔ وہ علاقے جو کشمیر میں اور صوبہ سرحد میں ہیں' میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کتنی چیک پوسٹیں اس علاقے تحصیل کہوٹہ' کوئلی ستیاں اور مری میں ہیں؟

وزیر خوراک، جناب سپیکر! کوئلی ستیاں کا نام سن سن کر لگتا ہے کہ میرے بھائی کا کوئلی ستیاں سے بڑا تعلق ہے۔ پورے ہاؤس کو اتنی ہمدردی ہو گئی ہے کہ اگر کوئلی ستیاں میں آٹے کی کمی ہے تو میں سب سے پہلے آٹا وہاں پہنچا دوں گا۔

جناب سپیکر، جی' سمیع اللہ خان صاحب!

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! پچھلے سال جو گندم ذخیرہ کی گئی تھی وہ کتنی گندم تھی کہ جو آپ نے ذخیرہ کی؟ اور پچھلے سال وہ فلور ملوں کو نہ دی جا سکی اور بچ گئی۔ کیا یہ درست ہے کہ پچھلے سال گندم کا ریٹ تقریباً 300 روپے تھا اور حکومت پنجاب کے پاس کچھ گندم بچ گئی تھی۔۔۔ پچھلے سال 300 روپے ریٹ تھا تو اب اضافہ کر کے میرے خیال میں 330 روپے ہے۔ کیا آپ کے پاس جو پچھلے سال کی خریدی ہوئی گندم تھی' آپ نے کیا بچی ہوئی گندم کا ریٹ بڑھایا ہے؟

وزیر خوراک، جناب سپیکر! میں نے بڑا واضح طور پر on the floor of the House پوری ذمہ داری سے کہا ہے کہ دو لاکھ میٹرک ٹن carry over سٹاک پچھلے سال کا تھا۔ ہم وہ ملوں کو سپلائی کر رہے ہیں۔ ہم

نے سب سے پہلے وہی نکالا ہے۔ اس کی قیمت پچھلے سال واقعی 300 روپے تھی اور اس دفعہ بھی ہم نے 300 روپے میں خریدی ہے۔ میں نے عرض کیا تھا کہ کاشتکاروں کو صحیح ریٹ دلانے کے لئے ہم نے مقابلے کی فضا پیدا کی۔ اس میں ہم نے اس دفعہ cascading کی پالیسی شروع کی ہے کہ جوں جوں ریٹ بڑھتے جاتے ہیں' اب مارکیٹ میں 400 روپے سے بھی زیادہ ریٹ ہے تو ہم نے صرف پانچ روپے یعنی 300 سے 305 کئے پھر 310 کئے اس طرح ہم پانچ روپے incidental charges کو پورا کرنے کے لئے بڑھاتے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! پچھلے سال 300 روپے میں گندم خریدی تھی اور چاہئے تو یہ تھا کہ اس سال جب آپ اس کو بیچ رہے ہیں تو اسی ریٹ پر بیچیں لیکن میری اطلاع کے مطابق حکومت پنجاب 30 روپے فی من پر زائد لے رہی ہے۔

جناب سپیکر، وہ فرما رہے ہیں کہ 305 اور 310 روپے میں بیچ رہے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان، انھوں نے 330 کہا ہے۔

وزیر خوراک، جب ہم نے شروع کیا تھا تو 310 روپے سے گندم کی سپلائی شروع کی تھی۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! میرا موقف یہ ہے کہ جس طرح حکومت کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ پاکستان کی تاریخ میں آٹے کا ریٹ سب سے زیادہ آپ کی حکومت میں ہوا ہے۔ اگر وہ گندم جو ذخیرہ تھی اور آپ یہ کر سکتے تھے کہ جس ریٹ پر آپ نے پچھلے سال گندم خریدی تھی اگر اسی ریٹ پر اس سال اس کو بیچتے تو یقینی بات ہے کہ جو آج آٹا مہنگا ہوا ہے اس کا impact کچھ کم ہو جاتا۔

میں سمجھتا ہوں کہ یہ محکمہ خوراک نے زیادتی کی ہے۔

وزیر خوراک، جناب سپیکر! دو لاکھ میٹرک ٹن کی سپلائی سے آٹے کا ریٹ کس طرح کم ہو سکتا تھا۔ اس کے اوپر ہمارے اخراجات بھی ہوتے ہیں' ہمارے carry over charges بھی ہوتے ہیں' ہمیں carriage بھی پڑتا ہے' ہم نے اس کو ایک سال سٹور بھی کیا ہے۔ اس پر پانچ دس روپے بڑھا دینا کوئی ناجائز بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ حاجی محمد اعجاز صاحب!

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! انھوں نے اس سوال کے جواب کے جز (ب) میں فرمایا ہے کہ "گندم آٹا وغیرہ مذکورہ بالا مقدار کو بحق سرکار ضبط کر لیا گیا۔" میرا سوال یہ ہے کہ جو آٹا' گندم بحق سرکار ضبط کیا گیا اس کو کس مقصد کے لئے استعمال کیا گیا اور کیا اس کا کوئی ریکارڈ رکھا گیا ہے؟

جناب سپیکر: جی' وزیر خوراک!

وزیر خوراک: اس کو باقاعدہ ضبط کر کے گورنمنٹ کے سٹوروں میں واپس لایا جاتا ہے تو ہم اس کو اسی طرح سپلائی کر دیتے ہیں جس طرح پہلے گندم ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: جناب ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! میں نے پچھلے سوال پر بھی سوال کیا تھا تو چودھری صاحب نے کہا تھا اور آپ نے بھی کہا تھا کہ یہ نیا سوال بنتا ہے۔ اس سوال کے جز (الف) میں انھوں نے کہا ہے کہ محکمہ خوراک سرکاری طور پر صوبہ سرحد کو صرف گندم سپلائی کرتا ہے۔ 1 اکتوبر 1999 تا 1 اکتوبر 2002 تک 9,15,693 ٹن گندم سپلائی کی گئی۔ میرا سوال یہ ہے کہ اکتوبر 2002 سے لے کر آج تک صوبہ سرحد کو کتنی گندم سپلائی کی گئی ہے؟

جناب سپیکر: جی' وزیر خوراک!

وزیر خوراک: جناب سپیکر! آپ سوال ملاحظہ فرمالیں اور اس کا جواب بھی آپ دیکھ لیں۔ یہ جو بات پوچھ رہے ہیں وہ بھی آپ دیکھ لیں۔ یہ پوچھ رہے ہیں کہ 2002 سے اب تک کتنی گندم سپلائی کی گئی ہے؟ یہ کوئی دو سال کا ریکارڈ پوچھ رہے ہیں اور میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ یہ ان سالوں کی بات ہے کہ جب پابندی تھی۔ اب 2003 میں تو ہمارے پاس کوئی ریکارڈ ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ گندم کی سپلائی کے لئے مارکیٹ open ہے' کوئی جہاں چاہے گندم لے جائے' میدہ لے جائے یا سوجی لے جائے کوئی رکاوٹ ہی نہیں ہے۔ پچھلی دفعہ بھی انھوں نے اس کا بڑا اظہار کیا تھا کہ پاکستان کے اندر صوبہ پنجاب کو بڑے بھائی کا کردار ادا کرنا چاہئے۔ ہم نے کوئی پابندی لگائی ہی نہیں تھی کہ انھوں نے شور مچانا شروع کر دیا تھا۔ 2003 میں کھلی پالیسی تھی' اس کی figures ان کو نہیں دی جا سکتیں۔

جناب ارشد محمود بگو: میں نے یہ پوچھا ہے کہ حکومت کتنی گندم سپلائی کرتی ہے؟

وزیر خوراک، اب حکومت سے لینے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔

جناب ارشد محمود بگو، کیا حکومت صوبہ سرحد کو گندم سپلائی نہیں کرتی؟

وزیر خوراک، حکومت نے سپلائی نہیں کی۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ اگلا سوال شیخ امجد عزیز صاحب کا ہے۔

رانا ثناء اللہ خان، سوال نمبر 501۔(معزز رکن نے شیخ امجد عزیز کے ایماء پر دریافت کیا)

پنجاب کی شوگر ملیں، گنے کی خرید اور رقم کی ادائیگی

*501۔ شیخ امجد عزیز، کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) پنجاب میں کتنی شوگر ملیں ہیں یہ کہاں کہاں واقع ہیں اور ان مل مالکان کے نام کیا ہیں؟

(ب) سال 1999 سے آج تک ہر مل نے کتنا گنا کتنی مالیت میں خرید کیا؟

(ج) ہر مل کی طرف سے حکومت کو ان سالوں کے دوران کتنا ٹیکس ادا کیا گیا۔ اس کی تفصیل مل وار فراہم کی جائے اور کن کن ملوں نے ابھی تک حکومت کا کتنا کتنا ٹیکس ادا کرنا ہے؟

(د) ہر مل کی طرف سے ان سالوں کے دوران کتنا شوگر سیس بنتا ہے اور ہر مل نے کتنا حکومت کو جمع کروایا ہے اور کتنی ملیں اس سلسلے میں defaulter ہیں؟

(ہ) ہر مل نے کتنے کاشتکاروں کو ان سالوں کے دوران پوری ادائیگی کی اور کتنی ملوں نے کتنے کاشتکاروں کو ابھی ادائیگی کرنا ہے؟ اس کی تفصیل مل وار فراہم کی جائے۔

وزیر خوراک،

(الف) پنجاب میں کل 39 شوگر ملیں ہیں۔ ان کے محل وقوع اور نام مالکان کے لئے تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ب) سال 1999-2000 تا حال قیمت خرید گنا کے لئے تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ج) محکمہ ہذا سے متعلق نہ ہے۔

(د) ہر مل کی بابت تفصیل شوگر کین ڈویلپمنٹ سیس کے لئے تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ہ) سال 2000-1999 تا حال کاشتکار کو گنے کی رقم کی ادائیگی کی مل وار تفصیل کے لئے تتمہ (ب) جو کہ ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔ سال 2000-1999 تا 02-2001 کی بابت جن ملوں کے ذمہ بقایا جات ہیں ان کے جتنے کاشتکاروں کی رقم مل کے ذمہ واجب الادا ہے ان کی تعداد منسلکہ جات (ب۔ 1) تا (ب۔3) میں درج کر دی گئی ہے۔ ہر مل کو گنا فراہم کرنے والے کاشتکاروں کی تعداد مل کی پیداواری استعداد کے مطابق پانچ سے بیس ہزار تک ہوتی ہے۔ سال 03-2002 کی بابت ملوں کا موقف ہے کہ چونکہ مل کاشتکار سے اس کی تمام پیداوار بیک وقت خرید نہیں کرتی اس لئے ہر کاشتکار کی کچھ نہ کچھ رقم سیزن کے آخر تک مل کے ذمہ واجب الادا رہتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

رانا ثناء اللہ خان: اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس سوال کے جز (الف) میں یہ فرمایا ہے کہ پنجاب میں کل 39 شوگر ملیں ہیں۔ ان کے محل وقوع اور نام مالکان کے لئے تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ انہوں نے یہ تفصیلات رکھی ہیں۔ انہوں نے جو جواب ایوان کی میز پر رکھا ہے اس میں یہ payment of sugar-cane price to growers for the crushing season 2002-03 upto 15-2-2003 یعنی یہ وہ payment ہے جو کہ ان 39 شوگر ملوں سے ان growers کو 15-2-2003 تک یا اس سے due ہے۔ balance of payment کا جو کالم نمبر 6 ہے اس میں اگر میں غلط نہیں پڑھ رہا تو یہ رقم 3 ارب 9 کروڑ 52 لاکھ 98 ہزار 86 روپے بنتی ہے۔ ایک تو میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ اس حالت میں کہ اربوں روپیہ growers کا ملوں کے ذمے ہے تو اس میں کس طرح سے کسان کو اس سے کینسل کر رہے ہیں۔ انہوں نے جواب میں لکھا ہے کہ ایک شوگر مل سے پیداواری استعداد کے مطابق بیس ہزار تک کسانوں کی تعداد ہو سکتی ہے جو اس کو گنا سپلائی کرتے ہیں۔ اس کا سیدھا سیدھا مطلب ہے کہ تقریباً 7 لاکھ 80 ہزار کسان 39 ملوں کے default ہونے کی وجہ سے متاثر ہوتے ہیں اور یہ رقم اب تین ارب سے تجاوز کر گئی ہے۔ اسی طرح میں وزیر موصوف کی توجہ اس جانب بھی مبذول کروانا چاہوں گا کہ جو تتمہ انہوں نے ایوان کی میز پر رکھا ہے اس میں منسلکہ (ج) میں یہ ہے کہ:

statement showing mill-wise payment position of sugar-cane purchased cess due deposited and balance for the season 2000-01.

اس میں وہ cess ہوتا ہے جو مل مالکان نے گورنمنٹ کو دینا ہوتا ہے اور اس سے سڑکیں یا اس علاقے میں کوئی ڈویلپمنٹ کے کام ہونے ہوتے ہیں۔یہ 2000-01 کی سٹیٹمنٹ ہے اور اس میں بھی کالم 5 پر ہے کہ amount of cess deposited کی ہے اور اس کے بعد balance کی ہے۔ اس میں بھی کوئی تقریباً ایک کروڑ 70 لاکھ ہے' آگے تین کروڑ 85 لاکھ ہے' اسی طرح سے آگے بھی یہ رقم تقریباً پندرہ' بیس کروڑ کے قریب بنتی ہے۔ میں ان سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ یہ figures جو ان کے سامنے ہیں' گورنمنٹ یا ان کا ڈیپارٹمنٹ اس بارے میں کیا کر رہا ہے؟

جناب سپیکر: جی' وزیر خوراک!

وزیر خوراک: جناب سپیکر! ان کی کاشتکار کے ساتھ جو ہمدردی ہے اس میں' میں بھی شامل ہوں۔صوبہ پنجاب کی شوگر ملوں کی ساری پوزیشن آپ کے بھی سامنے ہے کیونکہ آپ خود farmer ہیں لیکن اگر باقی صوبوں سے موازنہ کر کے دیکھا جائے تو پورے پاکستان کے اندر صوبہ پنجاب کی کارکردگی سب سے اچھی ہے۔ ہمارا جو کاشتکاروں کے کیسوں میں ریکوری ریٹ ہے' جو کاشتکاروں نے دینی ہوتی ہے وہ overall پورے پنجاب کے اندر 99 فیصد ہے اور شوگر مسیں کی پوزیشن بھی بہت بہتر ہے۔ اگر آپ سندھ کی figures دیکھیں اور ان سے موازنہ کریں تو پنجاب top پر ہے لیکن ان کی یہ بات درست ہے کہ بقایا جات باقی ملوں کے ابھی کچھ ہیں' میں اس پر concede کرتا ہوں کہ ابھی بقایا جات ہیں۔ انہوں نے تو بڑے پرانے سوالات پوچھے ہیں۔ آج کل اس میں اور زیادہ بہتری آئی ہے۔ میں نے جیسے عرض کیا ہے کہ 99 فیصد پوزیشن بہتر ہو چکی ہے۔ باقیوں کے ہم پیچھے لگے ہوئے ہیں اور کاشتکار کو payment کروانا ہماری بنیادی ذمہ داری بھی ہے۔ اس میں' میں نے شوگر ایسوسی ایشن کو بھی اپنے ساتھ بٹھایا ہے کہ جو جو recoveries ہیں ان کو آپ واپس کریں۔ اگر آپ حکومت سے مراعات چاہتے ہیں کہ ہماری چینی کو ایکسپورٹ کیا جائے' ہماری چینی کو بیچا جائے' جب گورنمنٹ خود خریدے اور حکومت پاکستان نے بڑی مہربانی کی ہے اور وہ خود خرید بھی کر رہی ہے۔ وہ گھاٹے کا سودا کر کے خرید رہی ہے تاکہ ان کی ملیں

چلیں۔ اس لئے جو بقایاجات ہیں اس کے لئے ہم پوری تندہی سے کوشش کر رہے ہیں۔ ہمیں ان کاشتکاروں کے ساتھ پوری ہمدردی ہے کہ ان کا کوئی بقایا نہیں رہنا چاہئے۔

جناب سپیکر، رانا صاحب نے road cess کے بارے میں بھی پوچھا ہے۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! میں نے تو ان سے یہ پوچھا تھا کہ اربوں اور کروڑوں میں جو بقایاجات ہیں اس سے متعلق یہ فرمائیں کہ انہوں نے کیا اقدامات کئے ہیں؟ وہ تو کہہ رہے ہیں کہ ہو رہا ہے۔ دیکھ رہے ہیں' payment ہو جائے گی۔ یہ تو کوئی جواب نہ ہوا۔

وزیر خوراک، میری آپ بات سنیں کہ میں نے آپ کو ٹوکا نہیں تھا۔ ایک تو رانا صاحب نے figures بھی غلط پڑھے ہیں کہ اتنی recovery نہیں ہوئی۔ میں جب 99 فیصد کی بات کر رہا ہوں تو پورے وثوق کے ساتھ on the floor of the House یہ بات کر رہا ہوں۔ جو زمینداروں کے بقایاجات ہیں وہ کوئی 13 کروڑ روپے ہیں۔ انہوں نے جو رقم پڑھی ہے وہ غلط پڑھی ہے۔

جناب سپیکر، 13 کروڑ ہیں۔ رانا آفتاب احمد خان صاحب!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! جو یہ فرماتے ہیں اس پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے کہ ان کی کتنی recovery ہے؟ اب point یہ ہے کہ جتنی outstanding amount ہے' جتنی ملوں نے زمینداروں کو دینی ہے' under the law جو رقم پندرہ یوم کے اندر نہ دی جائے اس کے بعد یہ rule ہے کہ:

Punjab Sugar Factories Control 1950 Rule 14 (10)

اس معاہدہ کے تحت مالک کو 10 فیصد کے ساتھ سود دینا پڑتا ہے۔ کیا یہ یقین دہانی کروائیں گے کہ جو باقی رقم ہے وہ زمیندار کو مل والے سے 10 فیصد مارک اپ کے ساتھ دلوائیں گے؟

جناب سپیکر، جی' وزیر خوراک!

وزیر خوراک، جناب سپیکر! اس کے لئے پورا process ہے' زمیندار کو استغاثہ کرنے کا پورا حق ہے۔ ہمارے پنجاب کا شوگر کین کمشنر اس کو پورا support کرتا ہے۔ اس میں جو بھی کاشتکار آگے آئیں گے ان کو ہم پورا support کریں گے۔ وہ جو سود کی بات کر رہے ہیں وہ بھی ساتھ لے کر دیں گے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! under the Act ان کو coverage حاصل ہے۔ انہوں نے کہا

ہے کہ سود بھی یہ دلوائیں گے۔ یہ گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے کہ پندرہ دن کے بعد مل والے سے زمیندار کو اس کا interest ملے۔ اس کو enforce کرانے کے لئے ہی میں صرف ان سے اس کی assurance مانگتا تھا۔

راجہ ریاض احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، پہلے منسٹر صاحب کا جواب سن لیں۔ پہلے ایک سوال ہوا ہے اس کا جواب تو آلینے دیں۔ راجہ صاحب! دس دس سوال اکٹھے تو نہیں کرنے ہیں۔ پلیز تشریف رکھیں۔ جی' وزیر خوراک!

وزیر خوراک، جناب سپیکر! رانا صاحب law knowing بندے ہیں۔ ایک تو میں نے عرض کی ہے کہ ہم اپنے طور پر اپنی کاوشیں بروئے کار لا رہے ہیں کہ بقایا جات وصول ہو جائیں۔ وہ بقایا جات بہت تھوڑے ہیں' کوئی زیادہ نہیں ہیں' 99 فیصد recovery ہو گئی ہے۔ دوسری بات وہ خود بھی وکیل ہیں کہ جب تک کوئی بندہ اس کے لئے نہیں آتا کہ مجھے interest کے ساتھ رقم دلوائی جائے تو اس کو کس طرح سے دلوائی جا سکتی ہے؟ میں نے on the floor of the House یہ commitment کی ہے کہ جو بھی زمیندار آئے گا اس کو انشاء اللہ دلوائیں گے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔

رائے اعجاز احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' رائے اعجاز احمد صاحب!

رائے اعجاز احمد، جناب سپیکر! جو میرے ضلع میں حسیب وقاص مل ہے۔ میری اطلاع کے مطابق 2001-02 کو ان کے خلاف تقریباً 67 لاکھ روپیہ بقایا جات ہیں۔ 1996 سے 2001 تک ان کے ذمے چار کروڑ 41 لاکھ 19 ہزار روپے بقایا ہیں لیکن اس سال شوگر سیس کے پیسے دیئے گئے ہیں۔ یہ ہماری سانگلہ مل کے کاٹ کر پانچ کروڑ روپے کے مینڈر نکلنے میں لگا دیئے گئے ہیں۔ کیا وزیر صاحب اس کی وصولی کے کوئی احکامات جاری کرنے کا وعدہ کرتے ہیں؟ وہ مینڈر روکنے کے لئے بھی یہ فیصلہ کریں تاکہ جن کے وہ پیسے ہیں وہاں پر لگیں۔ یہ سانگلہ مل کے پیسے ہیں' ادھر ان کا چار کروڑ روپے کا مینڈر اخبارات میں شائع ہو چکا ہے۔ میرا ایک اور بھی ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر، پہلے سوال کا جواب آ لینے دیں۔ جی' وزیر خوراک!

وزیر خوراک، جناب سپیکر! رائے صاحب ہمارے اپنے بھائی ہیں۔ ان کو اگر اس کے بارے میں کوئی شکایت ہے تو یہ تشریف لائیں' انشاء اللہ ان کی شکایت کا پورا ازالہ کریں گے۔ پورے پنجاب level پر ایک کمیٹی بن گئی ہے۔

جناب سپیکر، رائے صاحب! آپ منسٹر صاحب کو چیمبر میں مل لیں اور ان سے بات کر لیں۔

رائے اعجاز احمد، جناب سپیکر! یہ on the floor of the House یقین دہانی کرائیں کہ یہ پیسے ادھر نہیں لگیں گے۔ سانگھڑ کے پیسے سانگھڑ میں لگیں گے اور وہاں سے recovery کب تک ہو جائے گی؟

جناب سپیکر، آپ چیمبر میں مل لیں۔ آپ کی تسلی کروا دیں گے۔

وزیر خوراک، جناب سپیکر! یہ جو بات کر رہے ہیں۔ یہ پیسے صرف ان کی تحصیل میں لگے ہوئے ہیں۔

رائے اعجاز احمد، یہ میرے بھائی ہیں۔ میں یہ بات نہیں کرتا لیکن چار پانچ کروڑ روپیہ ان سے recovery ہونی ہے۔ وہ کیا وجوہات ہیں کہ یہ ان کی recovery نہیں کرتے؟ وہ مل بند کیوں نہ کر دی جائے جو پانچ کروڑ روپے شوگر سیس کا کھا گئی ہے اور زمینداروں کے پیسے اس سے علیحدہ ہیں؟

جناب سپیکر، رائے صاحب! منسٹر صاحب فرما رہے ہیں کہ آپ چیمبر میں تشریف لے آئیں' آپ کی تسلی کروا دیں گے۔ وہ آپ کو مطمئن کریں گے۔ جی' راجہ ریاض احمد!

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! میں انتہائی افسوس کے ساتھ یہ گزارش کروں گا کہ چودھری اقبال صاحب ہمارے لئے انتہائی قابل احترام ہیں۔ اس بارے میں' میں نے آج ریکارڈ اکٹھا کر لیا ہے اور وہ ایک سیکرٹری صاحب کے عزیزوں کا شو روم ہے لیکن میں اس تفصیل میں جانے سے پہلے چودھری اقبال صاحب کو آپ کی وساطت سے پورے وثوق سے یہ بات کہنے لگا ہوں۔ انہوں نے چار پانچ دن پہلے بھی اس floor پر کہا تھا کہ 99 فیصد recovery ہوئی ہے۔ میں اس بات کو چیلنج کے ساتھ کہتا ہوں کہ اگر صوبہ پنجاب میں 99 فیصد recovery ہوئی ہو تو میں ثابت کروں گا کہ 99 فیصد recovery نہیں ہوئی۔ اگر میں ثابت کر دوں تو میں استعفیٰ دوں گا اور اگر یہ نہ کر سکے تو یہ استعفیٰ دیں گے۔ انہیں محکمے والے غلط گائیڈ کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر، آپ بھی ریکارڈ کی درستی کر لیں کہ آپ نے فرمایا ہے کہ اگر میں ثابت کر دوں تو میں استعفیٰ دے دوں گا۔ یہ ذرا درستی کر لیں۔ (قہقہے)

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! یہ حصے میں ہو گیا۔ "اج تہاڈے نال تھوڑی جئی ناراضگی سی ایس لئی ہو گیا۔" گندم کے حوالے سے کافی سوالات آئے ہیں تو آپ یقین جانیے کہ پچھلے چار سال سے اللہ کے فضل و نوازش سے صوبہ پنجاب میں بہت زیادہ گندم پیدا ہوئی ہے۔

جناب سپیکر، بات گنے کی ہو رہی ہے' چونکہ گنے سے متعلقہ سوال ہے اس لئے آپ ضمنی سوال بھی گنے کے متعلق ہی کریں۔

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! میں پہلے پوائنٹ آف آرڈر پر تھا۔

جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر پر آپ پوری کارروائی تو نہیں دہرا سکتے لہذا گنے کا سوال ہے تو اسی سلسلے میں ضمنی سوال کریں۔

راجہ ریاض احمد، میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے جواب دیا ہے کہ صوبہ پنجاب میں 39 شوگر ملیں ہیں تو ان میں سے کتنی چل رہی ہیں اور کتنی بند ہیں؟ اس کا ذرا جواب دیں۔

جناب سپیکر، جی' وزیر خوراک!

وزیر خوراک، جناب سپیکر! یہ تمام ملیں چل رہی ہیں۔ میں نے پہلے بھی on the floor of the House بیان دیا تھا کہ ایک ایسی مل تھی جس میں technical fault تھا جو لیٹ چلی باقی ساری ملیں چل رہی ہیں۔ ایک دو باتیں آپ کی وساطت سے میں راجہ ریاض صاحب کے بارے میں خاص طور پر عرض کرنا چاہوں گا کہ کبھی یہ کدھر سے چلتے ہیں اور کبھی کدھر پہنچ جاتے ہیں۔ گندم سے شروع ہوتے ہیں اور پتا نہیں کہاں کہاں پہنچ جاتے ہیں۔ دوسری مجھے یہ بھی سمجھ آئی ہے کہ یہ پیپلز پارٹی سے تنگ آئے ہوئے ہیں اور استعفیٰ دینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں on the floor of the House چیلنج کرتا ہوں۔ میرا بیان ذرا غور سے سنا جائے۔ "اگر یہ figures غلط ہوئے تو میں ضرور استعفیٰ دے دوں گا اور نہ ہوئے تو انہیں بھی کرنا پڑے گا۔" آج ہاؤس میں یہ ذرا commitment دیں۔

راجہ ریاض احمد، پاپڑیانوالہ شوگر مز نے 7 کروڑ روپے کی ادائیگی کرنی ہے جن میں سے 6 لاکھ روپے میرا

ہے۔ پہلے وہ تو لے کر دیں۔

وزیر خوراک، جناب سپیکر! پہلے اس بات کو ذرا واضح کیا جائے کہ اگر میرے figures صحیح ہوئے تو یہ استعفیٰ دیں گے۔

جناب سپیکر، انہوں نے on the floor of the House کہا ہے' ضرور استعفیٰ دیں گے۔

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! 7 کروڑ روپے صرف پاپڑ یا نواد شوگر ملز نے لوگوں کو دینے ہیں۔ یہاں پر یہ غلط اعداد و شمار بتا رہے ہیں۔

وزیر خوراک، جناب سپیکر! سرکاری افسر کے بارے میں بار بار بات کرتے ہیں تو میں نے کہا تھا کہ سرکاری افسر کے نام کے اوپر کوئی کاروبار ہوا اور اس سے گاڑیاں خریدی گئیں تو میں ذمہ داری سے کہتا ہوں کہ ہم اس کی دیکھ بھال کریں گے لیکن سرکاری ملازم کی پوری فیملی ہوتی ہے کہ کوئی چچا' بابا' بیوی' بہن ہے تو ان کے اوپر کام کرنے پر کوئی پابندی تو نہیں ہے۔

رانا ثناء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' رانا صاحب!

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! payment کی percentage کے حوالے سے راجہ ریاض صاحب نے چیلنج کیا۔ اس کے بعد چودھری اقبال صاحب نے اسے کاؤنٹر چیلنج کیا۔ میں ایک fact جو ابھی یہاں آپ کی زیر نظر گزرا ہے اسے آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ رانا ثناء اللہ نے جو figures پڑھی ہیں وہ غلط ہیں۔ 3 ارب 9 کروڑ روپے کی جو figures پڑھی ہیں یہ انہی کے محکمے کا جواب ہے جو انہوں نے ٹیبل کیا ہے اور جسے میں نے پڑھا ہے۔ اب figures پڑھنے کے بعد وزیر موصوف کی حالت یہ تھی کہ انہیں پتا ہی نہیں تھا کہ actual figures کیا ہے؟ یہ خاموش بیٹھے رہے اس کے بعد انہیں گیلری سے بوٹی آئی جس پر لکھا ہوا تھا کہ رقم اتنی نہیں' اتنی ہے۔ پھر انہوں نے اٹھ کر جواب دیا ہے۔ یعنی سوالات کی تیاری کا یہ حال ہے کہ انہیں خود یہ پتا نہیں ہے کہ ایک تو محکمہ جواب غلط داخل کرتا ہے اس کے بعد انہیں پتا ہی نہیں ہوتا پھر وہاں سے بوٹی آتی ہے تو پتا چلتا ہے کہ figures اتنی نہیں بلکہ اتنی ہے۔ اب بوٹی کے اوپر جو figure آئی ہے تو اس کا تو ہمیں علم نہیں ہے کہ اس پر کیا ہے؟ ہم اسے کیسے کاؤنٹر چیک کریں

اور اس پر کیا ضمنی سوال کریں؟ یا تو یہاں پر جو جواب ٹیبل کرتے ہیں وہ صحیح ہونا چاہئے۔ اب جو جواب انہوں نے ٹیبل کیا ہے اس پر 3 ارب 9 کروڑ روپے ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ جی، وزیر خوراک!

وزیر خوراک: جناب سپیکر! مثلاً آٹے کے بارے میں 01-2000 تک کا سوال ہوا۔ اس طرح جو سوالات پوچھے جاتے ہیں تو ان کے مخصوص طور پر اسی عرصے کے مطابق جواب دیئے جاتے ہیں۔ جیسے راجہ ریاض صاحب نے چیلنج کیا ہے کہ overall کتنی recovery اداروں کے ذمہ بقایا ہے۔ یعنی اگر 99 فیصد figures صحیح ہوئی تو میں استعفیٰ دے دوں گا۔ میں نے تو ساری بتائی ہے جو انہوں نے لکھ کر بھیجی ہے یا انہوں نے پوچھی ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، سمیع اللہ صاحب!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! سارے ایم۔پی۔اے گیلری میں دستخطوں کے لئے چلے گئے ہیں۔ جناب ڈیکورم کا کچھ تو خیال کریں۔

جناب سپیکر: معزز اراکین اسمبلی سے گزارش ہے کہ اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! اگر سیکرٹری صاحبان اپنے دفتروں میں انہیں lift نہیں کراتے تو یہ ایک ہاؤس ہی رہ گیا ہے جہاں جا کر انہوں نے ان سے دستخط کروانے ہوتے ہیں۔

وزیر خوراک: یہ کوئی پیپلز پارٹی کی حکومت ہے کہ سیکرٹری صاحبان lift نہیں کرواتے۔ آپ لوگ بھی کمال کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر خوراک: میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: بقیہ سوالوں کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

تاندلیانوالہ شوگر ملز میں گنے کی خرید اور ادائیگی کی تفصیل

*604۔ شیخ امجد عزیز، کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) تاندلیانوالہ شوگر مل نے 1999 سے آج تک کتنا گنا خرید کیا؟

(ب) کیا اس مل نے تمام کاشتکاروں کو گنے کی قیمت ادا کر دی ہے' اگر نہیں تو جن کو ابھی تک گنے کی قیمت ادا نہیں کی گئی ہے' ان کے نام اور ادائیگی نہ کرنے کی وجہ بتائی جائے اور ان کو کب تک گنے کی ادائیگی حکومت کروانے کو تیار ہے؟

(ج) 1999 سے آج تک اس مل نے شوگر سیس کا کتنا فنڈ حکومت کو جمع کروایا ہے اور کتنا بقایا ہے اور اس کی وصولی کے لئے حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے؟

وزیر خوراک،

(الف) تفصیل خرید گنا دوران سال 1999 تا حال بابت تاندلیانوالہ شوگر مل کے لئے ملاحظہ ہو منسلکہ (الف) جو کہ ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ب) بمطابق ریکارڈ فراہم کردہ ازاں مل مذکور، تفصیل ادائیگی قیمت گنا کے لئے ملاحظہ ہو منسلکہ (ب) جو کہ ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔ سال 03-2002 کے بقایا جات کے لئے زیر قاعدہ (2)14 پنجاب شوگر فیکٹریز کنٹرول رولز مجریہ 1950 مل کو قیمت گنا کی ادائیگی کے لئے پندرہ یوم کی مہلت حاصل ہے۔ تاہم مزید تاخیر کی صورت میں زیر قاعدہ (10)14 پنجاب شوگر فیکٹریز کنٹرول رولز مجریہ 1950' 10 فیصد سالانہ کے حساب سے کاشتکار کو سود ادا کرنے کی پابند ہے۔ موجودہ قانون کے تحت گنے کی قیمت کی بروقت ادائیگی نہ کرنے یا حکومت کے مقرر کردہ نرخ 40 روپے فی 40 کلو گرام سے کم نرخ پر گنا خریدنے یا کم وزن تولنے یا وزن سے ناجائز کٹوتی کرنے کی صورت میں شکایت کنندہ کی درخواست پر متعلقہ جوڈیشل مجسٹریٹ کی عدالت میں استغاثہ زیر دفعہ 22 ایکٹ

مذکور دائر کیا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ کوئی اور اختیار کمشنر پنجاب' ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر یا ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) کے پاس نہ ہے۔

(ج) مل مذکور کے واجب الادا اور ادا کردہ شوگر سیس کی تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو منسلکہ (ج) جو کہ ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

شیخوپورہ میں شوگر سیس کی آمدن

*1040، جناب علی عباس: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

سال 1999 سے 2002 تک ضلع شیخوپورہ میں شوگر سیس کی مد میں کتنی رقم جمع ہوئی؟ ضلع شیخوپورہ میں شوگر سیس کی مد میں جمع ہونے والی رقم کی تفصیل تحصیل وار بتائی جائے؟

وزیر خوراک:

سال 1999 سے 2002 تک ضلع شیخوپورہ میں شوگر سیس کی مد میں -/5,81,05,560 روپے کی رقم جمع ہوئی۔ شوگر سیس فنڈ ضلعی فنڈ ہے۔ اس لئے اس کا ریکارڈ تحصیل وار مرتب نہ ہوتا ہے۔ مل وار جمع کردہ سیس کی تفصیل (منسلکہ "الف") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

عبداللہ شوگر ملز اوکاڑہ سے متعلق کسانوں کے مسائل

*1171، محترمہ انجم سلطانہ: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ عبداللہ شوگر ملز اوکاڑہ میں صاف ستھرے اور اعلیٰ کوالٹی کے گنے کی بھی بہت زیادہ فیصد کٹوتی کی جاتی ہے۔ کانٹے میں بھی ہیرا پھیری کر کے کسانوں کا نقصان کیا جاتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کئی کئی ہفتے کسانوں کو ادائیگی نہیں کی جاتی۔ دھکے کھانے کے بعد رقم ایجنٹوں کے ذریعے کٹوتی کرانے کے بعد دی جاتی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ٹرالوں سے گنا بھی ایجنٹوں کے ذریعے مک مکا کر کے اتارا جاتا ہے ورنہ دو دو ہفتے ٹرالے کھڑے رہتے ہیں؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت کسانوں کے ان مسائل کے حل کے لئے اقدامات کر رہی ہے' اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر خوراک،

(الف) بمطابق رپورٹ ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر اوکاڑہ عبداللہ شوگر ملز کی بابت یہ عام شکایت تھی کہ وہ صاف ستھرے اور اعلیٰ کوالٹی کے گنے سے بھی کٹوتی کرتے تھے اور کانٹے میں بھی ہیرا پھیری کی جاتی تھی۔ تاہم ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر ریونیو دیپالپور کے مطابق اب ان شکایات کا بڑی حد تک ازالہ ہو چکا ہے۔

(ب) یہ شکایت ہے کہ کئی کئی ہفتے کسانوں کو گنے کی قیمت کی ادائیگی نہیں کی جاتی تھی۔ تاہم ملز کی رپورٹ مورخہ 28 فروری 2003 کے مطابق کسانوں کو خرید کردہ گنے کی 89 فیصد رقم کی ادائیگی کی جا چکی ہے۔ تاخیر کی صورت میں کاشتکار کی شکایت پر ہی استغاثہ دائر ہو سکتا ہے۔

(ج) مطابق رپورٹ ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر' اوکاڑہ عبداللہ شوگر ملز کی بابت یہ شکایت بھی درست ہے تاہم اس سلسلہ میں چیکنگ کے لئے ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر اوکاڑہ کی ڈیوٹی لگائی گئی ہے۔

(د) عبداللہ شوگر مل کے متعلقہ کسانوں کے مسائل کے حل کے لئے درج ذیل اقدامات کئے گئے ہیں۔

1۔ مورخہ 18۔نومبر 2002 کو کمشنر پنجاب نے ہر شوگر ملز کے لئے متعلقہ ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر ریونیو کی سربراہی میں ایک سپروائزری کمیٹی کی تشکیل کی ہدایات جاری کیں۔(منسلکہ الف) ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر ریونیو دیپالپور کی سربراہی میں مذکورہ کمیٹی نے درج ذیل اقدامات کئے۔

کمیٹی کی ٹیموں نے مل کے کنڈوں کی چیکنگ کی' ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر ریونیو کے دفتر میں کسانوں اور مل کے نمائندوں پر مشتمل ریسورس سنٹر قائم کیا تاکہ کاشتکاروں کی شکایات کا فوری ازالہ ہو سکے۔ ملز کو ہدایت کی کہ 15 فروری 2003 تک خرید کردہ گنے کی ادائیگی سات دن میں کر دی جائے۔

ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر اوکاڑہ کو ہدایت کی کہ گنے کی خرید اور قیمت کی ادائیگی کو یقینی بنانے کے لئے ہفتہ میں دو دفعہ ملز کی انسپکشن کریں۔

کمشنر پنجاب نے مورخہ 4جنوری 2003 کو متعلقہ افسران بشمول ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر اوکاڑہ کو ہدایات جاری کیں کہ کاشتکاروں کو گنے کی قیمت اور وزن پورا دیئے جانے کے لئے موثر قانونی اقدامات کئے جائیں۔ موجودہ قانون کے تحت گنے کی بروقت ادائیگی نہ کرنے یا حکومت کے مقرر کردہ نرخ 40 روپے فی 40 کلو گرام سے کم نرخ پر گنا خریدنے یا کم وزن تولنے یا وزن سے ناجائز کٹوتی کرنے کی صورت میں شکایت کنندہ کی درخواست پر متعلقہ جوڈیشل مجسٹریٹ کی عدالت میں استغاثہ زیر دفعہ 22 شوگر فیکٹریز کنٹرول ایکٹ 1950 دائر کیا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ کوئی اختیار کمشنر پنجاب، ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر یا ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) کے پاس نہ ہے۔ مزید یہ کہ کمشنر پنجاب نے شوگر فیکٹریز کنٹرول ایکٹ اور رولز مجریہ 1964 کی خلاف ورزی پر قانونی چارہ جوئی کو موثر بنانے کے لئے راجہ پرویز اختر، ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج دیپالپور کی عدالت میں حاضر ہو کر متعلقہ قانون اور عبداللہ شوگر ملز کے خلاف شکایات کے ازالہ کے لئے قانونی کارروائی کی بابت وضاحت کی۔ اس وقت دو مقدمے جوڈیشل مجسٹریٹ کی عدالت میں زیر سماعت ہیں۔

اوکاڑہ میں محکمہ خوراک کے اقدامات اور اغراض و مقاصد

*1190۔ محترمہ انجم سلطانہ: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع اوکاڑہ میں محکمہ خوراک عوام کی بھلائی اور سہولت کے لئے کیا کیا اقدامات کر رہا ہے اور اس کے اغراض و مقاصد کیا ہیں؟

(ب) ضلع سے صوبائی سطح تک محکمہ کا انتظامی ڈھانچہ کیا ہے۔ آفیسرز کے نام اور ایڈریس بیان کئے جائیں؟

وزیر خوراک،

(الف) ضلع اوکاڑہ میں محکمہ خوراک نے عوام کی بھلائی اور سہولت کے لئے تحصیل دیپالپور میں گندم کی خرید کے لئے 8 مراکز قائم کئے ہیں جن میں سے 5 پی۔ آر اور 3 عارضی مراکز خرید ہیں اور 160000 میٹرک ٹن کا ہدف مقرر ہوا ہے۔ کاشتکاروں کو ان کی قیمت گندم کی فوری ادائیگی کے لئے بنک مقرر کر دیئے گئے ہیں۔

اغراض و مقاصد،

محکمہ کے اغراض و مقاصد یہ ہیں کہ۔

کاشتکاران/ زمینداران سے ان کی گندم براہ راست محکمہ خوراک خرید کرے تا کہ انہیں ان کی پیدا کردہ گندم کا پورا معاوضہ مل سکے اور مڈل مین کی حوصلہ شکنی ہو۔ بعد خریداری یہ گندم فلور ملز یا ضرورت مند حضرات کو فروخت کی جاتی ہے تاکہ عوام میں آٹے کی فراہمی کو یقینی بنایا جا سکے۔

(ب) ضلع سے صوبائی سطح تک محکمہ کے انتظامی ڈھانچہ اور آفیسرز کے نام اور پتا جات کی تفصیلی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پتوکی شوگر ملز کے شوگر سیس
اور اس کے استعمال کی تفصیل

*1355، رانا سرفراز احمد خان، کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) پتوکی شوگر ملز کے ذمہ 1997 سے آج تک کتنا شوگر سیس بنتا ہے؟ کتنا وصول ہو چکا ہے اور کتنا واجب الادا ہے؟

(ب) 1997 سے آج تک اس مل سے وصول شدہ شوگر سیس کی رقم کن کن ترقیاتی اور غیر ترقیاتی منصوبوں پر خرچ کی گئی۔ تفصیل بیان کی جائے؟

(ج) جز (الف) میں بیان کردہ شوگر سیس کے استعمال کے لئے کیا طریقہ کار بنایا گیا تھا؟

وزیر خوراک،

(الف) پتوکی شوگر مل کے ذمہ 1997 سے تا حال واجب الادا سیس اور وصول شدہ سیس کی تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو (منسلکہ "الف") جو کہ ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ب) بمطابق رپورٹ ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر قصور مذکورہ مل سے وصول شدہ شوگر کین سیس فنڈ کی رقم جن منصوبوں پر خرچ کی گئی ہے' اس کی تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو (منسلکہ "ب") جو کہ ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ج) ضلعی حکومتوں سے پہلے شوگر کین سیس کی رقم متعلقہ ڈویژن کے کمشنر کی سربراہی میں قائم زونل سیس کمیٹی کے ذریعہ خرچ ہوتی تھی۔ جبکہ ضلعی حکومتیں بننے کے بعد اب یہ رقم ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر کی سربراہی میں حکومت کی تشکیل کردہ ڈسٹرکٹ شوگر کین سیس کمیٹیوں کے ذریعہ استعمال ہوتی ہے' قانون میں درج طریقہ کار کے لئے ملاحظہ ہو (منسلکہ "ج") جو کہ ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

تحصیل پتوکی اور چونیاں محکمہ خوراک کے گوداموں کی گنجائش اور عملہ کی تفصیلات

*1356۔ رانا سرفراز احمد خان، کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) تحصیل پتوکی اور چونیاں میں محکمہ خوراک کے کتنے گودام ہیں۔ یہ کس کس جگہ واقع ہیں اور ان میں سٹور کرنے کی کتنی گنجائش ہے۔ یہاں پر تعینات عملہ کی مکمل تفصیل اور عرصہ تعیناتی بیان فرمائیں؟

(ب) مذکورہ تحصیلوں میں گزشتہ تین سال کے دوران کن کن پرائیویٹ گوداموں میں کتنی گندم کو ذخیرہ کیا گیا؟ ان کی تعداد اور ان کے مالکان کے نام کیا ہیں اور انہیں کتنا کرایہ ادا کیا گیا؟

(ج) مذکورہ تحصیلوں میں محکمہ ہذا میں تعینات عملہ کے خلاف کیا محکمانہ کارروائی' کس جرم کی بناء پر ہو رہی ہے اور ان کے خلاف عوام کی کیا شکایات ہیں؟

وزیر خوراک،

(الف) تفصیل درج ذیل ہے۔

تحصیل	لوکیشن گودام	گودام	گنجائش ذخیرہ ٹن	نام اہلکاران	تاریخ تعیناتی
پتوکی	نزد ریلوے اسٹیشن	8	4000	محمد شریف بھٹی، فوڈ گرین انسپکٹر محمد اسلم، فوڈ گرین سپروائزر	15 04 2002
ایضاً۔	حبیب آباد ریلوے اسٹیشن	5	5000	راؤ امتیاز احمد، فوڈ گرین انسپکٹر اصغر شاہین، فوڈ گرین سپروائزر (حال معطل)	15 04 2002
چونیاں	نزد حبیب آباد روڈ بائی پاس	14	15400	علی شاہ، فوڈ گرین انسپکٹر مختار احمد، فوڈ گرین انسپکٹر	15 04.2002

(ب) تفصیل درج ذیل ہے۔

نام تحصیل	نام سنٹر	نام مالکان ذخیرہ گاہ	گندم ذخیرہ کردہ (ٹن)	کرایہ ادا کردہ
چونیاں	چونیاں	برادرز شو گر ملز	1724.300	کرایہ نہیں دیا گیا۔
		آغا سہیل آئل ملز	1336 900	55311/-
		سب جیل چونیاں	72 200	کرایہ نہیں دیا گیا۔
		منیر فلور ملز	718 00	کرایہ نہیں دیا گیا۔
چونیاں	کنگن پور	55 گودام ڈیلران منڈی	5296 400	کرایہ نہیں دیا گیا۔
		پھڑ مارکیٹ کمیٹی / ڈیلران	10005 100	کرایہ نہیں دیا گیا۔
		شیلر کرنل سعید باجوہ	625 00	68844/-
چونیاں	تلونڈی	پھڑ مارکیٹ کمیٹی / ڈیلران	3764 100	کرایہ نہیں دیا گیا۔
	29	گودام ڈیلران	3629.200	11712/-
چونیاں	ٹھینگ موڑ	بیاس جننگ فیکٹری	14622 590	473061/-
		شیخ رانس ملز	5840 000	کرایہ نہیں دیا گیا۔
		پھڑ مارکیٹ کمیٹی / ڈیلران	9243 400	کرایہ نہیں دیا گیا۔
		94 گودام ڈیلران	15241 300	کرایہ نہیں دیا گیا۔
چونیاں	کوڑے سیال	پھڑ مارکیٹ کمیٹی / ڈیلران	6032.000	کرایہ نہیں دیا گیا۔
چونیاں	شاہکوٹ	پھڑ سکول سرکاری	13122 700	کرایہ ادا نہیں کیا گیا۔

پتوکی	پتوکی	پتوکی شوگر ملز	6931 900	589473/-
		عباسی کولڈ سٹوریج	1374.500	74713/-
		پھڑ بدر رائس شیلر	3661.600	کرایہ نہیں دیا گیا۔
پتوکی	بلہ	نسیم رائس شیلر	755.800	
پتوکی	سرانے مغل	ملکی رائس شیلر	1165 000	کرایہ نہیں دیا گیا۔

سال 2001-02 کی صورت حال درج ذیل ہے۔

پتوکی تحصیل میں پتوکی شوگر ملز میں 3247.700 ٹن گندم ذخیرہ کی گئی۔ جس کا کرایہ مذکورہ بالا رقم مبلغ -/589473 میں شامل ہے۔

سال 2002-03 کی صورتحال درج ذیل ہے۔

بھائی پھیرو سنٹر پر رائس شیلر میں گندم ذخیرہ کی گئی جس کا کرایہ تاحال نہیں دیا گیا۔

(ج) کنگن پور (غلور احمد بھٹی، فوڈ گرین انسپکٹر) تھینگ موڑ (صلاح الدین انجم فوڈ گرین انسپکٹر) بلہ (رانا محمد رمضان فوڈ گرین سپروائزر) پر متعین عملہ ڈیلران کے گوداموں میں گندم ذخیرہ کی اور بعد ازاں ڈیلران سے ملی بھگت کر کے گندم خوردبرد کر لی۔ جبکہ پتوکی کے انچارج سنٹر سلیم احمد عرشی فوڈ گرین انسپکٹر نے خود گندم خوردبرد کی اور اسی بناء پر ان تمام کے خلاف محکمانہ کارروائی عمل میں لائی گئی اور ان کو نوکری سے برخاست کر دیا گیا ہے اور کل خوردبرد کردہ گندم میں سے جس قدر نقصان پورا ہو چکا، وضع کر کے بقایا کی وصولی کے احکامات جاری ہو چکے ہیں۔

صوبے میں فلور ملز، اُن کی گنجائش، کوٹے اور میرٹ کی تفصیل

*1369۔ رانا آفتاب احمد خان: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) صوبے بھر میں کتنی فلور ملز ہیں۔ ان کے نام کیا ہیں۔ وہ کہاں کہاں واقع ہیں۔ ان میں آٹے کی grinding کی کتنی capacity ہے؟

(ب) یکم جنوری 2000 سے لے کر اب تک ہر ایک ملز کو کتنی مقدار میں گندم کا کوٹا فراہم کیا گیا اور کوٹا کی allocation کا طریقہ کار اور میرٹ کیا ہے؟

(ج) متذکرہ عرصے کے دوران محکمہ ہذا نے بار دانے اور گندم کی خرید کے لئے کتنی رقم خرچ کی؟ علاوہ ازیں محکمہ ہذا نے خود ملز کو جو گندم و بار دانہ فروخت کیا' اس سے کتنی رقم وصول کی۔ اس طرح گندم کی خریداری' ترسیل اور خرید و فروخت کا گوشوارہ متذکرہ عرصے کے لئے ایوان کے سامنے پیش کیا جائے؟

وزیر خوراک:

(الف) صوبہ پنجاب میں کل 515 فلور ملز ہیں۔ ضلع وار ان کی تعداد اور گنجائش پسائی کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سرفلور ملز کو جاری ہونے والی گندم کی مقدار ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ دوران سال 2000 تا 2002 گندم کا اجراء آزادانہ پالیسی کے تحت' یعنی ہر ملز کو 24 گھنٹے کی استعداد پسائی کے مطابق ہوتا تھا۔ تاہم سال 2003 کے دوران گندم کا اجراء شہری آبادی کی ضروریات کے مطابق یا پچھلے پانچ سالوں کی اوسط اجراء کے تحت کیا گیا۔ علاوہ ازیں جن اضلاع میں مقامی ضروریات سے زائد گندم موجود تھی اس کو فاضل قرار دیا گیا۔ یہ فاضل گندم پرائیویٹ پارٹیوں اور فلور ملوں نے خرید کی۔

(ج) یکم جنوری 2000 سے لے کر 31 مارچ 2003 تک محکمہ نے گندم کی خرید پر 77855.4 ملین روپے خرچ کئے جبکہ باردانہ کی خرید پر 1969.5 ملین روپے خرچ ہوئے۔ گندم مع باردانہ کی فروخت کا حساب سال وار بلحاظ ڈویژن ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

مرکز اٹھارہ ہزاری سرکل میں شوگر سیس کے جمع خرچ کی تفصیل

*1835. جناب فیصل حیات جبوآنہ: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) مرکز اٹھارہ ہزاری (ضلع جھنگ) سرکل میں اس وقت شوگر سیس کا کتنا پیسا ہے؟

(ب) اس بجٹ میں ان پیسوں کو کون کون سے منصوبوں پر لگایا جا رہا ہے؟

وزیر خوراک،

(الف) شوگر کین سیس کی رقم مرکز کی بجائے بحساب مز جمع ہوتی ہے اور اس کا اجراء ضلع کی سطح پر ہوتا ہے۔ اس وقت ضلع جھنگ کے لئے -/4,83,92,331 روپے کا اجراء زیر غور ہے۔

(ب) اس وقت ضلع جھنگ میں شوگر کین سیس سے 39 منصوبے زیر تکمیل ہیں۔ تفصیلات جو کہ ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر (فنانس اینڈ پلاننگ) جھنگ نے مہیا کی ہیں' ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔ مزید منصوبوں کی بابت تجاویز دینے کا اختیار ڈسٹرکٹ شوگر کین سیس کمیٹی میں شامل متعلقہ شوگر مز اور کاشتکاران کے نمائندوں کو ہے اور ان تجاویز کی منظوری ڈسٹرکٹ شوگر سیس کمیٹی ہی دیتی ہے۔

گندم کے خریداری مراکز کی تفصیل
اور طریق کار میں اصلاح

*1948۔ چودھری خضر الیاس ورک: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) امسال پورے پنجاب میں گندم کی خرید کے لئے کتنے سنٹر قائم کرنے کا حکومت کا ارادہ ہے' ان کی تفصیل ضلع وار فراہم کی جائے؟

(ب) امسال ضلع گوجرانوالہ' نارووال اور سیالکوٹ میں قائم ہونے والے سنٹروں کے نام اور تعداد بیان فرمائیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ سابقہ ادوار میں ان سنٹروں پر گندم کاشتکاروں سے خریدنے کی بجائے مڈل مین سے خرید کرنے پر حکومتی اہلکار ترجیح دیتے رہے ہیں جس کی وجہ سے کاشتکاروں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑا تھا؟

(د) کیا حکومت اس سال گندم کی خرید کے لئے حکومتی اہلکاروں کو یہ ہدایات جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے کہ وہ مڈل مین کی بجائے ڈائریکٹ کاشتکاروں سے گندم خرید کریں تاکہ کاشتکاروں کی پریشانیوں کا ازالہ ہو سکے؟

(ہ) اس سال گندم کی خرید کے لئے کتنی رقم بجٹ میں مختص کی گئی اور کتنی گندم خرید کرنے کا حکومت ارادہ رکھتی ہے' اس کی تفصیل' ضلع وار فراہم کی جائے؟

وزیر خوراک.

(الف) اس سال پورے پنجاب میں حکومت پنجاب محکمہ خوراک نے 276 گندم خریداری مراکز قائم کئے ہیں' جن کی ضلع وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع گوجرانوالہ کے سنٹروں کے نام اور تعداد کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے سابقہ سالوں میں خریداری مراکز پر گندم کاشتکاروں ہی سے خریدی گئی تھی' یہ محکمہ کی پالیسی تھی۔

(د) حکومت پنجاب محکمہ خوراک اپنے اہلکاروں کو سابقہ سالوں کی طرح یہ ہدایات جاری کر چکا ہے کہ وہ صرف کاشتکاروں سے گندم خریدیں اور یقیناً اس طرح کاشتکاروں کی پریشانیوں کا ازالہ ہو سکے گا۔

(ہ) اس سال حکومت پنجاب نے گندم کی خرید کے لئے (26.320) ملین کی رقم مختص کی ہے اور تاحال 35 لاکھ میٹرک ٹن خریدنے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے ضلع وار ہدف کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع لاہور میں قائم گندم کی خریداری کے مراکز کی تفصیل

*2151۔رانا تجمل حسین، کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ خوراک نے گندم کی خریداری کے ضلع لاہور میں سنٹر بنائے ہیں؟

(ب) اگر جز(الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ان سنٹروں کے نام مع انچارج اور کہاں کہاں بنائے گئے ہیں؟ تفصیل بیان کی جائے؟

وزیر خوراک،

(الف) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ب) ضلع لاہور میں گندم کی خریداری کے لئے مندرجہ ذیل سنٹر بنائے گئے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام سنٹر	نام انچارج سنٹر و دیگر اہلکاران
1۔	برکی	عارف علی شاہ' اسسٹنٹ فوڈ کنٹرولر (انچارج)' زبیر احمد' فوڈ گرین انسپکٹر
2۔	کاہنہ	محمد نواز' فوڈ گرین انسپکٹر (انچارج)' محمد اقبال' فوڈ گرین انسپکٹر
3۔	مانگا	غلام سرور بھٹی' اسسٹنٹ فوڈ کنٹرولر (انچارج) محمد اشرف' فوڈ گرین انسپکٹر' محمد شکیل' فوڈ گرین انسپکٹر
4۔	رائے ونڈ	چوہدری نثار احمد' فوڈ گرین انسپکٹر (انچارج)' سیراب خان' فوڈ گرین انسپکٹر فیض الحسن' فوڈ گرین انسپکٹر

موجودہ مالی سال کے لئے گندم کی خرید کے لئے فنڈز، کوٹا اور مراکز کی تفصیل

*2261، جناب ارشد محمود بگو، کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) مالی سال 03-2002 میں محکمہ خوراک کے لئے کتنا بجٹ کس کس مد میں مختص کردہ ہے؟

(ب) اس مالی سال کے لئے گندم کی خرید کے لئے کتنی گرانٹ مختص کی گئی ہے۔ تفصیل ضلع وار فراہم کی جائے؟

(ج) موجودہ سیزن کے دوران ضلع وار خریداری گندم کے کوٹے کی تفصیل فراہم کریں؟

(د) موجودہ سیزن کے دوران صوبہ میں گندم کی خرید کے لئے کتنے مراکز ضلع وار قائم کئے گئے ہیں؟

(ہ) موجودہ سیزن کے دوران سیالکوٹ' گوجرانوالہ اور نارووال میں قائم کردہ مراکز برائے خرید گندم کی تعداد مع نام بتائی جائے؟

(و) درج بالا اضلاع میں تعینات محکمہ خوراک کے ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ز) ان اضلاع میں خرید کردہ گندم کی تفصیل ضلع وار فراہم کی جائے؟

وزیر خوراک،

(الف) مال سال 2002-03 کے لئے محکمہ خوراک کا بجٹ 31290 425 ملین روپے مختص کردہ ہے۔ مد وار تفصیل (پرچم اے، بی) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس مالی سال کے لئے گندم کی خرید کے لئے مختص کردہ کل بجٹ 26320 ملین روپے رکھا گیا ہے جس کی تفصیل (پرچم "اے") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) موجودہ سیزن کے دوران ضلع وار خریداری گندم کے ہدف کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) موجودہ سیزن میں گندم کی خرید کے لئے 215 مراکز قائم کئے گئے جن کی ضلع وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) درج بالا اضلاع میں قائم کردہ مراکز برائے خرید گندم کی تعداد اور نام کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) درج بالا اضلاع میں تعینات محکمہ خوراک کے ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل (پرچم "سی") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ز) ضلع وار خرید کردہ گندم کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع جہلم میں گندم ذخیرہ کرنے کے گوداموں، خریداری مراکز اور سٹاف کی تفصیلات

*2286۔ شیخ تنویر احمد، کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع جہلم میں محکمہ خوراک کے گندم ذخیرہ کرنے کے کتنے گودام کس کس جگہ ہیں اور ہر گودام میں کتنی گندم ذخیرہ کرنے کی گنجائش ہے؟

(ب) یہ گودام کب، کتنی لاگت سے تعمیر ہوئے اور اس وقت ان گوداموں کی عمارات کی پوزیشن کیا ہے؟

(ج) موجودہ سیزن میں محکمہ خوراک نے جہلم میں گندم کی خرید کے لئے کتنی رقم فراہم کی اور اس سے کتنی گندم خرید کی گئی ہے۔ ضلع میں گندم کی خرید کے مراکز کے مقام اور خرید کردہ گندم مراکز وار فراہم کی جائے؟

(د) اس ضلع میں محکمہ ہذا کے ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، مستقل پتا، ڈومی سائل اور اس جگہ عرصہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر خوراک،

(الف) تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	تعداد گودام	مقام	گنجائش ذخیرہ گندم
1۔	17	جہلم	17700.000
2۔	6	سوہاوہ	6436.600
3۔	5	کھیوڑہ	5000.000
4۔	1	دینہ	2000.000
	میزان		31136.600

(ب) تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام مرکز	تعداد گودام	سال تعمیر لاگت	عمارت کی پوزیشن
1۔	جہلم	5	1953-54	قابل استعمال
		5	1961-62	قابل استعمال
		3	1976-77	قابل استعمال
		3	1977-78	قابل استعمال
		1	1996-97	قابل استعمال

2۔	سہاوہ	2	1953-54	قابل استعمال
		4	1961-62	قابل استعمال
3۔	کھیوڑہ	3	1953-54	قابل استعمال
		2	1961-62	ناقابل استعمال
4۔	دینہ	1	1975-76	قابل استعمال

(ج) تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	فراہم کردہ رقم	مرکز گندم خرید	خرید کردہ گندم
1۔	45120000	جہلم	150.000
2۔		کھیوڑہ	183.600
		میزان	M.T 333 600

(د) مطلوبہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع جہلم میں گندم کی خریداری کی صورتحال

*2289۔ شیخ تنویر احمد، کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع جہلم میں حکومت نے موجودہ سیزن میں گندم کی خرید کے لئے تقریباً ایک لاکھ بوری خرید کرنے کا target مقرر کیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس ضلع میں گندم کی خرید کے ٹارگٹ کو ایک لاکھ بوری سے کم کر کے تقریباً 15ہزار بوری مقرر کر دیا گیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع جہلم بارانی اور پہاڑی علاقہ ہے جس میں گندم کی پیداوار کم ہوتی ہے جس کی وجہ سے اس علاقہ کے رہائشی لوگوں کی ضروریات کے لئے گندم دیگر اضلاع سے خرید کرنا پڑتی ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس وقت گندم سٹور کرنے والے تقریباً آدھے سے زائد گودام خالی پڑے ہیں؟

(ہ) کیا حکومت اس ضلع کی آبادی کے مطابق دیگر اضلاع سے گندم خرید کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(و) ضلع جہلم میں موجودہ سیزن کے لئے گندم کی خرید کا target تحصیل وار پہلے کتنا تھا اور target میں کمی کے بعد تحصیل وار کیا target مقرر کیا گیا ہے؟

وزیر خوراک،

(الف) یہ درست نہ ہے کہ محکمہ خوراک نے ضلع جہلم موجودہ سیزن 2003-04 میں ایک لاکھ بوری خریدنے کا ٹارگٹ مقرر کیا تھا۔ ضلع جہلم میں ابتدائی طور پر 60 ہزار بوری گندم خریدنے کا ٹارگٹ مقرر کیا گیا تھا تاہم ہدف کم کر کے 10 ہزار بوری کر دیا گیا ہے۔

(ب) جواب الف میں آ چکا ہے۔

(ج) محکمہ زراعت کی طرف سے جاری کردہ تخمینہ جات کے مطابق پچھلے سال (2002-2003) 10300 میٹرک ٹن گندم پیدا ہوئی تھی جبکہ اس سال 10700 میٹرک ٹن گندم کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔

(د) ضلع جہلم میں 14750 میٹرک ٹن کی گنجائش کے گودام موجود ہیں۔ جس میں سے اس وقت 4709 میٹرک ٹن گوداموں میں ذخیرہ ہے۔ جبکہ مزید گندم دوسرے اضلاع سے ترسیل کی جا رہی ہے۔

(ہ) جی ہاں حکومت نے اس ضلع کے لئے گندم دوسرے اضلاع سے اپنی پالیسی کے مطابق خرید کر لی ہے اور زیادہ پیداواری اضلاع سے اس ضلع میں گندم منتقل کی جا رہی ہے۔

(و) ضلع جہلم میں موجودہ سیزن (2003-2004) کے لئے تحصیل وار ابتدائی اور ترمیم شدہ اہداف مندرجہ ذیل ہیں۔

نمبر شمار	نام تحصیل	ابتدائی ٹارگٹ میٹرک ٹن	ترمیم شدہ ٹارگٹ میٹرک ٹن
1.	جہلم	4000	300
2.	پنڈ دادنخان (کھیوڑہ)	1000	700
3.	سوہاوہ	1000	0
	میزان	6000	1000

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ خوراک کے گوداموں اور گنجائش کی تفصیلات

*2482. چودھری بلال اصغر، کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ خوراک کے کتنے گودام ہیں، کس کس جگہ واقع ہیں اور ان میں سٹور کرنے کی کتنی کتنی گنجائش ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ خوراک کے پاس گندم سٹور کرنے کے لئے گوداموں کی کمی ہے اور کھلے آسمان تلے پڑی گندم ہر وقت خراب ہونے کا خدشہ رہتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ خوراک کا عملہ گندم کی خورد برد میں ملوث رہتا ہے اور عوام کو بھی ان سے شکایات رہتی ہیں؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت، ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں نئے گودام تعمیر کرنے اور عوام کی شکایات دور کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر خوراک،

(الف) ضلع ہذا میں آٹھ جگہوں پر گودام واقع ہیں جن کی گنجائش اور نام درج ذیل ہیں۔

1۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ	30,000 میٹرک ٹن
2۔ چنیانہ	10,000 میٹرک ٹن
3۔ رجانہ	9,000 میٹرک ٹن
4۔ جانی والا	3,000 میٹرک ٹن
5۔ کمالیہ	13,000 میٹرک ٹن
6۔ پیر محل	19,000 میٹرک ٹن
7۔ گوجرہ	14,000 میٹرک ٹن
8۔ چراغ آباد	1,000 میٹرک ٹن
میزان	99,000 میٹرک ٹن

(ب) ضلع بھر میں گوداموں کی کوئی کمی نہیں ہے۔ اس وقت دو سنٹر گوجرہ اور چراغ آباد میں خالی پڑے ہیں۔ اگر گندم باہر ذخیرہ کرنے کی ضرورت محسوس ہو تو اس صورت میں تھڑاجات بنا کر اور نیچے ڈیچ بچھا کر اونچی جگہ پر ذخیرہ کی جاتی ہے۔ ذخیرہ کرنے کے بعد ترپالوں سے ڈھانپا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں پولی تھین کے نیچے گندم کو زہر آلودہ دھونی دی جاتی ہے۔ ان انتظامات کے بعد گندم خراب ہونے کا احتمال نہیں رہتا۔

(ج) درست نہ ہے محکمہ خوراک پنجاب خریداری سے پہلے سپر وائزری ٹیمیں تشکیل دیتا ہے جو کہ سنٹر پر رونما ہونے والے واقع کی نگرانی کرتی ہیں۔ اسی طرح ضلعی ڈویژنل اور پنجاب کی سطح پر شکایت سیل قائم کئے جاتے ہیں جو ان شکایات کا بروقت تدارک کرتے ہیں۔ محکمانہ طور پر سٹاک کی پڑتال ہر تین ماہ بعد ہوتی ہے جس بنا پر خوردبرد کا امکان نہیں رہتا۔ اگر کہیں کالی بھیڑ پکڑی جائے تو اس کے خلاف بروقت کارروائی کی جاتی ہے۔

(د) ضلع ہذا میں گندم سٹور کرنے کی 98,000 میٹرک ٹن گنجائش ہے جبکہ ضلع کا ہدف خرید گندم 80,000 میٹرک ٹن تھا اس لئے 18,000 میٹرک ٹن کی گنجائش ذخیرہ فاضل ہے۔

ضلع ملتان میں گندم کی خریداری کا ہدف اور فلور ملز کے کوٹا کی تفصیلات

*2805، محترمہ زیب النساء قریشی، کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) 1999 سے آج تک ملتان میں واقع فلور ملوں میں گندم کا منظور شدہ کوٹا کتنا تھا؟ الگ الگ مل کا کوٹا بتایا جائے؟

(ب) اس عرصہ میں کس مل کو، کس کے حکم سے، سپیشل کوٹا بھی دیا گیا؟ ان فلور ملز کے نام اور دیگر تفصیلات بھی مہیا کی جائیں؟

(ج) موجودہ سال میں ضلع ملتان میں گندم کی خریداری کا سرکاری ہدف کیا تھا اور پچھلے تین سال میں کیا تھا تفصیل سے ایوان کو مطلع کیا جائے؟

وزیر خوراک،

(الف) نمبر شمار	نام فلور ملز	منظور شدہ کوٹا میٹرک ٹن 1989-2000
1۔	ابرار	3935 520
2۔	عدنان اسلم	3299 600
3۔	العطاء	1319.840
4۔	الجہان	7919.040
5۔	انور	3299.600
6۔	انور	1319.840
7۔	اسلم	3299.600
8۔	عطا	659 920
9۔	بابو	1319 840
10۔	تشبیہ	5279.360
11۔	بسم اللہ	659.920
12۔	ایگلس	2639.680
13۔	فیض	2639 680
14۔	فیضان	3299.600
15۔	فدا حسین	1319 840
16۔	غریب نواز	3959.520
17۔	غوری	5279.360
18۔	حمید	3299.600
19۔	حسن	1979.760
20۔	ہلال	7919.040
21۔	جاوید	1979.760
22۔	کمی	659.920

23۔	مقبول	1319.840
24۔	میراں	6599.900
25۔	نیک	659.920
26۔	نیشنل	3959.520
27۔	نواب	2639.680
28۔	نواز	1319.840
29۔	نیو حافظ	7259.120
30۔	نیو طارق	7919 040
31۔	پاکیزہ	5279.360
32۔	قمر	1319 840
33۔	رستم	1979.760
34۔	سرکل	5279 360
35۔	سلیمان	2639.680
36۔	شاہین	3559 520
37۔	سلطان	3959.520
38۔	طارق	3299.600
39۔	یونائیٹڈ	6599.200
40۔	ولی	1319.840
41۔	ظفر	1319.840
42۔	زیب	2639 680
43۔	کسان	1319.840
44۔	پاک غوجہ	3959.520
45۔	سلیم ارشاد	1285 000
46۔	بھٹی	204.480
	میزان	145352.040

II دوران سکیم 01-2000 گندم کی liberal policy تھی فلورملیں اپنی استعداد پسائی کے مطابق 24 گھنٹے کا کوٹا حاصل کر سکتی تھیں لہذا مخصوص کوٹا نہ تھا۔

III دوران سکیم 02-2001 گندم کی liberal policy تھی۔ فلور ملیں اپنی استعداد پسائی کے مطابق 24 گھنٹے کا کوٹا حاصل کر سکتی تھیں لہذا مخصوص کوٹا نہ تھا۔

IV دوران سکیم 03-2002 میں ہر ضلع کا فوڈ سیکورٹی کوٹا مقرر تھا۔ تاہم اجراء پالیسی کا اعلان کیا گیا کہ فلورملیں، چکیاں، پرائیویٹ پارٹی اور ایجنسیوں کو اجازت تھی کہ جہاں ذخائر فوڈ سیکورٹی سے فاضل ہیں اپنی ضرورت کے مطابق گندم خرید کر سکتی ہیں؛

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران کسی بھی مز کو کوئی سپیشل کوٹا جاری نہ کیا گیا ہے۔

(ج)

سکیم	خرید گندم میٹرک ٹن	ٹارگٹ
2000-01	30,000	446127 258
2001-02	140,000	157271 748
2002.03	165,000	182297.190
2003.04	190,000	137874 716

صوبہ میں گندم کے گوداموں، گنجائش اور متعلقہ دیگر معلومات کی تفصیل

*2806. محترمہ زیب النساء قریشی، کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) صوبے میں گندم کے ذخیرہ کے لئے گودام کہاں کہاں واقع ہیں۔ ان میں گندم ذخیرہ کرنے کی گنجائش کتنی ہے؛ وہ کب تعمیر ہوئے؛ مزید کتنے زیر تعمیر ہیں اور کن کن علاقہ جات میں ہیں؛

(ب) سال 1999 سے آج تک کتنے گوداموں میں گندم کی کتنی مقدار خراب ہوئی، گندم کے نقصان کے ذمہ دار اہلکاران کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے؛

وزیر خوراک،

(الف) مطلوبہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پنجاب میں نائب ناظمین خوراک کو گندم کے خراب / نقصان زدہ ہونے کے بارے میں پوچھا انہوں نے بتایا کہ کہیں بھی گندم خراب نہ ہوئی ہے اور نہ ہی کسی فلور مل نے بوقت خریداری خراب گندم کی نشاندہی / تحریری شکایت کی ہے۔ محکمہ خوراک پنجاب نے گندم کو کیڑوں اور دیگر موسمی اثرات سے بچانے کے لئے اس شعبہ کے متعلقہ ماہرین ہر ڈویژن میں تعینات کئے ہوئے ہیں جو گندم کو کیڑوں سے بچاؤ کے لئے زہر آلود دھونی کے عمل سے گندم کو محفوظ بنا دیتے ہیں۔ گندم کی حفاظت کو مزید یقینی بنانے کے لئے نظامت خوراک پنجاب اور سیکرٹریٹ کی سطح پر انسپکشن سیل تشکیل دیئے گئے ہیں۔ تاہم گندم ہر قسم کے موسمی اثرات اور کیڑوں کے حملے سے محفوظ ہے۔

شکر گڑھ میں گندم کے گوداموں کی تفصیل اور سٹور کی گئی گندم کی صورتحال

*2890۔محترمہ صغیرہ اسلام: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) شکر گڑھ میں گندم کو سٹور کرنے کے لئے گوداموں کی تعداد اور سن تعمیر بھی تحریر کریں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گوداموں میں سٹور کی گئی گندم کو بیماری سے محفوظ کرنے کے لئے Malathion دوائی کا استعمال کیا جاتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ گوداموں میں سٹور کی گئی گندم Malathion کے استعمال کے باوجود خراب ہو گئی کیونکہ مذکورہ دوائی غیر معیاری اور غیر موثر ہو چکی ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہزاروں من گندم خراب ہونے سے لاکھوں اور کروڑوں کا نقصان ہو گیا؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ گندم خراب ہونے کی وجہ سے ہونے والے مالی نقصان کو پورا کرنے کے لئے محکمہ کے اہلکار بدعنوانی کرنے پر مجبور ہیں کیونکہ مذکورہ نقصان اہلکاروں کے کھاتہ میں ڈال دیا جاتا ہے؟

(و) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت آئندہ گندم کو بیماری سے بچانے کے لئے Malathion کی بجائے کسی موثر دوائی کا استعمال (سپرے) کرنے کو تیار ہے؟ اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر خوراک،

(الف) شکر گڑھ میں چار گودام ہیں اور سن تعمیر 1972 ہے۔ یہ گودام 1971 کی جنگ کے بعد متاثرین کو خوراک کی رسانی کے لئے عارضی قسم کے بنائے گئے ہیں جن کی چھتیں لوہے کی چادروں کی ہیں۔ یہ معیاری گودام نہ ہیں۔

(ب) یہ درست ہے کہ Malathion کا استعمال خالی گوداموں میں کیڑوں کے تدارک کے لئے ہوتا تھا لیکن کیڑوں میں اس دوائی کے خلاف قوت مدافعت پیدا ہو گئی جس بناء پر 1994 میں Malathion کا استعمال روک دیا گیا اور دیگر منظور کردہ زرعی ادویات کا استعمال عمل میں لایا گیا اور ڈیلٹا میتھرین کا استعمال 2000 سکیم سے شروع ہوا۔ اس سے پہلے گوداموں کو disinfect کرنے کے لئے Malathion استعمال ہوتی تھی۔ میلاتھیان اور ڈیلٹا میتھرین کے سپرے سے زیادہ اہم فیومیگیشن کا عمل ہے جس میں ایلومنیم فاسفائیڈ کی گولیاں استعمال ہوتی ہیں۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ Malathion کا استعمال خالی گوداموں میں کیڑوں سے پاک کرنے کے لئے ہوتا تھا لیکن اس دوائی کے خلاف قوت مدافعت کے بعد دیگر منظور شدہ زرعی ادویات استعمال کی جاتی ہیں۔ ان میں سب سے اہم A P tablet ہیں۔ یہ دوائی پون صدی سے دنیا میں کیڑوں کے تدارک کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ اس دوائی کے خلاف تھوڑی سی قوت مدافعت پیدا ہوئی تو اس مسئلے کا تین خوراکوں سے حل کیا اور کیڑوں کے تدارک کے لئے گوداموں میں سائنسی طریقے سے فاسفین گیس مائیگر کی جاتی ہے۔ لہذا گندم خراب نہ ہوتی ہے۔

(د) گوداموں میں کبھی گندم خراب نہیں ہوتی ہے۔ لہذا نقصان کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(ہ) گندم کی خرید و حفاظت کی ذمہ داری تعینات سٹاف پر ہوتی ہے۔ گندم کی کمی یا چوری کی بناء پر وہ اس کے ذمہ دار ہیں۔ کھلے آسمان تلے قدرتی آفات کی وجہ سے خراب ہو جائے تو اس ضلع اور ڈویژن کے آفیسران تصدیق کر کے نقصان کو write off کے لئے آفیسران بالا کو بھیجتے ہیں جو ضروری کارروائی کر کے نقصان کو write off کر دیتے ہیں۔

(و) دنیا میں اجناس کی کیڑوں کو تلف کرنے کے لئے A.P.tablet سے اچھی کوئی دوا نہ ہے۔ اس دوائی کے تواتر سے استعمال پر کیڑوں میں کچھ قوت مدافعت پیدا ہوئی ہے۔ اس مسئلے کا حل سائنسی طریقہ سے یعنی split خوراکوں سے حل کیا گیا۔ نیز گندم کی حفاظت اور موسمی اثرات سے بچانا تعینات سٹاف کی ذمہ داری ہے۔ اگر کوئی تعینات سٹاف گورنمنٹ کی ہدایات برائے محفوظ ذخیرہ کاری کی خلاف ورزی کرے گا اور گندم میں ملاوٹ کرتا ہوا پایا جائے تو اس کے خلاف تادیبی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ اہلکار کے خلاف کوئی ثبوت بابت جرم ثابت نہ ہو تو اس کو بری الذمہ قرار دے کر نقصان کو write off کر دیا جاتا ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

فوڈ کنٹرولر گوجرانوالہ کی من مانی سے پیدا شدہ مسائل اور حکومتی اقدامات

48۔سید احسان اللہ وقاص: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ کے فوڈ کنٹرولر نے من پسند افراد سے رشوت لے کر سال 2001، 2002 اور 2003 میں گندم کی ایک لاکھ بوری جاری کی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر کے اس اقدام سے 95 فیصد فلور ملز نے ہڑتال کر دی ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس کرپشن کو روکنے اور اس بدعنوانی میں ملوث افراد کے خلاف کارروائی کرنے کو تیار ہے؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر خوراک،

(الف) درست نہ ہے۔ نظامت خوراک کی چٹھی نمبری ADF-1(WP)02/03-04 dated 19.02. 2003 کے تحت ایک لاکھ بوری "پہلے آؤ پہلے پاؤ" کی بنیاد پر جاری کی گئی۔

(ب) درست نہ ہے۔ ضلع گوجرانوالہ میں ایک بھی فلور مل نے ایک دن بھی ہڑتال نہ کی اور نہ ہی ایسا کرنے کی کوئی دھمکی دی۔

(ج) گوجرانوالہ کی لوکل مز کو 4800 ٹن گندم جاری ہوئی۔ جبکہ بقیہ گندم پرائیویٹ پارٹیوں میں، پہلے آؤ پہلے پاؤ، کی بنیاد پر تقسیم ہوئی۔

سال 2001-02 اور 2002-03 میں باردانہ کی خریداری کی تفصیلات

157۔ چودھری جاوید احمد، کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) گندم کی خریداری کے لئے سال 2001-02 اور سال 2002-03 میں کتنا باردانہ خرید کیا گیا ہے، کن کن پارٹیوں سے، کن کن ریٹس پر، براہ نوازش تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) باردانہ خریداری کے لئے محکمہ نے کیا طریقہ کار اختیار کیا ہے، کیا خرید کردہ باردانہ کا معیار خراب تو نہ تھا؟

وزیر خوراک،

(الف)

سکیم سال	خرید کردہ باردانہ	خرید کردہ قیمت	پارٹی (جیوٹ مز)	مقدار (گانٹھ)
2001-02	71073 (گانٹھ)	46/- روپے فی بوری	میسرز تھل جیوٹ مز	15229
			میسرز انڈس جیوٹ مز	10784
			میسرز علی پور جیوٹ مز	957
			میسرز حبیب جیوٹ مز	5767
			میسرز سرگودھا جیوٹ مز	10075
			میسرز امین فیبر کس	2174

	میسرز کریسنٹ جوٹ ملز			5679
	میسرز مدینہ جوٹ ملز			4935
	میسرز پائنیر جوٹ ملز			3958
	میسرز سہیل جوٹ ملز			6584
	میسرز لطیف جوٹ ملز			976
	میسرز یونائیٹڈ جوٹ ملز			4055
	کل			71073
2002-03	میسرز صیب جوٹ ملز	49.95 روپے فی بوری	55930	4245
	میسرز یونائیٹڈ جوٹ ملز			2795
	میسرز سہیل جوٹ ملز			3705
	میسرز وائٹ پرل جوٹ ملز			6150
	میسرز تھل جوٹ ملز			20555
	میسرز مدینہ جوٹ ملز			5475
	میسرز پائنیر جوٹ ملز			2800
	میسرز سرگودھا جوٹ ملز			8700
	میسرز امین فیبرکس			1000
	میسرز انڈس جوٹ ملز			505
	کل			55930
2002-03	پولی پیک	10.10 روپے فی قمیص	1625 پولی تھین (کانٹھ)	5700
	عارفین انڈسٹریز			1200
	لاہور پولی پراڈکٹس			4550
	پنجاب پولی پراڈکٹس			1200
	سرتاج پولی سکس			1200
	ریاض سجاد			1200
	دیوان شوگر ملز			1200
	کل			16250

(ب) نظامت خوراک پنجاب حکومت پاکستان کے مقرر کردہ ہدف خرید گندم کو مدنظر رکھ کر ضروریات کا اندازہ لگاتا ہے۔ اس کی مقدار کا indent بنا کر سیکرٹری خوراک پنجاب کو بھیجا جاتا

ہے۔ باردانہ حکومت پنجاب کا جاری کردہ کتابچہ بابت خرید سٹاک و آرٹیکل میں طے شدہ طریق کار کے مطابق خرید کیا جاتا ہے۔ خریداری کے لئے حکومت پنجاب نے کمیٹی تشکیل دی ہوئی ہے جس میں سیکرٹری خوراک پنجاب، چیف پرچیز آفیسر، ناظم خوراک ممبر اور نمائندہ سیکرٹری خزانہ بھی ممبر ہیں۔ خریداری کی آخری منظوری جناب وزیراعلیٰ پنجاب دیتے ہیں۔ منظوری کے بعد کم ٹینڈر دینے والے کو کنٹریکٹ دیا جاتا ہے۔ چیف پرچیز آفیسر نے سینئر ٹیکنیکل آفیسر مقرر کیا ہوا ہے جو باردانہ کی کوالٹی کا معائنہ بذریعہ ٹیکنیکل آفیسرز کرواتا ہے۔ معیاری / مقرر کردہ معیار پر پورا اترنے کے بعد ہی باردانہ خرید کیا جاتا ہے۔ غیر معیاری ہونے کی صورت میں قبول نہیں کیا جاتا۔ لہذا غیر معیاری باردانہ خریدنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

خریداری مراکز پر گندم کے لئے حفاظتی انتظامات اور گزشتہ تین سالوں میں ضائع ہونے والی گندم کی تفصیل

158۔چودھری جاوید احمد: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

خریداری مراکز پر گندم کی حفاظت کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں۔ اب تک کتنی گندم گزشتہ تین سال میں ضائع ہوئی ہے۔ اس کی disposal کیسے اور کہاں کی گئی؟ تفصیل بیان فرمائیں؟

وزیر خوراک:

محکمہ خوراک پنجاب کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ خرید کردہ گندم گوداموں میں ذخیرہ کی جائے۔ گوداموں کی کمی کی صورت میں اگر کھلے آسمان تلے گندم ذخیرہ کرنی پڑ جائے تو اس کو موسمی اثرات سے بچانے کے لئے (dunnage) استعمال کی جاتی ہے تا کہ گندم خراب نہ ہو۔ گندم ذخیرہ کرنے سے پہلے گوداموں اور تھڑوں کی صفائی کروانے کے بعد منظور شدہ زرعی ادویات کا سپرے کیا جاتا ہے تاکہ وہاں موجود کیڑوں کو تلف کیا جائے۔ ذخیرہ کاری کے بعد گوداموں اور کھلے آسمان تلے ذخیرہ شدہ گندم میں زہر آلودہ دھونی کا استعمال عمل میں لایا جاتا ہے جس کی بناء

پر ہر قسم کے کیڑے تلف ہو جاتے ہیں۔ اس طرح گندم خراب ہونے سے بچ جاتی ہے۔ لہذا کوئی نقصان نہ ہوا ہے۔

محکمہ خوراک پنجاب میں خالی اسامیوں کی تفصیل

159۔چودھری جاوید احمد، کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
محکمہ خوراک پنجاب میں خالی اسامیوں کی کل تعداد مع عہدہ جات بیان فرمائیں؟

وزیر خوراک،

محکمہ خوراک پنجاب میں خالی اسامیوں کی مطلوبہ تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام اسامی	سکیل نمبر	اسامیوں کی تعداد	موجود	خالی
1۔	ڈائریکٹر فوڈ	19	1	1	0
2۔	ایڈیشنل ڈائریکٹر فوڈ	19	1	0	1
3۔	ڈپٹی ڈائریکٹر فوڈ	18	12	12	0
4۔	اسسٹنٹ ڈائریکٹر فوڈ	17	14	10	4
5۔	اسسٹنٹ کنٹرولر آف انسپکشن	17	10	6	4
6۔	اسسٹنٹ آڈٹ آفیسر	17	1	1	0
7۔	ریجنل آڈٹ آفیسر	16	8	8	0
8۔	اسسٹنٹ اکاؤنٹس آفیسر	16	11	10	1
9۔	اسٹیبلشمنٹ آفیسر	16	1	1	0
10۔	آفیسر شماریات	16	1	1	0
11۔	تحصیلدار ریکوری	16	3	3	0
12۔	ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر اسٹوریج اینڈ انفورسمنٹ آفیسر	16	39	28	1
13۔	سٹوریج آفیسر	16	36	32	4

14۔	سپرنٹنڈنٹ	16	33	31	2
15۔	سٹینو گرافر	12	36	20	16
16۔	اسسٹنٹ فوڈ کنٹرولر	11	189	155	34
17۔	اسسٹنٹ ہیڈ کلرک	11	155	125	30
18۔	پلانٹ آپریٹر	11	1	1	0
19۔	سینئر اینالسٹ	10	17	12	5
20۔	ہیڈ اینالسٹ	10	7	7	0
21۔	کنکیرنٹ آڈیٹر	10	6	5	1
22۔	اکاؤنٹنٹ	10	12	12	0
23۔	فوڈ گرین انسپکٹر	7	523	441	182
24۔	سینئر کلرک	7	259	235	24
25۔	جونیئر اینالسٹ	7	24	9	15
26۔	فوڈ گرین سپروائزر	6	362	294	68
27۔	جونیئر کلرک	5	301	195	106
28۔	وے برج آپریٹر	5	1	1	0
29۔	الیکٹریشن	5	2	2	0
30۔	فٹر	5	2	1	0
31۔	ویلڈر	5	1	1	0
32۔	ڈرائیور	4	62	40	22
33۔	دفتری	2	26	14	12
34۔	ورک مین	1	4	3	1
35۔	پکر	1	31	28	3
36۔	ڈاک رنر	1	1	1	0
37۔	چوکیدار	1	1424	1225	199
38۔	واٹرمین	1	4	4	0

39۔	مالی	1	4	4	0
40۔	نائب قاصد	1	279	225	54
41۔	سویپر	1	321	299	22
	میزان		4225	3506	719

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' رانا صاحب!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! میں وزیر قانون راجہ بشارت صاحب کی توجہ چاہوں گا۔ معاملہ یہ ہے کہ آئین پاکستان میں صوبائی حکومتوں کے پاس ایڈوائزرز کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے اور نہ اس کی کوئی provision ہے۔ آپ دیکھیں کہ کس قانون کے تحت صوبے میں ایڈوائزرز مقرر ہوئے ہیں اور وہ تنخواہ لے رہے ہیں' کیا ایک آدمی جو سپریم کورٹ سے convict ہوا ہو' وہ ایڈوائزر لگ سکتا ہے؟ اس بارے میں ذرا وضاحت کر دیں۔

جناب سپیکر، جی' وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں محترم بھائی سے گزارش کروں گا کہ وہ اپنا سوال دہرا دیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! 1973 کے آئین کے مطابق وفاقی حکومت میں یہ provision ہے کہ وہاں پر ایڈوائزر لگائے جا سکتے ہیں۔ میرے علم میں اضافہ ہو گا اگر یہ بتا دیں کہ صوبوں میں کوئی ایسی provision ہے کہ آپ حکومت کے ساتھ ایڈوائزر لگا سکتے ہیں؟ کیا ایک آدمی جو سپریم کورٹ سے convict ہوا ہو جو کہ الیکشن بھی نہیں لڑ سکتا آپ اسے ایڈوائزر لگا سکتے ہیں؟

جناب سپیکر، شکریہ۔ وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پہلی بات یہ ہے کہ محترم بھائی نے فرمایا کہ ایڈوائزرز کی آئین میں کوئی provision نہیں ہے۔ میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ ہم نے باقاعدہ قواعد و ضوابط کے مطابق ہی ایڈوائزر رکھے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں ان سے سوال کرنا چاہوں گا کہ مجھے کوئی ایک ایسی حکومت جو اس

صوبے میں رہی ہو کم از کم 1985 کے بعد تو آج تک تو مجھے بھی علم ہے اور اس سے پہلے کا مجھے پتا نہیں اور نہ ہی میں بات کرتا ہوں کہ آج تک کون سی حکومت نے ایڈوائزرز نہیں رکھے۔ دوسری بات ان کی اطلاع کے لئے میں کرنا چاہتا ہوں کہ ہم نے تو ایڈوائزر رکھے ہیں اور بھٹو صاحب کی حکومت نے باقاعدہ چیف ایڈوائزر رکھا تھا' وہ کس قانون اور provision کے مطابق رکھا تھا؟ تیسری بات یہ ہے کہ سپریم کورٹ نے جو فیصلہ دیا اس کے بعد ہم نے انہیں ایڈوائزر to the department یا ایڈوائزر to the Government رکھا ہوا ہے۔ دوسرے ایڈوائزر جو اس ہاؤس کے منتخب اراکین ہیں وہ اس طرح کے ایڈوائزر نہیں ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! سوال یہ نہیں ہے۔ مجھے انہوں نے کہا ہے کہ پہلے یہ کس قواعد و ضوابط کے تحت رکھے جاتے تھے۔ اگر کوئی غلط کام پہلے ہوا ہے تو should we follow that? اگر یہ مجھے بتا دیں کہ آئین میں کہاں provision ہے کہ یہ ایڈوائزر لگا سکیں؟ دوسرا یہ کہ سپریم کورٹ کے فیصلے کے بعد جو آدمی الیکشن نہیں لڑ سکتا وہ آرٹیکل میں نہیں آتا تو اسے آپ ایڈوائزر لگاتے ہیں' جہاں پر پہلے آپ کے پاس وزراء ہیں اور وزیر صحت ہیں' وزیر تعلیم بھی ہیں تو اس کے نیچے ڈاکٹرز کو ایڈوائزر رکھنے کی کیا وجوہات ہیں؟ یہ غیر قانونی act ہے۔ اس کو چیلنج کیا جا سکتا ہے۔ مگر یہ جو کہتے ہیں کہ ہم پہلے رکھتے رہے ہیں I don't defend that! اگر وہاں بھی رکھا گیا تو غلط تھا مگر آپ مجھے بتا دیں کہ کس قانون اور ضابطے کے تحت آپ نے ایڈوائزرز رکھے ہیں؟

جناب سپیکر، شکریہ' جی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! یہ پہلے condemn کریں اور کہیں کہ جو ہم نے کیا تھا وہ غلط تھا۔ میں اس کو condemn کرتا ہوں پھر میں آگے جواب دیتا ہوں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! میں کہتا ہوں کہ کوئی بھی حکومت ہو جس نے بھی کیا وہ غلط کیا۔

جناب سپیکر، وہ تو کہہ رہے ہیں غلط تھا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، میں نے گزارش کی ہے کہ اس وقت ہم نے جو بھی ایڈوائزر رکھے ہیں وہ قواعد و ضوابط کے مطابق رکھے ہیں اور اگر اس میں کوئی allegality ہے تو معزز رکن کو یہ پورا اختیار ہے کہ وہ چاہے عدالت میں جائیں یا کسی اور مناسب فورم میں چیلنج کریں We will defend.

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! آپ انہیں bail out کر رہے ہیں۔ یہ اس کا جواب نہیں ہے۔ مجھے یہ بتا دیں کہ کس قانون اور ضابطے کے تحت رکھے ہیں؟ مجھے وہ code لا کر دیں۔ The onus is now on him یہ prove کریں کہ ہم نے ٹھیک رکھے ہیں اور مجھے قانون کا ضابطہ بتائیں۔

جناب سپیکر، وہ فرما رہے ہیں کہ ہم نے قانون اور ضابطے کے مطابق ہی رکھے ہیں اگر آپ کو کوئی اعتراض ہے تو آپ عدالت میں چلے جائیں۔ یہ تو ان کی بات ٹھیک ہے کہ ادھر تو فیصلہ نہیں ہوتا۔

رانا ثناء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، رانا ثناء اللہ صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! میں اسی سے متعلقہ جو بات discuss ہو رہی تھی یعنی وزراء اور ایڈوائزرز کی تعداد سے متعلقہ انتہائی اہم مسئلہ کو آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کیونکہ اس مسئلہ میں پورے ہاؤس کا استحقاق involve ہے۔ جب وزراء اور ایڈوائزرز اسمبلی چیمبر میں داخل ہوتے ہیں تو ان کے احترام اور استحقاق میں گارڈ ہوشیار ہوتی ہے لیکن اب وزراء اور ایڈوائزرز کی اتنی زیادہ تعداد ہو چکی ہے کہ جب وہ گزرتے ہیں تو ان گارڈز کو شناخت ہی نہیں ہو پاتی جس کی وجہ سے وہ ایسے ہی بے دھیانے کھڑے رہتے ہیں [**********]

جناب سپیکر، یہ الفاظ میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔ میری press سے بھی گزارش ہے کہ یہ اخبارات میں نہیں آنا چاہئے۔

جناب صبغت اللہ چودھری (ایڈووکیٹ)، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی چودھری صاحب!

جناب صبغت اللہ چودھری (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! اس قسم کے الزامات، اس قسم کی گفتگو کرنے سے پہلے سوچنا تو چاہئے کہ میں کیا کہہ رہا ہوں؟

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر، وہ گفتگو میں نے کارروائی سے حذف کردی ہے۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! [**********]

جناب سپیکر، یہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں۔ رانا صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ راجہ ریاض صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔ جی' راجہ ریاض احمد!

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ میرے پاس ایک لسٹ ہے۔ یہ لسٹ پچھلے سال جنوری 2003 تا دسمبر 2003 تک کی ہے۔ اس میں ان پاکستانی لوگوں کے نام ہیں جو مختلف اوقات میں سعودی عرب جا کر میاں نواز شریف اور میاں شہباز شریف کو ملے ہیں۔ جن جن لوگوں نے ان سے ملاقات کی ہے' کس وقت کی اور کتنی دیر تک کی یہ تمام ریکارڈ اس میں درج ہے جس کو پڑھنے کے لئے تقریباً ایک گھنٹہ لگے گا۔ میری گزارش ہے کہ آج اسمبلی کی کارروائی کو معطل کرکے اس کو پڑھنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر، راجہ صاحب! آپ ایسا کریں کہ ایک پریس کانفرنس کریں اور ادھر یہ لسٹ شائع کروائیں۔

(قہقہہ)

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! وہ دیکھیں ادھر سب کے رنگ اڑ گئے ہیں۔ آپ دیکھیں کہ ان کے چہرے کالے ہوئے ہیں۔ یہ کانفرنس کیا میں آپ کے چیمبر میں کر سکتا ہوں؟

جناب سپیکر، نہیں یہ آپ کسی PC یا آواری ہوٹل میں کریں۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر، اب ہم تحاریک التوائے کار کو لیتے ہیں۔ تحریک التوائے کار نمبر 953 ملک محمد اقبال چنڑ صاحب کی ہے۔ اسے take up کیا جاتا ہے۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

بھنڈا غلام حسین بستی میانی پی پی- 272 بہاولپور اور اس کے گردونواح کے بچوں کی زیور تعلیم سے محرومی

(---بحث جاری)

ملک محمد اقبال چنڑ، جناب سپیکر! اسے pend کیا گیا تھا کیونکہ وزیر تعلیم تشریف فرما نہیں تھے۔

جناب سپیکر، جی' وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! میں محکمے کی رپورٹ کو پڑھ دیتا ہوں۔

بھنڈا غلام حسین بستی میانی پی پی- 272 بہاولپور میں پرائمری سکول میں دو پی-ٹی-سی ٹیچرز فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ بستی میانی سے بالترتیب ایک اور دو کلومیٹر کے فاصلے پر تنظیم سکول نیو ارائیں اور پرائمری سکول بستی عبدالواحد کام کر رہے ہیں اس کے علاوہ بستی میانی سے صرف تین کلومیٹر کے فاصلے پر مڈل سکول ماڑی قاسم شاہ کام کر رہا ہے۔ مروجہ پالیسی کے مطابق پرائمری سکول کو مڈل کا درجہ دینے کے لئے ضروری ہے کہ پرائمری سکول کے پانچ کلومیٹر تک کوئی اور مڈل سکول نہ ہو لہذا پرائمری سکول بھنڈا غلام حسین بستی میانی پی پی- 272 تحصیل بہاولپور کو مڈل کا درجہ نہیں دیا جا سکتا۔

جناب سپیکر! اس میں معزز محرک نے کہا ہے کہ ان کے حلقے کے سکول کو upgrade کیا جائے تو محکمے کے criteria کے مطابق یہ سکول qualify نہیں کرتا لہذا اس سلسلے میں ہم نے یہ سکول پی پی- 272' تحصیل و ضلع بہاولپور تقریباً اس میں 90 طالب علم زیر تعلیم ہیں۔ سکول کی زمین تقریباً دو کنال ہے۔ مڈل سکول ماڑی قاسم شاہ اور پرائمری سکول بھنڈا غلام حسین دونوں ایک ہی یونین کونسل میں واقع ہیں۔ یہ تجویز زیر غور ہے کہ پرائمری سکول کو مڈل کا درجہ دینے کے لئے دوسرے نزدیکی مڈل سکول کے فاصلے کی شرط جو پانچ کلومیٹر ہے اس کو کم کر کے تین کلومیٹر کر دی جائے۔ یہ ہم جنرل پالیسی بنا رہے ہیں جب ہماری سمری منظور ہو جائے گی تو پھر یہ اس زمرے میں آجائے گا کہ اس کو upgrade کر دیا جائے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی' اقبال چنڑ صاحب!

ملک محمد اقبال چنڑ، جناب سپیکر! محکمے نے ان کو غلط guide کیا ہے۔ وزیر موصوف نے اس ہاؤس میں جواب غلط دیا ہے۔ میری تحریک التوائے کار یہ تھی کہ جب یہ سکول وجود میں آیا تھا تو اس وقت وہ پرائمری

تھا بعد میں upgrade ہوا اور مڈل ہوا اس کے بعد پھر پرائمری ہو گیا۔ میری تحریک کو انہوں نے غور سے پڑھا نہیں ہے اور جو محکمے نے غلط جواب دیا ہے اس کے مطابق ہی یہاں انہوں نے جواب پڑھ دیا ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ اس سکول میں ٹیچر نہیں جاتے بلکہ وہ گھر بیٹھ کر ہی حاضری لگا لیتے ہیں اور تنخواہیں لے لیتے ہیں۔ وہاں کے بچے تعلیم سے محروم ہیں اور وہاں کی زمین دو کنال نہیں ہے بلکہ دو ایکڑ ہے۔

جناب سپیکر، ملک صاحب! وہاں پر پرائمری سکول کے ٹیچر نہیں ہیں یا مڈل سکول کے نہیں ہیں؟

ملک محمد اقبال چنڑ، جناب سپیکر! وہ ابھی بھی پرائمری سکول ہے اور وہاں ٹیچر نہیں ہے۔ دو ایکڑ زمین زمینداروں نے وقف کی تھی اور سکول کے نام ٹرانسفر کرائی تھی۔ نہ تو وہاں کوئی چار دیواری ہے اور نہ ہی بچوں کے لئے کمرے ہیں۔ ابھی وہاں ڈسٹرکٹ سطح پر پندرہ کروڑ روپے تعلیم کے لئے دیئے گئے تھے۔ اس کے بارے میں، میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہوں گا کہ اس پندرہ کروڑ سے سکول کا کوئی کام یا تعمیر وغیرہ کرنا چاہتے ہیں یا نہیں کرنا چاہتے؟

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی، وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! جہاں تک یہ ٹیچر کی بات کر رہے ہیں تو دو ٹیچر پہلے سے ہی وہاں کام کر رہے ہیں۔ ان کے کہنے پر چیک کروا لیتے ہیں۔ اگر کوئی سیٹ خالی ہو گی تو ٹیچر بھیج دیا جائے گا۔ جہاں تک ڈویلپمنٹ کا تعلق ہے تو ہم نے ہر ضلع کو پندرہ کروڑ روپے دیئے ہیں۔ اب میں دیکھ کر بتاؤں گا کہ لسٹ میں ان کے سکول کا نام ہے یا نہیں؟

ملک محمد اقبال چنڑ، جناب سپیکر! میری صرف یہ گزارش ہے کہ وزیر موصوف یہ یقین دہانی کروا دیں کہ سکول کی چار دیواری اور کمرے بن جائیں گے اور وہاں ٹیچر تعینات ہو جائیں گے اور وقت کا تعین بھی فرما دیں کہ یہ کب تک ہو جائے گا؟

جناب سپیکر، جی، وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! وہ میں لسٹ دیکھ کر بتا دوں گا۔

جناب سپیکر، ٹھیک ہے۔ چنڑ صاحب! آپ چیمبر میں مل لینا یہ لسٹ دیکھ کر آپ کو بتا دیں گے۔ محرک اس کو مزید press نہیں کرتے لہذا تحریک dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے نمبر 956

ملک محمد اقبال چٹر صاحب کی ہے۔

کروڑوں روپے کے فراڈ میں ملوث ملزم فتح محمد پٹواری کی گرفتاری

ملک محمد اقبال چٹر: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ بہاولپور میں محکمہ مال کی کروڑوں روپے کی سرکاری اراضی فروخت کرنے کا فراڈ پکڑا گیا تھا۔ اس میں ملوث چند ملزمان کو گرفتار بھی کیا جا چکا ہے مگر اس کروڑوں روپے کے فراڈ میں ملوث مرکزی ملزم فتح محمد پٹواری کو ابھی تک گرفتار نہیں کیا گیا ہے۔ اس پٹواری کے خلاف اس کیس کے علاوہ بھی متعدد انکوائریاں ہوئی ہیں جن میں اس کو ملزم قرار دیا گیا ہے مگر ابھی تک اس کے خلاف کوئی قانونی کارروائی نہیں کی گئی ہے۔ اس کے خلاف رنا کا ایک مقدمہ تھانہ بہاولپور میں بھی رجسٹرڈ ہے۔ اس نے انتقال فیس کے لاکھوں روپے ہڑپ کر رکھے ہیں مگر اس کے خلاف اثر و رسوخ کی وجہ سے کارروائی نہیں ہو رہی ہے جبکہ اعلیٰ افسران کا ناوٹ ہونے کی وجہ سے اس کو ایک حلقہ کی بجائے تین حلقہ جات کا چارج افسران نے دے رکھا ہے جس کی وجہ سے اس نے کرپشن کا بازار گرم کر رکھا ہے۔ اس کے پاس دو گاڑیاں اور شہری اراضی ہے مگر اس کے باوجود اعلیٰ سرکاری افسران اس کے سرپرست بنے ہوئے ہیں جس کی وجہ سے اہلیان بہاولپور میں شدید اضطراب اور پریشانی پائی جاتی ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر مواصلات!

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر! وزیر مال ضروری کام سے تھوڑی دیر کے لئے تشریف لے گئے ہیں براہ مہربانی آپ اسے pend فرما دیں۔

جناب سپیکر: وزیر مال تشریف نہیں رکھتے لہذا اسے کل تک کے لئے pend کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک نمبر 958 جناب محمد آجاسم شریف صاحب اور ملک محمد اقبال چٹر صاحب کی طرف سے ہے۔ آجاسم شریف

صاحب تشریف نہیں رکھتے۔ جی' ملک محمد اقبال چنڑ صاحب!

موٹر رجسٹریشن برانچ کے عملے کی رجسٹریشن فیس کی من مانی وصولی

ملک محمد اقبال چنڑ، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "نوائے وقت" مورخہ 5۔ نومبر 2003 کے مطابق موٹر رجسٹریشن برانچ ایجنٹوں کو لیز پر دے دی گئی۔ لائن میں لگنے والوں کے لاری' موٹر سائیکل کی فروخت میں غیر معمولی اضافے کے بعد کام چور عملے کی دورخی پالیسی کے باعث رجسٹریشن کے لئے آنے والوں کی فائل پر اعتراض لگا دیا جاتا ہے۔ ایجنٹ کے ذریعے آنے والی فائل پر فوری نمبر لگ جاتا ہے۔ افسران ماتحت عملے کی شکایت سننا گوارا نہیں کرتے۔ موٹر سائیکل رجسٹریشن کرانے کا ریٹ 100 سے 500 روپے اور کار کا 200 سے 1000 روپے تک ہے جبکہ نئی کی من مانی قیمت وصول کی جاتی ہے۔ محکمہ پر کام کا لوڈ بڑھنے کے بعد اضافی کاؤنٹر بنائے گئے نہ عملے میں کوئی اضافہ' الٹا ایجنٹوں کی مرضی سے کام کرنے والوں کو تعینات کر دیا گیا ہے۔ اس طرح شریف شہریوں کو ذلیل و خوار کیا جا رہا ہے' دونوں ہاتھوں سے لوٹا جا رہا ہے اور ان کا کوئی پرسان حال نہیں ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر، وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن!

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر! اس تحریک کو تھوڑی دیر کے لئے pend فرمالیں۔ وزیر موصوف ایک ضروری ٹیلیفون سننے کے لئے باہر گئے ہیں' ابھی تشریف لے آئیں گے۔

جناب سپیکر، چونکہ متعلقہ وزیر اس وقت ہاؤس میں تشریف نہیں رکھتے لہذا اس تحریک کو کل تک کے لئے pend کیا جاتا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' فرمائیں!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! جیسے آپ وزیر موصوف کے تشریف نہ رکھنے پر تحریک کو pend فرما رہے ہیں اسی طرح اگر کوئی ممبر ہاؤس میں کسی وجہ سے موجود نہ ہو تو اس کے business کو بھی pend کر دیا کریں۔ اگر ہاؤس میں کوئی ممبر موجود نہ ہو تو آپ اس کی تحریک کو تو dispose of کر دیتے ہیں۔ اسمبلی بزنس سے serious کوئی دوسرا کام نہیں ہے۔ ہم اس پر کوئی اعتراض نہیں کر رہے۔ وہ ضرور مصروف ہوں گے مگر اسی طرح ممبرز کو بھی یہ سہولت ملنی چاہئے۔

جناب سپیکر : رانا صاحب! جب کوئی ایسا مسئلہ در پیش ہو گا تو پھر دیکھیں گے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 962، محترمہ شازیہ چاند صاحبہ کی طرف سے ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتیں لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 963، بیگم ریحانہ جمیل صاحبہ اور ملک محمد اقبال چنڑ صاحب کی طرف سے ہے۔

شالیمار ٹاؤن کے سکولوں کو مضر صحت پانی کی بہم رسانی

ملک محمد اقبال چنڑ : جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "نوائے وقت" مورخہ 7-11-2003 کی خبر کے مطابق شالیمار ٹاؤن کے 30 سکولوں کا پانی مضر صحت نکلا، بچے بیماریوں میں مبتلا، محکمہ تحفظ ماحول نے صورتحال پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے ضلعی ناظم اور ٹاؤن ناظم کو معیار بہتر بنانے کی ہدایت کر دی۔ خبر کے مطابق لاہور کے 30 سکولوں کا پانی چیک کیا گیا تو ان میں سے 20 سکولوں کا پانی مضر صحت گندا اور جراثیم زدہ نکلا جس کی وجہ سے ان سکولوں کے بچے پیچش، ٹائیفائیڈ، ہیضہ اور یرقان جیسی موذی مرض میں مبتلا پائے گئے اس طرح نونہال نسل تباہ و برباد ہو رہی ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر : وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی!

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی: جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ روزنامہ "نوائے وقت" مورخہ 7-11-2003 کی خبر کے مطابق شالیمار ٹاؤن کے 30 سکولوں کا پانی چیک کیا گیا تو ان میں سے 20 سکولوں کا پانی مضر

صحت نکلا۔ خبر کے مطابق جن 30 سکولوں کا پانی چیک کیا گیا ان میں سے زیادہ سکول rural area کے تھے جن میں پانی کی سپلائی واسا کے ذمہ نہ تھی۔ واسا جن علاقوں میں پانی مہیا کرتا ہے ان میں زیادہ تعداد حفظان صحت کے اصولوں کے مطابق پائی گئی۔ واسا سروس ایریا کے اندر جن چند سکولوں کا پانی حفظان صحت کے مطابق نہ تھا اس کی وجہ عمارت کی پانی کی ٹینکی ' سروس لائن اور اندرونی وائرنگ تھی۔ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی خصوصی ہدایت کے مطابق واسا نے ان سکولوں کے پانی کی ٹینکیاں صاف کر دی ہیں جبکہ ورکس اور سروس ڈیپارٹمنٹ نے ان کی سروس لائن اور اندرونی وائرنگ کو تبدیل کرنے کا عمل شروع کر دیا ہے۔ مزید یہ کہ واسا معمول کے مطابق پانی کی testing اپنی جدید لیبارٹری میں کرتا رہتا ہے۔ جیسے ہی کسی علاقے میں گندے پانی کی شکایت موصول ہوتی ہے فوراً اس کا تدارک کیا جاتا ہے۔

ملک محمد اقبال چٹھہ جناب سپیکر! جن ملازمین کی کوتاہی سے یہ بچے بیمار ہوئے ہیں ان کے خلاف کیا کارروائی کی جارہی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی: جناب سپیکر! میں نے گزارش کی ہے کہ سکولوں کی اپنی ٹینکیاں اور پائپ خراب ہونے کی وجہ سے ایسا ہوا ہے۔ اگر عملہ کی کوئی کوتاہی ہوتی تو ہم ان کے خلاف ضرور کارروائی کرتے۔ تاہم مسئلہ کی اہمیت کے پیش نظر ہماری ہدایت پر ان سکولوں کے اندر بھی کام کیا گیا جو کہ واسا کی ذمہ داری نہیں تھی لہذا اس میں کوئی سرکاری ملازم involve نہیں ہے۔

جناب سپیکر: چونکہ محرک اپنی تحریک کو مزید press نہیں کرتے لہذا یہ dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 967 ارشد محمود بگو صاحب کی طرف سے ہے۔

محکمہ تعلقات عامہ شدید مالی بحران کا شکار

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "صحافت" مورخہ 7۔ نومبر 2003 کی خبر کے مطابق اشتہارات کی مد میں پنجاب کے 62 محکمے تعلقات عامہ کے ساڑھے 4 کروڑ روپے ہڑپ کر گئے۔ وزارت خزانہ کا فنڈز کی کٹوتی سے انکار۔ سب سے زیادہ بقایا جات

بلدیہ عظمیٰ لاہور کے ذمہ پونے دو کروڑ اور لوکل باڈیز کے ذمہ ایک کروڑ روپے ہیں۔ دیگر بڑے ڈیفالٹرز میں ڈی۔جی صحت' ایل۔ڈی۔اے اور دیگر محکمہ جات شامل ہیں۔ محکمہ تعلقات عامہ نے وصولی میں ناکامی پر وزیراعلیٰ کو سمری بھیجی مگر وزارت خزانہ نے متعلقہ محکموں کے فنڈز سے کٹوتی نہ کرنے کا کہہ دیا۔ محکمہ تعلقات عامہ مالی بحران کا شکار۔ خبر کے مطابق محکمہ تعلقات عامہ پنجاب تمام تر کوششوں کے باوجود مختلف محکموں سے ساڑھے 4 کروڑ روپے کے واجبات کی وصولی میں ناکامی سے شدید مالی بحران کا شکار ہو گیا جبکہ حکومت نے بھی مذکورہ محکموں کے فنڈز سے کٹوتی کرنے کی درخواست مسترد کر دی۔ اس طرح صوبہ کے کافی اخبارات جنہوں نے اشتہارات کی اشاعت کے سلسلہ میں حکومت کے مختلف محکمہ جات سے کروڑوں روپے وصول کرنے ہیں وہ مالی پریشانیوں کا سامنا کر رہے ہیں اور ان کے ورکرز تنخواہیں وغیرہ نہ ملنے کی وجہ سے شدید پریشان ہیں۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ، جناب سپیکر ! اس ضمن میں گزارش ہے کہ محکمہ خزانہ نے اپنے سرکلر 15۔ اپریل 2003 ضمیمہ (الف) کے ذریعے تمام محکمہ جات کے سیکرٹری صاحبان' تمام ماتحت دفاتر کے سربراہان اور تمام D.C.Os صاحبان کو پہلے ہی اس امر کا پابند کیا ہے کہ اپنے بجٹ کے مطابق اشتہارات کی اشاعت کے لئے محکمہ تعلقات عامہ سے رجوع کریں۔ اس مد میں بجٹ نہ ہونے کی صورت میں اشتہارات کی اشاعت خلاف قانون ہوگی اور ڈائریکٹر جنرل تعلقات عامہ کو اس طرح کے اشتہارات کی اشاعت سے منع کیا گیا ہے۔ محکمہ تعلقات عامہ نے جون 2003 میں بقایاجات کی سمری ارسال کی تھی۔ اس میں مختلف محکمہ جات کے بقایاجات کی رقم 4 کروڑ 49 لاکھ 75 ہزار 744 روپے تھی۔ اس میں سے سابقہ لوکل کونسلوں کے ذمے کل رقم 2 کروڑ 36 لاکھ 21 ہزار 149 روپے تھی جبکہ حکومت پنجاب کے محکمہ جات کے ذمے 2 کروڑ 13 لاکھ 54 ہزار 596 روپے کی رقم تھی۔ اس میں سے محکمہ خزانہ نے محکمہ تعلقات عامہ کی درخواست پر ایک کروڑ 71 لاکھ 3 ہزار 482 روپے ادا کر دیئے ہیں۔ مزید برآں محکمہ خزانہ نے 50 لاکھ روپے کی اضافی رقم محکمہ تعلقات عامہ کو اشتہارات کی اشاعت کے لئے اخبارات کو ایڈوانس ادائیگی کے لئے بھی جاری کر دی ہے۔ اس طرح محکمہ خزانہ موجودہ مالی سال 2003-04 کے دوران محکمہ تعلقات عامہ کو 2 کروڑ 21 لاکھ 3 ہزار 482 روپے کی ادائیگی کر چکا ہے جو حکومت پنجاب کے مختلف محکموں کے بقایاجات سے زائد بنتی ہے۔ اس امر کی

وضاحت کرنا ضروری ہے کہ لوکل گورنمنٹ بشمول ضلعی حکومتیں، تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن اور دوسرے خود مختار ادارے اپنے فنڈ میں سے ادائیگی کرنے کے مکمل اختیارات کے حامل ہیں۔ مزید برآں حکومت پنجاب نے موجودہ مالی سال میں اپنے زیر انتظام تمام محکمہ جات کے بجٹ میں ان کی ضروریات کے مطابق اس مد میں فنڈز مہیا کئے ہوئے ہیں اور ہر محکمہ اشتہارات کی مد میں اپنے بقایاجات ادا کرنے کا پابند ہے۔ تاہم ناکافی فنڈز کی صورت میں ہر محکمہ through reappropriation یا Second Statement of Excesses and Surrenders میں اپنی ضرورت کے مطابق محکمہ خزانہ سے رجوع کر سکتا ہے۔ اس سلسلے میں، میں مزید یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ علیحدہ ہدایات جاری کی گئی ہیں Provincial Government Organizations, devolved offices of Provincial Government اور defunct Local Councils کو کہ ان کے ذمے جو جو بقایا جات ہیں وہ انھیں فوری طور پر ادا کریں۔ میں سمجھتا ہوں کہ میں نے جو figures بتائے ہیں ان کی ادائیگی کے بعد ادائیگیوں کی صورتحال بہتر ہوئی ہے اور اس کو مزید بہتر بنانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر، شکریہ۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! راجہ صاحب نے فرمایا ہے کہ محکمہ جات کو رولز کے مطابق کہا گیا ہے کہ ان کی مد میں جتنے پیسے دیئے جاتے ہیں وہ اسی میں اخبارات کے اشتہار دیں۔ جن محکموں نے اس مد سے بڑھ کر اشتہارات دیئے ہیں اور انھوں نے ابھی تک اخبارات کو بل بھی نہیں دیئے کیا انھوں نے ان کے خلاف کوئی کارروائی کی ہے؟

جناب سپیکر، جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں نے گزارش کی تھی کہ تمام محکمہ جات کو کہا گیا ہے کہ ان کے اپنے بجٹ میں جتنی allocations ہوتی ہیں وہ ان کے مطابق ہی اشتہارات جاری کیا کریں۔ یہ ان کو ہدایت کی گئی ہے لیکن جن محکمہ جات نے اپنی اس allocations سے زیادہ اشتہارات جاری کئے ہیں ہم نے ان کے خلاف کارروائی نہیں کی لیکن اس کے ساتھ ہی ہم یہ ensure کر رہے ہیں کہ انھوں نے جو اضافی رقم کے اشتہارات جاری کروائے ہیں وہ اس کی ادائیگی کر دیں۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! لا منسٹر صاحب اس بات کی یقین دہانی کرا دیں کہ کب تک ان کو

پیسے ادا کر دیئے جائیں گے تو ٹھیک ہے میں اسے press نہیں کرتا۔

جناب سپیکر، جی' وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب والا! میں یہی یقین دہانی کروا رہا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ وہ تمام ادائیگیاں کر دی جائیں گی۔

جناب سپیکر، وہ کہہ رہے ہیں کہ جلدی کروا دیں گے۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں کہ اخبارات کی جان اشتہارات ہوتے ہیں۔ اخبارات لوگوں کی ویلفیئر اور facts ہم تک پہنچانے کے لئے جتنا کام کرتے ہیں ان کی ساری زندگی کا دار و مدار اشتہارات پر ہوتا ہے۔ اگر ان کے اشتہارات کے پیسے ان کو نہیں ملیں گے تو ان کے ورکرز بھی effect ہوں گے۔ لہذا یہ فرما دیں کہ جتنے بقایاجات ہیں وہ ایک یا دو مہینے میں دے دیں گے تو میں press نہیں کرتا۔

جناب سپیکر، لا منسٹر صاحب! کیا اسی مالی سال میں payment ہو جائے گی؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جی' انشاء اللہ ہو جائے گی۔

جناب سپیکر، جی اسی مالی سال میں ہو جائے گی۔

جناب ارشد محمود بگو، جی' شکریہ۔ اب میں press نہیں کرتا۔

جناب سپیکر، چونکہ محرک اپنی تحریک کو مزید press نہیں کرنا چاہ رہے اس لئے تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 968 جناب ارشد محمود بگو صاحب!

محکمہ بہبود آبادی کی جانب سے احکام خداوندی کی نافرمانی

جناب ارشد محمود بگو، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ پاکستان ایک اسلامی ملک ہے اور اسلام کے نام پر یہ ملک حاصل کیا گیا تھا اور اس میں اسلامی قانون پر مکمل عمل کیا جاتا ہے اور ہم اللہ اور اس کے رسول کو ماننے والے ہیں۔ اللہ پر مکمل بھروسہ رکھتے ہیں جبکہ اس ملک میں اسلام کے خلاف کام کرنا حکومتی اہلکاران کا وتیرہ بن چکا ہے جس کی مثال محکمہ بہبود آبادی حکومت پنجاب کا مراسلہ نمبر

361/8 مورخہ 8-9-2003 اور اسی سلسلہ میں روز نامہ "ایکسپریس" مورخہ 9-نومبر 2003 کو شائع ہونے والی خبر ہے جس کے مطابق محکمہ ہذا نے اپنے تمام فیلڈ سٹاف کو ہدایات جاری کی ہیں کہ ہر ماہ زبردستی 15 خواتین اور پانچ مرد حضرات کی نس بندی کی جائے۔ اگر فیلڈ سٹاف اس ٹارگٹ پر پورا نہ اترا تو اس کو شوکاز نوٹس جاری کر کے ملازمت سے برخاست کیا جا سکتا ہے۔ اس طرح محکمہ اللہ کے احکامات کی نافرمانی کر رہا ہے اور پنجاب کے عوام میں مایوسی پھیلا رہا ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ وزیر برائے پارلیمنٹری افیئرز!

وزیر بہبود آبادی، جناب سپیکر! ابھی تک اس کا محکمے کی طرف سے جواب نہیں آیا اس لئے گزارش ہے کہ اسے کل تک کے لئے pending کر دیا جائے۔

جناب سپیکر، ٹھیک ہے۔ اسے کل تک کے لئے pend کیا جاتا ہے۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب والا! ٹھیک ہے۔

مجلس استحقاقات کی رپورٹوں کا پیش کیا جانا

جناب سپیکر، اب تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔ اب مجلس استحقاقات کے بارے میں رپورٹیں پیش ہوں گی۔ ملک نذر فرید کھوکھر صاحب!

ملک نذر فرید کھوکھر، میں تحریک استحقاق نمبر 74 پیش کردہ جناب ولائت شاہ کھگہ ایم۔پی۔اے کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر، رپورٹ پیش کی گئی۔

ملک نذر فرید کھوکھر، میں تحریک استحقاق نمبر 93 پیش کردہ چودھری محمد شفیق انور ایم۔پی۔اے کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر، رپورٹ پیش کی گئی۔

ملک نذر فرید کھوکھر، میں تحریک استحقاق نمبر 108 پیش کردہ جناب محمد آجاسم شریف ایم-پی-اے کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر، رپورٹ پیش کی گئی۔

راجہ ریاض احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' راجہ ریاض احمد صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! کل جب آپ کی سیٹ پر جناب ڈپٹی سپیکر صاحب تشریف رکھتے تھے تو میں نے گزارش کی تھی تو انھوں نے کہا تھا کہ چونکہ صبح سپیکر صاحب کی موجودگی میں بات ہوئی ہے اس لئے وہی فیصلہ کریں گے۔ نیشنل اسمبلی میں ملازمین کو اضافی تنخواہ دی گئی ہے---

جناب سپیکر، وہ میرے علم میں ہے۔ انشاء اللہ جلدی کر دیں گے۔ اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! آپ اعلان کر دیں ملازمین خوش ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔

سرکاری کارروائی

مسودات قانون (جو زیر غور لائے گئے)

مسودہ قانون ترقیاتی ادارہ، نیو مری مصدرہ 2003

MR SPEAKER: Now, we resume consideration on the New Murree Development Authority Bill 2003 Clause 23 of the Bill is under consideration, since there is no amendment in it, the question is:

That Clause 23 of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

Clause 23 do stand part of the Bill.

CLAUSE - 24

MR SPEAKER: Now, Clause 24 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 24 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

Clause 24 do stand part of the Bill

CLAUSE - 25

MR SPEAKER: Now, Clause 25 of the Bill is under consideration Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 25 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

Clause 25 do stand part of the Bill

CLAUSE - 26

MR SPEAKER: Now, Clause 26 of the Bill is under consideration There are four amendments in it The first amendment is from Syed Ihsan Ullah Waqas, Ch Asghar Ali Gujjar, Mr Arshad Mehmood Baggu, Dr Syed Waseem Akhtar, Syed Ejaz Hussain Bokhari, Maulana Mufti Ghulam Farid Hazarvi, Ch Muhammad Shaukat, Miss Zaib-un-Nisa Qureshi, Mrs Tahira Munir, Mr Muhammad Waqas and Raja Muhammad Shafqat Khan Abbasi. Syed Ihsan Ullah Waqas may move it.

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! کلاز 26 میں ہماری جو ترامیم ہیں یہ ٹیکنیکل قسم کی چیزیں ہیں ہم

اسے press نہیں کرتے۔ اس لئے مہربانی فرما کر (A)26 پر آجائیں۔

جناب سپیکر، جی درست ہے۔

The amendment moved and the question is:

"That Clause 26 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

Clause 26 do stand part of the Bill.

CLAUSE - 26 (A)

MR SPEAKER: Addition of new Clause 26-A. The amendment is from Syed Ihsan Ullah Waqas, Ch Asghar Ali Gujjar, Mr Arshad Mehmood Baggu, Dr Syed Waseem Akhtar, Syed Ejaz Hussain Bokhari, Maulana Mufti Ghulam Farid Hazarvi, Ch. Muhammad Shaukat, Miss Zaib-un-Nisa Qureshi, Mrs Tahira Munir, Mr Muhammad Waqas and Raja Muhammad Shafqat Khan Abbasi Syed Ihsan Ullah Waqas may move it

SYED IHSAN ULLAH WAQAS: Sir, I move

That after Clause 26 of the Bill, as recommended by Standing Committee on Communications and Works, the following new Clause 26-A be added -

"26-A. Laying of Annual Report before the Assembly.-

(1) The Authority shall not later than 30th day of September in each year, prepare a report of its activities and performance along with the report of Auditors, and submit the same to the Government.

(2) The Government shall cause a copy of the report to be laid before the Assembly for discussion."

MR SPEAKER: The motion moved is:

That after Clause 26 of the Bill, as recommended by Standing Committee on Communications and Works, the following new Clause 26-A be added:-

"26-A. Laying of Annual Report before the Assembly.-

(1) The Authority shall not later than 30th day of September in each year, prepare a report of its activities and performance along with the report of Auditors and submit the same to the Government.

(2) The Government shall cause a copy of the report to be laid before the Assembly for discussion."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: I oppose it, Sir

جناب سپیکر، وزیر قانون اسے oppose کرتے ہیں۔ سید احسان اللہ وقاص!

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! میں معزز ایوان کے سامنے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس ترمیم کے ذریعے ہم اس معزز ایوان کو یہ اتھارٹی دینا چاہتے ہیں کہ نیو مری ڈویلپمنٹ اتھارٹی جو قائم کی جا رہی ہے اس کی سالانہ کارکردگی رپورٹ، آڈیٹرز کی رپورٹ گورنمنٹ کو بھی پیش کی جائے اور اس معزز ایوان کے سامنے بھی پیش کی جائے۔ ہمارا اس ترمیم کا مقصد یہ ہے کہ یہ معزز ایوان جو ان اداروں کے قانون منظور کرتا ہے، یہ معزز ایوان جو اپنے بجٹ کے ذریعے سے ان گورنمنٹ کے اداروں کو وسائل فراہم کرتا ہے اس کی کارکردگی بھی اس ایوان کے سامنے آنی چاہئے اور اس کے ذریعے سے یہاں اس معزز ایوان کے جتنے بھی اراکین ہیں ان کو لوگوں نے منتخب کرکے اس لئے اسمبلیوں میں بھیجا ہے کہ وہ جا کر سرکاری ملازمین

کی کارکردگی پر نظر رکھیں ' سرکاری محکموں پر نظر رکھیں ' اس پر چیک اینڈ بیلنس کو برقرار رکھیں ' اس کی نگرانی کریں اور عوام کو جو مسائل محسوس ہوں اس کے بارے میں اس اسمبلی کے اندر آواز اٹھائیں اور حکومت کے نوٹس میں لایا جائے' ان کا احتساب کیا جائے۔

جناب سپیکر! آپ اس وقت لاہور کے شہریوں سے پوچھئے کہ ایل۔ڈی۔اے جو بڑی امیدوں کے ساتھ' توقعات کے ساتھ قائم ہوئی تھی' اس ادارے کے ذریعے لاہور کی ترقی کرنا مقصود تھی' لاہور کی اصلاح کرنا مقصود تھی اور آج اس ادارے کو قائم ہوئے تقریباً تیس سال ہو چکے ہیں لیکن یہ ادارہ ابھی تک اہلیان لاہور کے لئے ایک بوجھ بن چکا ہے' ایک عذاب بن چکا ہے۔ خود میرے اپنے حلقے کے اندر اس ادارے کی یہ حالت ہے کہ یہ کسی مسئلے پر اگر ان کے دفتر کے اندر جاتے ہیں تو وہاں پر ہر بات کا جواب "ہاں" میں لکھا ہوتا ہے۔ وہاں پر رشوت کے ریٹ پچیس ہزار سے تیس ہزار روپے مقرر ہیں وہ ادا کر دیئے جائیں تو اس کے نتیجے میں جو نہ ہونے والے کام ہیں وہ بھی ہو جاتے ہیں۔ سب لوگوں کے علم میں ہے کہ ایل۔ڈی۔اے کے افسران کروڑ پتی بنے ہوتے ہیں۔ لاہور شہر کے اندر کسی کے پاس اتنی جائیدادیں نہیں ہیں جتنی ایل۔ڈی۔اے کے افسران کے پاس ہیں۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس ادارے کے اوپر ایک چیک اینڈ بیلنس کا نظام قائم کیا جائے' اس پر ایک نگرانی قائم کی جائے۔ ہمارے ایوان کے معزز اراکین ان کی خامیوں اور خوبیوں کو اچھی طرح جانتے ہیں۔ ہم یہ بھی چاہتے ہیں کہ اگر ان میں کوئی خوبیاں ہیں تو ان کی بھی تعریف کی جائے اگر کوئی خامیاں ہیں تو ان کو بھی چیک کیا جائے۔ اگر ایل۔ڈی۔اے کی بھی رپورٹ ہر سال اس ایوان میں یہاں پیش کی جا رہی ہوتی تو آج اس ادارے کا بھی یہ حال نہ ہوتا۔ اس لئے اب ہم یہ چاہتے ہیں کہ اب جو ایک نیا ادارہ قائم کیا جا رہا ہے اس کا حال بھی دوسرے ترقیاتی اداروں کی طرح نہ ہو جائے۔ یہ ایوان اس کی کارکردگی پر باقاعدگی سے نظر رکھے' نگرانی کرے' ہدایات دے اور جو خامیاں ہوں اس کی اصلاح کے لئے تجاویز بھی پیش کی جائیں۔

جناب سپیکر! میں آخر میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس طرح کی چیزیں پیش کرنے سے ہمارے ایوان کے اندر جو معزز اراکین موجود ہیں اور خود میں اپنے متعلق بھی یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس طرح کی رپورٹیں آئیں گی' ہماری بھی ٹریننگ ہو گی' ہماری بھی تربیت ہو گی' ہمیں محکموں کی کارکردگی کے بارے میں اندازہ ہو گا۔ ہمیں یہ اندازہ ہو گا کہ محکموں میں کیا کام ہو رہا ہے؟ یہ نہ صرف ایوان کے معزز

اراکین کی تربیت کے لئے ضروری ہے بلکہ یہ بھی ضروری ہے کہ جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ ان کی خامیوں اور خوبیوں کو چیک اینڈ بیلنس کے ذریعے دیکھا جا سکے۔ اس لئے میں معزز اراکین سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ ان دلائل کی روشنی میں ہم نے جو یہ clause addition کرنے کی درخواست کی ہے اس کو منظور کیا جائے۔ اس ترمیم سے انہی کے لئے استحقاق پیدا کیا جا رہا ہے' انہی کے سامنے یہ رپورٹ آنی ہے' کسی اور کے سامنے نہیں جانی ہے۔ اگر یہ ایوان خود ہی اپنے ہاتھ کاٹنا چاہتا ہے تو پھر ایک معمولی سی اپوزیشن اس میں کیا کردار ادا کر سکتی ہے؟ ہم نے مثبت انداز میں ایک بات کی ہے' مثبت تجاویز پیش کی ہیں۔ ہم نے کوئی قانون سازی کے اندر رکاوٹ ڈالنے کی کوشش نہیں کی ہے۔ ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ یہ ایوان قانون سازی کرے لیکن ہم یہ بھی چاہتے ہیں کہ اس ایوان کو زیادہ سے زیادہ حقوق دیئے جائیں۔ اس ایوان کو صوبہ پنجاب کا صرف زبانی کلامی سب سے با اختیار ایوان نہ بنایا جائے بلکہ عملاً ایسے اختیارات اس ایوان کے پاس ہوں کہ جس کے ذریعے سے یہ ایوان صوبے کے ہر محکمے پر کڑی نظر رکھ سکے۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ چودھری اصغر علی گجر صاحب۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ جناب ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! اس اتھارٹی کا جو بل یہاں پیش کیا گیا ہے یہ اس کی آخری شق ہے جس پر ہم نے ترمیم پیش کی ہے۔ کلاز 4 میں یہ constitute کیا گیا ہے۔ اس میں 9 سرکاری ملازمین بیوروکریٹ شامل ہیں اور اس میں پانچ ایسے لوگ ہیں جو ریٹائرڈ official ہوں گے۔ سوائے چیف منسٹر کے اس میں عوام کا کوئی ایسا نمائندہ نہیں ہے جو عوامی نمائندہ کہلا سکے۔ ہم نے یہ ترمیم اس لئے دی ہے کہ اتنی بڑی یہ اتھارٹی قائم کی جا رہی ہے' کم از کم اس معزز ایوان کو یہ چاہو کہ انہوں نے جو بل منظور کیا ہے اس کی سالانہ کارکردگی کیا ہے اور اس نے وہاں پر کیا کیا کام کئے ہیں لیکن اس ایوان میں non-serious رویہ نظر آ رہا ہے۔ وزیر قانون جو یہ چاہتے ہیں کہ اپوزیشن کی کوئی اچھی بات بھی اگر ہو تو اس ایوان میں ہم منظور نہیں ہونے دیں گے۔ میں اس کے سوا کیا کہہ سکتا ہوں اقبال کی زبان میں کہ۔

خدا مجھے کسی طوفاں سے آشنا کر دے
کہ تیرے بحر کی موجوں میں اضطراب نہیں

تجھے کتاب سے ممکن نہیں فراق کہ تو
کتاب خواں ہے صاحب کتاب نہیں

جناب سپیکر، شکریہ۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ سید اعجاز حسین بخاری۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ مولانا مفتی غلام فرید ہزاروی۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ چودھری محمد شوکت۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ مس زیب النساء قریشی صاحبہ!

محترمہ زیب النساء قریشی، جناب والا! سید احسان اللہ وقاص صاحب نے بہت اچھی تشریح کر دی ہے۔ میں ان تمام باتوں کی تائید کرتے ہوئے پرزور سفارش کرتی ہوں کہ مری کی اتھارٹی کے بارے میں سالانہ رپورٹ اسمبلی میں پیش کی جانی چاہئے تاکہ اراکین اسمبلی اس کی کارکردگی کے بارے میں غور کر سکیں، جان سکیں اور پھر اس پر اپنی تجاویز دے سکیں۔ اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس ترمیم کو منظور کیا جائے۔

جناب سپیکر، محترمہ طاہرہ منیر صاحبہ!

محترمہ طاہرہ منیر، محترم سپیکر صاحب! مری کی اتھارٹی کی سالانہ رپورٹ پیش کرنے کی جو بات کی گئی ہے وہ بہت اہم ہے۔ اس طرح اراکین اسمبلی جان سکیں گے کہ اس کی کارکردگی کیا ہے۔ اس کے متعلق غور و خوض کر سکیں گے اور اپنی تجاویز دے سکیں گے۔ یہ ایک بڑی اچھی تجویز ہے لہذا اسے ضرور مان لینا چاہئے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جناب محمد وقاص صاحب!

جناب محمد وقاص، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ ہم اس بل میں جو Clause 26-(A) دینا چاہ رہے ہیں جس کے تحت نیو مری ڈویلپمنٹ اتھارٹی کو اپنی سالانہ رپورٹ پیش کرنی ہے، حکومتی بنچوں کی طرف سے اس کی جو مخالفت ہو رہی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کی نیت ٹھیک نہیں ہے۔

(شور و غل)۔۔۔ جناب سپیکر! ذرا order restore کریں۔

جناب سپیکر، آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔

جناب محمد وقاص، جناب سپیکر! میں گزارش کر رہا تھا کہ گویا ان کی نیت ٹھیک نہیں ہے اس لئے کہ جو

منصوبہ بننے جا رہا ہے اس میں لاکھوں درخت کٹتے ہیں۔ اس میں پلاٹوں کی تقسیم ہوتی ہے۔ اس میں کمرشل پلاٹ بھی ہوں گے اور رہائشی پلاٹ بھی ہوں گے۔ اس میں اربوں روپے کا ڈویلپمنٹ کا کام بھی ہونا ہے۔ اس میں پانی کے resources generate کرنے کے لئے ایک بہت بڑا منصوبہ بھی شامل ہے۔ اس لئے یہ سارے کام transparent ہونے چاہئیں۔ یہ سارے کام ایسے ہونے چاہئیں کہ جس میں کرپشن نہ ہو سکے اور اس پر مانیٹرنگ کے لئے یہ بڑا ضروری ہے کہ اس کی سالانہ رپورٹ اسمبلی میں پیش ہو لیکن اگر یہ لوگ اس کی مخالفت کر رہے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ under hand بہت ساری dealings کریں گے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ کرپشن کا ایک اور دروازہ کھولیں گے اور اپنے حامیوں کو نوازنے کے لئے permits جاری کریں گے اور انہیں پلاٹ دیں گے اور اس کے ذریعے لوگوں کو خوش کرنے اور bright کرنے کا ایک بہت بڑا بازار گرم کریں گے۔ اگر ان کی نیت ٹھیک ہے اور یہ واقعی ڈویلپمنٹ کرنا چاہتے ہیں اور واقعی ایک نئی سکیم بنانا چاہتے ہیں تو پھر اس میں کوئی ہرج نہیں کہ اس کی رپورٹ ایوان کے سامنے آئے اور ایوان اسے discuss کرے اور ہر چیز دن کی روشنی میں ہو لہذا ہماری amendment اس ایوان کی مانیٹرنگ، اس ایوان کی supremacy کو بحال کرنے اور سارے عمل کو شفاف کرنے کے لئے بڑی ضروری ہے اس لئے میں یہ گزارش کروں گا کہ یہ ہماری اس amendment کو منظور کریں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ راجہ محمد شفقت خان عباسی صاحب!

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! میں اس تجویز کی حمایت کرتا ہوں اور میرا خیال ہے کہ ہمارے treasury کے دوست بھی اس کی مخالفت نہیں کریں گے۔ اس لئے اس ترمیم کے ذریعے پوری پنجاب اسمبلی کی عزت کی بات ہو گی اور پنجاب کے اس سب سے بڑے ایوان کی توقیر کی بات کی گئی ہے اس لئے اس اتھارٹی جس کے سربراہ وزیراعلیٰ پنجاب ہوں گے اور اس میں 7، 8 سیکرٹری صاحبان کو شامل کیا گیا ہے وہ سیکرٹری صاحبان سرکار کے ملازم ہوں گے---

رانا ثناء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، رانا ثناء اللہ خان صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ Principal Secretary to Chief Minister ایک بہت busy post ہے اور انہیں بڑا کام ہوتا ہے لیکن آج جی ایم سکندر صاحب جنرل منیجر کورم بن کے گیلری میں بیٹھے ہیں اور ان کی وجہ سے ہاؤس تسلسل سے in order نہیں ہے۔ درخواستیں دینے اور آرڈرز کروانے کا سلسلہ تواتر سے جاری ہے۔

جناب سپیکر، معزز اراکین سے گزارش ہے کہ آپ بعد میں سی ایم کے چیمبر میں جا کر درخواستیں کروا لیں۔ پلیز اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں اور خاموشی اختیار کریں۔ جی' راجہ محمد شفقت خان عباسی!

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، شکریہ' جناب سپیکر! میں عرض یہ کر رہا تھا کہ اس ترمیم سے اس ایوان کی عزت میں اضافہ ہو گا جب وہ 7 سیکرٹری صاحبان پنجاب کے خوب صورت حصے کے قدرتی ماحول اور قدرتی رعنائیوں میں بیٹھ کر اس شہر کو شہر بے مثال بنائیں گے یا جو کچھ بھی کریں گے اس پر کوئی چیک نہیں ہے۔ میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا کہ پنجاب بھر میں جتنے بھی ڈویلپمنٹ کے ادارے ہیں مثلاً راولپنڈی ڈویلپمنٹ اتھارٹی ہے' ملتان ڈویلپمنٹ اتھارٹی ہے اور ایل۔ڈی۔اے ہے' میرے علم کے مطابق ان میں کوئی ڈویلپمنٹ اتھارٹی نہیں ہو گی جہاں عوامی نمائندوں کو اس طرح ignore کیا گیا ہو جس طرح اس بل اور اس مجوزہ پراجیکٹ میں نظر انداز کیا جا رہا ہے اس لئے میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ جہاں پر ایم۔پی۔ایز کو exclude کر رہے ہیں کم از کم وہاں کی دو تحصیلوں کے ناظمین کو شامل کیا جائے اور ان کا تعلق برسر اقتدار جماعت سے ہو۔ اب جبکہ حکومت ہر روز یہ کہتی ہے کہ devolution plan کے تحت ڈویلپمنٹ کے حوالے سے تمام تر معاملات ڈسٹرکٹ گورنمنٹس کو دے دیئے گئے ہیں تو آج کے حوالے سے میرا یہ سوال ہے کہ کیا وجہ ہے کہ اس مجوزہ اتھارٹی میں ضلعی ناظم کو بھی ignore کیا گیا ہے تو آج اسمبلی کے ممبران سے یہ گزارش کروں گا کہ ایم۔پی۔ایز' ایم۔این۔ایز اور ناظمین کو ignore کیا گیا ہے تو جس اسمبلی نے اس شہر کو آباد کرنے کے لئے فنڈز دینے ہیں اس لئے ضروری ہے کہ اس اتھارٹی میں شامل 7' 8 سیکرٹری صاحبان کی اس شہر میں جو حرکات و سکنات اور معاملات ہوں گے اس کے متعلق اس اسمبلی کو با اختیار ہونا چاہئے۔ میں نے اس دن بھی یہ کہا تھا کہ یہ میری سمجھ سے بالاتر بات ہے کہ جب ہم سڑک' سکول اور ڈویلپمنٹ کے حوالے سے اس اسمبلی میں legislation کی بات کرتے ہیں تو ہمیں یہ جواب دیا

جاتا ہے کہ تمام معاملات devolution plan کے تحت ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو چلے گئے ہیں۔ اگر اس اسمبلی کا کام قانون سازی ہے تو یہ کیسی قانون سازی ہو رہی ہے؟ جب یہ بل کمیٹی میں پیش کیا گیا تو کسی نے اس بل کا ایک comma تک تبدیل نہیں کیا اور آج ہم آخری clause تک جا پہنچے ہیں لیکن آج تک اس بل کے حوالے سے اس ایوان میں بھی کوئی is,are, am or comma ذرا برابر بھی تبدیلی نہیں کر سکے تو میں سمجھنے سے قاصر ہوں کہ اسمبلی میں یہ کیسی قانون سازی ہو رہی ہے؟ دنیا کے مہذب ممالک میں جب کبھی کوئی بل پیش ہوتا ہے تو سب سے پہلے کمیٹی میں refer ہوتا ہے۔ اس پر کمیٹی کئی کئی ماہ تک لوگوں سے رائے لیتی ہے' experts کو بلایا جاتا ہے اور consultants کو بلایا جاتا ہے۔ میں نے اس دن بھی اپنے بھائی وزیر قانون صاحب سے گزارش کی تھی کہ یہ اسمبلی اس منصوبے کو پاس کرنے کے لئے اپنا انگوٹھا لگانے جا رہی ہے تو اس اسمبلی کو اعتماد میں لیا جائے کہ کیا اس مجوزہ شہر سے ماحول پر کیا اثر پڑے گا؟ اقوام متحدہ کے تحت environment کے حوالے سے 1992 میں برازیل میں ایک کنونشن منعقد ہوا تھا۔ اس میں حکومت پاکستان نے دستخط کئے تھے۔ اس کنونشن کے تحت ہم پر یہ لازم ہے کہ کوئی بھی ترقیاتی منصوبہ جو environment friendly نہ ہو جس سے ماحول پر برا اثر پڑ سکے' جس سے جنگلات تباہ ہو جائیں' جس سے وہاں کے ننھے منے پودوں' بڑے پودوں اور جانوروں کو نقصان پہنچے تو پاکستان کی commitment ہے کہ اس منصوبے کو شروع نہیں کیا جائے گا۔ میں آج on the floor of the House حکومت سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا اس مجوزہ منصوبے کی منظوری کے لئے وفاقی حکومت کی وزارت ماحولیات سے ہم نے این۔او۔سی لیا ہے؟ کیا environment کے حوالے سے environment assessment کی گئی ہے کہ اس سے environment پر کیا اثر پڑے گا۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، لا منسٹر پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ، جناب سپیکر! میں آپ کی خدمت میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت یہ ترمیم زیر غور ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ایک نئی کلاز 26-(A) شامل کی جائے کہ اتھارٹی اپنی annual report اسمبلی میں پیش کرے گی اور معزز رکن نے اس وقت جتنی بات کی ہے کیا انھوں

نے اس سے متعلقہ ایک بات بھی کی ہے۔ کبھی environment کی بات کرتے ہیں' کبھی اتھارٹی کے concept کی بات کرتے ہیں' کبھی ممبران کی شمولیت کی بات کرتے ہیں۔ انھیں کہیں کہ متعلقہ رہیں اور مختصر بات کریں۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! اسی لئے میں کہتا ہوں کہ اگر ہم ساری چیزوں کو بلڈوز کر دیں گے' جہاں ہم عوامی نمائندوں کو نظرانداز کر رہے ہیں' اس اسمبلی کو بائی پاس نہ کیا جائے۔ یہ ترمیم اس لئے ضروری ہے۔ ہم کل کو ان کی رپورٹیں دیکھیں گے۔ بین الاقوامی ایجنسیاں جو ماحول کو بہتر کرنے کے لئے کام کر رہی ہیں' میں نے اس دن بھی یقین سے کہا تھا کہ وزیر ماحولیات اصل میں وزیر مخولیات بنے ہوئے ہیں' یہ ان کا معاملہ ہے۔ ان سے پوچھ لیں کہ کیا ان کی وزارت نے NOC دیا ہے؟

جناب والا! اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس اسمبلی کی بالادستی کے لئے' اس ایوان کی عزت کے لئے اور اس منصوبے کے حوالے سے یہ ضروری ہے کہ اس ترمیم کو شامل کیا جائے۔ یہ کسی کے فائدے یا نقصان کی بات نہیں ہے۔ اگر فائدہ ہو گا تو پنجاب اسمبلی کے ممبران کا ہو گا کہ ان کی بالادستی قائم ہو گی اس لئے میں نے پہلے کہا تھا کہ یہ ساری رسمی کارروائی ہے۔ ایک ڈرافٹ مین جو بل بنا کر بھیج دیتا ہے اگر اس ڈرافٹ مین کے بل کو ہم تبدیل نہیں کر سکتے یا بہتر نہیں کر سکتے تو پھر یہ کیسی قانون سازی ہو گی کہ جس پر لوگ بھی ہنسیں گے اور آنے والا وقت بھی ہم سے پوچھے گا۔ شکریہ

جناب سپیکر، شکریہ' مہربانی۔ وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! کل یہ آگے بیٹھے ہوئے تھے اور آج یہ پیچھے سے بات کر رہے ہیں تو انھیں ہاؤس کی روایات سمجھائی جائیں۔ کبھی یہ مری میں چلے جاتے ہیں اور کبھی کہوٹہ لیکن اب یہ کوئی سختیاں سے بات کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر، سیٹیں fix نہیں ہیں۔ اس لئے کہیں پر بھی بیٹھ سکتے ہیں۔ جی' وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ ممبر موصوف اب باہر چلے گئے ہیں۔ اگر وہ موجود ہوتے تو میں ان سے تھوڑی سی رہنمائی لینا چاہتا تھا کہ اس

معزز ایوان میں قانون سازی کے لئے کیا طریقہ کار ہے؟

جناب سپیکر! ہم نے ایک بل پیش کیا۔ آپ نے اس کو سٹینڈنگ کمیٹی کے پاس بھیجا۔ سٹینڈنگ کمیٹی سے واپس ہاؤس میں آیا۔ اس کی consideration شروع ہے اور میرے خیال میں آج چوتھا دن ہے کہ ہم اس کو consider کر رہے ہیں۔ یہی قانون سازی کا ایک مجوزہ طریقہ کار ہے۔ جن جن معزز اراکین نے اس پر ترامیم دی ہیں' آپ اس کو بڑے تحمل اور صبر کے ساتھ سن رہے ہیں اور ان کو اپنا مافی الضمیر بیان کرنے کا پورا موقع دے رہے ہیں۔ اس لئے یہ کہہ دینا کہ بلڈوز کیا جا رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ درست نہیں ہے۔ ہمارے بھائی بار بار یہ کہہ رہے تھے کہ ایک comma بھی ادھر ادھر تبدیل نہیں ہوا تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ان کا عدم اعتماد کا اظہار ہے جو ہم نے اس ہاؤس کی ایک کمیٹی بنائی ہوئی ہے جس کمیٹی کو یہ بل refer ہوا تھا اور جنھوں نے اس کو vet کر کے واپس بھیجا ہے اور آج ہم اس کو consider کر رہے ہیں۔ یہ اس پر عدم اعتماد کا اظہار ہے جو میں سمجھتا ہوں کہ پارلیمانی روایات کے خلاف ہے۔ میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ ہمیں یہ رویہ اختیار نہیں کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر! دوسری بات میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس کلاز اور ترمیم کے حوالے سے کہ ارشد بگو صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ یہ ترمیم اس لئے دے رہے ہیں کیونکہ اس میں کوئی غیر سرکاری ممبر نہیں رکھا گیا تو میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ اس میں پانچ non official members کی تقرری ہونی ہے جو وزیراعلیٰ صاحب نے کرنی ہے۔ اس کے علاوہ یہاں پر کہا گیا ہے کہ اس کا کوئی پرسان حال نہیں ہو گا اور اس کو کون پوچھنے والا ہو گا؟ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس اتھارٹی کے چیئرمین وزیراعلیٰ پنجاب خود ہیں۔ اس معزز ایوان کا بھرپور اعتماد انھیں حاصل ہے اور وہ اس معزز ایوان کے ممبران کے حقوق کے custodian ہیں اور نہ صرف اس ایوان کے بلکہ پنجاب کے پورے عوام کے حقوق کے custodian ہیں۔ اس لئے یہ کہہ دینا کہ اس کا پرسان حال کوئی نہیں ہو گا' پوچھنے والا کوئی نہیں ہو گا تو جس ادارے کے سربراہ خود وزیراعلیٰ پنجاب ہوں گے تو اس کی کارکردگی کے متعلق کسی قسم کا ابہام پیدا کرنا مناسب نہیں ہے۔ میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت ہمارے صوبے میں گوجرانوالہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی ہے' راولپنڈی ڈویلپمنٹ اتھارٹی ہے' ملتان ڈویلپمنٹ اتھارٹی ہے' بہاولپور میں ہے' فیصل آباد میں ہے' لاہور میں ہے' کیا کسی بھی ڈویلپمنٹ اتھارٹی کی رپورٹ ایوان میں پیش کی جاتی ہے' قطعی طور پر

نہیں اور یہ اتھارٹی تو صرف ایک تحصیل میں اور وہ بھی اس تحصیل کے تین ہزار ایکڑ رقبے پر قائم کی جا رہی ہے۔ اگر اب اس تین ہزار ایکڑ رقبے کی ایک سوسائٹی کی ایک تحصیل میں کوئی اہمیت نہیں رہتی' اگر اس پر جو اتھارٹی قائم کی جا رہی ہے تو اس پر یہ قدغن لگا دینا کہ اس کی رپورٹ ہاؤس میں آئے تو کل یہاں سے پھر یہ مطالبہ بھی آئے گا کہ واسا کی رپورٹ بھی ایوان میں پیش کی جائے۔ واسا گوجرانوالہ کی پیش کی جائے' واسا راولپنڈی کی پیش کی جائے' واسا فیصل آباد کی پیش کی جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ مناسب نہیں ہے۔ بہرحال اس میں باقاعدہ چیک اینڈ بیلنس کا نظام وضع کیا گیا ہے اور تمام پہلوؤں کو مدنظر رکھا گیا ہے کہ اس اتھارٹی میں کسی قسم کی گڑبڑ کا احتمال نہ رہے۔ اس لئے میں جناب سے استدعا کروں گا کہ یہ ترمیم قابل پذیرائی نہیں ہے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی' ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! راجہ بشارت صاحب نے میری بات کے جواب میں یہ فرمایا ہے کہ پانچ non official members کو رکھا گیا ہے جن کو وزیراعلیٰ select کریں گے۔ آپ وہ clause ملاحظہ فرمالیں۔ اس میں یہ لکھا گیا ہے کہ وہ retired ہوں گے پھر اس ہاؤس کے قائد وزیراعلیٰ چودھری پرویز الٰہی صاحب ہیں' انھوں نے پچھلے اجلاس میں بھی اور پہلے اجلاس میں بھی یہ کہا تھا کہ وہ adjournment motion کا خود یہاں پر جواب دیں گے لیکن آج تک جتنے اجلاس ہوئے ہیں' وہ اپنی مصروفیات کی وجہ سے یہاں پر تشریف نہیں لا سکے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ جس جگہ یہ اتھارٹی میٹنگ کرتی ہے تو وہاں پر وزیراعلیٰ اپنی مصروفیات کی وجہ سے موجود نہ ہوں تو اس اتھارٹی میں جہاں پر نو آدمی سینئر بیوروکریٹس سیکرٹری اور چیف سیکرٹری بیٹھے ہوں اور وہاں پر ہمارا کوئی عوامی نمائندہ موجود نہ ہو تو اس اتھارٹی اور میٹنگ کا جو حلیہ کریں گے اور وہ بیوروکریٹس جو ہمارے ساتھ کر رہے ہیں' جو ہمارے ملک کے ساتھ کر رہے ہیں وہ یہ بھی جانتے ہیں' میں بھی جانتا ہوں اور پورا پاکستان بھی جانتا ہے۔

جناب سپیکر! انھوں نے یہ بھی فرمایا ہے کہ یہ کہتے ہیں کہ یہ کل کو کہیں گے کہ واسا کی رپورٹ بھی آنی چاہئے' فیصل آباد ڈویلپمنٹ اتھارٹی کی رپورٹ بھی آنی چاہئے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ کون سی بڑی بات ہے۔ انھوں نے جو نیو مری اتھارٹی بنائی ہے' ہم نے اس لئے کہا ہے کہ اس کی رپورٹ ہاؤس میں آنی چاہئے کیونکہ یہ اربوں کروڑوں کا معاملہ ہے۔ وہاں پر چھ ہزار ایکڑ جگہ ان کی اپنی ہے جو acquire

ہوتی ہے۔ اس کی partition ہوتی ہے' اس کے کمرشل پلاٹ بنتے ہیں اور اس کے domestic پلاٹ بنتے ہیں۔ یہ نئی ڈویلپمنٹ وہاں پر ہو گی۔ ہمارا مقصد یہ تھا کہ یہ کون سی بری بات ہے اور کون سی انہونی بات ہم نے کر دی ہے کہ جس پر یہ سمجھتے ہیں کہ اس ہاؤس کو اس سے مطلع نہیں کرنا چاہئے۔ ہم کہتے ہیں کہ یہ ایک ایسی اتھارٹی ہے جس میں اربوں کروڑوں روپے involve ہیں اور ہم نے دینے ہیں' ہم اتھارٹی بنانے کی اجازت دے رہے ہیں۔ کیا یہ ہمیں ہر سال سالانہ رپورٹ پر یہ نہیں بتانا چاہتے کہ وہ روپے جو پنجاب اسمبلی نے دیئے ہیں' یہ اس اسمبلی کی supremacy کو قائم کرنے کے لئے ہم کہہ رہے ہیں۔ یہ سالانہ رپورٹ پیش کرنے سے کیوں کترا رہے ہیں؟ یہ ہماری سمجھ سے بالاتر ہے۔ ان کا یہ حق ہے کہ ہم نے ترامیم دی ہیں' ہم نے ترامیم پر ہی بات کی ہے' ہم نے اور کوئی بات نہیں کی۔ اگر حکومت کے بنچوں پر بیٹھے ہمارے بھائی اس کو منظور نہیں کرتے تو ہمیں اس پر کوئی افسوس نہیں ہے۔ ہم نے تو اپنا فرض ادا کیا ہے اور یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم جو mandate قوم سے لے کر آئے ہیں اس mandate کو اپنی پوری کوشش سے' ایمانداری سے یہاں پر پورا کریں۔ شکریہ

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی' وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور : میں صرف اتنی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے جو بات کی ہے کہ پانچ ممبران وزیر اعلیٰ صاحب نے appoint کرنے ہیں۔ میں معزز رکن کی توجہ اس بل کی کلاز 4 کی طرف دلانا چاہوں گا کہ جس میں constitution authority ہے' اس میں (i) ہے کہ:

five non official members to be appointed by the Government.

تو پانچ non official members ہیں۔ اس میں ریٹائرڈ کی بات نہیں ہے۔ وہ اوپر (i) کے لئے ہے

Director General, New Murree Development Authority and members/ secretary ex officio....

لکھا ہوا ہے۔ آپ شاید اس کو ریٹائر کے ساتھ mix up کر رہے ہیں۔ یہ پانچ ممبران جو ہیں ان کو وزیر اعلیٰ صاحب نے appoint کرنا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ان میں عوامی نمائندے بھی ہو سکتے ہیں' ریٹائرڈ لوگ بھی ہو سکتے ہیں' کوئی بھی اس صوبے کا شہری ممبر ہو سکتا ہے۔

جناب سپیکر، مہربانی۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! یہ اس floor پر کہہ دیں کہ انہوں نے 5 نمائندے non official رکھنے ہیں، وہ پنجاب اسمبلی کے ممبران ہوں گے۔ اپوزیشن میں سے نہیں حکومت میں سے ہوں گے۔ ہم ابھی ڈیسک بھی بجائیں گے اور appreciate بھی کریں گے۔

جناب سپیکر، انہوں نے floor پر کہہ دیا ہے کہ members بھی ہو سکتے ہیں اور non members بھی ہو سکتے ہیں۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! میں کہتا ہوں کہ کوئی تو وہ "تنا" بھی ہو سکتا ہے، وہ کوئی اور بھی ہو سکتا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا۔ میں کہتا ہوں کہ یہ کہہ دیں کہ ان معزز ممبران میں سے پانچ ممبرز کو کمیٹی کے ممبر بنائیں گے۔ ہم ان کو appreciate کریں گے۔

جناب سپیکر، تشریف رکھیں۔ ابھی میں question put کرنے لگا ہوں۔

MR SPEAKER: The amendment moved and the question is:-

That after Clause 26 of the Bill as recommended by Standing Committee on Communications & Works, the following new Clause 26-A be added:-

"26-A. Laying of Annual Report before the Assembly.

(1) The Authority shall not later than 30th day of September in each year, prepare a report of its activities and performance along with the report of Auditors, and submit the same to the Government.

(2) The Government shall cause a copy of the report to be laid before the Assembly for discussion."

(The motion was lost)

CLAUSE - 27

MR SPEAKER: Now, Clause 27 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:-

"That Clause 27 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

Clause 27 do stand part of the Bill.

CLAUSE - 2

MR SPEAKER: Clause 2 of the Bill is under consideration There are two amendments in it. The first amendment is from Raja Muhammad Shafqat Khan Abbasi Raja Muhammad Shafqat Khan Abbasi may move it.

RAJA MUHAMMAD SHAFQAT KHAN ABBASI (Advocate) : Sir, I move:-

That in Clause 2 of the Bill as recommended by Standing Committee on Communications & Works, for the para (b), the following be substituted:-

"(b) "area" means the area notified by the Government falling within Tehsils Murree and Kotli Sattian".

MR SPEAKER: The motion moved is:-

That in Clause 2 of the Bill as recommended by Standing Committee on Communications & Works, for the para (b), the following be substituted:-

"(b) "area" means the area notified by the Government falling within Tehsils Murree and Kotli Sattian,".

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I oppose it

جناب سپیکر، لاء منسٹر صاحب اسے oppose کرتے ہیں۔ راجہ محمد شفقت خان عباسی!

وزیر تعلیم، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، منسٹر ایجوکیشن!

وزیر تعلیم، Sir! I am sorry to point out again and again. جناب فاضل رکن کو کہا جائے کہ اپنی اصلی سیٹ پر آئیں۔ کوٹلی ستیاں والی پر آئیں۔

جناب سپیکر، وہ کسی سیٹ پر بھی بیٹھ سکتے ہیں۔ جی، راجہ صاحب!

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! میری تو کوئی بھی سیٹ ہو، میں تو چھوٹا سا آدمی ہوں، ان کے لئے یہ سیٹیں ذرا مشکل ہوتی ہیں، ان کو یہاں بیٹھنے کی عادت نہیں ہے، کل جو بھی دور ہو گا انہوں نے ہمیشہ ادھر ہی بیٹھنا ہے اس لئے وہ یہاں ادھر بیٹھ نہیں سکتے لیکن میرے لئے ساری سیٹیں بہت اچھی، بہت خوبصورت ہیں اور میرے لئے یہ بہت عزت کی بات ہے۔ ہمارا تو ضمیر ادھر بیٹھ کر ہی مطمئن ہے اور یہ تو قسمت کی بات بھی ہے۔

جناب سپیکر، راجہ صاحب! آپ پلیز اپنی بات شروع کریں۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، میں نے پہلے بھی عرض کی تھی کہ آخر کیا وجہ ہے کہ اسی اسمبلی نے 1976 کے ایکٹ کے تحت ایک ادارہ معرض وجود میں لایا تھا جو public interest کی خاطر اور اس علاقے کی پسماندگی کو دور کرنے کے لئے بنایا گیا تھا اور اس کے جو مقاصد تھے اس کے مقاصد میں یہ for the promotion of tourism بھی شامل تھا کہ وہ ادارہ ایسے منصوبے بنائے گا تاکہ تحصیل مری اور کوٹلی ستیاں میں ٹورازم میں اضافہ ہو۔ اس کے فنکشن میں یہ بھی شامل تھا کہ جنگلات کو کس طرح بچایا جائے؟ جنگلات کو کس طرح promote کیا جائے؟ اس کے علاوہ ایک خاص بات جو اس پہاڑی علاقے میں جو land-slide کا معاملہ ہے جو ہر سال وہاں land -slide آتی ہے اس کی management بھی اس کے

حوالے تھی لیکن یہ تمام مقاصد نہ تو ٹورازم کے حوالے سے' نہ promotion of forests' نہ preservation of forests اور نہ ہی environment کے حوالے سے کوئی بھی فنکشن اس اتھارٹی کے ذمے نہیں لگایا گیا۔ اس سے مراد یہ لی جائے گی یا میں یہ سمجھوں گا کہ اس اتھارٹی کا یہ concern نہیں ہے کہ اس مجوزہ پراجیکٹ کے ذریعے ماحول کے ساتھ جو مرضی حساب کتاب ہو اس لئے ایکوسسٹم جس کے تحت forest اور چھوٹے چھوٹے پودے اور بڑے بڑے پودے آتے ہیں' میں نے پہلے بھی گزارش کی تھی کہ پاکستان گورنمنٹ کی اقوام عالم کے ساتھ یہ commitment ہے کہ اقوام متحدہ کے اس convention کو انہوں نے sign کیا ہوا ہے کہ ہم ایسا پراجیکٹ شروع نہیں کریں گے جو environment friendly نہ ہو اس لئے بارہا میں نے کہا کہ اس اسمبلی کو اعتماد میں کیوں نہیں لیا جاتا؟ ہمیں اس مجوزہ پراجیکٹ کے حوالے سے بتایا جائے کہ اس کی کب feasibility رپورٹس بنیں' experts کی کیا opinion تھی؟ کیا کوئی international experts جو ماحول کو deal کرتے ہیں---

وزیر آبکاری و محصولات، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' ڈاکٹر صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

وزیر آبکاری و محصولات، جناب سپیکر! ممبر موصوف کل سے ایک ہی بات کو دہرائے جا رہے ہیں۔ اس وقت جو amendment انہوں نے move کی ہے وہ یہ ہے کہ مری کے ساتھ ساتھ کوٹلی ستیاں کا علاقہ بھی شامل کیا جائے۔ کیا جب کوٹلی ستیاں کو شامل کر دیا جائے گا تو اقوام عالم کے ساتھ ہماری commitment پوری ہو جائے گی؟ جنگلات ٹھیک رہیں گے اور سارے معاملات ٹھیک ہو جائیں گے؟ مطلب یہ ہے کہ ان کو اپنی amendment تک محدود رہنا چاہئے اور اپنے کیس کو plead کرنا چاہئے۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر، راجہ صاحب! پلیز ذرا مختصر کریں۔

وزیر تحفظ ماحولیات، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' مخدوم صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

وزیر تحفظ ماحولیات، جناب سپیکر! ہمارے معزز بھائی environment کی بات کر رہے ہیں اور اپنے

خدشات کا اظہار کر رہے ہیں۔ مسئلہ یہ ہے کہ پاکستان کے ہر کونے سے لوگ مری آتے ہیں اور پاکستان کی آبادی بڑھنے کے حوالے سے یہ محسوس کیا گیا کہ ایک مری سے بھی بڑا شہر بسایا جائے تاکہ جو لوگ وقت گزارنے کے لئے یا ٹورازم کے لئے آتے ہیں تو جب درخت کٹیں گے تو ٹھیک ہے کہ ماحول پر اثر پڑے گا لیکن میں آپ کو تسلی دلانا چاہتا ہوں کہ جتنے درخت کاٹے جائیں گے اس سے چار گنا زیادہ لگائے جائیں گے اور آپ نے جو خدشات کا اظہار کیا ہے ہر شہری یہ خدشات ظاہر کرتا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر، جی' راجہ محمد شفقت خان عباسی صاحب!

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! جیسے ایک منٹ کے لئے ڈاکٹر صاحب نے جو کہا اسی لئے میں کوئی ستیاں اور مری کا نام لیتا ہوں کہ وہاں جنگلات ضائع نہیں ہوں گے۔ آپ سارے کا سارا شہر جو سوئنزر لینڈ بنا رہے ہیں یہ پتریاٹہ top سے لے کر down تک آتا ہے جہاں ہر پانچ فٹ کے فاصلے پر دیار کے درخت ہیں' چیڑ کے درخت ہیں۔ وزیر ماحولیات کو پتا نہیں ہے اور انہوں نے بڑے آرام سے کہہ دیا کہ نئے درخت اُگا دیں گے۔ دیار اور چیڑ کا ایک درخت ہے' اس کی اس وقت عمر ڈیڑھ سو سال ہے اور اس کی عمر ساڑھے تین سو سال تک ہوتی ہے۔ انہوں نے بڑے آرام سے کہہ دیا ہے کہ ہم نئے درخت اُگا دیں گے۔ یہ ناممکن بات ہے۔ دوسری یہ بات کہ ہم کوشش کریں گے کہ کم سے کم درخت ضائع ہوں۔ یہ بات کوئی وزن نہیں رکھتی اس لئے کہ چار یا پانچ فٹ کے فاصلے پر وہاں درخت نظر آئیں گے۔ جو دوست پتریاٹہ چیئر لفٹ کے مزے لینے وہاں گئے ہوں گے ان کو پتا ہوگا کہ ہر چار فٹ کے فاصلے پر درخت ہی درخت نظر آتے ہیں۔ اس لئے میں ماحول کے حوالے سے یہ بات کر رہا ہوں۔ اگر میری ترامیم میں آپ تحصیل مری کو شامل کریں' کوئی ستیاں کو شامل کریں اور پرائیویٹ لوگوں کی زمینیں acquire کریں پھر یہ جنگل بھی بچ سکتا ہے' شہر بھی بچ سکتا ہے اور ماحول بھی بچ سکتا ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات میں ماحول کی اس لئے کر رہا ہوں کہ اس بل کے حوالے سے باقی ایجنسیوں کی بھی نظر ہے۔ بین الاقوامی ایجنسیاں جو اسلام آباد میں کام کر رہی ہیں۔ اس لئے کہ کل حکومت پاکستان کو' فیڈرل گورنمنٹ کو' ہماری وزارت خارجہ کے لئے کوئی embarrassment نہ ہو اس لئے سوال یہ کیا جائے گا کہ کیا اس منصوبے کے ذریعے ماحول پر کوئی فرق نہیں پڑے گا؟ اگر ماحول پر فرق پڑے گا تو صرف مری کے لوگ یا کوئی ستیاں یا راولپنڈی کے لوگ ہی اثر انداز نہیں ہوں گے بلکہ پورے

پنجاب کے لوگ متاثر ہوں گے' پورے پاکستان کے لوگ متاثر ہوں گے اور یہ مسئلہ پوری دنیا کا مسئلہ ہوتا ہے۔ جہاں کہیں بھی کوئی ایسی سکیم جس سے ماحول کو فرق پڑے اور ماحولیات کو خطرہ ہو تو سب کا common cause ہوگا اس لئے میں بات کرتا ہوں کہ اگر اتنے لاکھ درخت کاٹے گئے تو پاکستان کی اقوام متحدہ کے پلیٹ فارم پر جو commitment ہے اس کی بھی نفی ہو جائے گی۔ یہ ترامیم اس لئے دی گئی ہیں کہ مری کہوٹہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی ایکٹ جو اسی ایوان نے 1976 میں پاس کیا تھا اور دوبارہ 1986 میں اس ادارے کو قائم کیا گیا اور وہاں اس ادارے نے جنگلات کی ترقی کے لئے' علاقے کی پسماندگی کو دور کرنے کے لئے بھی جدوجہد اور کام کیا۔ اب میں یہ کہتا ہوں کہ انہوں نے کل بھی کہا کہ وزیراعلیٰ پنجاب نے یہ اعلان کیا تھا کہ میں یہاں کے لوگوں کی فلاح کے لئے اور ان کی پسماندگی دور کرنے کے لئے یہ ایک نیا تحفہ دے رہا ہوں تو میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ اس نئے بل کے حوالے سے انہوں نے کل بھی کہا تھا اور وزیر تعلیم بھی مجھے بار بار کہہ رہے تھے کہ کوئی ستیاں کو پرے کرو' اس کا بار بار ذکر نہ کریں ہماری یہ پھیز بن گئی ہے۔ میں نے ان سے گزارش کی تھی کہ کوئی ستیاں ان کی پھیز بن گئی ہے تو میرے لئے یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ میرا تعلق اس علاقے سے ہے' اس حوالے سے کہ وہ پنجاب کا بھوم ہے اور پنجاب ان دو تحصیلوں سے شروع ہوتا ہے ---

جناب سپیکر، راجہ صاحب ذرا مختصر کریں۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، وزیراعلیٰ صاحب نے یہ کہا تھا کہ اس نئے شہر سے یہاں کے لوگوں کی پسماندگی دور ہو گی۔ میں یہ دعوے کے ساتھ کہتا ہوں کہ پورے پنجاب میں تحصیل کوئی ستیاں سے زیادہ شاید تحصیل ہی ہو اس لئے کہ وہاں تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال نہیں ہے اس لئے کہ اس تحصیل میں گرلز ہائی سکول نہیں ہے اس لئے وہاں آج بھی لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے ڈگری کالج نہیں ہے۔ اگر اس علاقے کی پسماندگی دور نہ ہو' وہاں کے مسائل حل نہ ہوں تو اس طرح کا سو میٹر لینڈ اس حلقے کے درمیان بنا دینے سے اس علاقے کے لوگوں کی خدمت نہیں ہو گی بلکہ یہ کسی اور کی خدمت ہو گی جو باہر سے لوگ جائیں گے ان کی خدمت ہو گی۔

جناب سپیکر، جی' وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور ، جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ میرے محترم بھائی نے یہ تجویز دی ہے کہ کوٹلی ستیاں کو بھی اس میں شامل کیا جائے۔ یہ تو بڑی واضح بات ہے کہ مری ڈویلپمنٹ اتھارٹی بن رہی ہے جو کہ مری کے لئے اور ایک specified area کے لئے ہے۔ 3ہزار ایکڑ کا جو علاقہ مختص کیا گیا ہے یہ اس کے لئے ہے۔ اگر ان کی یہ ترمیم منظور کر لی جائے تو اس میں باقی علاقے بھی آ جائیں گے جو مناسب نہیں ہوگا۔ دوسری بات یہ ہے کہ کل سے میرے بھائی بار بار اس بات کا اظہار کر رہے ہیں کہ وزیراعلیٰ چودھری پرویز الٰہی صاحب نے مری کی ڈویلپمنٹ کے لئے 20 کروڑ روپے دیئے ہیں اور ان منصوبوں پر کام شروع ہو چکا ہے تو شہر بننے سے بھی اس علاقے میں ڈویلپمنٹ ہو گی۔ اس کے علاوہ بھی فنڈز دیئے جا رہے ہیں اور میں اپنے بھائی کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ اسی طرح کوٹلی ستیاں کے لئے بھی خصوصی طور پر وزیراعلیٰ صاحب گرانٹ کا اعلان کریں گے۔

جناب سپیکر، شکریہ جی۔

The amendment moved and the question is:

That in Clause 2 of the Bill as recommended by Standing Committee on Communications and Works, for the para (b), the following be substituted:

"(b) "area" means the area notified by the Government falling within Tehsils Murree and Kotli Sattian."

(The motion was lost)

اجلاس کی کارروائی نماز ظہر کے لئے آدھ گھنٹہ کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

(اس مرحلہ پر ایک بج کر سات منٹ پر نماز ظہر کی ادائیگی کے لئے اجلاس آدھے گھنٹے کے لئے ملتوی کیا گیا)

(نماز ظہر کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر 1.50 پر دوبارہ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ارشد محمود بگو، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، بگو صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! میں نے کل پوائنٹ آف آرڈر پر ایک request کی تھی کہ قومی اسمبلی کے employees کو ایک مہینے کی اضافی تنخواہ دی گئی ہے---

جناب سپیکر، وہ مسئلہ زیر غور ہے انشاء اللہ اس پر جلدی decision ہو جائے گا۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! میری اس میں یہ درخواست ہے کہ لاء منسٹر یہاں پر assurance دے دیں کہ ہم اس پر غور کریں گے۔

جناب سپیکر، اس پر غور ہو رہا ہے۔

The next amendment is from Syed Ihsan ullah Waqas, Ch Asghar Ali Gujjar, Mr Arshad Mehmood Baggu, Dr Syed Waseem Akhtar, Syed Ejaz Hussain Bokhari, Maulana Mufti Ghulam Farid Hazarvi, Ch Muhammad Shaukat, Miss Zaib-un-Nisa Qureshi, Mrs Tahira Munir, Mr Muhammad Waqas and Raja Muhammad Shafqat Khan Abbasi Syed Ihsan Ullah Waqas may move it.

SYED IHSAN ULLAH WAQAS : I move

> That in Clause 2 of the Bill, as recommended by Standing Committee on Communications & Works, for the para (e), the following new para (ee) be added:
>
> "(ee) 'Assembly' means Provincial Assembly of the Punjab."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> That in Clause 2 of the Bill, as recommended by Standing Committee on Communications & Works, for the para (e), the following new para (ee) be added:
>
> "(ee) 'Assembly' means Provincial Assembly of the Punjab."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS : I oppose it, Sir.

جناب سپیکر، لاء منسٹر صاحب اسے oppose کرتے ہیں۔ جی سید احسان اللہ وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہ رہا تھا کہ ہم نے یہ جو amendment دی تھی یہ ایک دوسری amendment کے ساتھ منسلک تھی اور اس amendment میں ہم نے یہ کہا تھا کہ پنجاب اسمبلی کے کم از کم دو ممبران کو نیو مری ڈویلپمنٹ اتھارٹی کا ممبر بنایا جائے۔ جب یہ پنجاب اسمبلی کے ممبران کو نیو مری ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے قریب بھی نہیں پھٹکنے دینا چاہتے اور نہ ہی یہاں پر رپورٹ پیش کرنے کو تیار ہیں، نہ ممبران کو لینے کے لئے تیار ہیں اور یہ نیو مری اتھارٹی کو ہر چیز سے بالکل بچا کے رکھنا چاہتے ہیں تو یہ amendment اس کے ساتھ منسلک تھی۔ جب پنجاب اسمبلی اس کے قریب پھٹک نہیں سکتی ہے تو پھر اس کا کوئی جواز نہیں رہتا۔ اس لئے میں یہ عرض کرنا چاہ رہا تھا کہ جب آپ نے ہماری دو ممبران والی amendment مسترد کر دی تو پھر پنجاب اسمبلی کی explanation کی بھی کوئی ضرورت نہیں رہتی۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ چودھری اصغر علی گجر صاحب۔۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ جناب ارشد محمود بگو!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! لاء منسٹر صاحب نے بڑی تفصیل کے ساتھ فرمایا تھا کہ اس میں 9 ممبرز محکموں کے سیکرٹری ہیں اور 5 ممبران non official members ہیں۔ ان non official members کو بھی چیف منسٹر select کرے گا۔

جناب تنویر اشرف کائرہ، جناب سپیکر! کورم نہیں ہے۔

جناب سپیکر، کورم کی نشان دہی کی گئی ہے۔ گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی) کورم پورا ہے۔ اجلاس کی کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! اس کے علاوہ ہم کہتے ہیں کہ آپ سالانہ رپورٹ پیش نہ کریں۔ آپ اس پنجاب اسمبلی کو نہ بتائیں کہ نیو مری اتھارٹی کے سارے معاملات آپ کس طرح چلا رہے ہیں لیکن کم از کم وہ یہ assurance دے دیں کہ جو 5 non official members یہ بتائیں گے وہ پنجاب اسمبلی سے بتائیں گے۔ پھر ہم نے ساتھ amendment یہ دی ہے کہ چلیں آپ یہ بھی نہ مانیں۔ چیف منسٹر

صاحب نے جو 5 non official members select کرنے ہیں اور وہ ووٹ نہیں cast کریں گے' وہ اس اتھارٹی کی میٹنگ میں بیٹھیں گے' رائے دیں گے لیکن ووٹ cast نہیں کریں گے' پھر ہم نے ساتھ ہی یہ amendment دی ہے کہ اس میں پنجاب اسمبلی کے دو ممبران کو شامل کر لیا جائے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ بڑی اچھی بات ہے۔ میں نے پہلے بھی بڑی دردمندی کے ساتھ لاء منسٹر سے یہ کہا تھا کہ خدارا! ہم کہتے ہیں کہ آپ اپوزیشن سے ایک آدمی کو بھی ممبر نہ بنائیں' یہ حکومتی بنچز والے ہمارے بھائی ہیں' آپ ان میں سے کسی دو کو اس اتھارٹی میں شامل کر دیں تاکہ کم از کم اس ہاؤس تک تو کوئی بات پہنچے گی کہ وہاں پر کیا ہو رہا ہے؟ بہت شکریہ

جناب سپیکر، شکریہ۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ سید اعجاز حسین بخاری صاحب۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ مولانا مفتی غلام فرید ہزاروی صاحب۔۔۔ وہ بھی تشریف نہیں رکھتے۔ چودھری محمد شوکت صاحب۔۔۔ وہ بھی تشریف نہیں رکھتے۔ مس زیب النساء قریشی صاحبہ۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں۔ محترمہ طاہرہ منیر صاحبہ!

محترمہ طاہرہ منیر، جناب سپیکر! ابھی جیسے میرے بھائی نے کہا ہے' یہ ایک ٹیکنیکل سی بات ہے۔ اسے منظور کر لیا جائے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جناب محمد وقاص صاحب۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ راجہ محمد شفقت خان عباسی صاحب!

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، شکریہ۔ جناب سپیکر! جس طرح وقاص صاحب نے کہا کہ جب یہ ترامیم دی گئی تھیں تو ہمارا خیال یہ تھا اور جیسے اس بل کے بعد اس ایوان میں مختلف بل آئیں گے۔ گورنمنٹ کالج لاہور' فیصل آباد یونیورسٹی' سرگودھا یونیورسٹی اور ایک نئی یونیورسٹی جو شاید گجرات میں بن رہی ہے جس میں ہم ایم۔پی۔ایز کی ایک کھیپ ڈال رہے ہیں' میرے خیال میں 5/5 ایم۔پی۔ایز کو بل کی شکل میں سنڈیکیٹ میں ڈال رہے ہیں۔ اس لئے میرا ایمان بھی ہے اور پورا یقین بھی ہے کہ اس ایوان کے تمام ایم۔پی۔ایز بہت قابل اور لائق ہیں۔ یونیورسٹی کے معاملات چلانے کے لئے سنڈیکیٹ میں باقی ہائیکورٹ کے جج بھی ہوتے ہیں اور تعلیم کے ماہرین بھی ہوتے ہیں۔ ان سے سنڈیکیٹ میں شاید ان کا کام نہیں چل رہا اس لئے وہ ترامیم شاید آج ہی آ جائیں یا کل ہم کریں۔ یہ اپنے ہاتھوں سے 5/5 ایم۔پی۔ایز

تعلیمی اداروں میں ڈال رہے ہیں اس لئے اس چیز کو سامنے رکھتے ہوئے، ہمارا خیال تھا کہ نئے شہر کی تعمیر و ترقی کی جو بات ہو رہی ہے اس میں ڈویلپمنٹ کے حوالے سے ایم-پی-ایز کا زیادہ role بنتا ہے بجائے کسی تعلیمی ادارے یا یونیورسٹی میں، کیونکہ میں مختلف یونیورسٹیوں میں بطور وکیل خدمات انجام دیتا رہا ہوں اس لئے ہم سمجھتے ہیں کہ جس طرح وقاص صاحب نے کہا کہ آخر سمجھ نہیں آتی کہ وجہ کیا ہے؟ وہ پانچ non official تو hand-picked لوگ ہوں گے۔ وہ کسی جماعت کے ہو سکتے ہیں، کوئی ریٹائرڈ لوگ ہو سکتے ہیں، اپنی مرضی اور منشاء کے لوگ ہو سکتے ہیں۔ ان میں شاید اتنی جرات نہ ہو کہ اگر کوئی معاملہ جو مفاد عامہ کے خلاف ہو یا کسی معاملے میں ماحول کو فرق پڑے گا، علاقے کے لوگوں کے معاملات آئیں گے تو وہ hand-picked non official میں اخلاقی جرات نہیں ہو گی کیونکہ وہ nominated ہوں گے۔ جب ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ وزیراعلیٰ پنجاب اس اتھارٹی کے چیئرمین ہوں گے تو جو سات سیکرٹری صاحبان ہیں تو میں نہیں سمجھتا کہ کوئی سیکرٹری ان کے کسی معاملے میں اختلاف کرنے کی جرات کر سکے اس لئے میں نے بارہا یہ کہا ہے کہ اب تو یہ بل اپنی آخری کلاز پر پہنچ چکا ہے اور اس بل کو آج پاس ہونا ہے تو میں ابھی بھی یہ کہتا ہوں کہ اس ہاؤس کو اعتماد میں لیا جائے کہ کب اس کی feasibility report بنی اور کس نے یہ feasibility report بنائی اور جن experts نے اس کو feasible قرار دیا وہ کون لوگ ہیں؟ یہ بڑی بنیادی بات ہے کہ ڈویلپمنٹ ضرور ہونی چاہئے اور یہ تو میرے حلقے میں ہو رہی ہے، میں اس کی بھی حمایت کرتا ہوں لیکن اس طرح نہیں کہ جس سے پاکستان کو اقوام عالم میں یونائیٹڈ نیشن کے اس کنونشن کی خلاف ورزی نہ ہو اس لئے ہماری یہ گزارش تھی کہ اس اسمبلی کی عزت اور احترام کے لئے، ہم ہر روز یہ کہتے ہیں کہ پنجاب کا سب سے بڑا مقدس ایوان پنجاب اسمبلی ہے لیکن آج پنجاب اسمبلی کے ممبران اپنے ہاتھوں سے اس ایوان کی بے توقیری کر رہے ہیں، اس کے احترام اور اس کے تقدس میں فرق ڈال رہے ہیں۔ جب ہم علاقے کے منتخب ایم-پی-اے جو اس اسمبلی کا ممبر ہے، اس پر عدم اعتماد کر رہے ہوتے ہیں تو دراصل ہم وہاں اس حلقے کے عوام پر عدم اعتماد کر رہے ہوتے ہیں۔ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ چار یا پانچ ایم-پی-ایز کو ڈالا جائے تو ہم اس کی بھی مخالفت کر رہے ہوتے ہیں، ہم دراصل اس ایوان کی مخالفت کر رہے ہوتے ہیں اس لئے اس ایوان کی بالادستی کے لئے، اس ایوان کی supremacy کے لئے، اس اتھارٹی کے معاملات کو صاف شفاف اور چیک اینڈ بیلنس

کے لئے ضروری ہے کہ یہ جو الفاظ ہم نے پنجاب اسمبلی کے ڈالے ہیں اس کو ضرور ہونا چاہئے۔ یہ اس ادارے کی بات ہے۔ ہم آدھے گھنٹے بعد جب تقاریر کریں گے کہ ان تمام تعلیمی اداروں کے جو بل آ رہے ہیں' میرا ذاتی نقطہ نظر ہے کہ شاید جہاں پر ایم۔پی۔ایز کی اتنی ضرورت نہیں ہے جتنا ڈویلپمنٹ کے کام میں ایم۔پی۔اے کا کردار ہوتا ہے لیکن اس کی بھی اصولی طور پر شاید مخالفت نہ کریں اس لئے اگر ہمارے حکومتی بنچوں کے دوست' کسی یونیورسٹی کے سنڈیکیٹ میں بیٹھیں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ میرے حقوق کا' پنجاب کے عوام کے حقوق کا' پنجاب کے لوگوں کا اور پنجاب اسمبلی کی supremacy قائم ہو گی اس لئے میری گزارش ہے کہ for the sake of Opposition اس کلاز کی مخالفت نہ کی جائے۔

جناب سپیکر: شکریہ' مہربانی۔ وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جو کچھ میرے بھائی شفقت عباسی صاحب نے فرمایا ہے تو اس کا جواب دینے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ساری ترمیم سے ان کی بات متعلقہ نہ تھی اور نہ ہے۔

جناب سپیکر! میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ جو ترمیم دی گئی ہے اس میں لفظ "اسمبلی" کے متعلق لکھا گیا ہے کہ 'Assembly' means Provincial Assembly of the Punjab تو ظاہری بات ہے کہ جو اسمبلی بل کو منظور کر رہی ہے وہ پنجاب کی اسمبلی ہے اور "اسمبلی" سے مراد پنجاب اسمبلی ہی لیا جائے گا اس لئے اس میں ترمیم کی ضرورت ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ چودھری اقبال صاحب پچھلے دو تین دن سے یہ بات کہہ رہے ہیں کہ بعض معاملات ایسے ہوتے ہیں کہ جو ہم صرف gallery سے play کرنے کے لئے کرتے ہیں۔ جب میں نے categorically یہ کہا ہے کہ پانچ غیر سرکاری ممبران ہوں گے تو ان میں کوئی قدغن نہیں ہے کہ وہ کوئی ایم۔پی۔اے نہیں ہو گا۔ وہ پانچ کے پانچ ہی ایم۔پی۔ایز ہو سکتے ہیں اس لئے بار بار اس بات کو اجاگر کرنا کہ یہ کون لوگ ہوں گے بہتر نہیں ہے۔

جناب ارشد محمود بگو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی' ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! ہم روز یہ شعر پڑھتے ہیں کہ،

"وہ چھپتے بھی نہیں سامنے آتے بھی نہیں "

میں نے راجہ بشارت صاحب سے پہلے بھی عرض کیا تھا کہ اس floor پر یہ فرما دیں کہ جو non official members ہوں گے، وہ پنجاب اسمبلی کے معزز ممبران ہوں گے تو ہم سمجھیں گے کہ اس بل میں ہم نے جو ترامیم دی ہیں انھوں نے وہ ہماری ترامیم منظور کر لی ہیں۔ ہم اس کو سراہیں گے لیکن یہ on the floor of the House کہہ دیں کہ پانچ ممبران اپوزیشن کے نہیں بلکہ حکومتی بنچوں سے ہوں گے۔

جناب سپیکر، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے پہلے بھی یہ گزارش کی ہے کہ اس اتھارٹی کے چیئرمین وزیراعلیٰ پنجاب ہیں جو اس معزز ایوان کے قائد ایوان بھی ہیں۔ اس ایوان نے انھیں منتخب کیا ہے، انھی ممبران نے ان کو اللہ تعالیٰ کی ذات کے بعد مہربانی کرتے ہوئے وزیراعلیٰ پنجاب منتخب کیا ہے تو وزیراعلیٰ کو ان سے زیادہ عزیز کون ہو سکتا ہے؟ (نعرہ ہائے تحسین) اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ پانچ کی بات ہے اگر یہاں پر ایک کی بات ہوتی تو وہ بھی شاید پنجاب اسمبلی کا ممبر ہوتا لہذا ہمیں اپنے قائد پر اعتماد ہے اور جو فیصلہ ہمارے قائد کریں گے ہم یقین رکھتے ہیں کہ وہ اس ایوان اور ان ممبران کے مفاد میں بہتر ہو گا۔

جناب سپیکر، شکریہ۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! میں صرف چند شعر بول کر اپنی بات کو ختم کر دیتا ہوں۔

جناب سپیکر، شعر سن لیں۔ جی، بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، شورش کشمیری مرحوم کے بڑے اچھے شعر ہیں کہ،

سوچتا ہوں کہ اسی قوم کے وارث ہم ہیں
جس نے اولاد پیغمبر کا تماشا دیکھا

جس نے سادات کے خیموں کی ردائیں توڑیں
جس نے لخت دل حیدر کو تڑپتا دیکھا
اور شام میں زینب و صغراں کا تماشا دیکھا
سوچتا ہوں کہ اسی قوم کے وارث ہم ہیں
اے میری قوم! یہ کیا ہے یہ کیوں ہے مجھے کچھ سوچنے دے
کیا تیرا بھی کوئی خدا ہے مجھے کچھ سوچنے دے

بہت بہت شکریہ۔

جناب سپیکر، شکریہ۔

The amendment moved and the question is -

That in Clause 2 of the Bill, as recommended by Standing Committee on Communications & Works, after para (e), the following new para (ee), be added

"(ee) 'Assembly' means Provincial Assembly of the Punjab"

(The motion was lost)

MR SPEAKER: The question is -

"That Clause 2 of the Bill do stand part of the Bill"

(The motion was carried)

Clause 2 do stand part of the Bill

CLAUSE - 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is -

"That Clause 1 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried.)

Clause 1 do stand part of the Bill

جناب سپیکر، کیونکہ کلاز 2 میں اسمبلی یہ ترمیم نامنظور کر چکی ہے کہ کوٹلی ستیاں کو ایریا میں شامل کیا جائے۔ لہذا اس سے متعلق Preamble میں مجوزہ ترمیم Rule No 106 کے تحت پیش نہیں ہو سکتی۔ لہذا Preamble پر میں سوال کرتا ہوں۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، فرمائیں!

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! میں وزیر قانون سے گزارش کروں گا اور میں ان کا شکرگزار ہوں کہ انھوں نے کہا کہ مری کے لئے 20 کروڑ روپے کا پیکج announce کیا گیا تھا اور شاید 10 کروڑ روپے اس دفعہ اور 10 کروڑ روپے اگلے سال آئے گا۔ انھوں نے ایک اور بات کی تھی کہ کوٹلی ستیاں کی پسماندگی اور مسائل کے حوالے سے سارے معاملات کے لئے عنقریب پیکج دیں گے۔ میں on the floor of the House دوبارہ وزیر قانون صاحب کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں اور ان سے یقین دہانی چاہوں گا کہ کتنے عرصے میں یہ ہو جائے گا؟

جناب سپیکر! میں آپ کا شکرگزار ہوں کہ آپ نے اس بل پر بات کرنے کا موقع دیا۔ میں وزیر قانون صاحب اور حکومتی ممبران کا بھی شکرگزار ہوں اور ان کو مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ یہ بل اکثریت سے منظور ہو جائے گا۔ اگر کسی حوالے سے کوئی دل آزاری ہوئی ہو تو معافی چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔

The question is -

"That the Preamble of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried.)

Preamble of the Bill do stand part of the Bill.

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is -

"That the Long Title of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

Long Title of the Bill do stand part of the Bill

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS : Sir, I move that: the New Murree Development Authority (Amendment) Bill 2003, be passed

MR SPEAKER: The motion moved is -

"That the New Murree Development Authority (Amendment) Bill 2003, be passed "

The motion moved and the question is -

"That the New Murree Development Authority (Amendment) Bill 2003, be passed "

(The Bill was passed)

مسودہ قانون (ترمیم) گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور مصدرہ 2003

MR SPEAKER: Next is the Government College University Lahore, (Amendment) Bill 2003 Now we take up the Government College University Lahore, (Amendment) Bill 2003 Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move -

> "That the Government College University Lahore (Amendment) Bill 2003, as recommended by Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is -

> "That the Government College University Lahore (Amendment) Bill 2003, as recommended by Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

RAJA MUHAMMAD SHAFQAT KHAN ABBASI (Advocate) I oppose it, Sir

جناب سپیکر: راجہ محمد شفقت خان عباسی صاحب اسے oppose کرتے ہیں۔

There are two amendments in this motion. The first amendment is from Mr Arshad Mehmood Baggu and Dr Syed Waseem Akhtar

سید احسان اللہ وقاص: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی سید احسان اللہ وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! میں اس کی سٹینڈنگ کمیٹی کا رکن ہوں اور وہاں پر جب میٹنگ ہوئی تھی تو اس میٹنگ میں بھی میں نے یہ گزارش کی تھی کہ پروچانسلر کے لئے یہاں پر عہدہ تخلیق کیا جا رہا ہے اور amendment کی جا رہی ہے۔ ہمارے ہاں پنجاب یونیورسٹی کی اور اس سے پہلے جتنی یونیورسٹیاں تھیں ان کی یہ روایت رہی ہے کہ اس میں وائس چانسلر کے ساتھ ایک پرو وائس چانسلر بھی ہوتا تھا۔ جب یہ کمیٹی کی رپورٹ آئی اور اس میں مجھ سے یہ وعدہ کیا گیا تھا کہ یہ پرو وائس چانسلر بھی ہر یونیورسٹی کے لئے رکھا جائے گا تو اس میں پرو وائس چانسلر کے بارے میں کوئی چیز موجود نہیں تھی۔ میں

نے تحریری طور پر ڈپٹی سیکرٹری کو یہ اطلاع دی تھی کہ یہ مجھ سے وعدہ کیا گیا تھا لیکن اس کو شامل نہیں کیا گیا۔ جناب منسٹر صاحب کو بھی میں نے تحریری طور پر اطلاع دی کہ کمیٹی کی میٹنگ میں یہ طے کیا گیا تھا کہ پرو وائس چانسلر بھی amendment میں شامل کیا جائے گا لیکن یہ شامل نہیں کیا گیا۔ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ یہ رپورٹ کی صحیح عکاسی ہے جس کا وہاں پر فیصلہ ہوا ہے' اس بارے میں' میں جناب وزیر تعلیم سے گزارش کرتا ہوں کہ انہوں نے میرے خط کا جواب بھی نہیں دیا۔ اس بارے میں یہاں وضاحت فرمائیں۔

جناب سپیکر، جی' منسٹر ایجوکیشن!

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! وقاص صاحب نے جو یہاں پر point اٹھایا ہے' درست ہے کہ یونیورسٹیوں میں پرو وائس چانسلر کی بھی گنجائش ہوتی ہے اور وہ سیٹ ہونی چاہئے۔ اسمبلی میں جو بل lay کیا گیا تھا' ان amendments میں تین چیزیں شامل تھیں۔ انہی تین چیزوں کا فیصلہ کر کے سٹینڈنگ کمیٹی نے اپنی رپورٹ دی۔ معزز ممبر نے اضافی طور پر کہا کہ اس میں پرو وائس چانسلر کی سیٹ بھی رکھ دی جائے جو کہ ان کی درست ڈیمانڈ تھی۔ اس سلسلے میں ہم نے ان کی اس ڈیمانڈ کو consider کیا اور ہم نے یہ فیصلہ کیا کہ اگر ہم اس ڈیمانڈ کو take up کریں تو اس کے لئے ہمیں ایک independent bill لانا پڑے گا کیونکہ ابھی جو موجودہ bill پر بات ہو رہی ہے اس میں تین چیزیں' جس کا ہم یہاں پر ذکر کر رہے تھے اس بارے میں سٹینڈنگ کمیٹی نے اپنی رپورٹ دے دی اور وہ وہاں پر پاس بھی ہو گیا۔ میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ پرو وائس چانسلر کی سیٹ باقی یونیورسٹیوں میں بھی ہے تو ہم انشاء اللہ تعالیٰ کسی اچھے موقع پر یہ amendment ضرور لے آئیں گے' میری یہ آپ سے commitment ہے۔ اس سے کوئی نقصان نہیں ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی' ارشد محمود بگو صاحب!

جناب احسان الحق احسن نولاٹیا، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، پلیز! تشریف رکھیں۔ یہ بل پیش ہوا ہوا ہے اس کو چلنے دیں۔

جناب احسان الحق احسن نولاٹیا، جناب سپیکر! کبھی بھی ہمیں بولنے کا موقع نہیں دیا گیا۔

جناب سپیکر، جی' فرمائیں۔ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟

جناب احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! اس کے اندر آج ہی ہم نے یہ amendment دی ہے تو آپ اس کو کل کے لئے pending کر دیں تاکہ ہم مکمل تیاری کے بعد اس پر بات کر سکیں۔

جناب سپیکر: پلیز! تشریف رکھیں۔ لاء منسٹر صاحب! آپ اس پر کچھ کہنا چاہیں گے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! amendments کا ایک طریقہ کار ہے۔ دو دن کا clear نوٹس چاہئے۔ اگر آج ممبر amendment دے کر پورے بل کی consideration کو pend کروانا چاہتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ رولز کے مطابق نہیں ہے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ amendment کے لئے دو دن clear ہونے چاہئیں لیکن آپ نے آج ہی amendments دی ہیں یہ میں disallow کرتا ہوں۔ آپ پلیز تشریف رکھیں۔ جناب ارشد محمود بگو صاحب!

MR ARSHAD MEHMOOD BAGGU: Sir, I move -

> "That the Government College University Lahore, (Amendment) Bill 2003, as recommended by Standing Committee on Education, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by February 25, 2004."

MR SPEAKER: The motion moved is:-

> "That the Government College University Lahore, (Amendment) Bill 2003, as recommended by Standing Committee on Education, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by February 25, 2004."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: I oppose it, Sir.

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب اسے oppose کرتے ہیں۔ جی جناب ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! جتنی بھی amendments گورنمنٹ پیش کرتی ہے خاص طور پر ایجوکیشن پر یا کسی اور پر پیش کرتی ہے تو اس پر جو amendment ہم نے دی ہے وہ یہ دی ہے کہ

اس کو اخبارات میں circulate کیا جائے گا تا کہ جو educationist ہیں' پڑھے لکھے لوگ ہیں' اس شعبے سے متعلقہ لوگ ہیں' وہ اس پر اپنی بہترین آراء دیں۔ جہاں بھی قانون سازی ہوتی ہے' جس ملک یا جس صوبے میں ہوتی ہے یہی طریقہ کار اختیار کیا جاتا ہے۔ یہ صورتحال پنجاب اسمبلی میں پہلی دفعہ دیکھنے میں آ رہی ہے کہ ایک دن کمیٹی کے سپرد بل ہوتا ہے' تیسرے دن بل کمیٹی approve کر کے ہاؤس میں پیش کر دیتی ہے۔ ہماری اس میں amendment یہ ہے کہ اس کو اخبارات میں مشتہر کیا جائے۔ لوگوں کی جب آراء آ جائیں' اگر یہی آراء آتی ہیں اور ہو سکتا ہے کہ لوگ اس سے بہتر آراء دیں۔ اگر کوئی بہتر آراء ہوتی ہیں تو پھر اس کی روشنی میں یہ بل بنا کر جو یہ amendment کرنا چاہتے ہیں وہ ہاؤس میں لے آئیں۔ میری اس میں یہی submission ہے کہ میری اس amendment کو ہاؤس منظور کرے اور اس کو اخبارات کی صورت میں لوگوں کے سامنے پیش کیا جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر، شکریہ۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب! تشریف نہیں رکھتے۔ جی' لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ معزز رکن کی یہ تجویز ہے کہ اس کو عوامی رائے کے لئے مشتہر کیا جائے۔ میری اس سلسلے میں یہ گزارش ہے کہ اس کی پہلے سے publicity بھی ہو چکی ہے' سٹینڈنگ کمیٹی بھی اس پر غور کر چکی ہے اور جس طرح احسان اللہ وقاص صاحب نے فرمایا ہے کہ وہ بھی اس کمیٹی کے ممبر تھے جن کا تعلق معزز رکن کی ہی جماعت سے ہے تو اس وقت مزید اس کو مشتہر کرنے کی ضرورت نہ ہے۔ شکریہ

MR SPEAKER: The amendment moved and the question is:-

> "That the Government College University Lahore, (Amendment) Bill 2003, as recommended by Standing Committee on Education, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by February 25,2004."

(The motion was lost.)

MR SPEAKER: The next amendment is from Mr Arshad Mehmood Baggu and Dr Syed Waseem Akhtar!

ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب! تشریف نہیں رکھتے۔ amendment dispose of ہوئی۔

MR SPEAKER : The motion moved and the question is:-

> "That the Government College University Lahore , (Amendment) Bill 2003 , as recommended by Standing Committee on Education , be taken into consideration at once."

(The motion was carried)

MR SPEAKER: Now we take up the Bill clause by clause

CLAUSE -2

MR SPEAKER: Now. Clause 2 of the Bill is under consideration Since there is no amendment in it. the question is

"That Clause 2 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried)

Clause 2 do stand part of the Bill.

CLAUSE - 3

MR SPEAKER : Now, Clause 3 of the Bill is under consideration Since there is no amendment in it, the question is.

"That Clause 3 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried.)

Clause 3 do stand part of the Bill.

CLAUSE - 4

MR SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

Clause 4 do stand part of the Bill

CLAUSE - 5

MR SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

Clause 5 do stand part of the Bill

CLAUSE - 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

Clause 1 do stand part of the Bill

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried)

Preamble do stand part of the Bill

LONG TITLE

MR SPEAKER : Now, Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried)

Long Title do stand part of the Bill

MR SPEAKER: Third reading starts Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move:

"That the Government College University Lahore , (Amendment) Bill 2003, be passed "

MR SPEAKER: The motion moved is

"That the Government College University Lahore , (Amendment) Bill 2003, be passed."

RANA SANA ULLAH KHAN: I oppose it, Sir.

جناب سپیکر، رانا ثناء اللہ خان صاحب اسے oppose کرتے ہیں۔ جی، رانا ثناء اللہ خان صاحب!

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! میں اس بل کو oppose کرتے ہوئے اس کے جو principles ہیں انہیں under discussion لا رہا ہوں۔ اس میں جو ترامیم move کی گئی ہیں تو ان سے متعلق میں وزیر قانون کی توجہ چاہوں گا اور ان سے اس بات کا جواب بھی چاہوں گا کہ جو ترمیم suggest کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ،

> "In the performance of his office functions under the Act, the Chancellor shall act and be bound in the same manner as the Governor of a Province acts and is bound under Article 105 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan."

جناب سپیکر! میرا version یہ ہے کہ چانسلر جو کہ صوبے کا گورنر ہوتا ہے وہ ex officio یونیورسٹیوں کا چانسلر ہوتا ہے، وہ آئین کے آرٹیکل 105 کے تحت پابند ہے کہ وہ on the advice of the Chief Minister یا کابینہ ہے وہ act کرے۔ اس سے متعلق بڑی وضاحت کے ساتھ متعلقہ آرٹیکل میں لکھا گیا ہے جسے میں پڑھ دیتا ہوں۔ مجھے حیرانگی ہے کہ اس بات کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی کہ یہ کہا جائے کہ گورنر کابینہ یا وزیراعلیٰ کی ایڈوائس کے اوپر کام کرے گا، اگر گورنر صاحب کسی اور حرج سے طاقتور ہیں اور ان کی بات کو خاطر میں نہیں لاتے تو اس کا یہ طریقہ کار نہیں ہے۔ کل یہ ترمیم بھی لے آئیں گے کہ جناب ہوم سیکرٹری بھی فلاں آرٹیکل کے تحت act کرے گا۔ ڈی جی ریجرز ہماری بات نہیں مانتا لہذا اس کے خلاف بھی ترمیم کریں۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! آرٹیکل 105 پڑھ دیں۔

رانا ثناء اللہ خان، 105 یہ ہے کہ،

> Subject to the Constitution, in the performance of his functions, the Governor shall act in accordance with the advice of the Cabinet or the Chief Minister

جناب سپیکر! اس میں "shall" کے لفظ ہیں۔ اب جب یہ بات آئین میں درج ہے اور اس میں کسی قسم کا کوئی ابہام نہیں ہے، جو چیز آئین میں درج ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس پر صوبائی اسمبلی legislation کر ہی نہیں سکتی۔ It is a bad legislation. It is a defective legislation. اس legislation کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ اس کا پتا ہے کہ گورنر جو چانسلر بھی ہے He is bound to act as it is in the Article 105 of the Constitution یہ وزیر قانون صاحب مجھے categorically بتائیں کہ انہیں ایسا کہنے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی ہے؟ اس ترمیم کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی ہے؟

دوسری اس میں جو ترمیم move کی گئی ہے وہ پرو چانسلر کی ہے۔

> The Minister for Education, Government of the Punjab, shall be the Pro-Chancellor of the University

Sub-clause (2) says

> "He shall perform such duties and functions and exercise such powers as may be assigned and delegated to him by the Chancellor."

جناب سپیکر! مجھے اپنے محترم بھائی وزیر تعلیم سے بڑی ہمدردی ہے کہ ویسے تو پہلے ہی ان کے پاس کچھ نہیں ہے کیونکہ سکولز جا چکے ہیں، کالجز جا چکے ہیں اور ان کے پاس صرف جھنڈا ہی ہے۔ اب بات یہ ہے کہ اگر ان کو یہ function دینا چاہتے ہیں تو یہ ترمیم کر رہے ہیں۔ یہ جو ترمیم ہے یہ negative amendment ہے۔ یعنی پرو چانسلر کا یہ جو آفس create کر رہے ہیں تو پرو چانسلر کے پاس بھی تو کوئی چیز ہونی چاہئے۔ پرو چانسلر کے کرنے کا کوئی کام بھی تو ہونا چاہئے اور اس کا مقصد صرف اور صرف یہ ہے کہ وائس چانسلر اپنی یونیورسٹی میں ایک بڑے لمبے چوڑے اور وسیع اختیارات کو enjoy کرتا ہے۔ اس کے بعد اس کے اختیارات کا کچھ حصہ جو کہ بڑا upper level پر ہوتا ہے چانسلر ان کو exercise کرتا ہے۔ اب اس میں پرو چانسلر کی provision ڈالنے کا مقصد یہی ہوتا ہے کیونکہ چانسلر صوبے کا head ہوتا ہے۔ اس کی اور بھی دیگر کئی مصروفیات ہوتی ہیں تو اس کو وقت کم ملتا ہے۔ پرو چانسلر اس کی جگہ پر کام نمٹائے لیکن عملی طور پر یہ ہوتا ہے کہ پرو چانسلر کے ذمے کوئی کام لگایا ہی نہیں جاتا۔ اب یہ ہے کہ وہ جو delegate کرے گا یا جو assign کرے گا وہ کبھی بھی نہ delegate کرے گا اور نہ

assign کرے گا جس کے متعلق آپ اس کو پابند کر رہے ہیں کہ اس طرح سے آپ نے کرنا ہے۔ اس کو قانون کے حوالے سے کنٹرول کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے تو وہ assign کچھ بھی نہیں کرے گا۔ بات یہ ہے کہ اس میں اگر انہوں نے یہ ترمیم لائی ہے تو پھر کم از کم چانسلر کے اختیارات میں سے دو چار بطور خیرات ہی وزیر تعلیم کو دے دیں اور یہ لکھ دیں کہ پرو وائس چانسلر جو ہے یہ اختیارات وائس چانسلر کے ہیں اس کے بعد یہ domain پرو چانسلر کا ہے اور اس کے بعد بقیہ چانسلر کا ہے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ راجہ شفقت خان عباسی صاحب!

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! اس حوالے سے ہم نے بھی آج کچھ ترامیم دی تھیں جو جناب نے اپنے آرڈر سے ہمارا اعتراض مسترد کر دیا۔ اگر اس کے لئے کل کا دن ہوتا اور اس پر بحث ہو جاتی کیونکہ یہ purely a legal and Constitutional question ہے تو میں خود وزیر تعلیم اور وزیر قانون سے رہنمائی چاہوں گا کہ جب گورنر بطور چانسلر یا پرو وائس چانسلر یونیورسٹی میں ہوتا ہے تو

He is not acting as a Governor In that capacity he is not bound to act on the advice of the Chief Minister or the Prime Minister

اس لئے میں کہتا ہوں کہ اس پر جلدی نہ کیجئے کیونکہ پرانی یونیورسٹی کے جو ایکٹ ہیں مثلاً ڈھاکہ یونیورسٹی کا ہے، قائد اعظم یونیورسٹی اسلام آباد کا ہے، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد کا ہے، زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کا ہے اس میں عدالتوں کے فیصلے بھی ہیں۔ I am not aware کہ ڈھاکہ کی ہے یا لاہور ہائیکورٹ کی ہے کہ جہاں انہوں نے کہا کہ یونیورسٹی کے معاملات میں جب سنڈیکیٹ یا سینٹ جو یونیورسٹی کی اعلیٰ باڈیز ہوتی ہیں جو Rules and Regulation بناتی ہیں، مقصد یہ ہے کہ جب Rules and Regulation کی power پنجاب اسمبلی اور وفاقی حکومت نے تمام یونیورسٹیوں کو خود دی ہوئی ہے کہ وہ اپنے affairs اور تمام معاملات میں سنڈیکیٹ با اختیار ادارہ ہوا کرتا ہے۔ اب اس سنڈیکیٹ کے فیصلے خاص طور پر terms and conditions of the employees ہوتے ہیں۔ ان کے حوالے سے جو اپیل قائل ہوتی ہے اور جو representation ہوتی ہے وہ گورنر کے پاس ہوتی ہے۔ اس طرح کے معاملات عدالتوں میں گئے تو عدالتوں نے کہا کہ جب یہاں گورنر بیٹھا کام کر رہا ہوتا ہے تو

He is not sitting as a Governor He is not bound to work on the advice of the Chief Minister

اس لئے چانسلر اور پرو وائس چانسلر بطور صدر اسلام آباد میں بیٹھ کر قائد اعظم یونیورسٹی کے معاملات کو دیکھ سکتے ہیں تو اس لئے میں اپنی رہنمائی چاہوں گا کہ میرا ذاتی view یہ ہے کہ آئین میں لکھنے کے باوجود گورنر پنجاب جب چانسلر act کر رہے ہوتے ہیں تو

He is not a Governor He is not sitting there as a Governor by virtue office of that act as a Chancellor

وہ جو آرڈر پاس کرتے ہیں، جو اپیلیں سنتے ہیں یا جو معاملات دیکھتے ہیں تو وہ اگر اس میں ترمیم کرنی ہے تو یہ بھی ترمیم کریں کہ یونیورسٹی کا جو چانسلر ہو گا وہ وزیراعلیٰ ہو گا۔ صرف گورنر کی advice والی بات سے بات نہیں بنے گی۔ دوسری یہ clarification تھی کہ اس میں لکھا ہے کہ:

In the performance of his functions under this Act

یہ تو بنیادی طور پر آرڈیننس ہے جس میں آپ تبدیلی لا رہے ہیں۔ اگر اس میں تبدیلی لانی ہے تو یہ ایکٹ تو نہیں ہے بلکہ آرڈیننس میں تبدیلی کریں گے اس لئے میری یہ ذاتی طور پر گزارش ہے کہ اس کو کل تک کے لئے pending کر دیا جائے۔ میرے ذہن میں جو ایک دو judgements ہیں وہ میں لائبریری سے دیکھنا چاہتا ہوں۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ کل کو جگ ہنسائی والی بات نہ ہو کہ اس سلسلے میں سپریم کورٹ اور ہائیکورٹ کا view یہ ہے۔ اگر اس سے contrary view نہ ہو تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن میرے خیال کے مطابق جب گورنر as a Chancellor ایکٹ کر رہا ہوتا ہے تو وہ چانسلر ہی ہوتا ہے۔

He is not acting as Governor He is not bound on the advice of the Chief Minister or Prime Minister

اس لئے اس ترمیم کو کل تک کے لئے pending کر دیا جائے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! رانا ثناء اللہ صاحب نے جو point اٹھائے تھے ان کا جواب تو وزیر تعلیم ہی دیں گے لیکن میں Rules of Procedure کے تحت اپنا نکتہ اعتراض عرض کرنا چاہ رہا تھا۔

میں آپ کی توجہ Clause (4) 109 پر مبذول کروانا چاہوں گا۔

> When a motion that the Bill be passed has been made, the general provisions of the Bill may be discussed but only with reference to the amendments, if any, made in the Bill.

جناب سپیکر! ہماری طرف سے تو amendment ہے ہی نہیں لہذا اس وقت اس پر بحث نہیں ہو سکتی۔ رانا صاحب کا اعتراض تو ہو نہیں سکتا کیونکہ جب amendment ہی نہیں ہے تو پھر اب صرف بل کو پاس کیا جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر، جی شکریہ۔

The motion moved and the question is.

> "That the Government College University Lahore, (Amendment) Bill 2003, be passed "

(The motion was carried)

The Bill was passed

مسودہ قانون (ترمیم) لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی لاہور مصدرہ 2003

MR SPEAKER: Now, we take up the Lahore College for Women University Lahore, (Amendment) Bill 2003. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS : Sir, I move:

> "That the Lahore College for Women University Lahore, (Amendment) Bill 2003, as recommended by Standing Committee on Education, be taken into consideration at once "

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Lahore College for Women University Lahore, (Amendment) Bill 2003, as recommended by Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."
>
> There are two amendments in this motion. The first amendment is from Mr Arshad Mehmood Baggu and Dr Syed Waseem Akhtar.

Mr Arshad Mehmood Baggu!

MR ARSHAD MEHMOOD BAGGU: Sir, I move

> "That the Lahore College for Women University Lahore, (Amendment) Bill 2003, as recommended by Standing Committee on Education, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by February 25, 2004."

MR SPEAKER: The motion moved is

> "That the Lahore College for Women University Lahore, (Amendment) Bill 2003, as recommended by Standing Committee on Education, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by February 25, 2004."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: I oppose it, Sir.

جناب سپیکر، وزیر قانون اسے oppose کرتے ہیں۔ جی، ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! بڑا مشہور مقولہ ہے "بھینس کے آگے بین بجانا"۔ یہاں وہی بات ہوئی ہے۔ آج ہم سارا دن ان کے سامنے بین بجاتے رہے ہیں، ان کے نہ تو کانوں پر اثرات مرتب ہوئے اور نہ ہی کسی اور جگہ اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ میری رائے یہ ہے کہ یہ جو بھی چھوٹی سے چھوٹی amendment

پیش کرتے ہیں تو انہیں چاہئے کہ اس کو اخبارات یا کسی دوسرے ذرائع سے مشتہر کریں اور لوگوں تک پہنچائیں تاکہ لوگوں کی آراء آجائیں اور بل پر بہتر طریقے سے بحث ہو سکے۔ میری جو اس بل میں ترمیم ہے وہ یہی ہے کہ اس کو circulate کیا جائے اور اس کے بعد اس کو یہاں پر پیش کیا جائے۔ میرے جو دوست یہاں حکومتی benches پر بیٹھے ہوئے ہیں اگر یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ابھی بات پر بول نہیں سکتے، ہم پر پابندی ہے تو اس طرح مشتہر کرنے سے کوئی اچھی رائے آجائے گی۔ اس طرح بہتر طریقے سے قانون سازی بھی ہو سکے گی اور بحث بھی ہو سکے گی۔

جناب سپیکر، ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے اور میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ اس بل پر ان کی کوئی اور amendment نہیں ہے لہذا بحث نہ کی جائے۔ جہاں تک مشتہر کرنے کا تعلق ہے تو اس پر مشتہری ہو چکی ہے، اس پر سٹینڈنگ کمیٹی نے غور کیا ہے۔ اس کے بعد آج اسمبلی میں ہم take up کر رہے ہیں۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ عوام کے منتخب نمائندے ہی اس پر غور کر رہے ہیں اور وہی اس کی منظوری دے رہے ہیں لہذا اس بل کو پاس کیا جائے۔

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔

The amendment moved and the question is:-

> "That the Lahore College for Women University Lahore, (Amendment) Bill 2003, as recommended by Standing Committee on Education, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by February 25, 2004."

(The motion was lost)

MR SPEAKER: The next amendment is from Mr Arshad Mehmood Baggu and Dr Syed Waseem Akhtar

جناب ارشد محمود بگو صاحب! آپ پہلے یہ پیش کر چکے ہیں' اب ڈاکٹر وسیم صاحب پیش کریں گے۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! یہ دونوں amendments ہم دونوں کی طرف سے ہیں چونکہ ڈاکٹر وسیم اختر صاحب تشریف نہیں رکھتے اس لئے میں تو اس کو پیش کر سکتا ہوں۔

جناب سپیکر، بگو صاحب! چونکہ آپ پہلی تحریک پر بات کر چکے ہیں لہذا اب اس تحریک پر بات نہیں کر سکتے۔

جناب ارشد محمود بگو، ٹھیک ہے۔

MR SPEAKER: The motion moved and the question is

"That the Lahore College for Women University Lahore (Amendment) Bill 2003 as recommended by Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

(The motion was carried)

Now, we take up the Bill Clause by Clause.

CLAUSE - 2

MR SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration Since there is no amendment in it, the question is

"That Clause 2 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

Clause 2 do stand part of the Bill.

CLAUSE - 3

MR SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

Clause 3 do stand part of the Bill.

CLAUSE - 4

MR SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

Clause 4 do stand part of the Bill.

CLAUSE - 5

MR SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

Clause 5 do stand part of the Bill

CLAUSE - 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration Since there is no amendment in it, the question is.

"That Clause 1 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried)

Clause 1 do stand part of the Bill.

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration Since there is no amendment in it, the question is

"That the Preamble of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried.)

Preamble do stand part of the Bill

LONG TITLE

MR SPEAKER : Now, the Long Title of the Bill is under consideration Since there is no amendment in it, the question is·

"That the Long Title of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried)

Long Title do stand part of the Bill

Third reading starts Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move

"That the Lahore College for Women University Lahore, (Amendment) Bill 2003, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Lahore College for Women University Lahore, (Amendment) Bill 2003, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Lahore College for Women University Lahore, (Amendment) Bill 2003, be passed."

(The motion was carried)

The Bill was passed.

مسودہ قانون (ترمیم) دی یونیورسٹی آف ایجوکیشن لاہور مصدرہ 2003

MR SPEAKER: Now, we take up the University of Education Lahore, (Amendment) Bill 2003. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move -

"That the University of Education Lahore, (Amendment) Bill 2003, as recommended by Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the University of Education Lahore, (Amendment) Bill 2003, as recommended by Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

There are two amendments in this motion The first amendment is from Mr Arshad Mehmood Baggu and Dr Syed Waseem Akhtar. Mr Arshad Mehmood Baggu'

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! چھٹی صدی ہجری میں ایک بہت مشہور بادشاہ " محمد شاہ سلجوکی" گزرا ہے۔ اس نے ایک علاقے پر حملہ کر کے اس کو فتح کر لیا۔ اس علاقے میں ایک بڑھیا رہتی تھی جس کی ایک بھینس تھی اور اسی بھینس پر اس کی گزر اوقات ہوتی تھی جس کو محمد شاہ سلجوکی کی فوج نے ذبح کر کے کھالیا۔

جناب سپیکر: اس بل کا بھینس کے ساتھ کیا تعلق ہے؟

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! میں تھوڑی سی تمہید باندھ رہا ہوں۔ [**********]

جناب سپیکر: یہ الفاظ میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! میں اس حوالے سے یہ کہتا ہوں کہ وہ محمد شاہ سلجوکی کی فوج نے جب move کیا تو اس عورت نے روتے پیٹتے وہاں پر دہائی دینی شروع کر دی۔

ملک شعیب اعوان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: معزز رکن پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

ملک شعیب اعوان: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جس طرح آپ نے یہ الفاظ حذف کئے ہیں اس سے پہلے بھی ارشد محمود بگو صاحب نے ایک مثال دی تھی جس سے پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا۔ وہ پہلے والے الفاظ بھی حذف کئے جائیں۔

جناب سپیکر: یہ الفاظ تو میں نے کارروائی سے حذف کر دیئے ہیں۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! اگر میرے معزز دوست یہ سمجھتے ہیں کہ میں نے کسی فاضل ممبر کی توہین کی ہے تو میں اس پر معذرت چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر! وہ بڑھیا اس پل پر کھڑی ہو گئی جہاں سے محمد شاہ سلجوکی کی فوج نے گزرنا تھا۔ اُس وقت یہ نہیں ہوتا تھا کہ ملک کے سربراہ کے آگے پولیس یا فورس ہوتی تھی جو عام لوگوں کو آگے سے ہٹاتی جاتی تھی۔ سب سے آگے گھوڑے پر محمد شاہ سلجوکی جا رہا تھا۔ اس بوڑھی عورت نے محمد شاہ سلجوکی کے گھوڑے کی لگام کو پکڑ لیا اور اس نے کہا محمد شاہ سلجوکی! "تمھاری فوج کے جوانوں نے میری بھینس جس پر میری زندگی کی گزر بسر تھی' اسے ذبح کر کے کھا لیا ہے۔" مجھے اس کا جواب دو۔ محمد شاہ سلجوکی بڑا دانش ور تھا۔ اس نے کہا "اماں' فوج کا یہ حق ہوتا ہے کہ جس علاقے میں جائے وہاں پر وہ مالِ غنیمت کی چیزوں پر قبضہ کر سکتی ہے۔" اس بوڑھی عورت نے محمد شاہ سلجوکی کے گھوڑے کی لگاموں کو کھینچ کر کہا کہ اے محمد شاہ سلجوکی' سوال کا جواب اِس پل پر دینا چاہتے ہو کہ اُس پل پر دینا چاہتے ہو؟ جناب وزیر قانون صاحب! آپ کو بھی انشاء اللہ تعالیٰ اس کا جواب دینا پڑے گا۔ ہم نے جتنے سوالات کئے ہیں' جو باتیں بھی کہی ہیں اگر وہ درست ہیں اور اس ہاؤس کی supremacy کے لئے ہیں تو اس کا آپ کو کہیں نہ کہیں حساب دینا پڑے گا۔

جناب سپیکر: ارشد محمود بگو صاحب! آپ motion move کریں۔

MR ARSHAD MEHMOOD BAGGU: Sir, I move that University of Education. (Interruption)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ جی' ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! ہمارے دوست اور وزیر تعلیم صاحب اصرار کر رہے ہیں کہ میں اسے move نہ کروں تو میں اسے move نہیں کرتا۔

جناب سپیکر: چونکہ محرک اپنی ترمیم کو withdraw کرتے ہیں لہذا یہ dispose of ہوتی ہے۔

MR SPEAKER: The next amendment is from Mr Arshad Mehmood Baggu and Dr Syed Waseem Akhar

ارشد محمود بگو صاحب already بات کر چکے ہیں۔ کیا بگو صاحب! اس پر بھی آپ بات کرنا چاہیں گے؟

جناب ارشد محمود بگو : جناب سپیکر! اتنا زیادہ اصرار کیا گیا ہے تو میں احتجاجاً اسے move نہیں کرتا۔

جناب سپیکر : ارشد محمود بگو صاحب اس ترمیم پر بھی بات نہیں کرنا چاہتے لہذا یہ بھی dispose of ہوئی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور : پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر : جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب سپیکر! میں اپنے بھائی ارشد محمود بگو صاحب کا بڑا احترام کرتا ہوں اور ان کی جو صلاحیتیں ہیں اگر ان کا اعتراف نہ کیا جائے تو یہ بھی زیادتی ہو گی۔ یہ صبح سے بیچارے اکیلے، تن تنہا ساری ترامیم دے رہے ہیں اور حالت یہ ہے کہ ان کے اپنے ساتھی ڈاکٹر وسیم صاحب بھی ان کا ساتھ چھوڑ گئے ہیں چنانچہ میں ان کی صلاحیتوں کو سلام پیش کرتا ہوں۔

جناب ارشد محمود بگو : جناب وزیر قانون صاحب میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے میری تعریف کی ہے۔ ہم نئے لوگ ہیں۔ آپ لوگوں کو دیکھ کر ہم یہ سب کچھ سیکھ رہے ہیں۔ ہم اپنے بارے میں کبھی یہ دعویٰ نہیں کرتے کہ ہم competent ہیں۔ ہم تو سیکھ رہے ہیں اگر کوئی غلطی ہو جاتی ہے تو اس کو بھی ہم تسلیم کر لیتے ہیں۔ جہاں تک ڈاکٹر وسیم صاحب کا تعلق ہے تو ہماری میٹنگ ہو رہی ہے جس میں وہ مصروف ہیں لیکن میں وزیر قانون صاحب کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم جو سات ممبران رہ گئے ہیں ان میں سے انشاء اللہ کوئی آدمی بھی اب اُدھر نہیں جائے گا۔ (قہقہے)

MR SPEAKER: The motion moved and the question is:-

> "That the University of Education Lahore, (Amendment) Bill 2003, as recommended by Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."
>
> (The motion was carried.)

MR SPEAKER : Now, we take up the Bill Clause by Clause.

CLAUSE - 2

MR SPEAKER : Now, Clause 2 of the Bill is under consideration Since there is no amendment in it, the question is-

"That Clause 2 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

Cluase 2 do stand part of the Bill.

CLAUSE - 3

MR SPEAKER : Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is-

"That Clause 3 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

Clause 3 do stand part of the Bill.

CLAUSE - 4

MR SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration Since there is no amendment in it, the question is-

"That Clause 4 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

Clause 4 do stand part of the Bill.

CLAUSE - 5

MR SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is-

"That Clause 5 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

Clause 5 do stand part of the Bill

CLAUSE - 1

MR SPEAKER : Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is-

"That Clause 1 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

Clause 1 do stand part of the Bill

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration Since there is no amendment in it, the question is-

"That the Preamble of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

Preamble do stand part of the Bill.

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is-

"That the Long Title of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

Long title do stand part of the Bill.

Third reading starts Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move'

> "That the University of Education Lahore. (Amendment) Bill 2003, be passed"

MR SPEAKER : The motion moved is

> "That the University of Education Lahore, (Amendment) Bill 2003, be passed"

The motion moved and the question is -

> "That the University of Education Lahore, (Amendment) Bill 2003, be passed"

(The motion was carried)

The Bill was passed.

مسودہ قانون (ترمیم) دی گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد مصدرہ 2003

MR SPEAKER: Now, we take up the Government College University, Faisalabad (Amendment) Bill 2003 Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move

> "That the Government College University, Faisalabad (Amendment) Bill 2003, as recommended by Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is -

"That the Government College University, Faisalabad (Amendment) Bill 2003, as recommended by Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

RANA SANA ULLAH KHAN: Sir, I oppose it.

MR SPEAKER: There are two amendments in this motion The first amendment is from Mr Arshad Mehmood Buggu and Dr. Syed Waseem Akhtar.

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! میں نے اس سے پہلے oppose کیا تھا تو لاء منسٹر صاحب نے یہ اعتراض کیا تھا اور انھوں نے Rule 109 کا حوالہ دیا تھا اب میں نے اس motion کو Rule 98 کے تحت oppose کیا ہے اور اس میں اس بات کی کوئی restriction نہیں ہے۔ the principles of the Bill and its general provisions may be discussed....

جناب سپیکر، آپ Rule 98 کا حوالہ دے رہے ہیں؟

رانا ثناء اللہ خان، جی۔

جناب سپیکر، جی پڑھیں۔

RANA SANAULLAH KHAN: Sir,

(1) On the day on which any of the motions referred to in rule 96 is made, or on any subsequent day to which discussion thereof is postponed, the principles of the Bill and its general provisions may be discussed, but the details of the Bill shall not be discussed further than is necessary to explain its principles

جناب سپیکر، رانا صاحب! وہ بل کی third stage تھی۔ اب آپ اسے oppose کر سکتے ہیں لیکن اس

وقت آپ نے اسے third stage پر oppose کیا تھا۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب والا! اس وقت میں نے third stage پر oppose کیا تھا لیکن اب تو کر سکتا ہوں؟

جناب سپیکر، جی اب آپ کر سکتے ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان، میں وہی کرنا چاہتا ہوں۔ آج انھوں نے جتنے بھی بل take up کئے ہیں اس میں گورنمنٹ کالج فیصل آباد کا ہے۔ اس سے پہلے لاہور کے دو کالج تھے۔ ایک ایجوکیشن یونیورسٹی کا تھا تو اس میں یہی same amendment ہے۔

> In the performance of his functions under the Act, the Chancellor shall act and be bound in the same manner as the Governor of a Province acts and is bound under Article 105 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan

جناب والا! لاء منسٹر صاحب متوجہ نہیں ہیں۔

جناب سپیکر، وہ سن رہے ہیں۔ آپ بات کریں۔

رانا ثناء اللہ خان، وہ سیکرٹری صاحب سے مشورہ کر رہے ہیں۔ ذرا وہ guidance لے لیں۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب والا! میں نے پہلے بات کی تھی۔ لاء منسٹر صاحب نے بھی سنی اور ایجوکیشن منسٹر صاحب نے بھی سنی لیکن انھوں نے on technical grounds میری بات کا جواب اس لئے نہیں دیا کہ اس stage پر oppose کرنا نہیں بنتا تھا۔ اب میں نے relevant اور under the rule اسے oppose کیا ہے اور میرا point وہی ہے کہ اگر چانسلر Governor of the Province نہیں ہے تو Then he is a authority under the Chief Executive of the Province اگر وہ چانسلر ہے لیکن صوبے کا گورنر نہیں ہے تو پھر وہ ایک ایسی اتھارٹی جو کہ Chief Executive of the Province کے under

کام کر رہی ہے۔ پھر اسے یہ کہنا کہ تم آئین کے آرٹیکل فلاں کے تحت bound ہو' یہ بنتا ہی نہیں ہے۔ یہ bad legislation بنتی ہے اور یہ کوئی مناسب طریقہ کار نہیں بنتا۔ اگر وہ چانسلر بھی ہے اور گورنر بھی ہے تو پھر گورنر سے متعلق آئین کے آرٹیکل 105 میں without any ambiguity درج ہے کہ،

He shall act on the advice of the Cabinet or the Chief Minister

تو پھر کیا اس ترمیم کے ذریعے گورنر صاحب کو یہ کوئی یاد دہانی کروائی جا رہی ہے کہ جناب! آپ نے اپنے function آئین کے آرٹیکل فلاں کے تحت exercise کرنے ہیں۔ لاء منسٹر صاحب سے ایک تو میرا یہ سوال تھا کہ وہ یہ فرمائیں کہ اس ترمیم کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی؟ categorically وہ اس چیز کی وضاحت فرمائیں کہ اگر تو چانسلر گورنر پنجاب کے علاوہ ایک علیحدہ اتھارٹی ہے

Then he is a authority under the authority of the Chief Executive of the Province

پھر اسے آئین کے تحت act کرنے یا کردار ادا کرنے والی بات ہے ہی نہیں' وہ ویسے ہی under the authority of the Chief Executive ہے اور اگر وہ گورنر ہے تو پھر اس سے متعلق آئین میں یہ بات درج ہے اور جو چیز آئین میں درج ہو اس کو صوبائی اسمبلی further legislate نہیں کر سکتی۔

جناب والا! دوسری بات میں نے پرو چانسلر کے بارے میں عرض کی تھی۔ پرو چانسلر کا عہدہ اس لئے رکھا گیا ہے کہ وائس چانسلر کے پاس وسیع اختیارات ہوتے ہیں اور کچھ upper level کے اختیارات چانسلر خود exercise کرتا ہے اور اس بات کو مد نظر رکھ کر کہ اس کی اپنی مصروفیات ہیں' پرو وائس چانسلر کا عہدہ create کیا جاتا ہے کہ اس سے بھی کوئی کام لیا جائے لیکن اس سے پہلے ہمیشہ یہی ہوا ہے کہ نہ تو اسے کوئی کام assign کیا جاتا ہے اور نہ ہی delegate کیا جاتا ہے۔ وہ صرف لیٹر بکس کا ہی کام کرتا ہے اس لئے اگر صوبائی اسمبلی سے یہ ترمیم کروانی ہے تو کم از کم پھر اس پر کوئی definite قسم کی legislation کروائیں۔ ایک area وائس چانسلر کا ہے اور ایک area چانسلر کا ہے تو کوئی domain پرو وائس چانسلر کا بھی ہونا چاہئے کہ اس حد تک کام پرو وائس چانسلر کرے گا۔ میں نے پہلے بھی یہ عرض کیا تھا کہ وزیر تعلیم کے پاس پہلے ہی کچھ نہیں ہے' اگر آپ اس کو پرو چانسلر بنانے ہی لگے ہیں تو چلو اور نہیں تو خیرات میں ہی سہی' کچھ نہ کچھ تو انہیں بھی دے دیں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ وزیر قانون!

MINISTER FOR EDUCATION: Sir, I would like to answer, if you allow me.

جناب سپیکر، جی' وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم، شکریہ۔ جناب سپیکر! میں جناب بگو صاحب اور خاص طور پر رانا صاحب کی information کے لئے بتانا چاہوں گا کہ ہم یہاں پر کوئی نئی سائنس یا کوئی ایسی ترامیم لے کر نہیں آ رہے کہ ہم کسی کی powers کو چیلنج کریں۔ نہ ہی ہم عوام کو دھوکا دینے والے ہیں اور نہ ہی ہم کوئی چیز ان سے چھپا رہے ہیں۔ بات صرف اتنی ہے کہ ہم نے جو یہاں پر پانچ یونیورسٹیوں کے لئے ترامیم lay کیں جن میں سے کچھ آج take up ہو رہی ہیں۔ ہم پنجاب یونیورسٹی کے role model کو follow کر رہے ہیں۔ پنجاب یونیورسٹی جو کہ بڑے عرصے سے قائم و دائم ہے اس میں یہ تینوں provisions شامل ہیں۔ ہم جو تینوں provisions لے کر آ رہے ہیں ان میں یہ ہے کہ وزیر پرو چانسلر ہو گا اور ایم۔پی۔ایز سنڈیکیٹ کے ممبران ہوں گے

and the Governor is bound to act upon the advice of the Chief Minister, Punjab

انھوں نے جو آئین کے آرٹیکل 105 کا ذکر کیا ہے۔ ان کی بات بالکل درست ہے کہ صوبائی اسمبلی آئین کی کسی شق کو نہیں چھیڑ سکتی۔ 'that is superior' ہم اس کو تبدیل نہیں کر سکتے۔ ہم نے آئین کے آرٹیکل 105 کا ذکر اس لئے کیا تھا کہ آرٹیکل 105 جو powers گورنر کو دیتا ہے اس کا وہی کردار رہے گا۔ ہم کسی power کو تبدیل نہیں کر رہے۔ اسی 105 کے تحت پنجاب یونیورسٹی میں گورنر کی powers ہیں لیکن جب یہ نئے پانچ چارٹرز دیئے گئے تھے' ابھی previous حکومت نے دیئے' یہ تینوں چیزیں اس میں شامل نہیں تھیں۔ جب بھی یونیورسٹی کا کوئی چارٹر بنایا جاتا ہے یا اسمبلی پاس کرتی ہے تو وہ چارٹر lay down ہوتا ہے۔ اس میں سارے قوانین' قواعد و ضوابط' (Rule of Procedures) اور اتھارٹیز کا ذکر ہوتا ہے۔ ان تین اتھارٹیز کا اس procedure میں ذکر نہیں تھا جس کو ہم ترمیم کے ذریعے لے آئے اور ہم اس کو درست کر رہے ہیں۔ ہم مطابقت لے کر آ رہے ہیں۔ ہم relevance لے کر آ رہے ہیں۔ جس طرح پنجاب یونیورسٹی اس کے بعد یونیورسٹی آف انجینئرنگ' اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور' بہاؤالدین ذکریا یونیورسٹی' ہم ان کے role model کو follow کر رہے ہیں۔ ہم اس میں کوئی بات نہیں چھپا رہے اور نہ

ہی اس میں کوئی نئی چیز لے کر آ رہے ہیں بلکہ جو چیزیں روایتی انداز میں چلی آ رہی ہیں ہم ان کو درست کر رہے ہیں۔ صوبائی اسمبلی کا یہ prerogative تھا لہذا اس بل کو یہاں پر لانا انتہائی ضروری تھا۔ آرٹیکل 105 اپنی جگہ قائم و دائم ہے۔ چانسلر صاحب کا جو بھی کردار ہے That is already laid down ان کی powers کو نہ تو کوئی چھیڑ رہا ہے اور ہم نہ ہی اسے چھیڑنا چاہتے ہیں۔ ہم تو آئین کے آرٹیکل 105 کی لائن پر کام کرنا چاہتے ہیں۔ شکریہ

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر!

جناب سپیکر، جی رانا صاحب!

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! انھوں نے ایک نئی بات کی ہے کہ ہم پنجاب یونیورسٹی کے معاملے کو role model کے طور پر لے رہے ہیں۔ میں انھیں چیلنج کرتا ہوں کہ انھوں نے پنجاب یونیورسٹی کی جن ترامیم کا یا role model کا ذکر کیا ہے اس میں یہ نہیں ہے۔ یہ اپنی طرف سے کہہ رہے ہیں کہ آئین کے آرٹیکل 105 کا ذکر ہے۔ اس میں ذکر نہیں ہے۔ گورنر سے متعلقہ تمام ایکٹس، آرڈیننس اور بجٹ سے متعلق تمام دستاویزات پر گورنر کا ذکر ہوتا ہے لیکن پنجاب یونیورسٹی میں کسی جگہ گورنر کا ذکر ہو کہ فلاں جگہ گورنر کا ذکر آ گیا ہے اور وہ آئین کے آرٹیکل 105 کے تحت اپنے function ادا کرے۔ وہ تو آئین میں ایک چیز دی جا چکی ہے۔ اس کو further نہ تو legislate کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی اسے further اس طرح clarify کیا جا سکتا ہے۔ Constitution کی clarification یا interpretation سپریم کورٹ کر سکتی ہے یا پارلیمنٹ خود کر سکتی ہے۔ یہ صوبائی اسمبلی کا function نہیں ہے۔ جو وزیر تعلیم نے کہا وہاں ایسے نہیں ہے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! انھوں نے آئین کا آرٹیکل 105 refer کیا ہے

> Subject to the Constitution, in the performance of his functions, the Governor shall act in accordance with the advice of the Cabinet or the Chief Minister.

یہ ہے جب بطور گورنر ہو گا لیکن ہم جو ترمیم لا رہے ہیں میں اسے بھی پڑھنا چاہوں گا

In performance of this functions under the Act, the Chancellor shall act and be bound in the same manner as the Governor of a Province acts and is bound under Article 105. ...

جناب سپیکر! اس میں گورنر صاحب کے حوالے سے یہ ابہام پیدا کیا جا رہا ہے کہ گورنر صاحب جہاں ہیں گورنر ہیں۔ اس سے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ جب گورنر صاحب بطور چانسلر کام کریں گے تو ہمیں اس کو define کرنا ضروری ہے کہ وہ اس وقت کس capacity میں کام کریں گے اور ان کے اختیارات کیا ہوں گے۔ بطور گورنر تو کسی چیز کی ضرورت ہی نہیں آئین کے آرٹیکل 105 میں طے شدہ ہے کہ ان کے اختیارات کیا ہوں گے لیکن جب گورنر صاحب اپنی گورنر کی capacity سے ہٹ کر، جب بطور چانسلر کام کریں گے تو پھر اس کو law میں define کرنا ضروری تھا اور اس لئے ہم یہ ترمیم لا رہے ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کیونکہ اگر مثال کے طور پر کوئی افسر دو capacities میں کام کرے گا تو اس کی ہر capacity کو define کرنا ضروری ہے اس لئے میری یہ استدعا ہے کہ یہ اعتراض درست نہ ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ رانا ثناء اللہ خان!

رانا ثناء اللہ خان: جناب والا! ایک تو اس بات کو یہ ابہام میں لے گئے ہیں۔ بات یہ ہے کہ میں نے اس سے پہلے بھی یہ عرض کیا تھا، انہوں نے کافی لمبا چوڑا مشورہ بھی کیا ہے لیکن بعد میں انہوں نے خیریت اسی میں سمجھی ہے کہ بس اس معاملے کو گول کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: ہاؤس کا قائم مزید 15 منٹ extend کیا جاتا ہے۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! اگر گورنر جو ہے اس کی حیثیت گورنر کے علاوہ چانسلر کی ہے پھر تو وہ

He is an officer under the authority of the Chief Executive.

لیکن گورنر جو ہے وہ

He is not an officer under the Authority of the Chief Executiveof the Province.

اگر یہ چانسلر کو اور گورنر کو دو علیحدہ حصوں میں بانٹتے ہیں تو پھر یہ مجھے بتائیں کہ چانسلر تو ویسے ہی

He is an officer under the authority of the Chief Executive of the Province.

اسے پھر یہ ہدایت کرنے کی ضرورت کیوں ہے؛ وہ تو پھر ایکٹ ہی نہیں کر سکتا۔ جو چانسلر ہے

He is an officer He is not the Governor. He has not to act under the Constitution.

اس کا جو بھی ایکٹ میں یا جس ایکٹ کے تحت، جس قانون کے تحت وہ آفیسر ہے وہ کام کرے گا تو اگر چانسلر جو ہے وہ گورنر کے علاوہ کوئی چیز ہے

Then he is an officer under the authority of the Chief Executive of the Province.

اس نے آئین کے تحت کام نہیں کرنا۔ اس نے اس ایکٹ کے تحت کام کرنا ہے، اس قانون کے تحت کام کرنا ہے جو قانون اس کی ڈیوٹی کرنے کے لئے بنا ہے اور اگر چانسلر اور گورنر دونوں ایک ہی چیز ہیں جیسا کہ ہے اور گورنر جو ہے

He is neither an officer under the Authority of the Chief Executive of the Province nor he is under the Chief Exceutive of the Province. He has to act on the advice of the Chief Executive or the Cabinet but he is not under the authority of the Chief Executive

کیونکہ آئینی طور پر He is above to that. اگر تو وہ ایک ہی ہے، جیسا کہ ہے تو پھر اس کو آئین کی یاد دہانی کروانے کی بجائے انہیں چاہئے کہ یہ باجماعت جائیں اور جا کر ان کی خدمت میں عرض کریں کہ آپ ذرا اس طرح سے کام کیا کریں، یہ طریقہ کار ہے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔

رانا ثناء اللہ خان، اسمبلی کو involve کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ وزیر قانون!

وزیر تعلیم، جناب والا! اس سلسلے میں گزارش کروں گا۔

جناب سپیکر، جی وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم: جناب والا! میں ان کی اطلاع کے لئے تھوڑا سا عرض کرنا چاہوں گا کہ گورنر کا جو role ہے That is laid down. کہ ان کا province کے ساتھ کیا تعلق ہے

Governor is the representative of the Federal Government.

وہ اجلاس طلب کرتے ہیں۔ آپ لوگ ان سے request کرتے ہیں تو وہ اجلاس کو prorogue کرتے ہیں۔ اس کے بعد ان کی دو تین اور بھی duties ہیں لیکن ... far as the Chancellor is concerned وہ ceremonial Chancellor of every university ہے۔ اب صوبہ سندھ میں ... ایک اپنا طریقہ کار ہے۔ صوبہ سرحد میں چانسلر کا اپنا role ہے، وہاں پر بورڈ جو ہیں، جس طرح ہمارے ... بورڈ ہیں، سرگودھا بورڈ ہیں، وہ گورنر کے ماتحت ہیں تو ہمارے صوبے میں پرانی روایت یا قانون قاعدہ جو چل رہا ہے according to the spirit of the charters جس کے تحت یونیورسٹیاں بنائی جاتی ہیں۔ پنجاب یونیورسٹی کو ہم لوگ ہمیشہ follow کرتے ہیں۔ آئندہ کوئی یونیورسٹی صوبہ پنجاب میں آپ create کریں گے۔ پنجاب یونیورسٹی کا جو چارٹر ہے آپ اس کو follow کریں گے۔ اس چارٹر میں یہ لکھا ہوا ہے جو تینوں ترامیم ہم لے کر آرہے ہیں۔ آرٹیکل 105 کا ذکر ہم نے اس لئے کیا تھا کہ محکمہ قانون نے ہمیں کہا کہ 105 کو آپ نہیں چھیڑ سکتے۔ ہم نے کہا چلو ہم نہیں چھیڑیں گے۔ یہ تو ان کی powers کو safeguard کیا گیا ہے۔ ہم کوئی نئی powers نہ ان کو دینا چاہتے ہیں، نہ ان کی کوئی powers چھیننا چاہتے ہیں لہذا اس میں کوئی ambiguity نہیں ہے، کوئی ابہام نہیں ہے، یہ ایک درستی ہے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔

رانا ثناء اللہ خان ، جناب والا! یہ خود کہہ رہے ہیں کہ لاء ڈیپارٹمنٹ نے بھی ان سے کہا تھا۔ اب دیکھیں انہوں نے یہ کہا کہ گورنر تو فیڈریشن کا نمائندہ ہے۔ گورنر اجلاس بلاتا ہے اور prorogue کرتا ہے۔ میری جو اطلاع ہے، جو صوبے کی entire authority ہے وہ exercise کی جاتی ہے in the name of the Governor وزیر موصوف تعلیم کے وزیر ہیں، یہ صوبے کو کیا educate کریں گے؟ ان کو تو یہی نہیں پتا کہ entire authority جو ہے وہ in the name of Governor excercise کی جاتی ہے اور جو گورنر ہے وہ under Artical 105 of the Constitution bound ہے۔

to act on the advice of the Chief Minister.

وزیر تعلیم ، یہی تو ہم کہہ رہے ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان ، نہیں، آپ یہ نہیں کہہ رہے۔

وزیر تعلیم ، یہی تو ہم کہہ رہے ہیں That is what we are saying

رانا ثناء اللہ خان ، آپ تو کہہ رہے ہیں کہ وہ اجلاس بلاتے ہیں اور prorogue کرتے ہیں۔

وزیر تعلیم ، جناب سپیکر! تمام یونیورسٹیوں کے جو پیسے ہیں وہ گورنمنٹ آف پنجاب دیتی ہے۔ اس کے بجٹ کو صوبائی اسمبلی پنجاب پاس کرتی ہے۔ ٹرانسفر اور پوسٹنگ چیف ایگزیکٹو کرتے ہیں۔

This is what we want to bring in this charter

یہی چیز تو ہے جو بتانا چاہتے ہیں

The Governor has to act upon the advice of the Chief Executive and the Chief Executive is the Chief Minister of the Punjab.

رانا ثناء اللہ خان ، نہیں۔

جناب سپیکر ، رانا صاحب! آپ میری گزارش بھی سن لیں۔

رانا ثناء اللہ خان ، جناب والا! اب وزیر قانون اس کا جواب دے نہیں رہے اور ان کو ابہام میں ڈال دیا ہے۔ بات یہ ہے کہ یہ سیدھی بات کریں کہ چانسلر جو ہے

Is he an officer under the authority of the Chief Executive of the Province or Chancellor is the Governor?

یہ اس بات کا جواب دے دیں۔

جناب سپیکر، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور ، جناب والا! پنجاب یونیورسٹی کے چارٹر کے مطابق گورنر صاحب چانسلر ہیں اور اس کے مطابق میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ جب وہ dual capacity میں کام کریں گے' جب وہ گورنر کے طور پر کام کرتے ہیں تو آرٹیکل 105 کے تحت کام کرتے ہیں۔ اگر بطور چانسلر وہ کام کریں گے تو ہم نے یہ اس لئے ڈالا تھا کہ وہ اسی حیثیت میں 105 کے تحت کام کریں گے جس کا تعین کیا گیا ہے۔ سادہ سی بات ہے۔ اب رانا صاحب اگر اس کو complicate کرتے ہیں تو مجھے سمجھ نہیں آتی۔ ہم نے لفظ چانسلر کے لئے کہا ہے۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! اس پر کافی بات ہو گئی ہے۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی فرمائیں!

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب والا! جیسا کہ وزیر قانون نے کہا ہے کہ یہ simple معاملہ ہے' یہ بالکل simple معاملہ نہیں ہے۔ یہ خالصتاً قانونی اور آئینی معاملہ ہے اسی لئے میں نے شروع میں کہا تھا کہ اس معاملے پر اعلیٰ عدالتوں کی judgements موجود ہیں۔ مجھے نہیں پتا تھا کہ یہ معاملہ آج زیر بحث آنے کا تو میں judgements لے کر آتا۔ میرے اندازے کے مطابق یہ بات تھی کہ یونیورسٹی ایکٹ کے تحت چانسلر کوئی بھی ہو سکتا ہے۔ وہ یونیورسٹیاں جو فیڈرل گورنمنٹ قائم کرتی ہے وہاں فیڈرل گورنمنٹ چانسلر مقرر کرتی ہے۔ صوبوں میں صوبائی حکومتیں چانسلر مقرر کرتی ہیں اس لئے ضروری نہیں کہ چانسلر گورنر ہی ہو۔ عام طور پر practice یہ ہے کہ ex officio گورنر جو ہوتا ہے وہ چانسلر ہوتا ہے۔ کل اگر کسی یونیورسٹی میں کوئی گورنمنٹ آ کر کہتی ہے کہ یہ چانسلر گورنر کے علاوہ ہو گا۔ کیا اس پر یہ آرٹیکل 105 لاگو ہو گا؟ اس لئے میری گزارش یہ تھی یہ آئینی معاملہ ہے۔ کل کو عدالتوں میں بھی معاملات جائیں

گے اور اس سلسلے میں پہلے ہی judgements موجود ہیں۔ جب گورنر یا صدر پاکستان بطور چانسلر یونیورسٹی کو run کرتے ہیں تو سنڈیکیٹ کی appellate authority بطور صدر یا گورنر ہوتی ہے تو وہاں آئین کے آرٹیکل 48 اور 105 کے تحت نہیں آئیں گی اس لئے وہ گورنر، صدر، پرائم منسٹر یا چیف منسٹر کا bound نہیں ہے۔ اگر اس ترمیم کے بعد، گورنر کے پاس، چانسلر کے پاس، کچھ بھی نہیں رہے گا۔ ہر معاملے میں اور جو appellate معاملات ہوں گے اور دوسرے معاملات میں He will be bound to act on the advice of the Chief Minister. اس لئے میں نے کہا تھا کہ بجائے اس کو کرنے کے آپ جہاں گورنر اور چانسلر کی جگہ یہ لکھ دیں گے کہ وزیراعلیٰ اس کا چانسلر ہوگا اس لئے رانا صاحب کی بات کو میں endorse کرتا ہوں اور یہ دو جمع دو چار والی بات بالکل نہیں ہے۔ یہ زیادہ complicated بات ہے، آئینی بات ہے اور اس پر کل کا ٹائم لے لیں، اپنے experts سے آپ بھی بات کر لیں ہم بھی دیکھ لیں گے۔

وزیر تعلیم ، جناب والا! راجہ صاحب نے بالکل irrelevant بات کی ہے۔ انہوں نے کوئی justification نہیں دی اور یہ رانا صاحب تو confusion create کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر، کوئی بات نہیں، بات کرنے دیں۔

وزیر تعلیم ، جناب والا! یہ بڑی سیدھی سی بات ہے۔ انہوں نے جو ہمیں چیلنج دیا ہے میں ان کے چیلنج کو قبول کرتا ہوں۔ آپ کل ہی میرے ساتھ بیٹھ جائیں۔ انہوں نے کچھ اور بھی ہمارے متعلق باتیں کیں، میں ان کے یہ تمام چیلنج قبول کرتا ہوں۔ یہ سمجھتے ہیں کہ شاید یہ اٹھ کر چلے جائیں گے۔ اگر آپ گیلری کے ساتھ play کرنا چاہتے ہیں تو That is fine. لیکن یہاں پر قانون قاعدے کی بات ہو رہی ہے۔ ہم strictly قانون اور قاعدے کو follow کر رہے ہیں۔ ہم نے پنجاب یونیورسٹی اور باقی یونیورسٹیوں کو بھی follow کیا ہے اور وہاں ان کے چارٹر میں جو پرانی چیزیں لکھی ہیں ہم اسی کو follow کر رہے ہیں۔ ہم کسی کی powers کو ختم نہیں کر رہے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی، رانا صاحب!

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! ایجوکیشن منسٹر مجھ پر الزام لگا رہے ہیں کہ میں انہیں confuse کر رہا ہوں۔ [**********]

جناب سپیکر، یہ الفاظ میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنے لگا تھا کہ لا منسٹر صاحب نے یہ بات کی تھی کہ وہ بطور چانسلر وہاں پر کام کر سکتے ہیں۔ پھر وہاں سے کام کر کے وہاں پر آ جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ایک آدمی دو جگہ پر یا تین جگہ پر کام کر سکتا ہے۔ میرا version یہ ہے کہ ایک آدمی under one authority تو ایک، دو، تین یا چار جگہ پر کام کر سکتا ہے لیکن کوئی بھی آفیسر ایسے کام نہیں کر سکتا کہ وہ ایک جگہ پر under the Chief Executive of the Province کام کرے اور پھر دوسری جگہ پر over the Chief Executive of the Province کام کرے۔ Governor as Chancellor/an officer, under the authority of the Chief Executive of the Province کام کرے اور پھر اس کے بعد as Governor وہ over the Chief Executive of the Province کام کرے، یہ نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے اس amendment سے یہ confusion create کی ہے، انہیں چاہئے تھا کہ یہ ایسا نہ کرتے کہ ایک آدمی اس طرح سے دو عہدوں پر کام نہیں کر سکتا۔

وزیر تعلیم، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! رانا صاحب نے کہا کہ کئی جگہوں پر گورنر صاحب He acts as a superior on the Chief Executive اور پھر اس بل کے تحت He goes to be inferior. گورنر کون سے معاملے میں چیف ایگزیکٹو کے اوپر کام کرتے ہیں؟ میں چاہوں گا کہ یہ کسی ایسے ایریے کی نشاندہی کر دیں۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! گورنر ایک Constitutional office ہے اور اس ترتیب میں That is ahead of the Chief Executive of the Province اب ایجوکیشن منسٹر کا یہ حال ہے کہ انہیں یہ بھی نہیں پتا۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی لاء منسٹر!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ رانا صاحب سے میری استدعا یہ ہو گی کہ ذرا غور سے اسے پڑھ لیں اور پھر اس پر کوئی بات کریں۔ میں نے پہلے بھی پڑھا تھا اور پھر دوبارہ پڑھنا چاہتا ہوں کہ:

> In the performance of his function under the Act, the Chancellor shall act and be bound in the same manner as the Governor of a Province acts and is bound under Article 105

اس میں ہم چانسلر کو پابند کر رہے ہیں کہ اگر گورنر صاحب بطور چانسلر کام کریں گے تو اس وقت ان کی وہی powers ہوں گی جو ان کی بطور گورنر کے ہیں۔ simple بات ہے کہ ہم گورنر صاحب کے اختیارات کے حوالے سے نہیں بلکہ ہم چانسلر کے حوالے سے amendment لے کر آئے ہیں۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ ان کے وہی اختیارات ہیں جو کہ آئین کی دفعہ 105 کے تحت ان کو تفویض کئے جا چکے ہیں۔ میں عرض یہ کرتا ہوں اور میں اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتا تھا۔ یہاں منسٹر ایجوکیشن نے بھی کہا ہے کہ Playing with the gallery. اصل بات یہ ہو رہی ہے کہ صرف confusion یہ پیدا کیا جا رہا ہے کہ شاید کہیں گورنر کے اختیارات کو کم کیا جا رہا ہے یا کہیں زیادہ کیا جا رہا ہے' یہ تاثر قطعی طور پر غلط ہے۔ ہم گورنر صاحب کے اختیارات من و عن وہی تسلیم کرتے ہیں جو آئین کے آرٹیکل 105 کے تحت ہیں اور اس بات کو صرف ایک political motive کے تحت highlight کیا جا رہا ہے اس لئے میں اس کو categorically کہتا ہوں کہ آرٹیکل 105 کے تحت گورنر صاحب کے جو اختیارات ہیں ان میں کوئی کمی بیشی نہیں کی جا رہی بلکہ اگر وہ چانسلر کے طور پر کام کریں گے تو اس کو بھی mention کیا جا رہا ہے کہ وہاں بھی ان کے اختیارات وہی ہوں گے جو آرٹیکل 105 کے تحت ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! ایک تو میں لاء منسٹر کی یہ تصحیح کر دوں' انہوں نے تین مرتبہ یہ فرمایا ہے کہ آرٹیکل 105 کے تحت ہم گورنر صاحب کے اختیارات کو کم نہیں کر رہے۔ میں ان کی خدمت میں یہ عرض کروں کہ گورنر صاحب کے اختیارات آرٹیکل 105 کے تحت ہیں ہی نہیں۔ آپ آرٹیکل 105 پڑھیں' اس میں تو صرف یہ ہے کہ اس نے on the advice of Chief Minister or Cabinet acts کرنا ہے۔ یہ

اختیارات والی بات نہیں ہے۔ ان کا اختیار وہاں وہاں پر ہے جہاں جہاں پر discretion لکھی ہوئی ہے۔ اس کو amend کرنا تو بہت دور کی بات ہے۔ اسے تو آپ دیکھ بھی نہیں سکتے۔ آپ مجھے یہ بتائیں کہ یہ جو فرما رہے ہیں کہ یہ بڑی simple بات ہے' بڑی simple بات ہے۔ یہ کل کسی اور act میں جو provincial subject ہے اس میں یہ ترمیم کر سکتے ہیں کہ

> In the performance of his function under the Act, the Chief Secretary, the Secretary Excise, the Secretary Education shall act and be bound in the same manner as the Governor of a Province.

یعنی یہ کون سی amendment کر رہے ہیں۔ ان acts میں آئین کے اس آرٹیکل کا حوالہ دیا ہی نہیں جا سکتا۔ یہ یہاں پر بنتا ہی نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ لاء ڈیپارٹمنٹ نے انہیں mis-lead کیا ہے یا پھر اگر انہوں نے انہیں صحیح بات بتائی ہے تو انہوں نے کہا ہے کہ چلو ایسے گول مول کر کے آگے لے جاؤ' کون سا کسی نے pin point کرنا ہے۔ یہ bad legislation ہے۔ آئین کے ایک آرٹیکل کے اوپر واضح distinguished legislation ہے۔ وہ Provincial Assembly نہیں کر سکتی۔

جناب سپیکر، ہاؤس کا ٹائم مزید 15 منٹ کے لئے extend کیا جاتا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ، جناب سپیکر! میں عرض یہ کرتا ہوں کہ اب اسے take up کیا جائے کیونکہ اگر رانا صاحب ان سارے معاملات میں اتنے ہی sincere تھے تو amendments لے آتے۔ اس وقت تو انہوں نے کیا نہیں ہے۔ میں یہ بات کہنا نہیں چاہتا تھا کہ دو اڑھائی سو ممبر Treasury Benches کے ہیں' ایک سو سے کچھ زیادہ اپوزیشن کے ممبر ہیں' تب ہم 371 بنتے ہیں اور آپ نے اپوزیشن کی طرف سے کسی ایک بل پر amendment دیکھی ہے؟ میں نے پہلے بھی کہا کہ ارشد بگو صاحب اکیلے amendments دے رہے ہیں۔ اپوزیشن اپنا کردار تو یہ ادا کر رہی ہے اس لئے میری آپ سے استدعا ہو گی کہ اسے take up کیا جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! اب انہوں نے یہ طعنہ دیا ہے کہ اپوزیشن نے کتنی amendments پیش کی ہیں؟ ٹھیک ہے ہمارے اتنے معزز ممبران بیٹھے ہیں' ان میں سے کسی کو آپ اس بل سے متعلق پوچھ لیں' اگر کوئی درست جواب دے دے تو پھر میں لاء منسٹر صاحب کی بات کو درست تسلیم کر لوں گا۔

(قطع کلامیاں)

بات یہ ہے کہ اگر اپوزیشن سے دو آدمی interest لیں' دس لیں یا پندرہ لیں تو اس میں طعنے والی کوئی بات نہیں ہے۔ اب اگر میں یہ کہوں کہ انہوں نے جی ایم سکندر صاحب کو لا کر بٹھا دیا ہے اور زبردستی کورم پورا کئے ہوئے ہیں اور "ہاں"، "ناں" کروائے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ رانا صاحب! لاء منسٹر صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ آرٹیکل 105 کے تحت جو اختیارات گورنر کے ہیں ان میں ہم کوئی کمی بیشی نہیں کر رہے۔ آپ کا question یہ ہے کہ Constitution میں 105 کے تحت جو اختیارات گورنر صاحب کو دیئے گئے ہیں' دوبارہ ادھر بل لانے کی کیا ضرورت تھی؟ وہ کہتے ہیں کہ اگر دوبارہ بل آ بھی گیا ہے تو اس میں ان کے اختیارات میں کوئی کمی بیشی نہیں ہو رہی تو میرا خیال ہے کہ اس پر کافی بحث ہو چکی ہے۔ ارشد محمود بگو صاحب نے اس تحریک پر مزید بات نہیں کی لہٰذا اب میں question put کرتا ہوں۔

The motion moved and the question is

> "That the Government College University, Faisalabad (Amendment) Bill 2003, as recommended by Standing Committee on Education be taken into consideration at once."

(The motion was carried)

CLAUSE - 2

MR SPEAKER: Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is

"That Clause 2 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

Clause 2 do stand part of the Bill.

CLAUSE - 3

MR SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

Clause 3 do stand part of the Bill

CLAUSE - 4

MR SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

Clause 4 do stand part of the Bill

CLAUSE - 5

MR SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is

"That Clause 5 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

Clause 5 do stand part of the Bill.

CLAUSE - 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

Clause 1 do stand part of the Bill.

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

Preamble do stand part of the Bill.

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

Long Title do stand part of the Bill

Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move:

"That Government College University, Faisalabad (Amendment) Bill 2003, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That Government College University, Faisalabad (Amendment) Bill 2003, be passed."

(Nobody opposed.)

The motion moved and the question is

"That Government College University, Faisalabad (Amendment) Bill 2003, be passed."

(The motion was carried.)

The Bill was passed.

اب اجلاس کل بروز جمعرات مورخہ 8 جنوری صبح 10 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

	Issue No.	Page No.
-Project of making Gujranwala-Sialkot road double track *(Question No. 551*)*	4	335
-Reconstruction of Faisalabad-Sheikhupura road *(Question No. 1982*)*	4	364
-Repair and extension of Adyala road Rawalpindi from Jail to Chontra *(Question No. 1243*)*	4	357
-Sub-standard construction of double track road from Chichawatni to Burewala *(Question No. 1863*)*	4	361
DISCUSSION ON-		
-Resolution regarding construction of new road from G.T. road to Saggyan bridge	5	629
ZAHID PERVAIZ, CH		
QUESTION regarding-		
-Government steps for prevention of pollution and problems of environmental pollution in Gujranwala *(Question No. 3273*)*	1	54
ZAIB-UN-NISA QURESHI, MISS		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of funds for construction and repair of roads in Multan from 1999 to June 2003 *(Question No. 2743*)*	4	379
-Detail of recovey of Agricultural Income Tax during 2000 to 2003 from Multan *(Question No. 2745*)*	2	168
-Godowns of wheat in the Province, their capacity and other related information *(Question No. 2806*)*	6	713
-Particulars of land purchased for Jinnah Abadis in Multan and its current position *(Question No. 2744*)*	2	168
-Target of purchase of wheat in District Multan and detail of quota of flour mills *(Question No. 2805*)*	6	710

	Issue No.	Page No.
-Construction of over head-bridge over railway line in Bahawalnagar city *(Question No. 3213*)*	4	383
-Construction of over head-bridge over Sheikhupura- -Gujranwala and Sheikhupura-Faisalabad Roads *(Question No. 1951*)*	4	363
-Construction of road from Basirpur to Chak Hafiz Lal Tehsil Depalpur *(Question No. 2466*)*	4	378
-Construction of road from Kaler Mahand to Attari Okara *(Question No. 2297*)*	4	369
-Corruption in Communication & Works Department and steps for its eradication *(Question No. 159*)*	4	323
-Detail and position of roads of P.P 4 Gujar Khan and Rawalpindi and steps of the Government *(Question No. 3398*)*	4	386
-Detail of Baildars recruited in Okara *(Question No. 3404*)*	4	386
-Detail of construction of double track road from Hujra Shah Muqeem to Mandi Ahmedabad *(Question No.192)*	4	390
-Detail of construction of Ravi Bridge G.T road and problem of toll tax *(Question No 2346*)*	4	373
-Detail of construction of roads and building in Layyah during current financial year *(Question No 2064*)*	4	365
-Detail of cost of Ravi Bridge G.T road and income from its toll tax *(Question No 2347*)*	4	374
-Detail of development works in Tehsils Gujar Khan, Murree and Kotli Satyan Rawalpindi *(Question No. 1805*)*	4	360
-Detail of extension project of Sheikhupura-Sargodha road *(Question No. 2879*)*	4	381
-Detail of funds and development projects for Murree announced by Chief Minister *(Question No 161)*	4	388
-Detail of funds for construction and repair of roads during 1999 to 2003 in Sheikhupura *(Question No 1023*)*	4	355
-Detail of funds for construction and repair of roads in Multan from 1999 to June 2003 *(Question No 2743*)*	4	379
-Detail of inquiry report ragarding defective construction of roads of Narowal *(Question No. 2343*)*	4	371
-Detail of staff deputed for maintenance of roads in District Layyah *(Question No. 2066*)*	4	366
-Development funds, projects of P.P 112 Gujrat and other details *(Question No. 3328*)*	4	385
-Information regarding tenders and cost of under construction under-pass at Shahra-e-Quaid-e-Azam *(Question No. 170)*	4	389
-Metalling of roads of P P 84 Toba Tek Singh and detail of funds *(Question No. 2436*)*	4	376
-Number of total and vacant posts of Chief Engineer in the Province *(Question No. 195)*	4	392
-Position of funds and construction of additional residential block for M.P.As (Question No 165)	4	389
-Problem of completion of metalled road of Chak No 26 Jeam Bay Faisalabad *(Question No. 3285*)*	4	384
-Problem of immediate construction of bridge over river Ravi at site of Saidwala district Sheikhupura *(Question No 2910*)*	4	382
-Problem of maroon paint on outer walls of Wahdat Colony Quarters *(Question No. 2337*)*	4	370
-Problem of payment to the land owners affected by Raiwind-Sundar road Lahore *(Question No. 2288*)*	4	367
-Problems of Rajowal to Head Gulsher link road and Qila Sadda Sing B.S. link bridge *(Question No 193)*	4	391
-Projects of Communication and Works Department in P P 84 Toba Tek Singh and detail of cost *(Question No. 2481*)*	4	378

	Issue No.	Page No.
TASNEEM RASHEED, DR		
QUESTION regarding-		
-Problem of land of unused railway line in Jaranwala/Faisalabad *(Question No. 2504*)*	2	163
TOURISM DEPARTMENT		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of centers under administration of Tourism Department, available facilities and policy *(Question No. 1368*)*	1	49
-Detail of development projects and entertainment centres under administration of Tourism Department *(Question No. 932*)*	1	29
-Detail of establishment of Hotel/Motel of T.D.C.P in Wahga Lahore *(Question No. 2624*)*	1	52
-Detail of hotels and motels of Tourism Department in Districts Bahawalpur, Bahawalnagar and Rahim Yar Khan *(Question No. 1683*)*	1	51
-Detail of income of Patnata Chair-lift Murree *(Question No. 1120*)*	1	42
-Detail of projects for Pakistani tourists *(Question No 1043*)*	1	46
-Details of Transport Wing of Tourism Department *(Question No. 933)*	1	31
-Problems of cleanliness and illegal activities in Jallo Park *(Question No. 563*)*	1	24
-Steps taken by Tourism Department in District Okara and aims and purposes thereof *(Question No 1191*)*	1	48

W

WASEEM AKHTAR, DR SYED		
ADJOURNMENT MOTION regarding-		
-Rape with a passenger girl in Police Post Bhabrra	3	309
-Unavailability of water in river Satluj at site of Bahawalpur	3	315

Z

ZAHEER UD DIN KHAN, CHAUDHRY *(Minister for Communication & Works)*		
ADJOURNMENT MOTIONS (Answers) regarding-		
-Consideration over standard of stage dramas	3	307
-Construction of bridge over Banao Nala at site of Pind Dadan Khan Jehlum and widening of road from Jehlum to Darafur	4	412
-Delay in payment to land owners of the land acquired for widening Raiwind-Sundar road	4	382
-Use of sub-standard material in construction of road from Satluj bridge to Fareed gate in P.P. 272	5	593
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-		
-According to record measurement of Faisalabad road from Ayoob Cross to Chiniot turn *(Question No. 2883*)*	4	382
-Completion of Ammi Mangrrotha Fasla Phagla road D.G. Khan *(Question No. 925*)*	4	352
-Completion of Zain Barthi road D.G.Khan *(Question No. 924*)*	4	341
-Construction and double track of road from Hujra Shah Muqeem to Mandi Ahmedabad and Rasoolpur *(Question No 1617*)*	4	359
-Construction and repair of Jaranwala road *(Question No. 1024*)*	4	356
-Construction and repair of Sheikhupura-Lahore road *(Question No. 1956*)*	4	363
-Construction of Chak Bhai Raokay Okara road *(Question No. 1559*)*	4	358
-Construction of over head- bridge over Faisalabad- Sheikhupura Road *(Question No. 197)*	4	392

	Issue No.	Page No.
SHORT NOTICE QUESTIONS regarding-		
-Pollution in drinking water of Lahore and steps taken by Government in this regard	1	16
-Problems of doctors in Government Nawaz Sharif Hospital Yaki Gate Lahore and Government steps in this regard *(Short Notice Question No 9)*	2	110
SUMMONING-		
-Notification regarding summoning of 13th session held on 29th December, 2003	1	1
SUSPENSION-		
-Change of name of ARID Agricultural University Rawalpindi	5	647
-Of rules 32 and 115 under rule 234 of Rules of Procedure Provincial Assembly of the Punjab 1997	5	646

T

TAHIR ALI JAVED, DR *(Minister for Health)*		
ADJOURNMENT MOTIONS (Answers) regarding-		
-Allocation of funds for Victoria Hospital Bahawalpur	5	589
-Excessive indulgence in bribery by Mr Fida Hussain, Head Clerk of Health Department Bahawalpur	5	595
-Theft of sirens installed in teaching hospitals and emergency units	4	408
SHORT NOTICE QUESTION (Answer) regarding-		
-Problems of doctors in Government Nawaz Sharif Hospital Yaki Gate Lahore and Government steps in this regard *(Short Notice Question No. 9)*	2	111
TAJAMMAL HUSSAIN, RANA		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of centers for purchasing wheat established in Lahore *(Question No. 2151*)*	6	703
-Particulars of Patwari posted in Mauza Mian Maqbool Tehsil Ferozewala and detail of his service record *(Question No 2401*)*	2	159
TALLAT YAQOOB, MISS		
QUESTION regarding-		
-Purchase of buses out of Benevolent Fund for facility of Government Servants *(Question No. 2368*)*	5	555
TANVEER AHMAD, SHEIKH		
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-		
-Construction of bridge over Banao Nala at site of Pind Dadan Khan Jehlum and widening of road from Jehlum to Darafur	4	411
-Delay in payment to land owners of the land acquired for widening Raiwind-Sundar road	4	413
-Non-availability of space for graveyard in Jehlum city	4	409
QUESTIONS regarding-		
-Detail of godowns for storage of wheat, purchase centers and staff *(Question No. 2286*)*	6	705
-Detail of police stations and employees of Anti-Corruption Department Rawalpindi region *(Question No. 3744*)*	5	580
-Detail of recruitments in Anti-Corruption Department Rawalpindi region *(Question No. 3733*)*	5	578
-Position of purchase of wheat in District Jehlum *(Question No. 2289*)*	6	707
-Problem of payment to the land owners affected by Raiwind-Sundar road Lahore *(Question No. 2288*)*	4	366
TANVIR ASHRAF KAIRA, MR		
QUESTION regarding-		
-Development funds, projects of P P 112 Gujrat and other details *(Question No 3328*)*	4	384

	Issue No.	Page No.
-Improper discrimination in marriage grant paid out of Benevolent Fund *(Question No. 1536*)*	5	535
-Information and details of quarters of Wahdat Colony Lahore *(Question No. 1788*)*	5	546
-Issuance of monthly aid out of Benevolent Fund to widow of Haji Mehmood, Junior Clerk Jhang *(Question No. 1471*)*	5	524
-Names, designations and other related details of employees of Ombudsman's Office (Question *No. 3017*)*	5	561
-Nominations of public representatives in district recruitment committees *(Question No. 3186*)*	5	564
-Payment of marriage grant to non-gazetted and gazetted Government Servants with same ratio *(Question No. 1513*)*	5	528
-Placement of "Declaration of Assets" of Government Officers at website *(Question No. 152)*	5	584
-Problem of discrimination in educational scholarship out of Benevolent Fund *(Question No. 1101*)*	5	517
-Promotion and posting of officers in grade 20 *(Question No 1429*)*	5	552
-Purchase of buses out of Benevolent Fund for facility of Government Servants *(Question No. 2368*)*	5	555
-Purchase of new vehicles for Ministers and Secretaries *(Question No. 548*)*	5	504
-Quota for disabled persons in Government Service and assessment of disability *(Question No 1989*)*	5	548
-Reasons for appointing retired army officers in Government institutions *(Question No. 2708*)*	5	558
-Reforms in rules of group insurance of Government Servants *(Question No 2899*)*	5	559
-Relaxation in conditions for educational scholarship out of Benevolent Fund *(Question No 1103*)*	5	522
-Residential facility for Government Servants after retirement *(Question No. 552*)*	5	508
SESSION-		
-Notification regarding summoning of 13th session held on 29th December, 2003	1	1
SHAHEENA ASAD, MRS		
QUESTION regarding-		
-Detail of projects for Pakistani tourists *(Question No. 1043*)*	1	46
SHAKEEL-UR-REHMAN, LALA, ADVOCATE		
CALL ATTENTION NOTICE regarding –		
-On the way and at house of doctor dacoity in Gujranwala and action of Government	4	393
POINT OF ORDER regarding-		
-Question of quorum _____	3	234
QUESTIONS regarding-		
-Detail of cases registered in Anti-Corruption Department Gujranwala during 2003 *(Question No. 3718*)*	5	574
-Detail of employees of Anti-Corruption Department posted in Gujranwala region *(Question No. 3728*)*	5	576
-Government steps for prevention of pollution and problems of environmental pollution in Gujranwala *(Question No. 3273*)*	1	54
-Placement of "Declaration of Assets" of Government Officers at website *(Question No. 152)*	5	584
QUORUM-		
-Question of_____	1	105
SHAZIA CHAND, MRS		
RESOLUTION regarding-		
-Increase in number of persons getting "Guzara Allowance" from Zakat and Ushr Department	2	226

	Issue No.	Page No.
-Detail of appointment, criterion, procedure and emoluments of Lumberdars of Revenue Department *(Question No. 2646*)*	2	164
-Detail of arrears of water tax and land revenue in the Province and steps taken by Government in this regard *(Question No. 2647*)*	2	165
-Detail of sugrar cess of Pattoki sugar mill and its use *(Question No. 1355*)*	6	697
-Development steps taken by Population Welfare Department in District Kasur and detail of staff *(Question No. 2373*)*	7	826
-Names, designations and other related details of employees of Ombudsman's Office (Question *No 3017*)*	5	561
SERVICES AND GENERAL ADMINISTRATION DEPARTMENT QUESTIONS regarding-		
-Application by Government Servants of District Okara for dowry fund out of Benevolent Fund (Question *No. 1587*)*	5	537
-Construction of flats in Wahdat Colony Lahore from 1999 till now and other details *(Question No 1787*)*	5	542
-Construction of more residential colonies for Government Servants *(Question No. 71)*	5	581
-Detail of applications submitted for monthly aid out of Benevolent Fund in District Rawalpindi *(Question No 3361*)*	5	565
-Detail of cases registered in Anti-Corruption Department Faisalabad region during 2003 *(Question No. 3715*)*	5	566
-Detail of cases registered in Anti-Corruption Department Gujranwala during 2003 *(Question No 3718*)*	5	574
-Detail of cases registered in Anti-Corruption Department Lahore region during 2003 *(Question No 3717*)*	5	572
-Detail of cases registered in Anti-Corruption Department Rawalpindi region during 2003 *(Question No 3716*)*	5	569
-Detail of directors getting the orders of posting in Excise & Taxation Department *(Question No. 2332*)*	5	554
-Detail of employees of Anti-Corruption Department posted in Gujranwala region *(Question No. 3728*)*	5	576
-Detail of employees of Anti-Corruption Department posted in Lahore region *(Question No 3726*)*	5	575
-Detail of employees of Anti-Corruption Department posted in Rawalpindi region *(Question No. 3730*)*	5	577
-Detail of entitlement of vehicles for Chief Minister and expenditure thereupon *(Question No. 111)*	5	583
-Detail of farewell grant to gazetted Government Servants *(Question No. 1514*)*	5	530
-Detail of police stations and employees of Anti-Corruption Department Rawalpindi region *(Question No. 3744*)*	5	580
-Detail of purchase of new vehicles for new Cabinet and Secretaries *(Question No. 1646*)*	5	538
-Details of recruitments in Anti-Corruption Department after 1st January 2001 *(Question No 3108)*	5	563
-Detail of recruitments in Anti-Corruption Department Rawalpindi region *(Question No. 3733*)*	5	578
-Detail of service record of Judicial Magistrate, Sargodha *(Question No. 109)*	5	582
-Detail of vacant quarters in Wahdat Colony and Chauburgi and policy of allotment *(Question No. 2443*)*	5	556
-Detail of vehicles of transport wing of Services and General Administration Department and their use *(Question No. 2228*)*	5	553
-Establishment of Bench of High Court in District Sargodha *(Question No. 955*)*	5	513

	Issue No.	Page No.
-Problem of sewerage of Rehmanpura and attached localities *(Question No. 1955*)*	3	293
-Reasons for appointing retired army officers in Government institutions *(Question No. 2708*)*	5	558
-Reconstruction of Faisalabad-Sheikhupura road *(Question No 1982*)*	4	363
-Reforms in rules of group insurance of Government Servants *(Question No. 2899*)*	5	559
SAJJAD HAIDER GUJJAR, CHAUDHRY		
QUESTION regarding-		
-Detail of extension project of Sheikhupura-Sargodha road *(Question No. 2879*)*	4	380
SAMINA NAVEED, MISS		
CALL ATTENTION NOTICE regarding –		
-Public protest against murder during dacoity in Dongabonga, Bahawalnagar and detail of Government action over deaths due to police firing *(Call Attention Notice No. 86)*	1	65
QUESTIONS regarding-		
-Construction of over head-bridge over railway line in Bahawalnagar city *(Question No 3213*)*	4	383
-Improper discrimination in marriage grant paid out of Benevolent Fund *(Question No 1536*)*	5	535
-Nominations of public representatives in district recruitment committees *(Question No. 3186*)*	5	564
SAMI ULLAH KHAN, MR		
ADJOURNMENT MOTIONS ragarding-		
-Fear of loss of millions of rupees to hundreds of farmers due to blockage of water in Lahore branch	4	403
-Fear of spreading hepatitis due to breakage of water pipes from Muzang Choongi to petrol pump	5	587
-Theft of sirens installed in teaching hospitals and emergency units	4	408
QUESTIONS regarding-		
-Detail of construction of Ravi Bridge G T road and problem of toll tax *(Question No. 2346*)*	4	372
-Detail of cost of Ravi Bridge G.T road and income from its toll tax *(Question No. 2347*)*	4	374
-Detail of purchase of new vehicles for new Cabinet and Secretaries *(Question No 1646*)*	5	538
SANAULLAH KHAN, RANA		
ADJOURNMENT MOTION regarding-		
-Consideration over standard of stage dramas	3	307
DISCUSSION ON-		
-Resolution regarding arrangement of education and residence for children arrested with ladies in prisons	5	641
-The Government College University Faisalabad, (Amendment) Bill 2003 *(Considered in the House)*	6	790,795
-The Government College University Lahore, (Amendment) Bill 2003 *(Considered in the House)*	6	773
QUESTION regarding-		
-Problem of water detection bills of W A.S A Faisalabad *(Question No 2123*)*	3	302
QUORUM		
-Indication of _____	4	322
SARFRAZ AHMED KHAN, HAJI RANA		
QUESTIONS regarding-		
-Capacity of godowns of Food Department in Tehsils Pattoki and Chunian and detail of staff *(Question No. 1356*)*	6	698

	Issue No.	Page No.
-Detail of loss of life and property due to flood in September 2002 in Khushab and compensation thereof *(Question No 2722*)*	2	167
-Detail of recovery of Agricultural Income Tax in District Toba Tek Singh*(Question No. 2484*)*	2	163
-Detail of recruitments of Naib Tehsildars and Tehsildars during 1999 to 2002 *(Question No. 2789*)*	2	169
-Detail of Registry/Mutation Fee in 1996-97 in Hujra Shah Muqeem Tehsil Depalpur *(Question No. 42*)*	2	170
-Income of Agricultural Tax in District Sheikhupura *(Question No. 1018*)*	2	128
-Number of Patwaris posted in P.P. 8 Rawalpindi and other detail in this regard *(Question No. 2682*)*	2	166
-Particulars of Patwari posted in Mauza Mian Maqbool Tehsil Ferozewala and detail of his service record *(Question No 2401*)*	2	159
-Patwar Khanas of P.P. 145 and posting of Patwaris *(Question No. 131*)*	2	144
-Patwaris posted in P P 145 *(Question No. 132*)*	2	144
-Problem of consolidation of land in Patwar Circles Poran and Garh Asad Ullah *(Question No 2465*)*	2	161
-Redress of loss occurred due to firing and mines at working boundary *(Question No. 2000*)*	2	149
-Relief for the farmers affected by flood in Jhang *(Question No 1966*)*	2	149
-Unjust possession over state land in Raza Abad, Faisalabad *(Question No. 1259*)*	2	137
RIAZ AHMAD, RAJA		
ADJOURNMENT MOTION regarding-		
-Loss of crop of sugarcane due to closure of Sugar Mills	2	194
POINT OF ORDER regarding-		
-Closure of Sugar Mills in the Punjab	1	59
QUESTION regarding-		
-Information regarding tenders and cost of under construction under-pass at Shahra-e-Quaid-e-Azam *(Question No 170)*	4	389

S

SAEED AKBAR KHAN, MR *(Minister for Prisons)*		
DISCUSSION ON-		
-Resolution regarding arrangement of education and residence for children arrested with ladies in prisons	5	642
PRIVILEGE MOTION (Answer) regarding-		
-Refusal to allow the Member of Assembly to visit Jail *(.. Contd.)*	2	181
SAGHIRA ISLAM, MS		
QUESTIONS regarding-		
-Construction and repair of Sheikhupura-Lahore road *(Question No. 1956*)*	4	363
-Construction of over head- bridge over Faisalabad- Sheikhupura Road *(Question No. 197)*	4	392
-Construction of over head-bridge over Sheikhupura- -Gujranwala and Sheikhupura-Faisalabad Roads *(Question No. 1951*)*	4	362
-Detail of godowns of wheat in Shakar Garh and position of stored wheat *(Question No. 2890*)*	6	714
-Detail of recruitments of Naib Tehsildars and Tehsildars during 1999 to 2002 *(Question No. 2789*)*	2	169
-Number of total and vacant posts of Chief Engineer in the Province *(Question No. 195)*	4	392
-Problem of drinking water in Rehmanpura and attached localities *(Question No. 1954*)*	3	292

	Issue No.	Page No.
REHANA JAMIL, BEGUM		
QUESTIONS regarding-		
-Chief Minister's Package for L.D.A/W.A.S.A *(Question No. 309*)*	3	245
-Cleanliness of drains in P.P. 145 *(Question No. 243*)*	3	240
-Detail of cases registered in Anti-Corruption Department Faisalabad region during 2003 *(Question No. 3715*)*	5	566
-Detail of construction of double track road from Hujra Shah Muqeem to Mandi Ahmedabad *(Question No.192)*	4	390
-Detail of employees of Anti-Corruption Department posted in Lahore region *(Question No. 3726*)*	5	575
-Export of wheat from the Punjab to N.W.F.P. *(Question No. 439*)*	6	678
-Patwar Khanas of P.P. 145 and posting of Patwaris *(Question No. 131*)*	2	144
-Patwaris posted in P.P. 145 *(Question No. 132*)*	2	144
-Problems of Rajowal to Head Gulsher link road and Qila Sadda Sing B.S. link bridge *(Question No.193)*	4	391
REPORTS regarding- ***(Submitted in the House)***		
-The Fatima Jinnah Women University Rawalpindi (Amendment) Bill, 2003 *(Bill No 41 of 2003)*	2	184
-The Government College University Faisalabad (Amendment) Bill, 2003 *(Bill No 38 of 2003)*	2	184
-The Government College University Lahore (Amendment) Bill, 2003 *(Bill No. 35 of 2003)*	2	184
-The Lahore College for Women University Lahore (Amendment) Bill, 2003 *(Bill No. 36 of 2003)*	2	184
-The University of Education, Lahore (Amendment) Bill, 2003 *(Bill No 37 of 2003)*	2	184
-The University of Engineering and Technology Texila (Amendment) Bill, 2003 *(Bill No 40 of 2003)*	2	184
-The University of Gujrat Bill, 2003 (Bill No. 34 *of 2003)*	2	184
-The University of Sargodha (Amendment) Bill, 2003 *(Bill No 39 of 2003)*	2	184
RESOLUTIONS (In Public Interest) regarding-		
-Arrangement of education and residence for children arrested with ladies in prisons	5	638
-Ban on using pictures of woman for purpose of advertising	5	632
-Condemnation of murder attack on President of Pakistan General Pervaiz Musharaf	1	74
-Construction of new road from G.T. road to Saggyan bridge	5	628
-Exemption to M.P.As to pay toll tax at roads of National Highways	2	213
-Increase in number of persons getting "Guzara Allowance" from Zakat and Ushr Department	2	226
-To give, the civil areas included in cantonment boards, under control of concerned Tehsil Municipal Administration	5	614
REVENUE, RELIEF & CONSOLIDATIONS DEPARTMENT		
QUESTIONS regarding-		
-Behaviour of staff of Registry Branch Depalpur *(Question No 2389*)*	2	157
-Correction of Gardawary in E.D.O.(R) and detail of proprietary rights *(Question No. 2050*)*	2	152
-Detail of appointment, criterion, procedure and emoluments of Lumberdars of Revenue Department *(Question No. 2646*)*	2	164
-Detail of arrears of water tax and land revenue in the Province and steps taken by Government in this regard *(Question No 2647*)*	2	165
-Detail of dismissed and reinstated Patwaris during last five years *(Question No. 1253*)*	2	132
-Detail of income by Registry Fee in Rawalpindi *(Question No. 1160*)*	2	131

	Issue No.	Page No.
-Detail of sewerage project of Tezab Mills Road Faisalabad *(Question No. 1439*)*	3	283
-Detail of sewerage schemes of Tehsil Tandlianwala *(Question No. 1476*)*	3	286
-Detail of staff for cleanliness in P.P. 129 *(Question No. 521*)*	3	264
-Development of Sabzazar Housing Scheme Phase-II *(Question No. 578*)*	3	276
-Establishment of housing colony for advocates in Pakpattan *(Question No. 2052*)*	3	300
-Establishment of low cost housing scheme with basic facilities in Toba Tek Singh *(Question No. 1858*)*	3	292
-Establishment of WASA in cities of the Punjab and development funds of WASA Gujranwala *(Question No. 1780*)*	3	291
-Expenditures over festivals held under supervision of Government and other details *(Question No 1633*)*	3	290
-Grid Station charges for allotees of Jublee Town *(Question No. 350*)*	3	274
-Illegal possession over lands of other societies by L.D.A Evenue-I Housing Scheme (Question No 133)	3	305
-Necessity of improvement in performance of F.D.A & W.A S A *(Question No 1980*)*	3	298
-Performance of institutions in new system of Local Government *(Question No 1481*)*	3	268
-Possession over place for market of Vasanpura Scheme No 2 Lahore *(Question No. 1461*)*	3	286
-Problem of basic facilities in Judicial Colony Lahore *(Question No 1973*)*	3	295
-Problem of drinking water in Rehmanpura and attached localities *(Question No. 1954*)*	3	293
-Problems of sewerage and cleanliness of Ghazi Abad *(Question No. 407*)*	3	275
-Problem of sewerage of Rehmanpura and attached localities *(Question No 1955*)*	3	294
-Problem of water detection bills of W.A.S.A Faisalabad *(Question No. 2123*)*	3	303
-Problem of water supply and sanitation in Faisalabad *(Question No 1978*)*	3	296
-Residential facilities for Members of the Punjab Assembly *(Question No. 97*)*	3	235
-Water and Sanitation Agency, L D A (and its Development Projects) *(Question No. 520*)*	3	256
SHORT NOTICE (Answer) regarding-		
-Pollution in drinking water of Lahore and steps taken by Government in this regard	1	16
RECITATION-		
-From the Holy Quran and its translation in the session held on 29th December, 2003	1	11
-From the Holy Quran and its translation in the session held on 31st December, 2003	2	109
-From the Holy Quran and its translation in the session held on 2nd January, 2004	3	233
-From the Holy Quran and its translation in the session held on 5th January, 2004	4	321
-From the Holy Quran and its translation in the session held on 6th January, 2004	5	501
-From the Holy Quran and its translation in the session held on 7th January, 2004	6	659

	Issue No.	Page No.
-Reforms in rules of group insurance of Government Servants *(Question No. 2899*)*	5	559
-Relaxation in conditions for educational scholarship out of Benevolent Fund *(Question No. 1103*)*	5	522
-Residential facility for Government Servants after retirement *(Question No. 552*)*	5	508
TOURISM DEPARTMENT		
-Detail of centers under administration of Tourism Department, available facilities and policy *(Question No. 1368*)*	1	49
-Detail of development projects and entertainment centres under administration of Tourism Department *(Question No. 932*)*	1	29
-Detail of establishment of Hotel/Motel of T.D.C.P in Wahga Lahore *(Question No. 2624*)*	1	52
-Detail of hotels and motels of Tourism Department in Districts Bahawalpur, Bahawainagar and Rahim Yar Khan *(Question No 1683*)*	1	51
-Detail of income of Patriata Chair-lift Murree *(Question No. 1120*)*	1	42
-Detail of projects for Pakistani tourists *(Question No 1043*)*	1	46
-Details of Transport Wing of Tourism Department *(Question No. 933)*	1	31
-Problems of cleanliness and illegal activities in Jallo Park *(Question No. 563*)*	1	24
-Steps taken by Tourism Department in District Okara and aims and purposes thereof *(Question No. 1191*)*	1	48
QUORUM-		
-Question of_____	1	105
-Indication of_____	4	322

R

RAZA ALI GILLANI, SYED *(Minister for Housing & Urban Development)*		
ADJOURNMENT MOTIONS (Answers) regarding-		
-Fear of spreading hepatitis due to breakage of water pipes from Muzang Choongi to pertrol pump	5	587
-Supply of unhygienic water to schools of Shalimar Town	6	730
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-		
-Chief Minister's Package for L.D.A/W.A.S.A *(Question No 309*)*	3	246
-Cleanliness of drains in P.P. 145 *(Question No. 243*)*	3	241
-Completion of Faisal Town, the project of F.D.A *(Question No 1442*)*	3	284
-Confirmation of employees of L D.A/ W.A.S.A *(Question No. 323*)*	3	250
-Detail of development works of P H A at crosses of Lahore city *(Question No. 1167*)*	3	278
-Detail of extension in water supply project in Sadiqabad city *(Question No. 1338*)*	3	282
-Detail of facilities available to Chairman and Officers of P.H A *(Question No. 1168*)*	3	279
-Detail of illegal possession over road of Block 'A' Sabzazar Scheme Lahore *(Question No. 2096*)*	3	302
-Detail of land reserved for graveyard in Township Lahore *(Question No. 637*)*	3	277
-Detail of master plans of cities and towns *(Question No. 2192*)*	3	303
-Detail of particulars and merit of Deputy Director deputed in L.D.A *(Question No. 2095*)*	3	301
-Detail of Plots of widow quota in Sabzazar Scheme Lahore *(Question No. 1987*)*	3	299
-Detail of restaurant to be built at canal bank Johar Town *(Question No. 1632*)*	3	288

	Issue No.	Page No.
-Detail of cases registered in Anti-Corruption Department Lahore region during 2003 *(Question No. 3717*)*	5	572
-Detail of cases registered in Anti-Corruption Department Rawalpindi region during 2003 *(Question No. 3716*)*	5	569
-Detail of directors getting the orders of posting in Excise & Taxation Department *(Question No. 2332*)*	5	554
-Detail of employees of Anti-Corruption Department posted in Gujranwala region *(Question No. 3728*)*	5	576
-Detail of employees of Anti-Corruption Department posted in Lahore region *(Question No. 3726*)*	5	575
-Detail of employees of Anti-Corruption Department posted in Rawalpindi region *(Question No 3730*)*	5	577
-Detail of entitlement of vehicles for Chief Minister and expenditure thereupon *(Question No. 111)*	5	583
-Detail of farewell grant to gazetted Government Servants *(Question No. 1514*)*	5	530
-Detail of police stations and employees of Anti-Corruption Department Rawalpindi region *(Question No. 3744*)*	5	580
-Detail of purchase of new vehicles for new Cabinet and Secretaries *(Question No. 1646*)*	5	538
-Details of recruitments in Anti-Corruption Department after 1st January 2001 *(Question No 3108)*	5	563
-Detail of recruitments in Anti-Corruption Department Rawalpindi region *(Question No 3733*)*	5	578
-Detail of service record of Judicial Magistrate, Sargodha *(Question No 109)*	5	582
-Detail of vacant quarters in Wahdat Colony and Chauburgi and policy of allotment *(Question No. 2443*)*	5	556
-Detail of vehicles of transport wing of Services and General Administration Department and their use *(Question No. 2228*)*	5	553
-Establishment of Bench of High Court in District Sargodha *(Question No 955*)*	5	513
-Improper discrimination in marriage grant paid out of Benevolent Fund *(Question No. 1536*)*	5	535
-Information and details of quarters of Wahdat Colony Lahore *(Question No. 1788*)*	5	546
-Issuance of monthly aid out of Benevolent Fund to widow of Haji Mehmood, Junior Clerk Jhang *(Question No. 1471*)*	5	524
-Names, designations and other related details of employees of Ombudsman's Office (Question *No. 3017*)*	5	561
-Nominations of public representatives in district recruitment committees *(Question No. 3186*)*	5	564
-Payment of marriage grant to non-gazetted and gazetted Government Servants with same ratio *(Question No. 1513*)*	5	528
-Placement of "Declaration of Assets" of Government Officers at website *(Question No. 152)*	5	584
-Problem of discrimination in educational scholarship out of Benevolent Fund *(Question No. 1101*)*	5	517
-Promotion and posting of officers in grade 20 *(Question No. 1429*)*	5	552
-Purchase of buses out of Benevolent Fund for facility of Government Servants *(Question No. 2368*)*	5	555
-Purchase of new vehicles for Ministers and Secretaries *(Question No. 548*)*	5	504
-Quota for disabled persons in Government Service and assessment of disability *(Question No. 1989*)*	5	548
-Reasons for appointing retired army officers in Government institutions *(Question No. 2708*)*	5	558

	Issue No.	Page No.
-Problem of water detection bills of W.A.S.A Faisalabad (*Question No 2123**)	3	302
-Problem of water supply and sanitation in Faisalabad (*Question No. 1978**)	3	296
-Residential facilities for Members of the Punjab Assembly (*Question No. 97**)	3	235
-Water and Sanitation Agency, L D.A (and its Development Projects) (*Question No. 520**)	3	255
REVENUE, RELIEF & CONSOLIDATIONS DEPARTMENT		
-Behaviour of staff of Registry Branch Depalpur (*Question No. 2389**)	2	157
-Correction of Gardawary in E.D.O.(R) and detail of proprietary rights (*Question No. 2050**)	2	152
-Detail of appointment, criterion, procedure and emoluments of Lumberdars of Revenue Department (*Question No. 2646**)	2	164
-Detail of arrears of water tax and land revenue in the Province and steps taken by Government in this regard (*Question No 2647**)	2	165
-Detail of dismissed and reinstated Patwaris during last five years (*Question No. 1253**)	2	132
-Detail of income by Registry Fee in Rawalpindi (*Question No. 1160**)	2	131
-Detail of loss of life and property due to flood in September 2002 in Khushab and compensation thereof (*Question No. 2722**)	2	167
-Detail of recovery of Agricultural Income Tax in District Toba Tek Singh(*Question No. 2484**)	2	163
-Detail of recruitments of Naib Tehsildars and Tehsildars during 1999 to 2002 (*Question No. 2789**)	2	169
-Detail of Registry/Mutation Fee in 1996-97 in Hujra Shah Muqeem Tehsil Depalpur (*Question No 42**)	2	170
-Income of Agricultural Tax in District Sheikhupura (*Question No. 1018**)	2	128
-Number of Patwaris posted in P P 8 Rawalpindi and other detail in this regard (*Question No. 2682**)	2	166
-Particulars of Patwari posted in Mauza Mian Maqbool Tehsil Ferozewala and detail of his service record (*Question No. 2401**)	2	159
-Patwar Khanas of P.P. 145 and posting of Patwaris (*Question No. 131**)	2	144
-Patwaris posted in P.P. 145 (*Question No. 132**)	2	144
-Problem of consolidation of land in Patwar Circles Poran and Garh Asad Ullah (*Question No. 2465**)	2	161
-Redress of loss occurred due to firing and mines at working boundary (*Question No. 2000**)	2	149
-Relief for the farmers affected by flood in Jhang (*Question No. 1966**)	2	149
-Unjust possession over state land in Raza Abad, Faisalabad (*Question No. 1259**)	2	137
SERVICES AND GENERAL ADMINISTRATION DEPARTMENT		
-Application by Government Servants of District Okara for dowry fund out of Benevolent Fund (Question *No. 1587**)	5	537
-Construction of flats in Wahdat Colony Lahore from 1999 till now and other details (*Question No. 1787**)	5	542
-Construction of more residential colonies for Government Servants (*Question No. 71*)	5	581
-Detail of applications submitted for monthly aid out of Benevolent Fund in District Rawalpindi (*Question No. 3361**)	5	565
-Detail of cases registered in Anti-Corruption Department Faisalabad region during 2003 (*Question No. 3715**)	5	566
-Detail of cases registered in Anti-Corruption Department Gujranwala during 2003 (*Question No 3718**)	5	574

	Issue No.	Page No.
HOUSING & URBAN DEVELOPMENT DEPARTMENT		
-Chief Minister's Package for L.D.A/W.A.S.A *(Question No. 309*)*	3	245
-Cleanliness of drains in P.P. 145 *(Question No. 243*)*	3	240
-Completion of Faisal Town, the project of F.D.A *(Question No. 1442*)*	3	284
-Confirmation of employees of L.D.A/ W.A.S.A *(Question No. 323*)*	3	250
-Detail of development works of P.H.A at crosses of Lahore city *(Question No. 1167*)*	3	278
-Detail of extension in water supply project in Sadiqabad city *(Question No. 1338*)*	3	281
-Detail of facilities available to Chairman and Officers of P.H.A *(Question No. 1168*)*	3	279
-Detail of illegal possession over road of Block 'A' Sabzazar Scheme Lahore *(Question No. 2096*)*	3	301
-Detail of land reserved for graveyard in Township Lahore *(Question No. 637*)*	3	276
-Detail of master plans of cities and towns *(Question No. 2192*)*	3	303
-Detail of particulars and merit of Deputy Director deputed in L.D A *(Question No. 2095*)*	3	300
-Detail of Plots of widow quota in Sabzazar Scheme Lahore *(Question No. 1987*)*	3	299
-Detail of restaurant to be built at canal bank Johar Town *(Question No. 1632*)*	3	287
-Detail of sewerage project of Tezab Mills Road Faisalabad *(Question No. 1439*)*	3	283
-Detail of sewerage schemes of Tehsil Tandlianwala *(Question No. 1476*)*	3	286
-Detail of staff for cleanliness in P.P 129 *(Question No. 521*)*	3	264
-Development of Sabzazar Housing Scheme Phase-II *(Question No. 578*)*	3	275
-Establishment of housing colony for advocates in Pakpattan *(Question No. 2052*)*	3	299
-Establishment of low cost housing scheme with basic facilities in Toba Tek Singh *(Question No. 1858*)*	3	292
-Establishment of WASA in cities of the Punjab and development funds of WASA Gujranwala *(Question No 1780*)*	3	291
-Expenditures over festivals held under supervision of Government and other details *(Question No. 1633*)*	3	289
-Grid Station charges for allotees of Jublee Town *(Question No. 350*)*	3	273
-Illegal possession over lands of other societies by L.D.A Evenue-I Housing Scheme *(Question No 133)*	3	304
-Necessity of improvement in performance of F D.A & W.A S A *(Question No. 1980*)*	3	297
-Performance of institutions in new system of Local Government *(Question No. 1481*)*	3	267
-Possession over place for market of Vasanpura Scheme No. 2 Lahore *(Question No. 1461*)*	3	285
-Problem of basic facilities in Judicial Colony Lahore *(Question No. 1973*)*	3	294
-Problem of drinking water in Rehmanpura and attached localities *(Question No. 1954*)*	3	292
-Problems of sewerage and cleanliness of Ghazi Abad *(Question No. 407*)*	3	274
-Problem of sewerage of Rehmanpura and attached localities *(Question No. 1955*)*	3	293

	Issue No.	Page No.
ENVIRONMENT PROTECTION DEPARTMENT		
-Government steps for prevention of pollution and problems of environmental pollution in Gujranwala *(Question No. 3275*)*	1	54
-Problem of environmental pollution in Sheikhupura and steps of Government in this regard *(Question No. 3390*)*	1	58
-Problem of outlet of polluted water from Packages Factory Lahore *(Question No. 3345*)*	1	55
-Ratio of air-pollution in Tehsil Taxila and steps taken by the Government in this regard *(Question No. 3360*)*	1	57
-Steps taken by Environment Protection Department in Okara and aims and purposes thereof *(Question No. 1198*)*	1	49
FOOD DEPARTMENT		
-Arrangements for preserving wheat *(Question No. 320*)*	6	672
-Arrangements for protection of wheat at purchase centers and detail of wheat wasted during last three years *(Question No. 158)*	6	719
-Attempts, aims and objects of Food Department in Okara *(Question No. 1190*)*	6	696
-Capacity of godowns of Food Department in Tehsils Pattoki and Chunian and detail of staff *(Question No. 1356*)*	6	698
-Detail of centers for purchasing wheat established in Lahore *(Question No. 2151*)*	6	703
-Detail of flour mills of the Province, their grinding capacity, quota and merit *(Question No. 1369*)*	6	700
-Detail of godowns for storage of wheat, purchase centers and staff *(Question No. 2286*)*	6	705
-Detail of godowns of Food Department in District Toba Tek Singh and their capacity *(Quest No. 2482*)*	6	709
-Detail of godowns of wheat in Shakar Garh and position of stored wheat *(Question No. 2890*)*	6	714
-Detail of purchase centers of wheat and betterment in its procedure *(Question No. 1948*)*	6	702
-Detail of purchase of bags in 2001-02 and 2003-04 *(Question No. 157)*	6	717
-Detail of purchase of sugar cane and payment of price by Tandlianwala sugar mill *(Question No. 604*)*	6	693
-Detail of sugar cess of Markaz Athara Hazari circle and its receipts and disbursements *(Question No. 1835*)*	6	701
-Detail of sugar cess of Pattoki sugar mill and its use *(Question No. 1355*)*	6	697
-Detail of vacant posts in Food Department Punjab *(Question No. 159)*	6	720
-Export of wheat from the Punjab to N.W.F.P. *(Question No. 439*)*	6	678
-Export of wheat from the Punjab within and out of country *(Question No. 319*)*	6	664
-Funds for purchase of wheat for the year 2002-03 and detail of quota and centers *(Question No. 2261*)*	6	704
-Godowns of wheat in the Province, their capacity and other related information *(Question No. 2806*)*	6	713
-Income from sugar cess in Sheikhupura *(Question No. 1040*)*	6	694
-Position of purchase of wheat in District Jehlum *(Question No. 2289*)*	6	707
-Problems created by self-chosen steps of food controller Gujranwala and Government action against it *(Question No. 48)*	6	716
-Problems of farmers relating to Abdullah Sugar Mill Okara *(Question No. 1171*)*	6	694
-Sugar mills of the Punjab, purchase of sugar cane and payment of price *(Question No. 501*)*	6	684
-Target of purchase of wheat in District Multan and detail of quota of flour mills *(Question No. 2805*)*	6	710

	Issue No.	Page No.
-Corruption in Communication & Works Department and steps for its eradication *(Question No. 159*)*	4	323
-Detail and position of roads of P.P 4 Gujar Khan and Rawalpindi and steps of the Government *(Question No. 3398*)*	4	385
-Detail of Baildars recruited in Okara *(Question No. 3404*)*	4	386
-Detail of construction of double track road from Hujra Shah Muqeem to Mandi Ahmedabad *(Question No.192)*	4	390
-Detail of construction of Ravi Bridge G.T. road and problem of toll tax *(Question No. 2346*)*	4	386
-Detail of construction of roads and building in Layyah during current financial year *(Question No. 2064*)*	4	364
-Detail of cost of Ravi Bridge G.T. road and income from its toll tax *(Question No. 2347*)*	4	374
-Detail of development works in Tehsils Gujar Khan, Murree and Kotli Satyan Rawalpindi *(Question No. 1805*)*	4	360
-Detail of extension project of Sheikhupura-Sargodha road *(Question No. 2879*)*	4	380
-Detail of funds and development projects for Murree announced by Chief Minister *(Question No 161)*	4	387
-Detail of funds for construction and repair of roads during 1999 to 2003 in Sheikhupura *(Question No. 1023*)*	4	355
-Detail of funds for construction and repair of roads in Multan from 1999 to June 2003 *(Question No. 2743*)*	4	379
-Detail of inquiry report ragarding defective construction of roads of Narowal *(Question No. 2343*)*	4	371
-Detail of staff deputed for maintenance of roads in District Layyah *(Question No. 2066*)*	4	365
-Development funds, projects of P.P 112 Gujrat and other details *(Question No. 3328*)*	4	384
-Information regarding tenders and cost of under construction under-pass at Shahra-e-Quaid-e-Azam *(Question No. 170)*	4	389
-Metalling of roads of P P 84 Toba Tek Singh and detail of funds *(Question No. 2436*)*	4	376
-Number of total and vacant posts of Chief Engineer in the Province *(Question No. 195)*	4	392
-Position of funds and construction of additional residential block for M.P.As *(Question No. 165)*	4	388
-Problem of completion of metalled road of Chak No. 26 Jeam Bay Faisalabad *(Question No. 3285*)*	4	384
-Problem of immediate construction of bridge over river Ravi at site of Saidwala district Sheikhupura *(Question No. 2910*)*	4	382
-Problem of maroon paint on outer walls of Wahdat Colony Quarters *(Question No. 2337*)*	4	369
-Problem of payment to the land owners affected by Raiwind-Sundar road Lahore *(Question No. 2288*)*	4	366
-Problems of Rajowal to Head Gulsher link road and Qila Sadda Sing B.S. link bridge *(Question No.193)*	4	391
-Projects of Communication and Works Department in P.P 84 Toba Tek Singh and detail of cost *(Question No. 2481*)*	4	378
-Project of making Gujranwala-Sialkot road double track *(Question No. 551*)*	4	334
-Reconstruction of Faisalabad-Sheikhupura road *(Question No. 1982*)*	4	363
-Repair and extension of Adyala road Rawalpindi from Jail to Chontra *(Question No. 1243*)*	4	357
-Sub-standard construction of double track road from Chichawatni to Burewala *(Question No. 1863*)*	4	361

	Issue No.	Page No.
Q		
QASIM ZIA, MR ***(Leader of the Opposition)***		
DISCUSSION ON-		
-Condemnation resolution regarding murder attack on President of Pakistan General Pervaiz Musharaf	1	75
QUESTIONS regarding-		
COLONIES DEPARTMENT		
-Building of Police Department at leased land *(Question No. 259*)*	2	123
-Detail and problems of area of graveyard in Roshanpur,. Tehsil Bhalwal Sargodha *(Question No. 2094*)*	2	154
-Detail of allotment of land in Cholistan in 1970-71, 1978-79 and 1983-84 *(Question No. 1686*)*	2	146
-Detail of consolidation of land in Tehsils Murree and Kotli Satyan Rawalpindi *(Question No. 2023*)*	2	151
-Detail of Jinnah Colonies established in Punjab in 1998 and later *(Question No. 1159*)*	2	129
-Detail of land alloted in the head of Royal Tenants in Cholistan *(Question No. 1684*)*	2	146
-Detail of purchase of land for Jinnah Abadis in Sheikhupura *(Question No. 1017*)*	2	127
-Detail of recovey of Agricultural Income Tax during 2000 to 2003 from Multan *(Question No. 2745*)*	2	168
-Facility of proprietary rights for the lands allotted in different heads *(Question No. 1739*)*	2	147
-Land of different Departments in Depalpur and detail of administrative structure of Revenue Department *(Question No. 1203*)*	2	145
-Particulars of land purchased for Jinnah Abadis in Multan and its current position *(Question No. 2744*)*	2	168
-Problem of land of unused railway line in Jaranwala/Faisalabad *(Question No. 2504*)*	2	163
-Problem of possession over graveyard of Chak No. 120 G-B Faisalabad with conspiracy of the Department *(Question No. 2230*)*	2	155
-Proprietary rights of lands in districts of the Province *(Question No. 2*)*	2	119
COMMUNICATION & WORKS DEPARTMENT		
-According to record measurement of Faisalabad road from Ayoob Cross to Chiniot turn *(Question No. 2883*)*	4	381
-Completion of Ammi Mangrrotha Fasla Phagla road D.G. Khan *(Question No. 925*)*	4	351
-Completion of Zam Barthi road D.G.Khan *(Question No. 924*)*	4	341
-Construction and double track of road from Hujra Shah Muqeem to Mandi Ahmedabad and Rasoolpur *(Question No. 1617*)*	4	358
-Construction and repair of Jaranwala road *(Question No 1024*)*	4	356
-Conatruction and repair of Sheikhupura-Lahore road *(Question No. 1956*)*	4	363
-Construction of Chak Bhai Raokay Okara road *(Question No. 1559*)*	4	357
-Construction of over head- bridge over Faisalabad- Sheikhupura Road *(Question No. 197)*	4	392
-Construction of over head-bridge over railway line in Bahawalnagar city *(Question No. 3213*)*	4	383
-Construction of over head-bridge over Sheikhupura- -Gujranwala and Sheikhupura-Faisalabad Roads *(Question No. 1951*)*	4	362
-Construction of road from Basirpur to Chak Hafiz Lal Tehsil Depalpur *(Question No. 2466*)*	4	377
-Construction of road from Kaler Mahand to Attari Okara *(Question No. 2297*)*	4	368

	Issue No.	Page No.
NAZIR AHMAD MITHU DOGAR, DR		
QUESTION regarding-		
-Sub-standard construction of double track road from Chichawatni to Burewala *(Question No. 1863*)*	4	361
NISHAT AFZA, MRS		
QUESTION regarding-		
-Establishment of low cost housing scheme with basic facilities in Toba Tek Singh *(Question No. 1858*)*	3	292
NOTIFICATION regarding-		
-Summoning of 13th session held on 29th December, 2003	1	1
O		
OFFICERS-		
-Of the House	1	10
P		
PANEL OF CHAIRMEN-		
-Announcement regarding_____ for the 13th session commenced from 29th December, 2003	1	13
PARLIAMENTARY SECRETARIES-		
-Of the Punjab	1	8
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR HOME		
See under Bushra Nawaz Gardezi, Syeda		
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR IRRIGATION AND POWER		
See under Ikhlaq Ahmed, Dewan		
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR PROVINCIALP REFESSIONAL MANAGEMENT AND DEVELOPMENT		
See under Javed Akram, Brig (Retd), Sitara-e-Imtaiz		
PARVEZ ELAHI, CH *(Chief Minister of the Punjab)*		
DISCUSSION On-		
-Condemnation resolution regarding murder attack on President of Pakistan General Pervaiz Musharaf	1	80
PERVAIZ RAFIQUE, MR		
CONDOLENCE -		
-On the murder of Mukhtar Barkat the priest of church of England	5	503
POINTS OF ORDER regarding-		
-Avoiding from blaming the national leaders	6	660
-Closure of Sugar Mills in the Punjab	1	59
-Implementation upon resolution passed on exemption of property tax upon property less than five Marlas	2	213
-One month additional pay for employees of the Punjab Assembly	5	502
-Question of quorum _____	3,7	234,812
PRIVILEGE MOTIONS regarding-		
-Delay in nomination of members under the Punjab Supervision and Control of Children Home Act 1976	2	177
-Delay in presentation of report of the authority under the Punjab Development of Cities Act 1976	1	86
-Refusal to allow the Member of Assembly to visit Jail *(...Contd.)*	2	181
-Refusal to the Member of the Assembly to inspect the Prison	1	93
-Wrong answer to Adjournment Motion No. 571	1	98

	Issue No.	Page No.
DISCUSSION ON-		
-The Government College University Faisalabad. (Amendment) Bill. 2003 *(Considered in the House)*	6	799
-The Government College University Lahore, (Amendment) Bill, 2003 *(Considered in the House)*	6	766,775
-The New Murree Development Authority Bill. 2003 *(Considered in the House)*	6	743,751,759
QUESTIONS regarding-		
-Detail of consolidation of land in Tehsils Murree and Kotli Satyan Rawalpindi *(Question No. 2023*)*	2	151
-Detail of development works in Tehsils Gujar Khan, Murree and Kotli Satyan Rawalpindi *(Question No. 1805*)*	4	360
-Detail of funds and development projects for Murree announced by Chief Minister *(Question No. 161)*	4	387
-Detail of income of Patriata Chair-lift Murree *(Question No 1120*)*	1	42
MUHAMMAD SHAUKAT, CHAUDHRY		
QUESTION regarding-		
-Possession over place for market of Vasanpura Scheme No 2 Lahore *(Question No 1461*)*	3	285
SHORT NOTICE QUESTION regarding-		
-Pollution in drinking water of Lahore and steps taken by Government in this regard	1	16
MUHAMMAD WAQAS, MR		
CONSIDERATION ON-		
-The New Murree Development Authority Bill. 2003	4	480,486
DISCUSSION ON-		
-Resolution regarding ban on using pictures of woman for pupose of advertising	5	635
-Resolution regarding giving the civil areas included in cantonment boards, under control of concerned Tehsil Municipal Administration	5	622
-The New Murree Development Authority Bill 2003 *(Considered in the House)*	6	742
QUESTIONS regarding-		
-Detail of applications submitted for monthly aid out of Benevolent Fund in District Rawalpindi *(Question No 3361*)*	5	565
-Number of Patwaris posted in P.P 8 Rawalpindi and other detail in this regard *(Question No. 2682*)*	2	166
-Ratio of air-pollution in Tehsil Taxila and steps taken by the Government in this regard *(Question No 3360*)*	1	57
MUSHTAQ AHMAD, ADVOCATE, MR		
RESOLUTION regarding-		
-Construction of new road from G.T road to Saggyan bridge	5	628
MUSHTAQ AHMED KIANI, GP CAPT (RETD) ***(Minister for Public Health Engineering)***		
QUESTION regarding		
-Wastage of millions of rupees due to closure of water supply schemes in P.P. 212 (Kaburwala)	3	315
MUZAFFAR ALI SHEIKH, DR		
QUESTION regarding-		
-Construction of Chak Bhai Raokay Okara road *(Question No 1559*)*	4	357

N

NAJMI SALIM, MS		
QUESTION regarding-		
-Problem of immediate construction of bridge over river Ravi at site of Saidwala district Sheikhupura *(Question No 2910*)*	4	382

	Issue No.	Page No.
MUHAMMAD IQBAL CHANNER, MALIK		
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-		
-Allocation of funds for Victoria Hospital Bahawalpur	5	589
-Arrest of the accused person Mr. Fateh Muhammad Patwari, involved in fraud of crores of rupees	6	728
-Deprivation of children from education in Bhandah Ghulam Hussain Basti Miani P.P. 272 Bahawalpur	5	594
-Excessive indulgence in bribery by Mr. Fida Hussain, Head Clerk of Health Department Bahawalpur	5	595
-Self-chosen receipt of registration fee by staff of motor registration branch	6	729
-Supply of unhygienic water to schools of Shalimar Town	6	730
-Use of sub-standard material in construction of road from Satluj bridge to Fareed gate in P.P. 272	5	592
QUESTIONS regarding-		
-Detail of allotment of land in Cholistan in 1970-71, 1978-79 and 1983-84 *(Question No. 1686*)*	2	146
-Detail of hotels and motels of Tourism Department in Districts Bahawalpur, Bahawalnagar and Rahim Yar Khan *(Question No. 1683*)*	1	51
-Detail of land alloted in the head of Royal Tenants in Cholistan *(Question No. 1684*)*	2	146
-Details of recruitments in Anti-Corruption Department after 1st January 2001 *(Question No. 3108)*	5	563
-Issuance of monthly aid out of Benevolent Fund to widow of Haji Mehmood, Junior Clerk Jhang *(Question No 1471*)*	5	524
MUHAMMAD JAVED IQBAL AWAN, MALIK		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of loss of life and property due to flood in September 2002 in Khushab and compensation thereof *(Question No. 2722*)*	2	167
-Establishment of Bench of High Court in District Sargodha *(Question No. 955*)*	5	513
MUHAMMAD . MAKHDOOM SYED		
ADJOURNMENT MOTION regarding-		
-Wastage of millions of rupees due to closure of water supply schemes in P.P 212 (Kabirwala)	3	314
MUHAMMAD NAWAZ MALIK, MR		
QUESTION regarding-		
-Unjust possession over state land in Raza Abad, Faisalabad *(Question No. 1259*)*	2	137
MUHAMMAD QASIM NOON, RANA ***(Minister for Agricultural Marketing)***		
POINT OF ORDER regarding-		
-Closure of Sugar Mills in the Punjab	1	61
MUHAMMAD RAFI-UD-DIN BUKHARI, SYED		
SUSPENSION-		
-Change of name of ARID Agricultural University Rawalpindi	5	647
-Of rules 32 and 115 under rule 234 of Rules of Procedure Provincial Assembly of the Punjab 1997	5	646
MUHAMMAD SHAFIQUE ANWAR, CHAUDHRY		
QUESTION regarding-		
-Detail of extension in water supply project in Sadiqabad city *(Question No. 1338*)*	3	281
MUHAMMAD SHAFIQUE CHAUDHRY, DR ***(Minister for Excise & Taxation)***		
PRIVILEGE MOTION (Answer) regarding-		
-Wrong answer to Adjournment Motion No 571	1	99
MUHAMMAD SHAFQAT KHAN ABBASI, RAJA, ADVOCATE		
CONSIDERATION ON-		
-The New Murree Development Authority Bill, 2003	4	423,439

	Issue No.	Page No.
-Detail of income of Patriata Chair-lift Murree *(Question No. 1120*)*	1	43
-Detail of projects for Pakistani tourists *(Question No. 1043*)*	1	47
-Details of Transport Wing of Tourism Department *(Question No. 933)*	1	32
-Problems of cleanliness and illegal activities in Jallo Park *Question No. 563*)*	1	25
-Steps taken by Tourism Department in District Okara and aims and purposes thereof *(Question No. 1191*)*	1	48
MUHAMMAD AYAZ, CHAUDHRY		
DISCUSSION ON-		
-Resolution regarding giving the civil areas included in cantonment boards, under control of concerned Tehsil Municipal Administration	5	625,626
QUESTIONS regarding-		
-Detail of cases registered in Anti-Corruption Department Rawalpindi region during 2003 *(Question No. 3716*)*	5	569
-Detail of employees of Anti-Corruption Department posted in Rawalpindi region *(Question No. 3730*)*	5	577
MUHAMMAD BASHARAT RAJA, MR (Minister for LG & RD, ADD. CHARGE, Law & Parliamentary Affairs)		
ADJOURNMENT MOTIONS (Answers) regarding-		
-Non-availability of space for graveyard in Jehlum city	4	410
-Public Relations Department____Victim of financial crisis	6	732
CALL ATTENTION NOTICES (Answers) regarding –		
-On the way and at house of doctor dacoity in Gujranwala and action of Government	4	393
-Public protest against murder during dacoity in Dongabonga, Bahawalnagar and detail of Government action over deaths due to police firing *(Call Attention Notice No 86)*	1	66
DISCUSSION ON-		
-Resolution regarding ban on using pictures of woman for purpose of advertising	5	632
-Resolution regarding giving the civil areas included in cantonment boards, under control of concerned Tehsil Municipal Administration	5	626
-The Government College University Faisalabad, (Amendment) Bill, 2003 *(Considered in the House)*	6	789
-The University of Education Lahore, (Amendment) Bill, 2003 *(Considered in the House)*	6	783
MOTIONS regarding-		
-Permission to use the Assembly Chambers for the proceedings of the vote of confidence for President of Pakistan	2	171
-Suspension of rules for presentation of condemnation resolution on murder attack on President of Pakistan General Pervaiz Musharaf	1	73
PRIVILEGE MOTION (Answer) regarding-		
-Delay in presentation of report of the authority under the Punjab Development of Cities Act 1976	1	87
RESOLUTION regarding-		
-Condemnation of murder attack on President of Pakistan General Pervaiz Musharaf	1	74
MUHAMMAD EJAZ, HAJI		
QUESTION regarding-		
-Construction of road from Kaler Mahand to Attari Okara *(Question No. 2297*)*	4	368
MUHAMMAD HASSAN, BRIG (RETD)		
QUESTION regarding-		
-Detail and position of roads of P.P 4 Gujar Khan and Rawalpindi and steps of the Government *(Question No. 3398*)*	4	385

	Issue No.	Page No.
MINISTER FOR REVENUE, RELIEF & CONSOLIDATIONS		
See under Gul Hameed Khan Rokhri, Mr		
MINISTER FOR SOCIAL WELFARE & WOMEN DEVELOPMENT		
See udner Aashifa Riaz Fatyana, Mrs		
MINISTER FOR TOURISM		
See under Muhammad Aslam Iqbal, Mian		
MOTIONS regarding-		
-Permission to use the Assembly Chambers for the proceedings of the vote of confidence for President of Pakistan	2	171
-Suspension of rules for presentation of condemnation resolution on murder attack on President of Pakistan General Pervaiz Musharaf	1	73
MUHAMMAD AJASAM SHARIFF, MR		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of development projects and entertainment centres under administration of Tourism Department *(Question No. 932*)*	1	29
-Detail of development works of P.H.A at crosses of Lahore city *(Question No 1167*)*	3	278
-Detail of facilities available to Chairman and Officers of P.H.A *(Question No 1168*)*	3	279
-Detail of farewell grant to gazetted Government Servants *(Question No. 1514*)*	5	530
-Payment of marriage grant to non-gazetted and gazetted Government Servants with same ratio *(Question No 1513*)*	5	528
Problem of maroon paint on outer walls of Wahdat Colony Quarters *(Question No. 2337*)*	4	369
-Details of Transport Wing of Tourism Department *(Question No. 933)*	1	31
MUHAMMAD ARSHAD, CHAUDHRY		
REPORTS regarding- *(Submitted in the House)*		
-The Fatima Jinnah Women University Rawalpindi (Amendment) Bill, 2003 *(Bill No 41 of 2003)*	2	184
-The Government College University Faisalabad (Amendment) Bill, 2003 *(Bill No 38 of 2003)*	2	184
-The Government College University Lahore (Amendment) Bill, 2003 *(Bill No. 35 of 2003)*	2	184
-The Lahore College for Women University Lahore (Amendment) Bill, 2003 *(Bill No 36 of 2003)*	2	184
-The University of Education, Lahore (Amendment) Bill, 2003 *(Bill No. 37 of 2003)*	2	184
-The University of Engineering and Technology Texila (Amendment) Bill, 2003 *(Bill No. 40 of 2003)*	2	184
-The University of Gujrat Bill, 2003 (Bill No. 34 *of 2003)*	2	184
-The University of Sargodha (Amendment) Bill, 2003 *(Bill No. 39 of 2003)*	2	184
MUHAMMAD ASHRAF KAMBOH, CH		
QUESTION regarding-		
-Establishment of WASA in cities of the Punjab and development funds of WASA Gujranwala *(Question No. 1780*)*	3	291
MUHAMMAD ASLAM IQBAL, MIAN ***(Minister for Tourism)***		
ANSWERS TO THE QUESTIONS ragerding-		
-Detail of centers under administration of Tourism Department, available facilities and policy *(Question No. 1368*)*	1	50
-Detail of development projects and entertainment centres under administration of Tourism Department *(Question No 932*)*	1	29
-Detail of establishment of Hotel/Motel of T.D.C.P in Wahga Lahore *(Question No. 2624*)*	1	53
-Detail of hotels and motels of Tourism Department in Districts Bahawalpur, Bahawalnagar and Rahim Yar Khan *(Question No 1683*)*	1	52

	Issue No.	Page No.
L		
MANAZIR HUSSAIN RANJHA, MR *(Minister for Colonies)*		
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-		
-Building of Police Department at leased land *(Question No. 259*)*	2	123
-Detail and problems of area of graveyard in Roshanpur, Tehsil Bhalwal Sargodha *(Question No. 2094*)*	2	154
-Detail of allotment of land in Cholistan in 1970-71, 1978-79 and 1983-84 *(Question No. 1686*)*	2	147
-Detail of consolidation of land in Tehsils Murree and Kotli Satyan Rawalpindi *(Question No. 2023*)*	2	151
-Detail of Jinnah Colonies established in Punjab in 1998 and later *(Question No. 1159*)*	2	129
-Detail of land alloted in the head of Royal Tenants in Cholistan *(Question No. 1684*)*	2	146
-Detail of purchase of land for Jinnah Abadis in Sheikhupura *(Question No. 1017*)*	2	128
-Detail of recovey of Agricultural Income Tax during 2000 to 2003 from Multan *(Question No 2745*)*	2	168
-Facility of proprietary rights for the lands allotted in different heads *(Question No. 1739*)*	2	148
-Land of different Departments in Depalpur and detail of administrative structure of Revenue Department *(Question No. 1203*)*	2	145
-Particulars of land purchased for Jinnah Abadis in Multan and its current position *(Question No 2744*)*	2	168
-Problem of land of unused railway line in Jaranwala/Faisalabad *(Question No 2504*)*	2	164
-Problem of possession over graveyard of Chak No. 120-G-B Faisalabad with conspiracy of the Department *(Question No. 2230*)*	2	156
-Proprietary rights of lands in districts of the Province *(Question No 2*)*	2	120

MINISTER FOR AGRICULTURAL MARKETING
See under Muhammad Qasim Noon, Rana

MINISTER FOR COLONIES
See under Manazir Hussain Ranjha, Mr

MINISTER FOR COMMUNICATION AND WORKS
See under Zaheer ud Din Khan, Chaudhry

MINISTER FOR EDUCATION
See under Imran Masood, Mian

MINISTER FOR ENVIRONMENT PROTECTION
See under Ashfaq Ahmad, Makhdoom

MINISTER FOR EXCISE & TAXATION
See under Muhammad Shafique Chaudhry, Dr

MINISTER FOR FOOD
See under Hussain Jahania Gardezi, Mr

MINISTER FOR IRRIGATION & POWER
See under Aamir Sultan Cheema, Chaudhry

MINISTER FOR HEALTH
See under Tahir Ali Javed, Dr

MINISTER FOR HOUSING & URBAN DEVELOPMENT
See under Raza Ali Gillani, Syed

MINISTER FOR LG & RD, ADD CHARGE LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS
See under Muhammad Basharat Raja, Mr

MINISTER FOR PRISONS
See under Saeed Akbar Khan, Mr

MINISTER FOR PUBLIC HEALTH ENGINEERING
See under Mushtaq Ahmed Kiani, Gp Capt (Retd)

	Issue No.	Page No.
-Detail of master plans of cities and towns *(Question No. 2192*)*	3	303
-Development of Sabzazar Housing Scheme Phase-II *(Question No. 578*)*	3	275
-Repair and extension of Adyala road Rawalpindi from Jail to Chontra *(Question No. 1243*)*	4	357

J

JAHANZEB IMTIAZ GILL, MR		
PRIVILEGE MOTION regarding-		
-Refusal to the Member of the Assembly to inspect the Prison	1	93
QUESTION regarding-		
-Problem of completion of metalled road of Chak No. 26 Jeam Bay Faisalabad *(Question No. 3285*)*	4	384
JAVAID AHMED, CH		
QUESTIONS regarding-		
-Arrangements for protection of wheat at purchase centers and detail of wheat wasted during last three years *(Question No 158)*	6	719
-Correction of Gardawary in E.D.O.(R) and detail of proprietary rights *(Question No. 2050*)*	2	152
-Detail of purchase of bags in 2001-02 and 2003-04 *(Question No 157)*	6	717
-Detail of vacant posts in Food Department Punjab *(Question No 159)*	6	720
-Establishment of housing colony for advocates in Pakpattan *(Question No.2052*)*	3	299
JAVED AKRAM, BRIG (RETD) , SITARA-E-IMTAIZ ***(Parliamentary Secretary For Provincial Prefessional Management And Development)***		
DISCUSSION ON-		
-Resolution regarding giving the civil areas included in cantonment boards, under control of concerned Tehsil Municipal Administration	5	615

K

KHALIDA MANSOOR, MRS		
QUESTIONS regarding-		
-Necessity of improvement in performance of F.D.A & W.A.S.A. *(Question No 1980*)*	3	297
-Problem of water supply and sanitation in Faisalabad *(Question No. 1978*)*	3	296
KHALID MEHMOOD, MIAN		
QUESTION regarding-		
-Problem of environmental pollution in Sheikhupura and steps of Government in this regard *(Question No 3390*)*	1	58
KHALID MEHMOOD SARGANA, MEHR		
QUESTIONS regarding-		
-According to record measurement of Faisalabad road from Ayoob Cross to Chiniot turn *(Question No. 2883*)*	4	381
-Problem of discrimination in educational scholarship out of Benevolent Fund *(Question No. 1101*)*	5	517
-Relaxation in conditions for educational scholarship out of Benevolent Fund *(Question No. 1103*)*	5	522
KHALID MEHMOOD WATTOO, ADVOCATE, MALIK		
QUESTION regarding-		
-Detail of sewerage schemes of Tehsil Tandlianwala *(Question No. 1476*)*	3	286
KHIZAR ILYAS VIRK, CH		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of inquiry report ragarding defective construction of roads of Narowal *(Question No. 2343*)*	4	371
-Detail of purchase centers of wheat and betterment in its procedure *(Question No. 1948*)*	6	702

	Issue No.	Page No.
-Detail of dismissed and reinstated Patwaris during last five years *(Question No. 1253*)*	2	132
-Detail of entitlement of vehicles for Chief Minister and expenditure thereupon *(Question No. 111)*	5	583
-Detail of establishment of Hotel/Motel of T.D.C P in Wahga Lahore *(Question No. 2624*)*	1	52
-Export of wheat from the Punjab within and out of country *(Question No. 319*)*	6	664
-Facility of proprietary rights for the lands allotted in different heads *(Question No. 1739*)*	2	147
-Illegal possession over lands of other societies by L D.A Evenue-I Housing Scheme *(Question No. 133)*	3	304
-Position of funds and construction of additional residential block for M.P.As *(Question No. 165)*	4	388
-Problems created by self-chosen steps of food controller Gujranwala and Government action against it *(Question No 48)*	6	716
-Problems of cleanliness and illegal activities in Jallo Park *(Question No 563*)*	1	24
-Project of making Gujranwala-Sialkot road double track *(Question No. 551*)*	4	334
-Purchase of new vehicles for Ministers and Secretaries *(Question No. 548*)*	5	504
-Residential facility for Government Servants after retirement *(Question No 552*)*	5	508
-Residential facilities for Members of the Punjab Assembly *(Question No. 97*)*	3	235
SHORT NOTICE QUESTION regarding-		
-Problems of doctors in Government Nawaz Sharif Hospital Yaki Gate Lahore and Government steps in this regard *(Short Notice Question No. 9)*	2	110
IKHLAQ AHMED, DEWAN		
ADJOURNMENT MOTIONS (Answers) regarding-		
-Fear of loss of millions of rupees to hundreds of farmers due to blockage of water in Lahore branch	4	404
-Illegal additional receipt of toll tax from land owners at Head Tarimo	4	398
IMRAN MASOOD, MIAN (Minister for Education)		
ADJOURNMENT MOTION (Answer) regarding-		
-Deprivation of children from education in Bhandah Ghulam Hussain Basti Miani P P. 272 Bahawalpur *(. .Contd)*	6	726
DISCUSSION ON-		
-The Government College University Faisalabad, (Amendment) Bill, 2003 *(Considered in the House)*	6	793
-The Government College University Lahore, (Amendment) Bill, 2003 *(Considered in the House)*	6	767
ISHTIAQ AHMAD, MEHR		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of directors getting the orders of posting in Excise & Taxation Department *(Question No. 2332*)*	5	554
-Detail of Plots of widow quota in Sabzazar Scheme Lahore *(Question No. 1987*)*	3	299
-Detail of vacant quarters in Wahdat Colony and Chauburgi and policy of allotment *(Question No. 2443*)*	5	556
ISHTIAQ AHMED MIRZA, MR		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of income by Registry Fee in Rawalpindi *(Question No. 1160*)*	2	131
-Detail of Jinnah Colonies established in Punjab in 1998 and later *(Question No. 1159*)*	2	129

	Issue No.	Page No.
-Position of purchase of wheat in District Jehlum *(Question No. 2289*)*	6	708
-Problem of discrimination in educational scholarship out of Benevolent Fund *(Question No. 1101*)*	5	518
-Problems created by self-chosen steps of food controller Gujranwala and Government action against it *(Question No. 48)*	6	717
-Problems of farmers relating to Abdullah Sugar Mill Okara *(Question No. 1171*)*	6	695
-Promotion and posting of officers in grade 20 *(Question No 1429*)*	5	553
-Purchase of buses out of Benevolent Fund for facility of Government Servants *(Question No. 2368*)*	5	556
-Purchase of new vehicles for Ministers and Secretaries *(Question No 548*)*	5	504
-Quota for disabled persons in Government Service and assessment of disability *(Question No 1989*)*	5	549
-Reasons for appointing retired army officers in Government institutions *(Question No 2708*)*	5	559
-Reforms in rules of group insurance of Government Servants *(Question No. 2899*)*	5	560
-Relaxation in conditions for educational scholarship out of Benevolent Fund *(Question No. 1103*)*	5	522
-Residential facility for Government Servants after retirement *(Question No 552*)*	5	509
-Sugar mills of the Punjab, purchase of sugar cane and payment of price *(Question No 501*)*	6	684
-Target of purchase of wheat in District Multan and detail of quota of flour mills *(Question No 2805*)*	6	711

I

IBRAR AHMED, MALIK		
RESOLUTION regarding-		
-To give, the civil areas included in cantonment boards, under control of concerned Tehsil Municipal Administration	5	614
IHSAN ULLAH WAQAS, SYED		
BILL regarding-		
-The Punjab Health Foundation (Amendment) Bill, 2003 *(Introduced in the House)*	5	607
CONSIDERATION ON-		
-The New Murree Development Authority Bill, 2003	4	429,433
DISCUSSION ON-		
-The Government College University Lahore, (Amendment) Bill, 2003 *(Considered in the House)*	6	766,775
-The New Murree Development Authority Bill, 2003 *(Considered in the House)*	6	738,757
PRIVILEGE MOTIONS regarding-		
-Delay in nomination of members under the Punjab Supervision and Control of Children Home Act 1976	2	177
-Delay in presentation of report of the authority under the Punjab Development of Cities Act 1976	1	86
QUESTIONS regarding-		
-Arrangements for preserving wheat *(Question No 320*)*	6	672
-Confirmation of employees of L.D.A/ W.A.S.A *(Question No. 323*)*	3	250
-Construction of more residential colonies for Government Servants *(Question No. 71)*	5	581
-Corruption in Communication & Works Department and steps for its eradication *(Question No. 159*)*	4	323

	Issue No.	Page No.
-Detail of farewell grant to gazetted Government Servants *(Question No. 1514*)*	5	530
-Detail of flour mills of the Province, their grinding capacity, quota and merit *(Question No. 1369*)*	6	701
-Detail of godowns for storage of wheat, purchase centers and staff *(Question No. 2286*)*	6	706
-Detail of godowns of Food Department in District Toba Tek Singh and their capacity *(Question No. 2482*)*	6	709
-Detail of godowns of wheat in Shakar Garh and position of stored wheat *(Question No. 2890*)*	6	715
-Detail of purchase centers of wheat and betterment in its procedure *(Question No. 1948*)*	6	703
-Detail of purchase of bags in 2001-02 and 2003-04 *(Question No. 57)*	6	717
-Detail of purchase of new vehicles for new Cabinet and Secretaries *(Question No 1646*)*	5	538
-Detail of purchase of sugar cane and payment of price by Tandlianwala sugar mill *(Question No. 604*)*	6	693
-Details of recruitments in Anti-Corruption Department after 1st January, 2001 *(Question No. 3108)*	5	563
-Detail of recruitments in Anti-Corruption Department Rawalpindi region *(Question No. 3733*)*	5	579
-Detail of police stations and employees of Anti-Corruption Department Rawalpindi region *(Question No. 3744*)*	5	580
-Detail of service record of Judicial Magistrate, Sargodha *(Question No. 109)*	5	582
-Detail of sugar cess of Markaz Athaara Hazari circle and its receipts and disbursements *(Question No 1835*)*	6	702
-Detail of sugar cess of Pattoki sugar mill and its use *(Question No 1355*)*	6	698
-Detail of vacant posts in Food Department Punjab *(Question No. 159)*	6	720
-Detail of vacant quarters in Wahdat Colony and Chauburgi and policy of allotment *(Question No 2443*)*	5	55[illegible]
-Detail of vehicles of transport wing of Services and General Administration Department and their use *(Question No 2228*)*	5	554
-Establishment of Bench of High Court in District Sargodha *(Question No. 955*)*	5	513
-Export of wheat from the Punjab to N.W.F.P. *(Question No. 439*)*	6	679
-Export of wheat from the Punjab within and out of country *(Question No 319*)*	6	665
-Funds for purchase of wheat for the year 2002-03 and detail of quota and centers *(Question No 2261*)*	6	705
-Godowns of wheat in the Province, their capacity and other related information *(Question No. 2806*)*	6	714
-Improper discrimination in marriage grant paid out of Benevolent Fund *(Question No. 1536*)*	5	536
-Income from sugar cess in Sheikhupura *(Question No. 1040*)*	6	694
-Information and details of quarters of Wahdat Colony Lahore *(Question No. 1788*)*	5	546
-Issuance of monthly aid out of Benevolent Fund to widow of Haji Mehmood, Junior Clerk Jhang *(Question No 1471*)*	5	525
-Names, designations and other related details of employees of Ombudsman's Office (Question *No. 3017*)*	5	561
-Nominations of public representatives in district recruitment committees *(Question No. 3186*)*	5	564
-Payment of marriage grant to non-gazetted and gazetted Government Servants with same ratio *(Question No. 1513*)*	5	529
-Placement of "Declaration of Assets" of Government Officers at website *(Question No. 152)*	5	585

	Issue No.	Page No.
-Performance of institutions in new system of Local Government *(Question No. 1481*)*	3	267
-Possession over place for market of Wampura Scheme No. 2 Lahore *(Question No. 1461*)*	3	285
-Problem of basic facilities in Judicial Colony Lahore *(Question No. 1973*)*	3	294
-Problem of drinking water in Rehmanpura and attached localities *(Question No 1954*)*	3	292
-Problems of sewerage and cleanliness of Ghazi Abad *(Question No 407*)*	3	274
-Problem of sewerage of Rehmanpura and attached localities *(Question No. 1955*)*	3	293
-Problem of water detection bills of W A.S.A Faisalabad *(Question No 2123*)*	3	302
-Residential facilities for Members of the Punjab Assembly *(Question No. [illegible]*)*	3	235
-Problem of water supply and sanitation in Faisalabad *(Question No 1978*)*	3	296
-Water and Sanitation Agency, L.D.A (and its Development Projects) *(Question No 520*)*	3	255
HUSSAIN JAHANIA GARDEZI, MR *(Minister for Food)*		
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-		
-Application by Government Servants of District Okara for dowry fund out of Benevolent Fund (Question *No. 1587*)*	5	537
-Arrangements for preserving wheat *(Question No 320*)*	6	673
-Arrangements for protection of wheat at purchase centers and detail of wheat wasted during last three years *(Question No. 158)*	6	719
Attempts, aims and objects of Food Department in Okara *(Question No. 1190*)*	6	697
-Capacity of godowns of Food Department in Tehsils Pattoki and Chunian and detail of staff *(Question No 1356*)*	6	699
-Construction of flats in Wahdat Colony Lahore from 1999 till now and other details *(Question No 1787*)*	5	543
-Construction of more residential colonies for Government Servants *(Question No 71)*	5	581
-Detail of applications submitted for monthly aid out of Benevolent Fund in District Rawalpindi *(Question No. 3361*)*	5	566
-Detail of cases registered in Anti-Corruption Department Faisalabad region during 2003 *(Question No. 3715*)*	5	567
-Detail of cases registered in Anti-Corruption Department Gujranwala during 2003 *(Question No. 3718*)*	5	574
-Detail of cases registered in Anti-Corruption Department Lahore region during 2003 *(Question No. 3717*)*	5	572
-Detail of cases registered in Anti-Corruption Department Rawalpindi region during 2003 *(Question No. 3716*)*	5	570
-Detail of centers for purchasing wheat established in Lahore *(Question No. 2151*)*	6	704
-Detail of directors getting the orders of posting in Excise & Taxation Department *(Question No. 2332*)*	5	555
-Detail of employees of Anti-Corruption Department posted in Gujranwala region *(Question No. 3728*)*	5	577
-Detail of employees of Anti-Corruption Department posted in Lahore region *(Question No. 3726*)*	5	576
-Detail of employees of Anti-Corruption Department posted in Rawalpindi region *(Question No 3730*)*	5	578
-Detail of entitlement of vehicles for Chief Minister and expenditure thereupon *(Question No. 111)*	5	584

	Issue No.	Page No.
-Problem of consolidation of land in Patwar Circles Poran and Garh Asad Ullah *(Question No. 2465*)*	2	162
-Redress of loss occurred due to firing and mines at working boundary *(Question No. 2000*)*	2	150
-Relief for the farmers affected by flood in Jhang *(Question No. 1966*)*	2	149
-Unjust possession over state land in Raza Abad, Faisalabad *(Question No. 1259*)*	2	137

H

HASSAN MURTAZA, SYED		
QUESTION regarding-		
-Problem of outlet of polluted water from Packages Factory Lahore *(Question No. 3345*)*	1	55
HOUSING & URBAN DEVELOPMENT DEPARTMENT		
QUESTIONS regarding-		
-Chief Minister's Package for L.D.A/W.A.S.A *(Question No. 309*)*	3	245
-Cleanliness of drains in P.P 145 *(Question No 243*)*	3	240
-Completion of Faisal Town, the project of F.D.A *(Question No. 1442*)*	3	284
-Confirmation of employees of L.D A/ W A S.A *(Question No. 323*)*	3	250
-Detail of development works of P.H A at crosses of Lahore city *(Question No. 1167*)*	3	278
-Detail of extension in water supply project in Sadiqabad city *(Question No. 1338*)*	3	287
-Detail of facilities available to Chairman and Officers of P H A *(Question No 1168*)*	3	279
-Detail of illegal possession over road of Block 'A' Sabzazar Scheme Lahore *(Question No 2096*)*	3	301
-Detail of land reserved for graveyard in Township Lahore*(Question No. 637*)*	3	276
-Detail of master plans of cities and towns *(Question No 2192*)*	3	303
-Detail of particulars and merit of Deputy Director deputed in L D.A *(Question No. 2095*)*	3	300
-Detail of Plots of widow quota in Sabzazar Scheme Lahore *(Question No. 1987*)*	3	299
-Detail of restaurant to be built at canal bank Johar Town *(Question No. 1632*)*	3	287
-Detail of sewerage project of Tezab Mills Road Faisalabad *(Question No. 1439*)*	3	283
-Detail of sewerage schemes of Tehsil Tandlianwala *(Question No. 1476*)*	3	286
-Detail of staff for cleanliness in P.P. 129 *(Question No. 521*)*	3	264
-Development of Sabzazar Housing Scheme Phase-II *(Question No. 578*)*	3	275
-Establishment of housing colony for advocates in Pakpattan *(Question No.2052*)*	3	299
-Establishment of low cost housing scheme with basic facilities in Toba Tek Singh *(Question No. 1858*)*	3	292
-Establishment of WASA in cities of the Punjab and development funds of WASA Gujranwala *(Question No 1780*)*	3	291
-Expenditures over festivals held under supervision of Government and other details *(Question No. 1633*)*	3	289
-Grid Station charges for allotees of Jublee Town *(Question No. 350*)*	3	273
-Illegal possession over lands of other societies by L D.A Evenue-I Housing Scheme *(Question No. 133)*	3	304
-Necessity of improvement in performance of F.D A & W A.S.A. *(Question No. 1980*)*	3	297

	Issue No.	Page No.
-Detail of sugrar cess of Pattoki sugar mill and its use *(Question No. 1355*)*	6	697
-Detail of vacant posts in Food Department Punjab *(Question No. 159)*	6	720
-Export of wheat from the Punjab to N.W.F.P. *(Question No. 439*)*	6	678
-Export of wheat from the Punjab within and out of country *(Question No 319*)*	6	664
-Funds for purchase of wheat for the year 2002-03 and detail of quota and centers *(Question No. 2261*)*	6	704
-Godowns of wheat in the Province, their capacity and other related information *(Question No. 2806*)*	6	713
-Income from sugar cess in Sheikhupura *(Question No. 1049*)*	6	694
-Position of purchase of wheat in District Jehlum *(Question No. 2289*)*	6	707
-Problems created by self-chosen steps of food controller Gujranwala and Government action against it *(Question No. 48)*	6	716
-Problems of farmers relating to Abdullah Sugar Mill Okara *(Question No. 1171*)*	6	694
-Sugar mills of the Punjab, purchase of sugar cane and payment of price *(Question No. 501*)*	6	684
-Target of purchase of wheat in District Multan and detail of quota of flour mills *(Question No. 2805*)*	6	710

G

GHULAM HAIDER BARI, MIAN

QUESTION regarding-

-Problem of possession over graveyard of Chak No. 120 G-B Faisalabad with conspiracy of the Department *(Question No. 2230*)*	2	155

GUL HAMEED KHAN ROKHRI, MR ***(Minister for Revenue, Relief & Consolidations)***

ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-

-Behaviour of staff of Registry Branch Depalpur *(Question No. 2389*)*	2	158
-Correction of Gardawary in E.D.O.(R) and detail of proprietary rights *(Question No 2050*)*	2	153
-Detail of appointment, criterion, procedure and emoluments of Lumberdars of Revenue Department *(Question No. 2646*)*	2	165
-Detail of arrears of water tax and land revenue in the Province and steps taken by Government in this regard *(Question No. 2647*)*	2	166
-Detail of dismissed and reinstated Patwaris during last five years *(Question No. 1253*)*	2	133
-Detail of income by Registry Fee in Rawalpindi *(Question No 1160*)*	2	131
-Detail of loss of life and property due to flood in September 2002 in Khushab and compensation thereof *(Question No. 2722*)*	2	167
-Detail of recovery of Agricultural Income Tax in District Toba Tek Singh*(Question No. 2484*)*	2	163
-Detail of recruitments of Naib Tehsildars and Tehsildars during 1999 to 2002 *(Question No. 2789*)*	2	169
-Detail of Registry/Mutation Fee in 1996-97 in Hujra Shah Muqeem Tehsil Depalpur *(Question No 42*)*	2	170
-Income of Agricultural Tax in District Sheikhupura *(Question No. 1018*)*	2	128
-Number of Patwaris posted in P.P. 8 Rawalpindi and other detail in this regard *(Question No. 2682*)*	2	166
-Particulars of Patwari posted in Mauza Mian Maqbool Tehsil Ferozewala and detail of his service record *(Question No. 2401*)*	2	160
-Patwar Khanas of P.P. 145 and posting of Patwaris *(Question No. 131*)*	2	144
-Patwaris posted in P P 145 *(Question No. 132*)*	2	145

	Issue No.	Page No.
FAIZ ULLAH KAMOKA, MR		
QUESTIONS regarding-		
-Completion of Faisal Town, the project of F.D.A *(Question No. 1442*)*	3	284
-Detail of sewerage project of Tezab Mills Road Faisalabad *(Question No. 1439*)*	3	283
FAIZA AHMAD, MRS		
QUESTION regarding-		
-Problem of basic facilities in Judicial Colony Lahore *(Question No.1973*)*	3	294
FARAH IQBAL KHAN, MRS		
QUESTION regarding-		
-Detail of vehicles of transport wing of Services and General Administration Department and their use *(Question No 2228*)*	5	553
FAROOQ UMAR KHAN KHARAL, RAI		
QUESTION regarding-		
-Construction and double track of road from Hujra Shah Muqeem to Mandi Ahmedabad and Rasoolpur *(Question No. 1617*)*	4	358
FARZANA RAJA, MRS		
RESOLUTIONS regarding-		
-Arrangement of education and residence for children arrested with ladies in prisons	5	638
-Exemption to M.P.As to pay toll tax at roads of National Highways	2	218
FATEH MUHAMMAD KHAN BUZDAR, SARDAR		
QUESTIONS regarding-		
-Completion of Ammi Mangrrotha Fasla Phagla road D G Khan *(Question No 925*)*	4	351
-Completion of Zain Barthi road D.G.Khan *(Question No. 924*)*	4	341
FAYAZ UL HASAN CHOHAN, MR		
POINT OF ORDER regarding-		
-Avoiding from blaming the national leaders	6	660
FOOD DEPARTMENT		
QUESTIONS regarding-		
-Arrangements for preserving wheat *(Question No. 320*)*	6	672
-Arrangements for protection of wheat at purchase centers and detail of wheat wasted during last three years *(Question No. 158)*	6	719
-Attempts, aims and objects of Food Department in Okara *(Question No. 1190*)*	6	696
-Capacity of godowns of Food Department in Tehsils Pattoki and Chunian and detail of staff *(Question No. 1356*)*	6	698
-Detail of centers for purchasing wheat established in Lahore *(Question No. 2151*)*	6	703
-Detail of flour mills of the Province, their grinding capacity, quota and merit *(Question No. 1369*)*	6	700
-Detail of godowns for storage of wheat, purchase centers and staff *(Question No. 2286*)*	6	705
-Detail of godowns of Food Department in District Toba Tek Singh and their capacity (Question *No. 2482*)*	6	709
-Detail of godowns of wheat in Shakar Garh and position of stored wheat *(Question No. 2890*)*	6	714
-Detail of purchase centers of wheat and betterment in its procedure *(Question No. 1948*)*	6	702
-Detail of purchase of bags in 2001-02 and 2003-04 *(Question No.157)*	6	717
-Detail of purchase of sugar cane and payment of price by Tandliarwala sugar mill *(Question No. 604*)*	6	693
-Detail of sugar cess of Markaz Athsara Hazari circle and its receipts and disbursements *(Question No. 1835*)*	6	701

	Issue No.	Page No.
-Problem of payment to the land owners affected by Raiwind-Sundar road Lahore *(Question No. 2288*)*	4	366
-Problems of Rajowal to Head Gulsher link road and Qila Sadda Sing B S. link bridge *(Question No.193)*	4	391
-Projects of Communication and Works Department in P.P 84 Toba Tek Singh and detail of cost *(Question No. 2481*)*	4	378
-Project of making Gujranwala-Sialkot road double track *(Question No. 551*)*	4	334
-Reconstruction of Faisalabad-Sheikhupura road *(Question No. 1982*)*	4	363
-Repair and extension of Adyala road Rawalpindi from Jail to Chontra *(Question No. 1243*)*	4	357
-Sub-standard construction of double track road from Chichawatni to Burewala *(Question No. 1863*)*	4	361
CONSIDERATION ON-		
-The New Murree Development Authority Bill, 2003	4	422

D

DISCUSSION ON-		
-Condemnation resolution regarding murder attack on President of Pakistan General Pervaiz Musharaf	1	75

E

EHSAN ILAHI CHAUDHRY, MAJ (RETD)		
QUESTION regarding-		
-Performance of institutions in new system of Local Government *(Question No. 1481*)*	3	267
ENVIRONMENT PROTECTION DEPARTMENT		
QUESTIONS regarding-		
-Government steps for prevention of pollution and problems of environmental pollution in Gujranwala *(Question No. 3273*)*	1	54
-Problem of environmental pollution in Sheikhupura and steps of Government in this regard *(Question No. 3390*)*	1	58
-Problem of outlet of polluted water from Packages Factory Lahore *(Question No. 3345*)*	1	55
-Ratio of air-pollution in Tehsil Taxila and steps taken by the Government in this regard *(Question No. 3360*)*	1	57
-Steps taken by Environment Protection Department in Okara and aims and purposes thereof *(Question No. 1198*)*	1	49

F

FAISAL FAROOQ CHEEMA, CHAUDHRY		
QUESTION regarding-		
-Detail of service record of Judicial Magistrate, Sargodha *(Question No. 109)*	5	582
FAISAL HAYAT JABBOANA, MR		
ADJOURNMENT MOTION regarding-		
-Illegal additional receipt of toll tax from land owners at Head Tarimo	4	397
QUESTIONS regarding-		
-Detail of sugar cess of Markaz Athaara Hazari circle and its receipts and disbursements *(Question No. 1835*)*	6	701
-Relief for the farmers affected by flood in Jhang *(Question No. 1966*)*	2	149

	Issue No.	Page No.
-Construction and repair of Jaranwala road *(Question No. 1024*)*	4	356
-Construction and repair of Sheikhupura-Lahore road *(Question No. 1956*)*	4	363
-Construction of Chak Bhai Raokay Okara road *(Question No. 1559*)*	4	357
-Construction of over head- bridge over Faisalabad- Sheikhupura Road *(Question No. 197)*	4	392
-Construction of over head-bridge over railway line in Bahawalnagar city *(Question No. 3213*)*	4	383
-Construction of over head-bridge over Sheikhupura- -Gujranwala and Sheikhupura-Faisalabad Roads *(Question No. 1951*)*	4	362
-Construction of road from Basirpur to Chak Hafiz Lal Tehsil Depalpur *(Question No 2466*)*	4	377
-Construction of road from Kaler Mahand to Attari Okara *(Question No. 2297*)*	4	368
-Corruption in Communication & Works Department and steps for its eradication *(Question No. 159*)*	4	323
-Detail and position of roads of P.P 4 Gujar Khan and Rawalpindi and steps of the Government *(Question No. 3398*)*	4	385
-Detail of Baildars recruited in Okara *(Question No. 3404*)*	4	386
-Detail of construction of double track road from Hujra Shah Muqeem to Mandi Ahmedabad *(Question No 192)*	4	390
-Detail of construction of Ravi Bridge G.T. road and problem of toll tax *(Question No. 2346*)*	4	386
-Detail of construction of roads and building in Layyah during current financial year *(Question No 2064*)*	4	364
-Detail of cost of Ravi Bridge G T. road and income from its toll tax *(Question No. 2347*)*	4	374
-Detail of development works in Tehsils Gujar Khan, Murree and Kotli Satyan Rawalpindi *(Question No 1805*)*	4	360
-Detail of extension project of Sheikhupura-Sargodha road *(Question No. 2879*)*	4	380
-Detail of funds and development projects for Murree announced by Chief Minister *(Question No. 161)*	4	387
-Detail of funds for construction and repair of roads during 1999 to 2003 in Sheikhupura *(Question No. 1023*)*	4	355
-Detail of funds for construction and repair of roads in Multan from 1999 to June 2003 *(Question No. 2743*)*	4	379
-Detail of inquiry report ragarding defective construction of roads of Narowal *(Question No. 2343*)*	4	371
-Detail of staff deputed for maintenance of roads in District Layyah *(Question No. 2066*)*	4	365
-Development funds, projects of P.P 112 Gujrat and other details *(Question No. 3328*)*	4	384
-Information regarding tenders and cost of under construction under-pass at Shahra-e-Quaid-e-Azam *(Question No. 170)*	4	389
-Metalling of roads of P.P 84 Toba Tek Singh and detail of funds *(Question No. 2436*)*	4	376
-Number of total and vacant posts of Chief Engineer in the Province *(Question No. 195)*	4	392
-Position of funds and construction of additional residential block for M.P.As *(Question No. 165)*	4	388
-Problem of completion of metalled road of Chak No. 26 Jeam Bay Faisalabad *(Question No. 3285*)*	4	384
-Problem of immediate construction of bridge over river Ravi at site of Saidwala district Sheikhupura *(Question No. 2910*)*	4	382
-Problem of maroon paint on outer walls of Wahdat Colony Quarters *(Question No. 2337*)*	4	369

	Issue No.	Page No.
BUSHRA NAWAZ GARDEZI, SYEDA ***(Parliamentary Secretary for Home)***		
ADJOURNMENT MOTION (Answer) regarding-		
-Rape with a passenger girl in Police Post Bhabrra	3	310

C

CABINET-		
-Of the Punjab	1	6
CALL ATTENTION NOTICES regarding –		
-On the way and at house of doctor dacoity in Gujranwala and action of Government	4	393
-Public protest against murder during dacoity in Donga Bonga, Bahawalnagar and detail of Government action over deaths due to police firing *(Call Attention Notice No. 86)*	1	65
CHIEF MINISTER OF THE PUNJAB		
See under Parvez Elahi, Ch		
CONDOLENCE-		
-On the demises of Maulana Shah Ahmed Norani and others	1	12
-On the murder of Mukhtar Barkat the priest of Church of England	5	503
COLONIES DEPARTMENT		
QUESTIONS regarding-		
-Building of Police Department at leased land *(Question No. 259*)*	2	123
-Detail and problems of area of graveyard in Roshanpur, Tehsil Bhalwal Sargodha *(Question No. 2094*)*	2	154
-Detail of allotment of land in Cholistan in 1970-71, 1978-79 and 1983-84 *(Question No. 1686*)*	2	146
-Detail of consolidation of land in Tehsils Murree and Koth Satyan Rawalpindi *(Question No 2023*)*	2	151
-Detail of Jinnah Colonies established in Punjab in 1998 and later *(Question No 1159*)*	2	129
-Detail of land alloted in the head of Royal Tenants in Cholistan *(Question No. 1684*)*	2	146
-Detail of purchase of land for Jinnah Abadis in Sheikhupura *(Question No. 1017*)*	2	127
-Detail of recovey of Agricultural Income Tax during 2000 to 2003 from Multan *(Question No. 2745*)*	2	168
-Facility of proprietary rights for the lands allotted in different heads *(Question No. 1739*)*	2	147
-Land of different Departments in Depalpur and detail of administrative structure of Revenue Department *(Question No. 1203*)*	2	145
-Particulars of land purchased for Jinnah Abadis in Multan and its current position *(Question No. 2744*)*	2	168
-Problem of land of unused railway line in Jaranwala/Faisalabad *(Question No. 2504*)*	2	163
-Problem of possession over graveyard of Chak No. 120 G-B Faisalabad with conspiracy of the Department *(Question No. 2230*)*	2	155
-Proprietary rights of lands in districts of the Province *(Question No. 2*)*	2	119
COMMUNICATION & WORKS DEPARTMENT		
QUESTIONS regarding-		
-According to record measurement of Faisalabad road from Ayoob Cross to Chiniot turn *(Question No. 2883*)*	4	381
-Completion of Ammi Mangrrotha Fasla Phagla road D.G. Khan *(Question No. 925*)*	4	351
-Completion of Zain Barthi road D.G.Khan *(Question No. 924*)*	4	341
-Construction and double track of road from Hujra Shah Muqeem to Mandi Ahmedabad and Rasoolpur *(Question No. 1617*)*	4	358

	Issue No.	Page No.
QUESTIONS regarding-		
-Detail of construction of roads and building in Layyah during current financial year *(Question No. 2064*)*	4	364
-Detail of staff deputed for maintenance of roads in District Layyah *(Question No. 2066*)*	4	365
ASGHAR ALI QAISER, MALIK		
QUESTION regarding-		
-Promotion and posting of officers in grade 20 *(Question No. 1429*)*	5	552
ASHFAQ AHMAD, MAKHDOOM *(Minister for Environment Protection)*		
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-		
-Government steps for prevention of pollution and problems of environmental pollution in Gujranwala *(Question No. 3273*)*	1	55
-Problem of environmental pollution in Sheikhupura and steps of Government in this regard *(Question No. 3390*)*	1	58
-Problem of outlet of polluted water from Packages Factory Lahore *(Question No. 3345*)*	1	56
-Ratio of air-pollution in Tehsil Taxila and steps taken by the Government in this regard *(Question No. 3360*)*	1	57
-Steps taken by Environment Protection Department in Okara and aims and purposes thereof *(Question No 1198*)*	1	49
AUTHORITIES-		
-Of the House	1	5

B

BILAL ASGHAR, CH.		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of godowns of Food Department in District Toba Tek Singh and their capacity *(Question No. 2482*)*	6	709
-Detail of recovery of Agricultural Income Tax in District Toba Tek Singh*(Question No. 2484*)*	2	163
-Metalling of roads of P.P 84 Toba Tek Singh and detail of funds *(Question No 2436*)*	4	376
-Projects of Communication and Works Department in P P 84 Toba Tek Singh and detail of cost *(Question No. 2481*)*	4	378
BILAL YASIN, MR		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of staff for cleanliness in P P. 129 *(Question No. 521*)*	3	264
-Water and Sanitation Agency, L.D.A (and its Development Projects) *(Question No. 520*)*	3	255
BILLS regarding-		
-The Government College University Faisalabad (Amendment) Bill, 2003 *(Considered in the House)*	6	789
-The Government College University Lahore, (Amendment) Bill, 2003 *(Considered in the House)*	6	765
-The Lahore College for Women University Lahore, (Amendment) Bill, 2003 *(Considered in the House)*	6	777
-The New Murree Development Authority Bill, 2003 *(Considered in the House)*	4,6	422,736
-The Punjab Education Foundation Bill, 2003 *(Introduced in the House)*	3	317
-The Punjab Health Foundation (Amendment) Bill, 2003 *(Introduced in the House)*	5	607
-The Pujab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Bill, 2003 *(Introduced in the House)*	3	317
-The University of Education Lahore, (Amendment) Bill 2003, *(Considered in the House)*	6	783

	Issue No.	Page No.
-Attempts, aims and objects of Food Department in Okara *(Question No. 1190*)*	6	696
-Behaviour of staff of Registry Branch Depalpur *(Question No. 2389*)*	2	157
-Detail of Baildars recruited in Okara *(Question No. 3404*)*	4	386
-Detail of Registry/Mutation Fee in 1996-97 in Hujra Shah Muqeem Tehsil Depalpur *(Question No. 42*)*	2	170
-Land of different Departments in Depalpur and detail of administrative structure of Revenue Department *(Question No. 1203*)*	2	145
-Problems of farmers relating to Abdullah Sugar Mill Okara *(Question No. 1171*)*	6	694
-Steps taken by Environment Protection Department in Okara and aims and purposes thereof *(Question No. 1198*)*	1	49
-Steps taken by Tourism Department in District Okara and aims and purposes thereof *(Question No 1191*)*	1	48
ARSHAD MEHMOOD BAGGU		
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-		
-Disobedience of orders of Govt by Population Welfare Department	6	734
-Public Relations Department____ Victim of financial crisis	6	731
CONSIDERATION ON-		
-The New Murree Development Authority Bill, 2003	4	478
DISCUSSION ON-		
-Resolution regarding giving the civil areas included in cantonment boards, under control of concerned Tehsil Municipal Administration	5	614
-The Government College University Lahore, (Amendment) Bill 2003 *(Considered in the House)*	6	768
-The Lahore College for Women University Lahore, (Amendment) Bill, 2003 *(Considered in the House)*	6	778
-The New Murree Development Authority Bill, 2003 *(Considered in the House)*	6	741,748
-The University of Education Lahore, (Amendment) Bill, 2003 *(Considered in the House)*	6	784
POINT OF ORDER regarding-		
-One month additional pay for employees of the Punjab Assembly	5	502
QUESTIONS regarding-		
-Construction of road from Basirpur to Chak Hafiz Lal Tehsil Depalpur *(Question No 2466*)*	4	377
-Detail of cases registered in Anti-Corruption Department Lahore region during 2003 *(Question No. 3717*)*	5	572
-Detail of illegal possession over road of Block 'A' Sabzazar Scheme Lahore *(Question No. 2096*)*	3	301
-Detail of particulars and merit of Deputy Director deputed in L.D.A *(Question No. 2095*)*	3	300
-Funds for purchase of wheat for the year 2002-03 and detail of quota and centers *(Question No. 2261*)*	6	704
-Problem of consolidation of land in Patwar Circles Poran and Garh Asad Ullah *(Question No 2465*)*	2	161
-Redress of loss occurred due to firing and mines at working boundary *(Question No. 2000*)*	2	149
RESOLUTION regarding-		
-Ban on using pictures of woman for purpose of advertising	5	632
ASGHAR ALI GUJJAR, CHAUDHRY		
DISCUSSION ON-		
-Condemnation resolution regarding murder attack on President of Pakistan General Pervaiz Musharaf	1	79
POINT OF ORDER regarding-		
-Closure of Sugar Mills in the Punjab	1	60

	Issue No.	Page No.
-Wastage of millions of rupees due to closure of water supply schemes in P.P. 122 (Kabirwala)	3	314
AFTAB AHMAD KHAN, RANA		
POINTS OF ORDER regarding-		
-Closure of Sugar Mills in the Punjab	1	62
-Implementation upon resolution passed on exemption of property tax upon property less than five Marlas	2	213
QUESTIONS regarding-		
-Building of Police Department at leased land *(Question No. 259*)*	2	123
-Detail of centers under administration of Tourism Department, available facilities and policy *(Question No. 1368*)*	1	49
-Detail of flour mills of the Province, their grinding capacity, quota and merit *(Question No. 1369*)*	6	700
-Proprietary rights of lands in districts of the Province *(Question No 2*)*	2	119
AGENDA-		
-For the session held on 29th December, 2003	1	3
-For the session held on 31st December, 2003	2	107
-For the session held on 2nd January, 2004	3	231
-For the session held on 5th January, 2004	4	319
-For the session held on 6th January 2004	5	499
-For the session held on 7th January 2004	6	657
ALI ABBAS, MR		
QUESTIONS regarding-		
-Construction and repair of Jaranwala road *(Question No 1024*)*	4	356
-Detail of funds for construction and repair of roads during 1999 to 2003 in Sheikhupura *(Question No. 1023*)*	4	355
-Detail of purchase of land for Jinnah Abadis in Sheikhupura *(Question No 1017*)*	2	127
-Income from sugar cess in Sheikhupura *(Question No. 1040*)*	6	694
-Income of Agricultural Tax in District Sheikhupura *(Question No 1018*)*	2	128
AMIR FIDA PARACHA, MR		
DISCUSSION ON-		
-Arrangement of education and residence for children arrested with ladies in prisons	5	619
AMJAD AZIZ, SHEIKH		
QUESTIONS regarding-		
-Construction of flats in Wahdat Colony Lahore from 1999 till now and other details *(Question No. 1787*)*	5	542
-Detail and problems of area of graveyard in Roshanpur, Tehsil Bhalwal Sargodha *(Question No 2094*)*	2	154
-Detail of purchase of sugar cane and payment of price by Tandlianwala sugar mill *(Question No. 604*)*	6	693
-Grid Station charges for allotees of Jublee Town *(Question No. 350*)*	3	273
-Information and details of quarters of Wahdat Colony Lahore *(Question No 1788*)*	5	546
-Problems of sewerage and cleanliness of Ghazi Abad *(Question No. 407*)*	3	274
-Sugar mills of the Punjab, purchase of sugar cane and payment of price *(Question No. 501*)*	6	684
ANJUM AMJAD, DR		
QUESTION regarding-		
-Quota for disabled persons in Government Service and assessment of disability *(Question No. 1989*)*	5	548
ANJUM SULTANA, MRS		
QUESTIONS regarding-		
-Application by Government Servants of District Okara for dowry fund out of Benevolent Fund (Question *No. 1587*)*	5	537

INDEX

A

	Issue No.	Page No.
AAMIR SULTAN CHEEMA, CHAUDHRY *(Minister for Irrigation & Power)*		
ADJOURNMENT MOTIONS (Answers) regarding-		
-Closure of Government tube-wells of Scarp-VI in Tehsil Liaqatpur	2	191
-Unavailability of water in river Satluj at site of Bahawalpur	3	312
-Unjust possession of E.D.O Education Jhang over School Hostel *(...Contd.)*	2	190
AASHIFA RIAZ FATYANA, MRS *(Minister for Social Welfare & Women Development)*		
PRIVILEGE MOTION (Answer) regarding-		
-Delay in nomination of members under the Punjab Supervision and Control of Children Home Act 1976	1	178
ABDUL GHAFOOR KHAN, CHAUDHRY		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of restaurant to be built at canal bank Johar Town *(Question No. 1632*)*	3	287
-Expenditures over festivals held under supervision of Government and other details *(Question No. 1633*)*	3	289
ABIDA JAVID, MRS		
QUESTION regarding-		
-Detail of land reserved for graveyard in Township Lahore *Question No. 637*)*	3	276
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-		
-Allocation of funds for Victoria Hospital Bahawalpur	5	589
-Arrest of the accused person Mr. Fateh Muhammad Patwari, involved in fraud of crores of rupees	6	728
-Closure of Government tube-wells of Scarp-VI in Tehsil Liaqatpur	2	191
-Consideration over standard of stage dramas	3	307
-Construction of bridge over Banao Nala at site of Pind Dadan Khan Jehlum and widening of road from Jehlum to Darafur	4	411
-Delay in payment to land owners of the land acquired for widening Raiwind-Sundar road	4	413
-Deprivation of children from education in Bhandah Ghulam Hussain Basti Miani P.P. 272 Bahawalpur *(...Contd.)*	5,6	594,726
-Disobedience of orders of God by Population Welfare Department	6	734
-Excessive indulgence in bribery by Mr. Fida Hussain, Head Clerk of Health Department Bahawalpur	5	595
-Fear of loss of millions of rupees to hundreds of farmers due to blockage of water in Lahore branch	4	403
-Fear of spreading hepatitis due to breakage of water pipes from Muzang Choongi to pertrol pump	5	587
-Illegal additional receipt of toll tax from land owners at Head Tarimo	4	397
-Loss of crop of sugarcane due to closure of Sugar Mills	2	194
-Non-availability of space for graveyard in Jehlum city	4	409
-Public Relations Department____Victim of financial crisis	6	731
-Rape with a passenger girl in Police Post Bhabrra	3	309
-Self-chosen receipt of registration fee by staff of motor registration branch	6	729
-Supply of unhygienic water to schools of Shalimar Town	6	730
-Theft of sirens installed in teaching hospitals and emergency units	4	408
-Unavailability of water in river Satluj at site of Bahawalpur	3	311
-Unjust possession of E.D.O Education Jhang over School Hostel *(...Contd.)*	2	190
-Use of sub-standard material in the construction of road from Satluj bridge to Fareed gate in P.P. 272	5	592